تفسیر کتاب اعمال

ملقب بہ

تذکرۃ الابرار

اِس کتاب کو فایدہ عام کے لئے پادری رابرٹ کلارک صاحب ایم اے سکرٹری اول چرچ مشن سوسایٹی پنجاب وسندہ نے اور پادری مولوی عماد الدین لاہز نے ملکر تصنیف کیا

اور کرسچن نالج سوسیٹی کی طرف سے شایع ہوئی

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپی

سنہ ۱۸۷۹ء

دیباجۃ الکتاب

انجیل متی کی تفسیر جسکا لقب خزانتہ الاسرار ہی لکھنے کے بعد مناسب سمجھا گیا کہ رسولوں کے اعمال کی تفسیر جسکی زیادہ ضرورت ہی لکھی جاوے کیونکہ خدا کا کلام پاک اب ہندوستان میں آیا ہی اور خدا کے فضل سے جگہ جگہ جماعتیں قایم ہوتی جاتی ہیں مناسب ہی کہ ایسے وقت میں ہمارے بھائیوں کے ہاتھ میں اعمال کی تفسیر ہو کیونکہ وہ کلیسیاؤں کی بنیادی تواریخ بھی ہی پس وے قدیم کلیسیاؤں کی حالات سے واقف ہوکے ہندوستانی کلیسیاؤں کی بنیاد مناسب طور پر ڈالیں تاکہ الٰہی برکتیں ہندوستانی جماعتوں پر مسیح خداوند کے وسیلے سے بہت نازل ہوویں۔ پس پادری رابرٹ کلارک صاحب ایم۔ اے۔ مشنری امرتسر نے بہت سی انگریزی تفسیروں سے اِس تفسیر کے مضامین کو انتخاب کیا اور بندہ نے اِن مضامین کو ترتیب دیکر اردو میں لکھا اور بعض اور مضامین جو اِس ملک کے لئے مفید تھے بندہ نے حسب ضرورت اِسمیں زیادہ کئے پر جیسے کہ کتاب اعمال بھائیوں کے دکھوں کی تواریخ بھی ہی ویسے ہی اِس تفسیر کے لکھنے کے شروع سے کتاب کے خاتمہ تک اسقدر رکاوٹیں اور آزمائشیں اور جسمانی تکلیفات اِس بندۂ راقم پر آئیں اور شیطان نے اِس کام میں حرج ڈالنے کو ایسی پریشانی میں ڈالا کہ گویا آگ کے جلتے تنور میں بیٹھ کر یہہ تفسیر لکھی گئی

خدا کی مدد ہمارے مقدس بھائیوں کی دعاؤں سے راقم کے شامل حال رہی اور دلی تسلی سے خداوند نے بہت ہی مضبوطی بخشی اور اُس کے فضل سے یہہ کام تمام ہوا اب خدا سب پڑھنیوالوں کو اور ہم عاجز لکھنے والوں کو بھی روحانی برکتوں سے بھر دوے کہ ہم سب اپنا اپنا اِس دنیا کا دورہ رسولوں کے نمونہ کے موافق پیدا کرکے ابدی اور حقیقی آرام میں داخل ہوویں یسوع مسیح ابن اللہ کے وسیلے سے آمین

کتاب اعمال کو انجیلوں سے کیا نسبت ہی

چاروں انجیلیں اُن کاموں اور تعلیموں کا مجموعہ ہی جو مسیح نے کیا اور سکھلایا جبتک کہ اُسنے عروج فرمایا۔ اعمال میں انجیلی تواریخ اور کام وتعلیمات آگے بڑھتے ہیں پس اعمال کو اناجیل سے وہ نسبت ہی جو میوہ کو درخت سے نسبت ہی۔ اناجیل میں دیکھتے ہیں کہ بیج زمین میں بویا گیا اعمال میں دیکھتے ہیں کہ بہت پھل لایا (یوحنا ۱۲-۲۴) میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں جبتک گیہوں کا دانہ زمین میں گرکے نہ مرجاوے اکیلا رہتا ہی پر اگر مرے تو بہت سا پھل لاتا ہی۔ اناجیل میں دیکھتے ہیں کہ مسیح نے آدمیوں کو اپنے پاک خون سے خرید لیا اعمال میں وہ خریدی ہوئی کلیسیا ہمیں نظر آتی ہی اول یہودیوں میں پھر غیرقوموں میں یروشلم سے روم تک یعنے یہودیونکے پایہ تخت سے غیرقوموں کے پایہ تخت تک۔ اناجیل میں دیکھتے ہیں کہ خدا کی بادشاہت نزدیک ہی اعمال میں دیکھتے ہیں کہ وہ بادشاہت پھیل گئی (فائدہ) مسیح نے کہا تھا کہ اِس پتھر پر میں اپنی کلیسیا بناؤنگا اعمال دکھلاتے ہیں کہ کلیسیا ہمیں بنگئی مسیح کا دین جب تک کہ وہ جسم میں زندہ تھا بخوبی سکھلایا نہیں جاسکتا تھا کیونکہ اِس دین کی ساری بنیاد مسیح کی موت اور اُسکے جی اُٹھنے پر موقوف تھی پس جب تک کہ سر مردوں میں سے نہ اُٹھا اعضا بھی بخوبی نظر نہ آئے جب وہ جی اُٹھا تو سارا بدن جی اُٹھا

جب تک آدم بھاری نیند میں نہ سویا حوا پیدا نہ ہوئی تھی پر جب وہ سوگیا تب خدا نے اُسکی پسلی سے حوا کو ظاہر کیا جس سے ساری دنیا آباد ہوئی مسیح جب مرگیا تو اُس کی موت وزندگی سے کلیسیا نکلی اور اب اُس کلیسیا سے ساری دنیا بھری جاتی ہی جب مسیح پردہ میں چلا گیا تو اُس نے وہاں سے ساری کلیسیا کا انتظام کیا۔ اُسکے دنیا میں حاضری کے وقت کچھ صبح سی نمودار ہوئی تھی پر جب وہ اپنے جلال کو پہونچا تو اب کھلا ہوا دن دیکھتے ہیں

چاروں انجیلیں خدا کے بیٹے کی انجیلیں ہیں مگر اعمال کی کتاب خدا کی روح کی انجیل ہی

یا یوں کہو کہ اعمال کی کتاب انجیلوں کا تتمہ اور خطوط کا دیباچہ ہی اور کلیسیا نے انجیل کی جلد میں ایسے ٹھیک موقع پر اُسے رکھا بھی ہی۔ اُسکو ہر دو طرف نہایت ہی عمدہ نسبت ہی اگر یہہ کتاب نہوتی تو خطوط مشکل سے سمجھ سکتے تھے خاصکر اس زمانہ میں اعمال کی کتاب میں سب کام اگرچہ آدمیوں کے وسیلہ سے ہوئے مگر حقیقت میں اُن سب کا کرنیوالا مسیح خداوند تھا (یوحنا ۱۴-۱۲) جو مجھ پر ایمان لاتا ہی یہہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کریگا اور اُنسے بڑے کام کریگا کیونکہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں قدرت سب مسیح کی تھی جو بعض وسیلوں میں ظاہر ہوئی تھی جب وہ دنیا میں تھا دیکھو اُس نے اپنے کپڑے کے دامن کے وسیلہ سے صحت بخشی تھی (متی ۹-۲۰) اور جب آسمان پر چلا گیا تو پطرس کے سایہ سے چنگا کرتا تھا (اعمال ۵-۱۵) اور اسی طرح پولوس کے رومالوں سے بھی صحت بخشی تھی (اعمال ۱۹-۱۲)

پس چاہئے کہ ہم آدمیوں اور چیزوں پر سے نظر ہٹا کے اُس کی طرف نظر کریں جس نے یہہ سب کچھہ کیا (اعمال ۴-۱۲)
اعمال کی کتاب سے خاصکر بڑی بات یہہ نکلتی ہی کہ ساری قوت اور قدرت مسیح یسوع میں ہی اور اُسی جگہ سے آتی ہی اسلئے ہر جگہ میں لکھا ہی کہ وہ خداوند ہی یونانی میں لکھا ہی کہ کیوریاس یعنے یہوواہ ہی مسیح کے حق میں قریب ایک سو دفعہ کے یہہ لفظ لکھا ہی اور اُسی کے حق میں (۲۴ زبور) کے درمیان سوال ہی کہ یہہ جلال کا بادشاہ کون ہی

کتاب اعمال کا محاورہ ہی کہ مسیح خداوند ہی اور اُس سے مسیح کی پوری خداوندی کا اقرار ہی اور اعمال کے واقعات صاف دکھلاتے ہیں کہ مسیح اپنی کلیسیا میں تاثیر کرتا ہی یعنے مسیح مسیحیوں میں یا عیسیٰ عیسائیوں میں یا کیوریاس کیوریائی میں یعنے خداوند اپنی جماعت میں موثر و موجود ہی اپنی قدرت خاص سے (اعمال ۱-۲۱ و ۴-۲۴ و ۲-۲۳ سے ۳۵ و ۳۷ و ۳-۶ و ۴-۱۶) پر یہہ بھی پس جو کچھہ دنیا میں بھلائی ہوتی ہی یا مناسب انتظام ہوتا ہی سب آسمان سے ہوتا ہی مسیح کی قدرت سے (اعمال ۱-۹ سے ۱۱ و ۲-۲ و ۷-۵۵ وغیرہ

مسیح خداوند ہندوؤں کے دیوتاؤں کے موافق آسمان میں نہیں بیٹھا ہی کہ بے پرواہ اور بے خبر اور بے تاثیر ہو۔ اور نہ مسلمانوں کے خدا کی مانند تقدیر ازلی کا مجبور ہی کہ جَفَّ القَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ جو ہونیوالا تھا اُس کی بابت قلم خشک ہوگیا ہی۔ اب اور کچھہ ہو نہیں سکتا پر وہ جو سچا اور برحق زندہ خدا ہی اب تک کام کرتا ہی اُس سے قدرت نکلتی ہی اور زمین پر موثر ہی۔ اور اُسکی مخالفت بھی ابلیس اور اُسکے لوگوں سے ہوتی ہی پر وہ اپنے دست بالا سے غالب ہی وہ سُنتا ہی دیکھتا ہی مدد بھیجتا ہی جواب دیتا ہی کام لیتا ہی قدرت دیتا ہی وہ کوشش کرتا ہی کہ اِس عالم اختیاری میں اُسکی انجیل پھیل جاوے اور سب کچھہ اُس کے قدموں کے نیچے آوے

اعمال کی کتاب گویا فتح کا گیت ہی یا شادیانہ بجانا ہی مسیح خداوند کی فتحیابی پر (زبور ۶۸-۲۶ و ۴۵-۴ سے ۷ و ۲-۶ سے ۹ و ۱۱۰-۱ سے ۵) کو بھی پڑھو۔ اِنجیل فتحمند ہی بالاخانہ سے عبادت خانوں سے گھروں اور بازاروں سے دیہات اور شہروں سے میدانوں اور جزیروں سے قیدخانہ اور چھاؤنیوں سے کچہریوں اور محلوں سے گاڑیوں اور کشتیوں سے ۔ یہودیوں کے درمیان اور غیر قوموں کے درمیان جنرلوں اور صوبہ داروں اور سپاہیوں اور ملاحوں عالموں اور جاہلوں عورتوں اور مردوں اور بچوں کے درمیان بھی

پہلے یروشلم میں پھر تمام یہودیہ میں پھر سامریہ میں پھر تمام دنیا کی سرحدوں تک یہہ سب کچھہ سر کی طاقت سے ہی جو مسیح ہی سب اعضا سر سے قوت پاتے ہیں اور خدمت کرتے ہیں (افسی ۱-۲۰ سے ۲۲)
سب ہتھیار انجیل کے برخلاف نکمے ہیں ہر طرح کی مخالفت اُس کے ساتھہ ہو چکی ہی اور ہوتی ہی پر کامیاب نہیں ہو سکتی اُسی قدرت کے سبب سے جو مسیح سے نکلتی ہی وہ بادشاہت کرتا ہی اور ابد تک کریگا

ساری مخالفت جو ہوتی ہے اُسی کا جلال ظاہر کرتی ہے اور اہل مخالفت برباد ہوکے عبرت ہوتے ہیں
پر مسیح حقیقی بادشاہ ہے وہ سلطنت کرتا ہے اور ابد تک کریگا۔ وہ نبی ہوکے سکھلاتا ہے اور سکھلاویگا اور کاہن ہوکے کہانت کا کام کرتا ہے اور کریگا

اگر کلیسیا کی تواریخ کا پہلا صفحہ کھول کے دیکھو تو معلوم ہوجائیگا کہ زندگی کس طرح پر کلیسیا کے لئے طیار کی گئی تھی دیکھو یہودی لوگ تمام دنیا میں تتر بتر اور آوارہ ہوگئے تھے تو بھی غیر قوموں سے جدائی تھی اور سال میں تین دفعہ عیدیں کرنے کو یروشلم میں آتے تھے اور مسیح کے جی اُٹھنے کے ۴۰ برس بعد تک یہہ ہوا یعنے ہیکل کی بربادی تک اِس سے بھی فایدہ نکلا کہ اکثر غیر قومیں خمیری ہوگئیں اور بہت لوگ بت پرستی سے باز آئے اور انجیل کے لئے اُنکے دل طیار ہوگئے اِسیواسطے سپٹواجنٹ کا ترجمہ ہوا اور یہہ ترجمہ بہتوں کی طیاری کا باعث ہوگیا۔ پھر رومی سلطنت اور سڑکوں اور جہازوں کے وسیلہ سے ایک جگہ کے خیالات دوسری جگہ جانیکے لئے بھی خوب راہ کھلی تھی اور پھر دیکھتے ہیں کہ غریب مچھوؤں اور جاہلوں اور عالموں کے وسیلہ سے انجیل دنیا میں بہت ہی مؤثر ہوئی یہہ انتظام انسان کی تدبیر سے نہیں ہے اُسی سے ہے جو حقیقی بادشاہ اور بڑا مدبر و منتظم ہے

اِس کے بعد اگرچہ بہت سی مخالفتیں بھی انجیل کے برخلاف اُٹھیں مگر اُنسے بھی باطنی فایدے نکلے جب کلیسیا میں کڑکڑاہٹ آئی تب پادری پیدا ہوگئے (اعمال ۶-۳) جب ختنہ وغیرہ کی بابت بحث ہوئی تو پہلی عام مجلس تجویز ہوگئی (اعمال ۱۵-۶) جب کلیسیا میں دغا نے اثر کیا تو حننیا و صفیرہ کی موت آئی اور عبرت ہوئی جب لوگوں نے دینداری کو دنیا کمانے کا وسیلہ بنایا تب شمعون جادوگر اور الیماس پر سزا کا فتویٰ ہوا (اعمال ۸-۲۰ و ۱۳-۱۰) اور اور واقعات کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ایک حقیقی بادشاہ جس کی حکومت باطن میں ہے موجود ہے اور کلیسیا کا انتظام کرتا ہے وہی مسیح یسوع ہے

اور جب آسکے کئے ہوئے کام دیکھتے ہیں تو صاف ظاہر ہوجاتا ہے کہ وہ اب کیا کریگا کیونکہ آسنے جو کہا تھا وہ ہوا اور جو باقی ہے وہ بھی ضرور اپنے وقت پر ہوگا

اعمال میں رسولوں کی تعلیم پر خدا سے گواہی دیگئی ہے کہ وہ خدا سے ہے اور وہ تعلیم نمونہ ہے کلیسیا کے انتظام و تربیت اور تادیب کے لئے

یا وہ ایک میگزین ہے دنیا اور شیطان کی لڑائی کے لئے جو ہر زمانہ میں کلیسیا کام میں لاسکتی ہے۔ یا وہ ایک دوائی خانہ

ہی دنیا کی تمام روحانی بیماروں کے لئے۔ یا وہ ایک توشہ خانہ ہی ایمان اور صبر اور امید کا تمام مسافران آخرت کے لئے۔ یا وہ ایک بے انتہا خزانہ ہی کلیسا کے انتظام و اخراجات کے لئے جو حقیقی بادشاہ سے دیا گیا ہی

اُس سے سب اُسقف اور قسیس کلیسا کا انتظام کرنا سیکھیں۔ اور شہید لوگ مرنا سیکھیں۔ اور پادری و معلم لوگ کلیسیا کو تعلیم دینا سیکھیں۔ اور مشنری لوگ اُس سے دورہ کرنا سیکھیں۔ اور صالحین لوگوں کی جماعت اُس سے دنیا میں رہنا سیکھے۔ اور سب دیندار لوگ جانیں کہ جسقدر شیطان اُنپر غلبہ کرتا ہی اُسیقدر مسیح بادشاہ مدد کے لئے نزدیک ہی۔ جیسے اگناسیوس نے کہا کہ جب تلوار کے نزدیک ہیں تب خدا کے نزدیک ہیں درندوں کے درمیان خدا کے ہاتھہ میں ہیں

(ف) اُس زمانہ کو اِس ہمارے زمانہ سے بڑی موافقت ہی اگرچہ انگریزی سلطنت کے سبب اب ہم اِسقدر ستائے نہیں جاتے ہیں تو بھی اُس حقیقی تباین اور دشمنی کے سبب جو دینداری اور بددینی کے درمیان ہی روحانی اور جسمانی تکلیفات ابتک دینداروں کو برابر ملتی ہیں جو غیر قوم کو کم نظر آتی ہیں پر وہ خوب جانتا ہی جو روحانی جنگ میں ہی یہودی اب تک پریشان اور آوارہ ہیں اور کسی کے ساتھہ اُنکا میل نہیں ہی وے توریت اور نبیوں کی کتابوں کے محافظ اور اِنجیل کی صداقت کے گواہ ہیں اُنکی حالت پوری صداقت اِنجیل کی ہی۔ جو کچھہ قدر منزلت اُسوقت سلطنت روم کی تھی اِسوقت اُس سے زیادہ انگلستان کی سلطنت کو ہی تمام دنیا کے باشندوں کا ساتواں حصہ ملکہ معظمہ کی رعیت ہی انگریزی زبان بھی تمام دنیا میں سُنائی جاتی ہی اور آمد رفت بھی ہر طرف سے بوسیلہ ریل اور اگنبوٹ کے خوب جاری ہی۔ اب دنیا میں کلام کا ترجمہ نہ صرف یونانی میں مگر قریب ہر زبان کے ہی۔ اور مخالفت بھی ہر طرف سے ہوتی ہی۔ پر اِنجیل اِس مخالفت سے زیادہ پھیلتی ہی۔ طرح طرح کے طوفانوں کے درمیان چلکر اب کلیسیا حقیقی بندر کے نزدیک ہی

کتاب اعمال کے اعتبار کا ذکر

اِس کتاب کے غیر معتبر ہونے کی بابت کبھی کچھہ ذکر نہیں ہوا۔ ہاں بعض اہل بدعت نے اِسکی بے اعتباری کی بابت کچھہ بولا ہی۔ پر اِسلئے ہی کہ اُنکی تعلیم اِس کتاب کے برخلاف ہی اور جب اِس کتاب کے برخلاف ہی تو اُسکے اصول کے بھی برخلاف ہوئی اور اُسکے اصول اناجیل اربعہ اور کتب مقدسہ ہیں اِسلئے اُن کی تعلیم نہ صرف اِسکے برخلاف ہی پر تمام کتب مقدسہ کے برخلاف ہوئی

وہ لوگ جو اِس کی مخالفت کرتے ہیں یہہ ہیں فرقہ ابیونائٹز۔ فرقہ مینا کینز۔ و فرقہ مارسیونائٹس۔ پس

اِن لوگوں کے سوا اور کسی نے کچھہ فرق نہیں ڈالاہاں آجکل جرمن اور انگلنڈ میں بھی بعض ہیں جو معجزات کا محض انکار کرتے ہیں وہ بھی منکر ہیں پر یہہ لوگ نہ صرف اِس کے منکر ہیں بر تمام کتب مقدسہ کا انکار کرنیوالے ہیں کیونکہ تمام کتب مقدسہ معجزات سے بھری ہیں جسکا وہ انکار کرتے ہیں پس یہہ لوگ کچھہ چیز نہیں ہیں جنکی باتوں پر توجہہ کیجائے۔
اِس کے سوا تمام جہان کے دینداروں نے بلاحجت اِس کتاب کو قبول کیا ہی اور الہامی جانا ہی اور لوقا کی تصنیف بتلائی ہی جو اُسنے پولوس رسول کے ساتھہ ہوکے لکھی تھی اور بڑی دلیل اُس کی حقیقت پر یہہ ہی جو (اعمال ۱-۱) کے ذیل میں لکھی ہی اُسے دیکھنا چاہئے

اِس کتاب کا نام اعمال الرسل ہی اور یہہ نام سب سے پُرانے نسخوں میں ملتا ہی مثلاً سوریانی اور مصری نسخوں میں جو دوسری صدی کے ہیں

لوقا اِسکا مصنف وہی پیارا طبیب ہی جسکا ذکر (کلسی ۴-۱۴) میں ہی وہ پولوس رسول کا ساتھی اور ہم خدمت اور اِنجیل سوم کا لکھنے والا ہی

یوسیبیوس کہتا ہی کہ وہ انطاکیہ کا باشندہ تھا۔ اِس کی دونوں کتابوں کا پہلا فقرہ یہہ ہی (ای تھیوفلس) جسکو بزرگ یا بہادر کا لقب دیا گیا تھا جو فیلکس اور فسطس اور سب رومی حاکموں کا لقب تھا (اعمال ۲۳-۲۶ و ۲۴-۳ و ۲۶-۲۵) اِس سے ظاہر ہی کہ تھیوفلس کوئی درجہ یا عہدہ رکھتا تھا

لوقا آپ کہتا ہی کہ یہہ کتاب اعمال میری اِنجیل کا دوسرا حصّہ یا تتمہ ہی ایک پہلے لکھا دوسرا پیچھے سے لکھا اور دونوں ملکر ایک کتاب خیال کیا چاہئے

لوقا نے اُسکے واقعات کو کوشش سے صحیح طور پر جمع کیا ہی جیسے (لوقا ۱-۳) سے ظاہر ہی۔ بعض واقعات اُسکے دیکھے ہوئے ہیں کیونکہ (اعمال ۱۶-۱۰ سے ۲۸-۳۱) کے آخر تک وہ لفظ ہم سے لکھتا ہی۔ باقی واقعات اُسنے پولوس سے دریافت کر کے لکھے ہیں

شہر روم میں درمیان ۶۳ء کے یہہ کتاب اعمال تمام ہوئی تھی جب قید سے مخلصی کا وقت قریب تمامی کے تھا اور شروع اِس کے لکھنے کا قیصریہ میں ہوا تھا جب پولوس دو برس تک وہاں تھا (اعمال ۲۴-۲۷) اِس کتاب میں ۳۰ برس تک کے واقعات کا ذکر ہی اور بہت آور باتوں کا ذکر نہیں ہی

مثلاً پولوس کا عرب میں جانا جیسے (گلاتی ۱-۱۷) میں ہی اور اُسکی اُن محنتوں کا بھی ذکر نہیں ہی جو اُن ایام میں ہوئیں جب وہ یروشلم سے بھاگا تھا اُسوقت تک کہ ترسس میں آیا (اعمال ۹-۳۰)

اُس کی اُس محنت کا بھی ذکر نہیں ہی جو انطاکیہ میں ایک وقت ہوئی تھی (۱۱-۲۵ و ۲۶) گلاتیہ میں کلیسا کی بنیاد ڈالنے کا بھی ذکر نہیں ہی جسکا اشارہ (۱ قرنتی ۱۶-۱) میں اور (گلاتی ۱-۲) میں ہی

یہہ تو یقین ہی کہ ضرور یہہ کام بھی پولوس سے ہوئے (اعمال ۱۸-۲۳ و ۱۶-۶) اور قرنت اور افسُس کا بھی ذکر بہت تھوڑا ہی (۱۸-۱۸ سے ۲۳) اور (رومی ۱۵-۱۹) میں لکھا ہی کہ یروشلم سے الرکن تک گیا اِسکا ذکر بھی اعمال میں نہیں ہی جو خطوط میں ہی (۲ قرنتی ۱۱-۲۳ سے ۳۳)

پس یہہ سب کچھہ بیان نہیں ہوا ہی صرف اتنا بیان ہوا ہی جو مناسب اور ضروری تھا اور اُس نے مختصر تواریخ لکھی ہی نہ مفصل

اِس کتاب میں ایک دو ایسی تواریخوں کا بھی ذکر ہی جو خاص ہیں جنسے خاص وقت معلوم ہو جاتا ہی مثلاً وہ قحط جو زمانہ فلادیوس قیصر میں ہوا تھا (۱۱-۲۸) اور اِسی طرح ہیرودیس کی موت کا ذکر (۱۲-۲۳) یہودیوں کی جلا وطنی کا ذکر جو فلادیوس سے ہوئی تھی (۱۸-۲) اور فسطس کی حکومت کا شروع بھی (۲۴-۲۷) یہہ سب واقعات دنیا کی تواریخ سے وقت معینہ کا ثبوت کرتے ہیں

اکثر تواریخوں میں بزرگوں کا خاص ذکر ہوا کرتا ہی کہ وہ کیسے تھے کب پیدا ہوئے کب مرے اور اُنکے خاندان اور شان وشوکت کا ذکر بھی آتا ہی مگر لوقا ایسی باتیں بہت کم لکھتا ہی وہ مسیح کا خادم مسیح کی خدمت کرتا ہی اور جانتا ہی کہ پطرس و پولوس صرف خادم ہیں مسیح سب کچھہ ہی (۱ قرنتی ۳-۵) پس وہ کچھہ ذکر لوگوں کا کرکے فوراً مطلب اصلی کی طرف رجوع کرتا ہی تاکہ اُنکی طرف سے نظر ہٹکر جلدی اُسپر نظر ٹھہرے جو حقیقت میں کام کرنیوالا اور اُن میں مؤثر ہی آدمیوں کی روشنی اُس کے جلال ابدی کے سامہنے چمک نہیں سکتی جلال اُسی کا ہی اب اور ابد تک آمین

پہلا باب

(۱) پہلا رسالہ اے تھیوفلس میں نے اُن سب باتوں کے بیان میں تصنیف کیا جو یسوع شروع سے کرتا اور سکھاتا رہا ۔

(۱ سے ۱۱ تک) بطور دیباجہ کے ہے اور وہاں خداوند کے آسمان پر جانے کا ذکر ہے (پہلا رسالہ) یعنے لوقا کی انجیل ۔ مصنف کہتا ہے کہ وہ میرا پہلا رسالہ ہے اور یہہ میرا دوسرا رسالہ ہے یعنے انجیل لوقا اعمال کی کتاب کا پہلا حصہ ہے پس یہہ دونوں حصے ملکے ایک پوری کتاب ہے اب کچھہ ضرور نہیں ہے کہ ہم اعمال کی کتاب کے الہامی ہونے پر جدے دلایل پیش کریں کیونکہ جو دلایل انجیل لوقا کے ثبوت پر پیش ہوتے ہیں اُنہیں کے ماتحت اعمال کی کتاب بھی ہے اِسلئے کہ پہلا اور دوسرا حصہ ملکر ایک کتاب ہے اگرچہ دو جُدے حصے ہیں (ف ۱) انجیل لوقا میں مصنف نے مسیح کو دکھلایا ہے اب اعمال میں بھی مسیح کو دکھلاتا ہے (ف ۲) جو کوئی بنیاد ڈالتا ہے اُسپر عمارت بھی بناتا ہے پس پہلی کوشش پر ہم بس نکرینگے بلکہ پُرانی نصیحتوں پر نئی نصیحتیں بڑھاویں اور جو کوشش کی گئی اُسپر اور کوشش بھی کرینگے (تھیوفلس) نام ہے ایک بزرگ کا لوقا نے اِس کتاب کے پہلے حصہ میں بھی اُسکو فاضل تھیوفلس کہکے خطاب کیا ہے (لوقا ۱-۳) لفظ تھیوفلس کے معنے ہیں محب اللہ یعنے خدا کو پیار کرنیوالا اور وہ ایک سرکاری سردار اور دیندار بزرگ عیسائی تھا (ف ۳) مسیح کے خادم پوری گلہ بانی کرتے تھے عام لوگوں کو بھی نصیحتیں دیتے ہیں اور خاص لوگوں کو بھی خاص نصیحتیں دیتے ہیں اور جو خاص لوگوں کو خاص نصیحتیں دیتے ہیں وہ بھی سب کے لئے ہیں دیکھو جو نصیحتیں پولوس نے عام لوگوں کو سنائیں وہی خفیتہً خاص لوگوں کے کان میں بھی کہیں (گلاتی ۲-۲)

(ف ۴) اچھے واعظوں کا کام ہے کہ عام اور خاص سب کو علانیہ اور خفیہ عام خطاب سے اور خاص خطاب سے خدا کی باتیں سُناویں اور ہر طرح سے آدمیوں کی جان بچانے میں کوشش کریں (سب باتوں) یہہ لفظ سب استغراق کے طور پر نہیں ہے دیکھو (یوحنا ۲۱-۲۵) مگر وہ سب جو مناسب اور ضروری ہیں نجات کے لئے (کرتا اور سکھاتا رہا)

یعنے کرنے اور سکھانے کا شروع خداوند یسوع سے ہوا اُسنے عجایب اور غرایب کام کئے اور عجایب غرایب آسمانی باتیں سکھلائیں (شروع سے) یعنے اُسنے دنیا میں آکے کرنے و سکھانے کا شروع کیا اور آج تک وہی کرتا اور سکھاتا ہے اور وہی ہمیشہ کرتا اور سکھاتا رہیگا (ف ۱) کرنے اور سکھانے کا انتظام اُسی کے چھدے ہوئے ہاتھہ میں ہے (ف ۲) اُسنے دنیا میں آپ حاضر ہوکے عجایب کام کئے اور عجیب تعلیم دی اب وہ آسمان میں ہوکے آپ کرتا اور سکھاتا ہے (ف ۳) پہلے حصہ میں اِس کتاب کے وہ باتیں بیان ہوتی ہیں جو اُسنے آپ دنیا میں حاضر ہوکے کیا اور سکھلایا اِس دوسرے رسالہ میں وہ باتیں بیان ہوتی ہیں جو اُسنے جسم سے غیر حاضر پر روح سے شاگردوں میں حاضر ہوکے کیا اور سکھلایا (ف ۴) رسولوں کا کام مسیح کا کام ہے رسولوں کی تعلیم مسیح کی تعلیم ہے رسولوں میں جو خوبی نظر آتی ہے وہ سب مسیح کی خوبی ہے اِسیطرح آج تک اُن عیسایوں میں جو مسیح کے اعضا ہیں مسیح کی طاقت نمایاں ہے (یوحنا ۱۴-۱۲) جو مجھہ پر ایمان لاتا ہے یہہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کریگا اور اُنسے بڑے کام کریگا کیونکہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں- اور کوئی عیسائی مسیح سے جدا ہوکے کچھہ نہیں کرسکتا (یوحنا ۱۵-۵) پس کرنے اور سکھانیوالا مسیح ہے نہ آدمی (ف ۵) بعضے وقت نادانی سے لوگ یوں کہا کرتے ہیں کہ مسیح اِسوقت ہمارے زمانہ میں دنیا کے درمیان ہوتا تو اچھا تھا اُنہیں جاننا چاہیئے کہ وہ اب حاضر ہے پہلے خاکی جسم میں دنیا پر تھا اب اگرچہ جسم آسمان پر ہے لیکن روح سے اپنے روحانی بدن یعنے کلیسیا میں حاضر ہے اور سب خوبی کے کام جو کلیسیا میں ہوتے ہیں وہی کرتا ہے اور جب تک آمد ثانی کا وقت نہ آوے تب تک وہ اِسیطرح کلیسیا میں حاضر ہوکے کام کرتا اور سکھاتا رہیگا

(ف ۶) کرنا اور سکھانا پہلا کام اُس کا کرنا تھا اُس کے بعد سکھانا اُسنے جو کچھہ کیا اُسکی منادی کی اور اپنی تعلیم و زندگی سے ثبوت کو پہونچائی پس اُسکی تعلیم اُسی کے کام تھے ہر ایک عیسائی کو چاہیئے کہ پہلے کام کرے اور سکھلاوے نہ صرف سکھلاویں اور کام نکریں دیکھو اُنپر کیسی ملامت ہے جو کہتے ہیں پر کرتے نہیں اگر کوئی مسیح کو صرف ایک معلم بتلاوے نہ قدرت کا کرنیوالا تو وہ مسیح کو تقسیم کرتا ہے جس کا بڑا کام کرنا تھا اور دوسرا کام سکھانا

(ف ۷) ہر ایک عیسائی کو خاصکر ہر ایک خادم دین کو چاہیئے کہ پہلے کرے اُس کے بعد سکھلاوے دیکھو (عزرا ۷-۱۰) عزرا نے اپنے دل کو طیار کیا تھا کہ خداوند کی شریعت کا طالب ہو اور اُسپر عمل کرے اور اِسرائیل کے درمیان قانونوں اور حکموں کی تعلیم دے (ف ۸) عیسائی کا اچھا چلن سب سے اچھا وعظ ہے اور مسیح نے یوں ہی شروع کیا تھا اگر ہم ایسا نہ کریں تو کیونکر بچینگے (عبرانی ۲-۳)

۲

(۲) اُس دن تک کہ وہ اُن رسولوں کو جنہیں اُس نے روح القدس سے چُنا تھا حکم دیکر اوپر اُٹھایا گیا

(اُس دن تک) کرتا و سکھاتا رہا جب تک کہ اُٹھایا نہ گیا۔ نہیں لکھا کہ کہاں اُٹھایا گیا کیونکہ سب جانتے ہیں اور مشہور بات ہے کہ آسمان پر اُٹھایا گیا ہے (ف ۱) اِس مطلب پر کلام میں تین لفظ ملتے ہیں اول جس لفظ کا ترجمہ یہاں پر اُٹھایا گیا ہوا ہے وہ یونانی میں ہے اوپر پایا گیا۔ اور (لوقا ۲۴-۵۱) میں دوسرا لفظ ہے جسکا ترجمہ ہے اُٹھایا گیا۔ پر (افسی ۴-۸ و یوحنا ۶-۶۲ و ۲۰-۱۷) میں تیسرا لفظ ہے اور وہ ہے چڑھگیا اپنی مرضی سے۔ پس آسمان نے دروازہ کھولا یا کسی نے اُٹھالیا یا اپنی مرضی سے چڑھگیا۔ یہاں لکھا ہے کہ آسمان میں پایا گیا تب یہہ کام باپ کا تھا یعنے خدا باپ نے اُسے نیچے سے جہاں وہ اُتر آیا تھا اوپر بلالیا (افسی ۴-۹ و ۱۰) حاصل کلام آنکہ شروع سے عروج تک مسیح نے جو کچھ کیا اُسکا بیان میں نے پہلے رسالہ میں کردیا اب اعمال رسل کا بیان ہوتا ہے اور اعمال رسل وہ بھی اُسی مسیح کے کام ہیں جو اُسنے رسولوں کے وسیلہ سے ظاہر کئے (ف ۲) مسیح کا عروج ہر قسمت کے کاموں کو عام ہے اور ہر دو قسمت سے پورا علاقہ رکھتا ہے یعنے انجیل کی باتونکا تمام کرنا اور کلیسیائی انتظام کا شروع کرنا یہہ دونوں کام اُسکے چڑھ جانے پر موقوف ہیں (ف ۳) چڑھ جانیسے اُسکی دیدنی زندگی تمام ہوتی ہے اور نادیدنی زندگی کی تاثیروں کا شروع ہوتا ہے (ف ۴) جو کچھ اس کتاب اعمال میں دکھلائی دیتا ہے وہ اُس نادیدنی جہان سے ہوتا ہے جہاں اب مسیح خداوند ہی ہے ٹیھنیوالے نادیدنی جہان کی طرف غور کرو (ف ۵) پہلے خداوند مسیح جسم میں آیا پھر آسمان کو چلا گیا اب پھر روح میں آتا ہے کلیسیا کی تواریخ اِسی سے سمجھی جاتی ہے کہ وہ پھر روح میں آیا (ف ۶) مسیح خداوند جب دنیا میں دکھوں کی طرف جاتا تھا تب بھی شاگردوں کے آگے آگے چلتا تھا (مرقس ۱۰-۳۲) اور اب کہ سرفرازی کے مقام پر پہونچ گیا تو بھی شاگردوں کے آگے آگے چلتا ہے (ف ۷) شاگرد لوگ جب اُس کے پیچھے چلتے ہیں تو اکثر حیران ہوتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں کم فہمی اور بزدلی کے سبب سے جو ہماری انسانیت کا خاصہ ہے (ف ۸) یہہ کلیسیا جو ۱۸۰۰ برس سے دنیا میں نظر آتی ہے اِسکا پہلا صفحہ یہاں اعمال کی کتاب میں کھولا جاتا ہے اور پچھلا صفحہ ابھی نہیں لکھا گیا تو بھی یہہ بات خوب نظر آتی ہے کہ وہ خداوند اول سے آخر تک اپنے لوگوں کے ساتھ رہی (جنہیں اُسنے چُنا) یعنے عہدۂ رسالت کے لئے جنہیں اُس نے چُن لیا یہہ خدا کا کام ہے کہ عہدۂ رسالت کے لئے آدمیوں کو چُنے پس مسیح خداوند خدا تھا کہ وہ آدمیوں کو رسول اللہ بناتا ہے (حکم دیکر) یہہ وہی حکم تھا جس کا ذکر اُس نے (لوقا ۱۹-۱۲ سے ۱۵ تک) کیا تھا (ف ۱) اُسنے روح القدس سے آدمیوں کو چُنا اور روح القدس ہی سے حکم دیا کیونکہ اُسنے

سب کام روح القدس سے کئے (یوحنا ۳-۳۴) پس روح القدس تسلی بخشنیوالا حاکم ہی (ف۲) اُسنے تکلوست سے پہلے روح سے حکم دیا اور بعد جی اُٹھنے کے اُنپر پھونکا اور کہا روح القدس لیلو یعنے پہلے اُنپر روح القدس کی بوندیں ٹپکیں اب اُن پر بارش ہوتی ہی (یوحنا ۲۰-۲۲) یعنے اب روح اُن میں لبریز ہو کے بہنا چاہتا ہی صرف اتنی بات باقی ہی کہ وہ آسمان پر چڑھہ جاوے تب روح القدس آجاوے اُسی مسیح سے اور اُسی کے وسیلہ سے (ف۳) مسیح خداوند جنکو چُن لیتا ہی اُنہیں ہمیشہ حکم دیتا ہی (ف۴) حواری سمجھتے تھے کہ اب ہماری ظاہری دنیاوی سرفرازی جلدی ہونیوالی ہی کہ اب ہم عہدے پاوینگے برخلاف اِسکے اب خداوند اُنہیں حکم دیتا ہی کہ فرمانبردار ہوویں اور اُس کے محکوم ہو کے اطاعت کریں (ف۵) جب پردیس کو چلا تو نوکروں کو حکم دیا اور ہر ایک کو اُسکا کام بتلا دیا وہ بات جو (مرقس ۱۳-۳۴) میں اُسنے فرمائی تھی آج پوری کرتا ہی (اوپر اُٹھایا گیا) یعنے حکم دیتا ہوا عین حکم دینے کے وقت پر جب روح القدس سے بھرا ہوا حکم دیرہا تھا (ف۱) اُسنے کیا حکم دیا تھا دیکھو (مرقس ۱۶-۱۵) کہ تم تمام دنیا میں جا کے انجیل کی منادی کرو جو کوئی ایمان لاتا اور بپتسما پاتا ہی نجات پاویگا پر جو ایمان نہیں لاتا اُسپر سزا کا حکم ہوگا (ف۲) جب (مرقس ۱۶ باب میں) یہہ آخری حکم لوگ دیکھتے ہیں تو بعضے ناواقف کوتاہ اندیش کہتے ہیں کہ مسیح نے ایمانداری کا نشان معجزے کرنا بتلایا ہی اور اب چونکہ عیسائی لوگ معجزے نہیں دکھلاتے اِسلئے عیسائی نہیں ہیں یہہ معترضوں کی غلط فہمی ہی کیونکہ مطلق ایمان کا نشان مسیح نے معجزے نہیں بتلائے بلکہ ایمان کا مطلق نشان نہ معجزے ہیں پر وہ سب اچھے کام ہیں جو انجیل کی ہدایت کے موافق آدمی سے ظاہر ہوتے ہیں پر یہاں مرقس میں جو ایمان کے ساتھہ معجزات کا نشان بتلایا گیا ہی وہ خاص اُن ایمانداروں کا ذکر ہی جنکے وسیلہ سے دین مسیحی دنیا میں قایم ہونیوالا تھا یعنے حواریوں اور بعض خاص عیسائیوں کی نسبت جنکا ذکر اِس اعمال کی کتاب میں ہی نہ عام ایمانداروں کی نسبت اور یہہ ہمارا جواب موافق ہی اُس ارشاد کے جو (یوحنا ۹-۴) میں ہی رات آتی ہی جب کوئی کام نہیں کرسکتا- یہاں خاص اُن ایمانداروں کا ذکر ہی جو ایمان رکھتے ہیں اور معجزے نہیں کرسکتے جیسے اب وقت ہی اور اگر کوئی اِس بات کی زیادہ تشریح چاہتا ہی تو چاہئیے کہ (۱ قرنتی ۱۲ باب) سب کا سب غور سے پڑھے جس سے معلوم ہوجائیگا کہ معجزہ عام ایمان کا نشان نہیں ہی اور کبھی معجزہ عام ایمان کا نشان نہیں ہوا اور عقلاً بھی نہیں ہوسکتا کیونکہ معجزہ خرق عادت ہی پس خرق عادت اگر مسیحی کلیسیا کی عام عادت ہوجاوے تو خرق عادت نہیں رہ سکتی بلکہ عادت ہوجاتی ہی اور اس صورت میں معجزہ معجزہ نہیں کہلا سکتا بلکہ تمام انبیا کے معجزات سابقہ بھی عادت ہونے کے سبب باطل ہوجاتے ہیں پس معجزہ کا مطلب کہ ثبوتِ دین ہی برباد ہو کے اُلٹا نتیجہ پیدا کرتا ہی اور الٰہی انتظام بھی برباد ہوتا ہی پس جو کوئی کہتا ہی کہ معجزہ ایمان کا نشان ہی وہ نہایت غلطی سے مسیح کے کلام کے معنے بگاڑتا ہی کیونکہ مسیح نے اُسے عام ایمان کا نشان نہیں بتلایا بموجب

(یوحنا ۹-۴ و اقرنتی ۱۲ باب کے) مگر مسیح نے بہ نظر خاص اُن ایماندار شاگردوں کے جنکے وسیلہ انجیل کو دنیا میں قایم کرنیوالا تھا اِس نشان کا ذکر کیا اور یہی مطلب سب شاگردوں نے بھی سمجھا نہ معترض کے بیان کے موافق (ف۳) اب دیکھو کہ یہی حکم جو مسیح نے جاتے وقت دیا (لوقا ۲۴-۴۴ سے ۴۹ تک و متی ۲۸-۱۸ سے ۲۰ تک) بہ توضیح تمام اور بہ تبدیل الفاظ بیان ہوا ہی اور وہاں معجزات ایمان کا نشان نہیں بتلائے گئے پس مرقس کا مطلب خوب کھل جاتا ہی کہ وہ خاص ذکر تھا جو ضرور اُسی طرح پر ہو بھی گیا ہی (ف۴) دیکھو مسیح کا یہہ حکم آخری تھا جو اُس نے فرمایا کہ دنیا میں جاکے انجیل کی منادی کرو اور جو کوئی ایمان لاوے کلیسیا میں بتپما دیکر شامل کرو اور اُسے دینی تعلیم بھی دو تاکہ اُسکی جان بچ جاوے پس جب کہ اُس کے شاگرد اس حکم کی تعمیل کرتے ہیں تو اب دنیا کے لوگ اُنسے کیوں خفا ہوتے ہیں یہہ تو کارندے ہیں حکم بجا لانیوالے حاکم مسیح خداوند خدا کا پیارا بیٹا ہی جسکی مسند عدالت کے سامھنے سب کو حاضر ہوکے جوابدینا ہوگا

۳ (۳) اُن پر اُس نے اپنے دُکھہ اُٹھانے کے پیچھے آپ کو بہت سی قوی دلیلوں سے زندہ ظاہر بھی کیا کہ وہ چالیس دن تک اُنہیں نظر آتا اور خدا کی بادشاہت کی باتیں کہتا تھا

(ظاہر بھی ہوا) رسولوں کی منادی اور تعلیم میں بڑا زور اسپر تھا کہ مسیح یسوع خداوند جو مصلوب اور مدفون بھی ہوا وہ جیتا ہی اور قبر سے جی اُٹھا ہی اور یہہ بات ظاہر ہوتی ہی اُس کے بار بار ظاہر ہونے سے (ف۱) اگرچہ مسیح نے مصلوب ہونے سے پیشتر بار بار خبر دی تھی کہ میں مردوں میں سے جی اُٹھونگا لیکن انسانی بگڑی ہوئی طبیعت کے سبب حواریوں کے دلوں میں جیسا چاہئے کامل یقین پیدا نہ ہوا تھا کہ وہ جی اُٹھیگا (یوحنا ۲۰-۲۵) پر اب کہ وہ جی اُٹھا اور اُسنے بار بار نظر آکے اُن پر آپ کو زندہ ثابت کیا بلکہ اُنکے ساتھہ چلتا اور بولتا اور کھاتا پیتا بھی رہا اور اپنی چھدی ہوئی پسلی اور ہاتھہ بھی دکھلائے تب اُنہیں کامل یقین پیدا ہوا (ف۲) شاگردوں کی اِس معاملہ میں غلطی ناممکن تھی کیونکہ وے اُسے پہچانتے تھے اور کچھہ مدت بعید بھی نہیں مگر تیسرے دن پھر اُن میں آگیا تھا اور اگر ایک یا دو کو نظر آتا تو بھی گمان غلطی کا ہوسکتا تھا مگر وہ تو بہتوں کو نظر آیا نہ صرف بارہ کو بلکہ قریب پانچ سو کے تھے جنہوں نے اُسے دیکھا اور نہ صرف ایک دن نظر آکے غایب ہوا بلکہ چالیس دن تک نظر آتا رہا اور نہ صرف ایک ہی جگہ پر نظر آیا مگر جگہ جگہ ملا اور نہ صرف رات کو نظر آیا مگر رات کو بھی اور دن کو بھی دیکھا گیا پس اِس طرح کی صورت سے جو وہ ظاہر ہوا تو کسی طرح اِس میں شک شبہہ نہیں ہوسکتا اور یہی تفسیر ہی اُس کی جو لکھا ہی کہ بہت سی قوی دلیلوں سے ظاہر ہوا (ف۳) مسیح خداوند ۱۳ دفعہ ظاہر ہوا دیکھو

(متی ۲۸-۱۷ مرقس ۱۶-۱۴ لوقا ۲۴-۱۳ سے ۵۰ یوحنا ۲۰-۱۹ و ۱ قرنتی ۱۵-۴ سے ۸) (ف ۴) پھر اُسنے ناگہانی عروج سے یہہ بات سکھلائی کہ صرف جسمانی حاضری پر بہت لحاظ نہ کریں بلکہ مدام نادیدنی حاضری پر ایمان رکھیں

(ف) اگر فقط لوقا کی انجیل کو دیکھیں تو یہہ معلوم ہوگا کہ جی اُٹھنا اور صعود کرنا ایک ہی دن میں ہوگیا ہے پر وہاں لوقا نے اختصار بہت کر دیا ہے اعمال کا مصنف بھی لوقا ہے دیکھو وہ خود یہاں اپنی انجیل کے ابہام کو کھولتا ہے اور چالیس دنکا ذکر کرتا ہے (چالیس دن تک) نہ برابر مگر بار بار یہہ چالیس کا عدد ایک خاص عدد ہے طوفان کے وقت چالیس دن رات پانی برستا تھا (پیدایش ۷-۴) موسیٰ پہاڑ پر چالیس دن رہا تھا (خروج ۳۸-۲۶ و ۲۴-۱۸) جاسوسی چالیس دن ہوئی تھی (گنتی ۱۳-۲۵ و ۱۴-۳۴) الیاس پیغمبر نے چالیس دن تک روزہ رکھا تھا (۱ سلاطین ۱۹-۸) نینوہ کی بربادی چالیس دن میں ہونیوالی تھی (یونہ ۳-۴) مسیح نے خدمت کے پہلے چالیس دن روزہ رکھا تھا (متی ۴-۲) اور جب وہ تولد ہوا تھا تو چالیس دن کے بعد ہیکل سلیمانی میں بموجب دستور شرع کے آیا تھا (لوقا ۲-۲۲) اور اب کہ وہ مرگیا تھا تو زندگی دنیاوی تمام ہوگئی تھی اب نئی زندگی جو پائی تو نئی زندگی کے شروع میں چالیس دن بعد آسمانی ہیکل میں چلا گیا جہاں حقیقی کاہن کا کام شروع کرنے پر تھا

(ف ۱) اِن مقامات سے ظاہر ہوا کہ چالیس کا عدد ایک مخصوص عدد ہے جس میں کوئی بھید چھپا ہے اور اِسلیئے یہہ عدد قدیم سے معزز گنا گیا ہے چنانچہ آج تک اہل اسلام بھی چلہ کرتے ہیں پر اِسکے بھید سے ناواقف ہیں

(ف ۲) کلام الٰہی میں کبھی کبھی ایک دن برابر ایک سال کے لیا جاتا ہے اور چونکہ کنعان کی جاسوسی چالیس یوم ہوئی تھی اور اُس کے بعد کنعان پر حملہ کر کے بنی اسرائیل نے اُسے فتح کر لیا تھا اِسی طرح مسیح چالیس دن نظر آیا اُسکے بعد یعنے چالیسویں سال یروشلم برباد کی گئی تھی یہہ بھی فکر کے لائق ایک بھید ہے

(بادشاہت کی باتیں کہتا تھا) اُن چالیس دنوں میں وہ کیا کرتا رہا بادشاہت کی باتیں کہتا تھا یعنے وہ باتیں جو پہلے اُسنے پوشیدہ شاگردوں پر ظاہر کیں اب اُنہیں اُن کے ذہن کھولکر منکشف کرتا رہا (یوحنا ۲۰-۲۲ و لوقا ۲۴-۴۵)

(ف) مسیح جب آیا تھا تو بادشاہت کی باتیں کرتا تھا اور کہتا تھا کہ نزدیک ہے (متی ۴-۱۷) پھر کہتا تھا کہ تمہارے پاس آپہونچی ہے پر رائی کے دانہ کی شکل میں ہے جس سے ایک بڑا درخت ظاہر ہونیوالا ہے پر اب ایسی باتیں سناتا ہے کہ وہ بادشاہت دیدنی صورت پر اب کھڑی ہوتی ہے اور آخر کو تمام دنیا اُس کی مغلوب ہوگی (باتیں کہتا تھا) یعنے کلام سناتا تھا اور کلام وہی روشنی ہے جس سے بادشاہت ظاہر ہوتی ہے (ف) مسیح نے پوری فتحمندی دنیا میں حاصل کر کے بادشاہت

کو قایم کیا اور اب اُسکا انتظام اور بندوبست کرکے جاتا ہی تاکہ پھر جلال کی بادشاہت میں آوے اِس وقت فضل کی بادشاہت ہی اُسوقت جلال کی بادشاہت ظاہر ہوگی ابھی دنیاوی بادشاہت کا کچھہ ذکر نہیں ہی

(۴) اور اُن کے ساتھہ جمع ہوکے اُنہیں حکم دیا کہ یروشلم سے باہر مت جاؤ بلکہ باپ کے اُس وعدے کا جس کا ذکر تم مجھہ سے سُن چکے ہو انتظار کرو

(باہر مت جاؤ) یعنے تاوقتیکہ تسلی دہنیوالا جسکا ذکر میں نے تمہیں سُنایا ہی نہ آجاوے تب تک یروشلم سے باہر مت جاؤ یعنے روح القدس نازل ہونیوالا ہی اور اسی شہر میں تم پر نازل ہوگا شروع میں
(ف) خدا کی مرضی یوں بھی کہ یہود کے دینی انتظام کو جلال دیوے اِسی لئے روح القدس یہود کے پایۂ تخت یروشلم پر نازل ہوا (ف۲) یہہ وعدہ بھی پنتکوست کے دن پر موقوف تھا اور اُس سے خدا نے پرانے عہدنامہ پر مُہر لگائی کہ وہ خدا کا دین ہی اور اِسلئے نئی شریعت بھی اُسی سے نکلتی ہی (ف۳) یشعیا پیغمبر بھی بہت درست پیشگوئی کر گیا تھا کہ خدا کا کلام یروشلم سے نکلیگا (یشعیا ۲-۳) اب مسیح بتلاتا ہی کہ وہ وقت نزدیک آیا تم باہر مت جانا (لوقا ۲۴-۴۹) (ف۴) یروشلم میں مسیح بیعزت ہوا اُسی جگہ سب مقاموں سے پہلے اُسکے لئے عزت درکار تھی کہ روح آوے اور اُسکا جلال ظاہر کرے
(ف۵) یروشلم میں جہاں وہ مصلوب ہوا اُسی جگہ پہلے اپنے دشمنوں کے لئے معافی کا دروازہ کھولا وہاں روح نازل ہوئی کہ لوگ پاک ہوجاویں (ف۶) یروشلم میں ٹھہرے رہنا عید کے دن تک کیونکہ روح القدس بڑے جلال اور دبدبہ کے ساتھہ علانیہ طور سے وہاں نازل ہوگا تاکہ وہاں عید میں جب سب مسافر جمع ہیں اِن باتوں کی خبر تمام دنیا میں لیجاویں اور وے لوگ بھی جنہوں نے عید فسح میں اُس کی تحقیر سردار کاہنوں اور فقیہوں سے دیکھی اور اُن کی واہی باتیں سُنیں معلوم کرکے جاویں کہ وہی مسیح جلال کا بادشاہ تھا جسے مشایخوں نے مصلوب کیا (ف۷) باہر مت جاؤ اگرچہ یہودی دشمن ہیں اور خونی کی مانند ہیں اُن کے درمیان مثل بہادر سپاہی کے پہرہ پر کھڑے ہوجاؤ
(ف۸) ای مسیح کے نوکر خواہ تو پادری ہی یا کاٹکشت جہاں پر تجھے مسیح نے کام کرنے کا حکم دیا ہی وہاں کام کیا کر اگرچہ وہاں کیسی ہی تکلیف کیوں نہ ہو جب مسیح تجھے بُلاوے چلا جا جب وہ کہیں بھیجے اُس طرف کو دوڑ جب کھڑا کرے کھڑا رہ جب بولنے کا حکم دے تب بول جب کہے چپ ہو تب چپ کر اور یوں اپنے خاوند کی اطاعت میں حاضر رہ
(ف۹) آدمی کیا جانتا ہی کہ کون سی جگہ کام کے لئے خوب ہی اُسوقت بظاہر یروشلم میں رہنا شاگردوں کے لئے

کیا اچھا معلوم ہوتا ہوگا ہرگز نہیں بلکہ بڑا اور خطرہ کی جگہ تھی پر مسیح جانتا تھا کہ یروشلم اسوقت سب سے اچھا شمعدان ہے جہاں
سے یہہ روشنی ساری دنیا کے سامہنے اچھی طرح چمکیگی اِسلیئے شاگردوں کو وہاں رہنے کا حکم دیا پس جبکہ خدا خطرہ کی جگہ
میں رہنے کا حکم دیوے تو ڈرنا نہیں چاہئے کیونکہ ہماری سلامتی نہ ہماری تدبیروں میں ہے مگر خدا کے ہاتھہ میں ہے ٭
(اُس وعدہ کا) یعنے روح القدس کے وعدہ کا جو صعود کے بعد پر موقوف ہوا تھا جس میں سب وعدے مندرج تھے
اور جو سب انعاموں کا بیعانہ تھا (متی ۷-۱۱ و لوقا ۱۱-۱۳) (سُن چکے) جسکا ذکر (یوحنا ۱۴-۱۶ و ۲۶ و ۱۵-۲۶ و ۱۶-۷
سے آگے) (مجھہ سے) یعنے میں نے جس کا ذکر کیا تھا اب میں ہی اُسکو پورا کرونگا (انتظار کرو) کیونکہ اب اُسکا مقرری
وقت بہت نزدیک آگیا ہے کیونکہ اب وصل کا وعدہ نزدیک ہے اِسلیئے آتش شوق کو زیادہ جوش زن ہونا چاہئے

(۵) کہ یوحنا نے تو پانی سے بپتسما دیا پر تم تھوڑے دنوں کے بعد روح القدس سے بپتسما پاؤ گے

(تھوڑے دنوں) یعنے دس روز بعد کیونکہ عید فسح و پنتکوست کے درمیان پچاس دن کا فاصلہ ہے بموجب (احبار
۲۳-۱۸ و ۱۶ کے) اُن میں سے چالیس دن تو گذر گئے دس باقی ہیں (ف) اُس نے نہیں کہا کہ دس روز بعد تم
روح القدس سے بپتسما پاؤ گے مگر یوں کہا کہ تھوڑے دنوں کے بعد وہ واقف تھا کہ دس روز بعد پاوینگے تو بھی ابہام
میں ڈالنے کے مطلب سے تھوڑے دن بولا تاکہ جاگیں اور انتظاری ہر وقت کریں اور امید میں ہر روز رہیں وہ چاہتا ہے
کہ اُسکے شاگرد ہر وقت جاگتے رہیں اِسی سبب سے وہ نہیں بتلاتا کہ کب آؤنگا (روح القدس سے بپتسما پاؤ گے) خدا اپنے
بندوں کی بات کو ثابت اور قایم کرتا ہے یوحنا نے خبر دی تھی کہ مسیح روح القدس سے بپتسما دیگا اب وہ خبر پوری ہوتی ہے
پس جو جو کچھہ نبیوں نے بیان کیا ہے وہ سب اپنے وقت پر پورا ہوگا اور ہوتا ہے (بپتسما پاؤ گے) جس طرح کاہن پانی کے ساتھہ
غسل کئے گئے تھے اُسی طرح روح القدس سے غسل پاؤ گے (احبار ۱۶-۴) یہہ باتیں بطور وصیت اُسنے فرمائیں - مگر
سوال یہہ ہے کہ شاگردوں نے پہلے بپتسما پایا تھا یا نہیں ہاں بیشک اُنہوں نے پایا تھا کیونکہ اوپر آیت میں لکھا ہے کہ یوحنا
نے تو پانی سے بپتسما دیا اُس کے سوا شاگرد بھی بپتسما خود دیتے تھے (یوحنا ۳-۲۲ و ۴-۲)
(ف) مگر یوحنا اور مسیح کے بپتسما میں فرق تھا یوحنا کا بپتسما توبہ کا تھا اور آنے والے مسیح پر ایمان کا تھا (اعمال
۱۹-۴) اور جنہوں نے یوحنا سے پایا اُنہیں دوبارہ مسیح کا بپتسما لینا ہوا (اعمال ۱۹-۵) مگر مسیح کا بپتسما فضل کا بپتسما تھا
(ف) مسیح کا بپتسما پانی اور روح کا ہے دنیا میں کبھی کوئی چیز اس بپتسما کے برابر نظر نہیں آئی یہہ ایک عجیب فضل مسیحیوں
پر خدا سے ہوا - نئے عہد نامہ کی روحانی تاثیرات کا شروع اِسی سے ہوتا ہے

(۶) پس اُنہوں نے جو اِکٹھے تھے اُسے یہہ کہکے پوچھا کہ ای خداوند کیا تو اِسی وقت اِسرائیل کی بادشاہت پھر بحال کرتا ہی　۶

(ای خداوند) یسوع مسیح خداوند ہی یعنے یہوواہ دیکھو (آیت ۲۱) کے ذیل میں جو لکھا ہی (اِسی وقت) بادشاہت اِسرائیل کی بحال کرتا ہی یعنے ہمیں یقین کامل تو ہی کہ اِسرائیل کی بادشاہت کسیوقت بحال ہونیوالی ہی ضرور یہہ بات ہوویگی مگر سوال یہہ ہی کہ کیا تو اِسی وقت کرنا چاہتا ہی (ف۱) دیکھو روح القدس کی کتنی بڑی ضرورت تھی کہ وہ آوے اور بادشاہت کا مطلب ظاہر کرے جواب تک اُنہیں خوب معلوم نہ تھا (ف۲) مسیح نے پہلے یوں فرمایا تھا کہ تم بارہ تختوں پر بیٹھو گے (لوقا ۲۲-۳۰) پس وے چاہتے ہیں ابھی بیٹھہ جاویں (ف۳) تعلیم میں بادشاہت کرنیکا بہت ذکر ہی اگرچہ گواہی اور دُکھہ اُٹھانے کا بھی تذکرہ ہی پر آدمی کا دل دُکھہ کی نسبت سرفرازی کا بہت مشتاق ہوتا ہی (ف۴) دُکھہ اُٹھانا ایک بڑا بھاری کام ہی اور نہایت ضروری پر جب بھاری کام پیش آتے ہیں اور اُسوقت ایسے آرام نفسانی کے خیالات دلمیں آجاتے ہیں تو کام میں بڑا خلل اور نقصان آجاتا ہی سب شاگردوں کو ہوشیار رہنا چاہئیے کہ جس حالت میں خدا نے رکھا ہی قناعت کے ساتھہ اُسمیں رہنا چاہئیے جب ترقی کا وقت آویگا خود وہ مالک ترقی بخشیگا پیش از مرگ واویلا نہیں چاہئیے (ف۵) اِس سوال میں شاگردوں کا جسمانی خیال تھا تو بھی مسیح خداوند نے اِس غلطی پر اُنہیں ملامت نہیں کی کیونکہ وہ بادشاہت نہ صرف روحانی مگر روحانی وجسمانی ہر دو طور سے ظاہر ہونیوالی ہی جسکا نمونہ سلیمان کی بادشاہت کیوقت کسیقدر ظاہر کیا گیا تھا

(۷) اُسنے اُنہیں کہا تمہارا کام نہیں کہ اُن وقتوں اور موسموں کو جنہیں باپ نے اپنے ہی اختیار میں رکھا ہی جانو　۷

(وقتوں) جس لفظ کا یہہ ترجمہ ہی یونانی میں اُس لفظ سے یہہ مضمون مترشح ہی کہ (وے اوقات یا زمانے جس میں پیش گویوں کا فاصلہ پورا ہوتا ہی)
(اعمال ۳-۱۷ و ۲۰) میں خاص وقت اور موسم کا ذکر ہی وہ ایک موسم ہی جس میں ابدی خوشی کی بہار نمایاں ہوگی (باپ نے) یعنے میرے باپ نے (متی ۲۴-۳۶) بیٹا بھی نہیں جانتا یعنے میں جو کامل خدا اور کامل اِنسان ہوں میری انسانیت میں بھی اُسکا علم نہیں ڈالا گیا صرف میری الوہیت میں باپ کے ساتھہ یگانگت کے سبب یہہ علم ہی (مرقس ۱۳-۳۲) پس جب کہ میری اِنسانیت میں بھی اُسکا علم نہیں رکھا گیا تو تمہارا اور فرشتوں کا بھی مقدور نہیں ہی یہہ علم صرف

الوہیت میں رہیگا جب تک کہ وقت نہ آوے پس تہیر اِس علم کی طرف بہت دیکھنا نہیں چاہئیے (ف ا) وہ نہیں کہتا کہ میں خدا ہوکے ناواقف ہوں مگر آنکہ یہہ وقت تفتیش کا نہیں ہی اور نہ اِنسان کا کام ہی اِسوقت تمہیں دوسرا کام درپیش ہی اُسکی طرف توجہ کرو پس سوال بیجا ہی (ف ۲) خدا کی خاص باتوں میں دخل دینا نہیں چاہئیے اور عقل بھی کہتی ہی کہ دخل دینا نہیں چاہئیے اُسکو اپنے سب کام معلوم ہیں (اعمال ۱۵-۱۸ و یشعیا ۴۶-۱۰)

۸ (۸) لیکن جب روح القدس تم پرآویگی تو تم قوت پاؤگے اور یروشلم اور ساری یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی حد تک میرے گواہ ہوگے

(قوت پاؤگے) اِس بالائی قوت کا ذکر (لوقا ۲۴-۴۹) میں بھی ہوا ہی (ف) خدا کے کلام میں ہمیشہ ایسا ذکر ملتا ہی کہ روح القدس قوت اور قدرت کا سرچشمہ ہی سب مقدسوں میں وہاں سے قوت آتی ہی کلام کے سمجھنے کی قوت مضامین آسمانی کی برداشت کی قوت روحانی جنگ کی قوت کلام کے خدمت کی قوت ایمان امید محبت کی قوت یہہ قوتیں اُسی سرچشمہ سے بہکر مقدسوں کے دل میں آتی ہیں

(میرے گواہ) سب خادم دین گواہ ہیں اُنکا کام ہی گواہی دینا کیونکہ دین کی بنیاد گواہی پر ہی (ف) مسیح اس وقت بادشاہت کرتا ہی دلوں کے یقین پر (حد تک) اِس بادشاہت کو پھیلاتا ہی (ف ا) قوت اور قدرت روح سے دیجائیگی تاکہ تاثیر کے ساتھہ زبان سے گواہی دیں (مرقس ۱۶-۱۷ و ۱۸) (ف ۲) عیسائی کمزور کیوں رہتے ہیں جب کہ روح میں قدرت ہی دیکھو جب قوت دینیوالی روح اُن میں آگئی تھی تو اُن کم زور رسولوں نے تمام دشمنوں کے زور پر کیسی فتحمندی حاصل کی پس جو مسیح کے گواہ ہیں وے ہمیشہ قوت اور قدرت پاتے ہیں اپنے کام کے لئے تاکہ صفائی سے تعلیم دیں اور پاکیزگی سے زندگی ظاہر کریں اور صبر سے دکھہ اُٹھالیں اور یہہ کام بغیر روح القدس کے کوئی نہیں کرسکتا (ف ۳) یہاں مسیح کا یہہ مطلب ہی کہ تم مجھہ پر گواہی دوگے اور میں تمہاری خبرداری کرونگا قدرت دیکر (ف ۴) گواہی کیا ہی مسیح کے حق میں شہادت دینا ہی محمدی لوگ بھی شہادت سے واقف ہیں مگر فرق آتا ہی کہ محمد صاحب تلوار کے نیچے اور مسیح صلیب کے نیچے شہادت بتلاتا ہی یعنے اسلام بتلاتا ہی کہ مارنے سے شہادت دیجاتی ہی پر انجیل کہتی ہی نہیں مار کھانے سے دیکھو یہہ کتنا بڑا فرق ہی (ف ۵) یہاں ذکر ہی کہ زمین کی حدوں تک گواہی دیجائیگی یروشلم سے شروع کرکے پہلے یروشلم و سامریہ و یہودیہ میں (۲ سے ۸ باب ۴ تک) سامریہ میں فصل کے لئے کھیت پک گئے تھے (۸ باب ۵ سے ۲۵ تک) یہہ وہی جگہہ ہی جہاں اول میں جانے کی ممانعت بھی ہوگئی تھی (یوحنا ۴-۲۵) اور (متی ۱۰-۵ و ۶) پھر دنیا کی حد تک (۸ باب ۲۶ سے آخر کتاب اعمال تک)

دیکھنا چاہئیے یہہ فقرہ کہ دنیا کی حد تک گواہی دیجائیگی اِس کتاب کا خلاصہ ہی دیکھو اِس کی طیاری (۹ باب سے ۱۲ باب تک) کیونکر ہوئی پھر (۱۳ باب سے آخر تک) وہ پورا ہوا (ف ۶) یہہ ایسی بات ہوئی جیسے جب پانی کے تالاب میں تھپر مارتے ہیں اور ایک دائرہ بنجاتا ہی مگر یہہ دائرہ بسبب قوت کے پھیلتا ہی دیکھو مسیح خداوند خدا کی قوت کو جس نے اِس دنیا کے تالاب میں گواہی کا تھپر پھینکا اور اُس کی قوت کی فراوانی کے سبب وہ دائرہ کہاں تک بڑھا آخر کو ساری دنیا کی حدون تک گھیریگا (ف) دیکھو عیسائی دین عام ہی کل بنی آدم کے لئے یہہ کسی خاص قوم کے لئے نہیں ہی پر سب کے واسطے اُسی خدا کی طرف سے جو سب کا خالق اور مالک ہی (ف) کوئی ایسی بنجر زمین نہیں ہی کہ اُس میں گواہی تاثیر نہ کرے جب کہ خداوند کسی کو وہاں بھیجدیوے روح پاک سے قوت دیکر تو ضرور وہاں تاثیر ہوگی (ف ۹) یہہ گواہی یروشلم سے شروع ہوگی عیسائی کلیسیا کو چاہئیے کہ کام کا شروع گھر سے کرے اور درجہ بدرجہ ترقی کرکے سب جہان کو گھیرے

۹ (۹) اور یہہ کہکے اُن کے دیکھتے ہوئے اوپر اُٹھایا گیا اور بدلی نے اُسے اُنکی نظروں سے چھپا لیا

(اوپر اُٹھایا گیا) (۹ سے ۱۱ تک) عروج شریف کا بیان ہی مرقس اور لوقا کی اِنجیل میں اِسکا ذکر لکھا ہی مگر یہہ دونوں شخص صعود کے وقت حاضر نہ تھے اُنہوں نے رسولوں سے دریافت کرکے لکھا ہی مگر یوحنا اور متی کی اِنجیلوں میں صعود کا ذکر نہیں لکھا حالانکہ یہہ دونوں شخص عروج کے وقت حاضر تھے اُنہوں نے اِسلئے نہ لکھا کہ وے اُسے نہایت مشہور بات جانتے ہیں تو بھی اُنکی اِنجیلوں میں اِس مضمون پر اجمالی ذکر ملتے ہیں مثلاً (متی ۲۶-۶۴ و یوحنا ۲۰-۱۷) (ف ۱) مسیح کے دنیاوی کاموں میں یہہ کام یعنے آسمان کو چڑھہ جانا آخری کام تھا (بدلی نے یعنے اُس خاص بدلی نے جس کا ذکر (خروج ۱۳-۲۱ و ۱۹-۹ و ۲۴-۱۶ و ۴۰-۳۴ و ۱ سلاطین ۸-۱۰ و متی ۱۷-۵ و لوقا ۹-۳۴) میں ہی یعنے جس بدلی میں ہوکے خدا بنی اِسرائیل کے ساتھہ چلا اور باتیں کیں اور جس کے سایہ تلے اُنہوں نے پناہ پائی اور جس بدلی میں ہوکے پہاڑ پر خدا باپ نے پکارا کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہی جس سے میں راضی ہوں اُسی خاص بدلی میں ہوکے مسیح آسمان کو چلا گیا (ف ۲) مطلب یہہ ہی کہ آہستہ بتدریج اُس کا ہوا اور آسمانی فضا یا خلا میں عروج نہیں ہوا مگر دفعتاً اُس خاص بدلی نے اُسے پوشیدہ کر لیا (ف ۳) بدلی مسیح کی گاڑی تھی جس میں سوار ہوکے گیا (زبور ۱۰۴-۳ و ۲۴-۷ سے ۱۰ تک) دیکھو کہ داود پیغمبر نے یوں لکھا ہی کہ وہ اپنے بالاخانوں کو پانیوں میں بناتا ہی اور بدلیوں کو اپنی رتھہ ٹھہراتا ہی اور ہوا کے بازوؤں پر وہ سیر کرتا ہی پھر لکھا ہی کہ ای پھاٹکو اپنے سر اونچے کرو ای ابدی دروازو اونچے ہو کہ جلال کا بادشاہ داخل ہووے یہہ جلال کا بادشاہ کون ہی لشکروں کا خداوند وہی جلال کا بادشاہ ہی (ف) مسیح آسمان پر

چڑھ گیا عیسائی لوگ جنکے دل اور خیال اور روح مسیح پر لگے ہوئے ہیں وے اُسکی طرف اُسی کے وسیلہ سے چڑھ جاتے ہیں دیکھو نماز کی کتاب میں یوم صعود کی دعا اِس مطلب پر کیسی عمدہ ہے (ف۵) مسیح بدلی میں ہو کے آسمان پر چلا گیا پھر وہ اُسی بدلی میں آویگا (دانیال ۷-۱۰ سے ۱۳ متی ۲۴-۳۰ و ۲۶-۶۴ لوقا ۲۱-۲۷ مکاشفات ۱-۷ و ۱۴-۱۴)

(چھپا لیا) یعنے جیسے گھوڑا اپنے سوار کو اپنے اوپر لیتا ہے ایسے اُسے بدلی نے اپنے اوپر لے لیا یونانی میں ایسا ہی لفظ ہے جسکے معنے ایسے نکلتے ہیں (ف۱) وہ الیاس کی مانند آگ کی گاڑی میں نہیں گیا جس کے پیچھے ہماری نظر نہیں جا سکتی پر مسیح کا عروج ایک پل کی مانند ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان واقع ہوا ہے تمام شاگردوں کے لئے (ف۲) آپ چلا گیا یا اُٹھایا گیا دونوں قسم کے مضمون کلام میں ملتے ہیں (دیکھو آیت ۲ و ۱۱ کو اور پھر اعمال ۲-۲۴ و ۳-۲۶ و ۳-۱۳ و ۲-۳۳ و ۵-۳۱ کو پھر دیکھو (یوحنا ۲-۱۹ و ۱۰-۱۸) اور (۱ پطرس ۱-۳) یہہ سب مقامات ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوگا کہ کہیں لکھا ہے کہ آپ چلا گیا اور کہیں لکھا ہے کہ خدا باپ نے اُٹھا لیا اور اِسکا سبب یہہ ہے کہ مسیح خدا اور انسان دونوں ہے پس الوہیت آپ اُٹھ گئی اور انسانیت اُٹھائی گئی پس دونوں فعل مذکور میں لازمی اور متعدی الوہیت اور انسانیت کی راہ سے

(اُنکی نظروں سے) اِس فقرہ پر بھی خیال کرنا کوئی نہ کہے وہ غایب ہو گیا جب شاگرد دوسری طرف دیکھتے تھے بلکہ اُن کی سب نظریں اُس کی طرف تک رہی تھیں پس وہ نظروں میں سے بدلی میں پوشیدہ ہوا

(ف۱) الیاس نے الیشاع سے اپنے عروج سے پیشتر یوں کہا تھا کہ اگر تو میری طرف دیکھتا رہیگا تو دونی روح تجھ پر ہوگی اور لکھا ہے کہ الیشاع نے دیکھا (۲ سلاطین ۲-۱۱ و ۱۲) اور ضرور اُسپر دونی روح نازل بھی ہوئی شاگردوں نے مسیح خداوند کا عروج دیکھا اور کس زور شور سے خدا کی روح پائی اور وے دیکھنے والے ہو کے اُسپر گواہی دیتے ہیں (۲ پطرس ۱-۱۶) (ف۲) ہم لوگ بھی ایمان کی آنکھ سے ہمیشہ عروج مسیح پر غور کرتے ہیں اور بڑی قوت روح میں پاتے ہیں

۱۰ (۱۰) اور اُس کے جاتے ہوئے جب وے آسمان کی طرف تک رہے تھے دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے اُنکے پاس کھڑے تھے

(تک رہے تھے) یعنے آنکھوں سے گھور کے دیکھ رہے تھے (ف۱) یہہ آنکھوں کی گواہی ہے کہ مع بدن کے دیکھتے ہوئے آسمان کو گیا (دو مرد) یعنے دو فرشتے بشکل اِنسان (لوقا ۲۴-۴) (ف۲) خداوند مسیح کیسا پر وفا دوست ہے جس نے ظاہری جدائی کے وقت بھی دو ایلچی بھیجے تاکہ پسماندوں کو تسلی اور قوت دیں (ف۳) جسوقت مسیح خداوند دنیا پر شادیانہ بجا کے اور فتحمند ہو کے اپنے جلال میں جانے لگا اور آسمان کا دروازہ اُس کے لئے کھل گیا اُسوقت اُس نے

شاگردوں کو یاد فرمایا اور دو فرشتے بھیجدئے کہ پیاروں کو تسلی دیں اور ظاہر کریں کہ وہ جلال میں جاکے بھی تمہیں نہیں
بھولا جیسے دنیا میں ہمارے لئے فکرمند تھا ویسے ہی آسمان میں بھی ہماری یادگاری ہے

۱۱ (۱۱) اور کہنے لگے اے جلیلی مردو کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو یہی یسوع جو تمہارے
پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا ہے ویسے ہی پھر آویگا جیسا کہ تم نے اُسے آسمان کو جاتے دیکھا ہے

(کیوں کھڑے) دیکھتے ہو گویا تمہارا پیارا دوست ابدتک جدا ہوگیا ہے (ف) بیکار کھڑے ہوکر جدائی کی فکر میں
آسمان کی طرف کیوں دیکھتے ہو جبکہ وہ تمہیں ایک خاص کام سپرد کر گیا ہے کہ اُس کے حق میں گواہی دو تو پھر کیوں
کھڑے ہو جاکے گواہی کیوں نہیں دیتے (یہی یسوع) فرشتے اُسے یسوع کہتے ہیں جیسے ایک فرشتے نے اُسے تولد سے
پہلے یسوع کہا تھا مگر دشمنوں نے اُسے یسوع ناصری کہا (متی ۲۷-۳۷) (ویسے ہی پھر آویگا) یعنے اُس کا آنا پھر ویسے ہی
ہوگا جیسے جانا ہوا ہے یعنے ٹھیک وہی آویگا جو گیا ہے اور اسیطرح دیکھتے ہوئے آویگا اور جلال کے ساتھ آویگا۔ وہ خوشی سے
للکارتا ہوا آویگا جیسے اوپر چڑھ گیا ہے (زبور ۴۷-۵) خدا خوشی سے للکارتے ہوئے اوپر چڑھا (۱ تسلونیقی ۴-۱۶) خداوند
آپ دھوم سے مقرب فرشتے کی آواز کے ساتھ خدا کا نرسنگا پھونکتے ہوئے آسمان پر سے اُتریگا اور وے جو مسیح میں موئے
ہیں پہلے جی اُٹھینگے

(ف) وہ بعضے لوگ جو کہتے ہیں کہ مسیح کا دوبارہ آنا روحانی طور سے ہوگا یہاں پر خوب غور کرکے دیکھ لیں کہ صاف
لکھا ہے کہ جس طرح مع جسم کے گیا اُسی طرح آویگا (ف۲) مسیح کی غیرحاضری میں دنیا کے درمیان ہمارے لئے ایک ہی بڑی
تسلی ہے کہ وہ پھر آویگا (ف۳) کچھ فایدہ نہیں ہے کہ اوپر کو دیکھیں مگر واجب یوں ہے کہ جبتک آوے کام کرتے رہیں (ف۴)
اِس آیت میں تین بار لفظ آسمان لکھا ہے تاکہ معلوم ہووے کہ وہ ایک خاص جگہ سے خاص آسمانوں کے آسمان پر گیا اور پھر خاص
جگہ کوہ صیہون پر آویگا (ف۵) مسیح کی پہلی آمد کا سب احوال سب پر ظاہر ہے اور اُس کی کیفیت بھی ظاہر ہے اسیطرح آمد ثانی کی کیفیت
سب پر ظاہر ہوگی (ف۶) مسیح کے جانے کا اور اُس کی جدائی کا غم دفع ہوجاتا ہے پھر آنے کی امید سے اور کچھ تعجب نہیں
ہے کہ شاگرد اسیواسطے خوشی کے ساتھ یروشلم کو پھرے (لوقا ۲۴-۵۲) (ف) صعود کا ذکر نسبت جی اُٹھنے کے تھوڑا ہی ہے
پر جی اُٹھنے کا بہت ذکر ہے اسکا سبب کیا ہے سبب یہہ ہے کہ جی اُٹھنا دلیل کامل مسیحیت کی ہے بے ایمانوں کے لئے اور ایمانداروں
کے لئے بھی اور زندگی جدید کا شروع دلیل کامل مسیحیت کی ہے اسلئے جی اُٹھنا ایمانداروں اور بے ایمانوں سب کے لئے
ایک بھاری بات ہے اور اسیواسطے اُسکا ذکر بہت ہے

(ف۹) رومن کتھولک کے گرجوں میں مسیح کی حالتِ تولدی کی تصویریں یعنے بچہ کی تصویریں اور صلیب کی تصویرات بہت رکھی ہیں مگر مردوں میں سے جی اُٹھنے کی تصویر کوئی نہیں ہی اِسلئے کہ وے مردہ دین رکھتے ہیں مسیح کو ایک کمزور بچہ یا صلیب پر مردہ دیکھتے ہیں اِسلئے مردگی اُن میں ہی پر اگر وے زندہ مسیح پر غور کریں تو زندگی پاویں (ف۹) جی اُٹھنا اِسلئے تھا کہ آسمان پر چلا جاوے بس جی اُٹھنا نسبت عروج کے بڑی بات ہی

بعد جی اُٹھنے کے چڑھ جانا ظاہر کرتا ہی کہ آسمان ہمارا بھی وطن ہی جہاں ہمارا سر گیا ہی (ف۱۰) اوگسطین صاحب کہتے ہیں کہ عروج کا دن اوایل کلیسیا میں بڑی عید کا دن گنا جاتا تھا

(ف۱۱) عروج سے آمد ثانی تک وہ وقت ہی جس میں مسیح خداوند بوسیلہ آدمیوں کے کام کرتا ہی اور یوں دشمنوں میں سلطنت کرتا ہی

۱۲ (۱۲) تب وے اُس پہاڑ سے جو زیتون کا کہلاتا اور یروشلم کے نزدیک سبت کی منزل پر ہی یروشلم کو پھرے

(۱۲ سے ۲۶ تک) شاگردوں کا مسیح کو رخصت کر کے یروشلم کو پھرنا اور پنتکوست کے پیشتر کے واقعات کا ذکر ہی (سبت کا سفر یہہ مسافت دو ہزار ہاتھ یا ¾ میل کی تھی اور یہہ فاصلہ تنبوؤں کی حد سے خدا کے خیمہ تک کا تھا (ف۱) گتسمنی پہاڑ جہاں مسیح نے دُکھ اُٹھایا اور وہ جگہ جہاں سے عروج ہوا کچھ بہت دور نہ تھی بلکہ نزدیک تھی جس سے نتیجہ نکلتا ہی کہ دُکھ اور جلال ہمیشہ قریب قریب ہیں اب دیکھو کہ میدان جنگ میدان فتح بنگیا (ف۲) مسیح خداوند یروشلم کے نزدیک سے آسمان کو چڑھ گیا جلال کے لیئے اُن لوگوں کے سامہنے جنہوں نے اُسے بادشاہت اپنے اوپر کرنے دی (ف۳) شاگرد کوہ زیتون سے یروشلم کو پھرے جیسے مسیح خداوند بھی ایکبار بعد تبدیل صورت کے پہاڑ سے نیچے دُکھ اور موت کی طرف آیا تھا اسی طرح اب شاگرد جلال دیکھکے اُنہیں قاتلوں کے شہر کی طرف کو پھرے جہاں گواہی دینے کا حکم تھا (ف۴) عیسائی لوگ بار بار جلال الٰہی کے دید سے لوٹتے ہیں اور جنگ مقدس کی طرف جایا کرتے ہیں

(۱۳) اور جب داخل ہوئے ایک بالاخانے پر چڑھے وہاں پطرس اور یعقوب اور یوحنّا اور اندریاس فیلبوس اور تھوما برتولما اور متی حلفا کا بیٹا یعقوب اور شمعون زلوتس اور یعقوب کا بھائی یہودا رہتے تھے

(داخل ہوئے) یعنے شہر میں (ایک بالاخانہ پر) یعنے ایک خاص بالاخانہ پر (ف ۱) گمان غالب ہو کہ یہہ وہی بالاخانہ تھا جہاں مسیح نے آخری فسح کھائی تھی اور جہاں پہلے عشاء ربانی ہوئی تھی (لوقا ۲۲-۱۲)
(ف ۲) وہاں شاگرد جمع تھے یہودیوں کے خوف سے (یوحنا ۲۰-۱۹ و ۲۶) (ف ۳) یہہ بالاخانہ وہی جگہ معلوم ہوتی ہو جہاں پنتکوست کے دن روح القدس نازل ہوئی تھی شاید یہہ مکان ہیکل کے نزدیک اور اُس سے الگ بھی تھا (ف ۴) مسیح خداوند نے (متی ۲۳-۳۸) میں یوں فرمایا تھا کہ دیکھو تمہارا گھر ویران چھوڑا جاتا ہو۔ آج دیکھتے ہیں کہ ہیکل کی ساری حشمت اور اُسکا سب جلال اِس بالاخانہ میں آ گیا (رہتے تھے) یعنے جمع ہونے کی جگہ تھی (ف ۵) گیارہ رسولوں کے نام بھی لکھے ہیں مگر اُن کا مفصل بیان دیکھو خزانتہ الاسرار (۱۰ باب ۲ آیت) کی ذیل میں

(۱۴) یہہ سب عورتوں اور یسوع کی ماں مریم اور اُس کے بھائیوں کے ساتھ ایک دل ہو کے دعا اور منت کر رہے تھے

(ایکدل ہو کے) دین مسیحی آدمیوں کو ایسا ایکدل بناتا ہو کہ موت اور قید بھی ایسا ایکدل نہیں بنا سکتے۔ یہہ لوگ ایسے ایکدل تھے کہ کچھہ بھی جدائی نہ تھی رسول اور عام عیسائی یعنے جماعت اور گذرنے سب ایکدل تھے دعا اور بندگی ہمدردی سے کوئی الگ نہ تھا اور یہہ مسیحی تعلیم کا پھل ہو (یوحنا ۱۵-۱۲) اور مسیح خداوند کی دعاؤں کا بھی یہہ اثر تھا (یوحنا ۱۷-۲۱) یہہ ایکدلی مسیحی میراث ہو جو خداوند نے اپنے وصیت نامہ میں ہمیں دی تھی (یوحنا ۱۴-۲۷)
(دعا اور منت کر رہے تھے) یہہ دعا اور منت کس مطلب پر تھی ظاہر ہو کہ روح القدس کے طلب میں دعا اور منت کر رہے تھے اگرچہ صاف وعدہ تھا (آیت ۵) کہ تم روح القدس پاؤگے تو بھی وُہ منت اور دعا کرتے تھے دیکھو (حزقیل ۳۶-۳۷) میں حکم ہو تو بھی اہل اِسرائیل مجھہ سے ایسا سوال کریں تا کہ میں اُنسے ایسا کروں۔ پس یہہ لوگ دعا و منت کرتے تھے کہ ای خداوند ہمیں روح پاک بخشدے اور اُسکے لینے کے لایق بھی بنا دے اور کام کرنے کی ہمت بھی دے اور دشمنوں سے حفاظت کر (ف ۱) جسقدر زیادہ اندھیرا ہوا یعنے مصیبتوں کا ہجوم اُسی قدر زیادہ دعائیں بھی ہوئیں (ف ۲) جب شاگردوں نے دیکھا کہ ہمیں بڑا بھاری کام ملا ہو جسکے مدارج کا ادا کرنا ہمیں مشکل ہو اور ہم تھوڑے بھی ہیں اور کمزور بھی ہیں تب پورا بھروسہ خدا کی روح پر کیا جو مسیح کا قایم مقام ہو کر دنیا میں آنیوالا تھا
(ف ۳) یہہ دس روز کی مہلت اُن کی طیاری کے لئے بہت مفید تھی (ف ۴) آج کل بھی بعض کسی جگہہ میں [illegible]

تھا اور اسی لئے وے بھیڑیں ہوکے بھیڑیوں میں دعا کرنے کو مستعد تھے (ف) جب مسیح نے شاگردوں کو مقرر کیا تو اُسنے خود اُنکے لئے دعائیں کی اب شاگرد خود اپنے لئے دعائیں کرتے ہیں (ف) بعد اصطباغ کے جب مسیح خداوند دعا کرتا تھا تو اُس کی انسانیت پر بھی روح القدس نازل ہوئی تھی (لوقا ۳-۲۱) پس ضرور ہی کہ روح القدس کے لئے دعا کیجائے (عورتوں) شاگرد دعا کرتے تھے اور عورتیں بھی دعا میں شریک تھیں اور یہہ وہ پاک عورتیں تھیں جو جلیل سے ساتھہ آئیں تھیں (لوقا ۸-۱ سے ۳ و ۲۳-۴۹ و ۵۵ و ۲۴-۱۰) میں اِن عورتوں کا ذکر ملتا ہی

(ف) اِس آیت میں عورتوں کے درمیان سے خاص ایک عورت یعنے مریم مقبولہ کا ذکر زور کے ساتھہ لکھا ہی اور اسمیں دو بھید ہیں اول آنکہ سب دعا مانگنے والوں میں مریم بھی مسیح سے ایک دعا مانگنیوالی تھی نہ آنکہ بموجب خیال رومن کیتھولک کے وہ آسمان کی ملکہ اور خداوند کی ماہو کے دعا سُننے والی ہی ہرگز نہیں بلکہ وہ بھی دعا مانگنے والی ہی اور اسیواسطے خدا کی روح نے اِن دعا مانگنے والی عورتوں کے مجموعہ میں سے مریم کو الگ کرکے دکھلایا کیونکہ خدا جانتا تھا کہ ایسے گمراہ خیالات والے لوگ پیدا ہونگے اُنکا دفعیہ یہاں کر دینا مناسب ہی۔ دویم آنکہ یہہ آخری ذکر ہی مریم کا اِسجگہ کے بعد کلام الٰہی میں پھر کہیں اُس مبارک عورت کا ذکر نہیں آیا اُسکا آخری ذکر اِس بیان پر ختم ہوتا ہی کہ وہ سب بھائی بہنوں کے ساتھہ دعا مانگتے تھے

کچھہ ذکر کلام الٰہی میں اِسبات کا نہیں ہی کہ مریم بھی مثل مسیح کے آسمان پر اُٹھائی گئی تھی یہہ صرف رومن کیتھولک کی گھڑی ہوئی کہانی ہی اور جن حدیثوں سے یہہ بات نکلتے ہیں وہ سب بے بنیاد گمراہی کی باتیں ہیں

رومن کیتھولک کہتے ہیں کہ مریم کو دعا کی حاجت نہیں ہی مگر لوگوں کو مریم سے دعا مانگنا چاہئے کیونکہ وہ آدمیوں اور مسیح کے درمیان وسیلہ ہی یہہ بات بالکل غلط اور فریب کی ہی اور یہہ بھی نہایت بڑا اُنکا فریب ہی کہ مریم معصوم تھی اور والدہ کے شکم میں معصوم ہوگرائی یہہ غلط ہی ٹھیک بات یہہ ہی کہ سوا مسیح کے کوئی معصوم نہیں ہی

(ف) یہودیوں میں یہہ دستور نہ تھا کہ عورتیں مردوں کے ساتھہ ملکر دعا بندگی کریں جیسے اب مسلمانونکا دستور ہی کہ عورتیں مسجد وںمیں مردونکے ساتھہ نماز پڑھنے نہیں آتی اور اگر آتی ہیں تو ہر قصہ میں جماعت کے پیچھے آتی ہیں اور بعد سلام فوراً چلدیتی ہیں سنت وغیرہ گھر پر پڑھہ لیتی ہیں۔ یوسیفس کہتا ہی کہ ہیکل میں عورتوں کی عبادت کی جگہہ الگ تھی اُسکا نام عورتوں کا احاطہ تھا۔ اب مسیح خداوند میں جو عورت کی نسل ہی یہہ جدائی کی دیوار گر پڑی اب ایک ہی گرجے میں عورت مرد اکٹھے دعا کرتے ہیں کیونکہ مسیح میں نہ عورت ہی نہ مرد بلکہ سب ایک ہیں (گلاتی ۳-۲۸) اور یہاں کچھہ پردہ کا بھی ذکر

نہیں ہیں کیونکہ سب ایماندار بہن بھائی ہیں (بھائیوں کے ساتھہ) بھائیوں سے مراد یعقوب یوسف شمعون یہودا ہیں اِن کا ذکر خزانتہ الاسرار (۱۳ باب آیت ۵۲ سے ۵۸ تک) کے ذیل میں دیکھو

(ف۱) مسیح کی موت کے پہلے کئی مہینے تک اِن بھائیوں کے دلوں میں ایمان نہیں آیا تھا بلکہ شک تھا (یوحنا ۷-۲ سے ۵) پر اب شک جاتا رہا ایمان آگیا کیونکہ اُسکا جی اُٹھنا اور عروج دیکھا اور یقین کیا کہ وہ مسیح خداوند ہی (ف۲) یوسف کے بھائیوں نے شروع میں یوسف کے ساتھہ بدسلوکی کی پر وہ جب مصری حکومت کے جلال میں داخل ہوا تو اُس کے سامہنے حاضر ہوکے سجدہ کیا اسیطرح اِن بھائیوں نے مسیح مصلوب کو سجدہ کیا جب وہ آسمانی جلال میں داخل ہوگیا ہر ایک گھٹنا اُس کے سامہنے جھکنے لگا (پیدائش ۴۲-۶ و ۳۷-۶ سے ۱۰) (ف۳) اب سب بھائی بہن جمع ہوگئے وہ جو پراگندہ ہوگئے تھے اب جمع ہوگئے جیسے بھیڑئے کو نزدیک دیکھکے سب بھیڑیں جمع ہوجاتی ہیں اب یہودیوں کا خوف درپیش ہی اسلئے سب اکٹھے ہوگئے ہیں اور کستے جو بھیڑ اُنکو بھیڑیونکے درمیان بھیجتا ہی قوت اور حفاظت مانگتے ہیں (ف۴) یہہ لوگ ایسے جمع تھے جیسے بڑے دن کو ایک کمرے میں چھوٹے لڑکے جمع ہوکر بیٹھتے ہیں اُن انعاموں کی امید پر جو دوسرے کمرے میں طیار کئے جاتے ہیں اب بڑا دن نزدیک تھا اور مسیح کی آمد کی روح میں انتظاری کرتے تھے (ف۵) جیسے اِن میں جدی جدی طبیعت اور الگ الگ مزاج کے لوگ تھے ایسے ہی روح کے انعام اور فضل قسم قسم کے تھے تاکہ ہر ایک سے خدا کی تعریف ہووے (ف۶) کچھہ تعجب کی بات نہیں ہی کہ ایک چھوٹی جماعت جس کا چلن پاک ہی اور جو دعا مانگنے پر مستعد ہی خدا کے فضل سے جلد ہی ترقی کریگی

۱۵ (۱۵) اور اُنہیں دنوں پطرس شاگردوں کے درمیان کہ وے سب ملکے تخمیناً ایکسو بیس تھے کھڑا ہوکے بولا

(۱۵ سے ۲۶ تک) بھائی لوگ کسیکو یہودا اسکریوطی خارج شدہ کی جگہ عہدۂ رسالت پر تجویز کرتے ہیں (کھڑا ہوکے) جیسے اب بھی مجلسوں میں باتیں کرنیوالے لوگ کھڑے ہوکے بولا کرتے ہیں یہہ دستور بھی نہ صرف انگریزی دستور ہی مگر کلام کا دستور رسولوں سے ہی انگریزوں نے بھی یہاں سے اختیار کیا ہی (پطرس) یہہ رسول پیشوا ہوا اور سب کو سکھلاتا اور سنبھالتا ہی مسیح نے اُسے اِسیلئے مقرر کیا تھا (متی ۱۶-۱۸ و ۱۹ یوحنا ۱-۴۲)

(ف۱) اگرچہ پطرس نے بڑی ٹھوکر کھائی تھی مگر بعد توبہ اور زاری کے خداوند سے پورا ہوکا مل میل ملاپ ہوگیا تھا اگر اُسکا پورا ملاپ مسیح سے نہو جاتا تو اُس کی ہرگز جرات نہوتی ایسے کام کے لئے کہ صدر مجلس ہوکے خدا کی کلیسیا کا

انتظام کرے اور لوگ قبول بھی نہ کرتے پر سب نے قبول کیا اسلئے ظاہر ہے کہ میل ملاپ ہوکے اُس کے داغ دھوئے گئے تھے (یوحنا ۲۱-۱۵ سے ۱۷) مسیح نے فرمایا تھا کہ جب تو پھرے تو بھائیوں کو سنبھالنا (لوقا ۲۲-۳۲) اب پطرس پھرا ہے اور بھائیوں کو سنبھالتا ہے (ف ۲) لوتھر صاحب کہتے ہیں کہ میرا دل پطرس پر فکر کرنے سے جوش مارتا ہے کہ اگرچہ میں بڑا گنہگار ہوں پطرس بھی بڑا گنہگار تھا اُسپر رحم ہوا مجھپر بھی ہوگا اگر میں پطرس کی تصویر بناتا تو اُس کے ہر ایک بال پر یہہ لکھتا کہ میں اعتقاد رکھتا ہوں گناہوں کی معافی پر (سب ملکے) یعنے جو یروشلم میں تھے (۱۲۰) تھے (ف ۳) کوئی یہہ نہ سمجھے کہ صرف ایک سو بیس ہی عیسائی اُسوقت تھے کیونکہ لکھا ہے کہ جلیل میں اُسے پانچ سو نے دیکھا اور وہ پانچ سو سب کے سب عیسائی تھے پر یہاں اُن ایک سو بیس کا ذکر ہے جو یروشلم میں اُسوقت اکٹھے تھے باقی جلیل میں رہگئے تھے یا اِدھر اُدھر متفرق جگہوں میں تھے (۱ قرنتی ۱۵-۶)

۱۶ (۱۶) ای بھائیو ضرور تھا کہ وہ نوشتہ پورا ہووے جو روح القدس نے داؤد کی زبانی یہودا کے حق میں جو یسوع کے پکڑوانیوالوں کا رہنما ہوا آگے سے کہا

(آگے سے کہا) یہودا اسکریوطی کو کوئی ایسا نہ سمجھے کہ وہ گرا ہوا شاگرد ہے ہرگز نہیں وہ تو شروع سے زندگی کے درخت پر سوکھی ڈالی تھا دیکھو اِس لفظ کو کہ (آگے سے اُس کے حق میں گواہی دی گئی تھی) وہ خداوند کے گھر میں کبھی فرزند نہیں ہوا مگر پردیسی غیر آدمی تھا وہ کبھی اپنی جگہ میں نہ تھا جب تک کہ اپنے بدفعل سے اپنی جگہ کو نہ گیا۔ وہ اِسرائیل کی سلطنت سے الگ تھا۔ اُسنے مسیح کی کلیسیا میں کبھی بھی جگہ نہیں پائی تھی۔ وہ اُنہیں کا پیشرو تھا جو کہینگے کہ ہمنے تیرے حضور میں کھایا پیا مگر وہ کہیگا کہ میں نے تمہیں کبھی نہیں پہچانا دور ہو جاؤ میرے پاس سے ای ملعونو (وہ نوشتہ پورا ہووے) جو آیت ۲۰ میں ہے (ف ۱) پورا ہووے نہ جبراً یہودا کے حق میں یہہ نوشتہ پورا ہووے کیونکہ ہر آدمی آزاد ہے تقدیر کا محکوم نہیں ہے بلکہ تقدیر آدمی کی محکوم ہے جو کچھہ وہ کرتا ہے وہی اُس کی اپنی مرضی کی تقدیر ہے نہ اہل اسلام کے موافق جبری و قہری (رہنما ہوا) نہ آپ پکڑنیوالا مگر پکڑنیوالوں کا رہنما ہاں اُسنے خود مسیح کا اِنکار کیا اور اِنکار کا اظہار بغاوت سے اور یہودی کے ساتھہ سازش سے اور تیس روپیہ لیکر خداوند کو پکڑوانے سے اور اُنکے ساتھہ آکر مکاری سے بوسہ دیکر رہنمائی کرنے سے اُسنے کیا (ف ۲) وے لوگ جو بدی میں رہنمائی کرتے ہیں اور آپ اگرچہ وہ بدی نہ کریں مگر رہنمائی سے وہ سب یہودا اسکریوطی کے بھائی ہیں یا اُس کے شاگرد ہیں (ف ۳) بعضے لوگ ہمیں عیسائیوں میں بھی ایسے نظر آتے ہیں کہ آپ کسی دوسرے بھائی پر علانیہ حملہ نہیں کرتے بلکہ رفاقت دکھلاتے ہیں لیکن جب کوئی موقع ملتا ہے تو دوسرے شریروں کو خفیہ با الفاظ منتظا نہ اسد

بشکل سنجیدہ اُسکو ایذا دینے کے لئے تدبیریں بتلایا کرتے ہیں جس سے وہ اُن اشرار کے پنجے میں پھنس جاوے اور یہہ
دینداری کی شکل والے یا دھرم روپ لوگ مطلق الگ رہیں اور کوئی نہ جانے کہ اِس بلا کا سبب کون ہوا ہے پس ایسے لوگوں
میں یہوداہ اسکریوطی کی روح ہے وہ جلدی توبہ کریں ورنہ ہلاک ہو جائینگے

(۱۷) کیونکہ وہ ہم میں گنا گیا اور اِس خدمت کا شریک ہوا تھا ۱۷

(گنا گیا) یعنے ہمارے ساتھہ حصہ پایا تھا یہہ رسالت اُس کے حصہ میں بھی آئی تھی (ف ۱) بہت لوگ ہیں جو دنیا
میں مقدسوں کے ساتھہ شمار کئے گئے ہیں مگر جب یوم الفصل یعنے جدائی کا دن آویگا تب اُنکے ساتھہ نہ پائے جائینگے
(ف ۲) کیا فایدہ ہے کہ ہم عیسائی کہلاویں جب تک کہ روحانی طبیعت حاصل نہ ہو جاوے ہم عیسائیت میں داخل نہیں
ہو سکتے ہیں (ف ۳) بہت ہیں جو منادی کرتے ہیں پر آپ بدکار ہیں نہ عیسائی (متی ۷ - ۲۲ و ۲۳) (ف ۴) یہوداہ اگرچہ
تقرر کے وقت بھلا آدمی تھا پر آخر کو چور دغاباز شیطان بھی ہونیوالا تھا تو بھی مسیح نے اُسے رسول مقرر کر دیا یہہ دکھلانے کو
کہ دنیا کے آخر تک ایسے ایسے لوگ کلیسیا میں پائے جائینگے پس عیسائی لوگ تعجب نہ کریں

(ف ۵) افسوس ہے اُس پر جو مقدسوں میں شمار کیا جاوے اور وہ اُن میں نہیں ہے (ف ۶) یہاں لکھا ہے کہ ہم میں گنا گیا
یعنے درحقیقت ہمسے نہ تھا پر شمار کیا گیا تھا ہمارے درمیان (ف ۷) آج ہی یہوداہ کے حق میں ایسے ذکر نہیں سُنتے ہیں بلکہ پکڑوانے
کے دنسے بہت پہلے مسیح خداوند نے اُسے شیطان بتلایا تھا (یوحنا ۶ - ۷۰)

(ف ۸) شاید کوئی معترض یوں کہے کہ اگر مسیح کو اُسکا احوال پہلے سے معلوم تھا تو اُسے کیوں چن لیا اور کیوں اُسے
خزانچی بنایا تھیلا دیکر سو یاد رکھنا چاہئے کہ مسیح نے ایک خاص اور بڑے فایدہ کے لئے ایسے شخص کو مقرر کر دیا تھا اور وہ فایدہ یہہ
تھا کہ اِس چھوٹے جھنڈ میں ایک بد جاسوس کی بھی بڑی ضرورت تھی تا کہ دنیا کے شریر نہ کہیں کہ سب حواری مسیح کے دوست
تھے سب دوستوں نے ملکر سازش سے یہہ دین جاری کیا اور مسیح کی برائی کو چھپا لیا اِسلئے ضرور ہوا کہ ایک مخالف وہاں بٹھلایا
جاوے تا کہ اگر کوئی بُرائی اور خفیہ بندش اور بد ارادہ دیکھے تو فوراً دنیا کو بتلاوے ۔ اور اِس میں کیا شک ہے کہ جب اُسنے
مسیح کو ۳۰ روپیہ کے لالچ سے پکڑوا دیا اور وے اُسپر جھوٹھے گواہ تلاش کرتے تھے اور رشوت دیتے تھے تو اُسنے کیوں نہ کہا کہ
مسیح کے شاگرد قیصر کے برخلاف یا ملک گیری کے ارادہ سے جمع ہوئے ہیں اور مسیح میں فلاں فلاں عیب ہیں اگر کچھہ بھی ہوتا
تو یہہ آدمی ضرور کہتا ناممکن ہے کہ یہہ چھپاتا ضرور کچھہ بولتا اور عزت دنیاوی پاتا اور پھانسی کھا کے ناامیدی میں نہ مر جاتا پس
اُسکا چن لینا مسیحی دین کے ثبوت کے لئے زیادہ تر مفید ہوا اور کچھہ سازش کا احتمال نہیں رہا

(۱۸) سو اُسنے بدکاری کی مزدوری سے کھیت مول لیا اور اوندھے مُنہ گرا اور اُس کا پیٹ پھٹ گیا اور اُس کی ساری انتڑیاں نکل پڑیں

یہاں پر خدا کا انتظام ظاہر ہی جو یہودا کا بد انجام دکھلاتا ہی (اوندھے مُنہہ گرا) اُسی کھیت میں جسے اُس نے اپنی بدی کی مزدوری سے مول لیا تھا (ف ۱) اُس کی نقدی گم ہوگئی اور کھیت بھی جو لیا وہ عام قبرستان ہوگیا پہلے کھیت تھا اب قبرستان ہوگیا کہ اُسکا گھر ویران ہوجاوے۔ وہ آپ بھی زندگی دے بیٹھا کہ مرگیا (ف ۲) پوری بددعا جو داؤد پیغمبر نے اُسے دی تھی یہودا میں تاثیر کرگئی (پیٹ پھٹ گیا) فوراً ایسا سوجا کہ پھٹ گیا اور ساری انتڑیوں نے اپنا مقام چھوڑ دیا یہہ فوراً کیسی علامت ظاہر ہوئی انتظام الٰہی کی علامات یقیناً یہہ ہیں (ف) افسوس کہ ایک آدمی کے بچے کو ابلیس گرگ کہن نے پھاڑ کھایا اور حقیقت میں پھاڑ کھایا

(کھیت مول لیا) یہاں لکھا ہی کہ مول لینیوالا یہودا تھا (متی ۲۷-۷) میں لکھا ہی کہ کاہنوں نے مول لیا یہودا کے روپیہ سے (ف ۱) کلام الٰہی میں کبھی کبھی آدمیوں کے افعال جزؤیا سبب اول سے بتلائے جاتے ہیں اگرچہ اوروں کے ہاتھ سے وقوع میں آئے پر حقیقت میں وہی فاعل ہیں جنہوں نے دوسروں کے وسیلہ سے کیا دیکھو لکھا ہی کہ یہود نے مسیح کو مصلوب کیا (اعمال ۲-۲۳ و ۳۶) اگرچہ اُنہیں کسی کو مارنے کا اختیار نہ تھا (یوحنا ۱۸-۲۱) پر پلاطوس کے وسیلہ سے اُنہوں نے مارا۔ پھر لکھا ہی کہ پلاطوس نے مسیح کے کوڑے مارے (یوحنا ۱۹-۱) یعنے بوسیلہ جلاد کے اُسنے مارے یوسف نے قبر کھودی (متی ۲۷-۶۰) حال آنکہ سنگ تراشوں سے طیار کرائی تھی۔ پر مسیح نے بوسیلہ شاگردوں کے بپتسما دیا (یوحنا ۴-۱) اِسی طرح یہودا نے اپنے روپیہ سے بوسیلہ یہود کے کھیت مول لیا شاید روپیہ ڈالتے وقت کھیت خریدنے کا اُسکا ارادہ نہو تو بھی اُسنے وہ روپیہ دیا جس سے کھیت خریدا گیا وہ فعل بھی اُسکا ہی (ف ۲) یہہ کھیت تیس روپیہ میں اُنہیں سستا ہاتھ آگیا مگر یہودا کی ہولناک موت اور اُن روپئوں کے سبب جو خون کا دام تھا وہ کھیت مکروہ ہوگیا اور ناپاک کام کے لئے بھی خریدا گیا کہ پردیسی گاڑے جاویں جو غیر قوم تھے جنہیں یہودی اپنے قبرستان میں رکھنے نہیں دیتے تھے (ف ۳) وہ کھیت تھا اب قبرستان ہوگیا سبز زمین جس سے پیداوار ہوتی تھی اب ویران قبرستان ہوگیا یہودا کی لعنت سے کیونکہ یہودا اُسی کھیت میں گرکے مرگیا تھا اور اسی لئے وہ مکروہ کھیت ہوگیا اور تیس روپیہ پر سستا ہاتھ آنے کی بھی یہی وجہہ معلوم ہوتی ہی (اوندھے مُنہہ گرا) شاید پھانسی کی رسّی ٹوٹ گئی (پیٹ پھٹ گیا) شاید کسی نوکدار پتھر پر گرا جو پیٹ میں گھس گیا اور چِرا شکم کا پھٹ گیا (انتڑیاں نکل پڑیں) اِسلئے کہ اُس نے پہلے رحم کی انتڑیاں چھوڑ دیں تھیں (۱۰۹ زبور آیت ۱۷ و ۱۸) جیسا اُسنے

لعنت کرنے کو دوست رکھا سو وہ اُسپر آپڑی اور جیسا وہ برکت چاہنے سے بیزار رہا سو وہ برکت اُس سے دور رہی جیسا اُسنے لعنت کرنے کو خلعت کی مانند پہن لیا ویسی لعنت پانی کی مانند اُسکی انتڑیوں میں اور تیل کی طرح اُس کی ہڈیوں میں گھس گئی برکت چاہنے سے بیزار رہا اِسکا اصل عبرانی میں یوں ہی کہ اُسنے رحم کی انتڑیاں چھوڑ دیں

(ف) متی کہتا ہی کہ اُسنے آپ کو پھانسی دی (متی ۲۷-۵) یہہ ایسی بات ہی جیسے اخیطفل نے آپ کو پھانسی دی تھی (۲ سموئیل ۱۷-۲۳) اخیطفل داؤد کا دوست تھا اور اُسنے بھی نمکحرامی کی تھی وہ بالکل یہودا کا نمونہ تھا

۱۹ (۱۹) اور یہہ یروشلم کے سب رہنیوالوں کو معلوم ہوا یہاں تک کہ اُس کھیت کا نام اُنکی زبان میں حقلدما ہوا یعنے خون کا کھیت

(اُن کی زبان میں) یعنے آرامی زبان میں یا سوریانی و کسدی زبان میں (حقلدما) خون کا کھیت یہہ مشہور نام ہو گیا۔ (ف) یہہ کھیت گواہی کے لئے رہ گیا کہ یہودا کی نمکحرامی پر اور مسیح کی پاک موت پر گواہی دے جیسے کہ متی کہتا ہی کہ یہہ نام مسیح کی موت کے سبب رکھا گیا (ف) دنیا میں بہت لوگ گناہ کو چھپاتے ہیں تاکہ بیعزتی نہ ہووے پر خدا تعالیٰ صاف صاف گناہ کا بیان کر دیتا ہی نہیں چھپاتا (ف) رسولوں میں کچھہ مغروری اپنے عہدہ کے سبب نہ تھی جیسے اب بعض لوگوں کے دلوں میں مغروری ہی جو اپنی بدکاریوں کو چھپاکے اپنے عہدہ کو بیداغ رکھنا چاہتے ہیں (ف) پطرس رسول اِس مقام پر خدا کی سزا یہودا کی نسبت اور اُسکے گناہ اور فریب کو خوب ظاہر کرتا ہی اگرچہ یہودا رسولوں میں گنا گیا تو بھی پطرس اُسکے گناہ کو چھپاکے رسالت کی بدنامی سے نہیں ڈرتا بلکہ افسوس اور غم کے ساتھہ اُسکا ذکر کرتا ہی اور عدالت الہٰی کا بیان غم کے ساتھہ گمشدہ روح کی نسبت بیان کرتا ہی (ف) یہودا کے نمونہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ اچھی شروع کے بعد بھی لوگ کہاں تک گرنے سکتے ہیں جبکہ اپنے اوپر ایک گناہ کو حکومت کرنے دیتے ہیں

(ف) یہودا عدالت الہٰی کا مہبط یا مظہر ہوا پطرس رحم الہٰی کا مہبط یا مظہر ہوا (ف) دیکھو لالچ ساری بدی کی جڑ ہی یہودا مردود ہوا نہ الہٰی تقدیر سے مگر اپنے قصور سے اور اپنے کاموں سے (ف) ناظرین کو ناتن نبی کا قول یاد رکھنا چاہئے کہ (تو ہی وہ آدمی ہی) اور ہر وقت خدا سے ڈرتے رہنا اور توبہ و استغفار کا ستون ایمان کے ہاتھہ سے پکڑ کر رحم الہٰی کی انتظاری میں اُس کی طرف تاکتے رہیں

۲۰ (۲۰) کیونکہ زبور کی کتاب میں لکھا ہی کہ اُس کا مکان ویران ہووے اور کوئی بسنیوالا اُسمیں نرہے اور یہہ کہ اُس کی خدمت دوسرا لیوے

(پھر زبور کا ذکر آیا) دیکھو (آیت ۱۶) کی تفسیر معلوم ہوتا ہی کہ پطرس نے کلام الٰہی پر اُسوقت بہت غور کی ہوگی وہ یہہ بتلاتا ہی کہ ایک پیشگوئی یہوداہ کی موت کی نسبت جو زبور میں لکھی تھی پوری ہوگئی اب چاہئے کہ دوسری پیشگوئی بھی پوری ہوجاوے کہ دوسرا شخص اُس کی عوض ہم مقرر کریں (زبور کی کتاب میں لکھا ہی) یعنے کتاب زبور کے کئی ایک مقامات پر غور کرنے سے (آیت ۲۰) کا مضمون نکلتا ہی اور یقیناً وہ یہوداہ کی نسبت ہی اول آنکہ (اُسکا مکان ویران ہووے اور کوئی بسنیوالا اُسمیں نرہے (زبور ۶۹-۲۵) اُنکا محل اُجاڑ ہوجاوے اُنکے خیموں میں رہنیوالا کوئی نرہے - دویم آنکہ (اُسکی خدمت دوسرا لیوے) (زبور ۱۰۹-۸) اُسکا عہدہ دوسرا پاوے جس لفظ کا ترجمہ عہدہ یا تعیناتی ہی وہ لفظ یونانی میں (اپسکپین) ہی جواب اُسقف کہلاتا ہی یعنے اُسکا عہدہ جو اُسقف کا عہدہ ہی وہ کوئی دوسرا لیوے کیونکہ یہہ مردود شخص اپنے عہدہ سے خارج ہوا - اور زبور میں اُسکا گناہ بھی بتلایا گیا ہی (۴۱ زبور ۹) میرے ہمدم نے بھی جس پہ مجھے بھروسا تھا اور جو میرے ساتھہ روٹی کھاتا تھا مجھہ پر لات اُٹھائی ہی

(ف ۱) ناظرین کو خوب اِسوقت غور سے (۴۱ و ۶۹ و ۱۰۹) زبوروں کو پڑھنا چاہئے یہہ زبوریں مسیح سے متعلق ہیں

(ف ۲) اُنکا محل بلفظ جمع (۶۹) زبور میں لکھا ہی اور (زبور ۱۰۹-۸) میں اُسکا عہدہ بلفظ مفرد آیا ہی اور پھر یہاں پطرس نے بھی (اُس کی خدمت) بلفظ مفرد بیان کی ہی تاکہ بتلاوے کہ یہوداہ اسکریوتی مسیح کے سب دشمنوں میں سے خاص ایک دشمن سب دشمنوں کا پیشوا تھا (ف ۳) پطرس رسول نے اِن زبوروں میں جیسے کہ خاص ایک شخص کو دیکھا جو داؤد سے بڑا تھا یعنے مسیح خداوند کو جسنے دُکھہ اُٹھایا جسکا نمونہ داؤد بھی تھا اسیطرح اُسنے ایک دوسرے شخص کو بھی دیکھا جو اخیطفل کا نمونہ تھا اور بڑا بھاری نمونہ اور اخیطفل سے بدتر تھا پس داؤد و اخیطفل مسیح اور یہوداہ کے اُس زمانہ میں نمونے تھے اور یہہ زبوریں اگرچہ خدا کی روح نے اُسوقت اُنکی نسبت بیان کیں پر حقیقت میں تکمیل اُنکی اب مسیح اور یہوداہ میں ہوئی کہ مسیح نے ظلم اُٹھایا اور یہوداہ نے ظلم کیا دیکھو (ایوب ۱۸) باب کو کہ اُس میں شریر کا کیا بیان لکھا ہی اگرچہ عام طور پر بیان ہی پر تکمیل اُس بیان کی شریروں کے رئیس یہوداہ اسکریوطی میں کیسی خوبی کے ساتھہ ہوگئی ہی

(ف ۴) پطرس یوں نہیں کہتا کہ داؤد نے یہوداہ کے حق میں کہا ہی مگر یہہ کہتا ہی کہ روح القدس نے داؤد کی زبانی یہوداہ کے حق میں پیشگوئی کی ہی اور داؤد نہ صرف اپنی مصیبتوں کا بیان کرتا ہی مگر یہہ زبوریں مسیح کے حق میں روح اُس کے

منہہ سے نکلوائی ہے پس یہہ سب باتیں اتفاقی نہیں ہیں مگر الٰہی ارادہ سے ایک خاص واقعہ کا ذکر ہے (ف) پطرس کا دور اِس لفظ پر ہے کہ نوشتے پورے ہوئے جیسے شروع سے مسیح میں پورے ہوتے رہتے (ف) یہوداا سکریوطی سب بے ایمان یہودیوں کا نمونہ تھا اور یہودا کا انجام اِن بے ایمانوں کے انجام کا نمونہ ہے جو فتویٰ لعنت یہودا پر ہوا وہ اُنپر بھی ہوا اس پیشوا کی موت و سزا مقتدیوں کے لئے عبرت ہونا چاہئے سب یہودی اگر توبہ نہ کریں تو سب کے سب حقلدما بنجاتے ہیں انکا سارا ملک حقلدما ہوتا ہے (ف) خدا کی بادشاہت قایم ودایم اور ابد تک سلامت باکرامت ہے اگرچہ وے جو خادم کہلاتے ہیں گر جاویں تو بھی الٰہی بادشاہت کو جنبش نہیں ہے دیکھو (لوقا ۸-۱۳-۱۱سے ۲۰) آدمی کی بے ایمانی خدا کا اعتبار باطل نہیں کر سکتی (رومی ۳-۳-۴) (ف) یہودا پھانسی کھاکے مرگیا پر اُس کا عہدہ نہیں مرگیا وہ دوسرے نے پایا اگر ہم بے ایمان ہوجاویں تو ہم ہلاک ہوجاوینگے پر خدا کی برکتیں جنہیں ہم چھوڑ دیں وہ برباد نہیں ہونگی دوسروں کو ملجاوینگی وے مبارک اور ہم نامبارک ہوجاوینگے

(ف) یہودا کا کوئی وارث نہیں رہا مگر رسالت الٰہی کا وارث دوسرا آگیا جب سوکھی ڈالیاں توڑی جاتی ہیں تو سبز ڈالیاں اُنکے عوض نکل آتی ہیں وے سوکھی آگ میں ڈالی جاتی ہیں پر سبز کونپلیں ہیں درخت میں بہار دکھلاتی ہیں اور میوہ بخشتی ہیں (رومی ۱۱-۱۷) خدا کی کلیسیا میں گواہوں کی کمتی نہیں ہے ایک گیا دوسرا آیا شریروں کے نکل جانے سے دین نہیں گھٹتا بلکہ بڑھتا ہے

(۲۱) پس چاہئے کہ اُن مردوں میں سے جو ہر وقت ہمارے ساتھ تھے جب خداوند یسوع ہم میں آیا جایا کرتا تھا ۲۱

(آیا جایا کرتا تھا) یعنے ساڑھے تین برس تک اگرچہ تیس برس گھر پر رہا اور وہ تیس برس بھی ہماری نجات کے لئے درکار تھے تو بھی خاص کام اور دُکھہ اُٹھانا مسیح کا انہیں تین برس پر موقوف سمجھا جاتا ہے اِسی سبب سے انجیل نویس تیس برس کا ذکر بہت کم کرتے ہیں اور ان تین برس کا ذکر بہت لکھتے ہیں کون آیا جایا کرتا تھا (خداوند یسوع) یعنے یہوواہ خداوند جہان کا خدا اور کلیسیا کا سر ہماری ہدایت کے لئے اور ہماری جان بچانے کو ہم میں آیا جایا کرتا تھا اور اب آسمانی تخت پر تخت نشین ہوکے کلیسیا کو سنبھالتا ہے (جو ہر وقت ہمارے ساتھ تھے) یعنے جنہوں نے مسیح کو خوب دیکھا اور اُس کی خوب سنگت کی اور تعلیم پائی اور چھوٹی اور بڑی باتوں میں وفادار نکلے اُن میں سے ایک آدمی کو چن لینا چاہئے کہ عہدہٗ رسالت پاوے اور بارہ کا شمار پورا ہووے

(ف ۱) کون ہی وہ شخص جو پادری بنایا جاوے اور منادی کا کام کرے اور کون ہی وہ کنٹیکشٹ جو منادوں کے گروہ میں شامل ہوا اور انجیل لیکر منادی کرنے کو باہر نکلے یہہ وہ شخص ہی جو تین برس تک مسیح کے ساتھہ برابر رہا ہو دعا میں کلام سمجھنے میں خیالات میں ایمان اور دیانتداری اور وفاداری کے ساتھہ (ف ۲) کوئی نہ سمجھے کہ حواری لوگ اپنی تجویز سے متیاس کو اِس عہدہ پر چنتے ہیں ہرگز نہیں بلکہ خداوند مسیح آپ متیاس کو چنتا ہی بوسیلہ اپنے حواریوں کے (اعمال ۱-۲۴) کو دیکھو اور دیکھو کہ مسیح نے آپ روح القدس کو بھیجا (اعمال ۲-۳۳ سے ۳۵) وہ آپ آدمیوں کو کلیسیا میں ملاتا تھا اور ملاتا ہی آجتک (اعمال ۲-۴۷) وہ آپ کام کرنیوالا ہی اوروں کے ہاتھہ سے (اعمال ۳-۶ و ۴-۱۰) استیفان نے اُس سے دعا کی (اعمال ۷-۵۹ و ۶۰) اُسنے آپ پولوس کو بُلایا (اعمال ۹-۵) اُس نے حنانیا کو بھیجا (اعمال ۹-۱۰ و ۱۵) اُسنے پطرس کو بھیجا (اعمال ۱۰-۴ و ۱۴ و ۳۶) اُس کے فرشتے نے پطرس کو نکالا اور ہیرودیس کو مارا (اعمال ۱۲-۷ و ۲۳) اُس نے پولوس کو مقدونیہ کی طرف بھیجا (اعمال ۱۹-۹ و ۱۰) وہ آپ تسلی دیتا ہی (اعمال ۲۳-۱۱) اُس نے روم میں پولوس سے منادی کرائی (اعمال ۲۸-۳۱) پس عارف باللہ کی نظر نہ ایلچیوں اور خادموں پر ہی مگر خداوند اور بادشاہ پر نظر ہی اور زمین سے آسمان تک دل جوش مارتا ہی

(۲۲) یوحنا کے بپتسما سے لیکے اُس دن تک کہ وہ ہمارے پاس سے اوپر اُٹھایا گیا اُنہیں میں سے ایک ہمارے ساتھہ اُسکی قیامت کا گواہ ہووے

(یوحنا سے) جسنے آپ مسیح کو بپتسما دیا اور اپنے شاگردوں کو بتلایا اور سکھلایا کہ اِس یسوع مسیح کے شاگرد ہوویں۔ (ف ۱) پطرس کا مطلب یہہ ہی کہ مسیح نے بارہ شخصوں کو رسول اللہ مقرر کیا اُن میں سے ایک گر گیا اور ہلاک ہوا صف جنگ میں ایک کی روح ابلیس کے تیر سے چھد گئی کیونکہ اُسنے مسیحی جنگ کے ہتھیار گرا دیئے اور غضب کا نشانہ ہوگیا اب کام کا شروع نزدیک ہی چاہئے کہ شروع سے پہلے ایسے ایسے معتبر اشخاص میں سے ایک آدمی اُس کی جگہ مقرر کیا جاوے (ف ۲) پطرس نے ضرورت سمجھی کہ ہم بارہ ہوویں جیسے اِسرائیل کے بارہ فرقے تھے اگر ایک نہ ہووے تو کاملیت بگڑتی ہی اور آسمان کے بارہ تختوں میں سے ایک خالی بھی رہتا ہی (قیامت کا گواہ ہووے) پطرس نہیں کہتا کہ میں اکیلا گواہ بس ہوں بلکہ دوسرے گواہوں کو اپنے ساتھہ شریک کرتا ہی

(ف ۱) پاپا صاحب جو پطرس کے قایم مقام ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمچو من دیگرے نیست سب کام وہ اکیلے کرینگے کل اختیار اُنکو ہی اور سب اُن کے فرمانبردار ہوویں (ف ۲) جب لوگوں نے دو شخصوں کو پیش کیا پطرس نے

اُنہیں قبول کیا اور خدا کے سامھنے پیش کر دیا پطرس نے ایسا کام نہیں کیا جیسے اب بعض وقت بعض لوگ اپنی دنیاوی اغرض کو پیش نظر رکھتے ہیں (ف۳) جی اُٹھنے کا گواہ ہووے۔ مسیح کا جی اُٹھنا جو ایک رکن اعظم دین کا ہی اُس میں سب ارکان دین شامل ہیں مثلاً جب جی اُٹھا تو گاڑا بھی گیا تھا اور جب گاڑا گیا تو مر بھی گیا تھا اور جب مر گیا تو پیدا بھی ہوا تھا جی اُٹھنے میں سب کچھہ شامل ہی (ف۴) جی اُٹھنا ایک حلقہ ہی جو سب باتوں کو شامل ہی جی اُٹھنا نئی پیدائش کا آدمیونکی نسبت بھی ایک نشان ہی

۲۳ (۲۳) اور اُنہوں نے دو کو کھڑا کیا یوسف جو برساباس کہلاتا جسکا لقب یسطیتس تھا اور متیاس کو

(اُنہوں نے) نہ صرف گیارہ نے مگر ساری مجلس نے (کھڑا کیا) جیسے کلیسا نے سات آدمیوں کو رسولوں کے آگے کھڑا کیا تھا (اعمال ۶-۶) کھڑا کیا اِس مراد سے کہ یہہ دو شخص ہمارے گمان میں لائق اِس منصب کے ہیں اب اِن میں سے جسکو خدا پسند کرے وہ رسول اللہ ہو جاوے (یوسف) برساباس بر بمعنی بیٹا یعنے ساباس کا بیٹا جس کا نام یوسف اور لقب یسطس تھا یسطس کے معنے ہیں عادل اور راستباز اِس یوسف کا صرف اتنا ہی حال معلوم ہی اور کچھہ اُسکے بارہ میں معلوم نہیں ہی (ف) یہہ شخص وہ یہودا برساباس نہیں ہی جسکا ذکر (اعمال ۱۵-۲۲) میں ہی یہہ اور شخص ہی (متیاس کو) اِس شخص کے حق میں بھی اور کچھہ معلوم نہیں ہی مگر اتنا ہی معلوم ہی کہ اُسکے نام پر چٹھی نکلی اور وہ رسولوں میں شامل ہوا

۲۴ (۲۴) اور دعا مانگ کے کہا ای خداوند سب کے دلوں کے عالم دکھلا کہ اِن دونوں میں سے تو نے کسکو چنا ہی

(دعا مانگ کے) دعا سب نے مانگی پہلے سب پطرس کی باتیں سُنتے تھے اور جب خدا کے سامھنے اُن دو کو پیش کیا تو سب دعا مانگتے تھے مگر بوسیلہ ایک شخص کی زبان کے (ای خداوند) یعنے ای خدا کے بیٹے ہمیشہ جب خداوند بولا جاتا ہی تو اصطلاح بیبل میں اُس سے مسیح ابن اللہ مراد ہوتا ہی دیکھو پطرس نے یہی لفظ مسیح کی نسبت بار بار بولا ہی جب وہ دنیا میں تھا (یوحنا ۲۱-۱۵ سے ۱۷)

(سب کے دلوں کے عالم) مسیح خداوند عالم الغیب خدا ہی دیکھو (یوحنا ۲-۲۴ و ۲۵ و مکاشفات ۲-۲۳) (ف۱) دل کی بابت خدا سے سوال ہی جب کوئی رسول یا خادم دین مقرر ہوتا ہی تو دو باتوں پر لحاظ کیا جاتا ہی ظاہری لیاقت پر دین سے واقفی اور چلن کی خوبی اور یہہ بات ایسی ہی کہ آدمی آپ اِس سے واقف ہو سکتے ہیں مگر دل پر بھی لحاظ کرنا ضرور ہی جو آدمیوں سے اکثر پوشیدہ رہتا ہی اِسلئے ضرورت ہوئی کہ خدا سے جو سب کے دلوں کا حال جانتا ہی سوال کریں (ف۲) دل سے مراد طبیعت اور مزاج اور وہ لطیفہ ہی جسکو قلب کہتے ہیں

(ف ۲۲) مسیح خداوند نے ایک بار بڑے دل کا آدمی یعنے یہودا اسکریوطی کو بھی چن لیا تھا اُسی مطلب سے جسکا ذکر آیت ۱۷) کے ذیل میں لکھا ہی سو جس مطلب پر چنا تھا وہ تو پورا ہوا اب اُس کی خاص خدمت کے لئے ایک آدمی درکار ہی اور وہ پاک روح دینے سکتا ہی اُنکو جو چاہتے ہیں (کسکو چنا ہی) یعنے تونے ہمتو صرف ایلچی ہیں چننا تیرا کام ہی جسکو تو چن لیتا ہی وہی تیرا گواہ ہو سکتا ہی (ف) ای بھائیو تم اپنے گمان میں اچھے آدمی تلاش کرکے پادری بنانے کے لئے خدا کے سامھنے پیش کر سکتے ہو مگر چن لینا اُسی کا کام ہی پس جسکو وہ چن لیوے تو چاہئے کہ ساری جماعت اُس سے اور اُسکے عہدہ سے راضی ہو جاوے پھر کچھہ تکرار نکرے خدا کے چنے ہوئے کا رد کرنا گناہ ہی

(ف ۲۳) دیکھو ساری دعا مسیح خداوند سے مانگی گئی ہی اور یہہ پہلی دعا کلیسیا کی طرف سے مسیح کے سامھنے ہوئی ہی۔ آسمان پر جانے کے بعد اور اُن سب عیسائیوں سے ہوئی ہی جو ایک سو بیس آدمی تھے اور گیارہ رسول بھی اُن میں شامل تھے تو یہاں سے خوب ثابت ہی کہ یہہ سب لوگ مسیح کی اُلوہیت کے قایل تھے اور اُنہوں نے بیٹے کی عزت کی جیسے باپ کی عزت کیجاتی ہی پس چاہئے کہ سب لوگ بیٹے کی عزت کریں جس طرح باپ کی عزت کرتے ہیں (یوحنا ۵-۲۳)

(ف ۲۴) جبکہ خدا کے سارے فرشتے اُسے سجدہ کرتے ہیں یعنے مسیح کو تو آدمی کیوں نہ اُسے سجدہ کریں (ف ۲۵) خدا کی نگاہ آدمی کے دل پر ہی (۱ سموئیل ۱۶-۷) اور دل میں کچھہ خوبی اور زندگی آجاوے یہی بڑا مطلب دین کا ہی رسولوں کا بھی زور اسی پر ہی اچھے دل کا آدمی کلام کی خدمت کے لئے تلاش کرتے ہیں اور خدا سے مانگتے ہیں پر دنیا کے لوگ دنیاوی باتوں میں آدمیوں کی تعریف یا مذمت کیا کرتے ہیں پر خدا کی اور مقدسوں کی نظر دل کی خوبی پر ہی نہ ظاہری صفات پر

۲۵ (۲۵) کہ اِس خدمت اور رسالت کا حصّہ لے جس سے یہودا خارج ہو کے اپنی جگہ گیا

(اپنی جگہ) پہلے بظاہر اُسکی جگہ رسولوں میں تھی اب اپنی حقیقی اور خاص جگہ میں چلا گیا ریاکاروں اور لالچیوں کے لئے ایک خاص دکھہ کی جگہ ہی جسکا نمونہ وادی عکور تھا (یشوعہ ۷-۲۱ سے آخر تک) دیکھو پھر (گنتی ۲۴-۲۵) جو لکھا ہی کہ بلعام اپنی جگہ کو چلا گیا۔ اُسکا مطلب ایک یہودی مفسر نے یوں لکھا ہی کہ دوزخ کو چلا گیا اِسی طرح یہودا بھی اپنی جگہ کو یعنے دوزخ کو یا دکھہ کی جگہ میں چلا گیا اور وہ اُس کی اپنی جگہ تھی کیونکہ سب شریروں کی جگہ وہی ہی (ف) کوئی نہ سمجھے کہ دوزخ آدمیوں کے لئے بنایا گیا ہی یعنے اِس مطلب سے کہ خدا آدمیوں کو اُسمیں رکھے اُسنے بعض لوگوں کا وہ گھر بنایا ہی ہرگز نہیں خدا نہیں چاہتا کہ کوئی روح اُس میں جاوے مگر آدمی آپ اُس گھر کو پسند کرکے جاتے ہیں کیونکہ وے بدی کو پیار کرتے ہیں اسلئے یہ بکا حال اُنکے سر پر آتا ہی (ف) دو جگہ ہیں ایک آرام کی اور ایک دکھہ کی اور سب آدمی اپنی عمر میں ایک جگہ کے مسافر ہیں جو ...

کے بعد ہر آدمی اُن دو جگہوں میں سے ایک جگہ میں پہونچیگا اگر ہم دانا ہیں اور تنگ راہ کو اختیار کرتے ہیں تو حقیقی آرام میں جاوینگے اور جو بیوقوف ہیں اور کشادہ راہ کو اختیار کرتے ہیں تو ضرور یہوداوالی جگہ میں جاوینگے (ف۳) شاید کوئی کہے کہ مجھے کیونکر یقین ہو کہ میں بُری جگہ کا یا اچھی جگہ کا مسافر ہوں یہہ بات تو مرنے کے بعد معلوم ہوگی جیسے سب جاہل بکتے ہیں پس جواب یہہ ہے کہ جیسے مختلف دو جگہ ہیں ایسی ہی دو راہ بھی ہیں مختلف پس اِسوقت اپنی راہ پر نظر کرنا چاہئے اور راہ سے منزل کا سراغ لگانا چاہئے

مسیح خداوند تنگ راہ سے جلال کی جگہ میں چلا گیا اور سب عیسائی جو تنگ راہ پر مسیح کے پیچھے چلتے ہیں جلال میں اُس کے ساتھ شریک ہوتے ہیں یہودا اور اُسکے ساتھی کشادہ راہ پر چلتے تھے اور چلتے ہیں ضرور اُس کی جگہ میں جاوینگے (ف۳) یہاں لکھا ہے کہ یہودا خارج ہو کے اپنی جگہ کو گیا یہاں سے معلوم ہوا کہ روح فانی نہیں ہے باقی ہے مرنے کے بعد روح باقی رہتی ہے اور کسی ایک جگہ میں جاتی ہے پس روح برباد نہیں ہو جاتی یعنے معدوم نہیں ہو جاتی اور عالم ارواح و دوزخ و بہشت سب کچھہ برحق ہے (لوقا ۱۶-۲۲) دیکھو (حصّہ ۱) رسول نہیں چاہتے کہ کوئی دوسرا نہ آوے ساری عزت انہیں کے پاس رہے مگر کام کا ایک حصّہ خوشی سے خطرہ کے ساتھہ دوسرے شخص کو دینا پسند کرتے ہیں افسوس ہے اُن شریروں پر جو نام کے عیسائی ہیں اور خدا کی برکتیں دوسروں کو ملتی ہوئی دیکھہ کے جلا کرتے ہیں اور کُڑکُڑاتے ہیں اور شکایت کر کے کہا کرتے ہیں کہ ہم اسقدر عرصہ سے مشن میں کام کرتے ہیں ہمیں کیوں پادری نہ بنایا اُس دوسرے شخص کو بنا دیا اِن ایک سو بیس آدمیوں میں ایسی کُڑکُڑاہٹ نہیں ہوئی سب نے چاہا کہ کوئی دوسرا حصّہ پاوے اور جسے خدا نے چن لیا سب اُس سے خوش ہوئے

۲۶ (۲۶) اور اُنہوں نے اُنپر چٹھیاں ڈالیں اور چٹھی متیاس کے نام پر نکلی تب وہ اُن گیارہ رسولوں میں شامل ہوا

(چٹھیاں) چٹھی کا دستور (احبار ۱۶-۸) میں لکھا ہے کہ ہارون اُن دونوں حلوانوں پر قرعہ ڈالے۔ پھر کنعان کی زمین قرعہ ڈال کے تقسیم ہوئی (یشوعہ ۷-۱۴ سے ۱۸ تک) لکھا ہے کہ یہوداکا فرقہ پکڑا گیا یعنے قرعہ سے۔ پھر قرعہ کا دستور (۱ سموئیل ۱۰-۱۷ و ۱ تواریخ ۲۴-۶ و یونا ۱-۷ لوقا ۱-۹ و امثال ۱۶-۳۳) (ف۱) نہیں لکھا کہ کسطرح چٹھی ڈالی تاکہ اس دستور پر خادم دین کا بند نہ ہو ویں کیونکہ جب روح القدس آگئی تو پھر چٹھی کا ذکر کلام میں نہیں ہے روح نے کلیسیا کی پوری ہدایت ساری سچائی میں کردی ہے اب چٹھی کی ضرورت نہیں رہی اِسوقت روح سے خدا تعالیٰ ساری سچائی میں اپنے بندوں

کی ہدایت کرتا ہی جو آپکو خدا کے سپرد کرتے ہیں (ف۲) بیجا کاموں کے لئے چٹھی ڈالنا جیسے کہ لوگ قماربازی کے طور پر اشیا پر چٹھیاں ڈالا کرتے ہیں یہہ بات تیسرے حکم میں منع ہی کیونکہ خدا کو آزماتے ہیں ایماندار لوگ ایسا کام نہیں کرتے ہیں دنیا کے لوگ ایسا کرتے ہیں (ف۳) جب تک روح القدس نہیں آئی تھی شریعت موسوی کی پابندی سے رسولوں نے چٹھی ڈالی اور اُسکے پہلے خدا سے دعا بھی کی مگر جب روح آگئی تو پھر کلیسیا میں چٹھی سے کوئی پادری کبھی مقرر نہیں ہوا یہہ دستور اُٹھہ گیا اُس سے بہتر ہدایت روح کی آگئی (ف۴) کلیرآس ایک لفظ ہی جسکے معنے ہیں چٹھی یہی لفظ لاطینی زبان میں کلیری کس ہوا ہی اور اُسی سے انگریزی میں کلرجی مین یعنے پادری یا شمار کیا گیا شخص بولا جاتا ہی اگرچہ وہ چٹھی سے مقرر نہیں ہوا تو بھی خدا کی روح سے چُنا گیا ہی جو بمنزلہ چٹھی کے ہی

(شامل ہوا) یعنے شمار ہوا بارہ میں اور سب نے پہچانا کہ یہہ شخص مقرر شدہ خدا سے ہی اور رسول اللہ ہی موتیونکی لڑی میں پرو دیا گیا ہی اور ہار میں جو ایک موتی کم ہو گیا تھا اب ہار پورا ہو گیا ہی (ف۱) پولوس رسول نے کبھی دعوی نہیں کیا کہ میں بارہ میں سے ایک ہوں برعکس اسکے آپ کو اُنسے جدا خادم بیان کرتا ہی (۱ قرنتی ۱۵-۵) پولوس بنیاد ڈالنے والوں میں سے نہ تھا مگر ترقی کرنیوالوں میں سے تھا اور یہودیوں کے لئے نہ تھا مگر غیر قوموں کے لئے تھا (گلاتی ۲-۹) (ف۲) اب مسیح کے بارہ رسول ہو گئے جیسے یہود کے بارہ فرقے تھے اور بارہ ستارے اور بارہ تخت بھی ہیں (ف۳) متیاس چُنا گیا نہ اپنی لیاقت سے مگر خدا کے فضل سے (ف۴) پادری ہونے کے لئے تین باتیں درکار ہیں اول دل کی طیاری دویم قانونی بلاہٹ باہر سے جیسے ایک رسول کی جگہ خالی ہونیکے سبب حواریوں نے متیاس کو بُلایا سویم آسمانی ثبوت کہ وہ آدمی بُلایا جاوے

دوسرا باب

۱ (۱) اور جب عید پنتکوست کا دن آچکا وے سب ایک دل ہو کے اکٹھے تھے

اِس کتاب کے مضامین تین حصّوں میں منقسم ہیں اُن میں سے پہلا حصّہ (۲ باب سے ۷ باب تک) ہی اور اُس میں یہہ بیان ہی کہ شاگردوں نے یروشلم میں کیونکر گواہی دی (۱ سے ۱۳ تک) روح کے نزول کا ذکر اور مختلف زبانیں بولنے کا بیان ہی (پنتکوست) یہود کے تین بڑی سالانہ عیدوں سے یہہ دوسری عید تھی ساڑھی یا گندم کاٹنے کی یادگاری میں

اِسکا دوسرا نام ہی (ہفتوں کی عید) کیونکہ عید فسح کے پہلے ہفتہ کے بعد جب پورے سات سبت گذر جاتے تھے تب یہہ عید ہوتی تھی

(ف ۱) پنتکوست لفظ یونانی ہی اور اُس کے معنے ہیں پچاس پس وہ عید فسح کے بعد پچاسویں دن ہوتی تھی (ف ۲) حکم تھا کہ عید پنتکوست کے دن قربانگاہ پر دو روٹیاں خمیری رکھی جاویں (احبار ۲۳-۱۷ سے ۲۰) اور یہہ روٹی اُس دانہ کی تھی جو بویا گیا تھا اور اب پک کر طیار ہوا اور اُسے کوٹ پیسکر اُسکی روٹی بنائی گئی ہی یعنے نئے گیہوں کی روٹی تھی (ف ۳) یہہ عید بالکل ایک بھید عظیم کا نمونہ تھا مسیح خداوند مر گیا اور زمین میں بویا گیا یعنے دفن ہوا پھر جی اُٹھا اور آسمان پر چڑھگیا اور میوہ لایا (یوحنا ۱۲-۲۴) مطلب یہہ تھا کہ مسیح کی موت کا پھل اب کلیسیا کہاوے (ف ۴) دروکی عید آگئی اب دنیا کی فصل میں درانتی لگاویں اور روحانی فصل کاٹیں جس کے لئے موسیٰ نے اور سب پیغمبروں نے اور مسیح خداوند نے بھی تخم ریزی کی تھی اب رسول لوگ یعنے حواری اُس فصل کو کاٹیں اور پولے باندھکر خدا کو نذر چڑھاویں ۔

(ف) چونکہ عید فسح کے بعد یہہ عید پنتکوست آتی تھی اور جو لوگ کہ عید فسح میں آتے تھے اکثر اُنمیں سے جو دور دور سے مسافر تھے پنتکوست تک وہاں رہتے تھے اور جب پنتکوست آتی تھی تو دور کے اور نزدیک کے سب جمع ہو جاتے تھے یوسیفس مورخ یہودی کہتا ہی کہ اُس عید میں تخمیناً ۲۵ لاکھ یہودی جمع تھے پس یہہ نتیجہ نکلتے ہیں چونکہ اِن یہودیوں نے مسیح کی موت اور رسوائی کو یا دیکھا تھا یا سُنا تھا تو اب مناسب یوں ہوا کہ اُسکی سرفرازی کا نتیجہ بھی وہ سب دیکھیں اور اسیلئے بڑی طاقت اور قدرت کے ساتھہ ایسی بڑی بھیڑ کے وقت روح القدس اُتر آئی اور یہہ بات ظاہر کی گئی کہ مسیح مصلوب جو بادشاہ ہوکے آسمان پر چڑھگیا ہی اُسنے یہہ انعامات شاہانہ بخشے ہیں (ف) لکھا ہی کہ جب پنتکوست کا دن آیا یعنے سات ستّے پورے ہوئے جو ۴۹ یوم ہوتے ہیں اور پچاسواں دن آگیا یعنے کامل وقت آگیا تب مسیح کی بھرپوری روح میں ظاہر ہوئی توضیع اُسکی یوں ہی کہ جب مسیح آمد اول میں تولد ہوا تھا تو بموجب (دانیال ۹-۲۴ سے ۲۷ تک) ستر کے سات میں آیا تھا اُس دن سے کہ جب یروشلم کی تعمیر کا حکم نکلا تھا پس (۷۰ × ۷ = ۴۹۰) اور اب کہ مسیح چلا گیا اور روح میں پھر کلیسیا کے درمیان آیا تو ۷ × ۷ = ۴۹ میں آیا عید فسح سے پس چاہئے کہ ہم صبر سے وعدوں کی تکمیل کی اِنتظاری کریں بڑی آرزو کے ساتھہ (۲ پطرس ۳-۱۲) (ف) اگرچہ توریت میں صاف نہیں لکھا کہ اخراج مصر کے ۵۰ یوم بعد خدا نے بنی اِسرائیل کو شریعت دی مگر کل یہودی اور سب عیسائی بالاتفاق مانتے ہیں کہ ضرور اخراج مصر سے ۵۰ یوم بعد شریعت دی گئی تھی اور یہہ بات آیات کے نتایج اور روایات سے نکلتے ہیں پس اگر یہہ درست ہی تو روحانی شریعت ظاہری شریعت کے نمونہ پر نازل ہوئی ہی (ف) نیا عہد پرانے عہد کے ساتھہ وابستہ ہی شریعت اخراج مصر سے ۵۰ یوم بعد دیگئی انجیل مسیح کے اخراج قبر سے

۵۰ یوم بعد عنایت ہوئی شریعت پتھر کی تختیوں پر دیگئی انجیل دل کی گوشتین تختیوں پر لکھدی گئی (یرمیا ۳۱-۳۳ و ۲ قرنتی ۳-۳ و عبرانی ۸-۱۰) شریعت کوہ صیہون سے عنایت ہوئی انجیل بھی کوہ صیہون سے نکلی شریعت پہاڑ پر سے دیگئی انجیل آسمان سے دیگئی شریعت پتھر کے ساتھ دیگئی - انجیل رحم سے عنایت ہوئی پس انجیل توریت کی تکمیل کرتی ہے نہ تنسیخ (دن آچکا) یعنے ۴۹ روز تمام ہوئے ۵۰ یوم آگیا جس کی مدت سے انتظاری تھی وہ دن آگیا اُس دن وے سب بالاخانہ میں جمع تھے اور لکھا ہے کہ وے سب ایکدل تھے اگرچہ تھوڑا عرصہ گذرا کہ وہ آپس میں کچھ جھگڑا کرنیوالے بھی تھے (لوقا ۲۲-۲۴) مگر اب وے ایکدل ہوکے پاک محبت پر مایل ہوگئے تھے اور اِن ایام میں بہت دعا بھی کی تھی ایک دل اور ایک جگہ جمع تھے روح القدس کے لئے تیار تھے کیونکہ جہاں غوغا ہے وہاں کبوتر نہیں اُترتا پس جھگڑالوں اور بدینوں کو روح نہیں ملتی ہے (ف) اکٹھے تھے یعنے اُسی بالاخانہ میں جہاں پر سب برکات ہیکل کی نازل ہوئیں ایک زمانہ کے بعد اِسی بالاخانہ کی جگہ میں ایک گرجا بنایا گیا تھا اور بہت صدیوں تک رہا

۲ (۲) اور یکایک آسمان سے آواز آئی جیسے بڑی آندھی چلے اور اُس سے سارا گھر جہاں بیٹھے تھے بھر گیا

(آندھی) تیز ہوا کو کہتے ہیں ہوا روح کا ایک عام نمونہ ہے دیکھو آدم کے نتھنوں میں خدانے زندگی کا دم پھونکا تھا جس سے وہ جیتی جان ہوا (پیدایش ۲-۷) مسیح نے شاگردوں پر پھونکا تھا (یوحنا ۲۰-۲۲) ہوا مقتولوں کے لشکر پر آئی تھی - (حزقیل ۳۷-۹)

(ف) بڑی آندھی یعنے زور شور کے ساتھ جیسے حوریب پہاڑ پر آئی تھی (۱ سلاطین ۱۹-۱۱) (ف) نہ صرف آندھی تھی مگر ایک آواز تھی مثل آندھی کے شور کی (ف) آسمان سے آواز آئی کیونکہ روح آسمان سے ہے جہاں چاہتی ہے چلتی ہے دیکھنے میں نہیں آتی پر اُسمیں بڑی قوت ہے اور زور

(ف) خداتعالیٰ اکثر بادلوں میں آیا کرتا تھا اور مسیح خداوند بھی بدلی میں چڑھگیا لیکن روح القدس بدلی میں نہیں آیا بلکہ وہ بادلوں کو تتر بتر کرکے آندھی میں آیا تھا تاکہ آدمیوں کے خیالات کے بادل اُڑا دیوے اور روشنی بخشے آواز یونانی میں اُسکا خاص لفظ (ایخاس) ہے اور انگریزی میں (ایکو) اور اُنکے معنے ہیں دعا کی بازگشت آسمان سے اِس لفظ کا ترجمہ آیت میں آواز کیا گیا ہے (ف) یہہ آواز جو آئی - نہ اُتر سے نہ دکھن سے نہ پورب سے نہ پچھم سے مگر آسمان سے آئی

تھی اور یہہ آندھی مثل اور آندھیوں کے نہ تھی جو طول عرض میں چلتی ہیں پر یہہ آندھی فوق تحت میں چلتی تھی ایسی آندھی دنیا میں کبھی نہیں آئی اِس میں خدا کی ایک عجیب قدرت نمایاں تھی

۳ (۳) اور اُنہیں آگ کیسی جُدی جدی زبانیں دکھائی دیں اور اُنمیں سے ہر ایک پر بیٹھیں

(زبانیں) یعنے جیب کی صورتیں شعلہ کی مانند فوقانی مرکز سے نکلیں اور نیچے آکر متفرق ہوگئیں جیسے ایک چشمہ سے متفرق دھاریں نکلتی ہیں یا ایک ہی جڑ سے بہت سی شاخیں برآمد ہوتی ہیں (ہر ایک پر) یعنے ہر ایک آدمی کے شاگردوں میں سے سر پر آئیں (بیٹھیں) جمع کا صیغہ ہے ترجمہ میں درست نہیں ہے بیٹھا یا بیٹھی صیغہ مفرد ہے یونانی میں (ف ۱) بیٹھی ہمیشہ رہنے کے لئے نہ جیسے چڑیا آکر بیٹھتی ہے اور پھر اُڑ جاتی ہے بلکہ روح القدس آکر ٹھہری ہمیشہ کے لئے تاکہ خداوند خدا لوگوں میں سکونت کرے دیکھو (۶۸ زبور ۱۸) (ف ۲) روح القدس زبان کی شکل میں آئی تاکہ عیسائیوں کی زبانیں کھلجاویں اور وے خداوند کی منادی کریں (ف ۳) آگ کی صورت میں روح آئی تاکہ طاقت پاویں اور کلام سے روشن ہوجاویں اور سب بیہودہ خیالات جل جاویں (ف ۴) ہر ایک پر آئی تاکہ کوئی جدا نہ رہے سب میں یگانگت پیدا ہوجاوے اور کوئی سرکشی نہ کرے سب اچھے لوگ بنجاویں (ف ۵) بیٹھی تاکہ ہمیشہ رہے اور ہر آدمی اپنا کام برابر کیا کرے نہ آنکہ چند روزہ جوش رہے اور پھر سُست ہوجاویں ۔ (ف ۶) جہاں روح کی ہدایت ہے وہاں آرام کے ساتھ ہمیشہ کام ہوتا ہے یعنے آرام و کام ہر دو جمع رہتے ہیں (ف ۷) روح القدس اسوقت بھی سب سچے عیسائیوں کو ملتی ہے مگر یہہ اختیار کہ دوسروں کو بھی روح القدس بخشدیں صرف حواریوں کو دیا گیا تھا (اعمال ۸-۱۷ و ۱۸)

(ف ۸) روح آئی جیب اور آگ کی صورت جسمی میں کیونکہ خدا کے انتظام میں جسمانی اور روحانی امور دونوں اکٹھے نظر آتے

سامہنے زندہ قربانی ہووے تب قبولیت کی آگ یعنے روح پاک اُسپر نازل ہووگی (حزقیل ۱-۱۳ اشعیا ۶-۷ متی ۳-۱۱) اگر
کوئی یہہ روح کی آگ نہ پاوے وہ غضب کی آگ میں جل جاویگا ضرور ہی کہ ہر آدمی پر ایک آگ نازل ہو یا روح کی آگ قبولیت
کا نشان ہوکے یا غضب کی آگ بھسم کرنے کو

(ف۱۱) اِسوقت دو باتیں ظہور میں آئیں ایک آواز جو کانوں سے سُنی گئی دوسری آگ جو دیکھی گئی پس روح القدس دیدوشنید
کے ساتھہ آئی (ف۱۲) اب وہ آگ دنیا میں لگ گئی جسکے لگانے کی مسیح خداوند کو آرزو تھی (لوقا ۱۲-۴۹) آگ زمین پر لگانے
آیا ہوں اور کیا چاہتا ہوں کہ لگ چکی ہوتی۔ یہہ وہ آگ ہی جو پاک کرتی ہی اور جس سے دل پگھل جاتے ہیں جس سے تمام گناہ
کا میل جلجاتا ہی جسکا شعلہ آسمان کو چڑھہ جاتا ہی مسیح کی آرزو تھی کہ یہی آگ دنیا پر نازل کرے سو آج اُسکی آرزو پوری ہوئی اور
ہم نہال ہوگئے اُسکے وسیلہ سے (ف۱۳) روح کی ساری نعمتیں آسمانی ہیں (یعقوب ۱-۱۷ و ۳-۱۷) جسطرح نرم ہوا سے
کشتی تیز چلتی ہی جب بادبان پر ہوا لگتی ہی تو اُسی طرح جب یہہ روح القدس کی ہوا ہماری روحوں اور دلوں کو چھوتی ہی تو
ہماری اِس ہستی کا جہاز ابدی بندر کی طرف اِس دنیا کے دُکھہ کی موجوں میں بڑی تیزی سے چلتا ہوا بندرگاہ کے کنارہ پر
جا پہونچتا ہی (ف۱۴) جس وقت تیز ہوا چلتی ہی تو پہاڑوں کو توڑتی ہی اور چٹان ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں بلکہ بعض جہاز ڈوب
بھی جاتے ہیں (۱ سلاطین ۱۹-۱۱) اسی طرح بڑے سخت دل شکستہ ہو جاتے ہیں اور روح کا مقابلہ کوئی چیز نہیں کرسکتی

(ف۱۵) جب ہوا باغ پر چلتی ہی تو بڑا لطف دکھلاتی ہی جیسے (غزل الغزلات ۴-۱۶) میں ہی اے اُتر کی ہوا جاگ اور دکھن
ہوا چل میرے باغ پر یہہ کہ اُسکی باس مہکے میرا محبوب اپنے باغچہ میں آوے اور اُسکے لذیذ میوے کھاوے۔ یہی روح القدس
کی ہوا ہی جو خدا کے باغچہ یعنے کلیسیا پر اُسوقت آگئی اور اب تک چپ چاپ بہتی ہی اور سب درختوں کو اور بوٹیوں کو اور سبزی کو
ہلاتی ہی تازگی بخشتی ہی چمکاتی ہی گرم کرتی ہی پھیلاتی ہی اور خوشبو اور مہک ہر جگہ ظاہر کرتی ہی اور میوے افراط سے پیدا ہوتے ہیں
(۲ قرنتی ۲-۱۴ و ۱۵) (ف۱۶) پس جب یہہ ہوا چلتی ہی اور دلوں کو تازگی بخشتی ہی تب لوگ عیسائی ہوتے ہیں زبان سے اور دل سے
سرگرمی کے ساتھہ تابعداری اختیار کرتے ہیں نہ تلوار سے اور جبر سے (۲ قرنتی ۱۰-۴)

(ف۱۷) اصلی بپتسما روح کا بپتسما ہی پانی کا بپتسما ایک نشان ہی پس جب اصلی بپتسما روح کا خداوند مسیح نے شاگردوں کو دیا
تو آگ کی زبانیں اُنکے سر پر اُتریں گویا آگ اُنپر چھڑکی گئی اگر بپتسما میں غوطہ فرض عین ہوتا تو یہہ لوگ پنتکوست کے دن آگ میں
ڈبائے جاتے مگر وہ تو آگ میں ڈبائے نہیں گئے پر آگ چھڑکی گئی تو اسوقت ہم جو صرف چھینٹا دیتے ہیں تو یہہ کام خدا کی
کلام کے موافق کرتے ہیں اسطرح اُسوقت موسیٰ کے زمانہ میں بادل کے درمیان غرق نہیں کئے گئے تھے اور وعدہ کے درمیان
یہہ نہیں لکھا کہ میں غرق کرونگا مگر آنکہ چھڑکونگا (حزقیل ۳۶-۲۵)

(فٹ) روح القدس سب پر آئی تھی نہ صرف مردوں پر مگر عورتوں پر بھی اور اِسیلئے عورتیں بھی نبوت کرتی ہیں (اعمال ۲۱-۹) پس دونوں زمانوں میں خدا نے چھڑکا نہ ڈبایا - اور سب پر برکت نازل کی نہ فرق کیا

(۴) اور وے سب روح القدس سے بھر گئے اور غیر زبانیں جیسے روح القدس نے اُنہیں تلفظ بخشا بولنے لگے

(بھر گئے) یعنے جب کہ خودی سے اور دنیا کی محبت سے اور گناہ سے خالی ہوئے تب روح القدس سے بھر گئے
(فٹ) آدمی کا دل کبھی خالی نہیں رہ سکتا یا شرارت اور نادانی اور ناپاکی سے بھرا ہوگا یا برکت الٰہی سے اور روح پاک سے بھرا ہوگا مگر یہہ بھرپوری مبارک ہے جو سربلندی بخشتی ہے (فٹ) آدمیوں کو چاہئیے کہ شرارت سے خالی ہوں اور روح پاک سے بھر جاویں (افسی ۵-۱۸) (فٹ) سب عیسائی روح سے بھر جاتے ہیں مگر سب لوگ یکساں حصہ نہیں پاتے ہیں جسقدر جسکے دل میں گنجایش ہوتی ہے اُسیقدر بھر جاتے ہیں اور جو کچھہ پاتے ہیں خدا کے مقرری کام میں خرچ کرتے ہیں
(غیر زبانیں) جو اُنہوں نے نہیں سیکھی تھیں اور جن سے وے واقف بھی نہ تھے روح القدس نے اُنہیں سکھلائیں
(فٹ) روح کی نعمتیں تو بہت ہیں مگر سب سے بڑی نعمت یہہ ہے کہ بولنے کی بڑی طاقت بخشتی ہے جس سے سُننیوالوں کو فایدہ پہونچتا ہے جبکہ روح کی طاقت سے بولنیوالا فصاحت اور بلاغت معنوی کے ساتھہ بولتا ہے جسکا ذکر (افسی ۴-۲۹) میں ہے کوئی گندی بات تمہارے مُنہہ سے نہ نکلے بلکہ وہ جو حاجت کے موافق ترقی کے لئے اچھی ہو تاکہ سُننیوالوں کو فایدہ بخشے (فٹ) اپنی مادری زبانیں فصحا کی صحبت سے بہت لوگ دنیا میں فصاحت کے ساتھہ بولا کرتے ہیں اور اِس قسم کے فصیح لوگ ہر ملک اور ہر زبان میں اکثر پائے جاتے ہیں پر اُن کی فصاحت لفظی ہوتی ہے اور وے مقفی فقرے اور اپنی زبان کے اچھے اچھے لفظ بولا کرتے ہیں پر اُنکے مضامین اکثر اچھے نہیں ہوتے اور وے لوگ روح کے انعام سے نہیں مگر طبیعت موزون کی جولانی سے بولا کرتے ہیں وے خدا کی طرف سے معلم نہیں ہوتے ہیں مگر جیسے شاعر شعر بنانے میں مشاق ہوتے ہیں ایسے وے بھی نثار نثر بولنے میں مشاق ہوتے ہیں یہہ مسیح کے رسول گنوار اور بےعلم بلکہ اپنی مادری زبان میں بھی غیر فصیح تھے لیکن اب روح نے اُنہیں دفعتاً غیر ملکوں کی زبانیں سکھلادیں اور فصاحت حقیقی کے ساتھہ وہ غیر زبانیں بولنے لگے (فٹ) غیر زبان بولنے سے مراد یہہ ہے کہ غیر ممالک کی زبان میں الٰہی بھید اور خدا کی عمدہ باتیں پر مغز سُنانے لگے نہ آنکہ دیوانے کی بڑ اور بیہودہ بک بک
(فٹ) اِن غیر زبانوں کی بابت کہ مسیح کے لوگ بولینگے اگلی کتابوں میں پیغمبروں سے پیشگوئیاں ہوئیں تھیں

(یشعیا ۲۸-۱۱) میں ہی ہاں وہ وحشی کیسے ہونٹھوں اور اجنبی زبان سے اِس گروہ کے ساتھ باتیں کریگا (زبور ۱۹-۴) ہیہ ساری زمین میں اُنکی تار گونجتی ہی اور دنیا کے کناروں تک اُنکا کلام پہونچتا ہی اُن میں اُسنے آفتاب کے لئے خیمہ کھڑا کیا ہی (۱ قرنتی ۱۴-۲۱) شریعت میں لکھا ہی کہ خداوند کہتا ہی میں غیروں کی زبانوں اور اوروں کے ہونٹھوں سے اِس قوم کے ساتھ بولونگا اور یوں بھی وے میری نہ سنینگے (ف) یہہ غیر زبانیں جو بولنے لگے اور جو اُنہوں نے کبھی نہ سیکھی تھیں اور دفعتاً بول اُٹھے یہہ ایک معجزہ تھا مسیح خداوند کا اُسکی قدرت سے یہہ ہوا اور یہہ ایک پیشگوئی بھی تھی جو مسیح نے اپنے شاگردوں کے حق میں کی تھی کہ وے غیر زبانیں بولینگے (مرقس ۱۶-۱۷ و ۱۸) دیکھو (ف) وے سب زبانیں بولنے لگے تاکہ ساری قوموں کو خدا کی باتیں سکھلاویں اور چونکہ مسیح نے شاگردوں کو ساری قوموں میں بھیجا تھا اِسلئے اُنہیں غیر زبانیں بولنے کی طاقت بخشی تاکہ رسولوں کی منادی میں غیر زبانیں بھی مخصوص ہو جاویں

(ف) کہیں نہیں لکھا کہ کبھی کسی رسول نے آدھہ گھنٹہ بھی بیٹھکر کسی منشی سے کوئی غیر زبان سیکھی ہو یا کسی زبان کی ناواقفی کے سبب بات کرنے میں ذرا بھی کہیں رُکے ہوں (ف) پطرس جو اب سب بولنیوالوں میں پیشوا تھا اُس کی نسبت یہہ لکھا ہی کہ وہ اپنی زبان بھی فصاحت کے ساتھہ نہ بول سکتا تھا بلکہ اُس کی بولی سے ظاہر ہوتا ہی کہ وہ جلیلی ہی۔ نہ یروشلمی یعنے اُسکی زبان گنواری تھی (متی ۲۶-۷۳، مرقس ۱۴-۷۰) تو بھی اُسوقت نہ صرف اپنی زبان مگر غیر زبانیں بھی فصیح بولنے لگا ہی اور یہہ عجیب خدا کی قدرت ہی (ف) پولوس رسول بھی غیر زبانیں بولتا تھا چنانچہ ایشیا کوچک کی قوموں کو اُسنے منادی کی اور ملاطیہ کے وحشی لوگوں سے بھی باتیں کیں اُنکی زبان میں اور سب رسولوں کی نسبت اُس نے بہت سفر کیا اور اِسی طرح زیادہ زبانیں بولنے کی طاقت اُسے دیگئی تھی (۱ قرنتی ۱۴-۱۸)

(ف) ایک وقت بابل شہر میں جب جمع تھے زبانیں مختلف ہو کر ایک گڑبڑ ہو گئی تھی آدمیوں کی مغروری کی سبب سے اور اُسوقت ایک زبان سے متفرق ہو کر بہت زبانیں ہو گئی تھیں اب خدا کی روح سے بہت سی زبانیں بولنے والے ایک دوسرے کی سمجھتے ہیں اور بجائے تفرقہ کے یگانگت پیدا ہوتی ہی اِس لئے کہ بابل کی بدی دفع ہوئی اب ساری دنیا کے لوگوں میں یگانگت پیدا ہو گئی لعنت اُٹھہ گئی برکت آگئی ہی زبان ہی کے وسیلہ سے تفرقہ ہوا تھا زبان ہی کے وسیلہ میل ملاپ و اتفاق ہوتا ہی بابل سے بیماری اُٹھی تھی صیہون سے علاج نکلا

(ف) کیا سبب ہی کہ اُسوقت روح القدس سے عیسائی لوگ غیر زبانیں بولتے تھے اور اب مشکل سے پڑھکر سیکھتے ہیں سبب یہہ ہی کہ شروع میں جب انجیل کا بوٹا لگایا گیا تھا تو روح القدس کا پانی خاص طور پر بہایا گیا کیونکہ بوٹا کمزور اور چھوٹا تھا اب جڑ پکڑ گیا ہی اِسلئے زبانیں سیکھنے کے لئے عام وسیلہ کافی ہی خاص صورت کی حاجت نہ رہی پاک نوشتے کا ترجمہ بہت

زبانوں میں ہوگیا اور دنیا کے اکثر بڑے بڑے شہروں میں جماعتیں قایم ہوگئیں ہیں تب زبانوں کے خاص طور پر بخشش کی بڑی ضرورت نرہی جیسے معجزات شروع میں بہت ضرور تھے تاکہ خدا کا دین قایم کیا جاوے جب دین نے آدمیوں میں جڑ پکڑلی تو پھر معجزات کی ضرورت اب نہیں ہے یہی حال ہے سب مشنوں کا کہ اول ہی مشنری لوگ بہت محنت کرکے جماعتیں قایم کرتے ہیں اور جب قایم ہوئیں تو اُنہیں چھوڑ دیتے ہیں تاکہ اپنے فرائض کا آپ بندوبست کریں - اور یہی حال ہے سب دین کے متلاشیوں کا کہ شروع میں خوب محنت کرکے سکھلائے جاتے ہیں جب پختہ ہوگئے تب چھوڑ دیئے جاتے ہیں - اسی طرح آدمی اور جانور بھی شروع میں بڑی حفاظت اور محنت سے بچوں کو پالتے ہیں جب جوان ہوگئے تو اپنا بوجھہ آپ اُٹھاتے ہیں اور والدین اُنہیں چھوڑ دیتے ہیں - اسیطرح باغات وغیرہ میں بھی شروع کی نسبت آخر میں بہت کم محنت ہوتی ہیں

(ف۳) وے سب بولنے لگے تھے نہ صرف پطرس مگر ہر ایک عیسائی کھڑا ہوا تھا سب کے دلمیں اتنی خوشی اور ہمت آگئی تھی کہ بغیر بولنے کے اور کچھہ نہیں کرسکتے تھے اور کوئی ایک دوسرے سے نہیں پوچھتا تھا کوئی کمزور متلاشی نہیں تھا ہر ایک عیسائی بڑا دلیر ہوگیا تھا گویا اکیلا ہوکے تمام دنیا میں جانے کو طیار تھا اور جو کچھہ روح القدس سے اُن کے دل میں بھر گیا تھا سو ہی مُنہہ پر آیا تھا (متی ۱۲-۳۴)

(۵) اور خداترس یہودی ہر قوم میں سے جو آسمان کے تلے ہے یروشلم میں آرہے تھے

۵ سے ۱۱ تک سننیوالوں کا تعجب مذکور ہے (آرہے تھے) نہ ہمیشہ کے بسنے مگر عید کے لئے آرہے تھے (ہر قوم میں سے) یوسیفس بیان کرتا ہے کہ اِسوقت سے پہلے تمام دنیا میں یہودی پراگندہ ہوگئے تھے اور بڑی دور سے عید کرنے کو آتے تھے اگرچہ خداترس آتے تھے نہ سب

(۶) سو جب یہہ آواز آئی تو بھیڑ لگی اور وے دنگ ہوئے کیونکہ ہر ایک نے اُنہیں اپنی بولی بولتے سُنا

(یہہ آواز آئی) جو آیت ۲ میں مذکور ہے اور یہہ آواز نہ صرف اُسی بالاخانہ میں آئی تھی مگر تمام شہر میں سنائی دی تھی اگرچہ توجہ آواز کی بالاخانہ پر تھی پر اشاعت آواز کی سب شہر پر ہوئی تھی جسکو اِن لوگوں نے بھی سُنا اور سب بھیڑ جو اُس گھر کی طرف متوجہ ہوئی اِسکا سبب یہی تھا کہ آواز کی توجہ اُس طرف تھی (ف) جب شریعت دیگئی تھی تب لوگ بھاگ گئے تھے خوف زدہ ہوکر اب رحم کی شریعت دیجاتی ہے اور سب لوگ خود بخود اُسکی طرف جاتے ہیں (اپنی بولی بولتے سُنا) کیونکہ یہہ گواہی سب قوموں کے لئے تھی اور اسیلئے حواری سب بولیاں بولتے تھے (ف) یہہ وقت اُس آنیوالے زمانہ کا عکس

اور نمونہ بھی دکھلاتا تھا کہ ایک وقت آئیوالا ہے جس میں سب دور دراز ملکوں کے لوگ بھی خدا کے لوگوں کے ساتھ ملکر ایک ہی زبان میں خدا کی ستایش کرینگے (اپنی بولی) یعنے ہر آدمی اپنی زبان سُنتا تھا کیونکہ خدا کی کلیسیا سب اصولی زبانوں کی سب شاخوں میں بولتی ہے اور خدا کے کلام کا ترجمہ سب زبانوں میں کرکے وسے سُناتی تھی (ف) آج تک خدا کی کلیسیا سب دنیا کی زبانوں میں خدا کا کلام سناتی ہے عیسائی لوگ اہل اسلام اور برہم سماج اور رومن کیتھولک کی مانند نہیں ہیں جو صرف ایک ایک زبان پر فخر کرتے ہیں جو سب کو نہیں آتی انسانی سب انتظام باطل ہیں اور تنگ ہیں پر الٰہی انتظام کشادہ اور غالب ہمیشہ ہوتا ہے کلیسیا کا خیال اُسوقت سے آجتک یہی ہے کہ سب شیطان سے خلاصی پاویں اور سب کو کلام الٰہی کی برکات تقسیم کیجاویں پر وہ کنے والے یہی تینوں فرقے اور اَور لوگ بھی جو اُنکی مانند ہیں اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ترجمہ نکرو اور نہ بانٹو

۷ (۷) اور سب حیران و متعجب ہوئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے دیکھو یہہ سب جو بولتے ہیں کیا گلیلی نہیں

(گلیلی نہیں) گلیلی لوگ گنوار اور حقیر ایسے مشہور تھے کہ ضرب المثل تھے (یوحنا ۱-۴۶ مرقس ۱۴-۷۰ یوحنا ۷-۵۲) اُن کی زبان دیہاتی زبان تھی اور یہی سبب تعجب کا ہوا کہ دیہاتی لوگ دفعتاً شہریوں کی فصیح زبانمیں منادی کرتے ہیں (ف) مسیح کے خادموں کی کمزوریوں سے خدا کا فضل زیادہ دکھلائی دیتا ہے جب ایسے لوگوں کے وسیلہ سے انجیل پھیلتی ہے (۲ قرنتی ۴-۷) ہمارا یہہ خزانہ مٹی کے باسنوں میں رکھا ہے تاکہ ظاہر ہووے کہ قدرت کی بزرگی ہمسے نہیں بلکہ خدا سے ہے اور یوں دنیا کی حکمت والے شرمندہ ہوویں (۱ قرنتی ۱-۲۷) بلکہ دنیا کے بیوقوفوں کو خدا نے چن لیا تاکہ حکیموں کو شرمندہ کرے اور خدا نے دنیا کے کمزوروں کو چن لیا تاکہ زورآوروں کو شرمندہ کرے (ف) اگرچہ کیسا ہی کمزور عیسائی کیوں نہ ہووے خدا اُس کے وسیلے سے بھی بڑا کام کر سکتا ہے اگرچہ دنیا کے لوگ اُسکی نسبت ہزار ایسے لفظ بولیں کہ وہ گلیلی ہے یعنے اُسے قسم قسم کی حقارتوں کے ساتھ منسوب کریں پر کیا پرواہ ہے وہ خدا سے قوت پا کے خدا کی خدمت کرتا ہے اور خدا نے اُسے حقیقی شرافت بخشی ہے جس شرافت کا ٹھٹھہ بازوں نے مُنہہ بھی کبھی نہیں دیکھا

۸ (۸) پس کیونکر ہر ایک ہم میں سے اپنے وطن کی بولی سُنتا ہے

(اپنے وطن کی بولی) کنعان میں سُنتا ہے (ہر ایک) مسافر ہم میں سے یہہ بات (کیونکر) ہوئی کہ گلیلیوں کی زبان سے سُنتے ہیں جنہوں نے نہ تعلیم پائی دنیا سے پس ضرور یہہ خدا سے ہے یہہ تعجب کا بیان ہے اور تفصیل زبانوں کی ذیل میں آتی ہے

۹ (۹) پارتھی اور میدی اور علامی اور رہنے والے مسوپوٹامیہ یہودیہ اور کپادوکیہ پنطس اور اسیا

(پارتھی) یعنے اُس علاقہ کے جو گوشۂ مشرق وشمال میں ہے (میدی) یعنے ایران کے لوگ (علامی) یہہ لوگ بھی ملک فارس ہی کے ہیں (رہنے والے مسوپوٹامیہ کے) یعنے اُس علاقہ کے باشندے جو فرات اور دجلہ ندی کے درمیان واقع ہے (یہودیہ) وہی ملک جس میں یہہ سب کرامتیں واقع ہوئیں لیکن لوقا نے اپنی کتاب اعمال روم میں بیٹھکر لکھی تھی اِس لئے بتلاتا ہے کہ یہودیہ کی زبان بھی بولتے تھے (کپادوکیہ) اور (پنطس) یہہ دونوں مقام ایشیائے کوچک میں تھے (اسیا) یہہ ٹکڑا زمین کا بحر اوجین کے کنارے پر تھا جسکا پایۂ تخت افسس تھا

۱۰ (۱۰) فریگیا اور پمفیلیہ مصر اور لبیہ کے اطراف کی جو قورینہ کے قریب ہے اور رومی مسافر اصلی و داخلی یہودی

(فریگیا) یہہ علاقہ بھی ایشیا کوچک میں تھا (پمفیلیہ) فریگیا کے دکھن میں تھا (مصر) افریقہ میں نامور جگہ ہے سب جانتے ہیں (لبیہ) یہہ علاقہ افریقہ کے شمال میں ہے (قورینہ) اِسکو اب ٹریپولی کہتے ہیں بحر میڈیٹرینین کے کنارہ یونانیونکا ایک شہر تھا شمعون جسنے مسیح کی صلیب اُٹھائی اُسی شہر سے آگیا تھا (یوحنا ۱۹-۱۷ سے ۳۰)

(ف) قورین کے عیسائی باشندوں کا ایک عبادت خانہ یروشلم میں بھی بنایا ہوا تھا اور شاید یہہ برکت اہل قورین پر جو آئی اُسکا باعث شمعون قورینی ہوا ہو دیکھو مسیحی کلیسیا کے معلموں اور نبیوں کے درمیان ایک اور شخص بھی اسی شہر قورین کا باشندہ تھا جسکا نام لوقیس قورینی تھا دیکھو (اعمال ۱۳-۱) اور کپرس و قورین کے عیسایوں نے انطاکیہ میں پہلے منادی کی تھی (اعمال ۱۱-۲۰) (رومی مسافر) یعنے ملک روم کے یہودی (اعمال ۱۷-۲۱) (اصلی و داخلی یہودی) یعنے وے جو آبا و اجداد سے یہودی ہیں ابراہیم کی نسل اور وے جو غیر قوموں میں سے دین موسوی میں داخل ہوکے یہودی ہو گئے تھے

۱۱ (۱۱) کریتی اور عرب ہم اپنی زبانوں میں اُنہیں خدا کی عمدہ باتیں بولتے سُنتے ہیں

(کریت) اب اسے کندیا کہتے ہیں اور وہ بحر اجین کے شمال میں ہے اُسوقت مشہور تھا کہ اِس علاقہ میں ایکسو شہر تھے اور سکندر اعظم کے وقت بہت یہودی وہاں رہتے تھے (عرب) جہاں اسمٰعیل کی اولاد رہتی تھی جو ابراہیم کا بیٹا تھا مگر خاص عہد کے دعدوں سے خارج تھا (خدا کی عمدہ باتیں) یعنے مسیح ابن اللہ کا مجسم ہوکر دنیا میں آنا اور موت اور جی اُٹھنا اور

صعود اور نزول روح کا ذکر خدا کی باتیں ہیں کیونکہ اُنہیں باتوں کا ذکر حواری کرتے تھے اُنہیں کو لوگوں نے خدا کی عمدہ باتیں بتلایا ہی (ف) لوگوں نے اپنی اپنی زبانوں میں اِن باتوں کو سُنا ہمیں بھی واجب ہی کہ اپنی زبان میں اِن باتوں پر بہت فکر کریں کہ یہہ خدا کی عمدہ باتیں ہیں جن سے ہماری جان بچتی ہی اور خدا کی عزت اور بزرگی اور محبت ظاہر ہوتی ہی اور انمیں اسرار قدیم پوشیدہ ہیں اور تمام برکات سماوی اِن میں سے نکلتی ہیں (ف ۲) اسوقت یہودیوں کی زبان تنگ ہوگئی ہی چاہیئے کہ مسیح کی ستایش تمام دنیا کی زبانوں میں ہووے اور اسیواسطے برکت سماوی نے دنیا کی مختلف زبانوں کی طرف توجہہ کی اور دیکھہ لو کہ اِسوقت تک کسقدر خدا کی عمدہ باتوں کا چرچہ غیر زبانوں میں جاری ہوگیا گویا دنیا بھری جاتی ہی یہہ خدا کی طرف سے ہی نہ آدمیوں کے بندوبست سے (ف ۳) شاید اسمیں یہی بھید تھا کہ جب ایک خاص زبان کسی شاگرد کو عنایت ہوئی تو گویا ہدایت اور نشان ہی کہ وہ شاگرد اُسی ملک کو جاوے جس کی زبان خدا نے اُسپر کھولدی ہی

۱۲ (۱۲) اور سب حیران ہوئے اور شبہہ میں پڑے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یہہ کیا ہوا چاہتا ہی

(اور شبہہ میں پڑے) کیونکہ عقل حیران ہوگئی سارے خیالی اصول ٹوٹ گئے تب کہنے لگے (کہ یہہ کیا ہوا چاہتا ہی) یعنے خدا سے کچھہ دنیا میں ہونا نظر آتا ہی کہ صریح خدا کی قدرت کی تاثیر نظر آتی ہی پر ہم نہیں جانتے کہ کیا ہوا چاہتا ہی

۱۳ (۱۳) اوروں نے ٹھٹھہ سے کہا کہ یہہ شراب کے نشہ میں ہیں

(ٹھٹھہ سے کہا) ٹھٹھہ بازبھی آپہونچے (ف) ہمیشہ سُننیوالوں کے دو حصے ہوتے ہیں دیندار اور بے دین اُسوقت کچھہ لوگ اہل فکر بھی تھے اور ٹھٹھہ بازبھی تھے پس یہہ تو دنیا کے دستور کی بات ہی کبھی اِن ٹھٹھہ بازنکو دیکھکے دل شکستہ نہ ہونا چاہیئے (ف ۲) دنیا کے لوگ پہلے ٹھٹھہ اور لعن طعن سے باتوں کا شروع کرتے ہیں پھر سوال کرکے جواب مانگتے ہیں (اعمال ۴-۷) پھر قیدخانہ میں ڈالا کرتے ہیں (اعمال ۵-۱۸) پھر کوڑے مارا کرتے ہیں (۵-۴۰) پھر خونریزی کیا کرتے ہیں (اعمال ۷-۵۸) دیکھو ٹھٹھہ بازی ایک غنچہ ہی اِن سب اجرام کا (ف ۳) اِسوقت ٹھٹھہ کا سبب شاید یہہ ہوا کہ یروشلم کے باشندے جو اِن مختلف زبانوں سے ناواقف تھے وے حواریوں کی باتیں تو نہیں سمجھے مگر اُنہیں غیر زبانیں بولتے دیکھکر ہنسے اور اُنہیں تماشا سا نظر آیا اور یہہ بات تو مانی ہوئی ہی کہ خدا کے بھید ٹھٹھہ بازوں کی نظروں سے پوشیدہ رہا کرتے ہیں اور خدا کا یوں ہی انتظام ہی کہ ٹھٹھہ بازوں سے اپنی معرفت اور قدرت کے بھید چھپاوے اور اہل فکر اور سنجیدہ لوگونپر جو دل کے غریب ہیں کھولدیوے

(ف) دیکھو کوہ مریخ پر پولوس کی پاک باتیں سنکر لوگوں نے ٹھٹھہ مارا تھا (اعمال ۱۷-۳۲) (ف) جو روشن ہوتا ہی دنیا اُسے تاریک کرنا چاہتی ہی جس چیز سے سرفرازی ہوتی ہی دنیا کے ٹھٹھہ باز اُسکو کیچڑ میں ڈالنا چاہتے ہیں (ف) جو کوئی ٹھٹھہ باز ہی اُس کے دل میں پوشیدہ نا امیدی اور مایوسی ہوا کرتی ہی جو صریح بے ایمانی ہی (یہہ شراب کے نشہ میں ہیں) یہہ اُنہوں نے الزام لگایا جیسے اِسوقت بھی بازاروں میں ہماری باتیں سنکر لوگ بے تامل کچھہ بک اُٹھا کرتے ہیں جس سے معلوم ہو جاتا ہی کہ نادان جاہل ٹھٹھہ باز بکواسی ہیں اِسیواسطے اُن کی ایک بات کی بھی پرواہ نہیں کرتے اپنا کام خوشی سے کرتے ہیں (ف) مسیح خداوند کو بھی اُنہوں نے شراب خواری کا الزام لگایا تھا (متی ۱۱-۱۹) اب رسولوں کو بھی وہی الزام لگاتے ہیں (امثال ۱-۲۴ سے ۲۶) (ف) یہہ لوگ شراب خوار نہیں تھے بلکہ روح کی نئی شراب نئی مشکوں میں ڈالی گئی تھی (متی ۹-۱۷ و لوقا ۵-۳۸)

(ف) شاید کوئی کہے کہ کیا اِس سے پیشتر روح القدس نہ دیا گیا تھا کیا سبب ہی کہ پہلے روح نہیں دیگئی جواب یہہ ہی کہ جب تک مسیح جلال کو نہ پہونچا تھا خاص طور پر روح نازل نہو سکتی تھی (یوحنا ۷-۳۹) اِس جلال سے پہلے بھی بعض کو روح پاک عنایت ہوتی تھی خاص کاموں کے لئے چنانچہ (خروج ۳۱-۳) میں بظلی ایل کی نسبت لکھا ہی کہ میں نے اُسکو حکمت اور فہمید اور علم اور ہر طرح کی ہنرمندی میں روح اللہ سے بھر دیا (خروج ۲۸-۳) میں ہی تو اُن سب روشن ضمیروں کو جنہیں میں نے حکمت کی روح سے بھرا ہی کہہ کہ لباس ہارون کے لئے بناویں (۳۵-۳۱) اُسنے اُسے حکمت اور فہم اور دانش اور سب طرح کی کاریگریوں میں روح اللہ سے معمور کیا ہی (استثنا ۳۴-۹) نون کا بیٹا یشوع دانائی کی روح سے معمور ہوا خیمہ کی طیاری اور لشکر کے انتظام کے لئے اگرچہ روح ملی تو بھی ملی تو صحیح فرق اتنا ہی کہ زمانہ سابق میں نبیوں کے ساتھہ اکثر روح القدس نہیں رہتا تھا مگر بار بار آیا کرتا تھا اور چلا جاتا تھا اب کہ مسیح جلال کو پہونچا روح پاک شاگردوں میں سکونت کرنے کو آیا (ف) یوحنا اصطباغی کی نسبت لکھا ہی کہ وہ پیٹ ہی سے روح القدس سے بھر جائے اور ضرور وہ بھر بھی گیا اور روح اُسپر ٹھہری بھی رہی اِس خاص ایک شخص کا ذکر جو دستور سابق سے کچھہ فرق رکھتا ہی اِسکا سبب یہہ ہی کہ اِس آدمی کو مسیح خداوند کے ساتھہ ایک خاص نسبت تھی جس کو حساب میں نہیں لاسکتے ۔ ہاں صعود سے پیشتر (یوحنا ۲۰-۲۲) میں لکھا ہی کہ اُنپر پھونکا اور کہا کہ روح القدس لو ۔ یہہ روح بھی ہمیشہ ٹھہرنے کے لئے عنایت نہیں ہوا تھا بلکہ ایک خاص تسلی کے لئے تھا جس سے روح کا تقاضا بھی پورا نہیں ہوا پر خاص طور پر روح بخشنے کا وعدہ بھی ہوا تھا (چنانچہ لوقا ۲۴-۴۹) میں ہی دیکھو میں اپنے باپ کا وعدہ تم پر بھیجتا ہوں پر تم جب تک بالا سے قوت نہ پاؤ شہر یروشلم میں رہو ۔ پس اِس وعدے کے موافق اب یہہ آخری نزول کامل طور پر ہوا ہمیشہ کی سکونت کے لئے

(ف ۱۱) اب کلیسیا طفلی سے جوانی میں آگئی اور کمزوری سے طاقت میں دخل پایا یا اندھیرے سے روشنی میں آئی شریعت کے ظاہری رسوم سے انجیل کی روحانی تاثیرات میں پہونچی پہلے کلیسیا کا وہ رتبہ تھا جو نوکروں اور غلاموں کا خوف کے ساتھ آقا سے ہوتا ہی پر اب پیارے لڑکوں کی سنگت و قربت و رشتہ کا رتبہ حاصل ہوا۔ غلامی سے آزادگی کا مُنہہ دیکھا گویا آزادگی اور غلامی میں پنتکوست کے دن سے فرق ہوگیا

رسولوں کے خطوط میں جو انجیل میں شامل ہیں اسی آزادگی کے پھول پھل نظر آتے ہیں تو بھی یہہ سب ایک ہی دم میں نہیں ہوگیا بلکہ پنتکوست کے دن بنیاد ڈالی گئی جسپر آجتک عمارت بنتی ہی

روح نے برابر تعلیم کی اور آجتک تعلیم دیتی ہی مسیح کی باتیں روح یاد دلاتی ہی اور تمام سچائی میں ہدایت کرتی ہی طاقت باطنی اور روحانی پاکیزگی میں ترقی بخشتی ہی (یوحنا ۱۴-۱۷ و رومی ۸-۱۴) (ف ۱۲) یہہ مختلف زبانیں جنکے بولنے کی روح نے قدرت بخشی یہہ اسبات کا نشان تھا کہ اب وہ وقت آگیا ہی کہ اہل دنیا جتنی اپنی جان بچانا چاہتے ہیں مسیح خداوند کے پیروں کے نیچے یا فضل کے ذیل میں آکر پناہ لیویں کہ روح القدس سب ایمانداروں کو بخشا جاتا ہی سب عورتیں اور مرد اُسے پاتے اور اُس کی مدد سے بحال ہوتے ہیں (ا یوحنا ۲-۲۷) اور وہ مسح جو تمنے اُس سے پایا تم میں رہتا ہی

۱۴ (۱۴) تب پطرس نے گیاروں کے ساتھہ کھڑا ہوکے اپنی آواز بلند کی اور اُنہیں کہا اے یہودی مردو اور یروشلم کے سب رہنیوالو یہہ تمہیں واضح ہو اور کان لگاکے میری باتیں سنو

(۱۴ سے ۴۰ تک پطرس کے وعظ کا خلاصہ لکھا ہی۔ دیکھو رسولوں نے جب منادی کا موقع پایا ہاتھہ سے ندیا اُنہوں نے نہ کسی خاص جگہ میں یا مقرری وقت پر وعظ کئے مگر جسوقت موقع ہاتھہ آیا اُسی وقت زبان کھولی اور خدا کی باتیں سُنائیں پس ہمیں بھی وقت بیوقت منادی کرنا چاہئے

(ف) یہہ وعظ جو اُسوقت پطرس نے کیا تواریخی باتوں کا وعظ ہی جو باتیں وقوع میں آئی تھیں اُنہیں کو سُنایا اور کیا عمدہ بیان وقت کے مناسب یہہ تھا (گیاروں کے ساتھہ کھڑا ہوکے) یعنے اگرچہ پطرس اکیلا بولا مگر گیارہ رسول بھی کھڑے ہوئے تھے گویا سب کے سب اِن باتوں کے گواہ ہیں ایک شخص بولتا ہی سب کی طرف سے اور سب کھڑے ہوئے اُسکی باتوں کی تصدیق کرتے ہیں اور خدا کے بیٹے پر گواہی دیتے ہیں۔ تہمت شراب خواری کے سبب بولنے کی ضرورت پڑی تب سب نے نئے ایمان کی گواہی سنجیدگی اور دلیری سے دی (ف) وعدہ تھا کہ تم قوت پاؤگے ابھی قوت پائی اور اُسکا امتحان ابھی ہوتا ہی تاکہ سب دنیا اُس قوت کی تاثیرات دیکھے

(ف ۲) حکم تھا کہ یروشلم سے منادی شروع ہووے اِسلئے رسول اب یروشلم سے منادی کا شروع کرتے ہیں
(ف ۳) پہلے بھی پطرس جب اُسنے تلوار چلائی تھی اَور طرح کی باتیں بولتا تھا اب وہ تبدیل ہوا سختی کے عوض نرمی اور سرگرمی اور دانائی اُس میں آگئی پہلے ایسا بزدلا نکلا کہ ایک لونڈی کی بات سے ڈرکر بھاگ گیا اور جان کے خوف سے مسیح کا اِنکار کیا اب آسمانی قوت پاکے دلیری حاصل کی اور اُس بڑی جماعت کا مقابلہ کرتا ہے جسنے مسیح کو مارا اور دنیا سے بے سروسامان اُنہیں ملامت کرتا ہے کیونکہ اُس میں وہ قوت آگئی جس سے تمام جہان کے شریروں کا مقابلہ کرکے فتح پاسکتا ہے
(ف ۴) اسوقت عجب قدرت نمایاں ہے شریر لوگ جو گرگ درندہ کی مانند تھے وہ اُسکی سُن کے بھیڑیں بنتے ہیں اور شاگرد لوگ جو بزدل بھاگنے والے تھے دلاور شیر کے موافق ہوگئے ہیں وہ جو عالم کہلاتے تھے نادان ظاہر ہوتے ہیں وہ جو جاہل تھے فصیح عالموں کو حقیقت میں خوب ہی سکھلاتے ہیں مسیح خداوند نے کیا خوب کہا تھا کہ جب روح آویگی تم بھی گواہی دوگے (یوحنا ۱۵-۲۶ و ۲۷) (میری باتیں سُنو) یعنے میں شاگردوں میں امام ہوکے بولتا ہوں باتیں مسیح کی ہیں مسیح آسمان کو چلا گیا اب وہ ہمارے وسیلہ سے بولتا ہے اسلئے میری باتیں سُنو

۱۵ (۱۵) کہ یہہ جیسا تم سمجھتے ہو متوالے نہیں کیونکہ دن کی تیسری گھڑی ہے

(یہہ) یعنے عیسائیوں کی تمام جماعت جنپر روح القدس آئی ہے (تیسری گھڑی ہے) یعنے ۹ بجے فجر کے یہہ وقت ہیکل میں صبح کی قربانی چڑھانے کا تھا اور کسی یہودی کو اجازت نہ تھی کہ بلاعذر کچھہ کھاوے یا پیوے جب تک صبح کی نماز نہو جائے سبت پر اور عید پر دوپہر تک تو اکثر روزہ رکھتے تھے (ف ۱) اکثر متوالے لوگ وقت نہیں پہچانتے ہیں جیسے اُنہوں نے بتلایا کہ ۹ بجے کا وقت ہے اور کوئی آدمی فجر کے وقت نشہ نہیں پیتا ہے یا اُسے تمام دن پیتا ہوگا یا بڑا دکھہ اُٹھانا پڑیگا دیکھو متوالے رات ہی کو متوالے ہوتے ہیں (۱ تسلونیقی ۵-۷)
(ف ۲) دیکھو پطرس کی ملایمی کہ اُن لوگوں نے خدا کے پاک رسولوں کو ایسا سخت عیب لگایا کہ متوالے بتلایا تو بھی پطرس نے اُنہیں سخت جواب نہیں دیا اور نہیں کہا کہ تم طعنہ زنوں کی زبان آگ سے دوزخ میں جلائی جائیگی یا آنکہ تمہارے دلوں میں شیطان بستا ہے جو جھوٹھہ کا باپ ہے وہ گالی کے عوض گالی نہیں دیتا (۱ پطرس ۲-۲۳) فقط یہہ کہتا ہے کہ تم بھول میں ہو ہم لوگ ہرگز نشہ میں نہیں ہیں پس اِس نرم آواز سے تاثیر زیادہ ہوئی (امثال ۲۵-۱۵) ملایم زبان ہڈی کو توڑتی ہے (ف ۳) کلیسیا کا اچھا جواب یہہ ہے کہ پاک چلن اور محبت کے ساتھہ نیکی کرکے نادانی کا مُنہہ بند کرنا (۱ پطرس ۲-۱۵) خدا کی مرضی یوں ہے کہ تم نیک کام کرنے سے بیوقوف آدمیوں کی نادانی کا مُنہہ بند کر رکھو

(ف) اگر کوئی عیسائیوں پر عیب لگا دے جواب دینا ضرور ہے اور اُس عیب کو رفع کرنا بھی چاہئے مگر محبت اور ملایمت کے ساتھہ نہ ایسی سختی کے ساتھہ کہ زیادہ عداوت بڑھے

۱۶ (۱۶) بلکہ یہہ وہ ہے کہ جو یوئیل نبی کی معرفت کہا گیا

دیکھو نوشتوں کی تفسیر وہی لوگ کر سکتے ہیں جن میں خدا کی روح ہے جنمیں خدا کی روح نہیں ہے وہ بھیدوں کو نہیں کھول سکتے علمی تقریریں کیا کرتے ہیں (ف) اِن لوگوں نے خدا کی روح پائی ہے تو بھی اُنہیں کلام الٰہی کی ضرورت ہے وے کلام پر تکیہ کرتے ہیں نہ اپنے دلپر اگرچہ دل میں روح ہے اور خدا کا کلام بھی روح سے دیا گیا ہے اور خدا کی روح اُس کی فہمید بھی بخشتی جاتی ہے (۱ پطرس ۱-۱۱) (ف) دیکھو پطرس رسول یہودیوں کو اِسوقت سکھلاتا ہے پر وہ باتیں بولتا ہے جنہیں یہودی سمجھہ سکتے ہیں پس سامعین کی سمجھہ سے زیادہ بولنا فایدہ مند نہیں ہے (ف) دیکھو پرانے عہدنامہ اور نئے عہدنامہ کا ربط کہ اب پورانا عہدنامہ تمام ہوتا ہے اور نیا عہدنامہ کھلتا ہے تو بھی اُنمیں کچھہ جدائی نہیں ہے بلکہ اُسی کے موافق ہے جو یوئیل نبی کی معرفت کہا گیا تھا

(ف) پطرس نے اِس معاملہ میں بہت فکر کی تھی مگر جب تک کرنیلیوس سے ملاقات نہ ہوئی اِس بھید کا پورا جواب نپایا تھا (ف) اسوقت یہہ جواب دیتا ہے کہ یہہ لوگ نہ نشے کی حالت میں ہیں مگر خدا کا نوشتہ پہلا پورا ہوا ہے اور مسیح کے مر بھی اُٹھنے اور آسمان پر چڑھہ جانے کا یہہ نتیجہ ہوا ہے کہ خدا کی روح اُسکے شاگردوں کے درمیان آئی ہے اور یہہ سوتا پھوٹ نکلا ہے روح کے پانیکا جو دنیا کی چار حدوں تک اب جاری ہوگا اور بہت سے لوگ سیراب ہونگے

(ف) دیکھو نہ پطرس نے اور نہ مسیح ابن اللہ نے اور نہ کسی پیغمبر نے کبھی نوشتوں کو الگ کیا مگر اُسی بنیاد پر وہ سب بولتے رہے ہاں محمد نے نوشتوں سے ہاتھہ اُٹھایا اور اپنا قرآن نکالا اور کلام الٰہی کی تحقیر کی

۱۷ (۱۷) کہ خدا کہتا ہے کہ آخری دنوں میں ایسا ہوگا کہ میں اپنی روح میں سے ہر جسم پر ڈالونگا اور تمہارے بیٹے اور تمہاری بیٹیاں نبوت کرینگی اور تمہارے جوان رویا اور تمہارے بڈھے خواب دیکھینگے

(آخری دنوں) جمع کا لفظ ہے نہ آخری دن بلکہ آخری دنوں میں ایسا ہوگا (یشعیاہ ۲-۲ میکہ ۴-۱) آخری دنوں سے مراد ہے مسیح کے دن یعنے جن ایام میں مسیح کی منادی ہوتی ہے (ف) اُن دنوں کو آخری ایام کہا گیا ہے اِسلئے کہ پورانا عہدنامہ یہاں پر تمام ہوگیا اب کوئی نبی نہ ہوگا اگرچہ دنیا دیر تک رہیگی تو بھی کوئی نیا کلام یا کوئی پیغمبر خدا کی طرف سے نہ آویگا نبوت

ورسالت سابقہ ختم ہوئی اب نئے عہدنامہ کے خادم ظاہر ہونگے (عبرانی ۱-۱و۲ و ا قرنتی ۱۰-۱۱) پس آخری دنوں سے مراد وہ زمانہ ہے جو مسیح کی آمد اول سے آمد ثانی تک کا وقت ہے

(ف) ہر ایک پیشگوئی اُسی آخری زمانہ کی طرف دیکھتے تھے اور اُسی کی سب مقدس انتظاری کرتے تھے اب پطرس رسول کہتا ہے کہ آخری زمانہ کا شروع آگیا (ف) محمد صاحب چھہ سو برس بعد پیدا ہو کے آخری زمانہ کا شروع بتاتے ہیں دیکھو کلام الہی سے کتنی مخالفت ہے (ف) وہ وقت جسمیں آخری زمانہ کا شروع ہوا تھا گویا پو راسنے اور آخری زمانہ کا قبضہ تھا جیسے کواڑ کا قبضہ ہوتا ہے (ف) اب فضل الہی کی صورت خوب نظر آگئی ہے کیونکہ ستاروں کے عوض سورج آگیا ہے (ف) پس دیکھو اور سوچو کہ اگر وہ وقت آخری دنوں کا شروع تھا اور اٹھارہ سو برس اُسپر بھی گذر گئے تو اب آخری دن میں کتنا عرصہ ہوگا جب یہہ دن بھی اپنی حد تک پہونچ جا دینگے تو روح القدس کا نزول کیسے زور کے ساتھہ ہوگا یہہ سچی باتیں ہماری امید میں کیسی تازگی پیدا کرتی ہیں

(ف) خدا کے سامنے ہزار برس مثل ایک دن کے ہے پس ہم گھبرا نہیں سکتے مگر ایمان سے امیدوار ہیں (ف) تازگی کے دن جو آنیوالے ہیں اُسی دن کی مانند ہونگے جو پنتکوست کا دن تھا (ہر جسم پر ڈالونگا) یعنے بہتایت سے (امثال ۱-۲۳) دیکھو میں اپنی روح تم پر ڈالونگا۔ اور مطلب یہہ ہے کہ بوند بوند نہیں مگر موسلا دھار مینہہ برساؤنگا (زکریا ۱۲-۱۰) فضل اور مناجات کی روح برساؤنگا (طیطس ۳-۶) میں ہے کہ ہم پر بہتایت سے ڈالا ۔

(ف) خدا یہہ برکت سب کو دیگا پہلے یہہ برکت خاص لوگوں پر آئی تھی اب سب پر آتی ہے یعنے یہود پر اور سب غیر اقوام پر بھی (ف) یونانی میں ہے کہ ہر گوشت پر اور اُسی گوشت کا ترجمہ جسم کیا گیا ہے اسمیں اشارہ ہے کہ روح پاک اُس ہر شخص پر آویگی جو گوشت ہے یعنے نرم دل نہ ہر سخت پتھر پر جو سنگدل لوگ ہیں ہاں بعض وقت جسمانی لوگ بھی روحانی ہو جاتے ہیں (ف) خدا کہتا ہے کہ میری روح ہر جسم پر آویگی دیکھو خدا کے رحم کا دروازہ خداوند یسوع مسیح میں کل بنی آدم کے لئے کھل گیا ہے تب مسیح کیسا پیارا شخص ہے ہر جان اُس سے بچ سکتی ہے (بیٹے بیٹیاں) یعنے نر اور مادہ کی جنس میں بھی فرق نہ کیا جائیگا رحمت سب پر آویگی (نبوت کرینگے) یعنے خدا کا کلام خوشی سے باختیار خود بولینگے اور سناوینگے اور خدا کی مرضی ظاہر کرینگے خدا کے پاک کلام سے معلوم کر کے

(ف) ضرور اُسوقت بھی اُن اکیس بیس شخصوں میں عورتیں بھی تھیں اور اُنہوں نے نبوت بھی کی ہے جیسے اسوقت بھی خدا کے بندے اور خدا کی بندیاں بکثرت دنیا میں نبوت کر رہی ہیں (ف) جوان اور بڈھے یعنے عمر کے لحاظ سے بھی فرق نہ ہوگا پس جوانوں میں بھی بڑی دینداری کی امید ہے اور حقیقت میں ہم دیکھتے ہیں کہ عیسائی جوان بھی سچے دل سے خدمت کرتے ہیں

اور بدھے بھی (رویا و خواب) اسکا ذکر (اعمال ۱۰-۱۰ و ۱۶-۹) میں ہے رویا جاگتے وقت ایک انکشاف ہے اور خواب سوتے وقت دیکھا جاتا ہے

(ف) انجیل کے زمانہ میں رویا اور خواب بہت نہیں ہیں جیسے پرانے عہدنامہ کے وقت میں بکثرت تھے تو بھی جبتک انجیل لکھی نہ گئی تھی کلیسا میں یہہ چیزیں بھی تھیں جب انجیل قلمبند ہوگئی تو خدا کی ساری مرضی انجیل میں آدمیوں پر ظاہر ہوگئی اب رویا اور خواب کی اسقدر ضرورت نرہی تو بھی بوقت مناسب جب خدا چاہتا ہے تو عیسائیوں کو رویا اور خواب میں بھی دکھلاتا ہے

۱۸ (۱۸) ہاں اُن دنوں میں اپنے بندوں اور بندیوں پر اپنی روح میں سے ڈالونگا اور وے نبوت کرینگے

(بندوں بندیوں) یعنے کنیزک اور غلام پر بھی روح ڈالونگا دنیاوی مدارج میں بھی فرق نہ رکھونگا اگرچہ اِسوقت عہد توریت میں باندی غلام ہیں پر وقت آویگا کہ قومیت کا اور مذکر اور مونث کی جنس کا اور عمر کا اور مدارج دنیاوی کا کچھہ فرق نرہیگا سو مسیح کی آمد اول کے وقت سے آج تک یہہ معاملہ پورا ہوتا دیکھتے ہیں (گلاتی ۳-۲۸) اسمیں نہ یہودی ہے نہ یونانی نہ غلام ہے نہ آزاد نہ مرد ہے نہ عورت کیونکہ تم سب یسوع مسیح میں ایک ہو - اگرچہ خدا سب کچھہ سب کو نہیں دیتا تو بھی کچھہ خاص انعام ہر ایک عیسائی کو بخشتا ہے

۱۹ (۱۹) اور میں اوپر آسمان میں اچنبھے اور نیچے زمین پر نشانیاں دکھاؤنگا لہو اور آگ اور دھوئیں کا غبار

یہہ آسمانی نشان مسیح کی موت کے وقت شروع ہوئے تھے یعنے سورج کا اندھیرا ہونا اور پتھروں کا پھٹ جانا اور بڑے زلزلہ کا آنا اور یروشلم کی بربادی طیطس کے ہاتھہ سے یہہ غضب کے نشان تھے کہ اسرائیل نے اپنے بادشاہ کو جان سے مارا تھا (زمین پر نشانیاں) یعنے معجزات و نشانات رسالت و ابنیت (ف) یہہ اچنبھے اور نشان اگرچہ اُس عہد میں بہت ہوگئے مگر اب بھی ملکوں میں اور کلیسا میں بھی دیکھے جاتے ہیں مگر اُسوقت کہ جب پرانی بادشاہتیں جاتی رہتی ہیں اور ممالک میں نئی زندگی آجاتی ہے خدا اُن آیات پر فکر کرو (یشعیا ۱۳-۶ سے ۱۳ و ۳۴-۴ و ۵ وحزقیل ۳۲-۷ و ۸ یوئیل ۲-۱۰ و ۱۱) (ف) ایسے الفاظ کا ذکر مسیح خداوند نے خود بھی کیا ہے (متی ۲۴-۲۹)

(لہو اور آگ اور دھوئیں کا غبار) یہودی بولتے تھے کہ اُسکا لہو ہم پر ہووے اور ہماری اولاد پر (متی ۲۷-۲۵) یہہ لہو اُنپر اُسوقت آیا تھا جب یروشلم میں گیارہ لاکھہ آدمیوں کا خون بہایا گیا تھا - اور آگ و دھوئیں کا غبار اُسوقت دیکھا گیا تھا جب یروشلم کی ہیکل آگ اور دھوئیں کے غبار کے ساتھہ برباد کی گئی تھی جہاں خون کی نالیاں بازاروں میں بھی بہتیں اور مسیح

آجتک اُس سرزمین پر خوشی نہیں بخشتا ہی جہاں نجات کا سورج چمکتا تھا ابھی خون کا ہلال یعنے محمدی جھنڈا وہاں اندھیرا دیتا ہی
(ف) اسوقت آسمانی نشان اور اچنبھے زیادہ نظر نہیں آتے ہیں کیونکہ اُنپر گواہی ہو چکی ہی اور وہ روح القدس کے وسیلہ سے
ہوئی تھی مگر اب روح کی عام تاثیریں ہیں جو دنیا کے اخیر تک رہینگی

(۲۰) سورج اندھیرے اور چاند لہو سے بدل جائیگا اُس سے پیشتر کہ خداوند کا بزرگ اور خوفناک دن آوے

(بزرگ و خوفناک دن) یعنے وہ دن جسمیں یہودیوں کی نسبت فضل کے دن تمام ہوئے اور عدالت کا دن آگیا تھا (ف)
افسوس کہ یہودی لوگ شروع سے کلام الٰہی کے محافظ اور سچائی کے گواہ دنیا میں تھے اسی خوفناک دن تک کلام اُن کی
حفاظت میں تھا گویا وہ اور سب مقدس اُسی دن کے منتظر تھے اُسی دن میں سب دینی اور دنیاوی انتظام اُن سے چھین
لئے گئے اور غیر قوموں کے ہاتھ میں دیئے گئے پس کیا خوفناک وہ دن تھا یہود کے لئے اور کیسا بزرگ دن ہوا غیر قوم
کے لئے

(ف) جب مسیح آسمان پر جاتا تھا اور چڑھگیا تو دو فرشتے اُس کی آمد ثانی کا ذکر فوراً کرتے تھے (اعمال ۱-۱۱) اب
پطرس اُسکی آمد ثانی کا ذکر کرتا ہی کیونکہ پنتکوست کے دن سے آمد ثانی کے دن تک یہہ سب زمانہ گویا ایک دن ہی بزرگ
اور خوفناک (ف) قیامت کا خوفناک دن مسیح کی آمد ثانی کا ایک بڑا بھید ہی فقط
(ف) جب آخری عدالت پیش نظر آتی ہی تب خدا کا فضل بے نہایت قیمتی معلوم ہوتا ہی اور جب دوزخ یعنے اتھاہ
کوئیں کو دیکھتے ہیں (جس سے مسیح بچاتا ہی) تب رحم کو عدالت پر غالب پاتے ہیں (یعقوب ۲-۱۳) اور رحم عدالت پر غالب ہوتا ہی

(۲۱) اور یوں ہوگا کہ جو کوئی خداوند کا نام لیگا نجات پاویگا

یعنے پنتکوست کے دن سے مسیح کی دوسری آمد تک سب کے لئے نجات کی راہ کھلی ہی نہ کسی قوم خاص کے لئے بلکہ زمین
کی حدوں تک کل بنی آدم کے لئے جو کوئی ایمان لاویگا (ف ۱) خداوند کا نام ہر نئی مخلوق کا سانس ہی (نام لیگا) یعنے
اُسپر بھروسہ کریگا اور اُس کی عبادت کریگا اُسکی اطاعت کریگا اور شروع سے آخر تک ایسا کریگا تو ضرور نجات پاویگا (ف ۲)
یہہ نام جو لیتے ہیں دنیا اُنسے کیا سلوک کرتی (اعمال ۹-۱۴) سب کو جو تیرا نام لیتے ہیں باندھے - مگر اُسی نام سے گناہ دھوئے
جاتے ہیں (اعمال ۲۲-۱۶) خداوند کا نام لے کے اپنے گناہوں کو دھو ڈال - اِسی نام سے نجات ہی (رومی ۱۰-۱۳) ہر ایک
جو خداوند کا نام لیگا نجات پاویگا - ہر کہیں نجات یافتہ لوگ اِس نام کو لیا کرتے ہیں (۱ قرنتی ۱-۲) یہہ نام پاک دل سے

مقدس لیتے ہیں (۲ تمطاؤس ۲-۲۲) (ف) اِس آیت کا یہہ ایک بڑی بھاری دولت ہی اُسکی مانند آسمان اور زمین میں کوئی دولت نہیں ہی مگر اِسبات کے سُننے کو کان درکار ہیں اور سمجھنے کو ایک روحانی عقل مطلوب ہی جو کوئی یہہ نام سُنتا ہی اُسنے سب کچھہ پانے کا موقع پایا۔ اور جب اُسنے اِس پاک نام کو قبول کیا تو وہ خوشی سے یہہ نام سُناتا بھی ہی (ف) اِس پیشگوئی میں پہلے وعید اور پھر یہہ بڑا بھاری وعدہ ہی دیکھو جب اِسرائیل نے انعام نہ لیا تب زمین پر پراگندہ کئے گئے اور جب اُنہوں نے مقبولیت کے سال کو پسند نہ کیا تب اُنکے لئے انتقام کا سال ہوگیا دیکھو (یشعیا ۶۱-۲) کہ انعام و انتقام ہر دو ساتھہ ہیں ایماندار کے لئے نجات اور بے ایمان کے لئے ہلاکت ہی جزا اور سزا ساتھہ ہی (مرقس ۱۶-۱۶) جو کوئی ایمان لاتا اور بپتسما پاتا ہی نجات پاویگا پر جو ایمان نہیں لاتا اُسپر سزا کا فتوی ہوگا

۲۲ (۲۲) ای اِسرائیلی مردو یے باتیں سنو یسوع ناصری ایک مرد کو جسکا خدا کی طرف سے ہونا تم پر ثابت ہوا اُن اچنبھوں اور معجزوں اور نشانوں سے جو خدا نے اُس کی معرفت تمہارے بیچ میں دکھائے جیسا تم آپ بھی جانتے ہو

اب رسول یہہ بات بتلاتا ہی کہ یسوع ناصری جسکو تم نے کفر بکنیوالا کہا جب وہ آپ کو ابن اللہ کہتا تھا اب ثابت ہوگیا کہ وہ اپنے بیان میں سچا تھا اور حقیقت میں ابن اللہ تھا (ف) پطرس اسوقت اُن کی تمیز سے اُنہیں الزام دلاتا ہی اور پہلے مسیح کی اِنسانیت اور پھر اُسکے کاموں کی طرف اشارہ کرکے مسیح کو اُنپر ظاہر کرتا ہی (ف) وہ سنہری تانا جو اِس وعظ میں ہی روح القدس کا اِنعام ہی جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ سب کچھہ خدا سے ہوا جو اِس مسیح نے کیا تمہارے درمیان میں

۲۳ (۲۳) اُسی کو جب خدا کے مقرری ارادہ اور پیش دانی سے حوالہ کیا گیا تم نے پکڑا اور بے دینوں کے ہاتھوں سے میخیں گاڑکے قتل کیا

(مقرری ارادہ) یعنے خدا کی صلاح مقررہ (پیش دانی) یعنے علم ازلی (تم نے پکڑا) یعنے رومیوں کے ہاتھہ سے پکڑوایا تو تمنے پکڑا (بے دینوں) یعنے رومی بت پرستوں کے ہاتھہ سے (ف) یہاں پطرس دکھلاتا ہی کہ تم نہ سمجھو کہ تم نے مسیح پر فتح پائی تمہاری کیا طاقت تھی کہ اُسے مصلوب کرتے مگر یہہ سب کچھہ ارادہ الہی سے ہوا تو بھی تم آپکو بے قصور نہیں جان سکتے کیونکہ تم نے بے دینوں کے ہاتھہ سے یہہ فعل کیا اگرچہ خدا کا ارادہ تھا کہ مسیح ایسا دکھہ اُٹھاوے پر تم پیش قدمی کرکے اِس فعل کے مرتکب ہوئے اگر تم نہ کرتے تو ہو سکتا تھا کہ تم اِس گناہ سے بچتے کیونکہ اِنسان مجبور نہیں ہی قوت اختیاری ...

ہے شاید کسی اَور طرح سے یہہ واقع تمہارے درمیان ہو جاتا پر تم اسمیں دخل دیکے سخت خطا کار ہوئے (ف) تم نے یہہ کیا یعنے تمہاری ساری قوم نے یہہ ساری قوم کا کام ہے

(ف) شاید کوئی کہے کہ جب الٰہی ارادہ سے یہہ ہوا تو آدمیوں کا کیا قصور ہے اور ہم تقدیر کو کیوں نہیں مانتے۔ جواب یہہ ہے کہ انسان کی طاقت بدی کی بے حد اور بے لگام نہیں ہے کہ روکی نہ جاوے پس خدا کے ارادہ سے اور انسان کی اپنی طاقت اور ارادہ سے بھی یہہ کام ہوا اگرچہ تقدیر میں لکھا تھا تو بھی تم نے بدی کی کہ اُسے مار ڈالا تم نے اپنا ارادہ اُس میں شامل کیوں کیا تم تو آزاد ہو نہ مجبور (ف) اِس آیت میں ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کا ارادہ اور آدمیوں کی شرارت اُس کے ساتھہ مل کے مسیح کے مصلوب ہونے کی باعث ہوئی (ف) سارے بھید الٰہی سمجھہ میں نہیں آسکتے ہیں اِس جہان میں اور اُس جہان میں بھی بہت باتیں ہم سمجھہ نہ سکینگے اگر ہم خدائی کے سارے بھید سمجھہ جاویں تو ہم خدا کے برابر ہوئے جو محال ہے اِسلئے ہمارا ایمان موقوف ہے الہامی سچائی پر جو ٹھیک درست ہے نہ دلیلی اور عقلی سچائی پر جسمیں لاکھہ لاکھہ غلطیاں رات دن دیکھتے ہیں اگر تقدیر کی بابت کوئی شخص ہمارے خیالات معلوم کرنا چاہے تو ایک جدا رسالہ اِس امر میں لکھا گیا ہے جسکا نام (تعیین نامہ ہے) اُسمیں فکر کرنا چاہئے (تم نے کیا) دیکھو رسول کیسا دلیر ہو گیا کہ دشمنوں کی بڑی جماعت کے سامھنے ایسی صفائی سے علانیہ فتویٰ دیتا ہے کہ خدا کے مسیح کو تم نے مار ڈالا تم اُسکے خونی ہو تھوڑی دیر ہوئی کہ یہی پطرس ایک لونڈی کی آواز سے کیسا ڈر گیا تھا اور اب کیا ہوا کہ ایسا دلیر ہو کے نرمی کی آواز سے محبت کے طور پر نیک نیتی سے یہہ خون کا الزام اُنہیں دے کے اُنکے لئے ایک بڑا فایدہ نکالکے دکھلاتا ہے کہ اگرچہ یہہ بڑا گناہ ہو گیا تو بھی نجات تمہارے سامھنے ہے اگر ایمان لاؤ اور پچھتاؤ

(۲۴) اُسی کو خدا نے موت کے بند کھولکے اُٹھایا کیونکہ ممکن نہ تھا کہ وہ اُس کے قبضہ میں رہے ۲۴

(اُٹھایا) آدمیوں کا فتویٰ خدا نے اُٹھا دیا آدمیوں نے مار ڈالا خدا نے جلایا (موت کے بند) یونانی میں ہے موت کا دردِ زہ پس مراد یہہ ہے کہ موت کے درد کو یا آنکہ نئی زندگی کے دروازہ کو دور کر کے اُٹھایا (ف) دیکھو (زبور ۱۱۶-۳) موت کے دکھوں نے مجھکو گھیرا اور قبر کے دردوں نے مجھے پکڑا میں دکھہ اور غم میں گرفتار ہوا (زبور ۱۸-۴) موت کی رسیوں نے مجھکو گھیرا اِن آیتوں میں مسیح کی موت کے دردوں کا ذکر پیشگوئی کے طور پر پہلے ہوا تھا پس جاننا چاہئے کہ مسیح کی موت بڑے درد کی موت تھی اُسکی موت میں بڑی تلخی تھی مگر وہ سب درد تھوڑی دیر کے لئے تھا جیسے دردِ زہ کے وقت عورت کو درد ہوتی ہے اور اُس کے بعد آرام ہے اور نیا آدمی پیدا ہو جاتا ہے مسیح نے یہہ سخت دردِ زہ اُٹھا کے نئی زندگی

جہان کے لئے نکالی (ف) ہماری سزا یعنے موت کو مسیح نے چکھا اور موت کی رسیوں نے اُسے عبث باندھا کیونکہ خدا نے بہت ہی جلدی اُسے کھولدیا مسیح نے موت کے مزے کو حد تک چکھا تو بھی ہمیشہ کے لئے نہیں تھوڑی دیر کے لئے تاکہ ہمیں زندگی بخشے اور یہہ اُس کی بڑی مہر ہم پر ہوئی اگر وہ یہہ مزہ نہ چکھتا تو ابد تک ہم سب موت کے پنجہ میں پھنسے رہتے

(ف) روحانی زندگی اور دنیاوی زندگی کے درمیان جو عالم ارواح کی زندگی ہے مسیح نے اُسکو بھی چکھا تاکہ جو کچھہ آدمیوں کا ہے وہ سب کچھہ میں شریک ہووے جسقدر موت کی سختی میں آیا اُسیقدر زیادہ فتح اُس کی ہوئی (ف) عورت درد زہ کے بعد بچہ جنکر خوشی کرتی ہے کہ ایک آدمی پیدا ہوا اِسی طرح مسیح کے جی اُٹھنے سے زندہ اُمید کے لئے ہم سب سرنو پیدا ہوے (۱ پطرس ۱-۳) دیکھو (ف) یہہ وعظ جو پطرس نے کیا اُسمیں رسول نے مسیح کی موت اور دکھہ کا ذکر صرف اِسی آیت میں کیا ہے مگر اسی وعظ کے درمیان مسیح کے جی اُٹھنے کا ذکر نو آیتوں میں آیا ہے اُسکا حاصل یہہ ہے کہ پطرس بڑے زور شور سے گواہی دیتا ہے کہ ضرور مسیح خداوند مردوں میں سے جی اُٹھا ہے اُسکے بعد اُسنے اُسکے جی اُٹھنے کی ضرورت دکھلائی ہے کیونکہ وہ خدا کا بیٹا تھا الوہیت اُسمیں شامل تھی پس ممکن نہ تھا کہ وہ نہ جیوے وہ ضرور جی اُٹھا اور پیشگوئی پوری ہوئی (ف) اگرچہ موت اور قبر اور تاریکی موت کی ایک بڑی خطرناک چیز ہے مگر مسیح کے لئے یہہ چیزیں ہلاکت کا باعث نہیں ہوئیں وہ جی اُٹھا اور تمام دنیا کے ایماندار روشنی میں آ گئے اُسی کے وسیلہ سے جو مردوں میں سے پہلوٹا تھا (ف) یہی سبب تھا کہ پہلے زمانہ میں جب کوئی عیسائی مارا جاتا تھا تو اور عیسائی اُس دن کو جنم کا دن کہتے تھے کیونکہ عیسائی کے لئے موت زندگی ہے اور دنیاوی زندگی موت ہے

(ف) موت کیا چیز ہے گویا ایک رسی ہے جس سے آدمی کی روح باندھی جاتی ہے پر خدا بہت آسانی سے کھولسکتا ہے اگر مسیح کی رسیاں کھولی گئیں ہیں تو میری بھی کھل چکی ہیں کیونکہ مجھے مسیح کے ساتھہ یگانگت ہے اُسی مسیح کی روح کے وسیلہ سے جو ایمان کے وسیلہ مجھہ میں آگئی ہے

(ف) جب میرے قرضہ کے سبب مسیح موت کی قید میں ڈالا گیا اور باندھا گیا پھر آزاد ہو گیا تب میں موت کے قبضہ سے آزاد بیٹھا ہوں کیونکہ خدا کے پیارے بیٹے نے مجھے آزادگی بخشی ہے اب میں اِس جہان میں اور اُس جہان میں خدا کے بیٹے کی ستایش کرونگا (ف) ناممکن تھا کہ حقیقی زندہ مردوں میں رہے مسیح اپنے اندر زندگی رکھنے والا تھا ہر چیز کو اُس نے زندگی بخشی وہ آپ زندگی کا مالک تھا (لوقا ۲۴-۵) کیوں زندہ کو مردوں میں ڈھونڈھتی ہو (ف) موت شکاری ہے اور آدمی شکار- پر مسیح ایسا شکار نہیں تھا کہ موت کے جال میں پھنسا رہتا اگرچہ وہ پھنس گیا تو بھی اُسنے اُس موت کے جال ہی کو توڑ ڈالا اب ہم بھی موت کے پنجہ میں نہیں رہ سکتے کیونکہ وہ جال ہی ٹوٹ گیا ہے اگرچہ ہمیں بھی موت پکڑتی ہے اور رسیوں سے باندھتی ہے

مگر ہم شمسون کی مانند چھوٹ جاتے ہیں (قاضی ۱۶-۱۲ سے ۱۵) غور سے دیکھو (ف) مسیح کو موت نگل گئی پر خداوند مسیح سب آدمیوں کی مانند محتاج بالغیر ایک مخلوق ہی نہ تھا بلکہ اُسمیں الوہیت تھی جو قایم بالذات اور حی القیوم ہے اگرچہ موت نے اُسے نگلا پر اُسکی اپنی ہستی نے موت کی ہستی کو نگل لیا تب موت نیست ہوگئی اور کہاں نیست ہوئی کامل ہستی کے درمیان اب سب کے لئے جو مسیح یسوع میں ہیں موت نہیں ہے بلکہ حقیقی ہستی کی آواز کا شادیانہ بج رہا ہے

۲۵ (۲۵) کیونکہ داؤد اُس کے حق میں کہتا ہے کہ میں نے خداوند کو ہمیشہ اپنے سامھنے دیکھا کہ وہ میرے دہنے ہے تا کہ میں نہ ٹلوں

(زبور ۱۶-۸ سے ۱۱) کو دیکھو ٹھیک سپٹواجنٹ کی نقل ہے (ف) پنتکوست کے واقع کا ایک نتیجہ یہہ بھی تھا کہ روح القدس عہد عتیق کی کتابوں کے لئے ہمیں ایک الہامی تفسیر بھی دیوے اور ایک ایسی مفتاح یا چابی بھی بخشے جس سے عہد عتیق کے اکثر ضروری قفلوں کو ہم کھول کے خدا کے گھر میں سیر کریں اور اُس سے واقفیت پیدا کر کے مسیح خداوند کو پہچان لیویں سو ایسا ہی ہوگیا.

(سامھنے دیکھا) خدا کو ہمیشہ آنکھوں کے سامھنے دیکھنا ایماندار کے بھروسہ کا سبب ہے اور بڑی تسلی اور حفاظت اور دلی آرام رہتا ہے اسی حضوری کے سبب سے اِس دنیا میں ہمارا یہی کمال ہے کہ خدا کی حضوری میں ہر وقت رہیں (ف) دیکھو داؤد پیغمبر کہتا ہے کہ میں ہمیشہ خدا کی حضوری میں رہا داؤد کیسا اچھا شخص تھا (ف) حضوری بغیر روح القدس کے حاصل نہیں ہوسکتی داؤد میں روح القدس تھی (ف) زبوروں میں داؤد خدا سے باتیں کرتا اور خدا اُس سے باتیں کرتا نظر آتا ہے پس ضرور وہ روح سے بھرا ہوا ہمیشہ حضوری میں رہا ہے اور ضرور لفظ لفظ زبوروں کا کلام الٰہی ہے (ف) ممکن ہے کہ بڑا حضوری میں رہنیوالا بھی کسی اپنی جسمانی خواہش کا مغلوب ہو کے کچھہ عرصہ کے لئے حضوری الٰہی سے غایب ہو جاوے وہ خدا سے غایب نہیں ہوسکتا مگر خدا اُس سے غایب ہوسکتا ہے کیونکہ یہہ شخص اپنی خواہش جسمانی و نفسانی کی طرف متوجہ ہوگیا آپ سے خدا کو چھوڑ کے نہ مخالفت کے طور پر مگر اپنی بیوقوفی کے سبب سے پر جب فدا چونکا یا ٹھوکر کھا کے چوٹ کھائی اور دیکھا کہ سچ مچ میں حضوری سے غایب ہوں تب چلاتا ہے اور ندامت کے ساتھہ روتا ہے اُس وقت وفادار خدا پھر معافی دیکے حضوری میں ملاتا ہے پر ہمیشہ یہہ شخص نادم رہتا ہے جب تک کہ آسمان پر نہ پہونچے گا داؤد پیغمبر کی آخری حالت پر کہ کیسی تھی ذرا فکر کرو (دہنے ہاتھہ پر ہے) مدد کے لئے دہنا ہاتھہ جسکی طرف بزرگوں کو بٹھلانا چاہئے جو عزت کا نشان ہے وہی دہنا ہاتھہ کسقدر زیادہ کارآمد ہے خدا جو سب سے بڑا ہے میرے سارے کام اُسی سے ہوتے ہیں اور میری ساری بہادری اور دلیری اُسی سے ہے

(ف) دیکھو ایمانداروں کا بھروسا جو خدا پر ہی اُسی الٰہی سنگت کی خوشی کے سبب سے ہی اور اِسی سبب سے
اُنہیں کامل یقین ہی کہ زندگی کی بھرپوری بھی ہم حاصل کرینگے کیونکہ زندگی کا مالک ہمارے ساتھہ ہی (ف) اگرچہ خدا
دہنے ہاتھہ پر ہی تو بھی میں مجبور نہیں ہوں میری قوت میرے ارادے مجھہ میں ہیں خدا اپنے ارادے مجھہ پر ظاہر کرتا ہی
اور میری راہیں مجھے بتلاتا ہی (ف) کوئی مخلوق ہیو واہ خدا کو سدا پیش نظر رکھہ نہیں سکتا مگر مسیح نے خدا کو ہمیشہ پیش نظر
رکھا مسیح کبھی نہیں ہٹا یہہ کام مسیح کا ہی نہ داؤد کا مگر داؤد جو مسیح کا ایک سایہ یا نمونہ تھا اِسلئے وہ جو داؤد میں بولتا ہی
یعنے روح پاک وہ مسیح کی طرف اشارہ دیتا تھا پس یہہ مسیح کے حق میں کہتا ہی جو آیت بالا کا مضمون ہی (ف) مسیح
ہمیشہ خدا کی حضوری میں رہا اور ہی اور ابد تک رہیگا ہاں صلیب پر ذرا سی دیر کے لئے تاکہ عدالت پوری کرکے مسیح کو
پورا دُکھہ دیوے خدا نے اُسے چھوڑ دیا تھا تو بھی مسیح نے خدا کو نہیں چھوڑا اُسنے کہا کہ ای میرے خدا ای میرے خدا
تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا یعنے میں نے تو تجھے نہیں چھوڑا اور وہ ایک اور بات بھی تھی (تاکہ میں نہ ٹلوں) یعنے نہ مروں
نہ آگ میں جلوں نہ شریعت کا ملزم ہوکے سزا پاؤں بلکہ ابد تک زندہ اور خالق کی خوشی میں رہوں جیسے مسیح ازل سے ابد تک
اُسی حالت میں ہی پھر کیا ممکن تھا کہ وہ مُردوں میں رہتا وہ ضرور زندہ ہوا اور گواہوں نے دیکھا جو قریب پانچ سو آدمی کے
تھے دن کو رات کو کئی مقاموں میں کئی بار ظاہر ہوا جس سے اسکا جی اُٹھنا خوب ثابت ہی اور آیت بالا اُس کے حق میں ہی

(۲۶) اِسی سبب میرا دل خوش اور میری زبان نہال ہی بلکہ میرا جسم بھی امید میں چین کریگا ۲۶

(اسی سبب) یعنے اُسی اللہ کی حضوری کے سبب اتنا بڑا بہشت تو اِسی دنیا میں مجھے حاصل ہی کہ (میرا دل خوش ہی) حقیقی
خوشی میں ہی اور یہہ سب کے حق میں ہی مگر مسیح میں ہوکے داؤد بھی اُسکا اظہار کرتا ہی دل میں سے غم اور ناامیدی اور خوف نکلگیا
بلکہ موت کا ڈنک دل میں سے نکلا ہوا دیکھتا ہوں پس تمام زہر میرے دل سے نکل گئی پھر ایمان محبت اور امید اپنے دل میں
موجود پاتا ہوں اِسلئے میرا دل خوش ہی میرے دل میں بہت خوشی آگئی کیونکہ خوشی کا خالق جو خداوند خدا ہی میں اُسکی حضوری
میں ہوں (ف) میرے پاس وہ دولت ہی جو میرے بھائیوں کے سوا دنیا میں کسی کے پاس نہیں ہی (ف) مجھے الوہیت
کے دربار میں دخل ملگیا (ف) میں نے سارے جہان پر فتح پائی کیونکہ خدا میرے ساتھہ ہی (ف) میں نے سب کچھہ
حاصل کرلیا کیونکہ سب کچھہ کا خالق میرے ساتھہ ہی اور ساتھہ ہی ایسی اچھی مراد سے کہ میں نہ ٹلوں اب میں ضرور کبھی نہ ٹلونگا
تب میرا دل کسقدر خوش ہی آپ ہی سوچ لو خدا تمہاری مدد کرے کہ تم اِس خوشی کا مزہ چکھو (زبان نہال ہی) زبان وہ عضو ہی
جس سے دلی خیال ظاہر ہو جاتے ہیں (ف) خوشی کے بھرے ہوئے دلسے جو باتیں زبان پر آتی ہیں زبانکو نہال کرتی ہیں

(ف) خدا کے بیٹے نے مجھے فضل پر فضل دے کے خوشی سے بھر دیا اِسلئے خدا کے بیٹے کی باتیں سنانے سے میری زبان بھی نہال ہی (ف) بے شک مبارک ہی وہ زبان جس سے اچھی اور سچی اور زندگی بخش باتیں نکلتی ہیں (ف) کیسی کم بخت نامراد ہی وہ زبان جو کھلی ہوئی گور کا کنارہ ہی جہاں سے جھوٹ اور فریب اور خدا کی تحقیر و تکفیر کی بدبو نکلتی ہی (نہال) یعنے نہایت خوش (ف) عبرانی زبان میں نہال کی جگہ جلال لکھا ہی مترجم نے جلال کا ترجمہ قرنیہ سے نہال کیا ہی اُردو محاورہ کے موافق مگر عبرانی کے لفظ جلال سے اِس جگہ یہہ فایدہ نکلتا ہی کہ آدمی کا خاص جلال دیگر جانوروں کی نسبت بولنا ہی بولنا آدمی کی شوکت و حشمت ہی اور کیسا بولنا نہ ہر بولنا مگر خدا سے دل میں خوشی پاکے بولنا آدمی کا کیسا جلال ہی نہایت بڑا جلال

(ف) پنتکوست کے دن خدا کا جلال آگ کی زبانوں میں آیا تھا وہ جلال جب ہمارے دلوں میں بیٹھ جاتا ہی تب ہم اُس جلال کے مالک کی تعریف کرتے ہیں اُسوقت ہم خدا کا کیسا جلال اپنی زبان سے ظاہر کرتے ہیں تب ہماری زبان کسقدر نہال ہی (ف) آدمیوں کا جلال آسمان میں ہوگیا کیونکہ آدمی دنیا میں خدا کا جلال ظاہر کرتے ہیں نہ ہر کوئی مگر خاص وہ لوگ جنکے ساتھ خدا ہی وے درگاہ الوہیت میں ہم نشینی کا درجہ پا گئے پھر اُنکا جلال آسمان میں کیوں نہو (میرا جسم بھی) دل کا یہہ حال زبان کا یہہ حال اور سارے جسم کا کیا حال ہی اُسکا جواب دیتا ہی کہ دل اور زبان تو دو لطیفہ ہیں جسم ایک جدی شے ہی اُسکا یہہ حال ہی کہ (امید میں چین کریگا) یعنے قبر میں اِس امید پر کہ مردوں کی قیامت ہوگی (ف) شاید یہہ الفاظ نماز کی کتاب میں یہاں سے لے کے رکھے گئے ہیں جو مردوں کے دفن کی ترتیب میں آتے ہیں

(ف) چین کریگا یونانی میں ہی تنبو کھڑا کریگا یعنے قبر مثل تنبو کے اُسکے حق میں ہوگی اور قبر کے بستر پر آرام سے وہ سوئیگا جب تک رات ہی جب حقیقی سورج نکلیگا اور سچی صبح ہوگی تب جسم کی امید بھی فوراً بر آویگی مردے جی اُٹھینگے

---

۲۷ (۲۷) کہ تو میری جان کو عالم ارواح میں نہ چھوڑیگا نہ اپنے قدوس کو سڑاہٹ دیکھنے دیگا (۲۸) تو نے
۲۸ مجھے زندگی کی راہیں بتلائیں تو مجھے اپنا دیدار دکھلا کے خوشی سے بھر دیگا

(عالم ارواح) روحوں کا جہاں جہاں روحیں بغیر بدن کے رہتی ہیں وہی عالم غیب ہی یعنے ان دیکھی دنیا جہاں آدمی کی روح بعد مرنے کے جاتی ہی (لوقا ۱۶-۲۳) (ف) صرف یہی بات نہیں ہی کہ تو میرے بدن کو قبر میں نہ چھوڑیگا بلکہ میری روح کو بھی عالم ارواح میں نہ چھوڑیگا (ف) نہیں لکھا کہ میں عالم ارواح میں نہ جاؤنگا جانا تو ضرور ہی مگر وہاں تو مجھے نہ چھوڑے گا نکال لاویگا

(ف) یہہ عالم ارواح خوف ناک جگہ ہی مگر مسیح کے لئے بہشت کی مانند تھا اور اسیلئے اُسنے چور سے صلیب پر کہا کہ آج تو میرے ساتھہ بہشت میں ہوگا (لوقا ٢٣-٤٣) (ف) صاف لکھا ہی کہ یہہ باتیں بولنے والا بغیر سڑنے کے قبر سے اُٹھنے کا ارادہ رکھتا ہی داؤد تو سڑ گیا مگر ایک اور آدمی بغیر سڑنے کے جی اُٹھا یعنے مسیح تو یہہ بات اُس کے حق میں لکھی تھی (ف) بولنے والا زبور میں کوئی اَور ہی نہ داؤد اور یہہ مسیح ہی جو اپنی روح سے داؤد میں حاضر ہوکے بولتا ہی (ف) شاید اُسوقت داؤد نے خیال کیا ہوگا کہ میں اپنے حق میں بولتا ہوں اور یہہ بھی درست تھا کیونکہ جو کچھہ اُسکی زبان سے روح نے مسیح کے حق میں کہا وہ بات داؤد کے حق میں اور سب مقدسوں کے حق میں بھی تھی کیونکہ داؤد کی نسل کا جی اُٹھنا سب مقدسوں کے جی اُٹھنے کی بنیاد ہی کہ اُسی سے سب مقدس موت و قبر کے پنجہ سے خلاصی پاوینگے (ف) مسیح خداوند نے عمماؤس کی راہ میں نوشتوں کے بھید سب کھول دیئے تھے (لوقا ٢٤-٢٧ و ٤٤-٤٥) پطرس کو وہ بھید معلوم تھے اسیلئے اس آیت کا بھید بھی معلوم ہوگیا تھا (ف) خدا نے اُسے عالم غیب میں نہ چھوڑا بلکہ وہاں سے قیامت کی زندگی کی راہ سب کو دکھلائی (زندگی کی راہیں) یعنے قیامت کی زندگی کی راہ جو نہایت مشکل تھی خدا نے مسیح کی موت میں دکھلائی (دیدار) یعنے رویت الہی جس میں مسیح تھا اور ہی اور رہیگا اور ہم سب بھی مسیح میں ہوکے دیدار الہی دیکھینگے (ف) مسیح کی موت میں دو بھید عجیب ہیں اول آنکہ وہ شخص مر گیا جو اپنے اندر حقیقی زندگی رکھتا تھا یعنے زندگی کا مالک مرگیا دویم آنکہ وہ تمام دنیا کی موت کے عوض مرکے پھر جی اُٹھا

٢٩ (٢٩) ای بھائیو جایز رکھو کہ قوم کے رئیس داؤد کے حق میں تم سے بے دھڑک باتیں کروں کہ وہ موا اور گاڑا بھی گیا اور اُسکی قبر آجتک ہمارے درمیان موجود ہی

(ای بھائیو) اِسلئے بولتا ہی کہ وہ بھی اسرائیلی ہیں اُنسے ادب سے بولتا ہی اگرچہ اُنہوں نے نشے کی تہمت اُسپر لگائی تھی تو بھی وہ ادب سے بولتا ہی (ف) جسقدر لوگ عیسائیوں پر ملامتیں کرتے ہیں وہ اُسی قدر ادب اور ملایمی سے اُن کے ساتھہ باتیں کرتے ہیں (قوم کا رئیس) یعنے سب روسای اسرائیل کا سردار ساری ریاست کی بنیاد اور جڑ داؤد ہی یہہ ریاست کا لفظ یعقوب کے بارہ بیٹیوں کو دیا گیا تھا (اعمال ٧-٨) میں لکھا ہی (وہ موا) یعنے داؤد کیونکہ موت اِس دنیا کے جلال کا انجام ہی (گاڑا بھی گیا) یہہ گاڑا جانا بھی دنیاوی جلال کا انجام ہی اُس کی قبر آجتک موجود ہی دیکھو (اسلاطین ٢-١٠) بعد اُس کے داؤد نے اپنے باپ دادوں کے ساتھہ آرام کیا اور شہر داؤد میں گاڑا گیا۔ پھر (نحمیا ٣-١٦ و ٢سموئیل ٥-٧) میں دیکھو کہ وہ یروشلم میں گاڑا گیا جو داؤد کا شہر تھا

(ف) یوسیفس کہتا ہی کہ ہیرودیس کلاں نے بیعزتی کی راہ سے داؤد علیہ السلام کی قبر کو کھود دیا تھا۔ پھر کیا قبر میں

داؤد کی لاش ثابت پائی گئی تھی ہرگز نہیں اس صورت میں وہ نہ سڑیگا داؤد کے حق میں نہیں لکھا تھا مگر مسیح کے حق میں تھا

۳۰ (۳۰) پس اُسنے نبی ہوکے اور یہہ جانکے کہ خدا نے اُس سے قسم کھائی ہے کہ تیری نسل سے مسیح کو جسم کی رو سے مبعوث کرونگا کہ تیرے تخت پر بیٹھے

(نبی ہوکے) وہ خدا کا نبی تھا اور یہہ زبور کی کتاب الہامی کتاب ہے (یہہ جانکے) یعنے وہ اُن وعدوں سے واقف تھا جو خدا نے اُسکی نسل اور تخت کی بابت کئے تھے (۲ سموئیل ۷ باب تمام دیکھو) خاصکر آیت بارہ کو (ف) اگلے مقدس بھی یہہ جانتے تھے کہ یہہ وعدے داؤد کی نسل کے ساتھہ ہیں اور وہ نسل مسیح ہے (لوقا ۱-۳۲) (ف) داؤد خود بھی جانتا تھا کہ یہہ وعدے صرف میرے ہی حق میں نہیں ہیں بلکہ کسی دوسرے کے ہیں جو میری نسل سے ظاہر ہوگا (۱۳۲ زبور ۱۱ و ۸۹ زبور) تمام دیکھو (ف) چرچ انگلنڈ کا نمبر ۷ عقیدہ بھی دیکھو کہ جہاں لکھا ہے کہ وہ لوگ واہیات بکتے ہیں جو کہتے ہیں کہ اگلے باپ دادے صرف فانی وعدوں کے منتظر تھے (ف) مسیح اب اپنے تخت پر آسمان میں ہے اور منتظر بھی ہے اُن ایام کا کہ جب دنیا میں ظاہر ہوکے آمد ثانی میں داؤد کے تخت پر بیٹھیگا اور سب کچھہ بحال ہو جائیگا

۳۱ (۳۱) یہہ پہلے سے جانکر مسیح کی قیامت کا ذکر کیا کہ اُس کی جان عالم ارواح میں چھوڑی نہ گئی نہ اُس کے جسم نے سڑن دیکھی

نبوت کی روح جو داؤد میں تھی اُسنے یہہ سب الہامی الفاظ سنائے اور مسیح کے جی اُٹھنے کا ذکر کیا اور یہہ نہیں ہے کہ اُسنے اپنے حق میں کچھہ نہیں کہا بلکہ اُسے اپنی زندگی کی امید بھی مسیح میں ظاہر ہوئی تھی اس سبب سے کہ اُسکا کامل بھروسہ مسیح پر تھا اور خدا نے روح کے وسیلہ سے مسیح کو اُسپر ظاہر کیا تھا تب وہ اپنے حق میں بھی کہتا ہے مقدسوں میں شامل ہوکے اور مسیح کے حق میں کہتا ہے اپنی زندگی کی بنیاد جانکے (ف) مسیح داؤد کی صلب میں تھا جب اُس نے زبور لکھی جیسے لاوی ابراہیم کی صلب میں تھا جب ابراہیم نے ملک صدق کو دہ یکی دی تھی (عبرانی ۷- ۹ و ۱۰)

۳۲ (۳۲) اُسی یسوع کو خدا نے جلاکے اُٹھایا اِس کے ہم سب گواہ ہیں

(آیت ۲۵ سے ۳۲ تک) پطرس نے بتلایا کہ مسیح کا جی اُٹھنا خدا کا فعل تھا اور انبیا کے صحایف میں اِسکا

بیان بھی موجود ہی جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا - اب بتلاتا ہی کہ فی الواقع یوں ہی ہوا اور اُس پر دلایل پیش کرتا ہی

۳۳ (۳۳) پس خدا کے دہنے ہاتھہ بلند ہو کے اور باپ سے روح القدس کا وعدہ پا کے اُس نے یہہ جو تم اب دیکھتے اور سُنتے ہو ڈالا ہی

آدمیوں نے اُسے مار ڈالا اور اُسپر موت کا فتویٰ دیا خدا نے اُنکے فتوی کو اُلٹا کے اُسے اُٹھایا جیسے آدمیوں نے اتنا پست کیا خدا نے اُسے اسقدر سربلندی بخشی جیسے دنیا نے مصلوب کیا خدا نے اُسے آسمان پر سربلندی بخشی (وعدہ پا کے) بیٹا باپ سے ہمارے لیئے پاتا ہی اور ہمیں دیتا ہی اور روح القدس بھی بیٹے سے پاتا ہی اور ہمیں دیتا ہی دیکھو یہہ کیسا مبارک لین دین ہی بیٹا ہمیں کچھہ دیتا ہی باپ سے لیکے اور روح القدس ہمیں کچھہ دیتی ہی بیٹے سے لے کے اور ہمیں دیتی ہی (ف) مسیح خداوند انسانیت کو آسمان پر لیگیا اور اُس کے عوض روح القدس یعنے الوہیت کو آسمان پر سے زمین پر بھیج دیا دیکھو یہہ مبارک لین دین ہی اور یہہ قول اگسطین صاحب کا ہی (ف) جو پاتا ہی وہ دیتا ہی ہم نے خدا سے سب کچھہ پایا ہم بھی آدمیوں کو دیتے ہیں جو برکات ہمنے پائیں ہم اُنہیں آدمیوں کے درمیان تقسیم کرتے ہیں

۳۴ (۳۴) کیونکہ داؤد آسمان پر نہیں چڑھگیا لیکن وہ کہتا ہی کہ خداوند نے میرے خداوند کو کہا کہ میرے
۳۵ دہنے بیٹھہ (۳۵) جب تک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں کی چوکی نکروں

(نہیں چڑھگیا) یعنے جسمانی طور پر اُسکا بدن آسمان پر نہیں گیا بلکہ وہ مرگیا ہی (ف) پطرس اِسوقت داؤد کی روح کے حق میں کچھہ نہیں بولتا ہی صرف بدن کا ذکر کرتا ہی اِس آیت میں (دہنے بیٹھہ) مسیح کو خدا نے اپنے دہنے بٹھلایا مگر ابراہیم خداوند کے حضور میں کھڑا رہا (پیدایش ۱۸-۲۲) موسی بھی کھڑا رہا (خروج ۳-۵) یشوعہ بھی کھڑا رہا (یشوعہ ۵-۱۵) دانیال کانپتا ہوا کھڑا رہا (دانیال ۱۰-۱۱) جبرائیل فرشتہ خدا کے سامہنے کھڑا رہتا ہی (لوقا ۱-۱۰) مگر مسیح کے حق میں لکھا ہی کہ بیٹھہ جا نہ تخت کے پاس یا بائیں طرف عرش کے مگر باپ کے عرش پر بیٹھہ جا باپ کے ساتھہ (مکاشفات ۳-۲۱) تا کہ سب لوگ بیٹے کی عزت کریں جیسے باپ کی عزت کرتے ہیں (ف) خدا باپ یہہ دکھلاتا ہی کہ مسیح کا مقدمہ جو دنیا کے ساتھہ ہی یہہ باپ کا مقدمہ ہی اور اِس سبب سے انصاف کے ساتھہ اُس کے دشمنوں کو اُسکے پیر کے نیچے کرتا ہی (خداوند نے میرے خداوند کو) اِس زبور میں داؤد کا ذکر نہیں ہوسکتا کوئی آدمی آپ کو خداوند نہیں کہہ سکتا مگر داؤد مسیح کو اپنا خداوند بتلاتا ہی کیونکہ داؤد کا خدا اور اُسکا بیٹا بھی ہی (ف) جب مسیح ابن داؤد دنیا سے چلا گیا اور آسمانپر جا کے

روح القدس نازل کی تو اِس سے خوب ثابت ہوا کہ وہ داؤد کا خداوند تھا اور اُسنے بڑی عزت آسمان پر جا کے پائی اور اُسنے برکات کا دروازہ کھولا پس ہماری فتح ہوئی اور ہم نے اُسکے وسیلہ سے سب کچھ اقدس سے پایا (ف) یہہ پیشگوئی تمام نوشتہ میں سب پیشگوئیوں سے زیادہ میوہ دیتی ہے اور (۱۱۰ زبور کی پہلی آیت میں ہے)

(ف) اِسوقت بھی مسیح خداوند خدا کے دہنے ہاتھہ پر ہے اپنے دوستوں کی حمایت اور دشمنوں کی ہلاکت کے لئے (۱ قرنتی ۱۵-۲۵ و افسی ۱-۲۰ و عبرانی ۱-۱۳ و ۵-۶) (ف) مسیح خداوند کے پاس ہماری حمایت کے لئے عرش مجید پر بیٹھا ہے تو بھی ایماندار عیسائی بڑی کمزوری میں بڑی بیکسی میں بڑی حیرانی و سرگردانی میں پامال مظلوم حقیر دُکھہ زدہ طرح طرح کی مصیبتوں میں شیطان اور گناہ کے سبب پائے جاتے ہیں اور وہ بڑے خوف خطرہ میں ہیں تب اُنکی کیا تسلی ہے اور وہ کیونکر جانیں کہ ہمارا اتنا بڑا حمایتی اتنے بڑے مقام میں ہمارے لئے موجود ہے جبکہ ایسی بُری حالت میں ہیں تو اَے میرے پیارے بھائیو تم خدا کی حکمت اور اُسکے انتظام سے واقف نہیں ہو تم صبر کے ساتھہ قایم رہو بیشک تمہارا انجام ایسا مبارک ہے کہ یہہ سب دنیاوی مبارک لوگ ایکدن تمہارا انجام دیکھہ کے حسرت کے ہاتھہ ابد تک ملتے رہینگے اور تم ابدی خوشی میں سارے درد بھول جاؤ گے اور جانو گے کہ تھوڑے سے دُکھہ کے بعد کیسا جلال تمنے پایا ہے

(ف) جب خدانے یہہ باتیں یوں بیان کی ہیں تو ضرور یوں ہیں کبھی خلاف نہیں ہیں (ف) اگرچہ ہم دکھہ میں ہیں تو عین دُکھہ میں ایک نورانی تسلی ہمارے ساتھہ ہے اور ایک غیبی مدد ہم اپنے ساتھہ دیکھتے ہیں جو بڑی دلیل ہے کہ خدا ہمارا خدا ہے اور ہم اُسکے لوگ ہیں کوئی بے ایمان آدمی یا کوئی تکلیف ایسی نہیں ہے جو ہمیں اُس سے جدا کرے (ف) مسیح باوجودیکہ خدا کے دہنے بیٹھا ہے تو بھی صبر کرتا ہے تاوقتیکہ سب دشمن اُسکے نیچے ہوویں ہم جو دنیا میں ہیں کیوں نہ صبر کرینگے کہ سب مصایب دفع ہوں اور جلال میں پہونچیں

(ف) دشمنوں کو زیر کرنا کیا ہے یہہ نہیں کہ اُنہیں دُکھہ دینا ہلاک کرنا یا ذلیل کرنا مگر یہہ کہ وے اپنی خراب حالت پر افسوس کریں اور گناہ کا اقرار کر کے خدا کی طرف رجوع لاویں اور مخالفت کو چھوڑ کر اُس کے طالب ہوں یہہ سب سے اچھی فتح ہے اسیطرح کی فتح کا مسیح آدمیوں میں جو اُسکے دشمن ہیں منتظر ہے (ف) جن دشمنوں پر مسیح خداوند ایسی فتح پاتا ہے وہ اُنہیں رسوا نہیں کرتا مگر اُنہیں اُٹھاتا ہے اور گلے لگاتا ہے اور آخر کو تخت بخشتا ہے اُسکا نام ابد تک مبارک ہووے

۳۶ (۳۶) پس اِسرائیل کا سارا گھرانا یقین جانے کہ خدانے اُسی یسوع کو جسے تم نے تصلیب کیا خداوند اور مسیح بھی کیا

یہہ سارے وعظ کا خلاصہ اور نتیجہ ہی (ف) کیا عمدہ نتیجہ ہی اس نتیجہ میں وہ شی موجود پاتے ہیں جو ہمارا حقیقی مطلوب ہی جسکا ملنا بہت ہی مشکل ہی ہماری طاقت سے (ف) یہہ عمدہ نتیجہ ہماری جان کی جان ہی کیسی دلیلوں سے پطرس نے ثابت کیا جو نہایت اعلیٰ درجہ کے یقینی دلایل ہیں جنکا خلاصہ یہہ ہی کہ یہہ جو مسیح یسوع کا واقعہ ہوا اِسکا بیان خدا نے پہلے سے نوشتہ میں لکھہ کے یہودیوں کے ہاتھہ میں دے رکھا تھا اور یقیناً یہہ بیان اِسی واقع کا تھا پس مسیح وہی محبوب اور مطلوب ہی (سارا گھرانا) کسکا گھرانا اِسرائیل کا سارا گھرانا جنکے لئے دنیا میں اِس نعمت عظمیٰ کی منادی پہلے کیجاتی ہی (یقین جانے) جس میں ذرا بھی شک نہیں کیونکہ یقیناً پیشگویاں پوری ہوئیں ہمارے باپ دادے ضرور خدا کا سچا کلام ہاتھہ میں رکھتے تھے جو اِسوقت ہمارے پاس ہی اُسمیں جو لکھا تھا وہ اب ہوگیا کیسی خوشی میں ہم ہیں کہ ہمنے عالم الغیب مصنف کی کتاب یعنے بیبل پائی جس کی اِسقدر غیب دانی کی باتیں پوری ہوگئیں اب ضرور اُسکی باقی باتیں بھی پوری ہونگی اور یقیناً روح القدس کی مہر بھی اِس واقعہ پر خوب ہی واقعہ ہوئی ہی ایسی کہ اِسکا انکار ہم کسی طرح نہیں کرسکتے کیونکہ برابر اب تک روح القدس چار طرف لوگوں کو مل رہی ہی

(خدا نے) یعنے ارادہ الٰہی نے (اُسے یسوع کو) جیسے آیت ۲۳ میں بھی (اُسے یسوع) لکھا ہی (تم نے تصلیب کیا) ترکھان یا نجار بتلایا دغا باز بتلایا اُس کی نہایت بیعزتی کی آخر کو تصلیب کیا (خداوند اور مسیح بھی کیا) نہ صرف مسیح کیا مگر خداوند بھی کیا جس کے سامہنے داؤد نے سجدہ کیا ہی اور جس کے سامہنے ہر گھٹنا ٹکیگا جسے تم نے چھیدا ہی اُسپر نظر کروگے وہ خداوند اور مسیح ہی آسمان میں فرشتوں کے درمیان اور خدا باپ کے پاس اور سب مومنین کے دلوں میں بھی وہ صلح کا شاہزادہ ہو کے سکونت پذیر ہی اور وقت آتا ہی کہ سب اُسکا جلال دیکھینگے

(ف) یہودی جانتے تھے کہ جب مسیح آویگا تو مثل اور بادشاہان جہان کے بڑی عزت اور شان و شوکت میں آویگا وہ دُکھہ نہ اُٹھاویگا (یوحنا ۱۲-۳۴) ہمنے شریعت سے سُنا ہی کہ مسیح ابد تک رہیگا اور تو کیونکر کہتا ہی کہ اِنسان کے بیٹے کا اُٹھایا جانا ضروری یہہ انسان کا بیٹا کون ہی۔ لیکن نہایت ضرور تھا کہ مسیح دُکھہ اُٹھاوے (لوقا ۲۴-۲۶) پس تم یہودیوں کے گمان کے برخلاف یہہ مصیبت مسیح نے اُٹھائی اور تم نے اُسے مارا (ف) شاید اسوقت کوئی کہیگا کہ میں نے مسیح کو نہیں مارا جواب یہہ ہی کہ تو نے گناہ کیا تیری جان بچانے کو مسیح موا تب تو نے اُسے مارا۔ ہاں تو نے اُسے رد بھی کیا تو نے اُسے ناچیز جانا تو نے اُسے بیعزت کیا ہاں تو نے اُسکا پہلو نہیں چھیدا تو بھی مخالفت سے اُسکا دل چھیدا جو کوئی اِن باتوں پر فکر کریگا وہ جانیگا کہ میں نے بھی اُسے مصلوب کیا ہی اور نہایت پچتاویگا

(۳۷) جب اُنہوں نے یہہ سُنا تو اُن کے دل چھد گئے اور پطرس و باقی رسولوں کو کہا اے بھائیو ہم کیا کریں ۳۷

(۳۷ سے ۴۷ تک) مسیح کی کلیسیا کی ترقی کا شروع ہی (ف) اب زور کا عصا صیہون سے نکلتا ہی (۱۱۰ زبور ۲ و ۳) (دل چھد گئے) جیسے پطرس خود چھد گیا تھا (متی ۲۶-۷۵) (ف) کوئی وعظ ایسا موثر نہیں ہی جیسا واعظ کے تجربہ کا وعظ ہوتا ہی (ف) جنہوں نے مسیح کو میخوں سے چھیدا اب کہ سمجھ آئی اُنکی تمیز چھد گئی مسیح نے اپنے کلام سے اُن کے دل چھید دیئے (ف) اُس پیشگوئی کا شروع بھی اب ہو گیا (حوزکریا ۱۲-۱۰) میں لکھی تھی کہ میں داؤد کے گھرانے پر اور یروشلم کے باشندوں پر فضل اور مناجات کی روح برساؤنگا- اِسکا شروع اِسی وقت سے ہوا اور تکمیل جب ہو گی جبکہ تمام اسرائیل نجات پاویگا (رومی ۱۱-۲۶) اور یوں سارا اسرائیل بچ جائیگا جیسے لکھا ہی کہ چھوڑانیوالا صیہون سے نکلیگا اور بے دینی کو یعقوب سے دفع کریگا

(ف) بڑی فصل یا پاک فصل یا حقیقی فصل یا دنیا کی فصل کے کاٹنے کا یا اُس کے پہلے پھل کے کاٹنے کا یہہ پہلا وقت تھا اور اُسکا کاٹنا کلام الٰہی کے وسیلہ سے ہوا (ف) اُن کے دل چھد گئے دل میں زخم کاری لگ گیا پولس بھی ایسا ہی کاری زخم کھا کے بولا تھا کہ میں موا (رومی ۷-۹ و ۱۰) یعنے میرے نیک خیال اپنے حق میں اور اُنپر بھروسہ جو تھا وہ سب جاتا رہا

(ف) نیک بخت ہونے کا کوئی وسیلہ اِس سے اچھا نہیں ہی کہ آدمی خوار ہو جاوے اور جب ہلاکت آجاوے تب نیک بختی ہی کیونکہ وہ اِسی حالت میں چلاویگا کہ میں کھویا گیا اور کھوئے ہوؤں کے لئے مسیح خداوند آیا ہی تب وہ بچایا جائیگا (ف) دل چھد گئے عقل سے اور تدبیروں سے دل نہیں چھدتے ہیں دل روحانی طور پر صرف کلام حق سے چھدتے ہیں (پطرس اور باقی رسولوں کو کہا) یعنے سب نے ہجوم کرکے اُس رسول سے اور سب رسولوں سے ندامت کے ساتھ کہا (اے بھائیو) اب ملایم زبان سے بولتے ہیں جیسے پہلے پطرس نے اُنہیں کہا تھا (۲۹) وہی روح اب اُنمیں آگئی جو پطرس میں تھی

(ف) یہہ نتیجہ ہی اُس وعظ کا جو دل کے جوش سے ہوا جو بڑی تابعداری کی نیت سے ہوا جب واعظ آپ تابعدار خدا کا نہ ہوا ایسی تاثیر نہیں ہوتی ہی (ف) کاین اور یہودا اسکریوطی کا دل بھی چھد گیا تھا مگر یہہ اور قسم کا چھدنا تھا اِسکو ہم ٹوٹ جانا کہتے ہیں اُنکے دل ٹوٹ گئے تھے مگر اُن کے چھد گئے ہیں جن کے دل چھد جاتے ہیں وہ تابعداری کا

ارادہ کرتے ہیں اور جن کے دل ناامیدی میں ٹوٹ جاتے ہیں وہ خدا سے بھاگتے ہیں (پیدایش ۴-۱۳ متی ۲۷-۴)
(ف) وہ دل جسپر خدا سے صرف ہیبت اور خوف اور دہشت گرتی ہے وہ بھاگتا ہے مگر جسپر فضل گرتا ہے اُس میں خدا سے محبت پیدا ہوتی ہے اور وہ فرمانبرداری کا طالب ہے خدا کی مرضی دریافت کرتا ہے تاکہ اُسپر عمل کر کے خوف سے بچے (ہم کیا کریں) یعنے جو ہوا سو ہوا تمام عمر میں صرف غلطی ہی غلطی ہم سے ہوئی اب ہووے جو ہووے اگرچہ ساری دنیا کو چھوڑنا کیوں نہ پڑے ہم حاضر ہیں جو خدا کی مرضی ہے ہمیں بتلاؤ ہم بجا لانیکو حاضر ہیں (ف) وہ یہہ کہتے ہیں کہ یہہ یسوع جسے ہم نے مصلوب کیا بیشک خداوند اور مسیح ہے ہم سے بڑا گناہ ہوا ہمنے خدا کے بیٹے کو ذلیل کیا اب ہمارے ساتھہ کیا سلوک نہ کیا جائیگا پس ہمیں بتلاؤ کہ ہم کیا کریں کہ اِس گناہ سے بچیں اور برکات پاویں

۳۸ (۳۸) تب پطرس نے اُنکو کہا توبہ کرو اور تم میں سے ہر ایک گناہوں کی معافی کے لئے یسوع مسیح کے نام پر بپتسما لے تو روح القدس انعام پاؤ گے

رسول نے اور کوئی بات اُسوقت نہیں بتلائی صرف دل کی تبدیلی کی طرف ہدایت کی کیونکہ مرض دل میں تھا اُسنے کہا کہ اپنے دل کی طرف دیکھو اور پرانی اِنسانیت کو اُتارو اور نئی انسانیت کو پہنو (ف) یوحنا اصطباغی اور مسیح خداوند نے بھی اپنا کام لفظ (توبہ کرو) سے شروع کیا تھا اب کلیسیا اپنے کام کا شروع اِسی لفظ سے کرتی ہے کہ توبہ کرو (ف) اگرچہ روح القدس آگئی تو بھی آواز وہی ہے کہ توبہ کرو یعنے نہ صرف خدا کی دہشت رکھو اور دوزخ سے ڈرو جو گناہ کا نتیجہ ہے مگر گناہ سے نفرت کرو یعنے دہشت کی بات ہی چھوڑ دو

(ف) اگرچہ ساری دنیا وی بہبودی اور نفع گناہ سے ہووے تو بھی اُسے دور کرو خدا کو گناہ سے نفرت ہے تم بھی اُس سے نفرت کرو (ف) سچی توبہ میں اور جھوٹھی توبہ میں یہی فرق ہے کہ ایک گناہ سے ڈرتا ہے دوسرا گناہ کے نتیجہ سے ڈرتا ہے (ف) ملزم ٹھہرنے سے یا پچھتانے سے سلامتی نہیں ہے مگر جب گناہ سے چھٹی ملے تب آرام ہے (ف) نہیں لکھا ہے کہ صبر کرو یا کوئی استغفار پڑھو یا روزے رکھو یا خیرات دو مگر آنکہ توبہ کرو اور انجیل کو قبول کرو کیونکہ انجیل کا قبول کرنا توبہ میں شامل ہے (دیکھو تفسیر متی ۳-۲) کے ذیل میں کیا لکھا ہے (ہر ایک بپتسما لے) یعنے ہر کوئی توبہ کے ساتھہ پانیکا بپتسما مسیح کے نام پر لیوے یہہ نہایت ضروری بات ہے مگر بپتسما درست نہیں ہے بغیر توبہ و ایمان کے (ف) یہاں لکھا ہے کہ توبہ اور بپتسما چاہئیے پولوس کہتا ہے کہ ایمان اور بپتسما چاہئیے (اعمال ۱۶-۳۱) پس ایمان تکملہ ہے توبہ کا تو توبہ ایمان میں شامل ہے مراد آنکہ توبہ و ایمان کے ساتھہ بپتسما لینا موجب نجات ہے (ف) ہر ایک یہہ کام کرے کیونکہ جسقدر آدمی

آویں سب کے لئے بہتایت سے فضل موجود ہی (ف) جسقدر کوئی بڑا گنہگار ہی اُسیقدر زیادہ پاکیزگی مسیح سے ملتی ہی اگر توبہ و ایمان کے ساتھہ اُسکے پاس جاوے (ف) پہلے انجیل میں یوحنا کے بپتسما کا ذکر ہمنے سُنا ہی (لوقا ۳-۳) اب یہاں مسیح کے نام پر بپتسما لینے کا ذکر پہلے پہل سُنتے ہیں یہہ بپتسما یوحنا کے بپتسما کی نسبت بہت بڑا ہی اِس سے تمام برکات حاصل ہوتی ہیں یعنے یوحنا کا بپتسما صرف ایک طیاری کا بپتسما ہی مگر مسیح کا بپتسما معافی اور زندگی اور وراثت وغیرہ سب برکات کا موجب ہی (ف) اگرچہ بنی اسرائیل کا بپتسما ساری قوم کا لال سمندر میں ہوا تھا (۱ قرنتی ۱۰-۲) مگر اب اُنہیں بھی ضرور ہی ہر ایک نفر جدا جدا بپتسما پاوے

(ف) عیسائی آدمی تمام عمر توبہ و ایمان کا ستون پکڑے رہتا ہی مسیح خداوند کے نام پر گناہوں کی معافی کے لئے اور بپتسما اُس معافی پر ایک ظاہری مہر ہی (ف) بپتسما لو تب تم نجات پاؤگے یعنے غسل کرو ساری ناپاکی کو دھو ڈالو حسب قاعدہ مقررہ الہٰی کے جو بپتسما ہی (ف) یسوع کے نام پر لکھا ہی مگر مسیح خداوند نے فرمایا تھا کہ تثلیث مبارک کے نام پر بپتسما لینا چاہئے اِسکا سبب یہہ ہی کہ باپ اور روح کو مسیح سے جُدا کرنا ناممکن ہی ایک میں تین اور تین میں ایک ہی کبھی ایک اقنوم کا لفظ تینوں پر بولا جاتا ہی مگر بات ایک ہی ہی کیونکہ ہر سہ اقانیم ایک ہی ماہیت اور قدرت رکھتے ہیں (روح القدس کا انعام پاؤگے) یعنے جہاں گناہوں کی معافی ہی وہاں روح القدس کا انعام موجود ہی جسکو خدا راستباز ٹھہراتا ہی اُسے پاکیزگی بھی دیتا ہی (۱ قرنتی ۱-۳۰)

(ف) ایسا بڑا بھاری وعدہ کہ روح القدس کا انعام پاؤگے ہر ایک کو جو سچی توبہ کرتا ہی ہمیشہ بخوف دیسکتے ہیں کیونکہ سچے تایب کے لئے خدا ضرور اِس وعدہ کو پورا کرتا ہی اِسلئے بخوف عیسائی لوگ یہہ وعدہ پیش کرتے ہیں (ف) روح القدس عیسائی نہیں دیسکتے۔ اگر کسیکو ملے تو بطور انعام کے مسیح سے ملتی ہی (ف) دیکھو یوحنا والے جواب سوال میں اور اِس تقریر میں کتنا فرق ہی (لوقا ۳-۱۰) (ف) کاشکے ہمارا ہر دن بپتسما کا دن ہووے کہ خدا کی روح ہر روز ہم پاتے رہیں (ف) جب ہمنے روح القدس کا انعام پایا ہی تو چاہئے کہ جو ہدایات روح القدس سے ہوئی ہیں اُنکی پیروی ہم لوگ کرتے رہیں

(ف) اعتراض آتا ہی کہ توبہ ایک کام ہی اور روح نہ بخشش ہی مگر اجرت ہی پس نجات اعمال پر ہوئی جواب آنکہ نجات نہ اُس کام سے ہی جو ہم کرتے ہیں مگر اُس سے ہی جو خدا کرتا ہی اور توبہ بھی فضل الہٰی سے ہی جس کے وسیلہ وہ ہمکو اپنے بیٹے کے پاس کھینچتا ہی اور بپتسما مسیح کی سنگت کا وسیلہ ہی پر نجات محض بخشش الہٰی ہی

۳۹

(۳۹) کیونکہ یہہ وعدہ تمہارے اور تمہارے لڑکوں کے واسطے ہی اور سب کے لئے جو دور ہیں جتنوں کو ہمارا خداوند خدا بلاوے

(یہہ وعدہ) یعنے روح کے ملنے کا جو نئے عہدنامہ کی بڑی برکت ہی (یوئیل ۲-۲۸ و ۲۹) یہہ وعدہ کلیسا پر اُترنے کو تھا جب مسیح اپنے جلال کو پہونچ جاوے (یوحنا ۷-۳۸ سے ۳۹ تک) (تمہارے واسطے) تم دیکھو اعمال ۳-۲۶ لوقا ۲-۱۱ تمہارے لئے نجات دینیوالا پیدا ہوا پہلے تمہیں نجات کی خبر دی گئی (تمہارے لڑکوں کے واسطے) جب خدا نے تمہارے ساتھہ عہد کیا تو تمہارے لڑکوں کے ساتھہ بھی کیا اُسی عہد کی مہر بپتسما ہی پس بچوں کو بپتسما دینا چاہئے کیونکہ وے بھی ابراہیم کی نسل ہیں (سب کے لئے جو دور ہیں) یعنے تمہارے بعد سب کے لئے یہہ وعدہ ہی جو دور ہیں یعنے غیر قوم کے لوگ (یشعیا ۵۷-۱۹ و ۴۹-۷، وافسی ۲-۱۳)

(ف) اگلے پیغمبر اور سب نیک یہودی غیر قوم کی نجات کی انتظاری بھی کرتے تھے لیکن وے جانتے تھے کہ سب غیر قوم یہودی مرید ہو کے نجات پاوینگے مگر بھید یہہ تھا کہ غیر قوم ہی ہو کے نجات پاوینگے مگر روحانی یہودی ہونا پڑیگا جیسے ہر یہودی کو بھی حقیقی یہودی ہونا ضرور ہی

(ف) ابراہیم کی برکت غیر قوم کو بھی بوسیلہ مسیح کے ملتی ہی (گلاتی ۳-۱۴) (جتنوں کو خداوند خدا بلاوے) نہ تمام غیر قوم مگر جسقدر بُلائی جاویں (ف) جسے چاہتا ہی خداوند خدا بُلاتا ہی جسکو چاہتا ہی انجیل سنوا دیتا ہی (ف) اِس آیت سے ہمیں ترغیب ہوتی ہی کہ انجیل ہر شخص کو سُناویں جسکو خدا بُلاویگا وہ آجاویگا خواہ وہ کسیقدر دور ہو سارے آنیوالوں کے واسطے جگہ تیار ہی (لوقا ۱۴-۲۱) جلد شہر کے بازاروں اور گلیوں میں جا اور غریبوں اور لنجوں اور لنگڑوں اور اندھوں کو یہاں لا (ف) قوم یہود خدا کی کلیسا تھی جس میں عورت مرد بچے سب مل کے شامل تھے آج کے روز اگر پطرس یوں کہتا کہ تم میں جو بالغ ہیں بپتسما پا کے شریک ہو جاویں مگر بچے شامل نہوویں تو یہودی کیا جواب دیتے کہ واہ واہ صاحب قدیم سے بچے کلیسا میں شامل رہے یہہ تم نے عجیب بات آج سُنائی کہ بچے شامل نہوویں مگر پطرس نے لفظ ہر ایک میں عورت مرد اور بچے بھی شامل کر کے کہا۔ تب وہ چپ رہے تھے کیونکہ جان گئے تھے کہ آج تک ہمارے بچے بھی عہد میں شامل تھے اور آج بھی حصہ پاتے ہیں پس پنتکوست کے دن بچے بھی شامل تھے (ف) خدا نے ابراہیم سے کہا تھا کہ میں تیرا اور تیری نسل کا خدا ہونگا اور نشان یہہ تھا کہ آٹھہ روز کا بچہ ختنہ کیا جاتا تھا اسوقت پطرس نے بھی بچوں کو بپتسما میں شامل کیا ہی

۴۰ (۴۰) اور اُسنے بہت اَور باتوں سے گواہی دی اور نصیحت کی اور کہا اپنے کو اُس ٹیڑھی قوم سے بچاؤ

(بہت اَور باتوں) یعنے یہاں سارا وعظ نہیں لکھا گیا ہی مگر اُس وعظ کا یہہ خلاصہ ہی جو مذکور ہی (ٹیڑھی قوم) یعنے مخالف لوگ اور جنکا ولیرہ خدا کو پسند نہیں ہی وے گناہ کو پسند کرتے ہیں (التسلونیقی ۲-۱۵) ہلاکت کی راہ پر چلتے ہیں (اپنے کو بچاؤ) جیسے نوح نے اور لوط نے آپکو اپنے زمانہ کی ٹیڑھی قوم سے الگ کیا تھا (ف ۱) بپتسما اب تک ہمیں بھی بچاتا ہی (اپطرس ۳-۲۱) (ف ۲) سب عیسائیوں نے آپکو یروشلم کی بربادی کے وقت بچایا جب یہودیوں سے جدائی کو اختیار کیا ٹیڑھی قوم کے ساتھہ ہلاکت میں جانے سے اکیلا رہنا بہتر ہی

(ف ۳) آپ کو بچاؤ یونانی سے اِس لفظ کا ترجمہ یوں بھی ہوسکتا ہی کہ خدا کو بچانے دو تمہیں یعنے خدا چاہتا ہی کہ تمہیں بچاوے پس تم اُسے یہہ کام کرنے دو سرکشی کرکے ہلاکت میں نہ کودو (اتمطاؤس ۲-۴) سرکشی اور غفلت کرکے اُس کی نیک مرضی کو نہ چھوڑو دیکھو (لوقا ۷-۳۰) فریسیوں اور شریعت کے حکیموں نے اپنے خلاف پر خدا کے ارادے کو ٹالدیا

(ف ۴) جوکوئی آپ کو بچانا چاہتا ہی چاہیئے کہ بدوں سے الگ ہو جیسے وبا کے گھر سے یا ہلاک کنندہ دشمن کی سنگت سے لوگ الگ ہوجاتے ہیں اسیطرح شریروں سے الگ ہو جانا چاہیئے

(ف ۵) یہودی لوگ آج تک ٹیڑھی قوم ہی اور ٹھٹھہ بازی اور شرارت سے باز نہیں آتے اور بڑے بڑے غرور انمیں بھرے ہیں اور نہایت واہیات باتیں بولتے ہیں اُنکی آنکھوں پر پردہ ہی اور اُنکے دلوں میں سختی ہی وے خدا سے پھر گئے وے جھوٹھہ بولتے ہیں اور اُنکی دلیلیں باطل مقدمات سے مرکب پائی جاتی ہیں بعض طالب حق چاہتے ہیں کہ اُنسے ملاقات کرکے کچھہ پوچھیں پر یاد رکھنا چاہیے کہ وہ ٹیڑھی قوم ہی اور اُنکا ٹیڑھا پن تھوڑی سی سنگت کرنے سے معلوم ہوسکتا ہی

۴۱ (۴۱) پس اُنہوں نے اُس کی بات خوشی سے قبول کرکے بپتسما پایا اور اُسی روز تخمیناً تین ہزار آدمی شامل ہوئے

(اُنہوں نے) یعنے اُن لوگوں نے جنکا نہ فقط دل چھِدگیا تھا بلکہ جو خدا کی تابعداری بھی چاہتے تھے (قبول کرکے)

بیشک یہہ بات قبول کرنے کے لایق تھی اُنہوں نے نہایت خوب کیا (۱ تمطاؤس ۱-۱۵) یہہ بات برحق اور کمال قبولیت کے
لایق ہی کہ مسیح یسوع گنہگاروں کے بچانے کو دنیا میں آیا جن میں سب سے بڑا میں ہوں (خوشی سے) دین مسیحی کا یہہ بڑا
نشان ہی کہ وہ خوشی سے قبول کیا جاتا ہی نہ جبر سے نہ غرض نفسانی سے نہ کسی دوسرے سبب سے مگر صرف خوشی سے
کیونکہ خدا کو وہی رغبت پسند ہی جو اپنی خوشی سے اُس کی اطاعت بدل وجان کرتی ہی (تین ہزار) ایک دن میں اِسقدر
لوگ عیسائی ہو گئے اب خدا کی بادشاہت پھیلی اب ضرور دنیا پر غالب آوینگے اور سب کو دبالینگے اور بہت بڑھینگے
کیونکہ خدا اُن کے ساتھ ہی

(ف ۱) دیکھو یہاں سے صاف ظاہر ہی کہ خداوند مسیح نے جب پطرس سے یوں کہا تھا کہ مت ڈر آج کے بعد تو آدمیونکا
مچھوا ہوگا تو اُسوقت یہہ واقعہ مسیح خداوند کے پیش نظر تھا وہ عالم الغیب خدا ہی اُسنے بہت ہی درست کہا تھا (ف ۲)
اِس کام میں صرف پطرس ہی نہ تھا بلکہ سب رسول علیحدہ علیحدہ زبانیں بول کے اِس میں شریک تھے کیونکہ گیارہ اور
بھی کھڑے ہوئے تھے اور جواب پطرس کی طرف سے اور اُن سب کی طرف سے تھا جسپر یہہ جماعت عیسائی ہوئی ہی
(آیت ۱۴ و ۳۷) کو دیکھو (بپتسما پایا) گمان غالب نہیں ہی کہ تین ہزار نے ایکدن میں غوطہ کا بپتسما پایا ہو اور یروشلم میں بھی
ایسا پانی نہیں تھا مگر ایک چھوٹی ندی کدرون اور بعض چھوٹے چھوٹے تالاب بھی تھے پس معلوم ہوتا ہی چھینٹا پایا تھا نہ غوطہ
یہہ انہونی بات ہی کہ وہ سب اُسدن کدرون میں گئے ہوں اگر وے سب اکٹھے ہوکے کدرون پر جاتے تو خوف مخالفت سے
ضرور تھا نہیں سرکار روکتی پس غوطہ جب دیا گیا ہی جب اچھا موقع ملا نہ ہر وقت (ف ۱) یقین ہی کہ سب نے یہہ اقرار کیا ہوگا کہ
ہم گناہ کو ترک کرتے ہیں اور الٰہی اطاعت قبول کرتے ہیں اور مسیح پر ایمان لاتے ہیں یعنے وہی اقرار جو اِسوقت ہم لوگ بپتسما
پاتے وقت کیا کرتے ہیں خواہ الفاظ جُدے ہوں یا نہوں اقرار ایک ہی ہی (ف ۲) ترتلین اور اُرِجن اور سپرین یہہ تین
بزرگ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے وقت کے اُسقف سے یوں پوچھا تھا کہ غیر قوموں کے میلے تماشے میں جانا جایز ہی یا نہیں
تب اُسقف نے یوں جواب دیا کہ اپنا اقرار جو تم نے بپتسما کے وقت کیا تھا یاد رکھو۔ یہانسے ثابت ہی کہ اقرار شروع سے آتا ہی
(ف ۳) یہہ سب بپتسما پانیوالے لوگ اگر سب کے سب سرِنو پیدا ہوئے تھے تو عجب قدرت ظاہر ہی یا آنکہ سب نے
اُسی وقت نیا جنم نہ پایا ہو مگر بموجب حکم مسیح خداوند کے (متی ۲۸-۱۹) جو کوئی گواہی کا قبول کرنیوالا ملا رسولوں نے فوراً
بپتسما دیا تھا اُسکے بعد تعلیم کی تھی بموجب حکم (متی ۲۸-۱۹) (ف ۴) پنتکوست سے پہلے کلیسیا اِنسانی جسم کے موافق تھی
جس میں جان نہیں ہی جب روح آگئی تو کلیسیا جیتی جان ہوئی جیسے آدم جیتی جان ہوا تھا (پیدایش ۲-۷) اُسی دنسے
کلیسیا میں بڑھنے کی طاقت آئی پس جہاں کلیسیا وہاں خدا کی زندگی ہی اور جہاں زندگی الٰہی ہی وہاں کلیسیا ہی اور خدا کا

فضل ہی (ف) نئی پیدایش کا شروع یہہ ہی کہ پہلے سچائی کا کلام دل میں آجاوے (ف) ابدی زندگی یا ابدی ہلاکت اِسی سے حاصل ہوتی ہی کہ کلام کو سنیں اگر قبول کیا بچ گئے اور جو قبول نہ کیا خود مردود ہو گئے

(ف) اگر رسول لوگ اُسوقت ہماری مانند لوگوں سے سارٹیفکٹ مانگتے کہ کہاں کے رہنے والے ہو کیسے آدمی ہو کون معتبر آدمی تمہیں جانتا ہی کون تمہارے بپتسما کے لئے سفارش کرتا ہی اگر اِسطرح کے سارٹیفکٹ اُن تین ہزار سے اُس ایک ہی دن میں مانگے جاتے تو اِتنے آدمی ایک دن میں کیونکر عیسائی ہوتے پس ایسے سارٹیفکٹ وہاں نہیں مانگے گئے (ف) اِسوقت کے روحانی مچھوے یعنے پادری لوگ مشکل سے ایک دو مچھلی پکڑتے ہیں اور اِسوقت کلیسا میں سے اُسوقت کی نسبت زندگی کی طاقت کم ہو گئی ہی اور اِسوقت مکّاری سخت کا بھی بازار گرم ہی اِسلئے سوچ سمجھ کر بپتسما دینا چاہئے اور بعد بپتسما کے تعلیم بھی دینا نہایت ہی ضرور ہی

(ف) پھر تین ہزار تو یہودی تھے کلام وہی تھا جو پہلے سے اُن کے ہاتھہ میں تھا تھوڑی سی غلطی تھی ذرا سی تعلیم سے درست ہو گئی پر غیر قوم کا یہہ حال نہیں ہی اُن میں تہہ پر تہہ بیہودہ خیال بھرے ہیں بالکل اِس بڑے الٰہی دفتر سے ناواقف ہیں اِسلئے وے زیادہ توجہہ کے محتاج ہیں

(۴۲) اور رسولوں کی تعلیم اور ملنساری اور روٹی توڑنے اور دعا مانگنے میں قایم رہے

(تعلیم) یعنے اُن لوگوں نے آپ کو رسولوں کی تعلیم کے سپرد کر دیا تاکہ خوب سیکھیں اور عمل کریں اور ہمیشہ دعا بندگی بھی کی (ف ۱) رسولوں کی تعلیم کا ماننا نہایت ضروری جو کچھہ اُنہوں نے اِنجیلوں میں یا خطوط وغیرہ میں لکھا ہی یہی اُنکی تعلیم ہی اُسی کو ماننا چاہئے اور حجتیں نکالنا اور اپنی اپنی راےکو دخل دینا اور اُنکے دستورات کی اپنی رسمیات سے درست کرنا گمراہی بھائیوں کی عادت ہی اِس سے بچنا چاہئے (۱ پطرس ۲-۲) نو پیدا بچوں کی مانند کلام کے خالص دودھ کے مشتاق ہو تاکہ تم اُس سے بڑھتے جاؤ (ف ۲) کافی نہیں ہی کہ عیسائی ہو جاویں مگر یہہ کہ قایم رہیں عیسائیت میں جنہوں نے اپنے نام بپتسما کے رجسٹر میں لکھوائے ہیں چاہئے کہ خدا کے کلام کو سیکھیں بچپن سے (ف ۳) خدا صیہون کے دروازوں کو پیار کرتا ہی چاہئے کہ ہم بھی کریں (روٹی توڑنے) معلوم ہوتا ہی کہ عشاء ربانی کا ذکر یہاں لکھا ہی جیسے (اعمال ۲۰-۷ و ۱۱ و مرقس ۱۴-۲۲ و ۱ قرنتی ۱۰-۱۶) میں روٹی توڑنا بمعنے عشاء ربانی کے آیا ہی (ف) مسیح خداوند نے پہلے فسح کا تبرہ شام کے وقت کھایا تھا اُسکے بعد عشاء ربانی کی تھی اِسی طرح شاگرد لوگ شام کا کھانا کھاکے عشاء ربانی مدت تک کرتے رہے تھے (ف ۲) اُسوقت بغیر بپتسما کے کوئی آدمی عیسائی نہیں ہوا اور جب بپتسما پاکے عیسائی ہوا تو بعد تعلیم عشاء ربانی اور عبادت الٰہی میں شریک ہوا

فضل کے وسایل جو ہیں یعنے بپتسما وعشا و دعا یہہ سب اُسوقت موجود تھے اور جماعت نے اُنکی حفاظت کی تب فضل نے جماعت کی حفاظت کی (ف) اُسوقت کے عیسائی راہب اور فقیر بھی نہوے تھے نہ گوشہ نشین ہوئے تھے بلکہ مجلسیں کرتے تھے اور ایک دوسرے کی ترقی کا باعث تھے (ف) عیسائی بڑھتے تھے شمار میں اور فضل میں یہہ بات نہایت ضرور ہی کہ عیسائی فضل میں بڑھیں (افسی ۲-۲۱) کیونکہ جو کوئی نہیں بڑھتا ہی وہ گھٹتا ہی اور جو گھٹتا ہی وہ سخت گھٹ جاویگا کیونکہ جس کے پاس ہی اُسے اور بھی دیا جائیگا

(ف) خدا چاہتا ہی کہ دنیا میں ایک دیدنی کلیسیا بھی ہو نہ فقط روحانی عبادت کے ساتھہ بلکہ ظاہری عبادت کے ساتھہ بھی تاکہ دنیا میں ایک خدا کی قوم خدا کی عبادت کرتی ہوئی نظر آوے اور اُن کے درمیان روح پاک سکونت کرے (ف) اُسوقت کہ یہہ جماعت ظاہر ہوئی اُن کی صورت اور حالت دیکھنے سے معلوم ہوجائیگا کہ اب خدا کا خیمہ آدمیوں کے ساتھہ ہی اور وہ ابد تک اُن میں سکونت کریگا (آیت ۴۲ سے ۴۷ تک پر غور کرو) کہ بدون حقیت الہی کے یہہ برکات اُن میں ہرگز نہیں آسکتی تھیں پر خدا اُن میں آبسا تب وے ایسے ہوگئے

۴۳ (۴۳) اور ہر نفس کو خوف آیا اور بہت سی کرامتیں اور نشانیاں رسولوں سے ظاہر ہوئیں

(ہر نفس کو خوف آیا) باہر والوں پر بھی ہیبت اور خوف چھا گیا (اعمال ۵-۵) جیسے شروع میں بھی ہوا تھا (لوقا ۱-۶۵) مطلب یہہ ہی کہ وہ قبول کر گئے کہ یہہ خدا کی اُنگلی ہی جس سے یہہ قدرت ظاہر ہی (خروج ۸-۱۹) تب جادوگروں نے فرعون سے کہا کہ یہہ خدا کی اُنگلی ہی (لوقا ۱۱-۲۰) پر اگر میں خدا کی اُنگلی سے دیوؤں کو نکالتا ہوں تو بیشک خدا کی بادشاہت تمہارے پاس آپہونچی ہی (ف) دیکھو آگ کی دیوار کلیسیا کی حفاظت کرتی ہی تاکہ نازک اور کمزور پودے نقصان نہ اُٹھاویں (کرامتیں اور نشانیاں) یہہ سب ظاہری نشان تھے اِسبات کے کہ خدا اُنکے ساتھہ ہی (ف) کرامتیں و نشانیاں ایمان کا وسیلہ نہیں ہیں ایمان صرف کلام سے آتا ہی مگر ان نشانیوں سے آدمی کا دل کلام کا قایل ہوکے اُسے سُنتا ہی اور جانتا ہی کہ خدا یہاں ہی

۴۴ (۴۴) اور سب جو ایمان لائے اِکٹھے رہے اور ساری چیزوں میں شریک تھے

(اکٹھے رہے) روحانی ترقی ایمانداروں کی سنگت سے بہت ہوتی ہی اور ہر ایماندار دوسرے ایماندار سے محبت رکھتا ہی اپنا بھائی جانتا ہی (۱ یوحنا ۵-۱) ہر کوئی جو والد سے محبت رکھتا ہی وہ اُس سے بھی جو اُس سے متولد ہوا ہی محبت رکھتا ہی۔ ایسے آدمی کا دل نئی زندگی سے بھرا ہوا ہوتا ہی اور سب نئی زندگی کے لوگ نئی اور روحانی رشتہ داریاں آپس میں پیدا کرتے

ہیں (ساری چیزوں میں) شراکت دکھلاتے تھے (ف ۱) یہہ معاملہ ایک عجیب بات ہی اور اوایل کلیسیا میں خاص یروشلم ہی کے درمیان یہہ واقع ہوا تھا کہ ایک دوسرے کے مال میں بھی شریک تھا (ف ۲) شاید اِسکا سبب یہہ تھا کہ نئے عیسائی اپنی قوم میں سے خارج ہو گئے تھے اِسلئے سب مثل بھائیوں کے اِکٹھے ہو گئے اور ایک تن اور ایک دل ہو کے خدا کے سامہنے حاضر تھے (ف ۳) دیکھو (رومی ۱۲-۱۳) مقدسوں کے احتیاجوں کے شریک ہو (گلاتی ۶-۶) جو کوئی کلام سیکھتا ہی سکھانیوالے کو ساری نعمتوں میں شریک کرے (عبرانی ۱۳-۱۶) بھلائی اور سخاوت کرنا مت بھولو- یہہ روح جو اُن میں تھی ایسی ہی روح آجکل بھی سچے عیسائیوں میں پائی جاتی ہی مگر نہایت کم عیسائیوں کو بہت فکر کرنا چاہئے کیونکہ دل بڑا فریبی ہی قسم قسم کی تاویلیں کر کے روتی ہوئی تمیز کا مُنہہ بند کرنا چاہتا ہی (ف ۴) مال رکھنا گناہ نہیں ہی مگر بھائیوں کی حاجتوں کا نہ دفع کرنا گناہ ہی عیسائی روح کہتی ہی جو میرا ہی تیرا ہی پر دنیاوی روح کہتی ہی جو تیرا ہی میرا ہی ایک کہتا ہی جو میرے پاس ہی تو لے دوسرا کہتا ہی جو تیرے پاس ہی مجھے ضرور دے (ف ۵) یہاں دنیاداروں کے ساتھہ دُشمنی نہیں ہی کہ اُنکا دنیاوی مال لیا جاوے مگر غریبوں کی طرف محبت دکھلائی جاتی ہی نہ زور زبردستی سے مگر مین خوشی سے

(ف ۶) بغیر محبت کے روح نہیں آسکتی کیونکہ آسمانی محبت نے روح القدس کو بھیجدیا اور آدمیوں کی دلی محبت نے روح القدس کو قبول کیا اور محبت سے یگانگت پیدا ہوئی اور یگانگت سے ظاہر ہوا کہ کلیسیا خدا کی عمارت ہی پس عیسائیوں میں نہ صرف مالی شراکت ہی مگر دلی شراکت ہی جس سے مالی شراکت بھی ظاہر ہوئی

۴۵ (۴۵) اور اپنی ملکیت اور اسباب بیچتے اور ہر ایک کو اُسکی حاجت کے موافق بانٹ دیتے تھے

دیکھو (اعمال ۴-۳۴ و ۳۷) (ملکیت) یعنے زمینداری اور خانہ داری کا اسباب وغیرہ جو جس کے پاس تھا- (اعمال ۵-۱) (بیچتے) نہ مال اُڑانے کو اور برباد کرنے کو اور کنگال بننے کو مگر خود غرضی کے برباد کرنے کو بیچتے تھے تاکہ خدا سے زیادہ پاویں (متی ۱۳-۴۴) (ف ۱) جس کے ہاتھہ میں آسمانی میراث آگئی وہ دنیاوی میراث کو بہت قیمتی نہیں جانتا ہی (ف ۲) جسقدر مسیح کی طرف زیادہ محبت ہی اُسی قدر پڑوسی کی طرف بھی محبت ہو گی (لوقا ۱۲-۳۳) اپنا مال بیچو اور خیرات کرو اپنے لئے بٹوا بناؤ جو پُرانا نہیں ہوتا خزانہ جو نہیں گھٹتا آسمان پر جہاں چور نہیں پہونچتا اور نہ کیڑا کھاتا ہی (ف ۳) یہہ بات ایسی ہی کہ اگرچہ بعض عیسائیوں نے بعض وقت ایسا کیا بھی ہی مگر نہ اِسطرح جسطرح یروشلم کی کلیسیا میں ہوا بعض وقت جو چیز بچے کے لئے بہتر ہی جوان اور بُڈھے کے لئے نامناسب ہی شاید وقت اور حالت کی مناسبت کے سبب یروشلم میں ایسا ہوا (ف ۴) گمان غالب ہی کہ جب مسیح خداوند دنیا میں تھا اور اُس نے یروشلم کی بربادی کی

خبر شاگردوں کو دی تھی تو اُنہیں کمال یقین تھا کہ یروشلم برباد ہو جائیگی اور ہم لوگ یہاں نہ رہینگے سارے لوگوں کو اپنی ملکیت چھوڑ کر مرنا یا بھاگنا پڑیگا پس ہم اپنی دنیاوی ملکیت اِس فرصت کے وقت میں بیچکر آسمانی ملکیت حاصل کریں تا نہ ہماری ملکیت برباد ہو پس یروشلم کی بربادی کیوقت عیسائیوں نے کچھہ نہیں کھویا نہ کوئی عیسائی اُس وبال میں مرا اور نہ کسیکی ملکیت وہاں برباد ہوئی مبارک بندے خداوند کے فضل سے قہر کے وقت امن سے نکلے اور سب شریعہ اپنی ملکیت کے وہاں برباد ہوئے تھے (ف) جب مصیبت کے دن نزدیک آتے ہیں اور جان کو منتی ہے تب بخیل بھی دل کھول کے بخشتا ہے پر وے تو نئے عیسائی اور روحانی لوگ تھے وہ کیوں نہ دل کی کشادگی سے بخشتے شاید بعض نے تنگ دلی اور ریاکاری سے بھی ایسا کیا چنانچہ حننا وسفیرا کا قصّہ آتا ہے (ف) واعظ نے کیا خوب کہا ہے (واعظ ۱۱-۲) سات کو بلکہ آٹھہ کو حصّہ دے کیونکہ تو نہیں جانتا ہے کہ زمین پر کیا بلا آویگی (ف) ایسی بات کرنے کا حکم کبھی نہیں ہوا (اعمال ۵-۷) مگر سب نے اپنے دلکی خوشی سے ایسا کیا تھا (ف) یہاں سے یہہ بھی سیکھتے ہیں کہ اوایل کلیسیا میں دونوں قسم کے لوگ تھے غریب امیر دینیوالے اور لینے والے محتاج اور غنی جیسے اب بھی ہیں اور یہہ کہ محتاجوں کی فکر دولتمند بھائی اپنی خوشی سے کرتے تھے اور کیسی بڑی فکر اُنہوں نے اُن کے لئے کی تھی ای میرے بھائیو اُن آیات پر فکر کرو (۱ قرنتی ۱۶-۲ و یعقوب ۲-۱ سے ۵ و ۴-۱۳ و ۱ تمطاؤس ۶-۱۷) (ف) یروشلم کی کلیسیا اس کے بعد ایک بڑی مفلس کلیسیا نظر آتی ہے شاید اسی سبب سے مفلس ہوگئی ہوں اِن آیات کو دیکھو (رومی ۱۵-۲۵ و ۲۶ و ۱ قرنتی ۱۶-۱ سے ۲ و ۲ قرنتی ۸ و ۹ باب تمام و اعمال ۱۱-۳۰ و ۲۴-۱۷ و ۶-۱) پر خدا کی بعض جماعتوں نے اُن بھائیوں کی مفلسی میں اُنکی بھی مدد کی جیسے اُنہوں نے بھی ایک وقت میں مفلس بھائیوں کی مدد کی تھی

(ف) یہہ بات نہیں ہے کہ سارے لوگوں نے ایسا کیا نہیں اکثروں نے ایسا کیا تھا بعض نے نہیں بھی کیا۔ چنانچہ مرقس کی والدہ نے اپنا گھر رکھہ چھوڑا تھا (اعمال ۱۲-۱۲)

(ف) پر جہاں خدا نے آگ کی زبانیں بانٹی تھیں وہاں کے لوگوں نے اپنے مال بھی بانٹ دیئے تھے نتیجہ یہہ ہے کہ جہاں روح ہے وہاں بخشش ہے

۴۶ (۴۶) اور ہر روز ایک دل ہو کے ہیکل میں رہتے اور گھر گھر روٹی توڑ کے خوشی اور سیدھے دل سے کھانا کھاتے تھے

(ہیکل میں رہتے) کیونکہ ابھی ہیکل برباد نہیں ہوئی تھی آخر وہ ایک وقت میں خدا کا گھر تھا جب تک خدا آپ آ سے

نہ گرا دے تب تک مناسب تھا کہ وہاں عبادت کریں اور یہودیوں کے دستور پر قایم رہیں تاکہ اُسکی کلیسیا ہو جاویں جسنے یوں دعا کی تھی کہ وے سب ایک ہوویں (ف) اُن لوگوں کے دلوں میں تفرقہ کی روح نہ تھی مگر یگانگت چاہتے تھے جو لوگ پھوٹ کے باعث ہیں وہ خدا کا اچھا خاندان نہیں ہو سکتے (ف) اگرچہ ہیکل کے سرداروں نے زندگی کے مالک کو قتل کیا تھا تو بھی شاگردوں نے نفرت کر کے ہیکل کو نہیں چھوڑ دیا جیسے اِسوقت بعض مغرور عیسائی کسی کسی پادری صاحب سے کبھی کبھی کسی بات پر خفا ہو کے گرجا کا جانا چھوڑ دیتے ہیں کہتے ہیں کہ وہ بائی چرچ ہے ہم اُسکے گرجا میں نہ جاوینگے ہیں اُس کی شکل سے نفرت آتی ہے آپ ہی اِنصاف کرو کہ کیا اِن میں اور اُن میں ایک ہی روح ہے (ف) یہہ عیسائی جو ہیکل میں آتے تھے ضرور عہد عتیق کو روح کی ہدایت سے اور طرح پر سمجھے تھے جسطرح پر ہم اِسوقت سمجھتے ہیں پر یہودی لوگ اُسے پرانے دستور پر اپنی روایات کی آمیزش سے سمجھتے تھے جیسے وہ اِسوقت بھی سمجھتے ہیں اور واعظ وہاں پر یہودی تھے تو بھی یہہ کمزور عیسائی چپ چاپ اُن کی تقریریں سُنتے تھے اور بھبک نہیں اُٹھتے تھے بلکہ اُن کے غلط بیان چھوڑ کر سچے بیان پسند کیا کرتے تھے اور بنیاد اُس کی یہہ تھی کہ یگانگت کے طالب تھے نہ پھوٹ کے باعث دیکھو جب سے یہہ پھوٹ کی روح عیسائیوں میں آگئی ہے تب سے کسقدر فرقے پیدا ہوئے ہیں بھائیو خدا سے ڈرو یگانگت میں قایم رہو تب خدا تمہارے ساتھ رہیگا (ف) ایک سبب عدم جدائی کا یہہ بھی تھا کہ کوئی نہ جانے کہ مسیح کی اِنجیل شریعت موسوی کے برخلاف ہے ایک ہی چیز ہے انبیا اور شریعت میں مسیح کی بہت پیشگوئیاں ہیں بلکہ شریعت ہی کی غایت مسیح ہے (ف) ہیکل اور رسومات شرعیہ نے مسیح کی راہ کو طیار کیا تھا تو بھی وہ سایہ تھا (عبرانی ۱۰-۱) پر بدن مسیح کا ہے جبکہ وہ سایہ تھا جب سایہ برباد ہوا بدن رہگیا

(ف) اگرچہ ہیکل میں جمع ہوتے تھے تو بھی روحانی بھوکھ پیاس بجھانے کی پوری باتیں اُن نفسانی معلموں سے نہیں سُن سکتے تھے کچھہ کچھہ سُنتے تھے جو کلام کی باتیں تھیں اِسلئے اُنہیں ضرورت ہوئی کہ بالاخانہ میں ہی صرف عیسائی لوگ جمع ہوا کریں اور کلام کے اسرار کا چرچا کر کے روحانی غذا حاصل کریں تا وقتیکہ خدا ہمارے گرجا بھی دنیا میں جاری کرے (گھر گھر) یعنے اپنے اپنے گھروں میں بھائیوں کو بلاتے تھے اور عبادت کرتے تھے (ف) جس لفظ کا ترجمہ گھر گھر ہے اُسکا ترجمہ یہہ بھی ہو سکتا ہے کہ (اُسی بالاخانہ میں اپنے گھر کے اندر) یعنے ہیکل میں ہر روز دعا کے وقت جایا کرتے تھے اور عشا ربانی کا دستور اور عیسائیت کے تذکرے اپنے گھر پر جو بالاخانہ تھا کرتے تھے (ف) معلوم ہوتا ہے کہ اتوار کے روز جمع ہوتے تھے اتوار کی بزرگی اُن کے دلوں میں تھی کیونکہ خداوند اُس دن جی اُٹھا تھا دیکھو (اعمال ۲۰-۷) ہفتہ کا پہلا دن اتوار ہے اتوار کی بزرگی شروع سے آتی ہے اسوقت اکثر عیسائی اتوار سے غافل ہیں اور اپنا نقصان کرتے ہیں

(خوشی سے) جمع ہوتے تھے نہ رسولوں کے خوف سے جیسے اِسوقت بعض لوگ پادریوں کے لحاظ سے جمع ہوجاتے ہیں اِسلئے وہ برکت نہیں پاتے کیونکہ نہ خوشی سے خدا کی حضوری میں آتے ہیں مگر ریاکاری سے اور حکمت عملی سے تب برکات سے محروم اور دل کی سختی سے بھر جاتے ہیں اور اپنے لئے غضب جمع کرتے ہیں (ف) جہاں گناہ کی معافی ہے اور روح القدس سکونت پذیر ہے وہاں سب کام خوشی کے ساتھہ ہوتے ہیں یہہ لوگ عام کھانے میں بھی خوشی کرتے تھے کیونکہ حقیقی خوشی انہیں مسیح نے بخشی تھی کا شکہ یہہ خوشی ہمارے دلوں میں بھی آجاوے (ف) واعظ کہتا ہے (واعظ ۹-۷) اپنی راہ چلا جا خوشی سے اپنی روٹی کھا اور خوشدلی سے اپنی مے پی کہ خدا ابھی تیرے کاموں کو قبول کرتا ہے (سیدھے دل سے) یعنے اُس دلسے جس میں کجروی نہیں ہے نہ ریاکاری ہے نہ فریب ہے مگر سادگی ایمان محبت ہے (ف) کیسی پاک ہے وہ مجلس اور وہ گھر اور وہ سنگت جہاں سیدھے دل کے لوگ جمع ہیں وہاں کیسی برکت نازل ہوگی افسوس ہے اُن مجلسوں اور گھروں اور سنگتوں پر جہاں ٹیڑھے دل کے لوگ جمع ہوکر سیدھے دل کے لوگوں کو فریب دیتے ہیں وہاں سے کیا کیا آفتیں نکلتی ہیں

(ف) دلکی صفائی اور دوستی دین عیسائی کے دو بڑے زیور ہیں جن لوگوں کو یہہ زیور عنایت ہوئے ہیں وہ کیسے آراستہ اور خوبصورت ہیں وے خدا کے سامہنے کھڑے ہونے کے لائق ہیں (ف) اُنکی مجلس میں امیر لوگ سیدھے دلسے خوشی کے ساتھہ دیتے تھے اور غریب لوگ صاف دل سے خوشی کے ساتھہ لیتے تھے (یعقوب ۱-۹ و ۱۰) بھائی جو پست مرتبہ ہے اپنی بلندی پر فخر کرے اور دولتمند اپنی پستی پر۔ ایسی حالت میں خدا دونوں کو برکت بخشتا ہے

۴۷ (۴۷) اور خدا کی ستایش کرتے اور سب لوگوں کے نزدیک عزیز تھے اور خداوند ہر روز اُن کو جنہوں نے نجات پائی کلیسیا میں ملاتا تھا

(ستایش کرتے) جو لوگ خدا کی ستایش کرتے ہیں وہ ہمیشہ فضل پاتے ہیں کیونکہ وے فضل کے قدردان ہیں خدا کے شکر میں نعمت کی ترقی ہوتی ہے ناشکرہ کچھہ نہیں پاتا بلکہ سب کچھہ برباد کرتا ہے (عزیز تھے) سب لوگ اُنکی عزت کرتے تھے اور اُنہیں پیار کرتے تھے (ف) دیکھو جن کے دل صاف ہیں اور جو خدا کی تعریف کرتے ہیں وہ نہ صرف خدا کے نزدیک پسندیدہ ہیں مگر آدمی بھی اُنہیں عزیز رکھتے ہیں اُنہیں پیار کرتے ہیں ہاں شریر اُنہیں بھی دکھہ دیتے ہیں پر سب نہیں بلکہ دکھہ دینیوالوں کی تمیز بھی اُنکی نسبت اچھا فتوی دیتی ہے (خداوند) یعنے یسوع مسیح بھی اُنکے ساتھہ کام کرتا تھا۔ بیشک یہہ لوگ اُس حالت میں تھے جس حالت میں خداوند نے اپنے بندوں کے ساتھہ رہنیکا وعدہ کیا ہے کہ سلامتی کا خدا تمہارے ساتھہ ہوگا (ف) وہ خداوند جو عہد عتیق میں یہوواہ کہلاتا ہے وہی انجیل میں مسیح کہلاتا ہے (ملاتا تھا) رسول وعظ کرتے تھے

بپتسما دیتے تھے پر ملا نیو الاخدا وند تھا وہ اُن کے ساتھ کام کرتا تھا تب ہی ایسی برکت تھی (ہر روز) ملاتا تھا بڑی ترقی تھی نہ اسوقت کے موافق کہ کبھی کبھی کوئی عیسائی ہوتا ہے ہاں ایک وقت آتا ہے کہ ہر طرف سے ہزار ہزار آدمی اُٹھہ کے آوینگے جیسے شروع میں ہوا (جنہوں نے نجات پائی) یعنے جو آتے تھے اور نجات پاتے تھے (ف) یہہ لفظ لوقا نے پطرس کے اُس فقرہ میں سے بولا ہے جہاں اُسنے کہا تھا کہ آپ کو اِس ٹیرھی قوم سے بچاؤ یعنے جنہوں نے آپکو بچایا خداوند نے اُنہیں ملا لیا یعنے بچائے ہوئے لوگ آئے تھے اور وے شامل ہوئے تھے (ف) نوح کی کشتی میں صرف وہی لوگ تھے جو غرق ہونے سے بچائے گئے تھے اِسیطرح اسوقت مسیح کی کلیسیا کی کشتی میں وہ آتے ہیں جو بچائے ہوئے ہیں ہاں بعض ہیں جو برگزیدے نہیں ہیں یوہیں آگئے ہیں وہ کبھی نہ سمجھیں کہ ہمیں کشتی میں جگہ ملی ہے وہ ناحق مدعی ہیں

(ف) نجات اور ملاکت یہہ دونوں فعل ابھی استمراری ہیں یہہ کام برابر چلے جاتے ہیں جب تک آخر نہ آوے۔ (کلیسیا میں) یہہ کلیسیا کا لقب جو عیسائی جماعت کو دیا گیا ہے معلوم نہیں ہے کہ کسوقت یہہ لقب دیا گیا پر حاصل اِس لفظ کا یہہ ہے کہ وہ جماعت جسے مسیح نے اپنے پاک خون سے مول لیا ہے یعنے مسیح کی جماعت

(ف) کلیسیا میں ہمیشہ ترقی ہوئی اور آج تک ترقی ہے (ف) کلیسیا کی ترقی کا سبب اندرونی ایمان تھا یعنے روح کی زندگی اُس جماعت میں تھی اور اُسی زندگی کے سبب کلیسیا بڑھتی تھی (ف) کوئی سوسائٹی اُسوقت نہ تھی نہ اسقدر دوڑ دھوپ تھی مگر کلیسیا خود ایک جیتا واعظ تھا اور اُسکی یکدلی اور خوشی ایک ایسا جال تھا جس میں دنیا کی مچھلیاں پھنس جاتی تھیں (ف) کلیسیا ایسا جال رکھتی تھی کہ جب لوگ اُسکے پاس آتے تھے تو اُسمیں پھنس جاتے تھے کیونکہ کلیسیا سے ایک تاثیر نکلتی تھی اور لوگوں پر گرتی تھی (ف) کلیسیا اُسوقت خدا کا گھر اور آسمان کا دروازہ تھا (ف) وہ مشن سب سے اچھا نہیں ہے جہاں بہت عیسائی ہیں یا بہت روپیہ جمع ہوتا ہے یا بڑے بڑے واعظ جہاں ہیں مگر وہ جماعت مبارک ہے جہاں بہت ایمان ہے اگرچہ اور سب چیزیں تھوڑی ہوں

تیسرا باب

(۱) اور پطرس اور یوحنا ایک ساتھہ دعا کے وقت نویں گھڑی ہیکل میں گئے

(۱ سے ۲۶) پطرس کے وسیلہ ایک لنگڑے کا چنگا ہونا اور پطرس کا ایک اور وعظ مذکور ہے (ہیکل میں گئے) یعنے ہیکلوت

کے تھوڑے دنوں بعد (پطرس و یوحنا) یہہ دونوں خداوند کے خاص شاگرد تھے (مرقس ۵-۳۷ و ۹-۲ و ۱۴-۳۳) اور شاگردوں سے زیادہ کچھہ خصوصیت رکھتے تھے (اور اکثر ساتھہ ساتھہ رہتے تھے یوحنا ۱۳-۲۳ و ۲۴ و ۲۱-۲۰ و ۲۱) اب مسیح کے جانے کے بعد بھی ساتھہ ساتھہ رہتے ہیں مگر یوحنا چونکہ جوان تھا نسبت پطرس کے اِسلئے اکثر چپ رہتا تھا (اعمال ۴-۱۳) جیسے پنتکوست کے دن سب حواری کھڑے تھے اور صرف پطرس بولتا تھا اب اِسوقت چلتے چلتے بھی پطرس بولتا ہی اور یوحنا چپ چاپ ساتھہ ہی (ف) یوحنا پطرس کے ساتھہ رہا جب تک سامریہ کو نہ گئے (اعمال ۸-۱۴) اور وہاں اِسلئے گئے تھے تاکہ نئے مریدوں کے سر پر دست استقامت رکھیں اِس مقام کے بعد پھر یوحنا کا ذکر اعمال میں کہیں نہیں آتا ہی اگرچہ پطرس کا ذکر (۴۰ بار) اِس کتاب میں ہی مگر یوحنا کا نہیں ہی (ف۲) شاید یوحنا نے ملک یہودیہ کو چھوڑ دیا اور ایشیا ہکوچک میں چلا گیا تو بھی یروشلم میں اُسوقت تھا جب پولوس وہاں گیا تھا (گلاتی ۲-۹)

(ف۳) پطرس رسول اہل عمل میں اور یوحنا رسول اہل تفکر میں بڑھہ کر تھے اور کلیسیا کے فایدہ کے لئے دونوں قسم کے لوگ درکار ہیں دونوں کو اوپر سے مدد ملتی ہی (نویں گھڑی) یہودیوں میں تین وقت نماز کے تھے ۹ بجے فجر کو اور دوپہر کو اور تین بجے شام کو یہہ نویں گھڑی تین بجے شام کا وقت تھا اور یہہ وقت شام کی قربانی چڑھانے کا تھا اُسوقت بہت لوگ جمع ہوتے تھے (لوقا ۱-۱۰) یعنے جگہہ اور وقت اور مجمع بھی خاص تھا اُسوقت یہہ واقعہ گذرا تھا (ف) بہت مناسب ہی کہ نماز کے خاص وقت مقرر ہوں اور اُن اوقات مقررہ پر سب کو آنا چاہیئے کیسا ہی کام کیوں نہو خدا کی عبادت کے وقت پر اُسے چھوڑنا چاہیئے

(ف) شاید اِسلئے پطرس دوپہر کو دعا کرتا تھا کیونکہ دعا کا وقت تھا (اعمال ۱۰-۹) داؤد پیغمبر تینوں وقت پر دعا کرتا تھا (زبور ۵۵-۱۷) دانیال نے بھی ایسا ہی کیا (دانیال ۶-۱۰) (ف۳) دنیا کے لوگ دعا کو بوجھہ جانتے ہیں اور بڑے تنگ ہوتے ہیں جب دعا کا گھنٹہ سنتے ہیں اور اہل ریا جانتے ہیں کہ ہم خدا پر احسان کرتے ہیں اور اُسے اپنا قرضدار بناتے ہیں تاکہ اُسکے بدلے میں نجات دے سچے عیسائی خوشی سے دعا کو پسند کرتے ہیں کیونکہ خدا کی عزت اور اُنکی بہتری اسمیں ہی مگر بیمار آدمی کو کھانا مزہ دار معلوم نہیں ہوتا ہی (ف) نیک لوگ اکثر خدا کے گھر میں اکٹھے جاتے ہیں اور دعا کرتے ہیں (زبور ۱۲۲-۱) (ف) جبکہ عبادت عام ہی تو اُس کے لئے جگہ اور وقت بھی ضرور مقرر ہونا چاہیئے

۲ (۲) اور لوگ کسی مرد کو جو جنم کا لنگڑا تھا لے آتے اور اُسے ہر روز ہیکل کے اُس دروازہ پر جو خوبصورت کہلاتا ہی بٹھاتے تھے کہ ہیکل میں جانیوالوں سے بھیکہ مانگے

(جنم کا لنگڑا) جس کی عمر اُسوقت چالیس برس کی تھی (اعمال ۴-۲۲) (ف) مسیح نے ایک جنم کے اندھے کو آنکھیں بخشی تھیں (یوحنا ۹ باب) اب کہ مسیح آسمان پر چلا گیا تو اپنے شاگردوں کو طاقت بخشتا ہی کہ اُنکا بھی پہلا معجزہ یہہ ہووے کہ جنم کا لنگڑا چنگا ہو (ف) غریب اور ناتوان لوگ بھی اِس لائق ہیں کہ مسیح اپنا فضل اُنہیں دکھلاوے (ف) یہہ لنگڑا ایک مشہور لنگڑا تھا جسے ہر روز وہاں بٹھلاتے تھے اور سب لوگ اُسے جانتے تھے کیونکہ مدت سے وہاں بھیک مانگتے اُسے دیکھتے تھے (ف) لوگ اُسے لاکر بٹھلاتے تھے کیونکہ وہ آپ نہیں چلسکتا تھا اِس وقت بھی بہت ہیں جو روحانی لنگڑے ہیں دوسروں کو چاہئے کہ اُنہیں مسیح کی روحانی ہیکل کے دروازہ پر لاکر بٹھلاویں کہ وہ صحت پاوینگے (خوبصورت) اُس دروازہ کا نام تھا اُسکے دو کواڑ تھے بہت موٹے اور بھاری آراستہ پیتل کے تھے اور سونے روپے سے کہیں کہیں ملمع بھی تھا یوسیفس کہتا کہ سونے سے ملمع اور سوسن کے پھولوں سے آراستہ تھے اور یہہ دروازہ پچاس ہاتھہ اونچا اور چالیس ہاتھہ چوڑا تھا

۳ ۴ (۳) جب اُس نے پطرس اور یوحنا کو ہیکل میں جاتے دیکھا اُنسے بھیک مانگی (۴) اور پطرس نے یوحنا کے ساتھہ اُسپر نظر کرکے کہا ہماری طرف دیکھہ

(نظر کرکے) اِسی طرح پولوس رسول نے الیماس پر نظر کی تھی (اعمال ۱۳-۹) یہہ نظر کچھہ تاثیر کے ساتھہ تھی جیسے ایکبار مسیح نے بھی پطرس پر انکار کے وقت نظر کی تھی جس کی تاثیر سے وہ زار زار رویا تھا (ہماری طرف دیکھہ) تاکہ آنکھہ کے وسیلہ سے اُسکے ایمان کی زیادہ مدد ہو جاوے (ف) ہماری طرف کہتا ہی نہ آنکھہ میری طرف دیکھہ کہ میں کچھہ بڑا آدمی اور سب رسولوں میں سردار ہوں نہیں مگر ہم سب کی طرف دیکھہ

(ف) دیکھہ یہہ وہی بات ہی جیسے بیابان میں حکم تھا (گنتی ۲۲-۸) پیتل کے سانپ کو جسنے دیکھا چنگا ہوا یہہ پیتل کے سانپ سے ہوا جو بےجان چیز تھی مگر اُس سے جسکا وہ نمونہ تھا یعنے مسیح سے پس ہماری طرف دیکھہ نہ اِسلئے کہ ہم چنگا کرسکینگے مگر مسیح ہمارے وسیلہ سے چنگا کریگا (ف) پہلے پطرس نے خود اُس لنگڑے پر محبت سے نظر کی تھی تب لنگڑا بھی امید سے اُنپر نظر کرنے لگا پہلے خداوند ہم پر مہربانی کی نظر کرے تب ہم بھی اُسپر امید سے نظر کرینگے (ف) اکثر لوگ غربا کو بے پروائی اور نفرت سے دیکھتے ہیں بلکہ اُن کی طرف سے آنکھہ پھیر لیتے ہیں اِس خوف سے کہ یہہ حقیر ہیں اُنہیں کچھہ دینا ہوگا اگر کچھہ بھی اُنکا فایدہ منظور ہی تو اُنکی غریبی اور غم اور بےآرامی پر غور کرنا چاہئے اور اُنکے دلی فساد اور اضطراب پر بھی فکر جب ہی اُنکے لئے دعا چاہئے اور مدد اور ہدایت بھی (ف) ہماری طرف دیکھہ کیونکہ ہم خدا کے ایلچی ہیں امید سے ہماری طرف دیکھہ

(۵) اور وہ اِس امید پر کہ اُن سے کچھہ پاوے اُنکو تک رہا

جب فقیر محتاج کو ایک پیسہ کی بھی امید ہوتی ہے تو کسقدر دنیوالوں کی سُنتا ہے اور اُنکی طرف دوڑتا ہے اور چاپلوسی کرتا ہے (ف) جماعت کو چاہئے کہ گرجامیں معلمان کی طرف امید سے تکیں تاکہ کچھہ پاویں اور خالی ہاتھہ گرجا سے باہر نہ جاویں

(۶) تب پطرس نے کہا روپا اور سونا میرے پاس نہیں پر جو میرا ہے تجھے دیتا ہوں یسوع مسیح ناصری کے نام سے اُٹھہ اور چل

(سونا روپا) یعنے دنیاوی مال میرے پاس نہیں ہے میں غریب آدمی ہوں (ف) اگرچہ گھروں اور زمینوں کے دام اُنکے قدموں پر رکھے گئے تو بھی اُنہوں نے کچھہ نہیں لیا جیسے پہلے تھے ویسے ہی اب بھی غریب ہیں (ف) محمد صاحب کی مانند نبی ہو کے ایک امیر بادشاہ یا بڑے رئیس نہیں ہو گئے تھے ہاں روحانی دولت سے دولتمند تھے نہ دنیاوی (میرے پاس نہیں) میں غریب جلیلی آدمی ہوں میرے پاس کچھہ نہیں ہے (ف) معلوم ہوتا ہے کہ پطرس نے مسیح خداوند کے اِس حکم کو خوب تھام رکھا تھا جو (متی ۱۰-۹) میں ہے نہ سونا نہ روپا نہ تانبا اپنے کمربند میں رکھو (ف) یہہ حالت رسالت کا ایک بڑا نشان ہے جب مناسب طور سے ہووے (ف) اگرچہ پطرس کے پاس کچھہ نہیں تھا تو بھی وہ سب سے زیادہ مالدار تھا اور پاپا صاحب سے زیادہ غنی اور بادشاہ تھا پاپا صاحب کہتے ہیں کہ میں پطرس کا نایب ہوں پر جہاں خزانہ سونے سے بھرپور ہے وہاں حقیقی پاپا کہاں ہے

(ف) ابن آدم غریب تھا اور اوایل میں جسقدر کلیسیا غریب ہوئی اُسی قدر روحانیت میں زیادہ ترقی کی تھی کلیسیا کا خزانہ صرف مسیح کا نام اور خدا کا کلام ہے (ف) چوتھا پاپا انتوسنٹ جب اشرفیاں شمار کر رہا تھا اُسوقت طامس اکوئیس ایک دیندار بزرگ اُسکی ملاقات کو آگیا پاپا صاحب نے اُس سے کہا کہ اب وہ وقت نہیں رہا کہ یوں کہیں کہ سونا اور روپا میرے پاس نہیں ہے جیسے پطرس نے کہا تھا اب خدا نے بہت کچھہ دیا ہے تب طامس نے کہا کہ اب وہ وقت بھی نہیں ہے کہ کہیں اُٹھہ اور چل (جو میرا ہے) کم یا زیادہ سو تجھے دیتا ہوں (ف) پطرس کنگال کی مانند تھا پر دولتمند کرنیوالا تھا (۲ قرنتی ۶-۱۰) (دیتا ہوں) یعنے مفت بخشتا ہوں کیونکہ میں نے مفت پایا ہے (یسوع مسیح ناصری کے نام سے) یعنے اُس طاقت سے جو مسیح سے نکلتی ہے اور صحت بخشتی ہے (ف) پطرس لنگڑے کو نہ اپنی طرف مگر مسیح کیطرف متوجہ کرتا ہے اسکا سارا دل مسیح کیطرف کھینچتا ہے (ف) جب مسیح کا نام سُنا تو وقت آگیا کہ نیند سے جاگیں بیماری سے اُٹھیں (ف) مسیح خداوند اپنے

نام سے معجزے کرتا تھا مگر پطرس اور سب رسول مسیح کے نام سے کرتے ہیں تب مسیح خداوند خدا ہے (ناصری) یہہ حقارت اور تہمت
کا نام ہے جو مسیح نے اپنے لئے چن لیا اُسنے آپ کو پست کیا تب سربلندی پائی (ف ۲) مسیح خداوند سارے روحانی
اور جسمانی معجزات کا چشمہ ہے (اعمال ۲-۴۳) میں ہے کہ رسولوں سے بہت معجزے ہوئے کیونکہ کرنیوالے وہ نہ تھے مگر خداوند
کرنیوالا تھا وہ صرف اُس کے اعضا تھے وہ اپنے شاگردوں میں تھا (ف ۳) جب پطرس نے ایک چیز کا یعنے پیسے کا انکار
کیا تو اُس سے زیادہ بہتر چیز بخشدی (ف ۴) جس کے پاس نقدی نہیں ہے وہ رحم کرکے اور جو کچھہ کرنے سکتا ہے کرے
(اُٹھہ اور چل) تاکہ سب دیکھیں کہ کامل صحت ہوئی (ف ۵) وہ ایمان جس سے صحت پائی لنگڑے میں پیدا ہوا اُس لفظ سے کہ اُٹھہ
اور چل (ف ۲) پطرس نے ضرور دیکھا کہ اُسمیں کسقدر ایمان ہے (آیت ۱۶) اسیطرح پولوس نے بھی معلوم کرلیا تھا (اعمال
۱۴-۹) (ف ۳) لنگڑا کیونکر اُٹھے اور کیونکر چلے جب تک ٹانگیں اور قوت پہلے نہ آوے مگر یہہ ایسی بات ہوئی کہ پطرس نے
کہا اُٹھہ اور چل اور لنگڑے نے نہیں کہا کہ بغیر ٹانگوں کے کیونکر اُٹھوں اور چلوں مگر وہ بغیر ٹانگوں کے دلی ایمان کے جوش
کے ساتھہ اُبھرا اور اُبھرتے وقت قوت آگئی جیسے روٹی توڑتے وقت بڑھہ گئی تھی اور پانی ڈالتے وقت شراب بن گیا تھا
اور سوکھا ہاتھہ بڑھاتے وقت درست ہوگیا تھا

(۷) اور اُسکا دہنا ہاتھہ پکڑکے اُسے اُٹھایا اور فی الفور اُس کے پاؤں اور ٹخنے مضبوط ہوئے

معجزہ نشان ہے اِس بات کا کہ ضرور یہہ ایلچی بادشاہ کی طرف سے مقرر ہوئے ہیں یہہ سند اور مہر اُن کے پاس ہے
تاکہ لوگ اُنکی بات سُنیں (خروج ۴-۱سے ۵) اگر بادشاہ مُہر نہ لگاتا تو ایلچی کہاں سے مُہر لاتا (ف ۱) آج کل کی منادی کا بھی
یہی نشان ہے کہ روحانی زندگی میں اُٹھہ اور چل پس اگر کچھہ بھی تاثیر اُٹھنے اور چلنے کی نہ دیکھی جاوے تو امید نہیں ہے کہ وہ
ایلچی بھیجا ہوا ہے (ف ۲) کلیسیا اگرچہ کیسی ہی کنگال کیوں نہ ہو اگر وہاں مسیح ہے تو کلیسیا کچھہ نہ کچھہ برکت ضرور دیسکتی ہے
(ف ۳) رسولوں کے کام مسیح کے کام کی مانند تھے معجزات کے باب میں مثلاً (متی ۹-۲۷ و ۱۴-۳۱ و ۱۸-۱۵ و ۲۰-۳۴)
پطرس جانتا تھا کہ جیسے خداوند پہلے کام کرتا تھا اب بھی کرتا ہے اِسواسطے پہلے پطرس نے اُسکا ہاتھہ پکڑا جیسے مسیح نے بھی
کیا تھا۔ اِس صورت میں پطرس کے ایمان کی طاقت اور لنگڑے کے ایمان کی طاقت بھی جمع ہوئیں اور اُسپر فضل کی طاقت
آئی اور وہ چنگا ہوگیا
(ف ۴) مسیحی کلیسیا کی حقیقی خیرات کا یہہ نمونہ تھا کہ اہل کلیسیا روحانی و جسمانی غریبوں کے درمیان پھرتے ہیں
اور الٰہی محبت دل میں رکھہ کے اور کلام ہاتھہ میں لے کے دنیا کو بے نہایت خزانہ بخشتے ہیں (پاؤں اور ٹخنے) یعنے تلوے

اور سمجھتے (ف) اعمال کا لکھنے والا لوقا طبیب تھا وہ اعضا کا ٹھیک نام لیتا ہے جہاں بیماری تھی وہاں سے جاتی رہی (۷-۱۰ از ابد ۲)

(۸) اور وہ کود کے کھڑا ہوا اور چلنے لگا اور چلتا اور کودتا اور خدا کی ستایش کرتا اُن کے ساتھ ہیکل میں گیا

(کھڑا ہوا) بغیر لاٹھی اور کانپنے کے گویا چونکا جیسے نیند سے چونکتے ہیں اپنی طاقت کو خوب پہچان لیا کہ بیشک میں چنگا ہوا اور بغیر عصا کے چلا (کود کے کھڑا ہوا) دیکھو ہرن کی مانند لنگڑا کودتا ہے (یشعیاہ ۳۵-۶) یہہ پیشگوئی پہلے سے ہوئی تھی کہ مسیح کے زمانہ میں یہہ ہوگا اِسیطرح روحانی لنگڑے آجتک کودتے ہیں (ف) یہہ آدمی جنم کا لنگڑا تھا جو پیدایش سے آجتک کبھی نہ چلا تھا یکایک چلنے کی طاقت پائی تب کود کے کھڑا ہوا بڑی خوشی سے بھر گیا ہوگا ایسا کود جیسے کوئی شخص جو مدت سے بستر پر پڑا پڑا تنگ آجاتا ہے

(ف) نئے مرید جب صحت پاتے ہیں تو خوشی سے کودتے ہیں نہ اپنے گھر جانے کو مگر گرجا میں خدا کی تعریف اور شکر کرنے کو (ف) کیسی اچھی شکرگذاری کی عبادت اب ہوئی ہوگی لنگڑے کے لئے بھی اور رسولوں کے لئے بھی خدا کرے کہ ایسے لوگ بہت ہوں جو دل و جان سے ہمارے ساتھ شکرگزاری کرنے کو جاویں (ف) اسوقت جنم کے لنگڑے جو ہیکل کے دروازہ پر ہیں کون ہیں سب غیر قوم اور سب جھوٹے عیسائی لنگڑے ہیں پر کہاں ہے رسول جو اُنہیں کہے کہ اُٹھ اور چل (ف) پطرس رسول تو صرف بندگی کے لئے گیا تھا وہاں جا کر ایک یہہ کام پیش آگیا اِسلئے ذرا راہ میں وقفہ کر کے یہہ کام بھی کیا پھر بندگی کو جو اصل مقصود اُسوقت تھا چلا اور ایک لنگڑا بھی اُسکے ساتھ ہوا کاشکہ ہم چلتے چلتے بھی گرجا میں بہتوں کو اپنے ساتھ ایسی مبارک حالت میں لیجاویں

(۹) اور سب لوگوں نے اُسے چلتے پھرتے اور خدا کی ستایش کرتے دیکھا

(سب لوگوں نے) جو بندگی کے لئے ہیکل میں جمع تھے اِس واقعہ کو دیکھا اور جنم کے لنگڑے کو جو سب جانتے تھے اِس حالت میں پایا تب یہہ ماجرا بہت مشہور ہوگیا

(۱۰) اور اُسکو پہچانا کہ یہہ وہی ہے جو ہیکل کے خوبصورت دروازہ پر بھیکھ مانگنے بیٹھتا تھا اور اُس ماجرے سے جو اُسپر گذرا تھا بہت دنگ اور حیران ہوئے

نئے عیسایوں کی حالت سے بہت تاثیر ہوتی ہی جب وے بُرے سے بھلے ہوجاتے ہیں (ف) آج کل بھی کبھی کبھی خداتعالی کسی مشہور آدمیکو یا کسی مشہور گنہگار کو صحت دیتا ہی تاکہ اپنے فضل کا نشان دکھلاوے جو مسیح میں ہی اور یہہ حقیقی معجزہ ہوتا ہی (ف) فریسیوں اور عام لوگوں میں فرق دیکھو سب عام لوگ اُس آدمی کو پہچانتے ہیں اور اقرار معجزے کا کرتے ہیں پر فریسی تحقیق کرتے ہیں کہ کیا یہہ وہی ہی یا کوئی اَور ہی اُسکی مانند تاکہ سچائی پر پردہ ڈالیں (یوحنا ۹-۹ و ۱۸)

۱۱ (۱۱) اور از بسکہ لنگڑا جو چنگا ہوا تھا پطرس اور یوحنا کو لپٹتا جاتا تھا سب لوگ نہایت حیران ہوکے اُس برآمدے کی طرف جو سلیمان کا کہلاتا ہی اُن کے پاس دوڑے آئے

(لپٹا جاتا تھا) پیار سے شکرگذاری سے اور یہہ دکھلا کے میری صحت اُنکے وسیلے سے ہوئی ہی (ف) دیکھو نئے مرید اور ہادی میں کیسی دوستی ہوتی ہی اس سے مریدوں کو فایدہ ہوتا ہی اور سکھلانیوالوں کو دلاسا ہوتا ہی اور کلیسیا کو نصیحت ہوتی ہی اور خدا کو عزت اور غیر قوموں کو عبرت پیش آتی ہی (ف) لپٹا تو جاتا تھا مگر ہیکل میں جانے سے نہیں رکتا تھا وہ دروازے پر اُسکے ساتھ ٹھہر نہ سکے کیونکہ بندگی کا وقت نزدیک تھا تب وہ آپ اُن کے ساتھ اندر جاتا ہی اسیطرح وہ ناتوان جسے مسیح نے چنگا کیا ہیکل میں پایا گیا تھا (یوحنا ۵-۱۴) (ف) کیا وہ عیسائی جو مسیح سے چنگا ہوا مسیح کے گھر کو یعنے کلیسیا اور گرجا کو نہ لپٹتا جاویگا (دوڑے آئے) یہہ خدا نے سبب نکالا کہ سب جمع ہوئے تاکہ رسولوں کے لئے ایک جماعت اکٹھی ہوجاوے کہ وعظ کریں اور اب خدا اُنہیں کچھہ سُنوانا چاہتا ہی (برآمدہ سلیمان کا) یہہ وہ برآمدہ تھا جہاں عید کے وقت مسیح خداوند ٹہلتا تھا (یوحنا ۱۰-۲۳) (ف) جسوقت بنوخذنذر نے ہیکل کو برباد کیا تھا تو اُس بربادی میں سے یہہ برآمدہ باقی رہا تھا یعنے پورانی ہیکل کا برآمدہ تھا

۱۲ (۱۲) پطرس یہہ دیکھکر لوگوں کو کہنے لگا کہ ای اسرائیلی مردو اس پر تم کیوں تعجب کرتے ہو یا ہمیں کس لئے دیکھہ رہے ہو کہ گویا ہمنے اپنی قدرت یا دینداری سے اُسکو چلنے کی طاقت دی

(تعجب کرتے ہو) یعنے تعجب کی وجہہ کیا ہی ہاں معجزہ البتہ تعجب کی بات ہی مگر جب آدمی کی طاقت کی نسبت دیکھا جاوے پر جب خدا کی طاقت کی نسبت دیکھیں تو تعجب کی بات نہیں ہی (ف) کچھہ تعجب نہیں ہی کہ خداتعالی عادات کو تبدیل کرے معمولی کاموں میں فرق کردیوے تاکہ آدمیوں پر ظاہر کرے کہ خدا اُنہیں حاضر ہی اور جسنے قانون بنائے ہیں وہ اُنہیں توڑ بھی سکتا ہی (ہمیں کسلئے دیکھہ رہے ہو) نہ ہمیں مگر خدا کے نام کو جلال ہووے (۱۰۶ زبور ۱ و ۲۲) رسولوں کو روح پاک نے نہ صرف بہت باتیں

بولنے کی طاقت دی تھی مگر فروتنی کا فضل بھی بخشدیا تھا وہ کہتے ہیں ہماری طرف نہ دیکھو مگر مسیح کی طرف دیکھو اُس سے یہہ ہوا ہی اسیطرح یوسف نے کہا تھا کہ مجھہ میں یہہ طاقت نہیں ہی مگر خدا میں ہی (پیدائش ۴۱-۱۶) اور دانیال نے بھی ایسا ہی کہا تھا (دانیال ۲-۳۰)

(گویا ہمنے اپنی قدرت یا دینداری سے) ہماری قدرت کچھہ نہیں ہی نہ جادوگری ہی مگر اُس کی قدرت ہی جس کی منادی ہم کرتے ہیں نہ ہمارے نیک اعمال کے ثواب سے ہی بلکہ یہہ انعام الٰہی ہی (ف۱) معجزہ کی طاقت کسی آدمی اور فرشتے اور شیطان میں بھی نہیں ہی مگر وہ صرف خدا کے فضل سے ہوتا ہی (ف۲) ہندو مسلمان ہمیشہ پیروں فقیروں کی طرف دیکھتے ہیں کہ گویا اُن کی کمائی سے ایسے کام ہوتے ہیں اور اِسی سبب سے اُنکی بڑی عزت و تعظیم کرتے ہیں پر بیفایدہ ہی بلکہ بے ایمانی اور نامرادی ہی اور خدا سے بغاوت ہی (ف۳) بیبل میں انبیا کے معجزات فقط خدا کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور اِسی طرح دنیا کے لوگ عیسائی نہیں ہو سکتے ہیں خدام دین کی حکمت اور نیکی سے مگر صرف خدا کے کلام سے (۲ قرنتی ۳-۵ و ۶)

(۱۳) ابرہام اور اضحاق اور یعقوب کے خدا ہمارے باپ دادوں کے خدا نے اپنے بیٹے یسوع کو جلال دیا جسے تم نے حوالہ کیا اور پیلاطوس کے حضور جب اُسنے چھوڑ دینا انصاف جانا اُس کے منکر ہوئے

(ابراہیم اضحاق یعقوب کا خدا) یعنے گمان نکرو کہ ہم کوئی نیا دین پیش کرتے ہیں جب یسوع کی منادی کرتے ہیں اُسکا دین ہمارے باپ دادونکے دین کے برخلاف نہیں ہی مگر ہمارے آبا کے خدا نے آپ اُسے جلال دیا ہی جسے تم نے رد کیا (ف۱) پرانا عہدنامہ پورانے عہدنامہ کا حاصل ہی اور ساری الہامی کتابیں اُسی مرکز کے دایرہ میں ہیں (ف۲) ہمنے اپنا پورانا ایمان چھوڑ نہیں دیا مگر وہی ایمان ہی پر تکمیل کے ساتھہ ہم میں ہی (اپنے بیٹے) یہہ بیٹے کا لفظ عام بیٹوں سے بہت فرق رکھتا ہی کیونکہ اِسکے دو معنے ہیں بیٹا اور خادم اور وہ لفظ پائیس ہی دوسرا لفظ وآیاس ہی جسکے معنے ہیں میرا خاص پیارا بیٹا لفظ پائیس اسرائیل کے حق میں بولا گیا ہی جسکا ترجمہ بندہ کیا گیا ہی (لوقا ۱-۵۴ و ۶۹ و اعمال ۴-۲۵) اور مسیح کے حق میں بھی یہہ لفظ پورانے عہدنامہ میں اکثر استعمال ہوا ہی اور اسکا سبب یہہ ہی کہ مسیح اِنسان ہو کے خدا کا خادم ہی جو اُس کی ساری مرضی کو پورا کرتا ہی (یشعیا ۴۲-۱) وہاں اِسلئے بندہ ترجمہ کیا گیا ہی (متی ۱۲-۱۸) دیکھو میرا خادم جسے میں نے چنا میرا پیارا جس سے میرا دل خوش ہی (یشعیا ۴۹-۶) یہہ تو کم ہی کہ تو یعقوب کے فرقوں کے برپا کرنے اور اِسرائیل کے بچے ہوؤں کے پھرلانے کے لئے میرا بندہ ہو بلکہ میں نے

تجھکو غیر قوموں کے لئے نور بخشا (یشعیا ۴۲ - ۶) دیکھو میرا بندہ اقبالمند ہوگا (یشعیا ۵۲ - ۱۳) اپنی ہی پہچان سے میرا صادق بندہ بہتوں کو راستباز ٹھہرائیگا (یشعیا ۵۳ - ۱۱) میں اپنے بندہ شاخ نامی کو پیش لاؤنگا (ذکریا ۳ - ۸)

(ف ۱) مسیح نے خادم کے خادم کی صورت اور لقب اور کام اختیار کیا (فلپی ۲ - ۷ و ۸) بلکہ آپ کو نیچ کیا جبکہ خادم کی صورت پکڑی آدمیوں کی شکل بنا اور صورت میں آدمی کی مانند ظاہر ہو کے آپ کو پست کیا اور مرنے تک بلکہ صلیبی موت تک فرمانبردار رہا (ف ۲) لفظ وآئیس ذاتی سرشت پر اشارہ کرتا ہے اور پآئیس درمیانی اور سفارشی کا مرتبہ دکھلاتا ہے پس مسیح خداوند خدا کا حقیقی اور اکلوتا بیٹا ہے اور ہمارا سفارشی اور درمیانی ہے (جلال دیا) یعنے اُس کی عزت ظاہر کی (ف ۱) اب سب لوگ اقرار کرینگے کہ جلال اُسکا ہے اور یہہ جلال ظاہر ہو اُسکے جی اُٹھنے اور آسمان پر چڑھ جانے کے سبب سے اور روح القدس کے وسیلہ سے جو شاگردوں پر آئی اور آدمیوں کو جلال بخشا (ف ۲) یہہ وہی ہے کہ جس سے ابراہیم کی برکت غیر قوم پر بھی آتی ہے کیونکہ خدا کا سارا وعدہ اُس میں پورا ہوتا ہے (جسے تم نے حوالہ کیا) آدمیوں کے تاکہ اُسے مارڈالیں اُسی کو خدا نے سرفرازی بخشی (ف) یہہ سرفرازی اطاعت اور موت کے سبب سے ہوئی (چھوڑ دینا انصاف جانا) پیلاطوس حاکم نے جیسے اُس کی باتوں سے ظاہر ہے کہ کیا میں تمہارے بادشاہ کو مصلوب کروں وہ بولے کہ سوا قیصر کے ہمارا کوئی بادشاہ نہیں ہے (یوحنا ۱۹ - ۱۵) (ف) قوم کی خاص اُمید کو اور خدا کے جلال کو جو اُنکی طرف ظاہر ہوا ترک کیا اور بت پرست قیصر کو اپنا بادشاہ بنانا منظور کیا

(۱۴) ہاں اُس قدوس اور راستکار کا تم نے انکار کیا اور چاہا کہ ایک خونی تمہیں بخشا جائے

(قدوس و راستکار) یعنے نہایت پاک اور بیعیب اور راستباز (ف ۱) قدوس و راستکار صرف ایک ہی شخص ہے اور کوئی نہیں ہے اور نہ کبھی کوئی ہوگا وہ مسیح خداوند ہے (ف ۲) یہہ لفظ ہمیشہ صرف مسیح کے حق میں لکھا ہے (۱۶ زبور ۱۰) تو اپنے قدوس کو سڑنے نہ دیگا (لوقا ۴ - ۳۴) خدا کا قدوس (یشعیا ۴۳ - ۳) کو دیکھو تیرا نجات دہندہ اسرائیل کا قدوس ہے (یوحنا ۸ - ۴۶) کون تم میں سے مجھپر گناہ ثابت کرتا ہے (یوحنا ۱۰ - ۳۶) جس کے باپ نے تقدیس کی (تم نے انکار کیا) اِس لفظ پر بہت زور ہے کہ تم نے یہہ کیا پیلاطوس نے چھوڑنا چاہا تم نے انکار کیا (ف) پطرس یہودیوں پر اُنکے گناہ کے سبب الزام دیتا ہے تاکہ توبہ کریں اور معافی پاویں جیسے پطرس نے خود بھی انکار کیا تھا مگر توبہ کر کے معافی پائی (ایک خونی) یعنے نہ صرف ایک بیگناہ شخص کو قتل کیا بلکہ ایک بے نہایت خطاکار خونی کو بچایا اور قدوس کو حوالہ کیا (ف ۱) خونی کو چھوڑایا زندگی بخش کو قتل کیا زندگی دہندہ کو مارا زندگی گیرندہ کو بچایا (ف ۲) مسیح نہ صرف برباس خونی کی نسبت بیگناہ تھا مگر کامل بیعیب تھا اور سارے جہان کے پاک لوگوں اور سب زمین آسمان کے مقدسوں کی نسبت بھی زیادہ تر پاک اور قدوس تھا

۱۵ (۱۵) پر زندگی کے مالک کو قتل کیا جسے خدا نے مردوں میں سے اُٹھایا اوس کے ہم گواہ ہیں

(مالک) یعنے سب سے بڑا حاکم (ف) یہہ وہی لفظ ہی جو آرچ کہلاتا ہی اور اِسی سے آرچ ڈیکن اور آرچ بشپ کہلاتا ہی یعنے سب سے بڑا حاکم (ف) مسیح سب سے بڑا گڈریا ہی (۱ پطرس ۵-۴) یہی لفظ (اعمال ۵-۳۱) میں ہی یہہ وہی ہی جو ابتدا میں سب سے اول تھا (یوحنا ۱-۱) اسی کو (عبرانی ۲-۱۰) میں پیشوا کہا گیا ہی اور (عبرانی ۱۲-۲) میں وہی لفظ ہی جسکا ترجمہ ارکی گن ہی (ف) وہ پیشوا ہو کے زندگی دہندہ تھا اُس نے نہ صرف مردوں کو زندگی بخشی مگر آپ مردوں میں سے پہلوٹھا ہو کے جی اُٹھا اور سب کو زندگی بخشتا ہی لیکن یہودیوں نے زندگی دینیوالے کی بنسبت زندگی لینیوالے کو بہتر سمجھا (ف) بڑے تعجب کی بات ہی کہ زندگی دہندہ آپ مرجاوے پر اِس میں بڑا بھید ہی اور نہایت خدا کا فضل ہی اِس موت میں سے سب مرنیوالوں کے لئے زندگی نکلتی ہی اور ہم نے اِسمیں سے زندگی پائی ہی (ف) زندگی کا مالک اِسلئے مرگیا کہ ہم مرگئے تھے اُسنے ہماری موت اپنے اوپر لی تب وہ مرگیا تاکہ ہم جو اُسپر ایمان لانے ہیں زندگی پاویں

۱۶ (۱۶) اور اُس ایمان کے وسیلہ جو اُس کے نام پر ہی اُسکے نام نے اُس شخص کو جسے تم دیکھتے اور جانتے ہو مضبوط کیا ہاں اُسی ایمان نے جو اُس سے ہی اُسکو یہہ کامل تندرستی تم سب کے سامہنے بخشی ہی

(اُسکے نام نے) یعنے مسیح کے نام نے یعنے خود مسیح نے جیسے یہوواہ کا نام خود یہوواہ ہی یعنے اسم سے مراد خود مسمی ہی (ایمان کے وسیلے) نہ ہر ایمان کے وسیلہ مگر اُس ایمان کے وسیلہ سے جو مسیح پر ہی کامل صحت اُسنے پائی یکایک (ف) ایمان لانیکا مطلب یہہ ہی کہ اُس کے نام پر بھروسہ اور تکیہ کرنا اور امید رکھنا کیونکہ ساری قوت اور فضل کا وہی چشمہ ہی (ف) یہاں اُس ایمان کا ذکر نہیں ہی جو صرف اُسپر ہی مگر وہ ایمان جو اُس سے ہی یعنے اُس کی بخشش سے ملا ہی (ف) مسیح نے اُسوقت دو کام کئے ایمان بھی دیا اور معجزہ بھی کیا (ف) بزرگ خدا پر تھوڑا سا ایمان رکھنا نہیں سجتا اُسپر بڑا ایمان چاہئے اور جاننا چاہئے کہ سب کچھہ اُس سے ہی ہم صرف گواہ ہیں (ف) یہہ صحت اور معجزہ و ایمان جو یہاں دیکھتے ہیں اُس کے جی اُٹھنے کا ایک پھل ہی اُسکی زندگی کی ایک تاثیر ہی (ف) لنگڑے کا پہلا حال سب کو معلوم تھا اب کامل صحت بھی سب نے دیکھی اور یہہ معجزہ بھی سب کے روبرو ہوا یہہ تین باتیں ایسی ہیں کہ وے معجزہ کا انکار نہیں کرسکتے اور مسیح کا جلال بلا عذر ماننا پڑتا ہی

۱۷ (۱۷) اور اب اے بھائیو میں جانتا ہوں کہ تم نے یہہ نادانی سے کیا جیسے تمہارے سرداروں نے بھی

مسلے ہوئے سرکنڈے کو پطرس توڑنے نہیں چاہتا اِسلئے جوزخم اُن کے دلوں پر بیان بالا میں مار اتھا اب اُسپر مرہم رکھتا ہی اگرچہ بڑی ملامت کی مگر اُن کے فایدہ کے لئے کی تھی نہ دشمنی کے طور پر (ای بھائیو) ملایم اور یگانگت کے الفاظ ہیں (میں جانتا ہوں) یعنے اِس قصور کی بابت ایک عذر تمہارے پاس ہی جو مجھے معلوم ہی (نادانی سے کیا) خود مسیح خداوند نے فرمایا تھا کہ ای باپ اُنہیں معاف کر کیونکہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں (لوقا ۲۳-۳۴) عیسایوں کے ساتھہ بدسلوکی کرنیکا بھی یہی سبب ہی کہ تم سے اِسلئے ایسے سلوک کرینگے کہ اُنہوں نے نہ باپ کو جانا اور نہ مجھے (یوحنا ۱۶-۳) پھر لکھا ہی کہ یروشلم کے رہنیوالوں اور اُنکے سرداروں نے اُسے نجانکے نبیوں کی باتیں جو ہر سبت کو پڑھی جاتی ہیں اُسپر فتوی دینے سے پوری کیں (اعمال ۱۳-۲۷) پھر لکھا ہی اگر جانتے تو جلال کے خداوند کو تصلیب نہ کرتے (۱ قرنتی ۲-۸) اور پولوس بھی کہتا ہی کہ میں نے نادانی سے بے ایمانی میں کیا جو کیا (۱ تمطاؤس ۱-۱۳)

(ف) بے علمی اور ناواقفی کا قصور البتہ اُس قصور سے کم ہی جو دیدہ دانستہ کیا جاتا ہی تو بھی وہ قصور ہی اور آدمی اُسکے سبب سے بھی مجرم ہی اگر نادانی سے ہم آگ پر ہاتھہ رکھیں تو ضرور جلتے ہیں (ف) ناواقف رہنا بھی ایک بڑا گناہ ہی خاصکر جبکہ موقع دریافت کا ملے تب دریافت نکرنا بھی گناہ ہی مسیح کو خدا کا بیٹا نہ پہچاننا یہہ دنیا کا بڑا گناہ ہی

۱۸ (۱۸) پر جو کچھہ خدا نے اپنے سب نبیوں کی زبانی آگے سے خبر دی تھی کہ مسیح کو دُکھہ اُٹھانا ہوگا سو پورا کیا

(دُکھہ اُٹھانا ہوگا) مسیح کی نسبت ہمیشہ ایسی خبریں ملتی ہیں کہ وہ دکھہ اُٹھاویگا پر اِس مضمون کو یہودی لوگ بالکل نہ سمجھے تھے اور جب تک مسیح مردوں میں سے نہ جی اُٹھا شاگرد بھی اچھی طرح یہہ بھید نہ سمجھے تھے پطرس اِسی تعلیم پر خفا ہوا تھا اور کہا تھا کہ ای خداوند دکھہ تجھہ سے دور ہو اور مسیح نے اِسی بات پر اُسے شیطان کہہ کے جھڑک دیا تھا لیکن پنتکوست کے بعد جب روح القدس آئی تب پطرس کہتا ہی کہ یہہ دکھہ اٹھانا ساری پورانی پیشگوئیوں کی بنیادی بات تھی (ف) پہلے پطرس کہتا تھا کہ مسیح کیوں مرجاوے پر اب سمجھتا ہی کہ اُس کی موت ضروری بات تھی بغیر اُس کی موت کے کچھہ خیر خوبی کا مُنہہ بنی آدم نہ دیکھہ سکتے تھے کلام بغیر روح کے سمجھہ میں نہیں آسکتا (ف) دانہ پھل نہیں لاسکتا جب تک زمین میں گرکے مر نہ جاوے (یوحنا ۱۲-۲۴) (نبیوں کی زبانی) سب نبیوں نے ایک ہی بات بولی تھی پس ایک ہی عالم الغیب روح اُن میں بولتی تھی (۲ پطرس ۱-۲۱) مقدس لوگ روح کے ہلائے بولتے تھے سارے انبیا اور سارے مقدسین اِسی بات پر دنیا کے شروع سے متفق تھے (ف) پس عیسائی دین وہی دین ہی جو اگلے بزرگوں کا تھا کوئی نیا دین نہیں ہی (ف) عیسائی دین نہایت سچا اور خدا کا دین ہی جسکا اتنا بڑا ثبوت ہی

۱۹ (۱۹) پس توبہ کرو اور پھرو کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی کے دن آویں

(تمہارے گناہ) سب گناہ جو پیدائش کے دنسے لیکے تم نے کئے یا آدم سے میراث میں پہونچے اور وہ گناہ بھی جو مسیح کے خون کے سبب تم پر آیا (توبہ کرو) یعنے بدی سے مُنہہ موڑو (ف) خدا کے رسول کبھی نہیں کہتے کہ کوئی آدمی اِس سبب سے نجات پاویگا کہ فلاں خاندان کا آدمی ہے یا فلاں بزرگ کی نسل ہے لیکن صرف توبہ و اطاعت و ایمان سے نجات ملتی ہے بشرطیکہ سچی توبہ ہو اور ایمان خاص مسیح پر ہو معہ اُسکی اطاعت کے اَور کوئی سبیل نجات کی نہیں ہے

(ف) گناہ مٹ سکتے ہیں یہہ کیسی خوشی کی بات ہے کہ گناہ محو یا معدوم ہو جاویں جیسے بادل یا گھٹا دھوپ سے ہٹ جاتی ہے یا جیسے تختی پر سے حرف مٹ جاتے ہیں جب وہ دھوئی جاوے یا جیسے قرضہ ادا ہو جاتا ہے جب تمسک پھٹ جاوے بعد ادائے قرضہ کے ایمان سے اور مسیح کی معافی سے گنہگار اور گناہ میں بُعد المشرقین ہو جاتا ہے (ف) پس ہر طالب حق سے اور کچھہ کم زیادہ نہ مانگنا چاہئے مگر پوری توبہ (تازگی کے دن) یعنے حقیقی بہار کے دن جس میں فضل کی ہوا چلتی ہے اور سب کچھہ تر و تازہ ہوتا ہے (ف) یہہ دن جب آوینگے جب مسیح خداوند آویگا اور سب کچھہ بحال کریگا جب برگزیدوں کا شمار پورا ہوگا جب یہودی پھرینگے (عبرانی ۱۱-۴۰) وے ہمارے بغیر کامل نہوویں (ف) تا وقتیکہ سب یہودی عیسائی نہو جاویں تازگی نہ آویگی بدنوں کی قیامت بھی اُسوقت ہوگی اور ہر زمانہ کے سب مقدس روح اور بدن میں کامل نیکبختی دیکھینگے (ف) یہہ ساری خوبی موقوف ہے توبہ اور گناہ کے مٹ جانے پر جو مسیح سے ہوگا (ف) یہہ تازگی ہمیشہ رہیگی پھر کبھی اُسے زوال نہوگا کیونکہ مسیح کے چہرہ سے یہہ تازگی آویگی جو ابدی و ازلی ہے اور ابد تک ہمارے درمیان سکونت کریگا (گنتی ۶-۲۵ و ۲۶) (ف) یہہ تازگی بخش دن جب آوینگے تب ہم سب آفتوں سے چھٹکا سا پاکے حقیقی آرام کا مُنہہ دیکھینگے (لوقا ۲۱-۲۸ و رومی ۸-۱۹ سے ۲۳)

۲۰ (۲۰) اور وہ یسوع مسیح کو بھیجے جس کی تمہارے لئے آگے سے منادی ہوئی

(بھیجے) یعنے اب پھر بھیجدے روح میں تمہارے اندر مسیح تم میں بسے یا بھیجدیوے یروشلم کی بربادی کے لئے اور اپنے لوگوں کو رہائی دینے کے واسطے اور جہان کا انصاف کرنے کو مسیح آجاوے (یوحنا ۵-۲۲) باپ کسی کی عدالت نہیں کرتا ساری عدالت اُسنے بیٹے کے سپرد کی ہے (یسوع مسیح کو) نہ کسی اور مسیح کو بھیجدیوے جیسے احمق یہودی کسی وہمی مسیح کے منتظر ہیں نہیں بلکہ یسوع بن مریم جو مسیح ہے وہی آخر الامر اُسی کو خدا پھر بھیجدیوے (ف) یسوع کے سوا کسی دوسرے مسیح کی

انتظاری کرنا نہ چاہئے (ف) موسیٰ نے کہا تھا کہ میری مانند ایک دوسرا شخص خدا بھیجیگا وہ یسوع مسیح تھا وہ آچکا اور اُسنے کبھی نہیں کہا کہ اب کوئی اور بھی آویگا پس محمد صاحب کا دعویٰ نبوت محض بے اصل ہے مسیح کے بعد کوئی پیغمبر آنیوالا نہیں ہے اور نہ کوئی نیا عہدنامہ آویگا اور نہ کوئی نئی کتاب جیسے مسلمانوں نے قرآن نکالا ہے وہ بالکل خدا کا کلام نہیں ہے کیونکہ جیسی نبوت و کہانت و سلطنت مسیح پر ختم ہے ویسی ہی تمام ہدایت الٰہی بھی نئے عہدنامہ کی کتاب میں پوری ہو گئی ہے

۲۱ (۲۱) اور ضرور ہے کہ آسمان اُسے لئے رہے اُسوقت تک کہ سب باتیں جنکا خدا نے اپنے سب مقدس نبیوں کی زبانی قدیم سے ذکر کیا بحال ہوویں

(بحال ہوویں) یعنے اگرچہ یسوع مسیح ضرور آنیوالا ہے تو بھی ایسا جلدی نہیں آسکتا کہ فوراً پھر آگھڑا ہو بلکہ سب کچھہ جسکا ذکر قدیم سے انبیا کرتے آئے ہیں اُسکی آمد سے پہلے پورا ہونا ضرور ہے (ف) یعنے یہہ تمام وقت جو مسیح خداوند کے صعود سے نزول ثانی تک کا ہے اُسوقت میں وہ تمام بدانتظامیاں جو آدم کے زمانہ سے مسیح کی آمد ثانی تک دنیا میں ہیں درست ہو جاوینگی اور ایسی درستی ہوگی جو کبھی جاتی نرہیگی (آسمان اُسے لئے رہے) اِس عرصہ تک مسیح آسمان پر رہیگا آسمان اُسے لئے رہیگا جس طرح تخت بادشاہ کو لئے رہتا ہے اُسی طرح مسیح اِنسان کو آسمان لئے رہیگا یعنے اُسکی اِنسانیت کو کیونکہ اُسکی الوہیت کی گنجایش تو آسمان و زمین ہر دو نہیں رکھتے مگر اِنسانیت کی گنجایش رکھتے ہیں (ف) اب مسیح کا بدن آسمان پر ہے تو عشاء ربانی کی روٹی میں نہیں ہے وہ صرف یادگاری کے طور پر ایک نمونہ ہے نہ بعینہ بدن ہے اسوقت وہ ان دیکھا شخص ہے تاکہ ہم ان دیکھے پر ایمان لاویں

(بحال ہوویں) تین طور کی بحالی کا ذکر انجیل میں ہے اول جبکہ دنیا میں مسیح کے وسیلہ نجات آئی تو یہہ دنیا کی بحالی کی ایک صورت نظر آئی دوئم جب اُس نجات کے وسیلہ سے اِنسان نے نئی پیدایش پائی تو بحالی پائی سوئم جب مسیح خداوند پھر آویگا تب سب کچھہ بحال ہوگا (ف) دنیا کے شروع سے اِس بحالی کا ذکر ہوتا آیا ہے اور خدا نے یہہ ذکر اپنے نبیوں کی زبانی کیا ہے (لوقا ۱-۷۰) شروع اِس ذکر کا اِس لفظ میں ہے کہ وہ تیرے سر کو کچلیگی یعنے عورت کی نسل جو مسیح ہے ای شیطان وہ تیرے سر کو کچلیگا۔ جب شیطان کا سر کچلا گیا تو پھر آدمی بحال ہوے (پیدایش ۳-۱۵) پھر لکھا ہے کہ دنیا کے سب گھرانے تجھہ سے برکت پاوینگے (پیدایش ۱۲-۳) جب مسیح کے وسیلہ سے سب گھرانوں میں برکت آئی تو سب دنیا بحال ہوئی پھر اِس بحالی کا ذکر خط یہودا آیت (۱۴ و ۱۵) میں ہے حنوخ کی پیشگوئی سے اور تمام نبیوں کی تحریرات کے نتایج اِس مطلب پر بکثرت موجود ہیں بلکہ ساری بیبل کا منشا یہی بحالی ہے

(ف) متی ۱۷-۱۱ میں لکھا ہی کہ الیاس بحال کریگا یعنے مسیح کا خادم ہو کے یہہ خدمت کریگا پر اصل میں بحال کرنیوالا مسیح ہی دیکھو (اعمال ۱-۶) (ف) جب سے مسیح خداوند دنیا میں آیا آج تک دنیا میں کسقدر بحالی نظر آئی دنیا کی قوموں میں کسقدر آسمانی برکات سرایت کئے جاتی ہی ہماری کامل امید ہی کہ وقت آویگا کہ ساری دنیا بحال ہوگی مگر یہہ بحالی خمیر کی مانند سرایت کرتی ہی یا درختوں کی مانند نشو و نما دکھلاتی ہی اور بہت آہستہ آہستہ کام ہوتا ہی کیونکہ دنیا کو خرابی کے موروں نے کھا لیا ہی ایسا کہ عقل انسانی شاید کہے کہ بحالی ناممکن ہی مگر وہ جو دنیا کا خالق ہی جسکا نام قادر مطلق ہی جسنے اس لفظ کی تفسیر (کہ وہ تیرے سر کو کچلیگی) بائبل میں کس حکمت سے اور کتنی مدت میں اور کسطرح سے مسیح میں ظاہر کی ہی وہی ہی جو یہہ کریگا

(۲۲) کیونکہ موسیٰ نے باپ دادوں سے کہا کہ خداوند تمہارا خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے ایک نبی میری مانند اُٹھاویگا اُسکی سنو سب باتوں میں جو وہ تمکو کہے

(استثنا ۱۸-۱۵) میں یہہ پیشگوئی لکھی ہی رسول فرماتا ہی کہ یہہ پیشگوئی مسیح کے حق میں ہی (ف) مسیح اور موسیٰ میں وہ نسبت ہی جو ہر پیشگوئی اور اُس کی تکمیل کے وقت میں ہی یا وہ نسبت ہی جو شریعت اور انجیل میں ہی یا وہ نسبت ہی جو نوکر اور بیٹے میں ہی (میری مانند) موسیٰ اُسے اپنی مانند بتلاتا ہی بعض خاص باتوں میں خاصکر اِسبات میں جیسے پورانے عہدنامہ کا سر موسیٰ ہی ویسے نئے عہدنامہ کا سر مسیح ہی دیکھو (عبرانی ۳-۲ و ۶) کہ وہ اُس کے آگے جس نے اُسے مقرر کیا دیانت دار تھا جس طرح موسیٰ بھی اپنے سارے گھر میں پر مسیح بیٹے کی مانند اپنے گھر کا مختار رہا (ف) خداوند مسیح اور موسیٰ کا حال کچھہ کچھہ مشابہت رکھتا ہی طفلی میں ہر دو ستائے گئے مصر میں دونوں نے ظالم بادشاہوں سے رہائی پائی موسیٰ نے فرعون سے مسیح نے ہیرودیس سے امت سے دونوں نے مخالفت دیکھی دونوں نے جھوٹے معلموں کا مقابلہ کیا اور اُنپر فتحیاب ہوئے اور یہہ دونوں آدمیوں اور خدا کے درمیان ہو کے خدا سے ہمکلام ہوئے دونوں نے عجیب و غریب معجزے دکھائے وغیرہ پس اِن بعض خاص باتوں میں موافقت کے سبب سے موسیٰ نے اُسے اپنی مانند بتلایا (ف) دو چیزوں کے درمیان اگر کسی خاص امر میں مشابہت ہو تو یہہ مشابہت اُس فوقیت کی مانع نہیں ہی جو دوسری جہت سے ایک کے درمیان پائی جاتی ہی (متی ۲۲-۳۷ سے ۳۹) تک جو لکھا ہی اُسپر سوچو کہ پہلا حکم کہ خدا کو پیار کر اور دوسرا جو اُسکی مانند ہی کہ اپنے پڑوسی کو پیار کر۔ اگرچہ اِن دونوں میں ایک جہت سے مشابہت ہی پر پہلے کی فوقیت تو بھی قایم ہی اُس کے سوا دیکھو (متی ۵-۴۸) کہ تم خدا کی مانند کامل ہو اگرچہ تشبیہہ ہی تو بھی خدا بڑا ہی

(ف) اگرچہ مسیح موسیٰ کی مانند تھا اُن باتوں میں جنکا اوپر ذکر ہوا تو بھی وہ اُس سے بڑا تھا (عبرانی ۳-۲ سے ۶) موسیٰ

خدا کی راہ بتلانیوالا تھا مسیح آپ خدا کی راہ تھا موسیٰ کلام سنانیوالا تھا مسیح آپ کلام تھا موسیٰ نے نبوت کی مسیح ساری نبوتوں کا خلاصہ تھا موسیٰ خدا کی روح لینیوالا تھا مسیح روح کا دینیوالا تھا موسیٰ صرف بندہ تھا مسیح بندہ اور خدا بھی تھا موسیٰ نوکر تھا مسیح مالک تھا (ف۲) اگرچہ سب پیغمبر بعض بعض امور میں مسیح کے نمونے تھے پر سب سے بڑا نمونہ خداوند مسیح کا موسیٰ تھا مسیح اور مسیح کی نجات اور مسیح کے حالات اور مسیح کے اسرار کی تصویر نہایت ٹھیک ٹھیک موسیٰ کی معرفت توریت کے درمیان اور خود موسیٰ کے درمیان کھینچی گئی تھی (مفتاح التورات) کو غور سے پڑھو (ف) یہہ خبر جو استثنا ۱۸-۱۵) کے درمیان ہی ہمیشہ علما یہود یہ کہتے تھے کہ یہہ خبر مسیح کے حق میں لکھی ہی (یوحنا ۱-۲۱ بمقابلہ ۶-۱۴ و ۷-۴۰ و ۴۴ کے) پڑھو (تمہارے بھائیوں میں سے) یعنے وہ آنیوالا مجبہ موسیٰ کے فرقہ سے نہیں آویگا وہ بنی لاوی نہ ہوگا پس مسیح خداوند لاوی کے فرقہ سے نہیں نکلا بلکہ یہودا کے فرقہ سے آیا ہی جیسے یعقوب پیغمبر نے خبر دی تھی (ف) یہودی کہتے تھے کہ موسیٰ سے بڑا کوئی نہیں ہوسکتا اور یہہ مضمون اُنہوں نے (گنتی ۱۲-۶ سے ۸ و استثنا ۳۴-۱۰) سے سمجھا تھا اور حقیقت میں سب پیغمبروں کے درمیان موسیٰ اسی قسم کا شخص ہی پر مسیح خداوند سے ہرگز بڑا نہیں ہی اُس نے مسیح کو اپنی مانند بتلایا کیونکہ جیسے موسیٰ سے یہودی کلیسیا کا شروع ہوا اور وہ مصری نجات اور خلاصی کا باعث ہوا اسی طرح مسیح خداوند سے روحانی کلیسیا کا شروع ہوا اور وہ شیطان سے نجات کا باعث ہوا اسلئے اُسکی مانند کہلایا پر دوسری جہت سے نہ موسیٰ سے بڑا بلکہ اُسکا خداوند خدا بھی ہی کیونکہ یہہ وہ ہی جو موسیٰ سے جھاڑی کے مقام میں باتیں کرتا تھا جسنے موسیٰ کو پیغمبر بنایا (اُسکی سنو) یہہ وصیت ہی یعنے جو کچھ مسیح تمہیں سکھے کامل ایمان اور اطاعت سے اُسکی سنو اگرچہ تمہاری مرضی کے خلاف حکم کرے اور اگرچہ تمہاری جسمانی خواہشوں کو اور جسمانی دل کو اُس کی باتیں ناپسند ہوں توبھی اُس کی بات مانو اور کہو کہ بول ای خداوند تیرا بندہ سنتا ہی (ف) لوگ جب خدا کی آواز نہ سُن سکے تو کہنے لگے کہ ہم موسیٰ کی سُنینگے موسیٰ ہمارا درمیانی ہوکے خدا کی باتیں ہمیں سنادے اب موسیٰ کیا کہتا ہی یہہ کہ وہ جو آنیوالا ہی حقیقی درمیانی ہی اُسکی سنو وہ آسمانی ہی آسمان کی باتیں بولتا ہی اُس کی سنو اُس کی باتوں کے سُننے اور ماننے سے ابدی زندگی ملتی ہی

(۲۳) اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اُس نبی کی نہ سنے قوم میں سے ہلاک کیا جائیگا ۲۳

مطلب یہہ ہی کہ مسیحی ایمان پر سب کچھہ موقوف ہی ساری بہتری عقبیٰ کی اور موت وحیات روح انسانی کی مسیح کی باتوں پر موقوف ہی جسنے اُس کی باتیں مانیں اُسنے سب کچھہ پایا جس نے اُس کی باتوں کو نہ مانا ابدی ہلاکت اُس کے لئے ہی (ف) جو کوئی مسیح کی سنتا ہی اور مانتا ہی وہ راستبازوں میں شامل ہوکے ابدی خوشی اور آرام کا وارث ہوتا ہی جو کوئی مسیح کی نہیں سُنتا وہ راستبازوں کے زمرہ ہی میں سے کٹ جاتا ہی (زبور ۱-۵)

(ف۱) پرانے عہدنامہ میں جو موسیٰ کا ہے نہ سننیوالوں کی سزا۔ کال تھا یا تلوار یا جلاوطنی اور یہ باتیں مسیح کی باتیں نہ سننیوالوں کی سزا سوچ کی ابدی ہلاکت ہے دیکھو سب سے بڑے پیغمبر موسیٰ کا فتویٰ کیا ہے انجیل کے نہ ماننیوالوں کی نسبت

۲۴ (۲۴) اور سب نبیوں نے سموئیل سے لیکے پچھلوں تک جنہوں نے کلام کیا اِن دنوں کی خبر بھی دی ہے

(اِن دنوں) یعنے مسیح کی انجیل کے دنوں کی خبر دی ہے پس یہہ دن کہ انجیل ہمارے سامہنے آئی کیسی خوشی اور خطرہ کے دن ہیں (ف) یہہ دن درستے کے وقت کے دن ہیں (عبرانی ۹-۱۰) شریعت موسوی انہیں دنوں کی خادم تھی سارے نبی اِنہیں دنوں کی راہ طیار کرنے آئے تھے ان دنوں میں اگر کوئی درست ہوگیا تو ہوگیا اور جو کوئی ان دنوں میں درست نہوا وہ ابدی ہلاکت کا فرزند ہے

۲۵ (۲۵) تم نبیوں اور اُس عہد کے فرزند ہو جو خدا نے ہمارے باپ دادوں کے ساتھہ باندھا ہے جبکہ ابراہیم کو کہا کہ تیری اولاد سے زمین کے سارے گھرانے برکت پاوینگے

(اُس عہد کے فرزند ہو) تم پیغمبروں کی اولاد ہو تم اصل وارث ہو تم جسمانی طور پر بھی اُن کی نسل ہو برکت کا وعدہ پہلے تمہارے لئے ہے (جبکہ ابراہیم کو کہا) کہ دُنیا کے سب گھرانے تجھہ سے برکت پاوینگے دیکھو (پیدایش ۱۲-۳) پھر لکھا ہے کہ تیری نسل سے زمین کی ساری قومیں برکت پاوینگی (پیدایش ۲۲-۱۸) (ف۱) اگرچہ وعدہ عام ہے ساری دنیا کے گھرانوں اور سب قوموں کے لئے مگر تم جو یہودی ہو ابراہیم سے زیادہ تر نسبت رکھتے ہو جسم کی راہ سے بھی (ف۲) ابراہیم کی اولاد دو قسم کی ہے روحانی اور جسمانی اور دونوں قسم کے اِسرائیلوں کی اصل و نسل مسیح ہے کیونکہ مسیح ابراہیم کی وہ نسل ہے جس سے سب دنیا کی قومیں برکت پاتی ہیں

۲۶ (۲۶) سو پہلے تمہارے لئے خدا نے اپنے بیٹے یسوع کو مبعوث کیا اور اُسے بھیجا کہ تمہیں یہہ برکت دیوے کہ ہر ایک کو اُس کی بدیوں سے پھرادے

(خدا نے اپنے بیٹے یسوع کو) یہی بیٹے کا لفظ آیت ۱۳ میں مذکور ہے وہاں دیکھو خدا نے اپنے خادم کو بھیجا (یہہ برکت دیوے) وہ برکت دینے کو آیا تھا نہ سزا دینے دوسری دفعہ آویگا جب جزا و سزا دیگا مگر اب جو آیا تھا صرف برکت دینے کو آیا تھا ف۱)

مسیح خداوند نے اپنے کام کا شروع برکت دینے سے کیا تھا (متی ۵-۱) اور جب کام تمام کیا تو برکت کے ساتھ کیا (لوقا ۲۴-۵۰) برکت دیتا ہوا آسمان پر اُٹھایا گیا ؛

(ف ۲) دیکھو پولوس رسول نے کیا کہا ہے (افسی ۱-۳) مبارک ہے خدا اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کا باپ جسنے ہمکو مسیح میں آسمانی مقاموں میں ہر طرح کی برکت بخشی ہے۔ پس یہہ سب خدا باپ سے ہے کہ باپ نے ہمیں برکت دی ہے اور بیٹے کو برکت دینے کے لئے بھیجا ہے اُسنے بیٹے کے وسیلہ سے اپنی مرضی کے بھید ہم پر ظاہر کئے ہیں (افسی ۱-۹) اُسنے ہمیں چھٹکارا دیا ہے بیٹے کے وسیلہ سے (کلسی ۱-۱۳) (ہر ایک کو اُس کی بدیوں سے پھیر اوے) مسیح کا یہہ مطلب ہے کہ ہر آدمی کو اُسکی بدیوں سے پھیر اوے کہ ہم بدی سے الگ ہوں اور بدی ہم سے الگ ہو وہ بدی کو یعقوب سے دفع کرنیکو آیا ہے (رومی ۱۱-۲۶)

(ف ۱) لوگ دنیاوی برکات یعنے مال اسباب اولاد عزت آرام خوشی وغیرہ کی بہت امید رکھتے ہیں اور اگلے لوگ بھی یہی امید رکھتے تھے مگر اب ظاہر ہوا کہ بڑی برکت یہہ ہے کہ بدی سے الگ ہوں (ف ۲) مسیح کی برکات کی پاک تاثیریں جو اسوقت ملتی ہیں وہ یہی ہیں کہ جسقدر ہم لوگ بدی سے نفرت کرتے جاتے ہیں اُسیقدر ہم زیادہ مبارک ہیں (ف ۳) اور پوری برکت کا نمونہ اُسوقت دیکھینگے کہ جب وہ پھر آویگا کیونکہ جیسے سردار کاہن قربانی گذراننے کو پاک ترین جگہ میں آپ جاتا تھا اور ساری جماعت جسکی طرف سے جاتا تھا باہر کھڑی رہتی تھی جب تک سردار کاہن پھر باہر نہ آوے اِسطرح وہ خداوند جو حقیقی سردار کاہن ہے اپنا ہی خون لیکر آسمانی پردہ کے اندر پاکترین جگہ میں گیا ہوا ہے جب پردہ سے باہر آویگا تب ہمکو برکت دیگا جیسے سردار کاہن باہر آکے برکت دیا کرتا تھا اور اُسوقت ہم کچھ اَور ہی برکات دیکھینگے اِسوقت ہمارا کام ہے کہ باہر رہکر برکت کی انتظاری کریں (لوقا ۱-۲۱) کو دیکھو اِسوقت ہمارا سردار کاہن اوپر کی ہیکل میں دعاؤں کی خوشبو جلاتا ہے (ف ۴) اب رسول کا وعظ تمام ہوا کیونکہ سردار کاہن کے لوگوں نے آگھیرا

چوتھا باب

(۱) جب وے لوگوں کو یہہ کہہ رہے تھے کاہن اور ہیکل کا سردار اور صدوقی اُن پر چڑھ آئے

(۱ سے ۳۷) پطرس و یوحنا کا سانہیڈرم کے سامھنے جانا اور پھر جماعت میں آنا اور آپ کو خدا کے سپرد کرنا ہیکل کا سردار

یہہ رومی سردار نہ تھا مگر لاویوں کا پہرہ۔ دینیوالا جو ہیکل کی خدمت کرتا تھا دیکھو (لوقا ۲۲-۵۲) (ف) اعمال کی کتاب میں رومیوں کی طرف سے رسولوں کو ایذا پہونچانیکا ذکر کچھہ نہیں ملتا ہے سنہ ۶۳ تک تو پنطوس پلاطوس گورنر رہا اور ترتلیان کہتا ہے کہ وہ قریب عیسایت کے دلمیں تھا پر ظاہر میں عیسائی نہیں ہوا اور طبریوس قیصر جو تھا وہ چاہتا تھا کہ مسیح کو اپنے اور دیوتاؤں کے ساتھہ ایک دیوتا بنا کر پوجے اِسلئے اِس کتاب میں رومیوں سے کلیسیا کو چنداں تکلیف نہیں پہونچتی ہے آیندہ کو کلیسیا نے رومیوں کے ہاتھہ سے بہت دُکھہ پایا ہے مگر اسوقت جو ایذا پہونچی وہ سب یہودیوں کے سرداروں سے پہونچی تھی (ف) دیکھو غیر قوم نے کچھہ پرواہ نہیں کی لیکن وہ جو آپکو خدا کے لوگ بتلاتے تھے اُنسے رسولوں کو بہت دُکھہ ملا (صدوقی) یعنے صدوقی لوگ قیامت اور ارواح اور الہام کے منکر (اعمال ۲۳-۸ ومتی ۲۲-۲۳) یوسیفس کہتا ہے کہ اُسوقت سردار کاہن اور اُسکے بہت سے مددگار بھی صدوقی فرقہ کے تھے چنانچہ (اعمال ۵-۱۷) میں بھی لکھا ہے (ف) صدوقی لوگ عیسایوں سے بڑی ڈاہ رکھتے تھے کیونکہ عیسایت سے اُنکے فرقہ کی زیادہ بیخ کنی ہوتی تھی اور فریسی لوگ جن میں گملائیل عالم بھی تھا گواہی قبول کرنے کو زیادہ پسند کرتے تھے (اعمال ۵-۱۷ و ۳۴ و ۲۳)

(ف) جب خداتعالی اپنے لوگوں کے ہاتھہ سے کسی اچھے کام کا شروع کرتا ہے تو فوراً شیطان اپنے لوگوں کے وسیلہ سے اُسے روکنے چاہتا ہے مگر اُس روک ٹوک سے بھی اچھا نتیجہ نکلتا ہے رسولوں نے اب تک ہیکل میں مسیح کے نام پر گواہی دی اب سانیڈرم یعنے صدر عدالت کے سامہنے گواہی دینے کو جاتے ہیں جہاں اُنہیں آپ جا کر گواہی دینا مشکل تھا پر اب بلائے ہوئے یا پکڑے ہوئے جاتے ہیں دیکھو اِس روک ٹوک سے کیا عمدہ نتیجہ نکلا

(۲) کیونکہ ناراض ہوئے اِسلئے کہ وے لوگوں کو سکھلاتے اور یسوع کے سبب مردوں کی قیامت کی خبر دیتے تھے

(یسوع کے سبب) اصل میں یوں لکھا ہے کہ یسوع میں مُردوں کی قیامت کی خبر دیتے تھے یعنے نہ صرف قیامت کی تعلیم عام طور پر دیتے تھے جیسے مسلمان اور فریسی وغیرہ بھی دیتے ہیں مگر وہ خاص طور پر خبر دیتے تھے یعنے مسیح کا مردوں میں سے جی اُٹھنا جو واقع ہوا ہے وہی بنیاد قیامت کی ہے مسیح جی اُٹھا اور سب کی قیامت اُس سے ہے (مردوں کی قیامت) قیامت کے معنے ہیں اُٹھنا یعنے مردوں میں سے زندہ ہو کر اُٹھنا یسوع سے ہوگا کیونکہ وہ جی اُٹھا ہے ابن اللہ ہو کے وہ پہلا پھل ہے زراعت مردگان کا پس قیامت کا شروع ہوگیا کیونکہ ایک انسان مردوں میں سے جی اُٹھا ہے اور وہ قیامت کا اُٹھنا اُٹھا ہے

نہ ایسا جیسے کہ بعض مُردے اور بھی اُٹھے تھے اور پھر مر گئے پر وہ جو سب مومنین کا راس ہے وہ جی اُٹھا ہے بدن یعنے کل جماعت مومنین کا اُٹھنا باقی ہے اور موقوف ہے ایک وقت پر

(ف) ایسی خبر قیامت کی آج تک دنیا میں کسی نے نہیں سنائی تھی نہ غیر قوم اور نہ یہود کے دل میں بھی کبھی ایسا خیال گذرا تھا اگرچہ کلام میں ایسی خبریں لکھی تھیں پر جب تک مسیح جی نہ اُٹھا کبھی آدمیوں پر وہ خبریں منکشف نہیں ہوئیں پر اب سب کچھ ظاہر ہے اور جبکہ وہ جی اُٹھا ہے تو سب جی اُٹھینگے (اقرنتی ۱۵-۲۲) اسلئے (ناراض ہوئے) یہہ وجہہ ناراضگی کی تھی کیونکہ وہ مغرور لوگ تھے اسقدر فروتنی اُنہیں نہ تھی کہ مسیح مصلوب سے جسکی تحقیر کی گئی گناہ کی معافی شکر برداشت کریں اُنہیں معافی کی امید کسی بڑی شان شوکت کے شخص سے دی چاہئے وہ ایک حقیر شخص کو کیونکر اپنا نجات دہندہ مانیں وہ رسولوں کی منادی سے بھی سخت ناراض تھے کہ وے کیوں مسیح کا ذکر کرتے ہیں اور کیوں کہتے ہیں کہ یسوع مسیح ہے گویا ہمپر فتویٰ دیتے ہیں کہ ہمنے اُسے ناحق مارا حال آنکہ ہم اُسے دغاباز جانتے ہیں پس کیوں رسول لوگ اُسکی منادی کرتے ہیں پر رسول خدا کی روح کی تحریک اور جوش سے منادی کرتے تھے جس کے وے روکنے والے تھے اور رُک نہ سکتے تھے اسلئے سخت ناراض تھے اور بڑی مخالفت پیدا ہو گئی تھی (ف) اُنہوں نے اِس عداوت کے سبب پہلے یہودیوں کی جماعت کو اُبھارا کہ عیسائیوں کے برخلاف تھیں اور اُنہیں یہہ کہکے بھڑکایا کہ عیسائی لوگ دین موسوی اور دستورات توریت اور رسوم بزرگان کے دشمن ہیں حال آنکہ وے موسوی دین اور دستورات توریت کو از بس جلال دیتے تھے ہاں بزرگان کی بیہودہ رسوم پر معترض تھے جو حقیقت میں کچھ چیز نہیں ہیں

(ف) اُنہوں نے پہلے کوشش کی کہ خدا کے کاموں کو روکیں مگر جب نہ روک سکے تو خدا کے کلام کو روکنے لگے پر اُسکے روکنے میں جب عقل سے جواب نہ دے سکے تب ہتھیاروں اور زور زبردستی سے اور حکومت سے روکنے کا ارادہ کیا دلیل تو کوئی باقی نہ رہی مارکوٹ اور قید اور سزا لیکر آئے پر کیا ہو سکتا تھا (۱۱۲ زبور ۱۰) شریر دیکھیگا اور کڑھیگا اور اپنے دانت پیسیگا اور گھل جاویگا شریروں کی تمنا فنا ہو جاویگی

(ف) صدوقی قیامت کے سبب مخالف ہوئے اور فریسی اِسلئے کہ قیامت کی خبر یسوع کے سبب سے دیتے ہیں

(ف) یہہ مخالفت کا کام اُنکا شیطانی کام تھا کیونکہ انجیل کی منادی سے شیطان کے جیلخانہ کا دروازہ کھلجاتا ہے تاکہ اُسکے قیدی نکلجاویں اور اُسکی سلطنت کی دیواریں ہلجاتی ہیں اور وہ ڈرتا ہے کہ اب میری سلطنت چلی ایسی حالت میں کیا تعجب ہے کہ وہ سب کچھ کرنے کو طیار ہووے تاکہ منادوں کا مُنہہ بند کرے اور اُنکے کام کو روکے

(ف) اے میرے بھائیو فایدۂ بالا کا مضمون آجکل میری بڑی تسلی کا باعث ہے کیونکہ جب سے میں نے اِس کتاب کے

لکھنے پر کمر باندھی ہے آفتوں کا ہجوم اور شیطانی رکاوٹوں کا بلوہ مجھپر اِس شدت سے ہے کہ اگر میں مفصل سناؤں تو ناظرین حیران ہو جاویں گویا میں دکھوں کی آگ میں دھسا ہوا ہوں پر جل نہیں جاتا کیونکہ خدا میرے ساتھہ ہے ایسا ہی حال خزانۃ الاسرار کے لکھتے وقت ہوا تھا پر وہ خدا کے فضل سے تمام ہوگئی خدا اِس کتاب کو بھی ضرور تمام کریگا اور ساری رکاوٹیں دور اور دفع ہونگی اسوقت عین دکھوں کی آگ میں قلم چل رہا ہے اور شیطان جل رہا ہے اور میں تو آگ میں بھی ٹھنڈا ہوں مسیح کے وسیلے سے (قیامت کی خبر دیتے تھے) اور کوئی منصوبہ نہیں باندھتے تھے اِسی بات پر قایم تھے جو صدوقیوں اور فریسیوں کے برخلاف تھے اور جس کے سبب بڑی تکلیفیں نظر آتی تھیں پر وہ بھی لاچار تھے کیونکہ حق کا چھپانا مشکل تھا خاصکر اُس حق بات کا جو خدا سے واقع ہوئی اور جس کی خبر خدا تعالیٰ ساری دنیا کو دینا چاہتا ہے جسپر سارے بنی آدم کی نجات موقوف ہے

۳ (۳) اور اُنپر ہاتھہ ڈالے اور دوسرے دن تک قید رکھا کیونکہ شام ہوگئی تھی

دوپہر کے بعد ۳ بجے کے وقت معجزہ ہوا تھا اُس لنگڑے پر (اعمال ۳-۱ و ۱۲) اُس کے تین گھنٹے بعد یعنے ۶ بجے شام کے وقت پکڑے گئے (ف) انجیل کے ساتھہ صلیب ہمیشہ چلتی ہے اور مسیحی دین کے بزرگوں کی دنیا یہہ عزت کرتی ہے وہ جو دنیاوی لوگ ہیں دنیا میں عزت پاتے ہیں پر خدا کے لوگ خوبی دکھلاکے بھی دُکھہ پاتے ہیں (ف) بہ تقاضائی اِنسانیت اُن کے دلوں میں کیا کیا خیال گذرے ہونگے کہ اب ہم قید خانہ میں آگئے کیا یہہ ہمارے کام کا شروع ہے تب کام کیا ہوگا جب ہم نے معجزہ دکھلایا تھا تو چاہئے تھا کہ بہت سی جماعتیں ہمارے پاس بپتسما پانے کو آتیں اُس کے عوض ہم خود جیلخانہ میں آگئے ہیں ضرور ایسے خیال تو انسانکے ذہن میں گذرتے ہیں پر اُنکو مسیح تسلّی دینیوالا موجود تھا جس نے اُنہیں آگے سے کہدیا تھا (متی ۱۰-۱۷ سے ۲۶ و ۲۳-۳۴ سے ۳۷)

(ف) دنیا میں تکلیف عیسائی منادکی مزدوری ہے اور یہہ تکلیف نشان ٹھہری اِس بات پر کہ خوب منادی ہوئی کیونکہ جب شیطان کی دم پر پیر رکھکر دباؤ گے تو وہ ضرور پھونکارہ مارکر حملہ کریگا یہہ حملہ نشان ہے کہ ہمنے اُسے دُکھہ دیا ہے اور یہی ہماری مراد تھی (ف) اُسوقت کی قید اگرچہ کچھہ ناگوار گذری ہو مگر انجام اُسکا کیا ہوا دیکھو (اعمال ۵-۴۱) اور یہی حال پولوس وسیلاس کا بھی ہوا تھا (اعمال ۱۶-۲۳ سے ۲۶)

(ف) یہہ دُکھہ اُٹھاکے شاگرد مسیح کی مانند بنگئے اور مسیح میں پیوند ہوے (متی ۱۰-۲۴ و ۲۵) اور وہی بات ہوئی جو اُسنے فرمائی تھی (یوحنا ۱۵-۱۸ سے ۲۰) جب مسیح کے دُکھوں میں شریک ہوئے تو اُس کے ساتھہ جلال بھی پاوینگے (رومی ۸-۱۷ و ۲ قرنتی ۴-۱۷ و ۲ تمطاؤس ۲-۱۲) (ف) یہہ کیسی مبارک قید ہے جس سے اِسقدر دنیا آزاد ہوگئی (ف) ایک وقت پطرس نے

کہا تھا کہ میں تیرے ساتھ قید میں جانے کو بھی طیار ہوں (لوقا ۲۲-۳۳) اور مسیح نے بھی فرمایا تھا کہ تو آگے کو میرے پیچھے ہولیگا (یوحنا ۱۳-۳۶) (ف) مسیحی قید میں شاگردوں کے دلوں کو باوجود ظاہری قید کے آرام تھا پر دشمنوں کے دل میں باوجود ظاہری آزادگی کے کیسی بے آرامی تھی

(ف) روح القدس پانے کے بعد کیسے جلد دکھ آگیا مسیح خداوند بھی کبوتر کی شکل میں روح القدس پاکر فوراً امتحان میں گیا تھا جب آسمانی برکات ہم پر آتی ہیں تو فوراً دنیاوی تکلیفات بھی آجاتی ہیں پر ہم دکھوں میں روح سے تسلی پاکے فوراً برداشت کی طاقت حاصل کرتے ہیں

(۴) پر بہتیرے اُن میں سے جنہوں نے کلام سُنا ایمان لائے اور وے گنتی میں تخمیناً پانچ ہزار مرد ہوگئے

سچائی کو دبا سکتے ہیں پر روک نہیں سکتے اگرچہ رسول قید میں پر کلام الہٰی آزاد ہے (۲ تمطاوس ۲-۹) (پانچ ہزار مرد ہوگئے) صرف یروشلم میں جہاں فریب سے دین پھیلانا نہایت مشکل تھا کیونکہ وہاں بڑی مخالفت تھی اور شروع دین کا بھی اُسی جگہ سے تھا اور مسیح انہیں کے درمیان مصلوب بھی ہوا تھا اور وقت بھی بعید نہ تھا اُسی وقت کی بات ہے پس پانچ ہزار کا ایسا جلد وہاں عیسائی ہوجانا باوجود ایسی مخالفت اور تکلیف کی برداشت کے صاف ظاہر کرتا ہے کہ یہہ قدرت الہٰی تھی (ف) اِسکے بعد اور بہت لوگ عیسائی ہوئے (اعمال ۵-۱۴) مرد اور عورتیں گروہ کے گروہ خداوند پر ایمان لاکے اُن میں شامل ہوئے تھے (اعمال ۶-۱) جب شاگرد بہت ہوئے یونانی عبرانیوں سے کڑکڑانے لگے (اعمال ۶-۷) شاگردوں کا شمار یروشلم میں بہت ہی بڑھگیا اور کاہنوں کا بڑا گروہ ایمان کا تابع ہوا (اعمال ۲۱-۲۰) کتنے ہزار یہودی ہیں جو ایمان لائے اور سب شریعت کے غیرت مند ہیں

(ف) کریزاستم صاحب کہتے ہیں کہ (لوقا ۹-۱۳) میں جو لکھا ہے کہ تم اُنہیں کھانے کو دو اُس کی تکمیل اب ہوتی ہے اُسوقت پانچ ہزار مرد تھے جنہیں کھانا دینا منظور تھا اسوقت بھی پانچ ہزار ہیں جو شاگردوں کے ہاتھ سے روحانی روٹی کھاکے پہلے پہل سیر ہوئے ہیں اور دونوں معجزے شام کے وقت ہوئے تھے جس نے پہاڑ پر پانچ ہزار آدمیوں کے بدنوں کو کھانا کھلایا تھا اب وہ اپنے حواریوں کے ہاتھ سے پانچ ہزار روحوں کو زندگی کی روٹی کھلاتا ہے اور رفتہ رفتہ ساری دنیا کو اُن کے وسیلہ سے زندگی بخش کھانا کھلاویگا (ف) منادوں کی تسلی ایمانداروں کی کثرت سے بہت ہوتی ہے جیسے منادوں کی ثابت قدمی سے ایمانداروں کی جماعتیں مضبوطی پاتی ہیں (ف) جماعتیں مرغزار کی مانند ہیں جسقدر گھاس کاٹا جاتا ہے اُسیقدر زیادہ بڑھتا ہے

(۵) اور دوسرے دن یوں ہوا کہ اُن کے سردار اور بزرگ اور فقیہہ

یعنے سانیڈرم کی بڑی مجلس جمع ہوئی (متی ۲-۴) یہہ مجلس ۷۲ شخصوں کی تھی اور انہیں فرقوں کے لوگ اُسمیں شامل تھے (سردار) یعنے وہ لوگ جو باطاقت تھے (بزرگ) یعنے دانا اور باتجربہ لوگ جنکی سب عزت کرتے ہیں (فقیہہ) یعنے وہ لوگ جو علم الٰہی میں بتحر رکھتے ہیں (ف) ایسے لوگ سب جمع ہوے تاکہ مسیح کے برخلاف منصوبہ باندھیں اور خدائی قدرت کا مقابلہ کریں (ف۲) ایسے ہی لوگ ہمیشہ بھاری مقدمات پر فکر کرنے کو جمع ہوا کرتے ہیں پر اگر اُنمیں خدا کی روح نہ ہو تو کبھی غلطی سے نہیں بچ سکتے خاصکر روحانی مقدمات میں دنیاوی حکمت ہرگز کارآمد نہیں ہوتی ہے (ف۳) وے تو بدی کے منصوبہ پر جمع ہوئے ہیں پر وہاں سے بھی کچھہ فایدہ نکلتا ہے کہ اب تک مسیحی منادی زیادہ تر مشہور نہیں ہوئی تھی اب اِس مجلس کے سامھنے آنے سے یہہ بات زیادہ مشہور ہو جاتی ہے اور خدا کی گواہی اُنکی بڑی مجلس پر بھی ظاہر ہوتی ہے اور خدا سے قدرت پاکے غریب مچھوے دنیاوی بڑی حکمت کا کیسا عمدہ مقابلہ کر کے اُنہیں بند کرتے ہیں اور دین عیسائی زیادہ تر ثابت ہو جاتا ہے اور یہودیوں کی شرارت بھی خوب کھلجاتی ہے

(۶) اور سردار کاہن حنّا و قیافا اور یوحنا و اِسکندر اور جتنے سردار کاہن کے گھرانے کے تھے یروشلم میں جمع ہوے ۔

(سردار کاہن) دیکھو (متی ۲۶-۱۷) کی تفسیر کہ رومیوں نے سردار کاہنوں کو ہمیشہ اپنی مرضی سے موقوف اور بحال کر کے کتنے سردار کاہن بنا دیئے تھے (قیافا) اور اُس کے پانچ بیٹے نوبت بہ نوبت سردار کاہن ہوئے تھے (ف۱) حنّا و قیافا یہہ وہ لوگ ہیں جن کے سامھنے خود مسیح خداوند ملزم ٹھہرایا گیا تھا (ف) حنّا کا نام قیافا کے نام سے پیشتر آتا ہے کیونکہ حقیقی سردار کاہن وہ تھا اگرچہ قیافا بھی رومیوں سے بنایا گیا تھا ملکی طور پر پر شریعت کے طور پر حنّا ہی تھا (ف۳) مسیح کو پہلے حنّا کے پاس لے گئے تھے (یوحنا ۱۸-۱۳) اسیواسطے کہ وہ بزرگ تھا

(جمع ہوئے) کون جمع ہوئے سب حاکم جو یروشلم میں تھے سب بزرگ سب شرع کے مفتی (ف) کہاں جمع ہوئے یروشلم میں جہاں مسیح مصلوب ہوا اور جہاں شاگردوں کی نسبت پیش گوئی بھی ہوئی تھی کہ تم بھی یروشلم میں دُکھہ اُٹھاوگے (ف۲) یہہ وہی یروشلم میں ہے جہاں لوگ چھٹکارہ کے منتظر تھے (لوقا ۲-۳۸) (ف۳) مسیح خداوند کو طفلی میں یروشلم کے بادشاہ ہیرودیس

نے مارنا چاہا تھا پر کیا کرسکا آج وہی جماعت ہے جس نے ہیرودیس سے کہا تھا کہ مسیح بیت لحم میں پیدا ہوگا یہہ جماعت مسیح کی کلیسیا کو بچپن میں مارنا چاہتی ہے پر کیا کرسکتی ہے اِسطرح سارے مخالف مسیح کے شرمندہ ہونگے

(۷) اور اُنکو بیچ میں کھڑا کرکے پوچھا کہ تم نے کس قدرت اور کس نام سے یہہ کیا

(بیچ میں) یہہ اِسلئے کہ وے لوگ بشکل دایرہ بیٹھے تھے جب عدالت کرتے تھے (کسقدرت کس نام سے یہہ کیا) کیا عمدہ سوال ہے جسمیں خود پھنسے پڑے ہیں جس کے جواب میں اچھی مار کھا سکتے ہیں جو عین مطلب اور خلاصہ مسیحی منادی کا ہے وہ نہیں کہہ سکتے کہ یہہ کیا جھوٹھا غوغہ ہے کیونکہ لنگڑے پر معجزہ تو ضرور واقع ہوا ہے جسکا اِنکار نہیں کرسکتے پر چاند پر خاک ڈالنا چاہتے ہیں پوچھتے ہیں کہ کس قدرت کس نام سے ہوا وہ اشارہ کرتے ہیں کہ کیا یہہ تم نے جادو سے کیا یا کسی دیو اور شیطان کی قدرت سے ہوا

(ف۱) ایک وقت اُنہوں نے مسیح خداوند کے معجزات کے حق میں بھی یہی کہا تھا کہ باعلزبول دیوؤں کے سردار کی مدد سے دیوؤنکو نکالتا ہے (لوقا ۱۱-۱۵ اور یوحنا ۸-۴۸) (ف۲) کس نام سے یہہ نام کا لفظ پہلے پطرس نے زور دیکے ہیکل میں سنایا تھا کہ مسیح کے نام سے یہہ ہے (اعمال ۳-۶ و ۱۲ و ۱۶) یہی لفظ اُنہوں نے پکڑ لیا کہ کس نام سے کیا اُسکا نام تبلاؤ (تم نے کیا) لفظ تم نے پر وہ زور دیکر بولتے ہیں یعنے تم جو جلیلی لوگ ہو یہہ کام تم نے کیا یہہ معجزہ تم سے ہوا نہ خدا سے اور تم نے کسی غیر کی قدرت سے کیا ہے اُنکا منشا یہہ ہے کہ رسولوں کو ملزم ٹھہراویں کہ تم نے یہہ کام کیا ہے نہ خدا کی قدرت سے مگر کسی غیر معبود کے نام سے اور جبکہ اِس بات پر زور دینگے تو (استثنا ۱۳ باب ۵ کے موافق یہہ لوگ واجب القتل ہونگے اور اِس حیلہ سے اُنہیں مار ڈالینگے (ف۳) تعلیم کا ذکر نہیں کرتے کہ تم کیا تعلیم دیتے ہو جانتے ہیں کہ وے تعلیم میں ہمیں خوب دبالینگے جیسے اُن کے خداوند نے ہم سبھوں کے منہہ پھیر دیئے تھے پر معجزہ کی تفتیش کرتے ہیں کہ کس قدرت سے ہوا حالانکہ معجزہ کے سبب سے ناراض نہیں ہیں کیونکہ کسیکا نقصان نہیں ہوا بلکہ ایک آدمی کا بھلا ہوا ہے ناراض تعلیم سے ہیں پر ناراضگی کی بات کو دل میں چھپاکے دوسری بات میں اُنہیں مغلوب کرنا اور مارنا چاہتے ہیں شاباش ہے ایسے انصاف کی مجلس کو (ف۴) سب لوگوں کو خاکر اہل اختیار کو اِس مقام پر سوچنا چاہیے کہ کسی مجرم پر کوئی اور رنج دل میں رکھکر اور طرح سے الزام لگانا کیسی بدی ہے یہہ وہی بدی ہے جو اُن ریاکار یہودیوں میں تھی عیسائیوں کا یہہ کام نہیں ہے پر افسوس ہے کہ بہت لوگ ایسا کام کرتے ہیں

(۸) تب پطرس نے روح القدس سے معمور ہو کے اُنکو کہا ای قوم کے سردارو اور اسرائیل کے بزرگو

(معمور ہوکے) بموجب اُس وعدہ کے جو مسیح نے کیا تھا (مرقس ۱۳-۱۱) کہنے والے تمہیں نہیں ہو بلکہ روح القدس ہی (لوقا ۲۱-۱۵) میں تمہیں ایسی زبان اور حکمت دونگا کہ تمہارے سب مدعی حلاف کہنے اور سامہنا کرنیکا مقدور نہ رکھینگے۔ وہی وعدہ اسوقت خداوند نے پورا کیا (ف) وہ روح القدس سے معمور ہوگیا اُسیوقت نہ پہلے سے نہ مقدمہ کے بعد مگر جب اُسے حاجت ہوئی اُسیوقت روح عنایت ہوئی اِسی طرح پولوس وقت پر روح سے معمور ہوگیا تھا (اعمال ۱۳-۹) روح تو پہلے سے ایمانداروں کو بخشی ہوئی ہو مگر ضرورت کے وقت جب روح پاک اپنا کام کرتی ہو تو اُسے روح سے معمور ہونا کہتے ہیں (ف۲) جیسے اسوقت پطرس روح سے معمور ہوا اِسیطرح سب عیسائی بوقت ضرورت مناسب ہدایت روح سے پاتے ہیں بشرطیکہ وہ عیسائی ہوں (ف۳) یہہ وہی پطرس ہی جس نے لڑکی سے ڈرکر خودبخود بُری طرح مسیح کا انکار کیا تھا اب بڑی عدالت کے بیچ میں حاضر ہو اور مسیح کا نام لینے سے نہیں ڈرتا بلکہ اُن کی عین مخالفت میں دلیری سے اقرار کرتا ہو یہہ اِس میں کون بولتا ہو اتنی ہمت اتنی طاقت اتنی دلیری اتنی حیا کی کہاں سے آگئی روح القدس سے آگئی اگرچہ ہم روح القدس کو نہیں دیکھتے پر اُسکے کام خوب دیکھتے ہیں (اَی قوم کے سردارو) اقرار کرتا ہو کہ بیشک تم سردار لوگ ہو عوام کے کان اور زبان تم ہو جو تمہیں کہا جاتا ہو وہ سب کو کہا جاتا ہو تم اِسرائیل کے بزرگ لوگ ہو

۹ (۹) اگر آج ہم سے اُس احسان کی بابت جو ایک ضعیف آدمی پر ہوا بازپرس کیجاتی ہو کہ وہ کیونکر چنگا ہوا

(بازپرس) یعنے اکثر بازپرس ہوا کرتی ہو بدی کے باب میں مگر آپ لوگ نیکی کے بارہ میں بھی بازپرس کرتے ہیں۔ اور یہہ معاملہ ہم سے کیا جاتا ہو نہ سب جہان سے کیونکہ سب سے بدی کے بارہ میں بازپرس ہوتی ہو ہم سے نیکی کے بارہ میں بھی۔ دیکھو یہی پطرس یوں کہتا ہو (۱ پطرس ۲-۲۰) اگر نیکی کرکے اور اسواسطے دُکھہ اُٹھاکے صبر کرتے ہو تو یہہ خدا کے نزدیک فضیلت ہو (ف) اِسوقت اُن لوگوں کو شرم آنی چاہئے جو نیکی کے سبب لوگوں کو دُکھہ دیتے ہیں وہ سب سے زیادہ تر بدکار ہیں اور وہ جو نیکی کرکے دُکھہ پاتے ہیں کیسے مبارک لوگ ہیں (ف) عیسائیوں کا یہہ حصہ ہو کہ نیکی کرنا اور دُکھہ اُٹھانا (ف۳) دنیا میں بہت سے بدکار ایسے بھی ہیں جو سزا نہیں پاتے ہیں مگر عیسائی لوگ اگرچہ سانپ کی مانند ہوشیار اور کبوتر کی مانند بے بد ہوویں تو بھی دکھہ پاتے ہیں اِسلئے کہ دُکھہ اُنکا حصہ ہو (چنگا ہوا) یہہ وہی لفظ ہو جو (ایت ۱۲) میں نجات کا لفظ ہو کیونکہ اُسکے بدن کی صحت اُس کے روح کی نجات کا نشان تھا

۱۰ (۱۰) تو تم سب اور اسرائیل کی ساری قوم کو معلوم ہو کہ یسوع مسیح ناصری کے نام سے جسکو تم نے تصلیب کیا اور جسے خدا نے مُردوں میں سے اُٹھایا اُسی سے یہہ شخص تمہارے سامہنے چنگا کھڑا ہے

(ساری قوم) یعنے ہم لوگ جو رسول اللہ ہیں تمہارے وسیلہ سے جو قوم کے حاکم ہو ساری قوم کو مطلع اور خبردار کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں (یسوع مسیح ناصری) یعنے اُسکا وہ نام جو تم تحقیر کے طور پر بولتے ہو اور ناصری کہتے ہو ہم اُسے چھپانا نہیں چاہتے اُسکا وطن ضرور ناصرہ تھا

(تم نے تصلیب کیا) تمہارے مُنہہ پر تمہیں الزام دیتے ہیں اور ہم اُس کے تصلیب ہونے سے شرم نہیں کھاتے اور صلیب کے منکر بھی نہیں ہوتے (ف) تم نے تصلیب کیا خدا نے اُٹھایا اب وہی ناصری شخص یسوع جو فی الحقیقت مسیح ہے جو تمہارے ہاتھوں سے مصلوب ہوا اور مر گیا تھا اور پھر جیا ہے اور آسمان پر چڑھ گیا ہے اُسنے یہہ معجزہ کیا ہے وہ پہلے دنیا میں معجزے کرتا تھا اب آسمان پر سے معجزہ کرتا ہے (ف) جو قصور تم نے ہم پر لگایا کہ تم نے یسوع کے نام سے معجزہ کیا ہے یہہ بات فی الواقع سچ ہے ضرور ہم نے اُس کے نام سے معجزہ کیا ہے جس بات کو تم قصور بتلاتے ہو اُس بات پر ہمارا فخر ہے (ف) تم نے یسوع ناصری کو مصلوب کیا خدا نے اُسے مُردوں میں سے اُٹھایا پس خدا اُسکا مخالف نہیں تھا اب یہہ معجزہ جو ہوا کسی دوسرے معبود کے نام سے نہیں ہوا ضرور یسوع کے نام سے ہوا یسوع میں ہو کے یہوواہ نے اپنے لوگوں سے ملاقات کی ہے (ف) رسول اسوقت قوم کے سرداروں کو عام رعایا کی نسبت زیادہ ملامت کرتا ہے اور عین عدالت کے درمیان بڑی جرأت سے اُنکا گناہ ظاہر کرتا ہے (اعمال ۳-۱۷)

(ف) اسوقت سردار لوگ نہیں بولتے کہ ہم نے اُسے مصلوب نہیں کیا تم غلط دعوی کرتے ہو جیسے مسلمان لوگ چھہ سو برس بعد پیدا ہو کے کہتے پھرتے ہیں پس جو کام اُن سے ہوا وہ اُسکا کیونکر انکار کریں (ف) اسوقت سردار نہیں کہتے ہیں وہ جی نہیں اُٹھا تم اُسے رات کو قبر میں سے چرا لیگئے اُنکا مُنہہ بند ہے وہ جانتے ہیں یہہ ہماری جھوٹی تہمت اُنپر ہے (چنگا کھڑا ہے) آیت ۱۴ سے بھی ظاہر ہے کہ وہ لنگڑا اُسوقت صحت پائے ہوئے وہیں اُن کے سامہنے حاضر تھا اُسوقت خدا کی قدرت اُن کے سامہنے موجود تھی جسکا وے انکار نہیں کر سکتے اُسی کے دباؤ سے دبے ہوئے ہیں اور رسول لوگ قدرت کی حمایت سے غالب ہو کے بولتے ہیں +

۱۱ (۱۱) یہہ وہ پتھر ہے جسے تم معماروں نے رد کیا سو وہی کونے کا سرا ہوا

(تم معمار) یعنے دین کے معلم (متی ۲۳-۲) جو موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہو یا دین کے اُستاد ہو (یوحنا ۳-۱۰) کونے کا سرا
جو ساری عمارت کو سنبھالتا ہی جو دو دیواروں کو ملاتا ہی (ف) مسیح خداوند کونے کا سرا ہی اُس سے خدا اور آدمیوں کے درمیان میل
ہوتا ہی اور یہودی و غیر قوم دونوں ملکر ایک قوم خدا کے لئے ہوتی ہیں (ف) یہہ ایک پیشگوئی تھی (زبور ۱۱۸-۲۲) وہ پتھر
جسے معماروں نے رد کیا کونے کا سرا ہو گیا ہی اور یہہ خداوند سے ہوا جو ہماری نظروں میں عجیب ہی (ف) اِس پیشگوئی کی یہہ تفسیر
کہ اِس پتھر سے مراد مسیح ہی جو یہود کے معلمان سے رد ہوا اور فی الواقع وہی دو دیواروں کا ایک کرنیوالا ہی خود مسیح خداوند نے
اُنہیں معماروں کے سامہنے آپ کہا تھا کہ تم رد کروگے اب دوبارہ اُن کے سامہنے کہا جاتا ہی اور کیا عمدہ طور پر اب یہہ
تفسیر پیش ہوتی ہی کہ مسیح نے فرمایا تھا کہ تم رد کروگے پطرس کہتا ہی کہ اب تم اُسے پورا کر چکے اور مسیح کونے کا سرا ہو چکا جو اب
خدا کے دہنے ہاتھہ پر ہی (۱ پطرس ۲-۶ سے ۸) کو پڑھو (ف) یہودی لوگ پہلے بھی جانتے تھے کہ یہہ آیت زبور کی ضرور مسیح
کے حق میں ہی اب پوری صحت اُنکے بارہ میں تمام ہوئی ہی

۱۲ (۱۲) اور کسی دوسرے سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں دیا گیا
جس سے ہم نجات پاویں

(کسی دوسرے سے نجات نہیں) سب کی نجات اُسپر موقوف ہی تمہاری بھی اور غیر قوم کی بھی اور ہماری بھی وہ سارے
بنی آدم کی امیدگاہ ہی (جس سے ہم نجات پاویں) نہ آنکہ نجات پا سکتے ہیں مگر یہہ کہ پاویں یعنے ضرور پانا چاہئے (ف) زمین
آسمان میں کسی طور سے نجات مل سکتی ہی تو اِسی طور سے ملتی ہی دوسری صورت نجات کی نہیں ہی (ف) آدمی کے لئے موت کے
بہت سے وسیلے ہیں مگر زندگی کا ایک ہی وسیلہ ہی بیماریاں بہت ہیں مگر علاج ایک ہی ہی (ف) آدمیوں نے بہت سے نام
پیدا کئے ہیں بعض کہتے ہیں کہ نجات مسیح پر موقوف نہیں بلکہ دل کی حالت پر ہی یا پیروں فقیروں یا خیرات و ریاضات بدنیہ پر
اِسیطرح ہر ایک فرقہ بلکہ ہر ایک آدمی دل سے نئی بات نکالتا ہی اور دین کو ایک خیالی امر ٹھہراتا ہی پر انجیل سکھلاتی ہی کہ نجات
صرف مسیح پر موقوف ہی یا مسیح کو نجات کے لئے قبول کرو یا نجات سے ہاتھہ دھوؤ جیسے دایرہ کا ایک ہی مرکز ہوتا ہی - ویسے ہی
نجات کا ایک چشمہ ہی اور وہ مسیح کا نام ہی نہ کسی پیر کا نہ کسی بزرگ کا نہ کسی شہید کا نہ کسی نبی کا (۱ یوحنا ۵-۱۲) جس کے ساتھہ
بیٹا ہی اُس کے ساتھہ زندگی ہی جس کے ساتھہ خدا کا بیٹا نہیں اُس کے ساتھہ زندگی نہیں (ف) مسیح کا نام نہ صرف آسمان پر
پُر جلال ہی مگر آسمان کے نیچے زمین پر بھی کیونکہ دنیا میں اُس کی بڑی حاجت ہی (متی ۹-۶) تاکہ تم جانو کہ انسان کے بیٹے
کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہی پس سب آدمی اُس کے ہر دو جہان میں محتاج ہیں

(ف) یہودی کہتے تھے کہ نجات خدا کے نام سے ہے پطرس کہتا ہے کہ یہہ خدا کا نام جس سے نجات ہے مسیح کا نام ہے کیونکہ مسیح خدا ہے (ف) توریت میں حکم تھا کہ ہر نبی جو معجزہ کرے خدا کے نام سے معجزہ کرے اُسوقت رسولوں نے جو معجزہ کیا تو مسیح کے نام سے کیا پس مسیح خداوند خدا ہے

(ف) ہم اِس سے نجات نہیں پا سکتے کہ ابراہیم کی اولاد ہیں (متی ۳-۹) اور اِسی طرح موسیٰ پر بھی امید رکھنا بیفایدہ ہے (یوحنا ۵-۴۵) اسیطرح کسی اور موہوم مسیح کی انتظاری بھی ناجایز بات ہے (متی ۲۱-۳۷) یہی یسوع مسیح آخری نبی ہے نجات کے لئے (۱ تمطاوس ۲-۵)

(ف) نجات کی دو قسمیں ہیں روحانی نجات جو شیطان کی قید سے ہے جسمانی نجات جو جسمانی دکھوں سے اور غیر قوم کی ماتحتی سے ہے پس یہہ دونوں قسم کی نجات اِسی یسوع مسیح سے ہے نہ کسی غیر سے (ف) پہلے (اعمال ۲-۳۷) میں منادی سنیوالوں کے دل چھِد گئے تھے کیا اِسوقت اِن لوگوں کے دل بھی چھِد گئے ہرگز نہیں اِسکا سبب یہہ تھا کہ مسیح بہتوں کے گرنے اور اُٹھنے کے لئے مقرر ہوا ہے یاد کرو کہ شمعون نے کیا کہا تھا (لوقا ۲-۳۴) یہہ اِسرائیل میں بہتوں کے گرنے اور اُٹھنے کے لئے اور خلاف کہنے کے نشان کے واسطے رکھا ہے

(ف) دیکھ خدا کی قدرت کہ کیفا پہلے قیافا کے سامھنے کیسا ڈرا تھا اب کہ روح القدس آیا تو قیافا کیفا کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پہلے کیفا گرا جب خدا نے کیفا کو اُٹھایا قیافا گرتا ہے کیفا اُٹھتا ہے اور سبب یہی ہے کہ قیافا نے کونے کے پتھر کو رد کیا اور اُس سے ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا (متی ۲۶-۶۴) اِس کے بعد تم اِنسان کے بیٹے کو قادر مطلق کے دہنے بیٹھے اور آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھوگے۔ اِسوقت ہم کچھ آئینہ میں دھندلا سا دیکھتے ہیں (لوقا ۲۰-۱۸) ہر ایک جو اِس پتھر پر گریگا چور چور ہو جاویگا اور جسپر وہ گرے اُسے پیس ڈالیگا۔ قیافا اُس پتھر سے ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا مگر کیفا ایک زندہ پتھر ہے جو اُسپر بنایا گیا (متی ۱۶-۱۸) اِن میں سے جو یہاں کھڑے ہیں بعضے موت کا مزہ نہ چکھینگے جب تک کہ اِنسان کے بیٹے کو اپنی بادشاہت میں آتے نہ دیکھیں اسوقت کلیسا کے درمیان مسیح کی قوت و طاقت کو کیفا اور اُس کے ساتھی کیسے خوبی کے ساتھ دیکھتے ہیں پھر دیکھو (۱ پطرس ۲-۴) کو

(ف) جو حال کیفا اور قیافا کا ہے وہی حال حنا و یوحنا کا ہے (یوحنا ۱-۱۵) کہ حنا گرجاتا ہے اور یوحنا اُٹھتا ہے (ف۱۲) یہاں لکھا ہے کہ نجات صرف مسیح سے ہے پر بعضے لوگ اپنی دانائی سے مسیح کے ساتھہ اپنی نماز روزہ خیرات و ریاضات وغیرہ کو بھی نجات کے لئے شامل کرتے ہیں اور گمراہ ہو جاتے ہیں کیونکہ وے اِس ایک نام کے ساتھہ دوسری چیزوں کو ملاتے ہیں اُنسے چوکس رہنا چاہئے (ف۱۳) مسیح کا نام جسپر نجات موقوف ہے صرف کلام میں نظر آتا ہے اگرچہ اِنسان کی تمیز

میں بھی کچھہ چمکتا ہی مگر بدون ہدایت کلام کے ظاہر نہیں ہو سکتا ہی یہہ بیان نہایت غور طلب ہی (ف) خدا کے بیٹے کا نام سب کچھ ہی
سب میں ہی اسی نام پر ہر ایک ایماندار خوشی کرتا ہی اور ہر بے دین اسی نام سے کانپتا ہی سارے بے ایمانوں کو اسی نام سے
دشمنی ہی دنیاوی لوگ ساری نصیحتیں قبول کرتے ہیں پر ایسے نام سے جلتے ہیں لیکن ہماری امیدگاہ جہاں روح امن
پاتی ہی یہی نام ہی

(۱۳) جب اُنہوں نے پطرس اور یوحنا کی دلیری دیکھی اور دریافت کیا کہ وے بےعلم اور اُمّی آدمی ہیں
تو تعجب کیا اور اُنہیں پہچانا کہ یسوع کے ساتھہ تھے

(دریافت کیا) یعنے لوگوں سے پوچھکر اُن کی کیفیت دریافت کی کہ یہہ کون ہیں جو ایسی جرات سے باتیں کرتے ہیں
(بے علم) اصل زبان میں ہی بے حرف یعنے مدرسوں میں تعلیم نہیں پائی اَن پڑھہ لوگ ہیں (ف) یہہ ملامت عیسائیوں پر
شروع سے لیکے آج تک چلی آتی ہی کہ بے علم لوگ ہیں اگرچہ اُن میں بعضے ایسے ایسے عالم بھی ہیں کہ جنکی ثانی مشکل سے کوئی
دنیاوی عالم نکلیگا تو بھی اُنکی جماعت پر یہہ عیب لگایا جاتا ہی کہ وے بے علم ہیں تو بھی عالموں کے کان کترتے ہیں اور یہہ
خدا کی قدرت ہی

(ف) عیسائی بے علم ہیں حواری بے علم تھے تب تو ضرور دین عیسائی خدا کی طرف سے ہی کیونکہ اہل علم کے خیال
میں بھی کبھی عمدہ باتیں نہیں گذری جو عیسائی سناتے ہیں یہہ خدا کی طرف سے ہی اہل علم لوگ اپنے علم سے ایک دین بناکر
کھڑا کرتے ہیں پر یہہ بے علم عیسائی ایسی باتیں بولتے ہیں کہ اہل علم کی بناوٹ برباد ہو جاتی ہی اِن بے علم لوگوں کی تعلیم
نے سارے جہان کے اہل علم کی تعلیمات کو دبا لیا ہی پس اِن بے علم لوگوں میں یہہ قدرت کہاں سے آئی خدا سے جو قادر ہی
(ف) اگر کوئی آدمی کامل عیسائی ہونا چاہے اور اُس نے دنیاوی علوم بھی بہت سے پڑھے ہوں اور وہ بڑا دانا آدمی
بھی ہو تو چاہئے کہ نادان اور بے علم ننھے بچے کے مانند ہو تب دانا ہوگا خدا کی قدرت اور اُس کی دانائی اُس میں جب
تاثیر کریگی کہ وہ اپنے غرور کو چھوڑے (ف) یہود کے سرداروں کو اُن کی بےعلمی اور عمدہ جوابوں پر تعجب نہیں ہوا مگر اُنکی
ہمت اور دلیری پر تعجب آیا کیونکہ وے نہ صرف اپنی جان بچانے کی فکر اُس عدالت میں کرتے تھے بلکہ اُن حاکموں پر دانائی
سے حملہ کرتے تھے اور اُنہیں بڑا الزام دیتے تھے گویا اپنی جان سے ہاتھہ دھوکے باتیں کرتے تھے (ف) سرداروں نے
اُنہیں بے علم بتلایا اور رسولوں نے اِس بات کو قبول کیا کہ ہم بے علم ہیں تو بھی تمام دنیا میں ایسی بات کسی نے نہیں سُنائی
جیسے اِن بے علم لوگوں نے سنائی اور نہ ایسی کتاب کسی دنیا کے مصنف نے تصنیف کی جیسی انجیل ہی جو بے علم لوگوں نے

سُنائی تمام جہان کی کتابیں اُسکے مقابلہ میں پوچ ہیں قرآن پُران کا کیا حوصلہ ہے کہ انجیل کے ایک لفظ کا بھی مقابلہ کر سکے یونانی حکمت کی کیا مجال ہے کہ اُس کے سامہنے دم مارے تمام دنیا اُس کی مغلوب ہے حقیقت میں اگرچہ وے شرارت اور جہالت سے کفر بکیں اور نہ مانیں مگر سچ مچ مات ہوئے پڑے ہیں اور اُن کی آواز ایسی ہے جیسے ٹوٹے ہوئے مٹی کے برتن بجتے ہیں پرکی ٹھنٹھناہٹ انجیل سے آتی ہے اور یہہ باتیں نہ ہم اِس طور سے کہتے ہیں کہ ہم انجیل کے ماننے والے ہیں مگر ہم سچ کہتے ہیں کیونکہ ہم کچھہ دیکھتے ہیں اور دکھلاتے بھی ہیں (یسوع کے ساتھہ تھے) اب پہچانا کہ وہی اشخاص ہیں جو یسوع کے ساتھہ تھے ہم نے اُنہیں مسیح کے ساتھہ دیکھا تھا جب مسیح بھی اسی عدالت میں آیا تھا یہہ لوگ بھی وہاں موجود تھے بلکہ پطرس کہتا تھا کہ میں اُسے نہیں پہچانتا اور یوحنا بھی وہاں سردار کاہن کے گھر میں آیا تھا اُسوقت یہہ سب لوگ اِدھر اُدھر پھرتے تھے یہہ بیشک وہی ہیں ضرور اُس کے ساتھہ تھے۔ یا شاید اِس طرح نہ پہچانا ہو مگر اُنکا ملایم و خیر اندیش مزاج دیکھہ کے مسیح کا مزاج یاد کیا ہو کہ اُسی قسم کے مزاج والے لوگ ہیں اور نام بھی اُسکا لیتے ہیں۔ راقم کے گمان میں صحیح بات یہہ ہے کہ خود اُن سے اور غیر لوگوں سے اور اُن کی باتوں سے اُنہوں نے دریافت کیا کہ یہہ مسیح کے ساتھہ تھے یہہ وہی لوگ ہیں (ف ۱) اُنکا گمان تھا کہ اب مسیح سے خلاصی پائی وہ مر گیا مصلوب ہو کے اگرچہ جی اُٹھا تو بھی ہم نے اُس کے جی اُٹھنے پر بھی خاک ڈالی یوں کہہ کے کہ اُس کے شاگرد اُسے چرا لیگئے گویا یہہ بات دب گئی تھی لیکن یہہ تو پھر ظاہر ہوا وہ یسوع جسے ہم نے مار ڈالا تھا اِن آدمیوں کے اندر ہو کے ظاہر ہوا وہی تکلیف یعنے گناہ پر ملامت اور ہماری ریاکاری پر افسوس اور غیر قوم کی بلاہٹ اور جسمانی یہودیت کی بربادی اور عیسائیت کی ترقی پھر موجود ہے کیونکہ وہی عیسیٰ ظاہر ہوا ہے اُن میں ہو کے (ف ۲) اگر کوئی پوچھے کہ مسیح کا مزاج کیسا تھا تو چاہئے کہ کسی سچے عیسائی کی طرف ذرا دیکھیں کیونکہ مسیح اب بھی دنیا میں ظاہر ہے عیسائیوں کے درمیان ہو کے

۱۴ (۱۴) اور اُس آدمی کو جو چنگا ہوا تھا اُن کے ساتھہ کھڑے دیکھکے کچھہ خلاف نہ کہہ سکے

(کھڑے دیکھہ کے) اب کھڑا دیکھتے ہیں اُسے جسے پہلے پڑا دیکھتے تھے یہہ تو بڑی بات ہے اِسلئے منہہ بند ہے اگرچہ دل میں اب بھی نرمی نہیں آئی کہ باوجود اسقدر قدرتی معائنہ کے خلاف بولنا تو چاہتے ہیں پر چونکہ وہ کھڑا ہے جسپر معجزہ ہوا تو بولنے کی جرات نہیں رکھتے عیسائی لوگ آدمیوں کے منہہ تو بند کر سکتے ہیں مگر دل کو نرم نہیں کر سکتے یہہ خدا سے ہے جب وہ فضل کرے (ف) دو باتیں ہیں جنسے عیسائی لوگ دشمنوں کا مُنہہ بند کرتے ہیں اول روحانی جرات اور باطنی تحریک سے خوشی کے ساتھہ بسیر پا بے غرض پاک منادی کر کے مُنہہ بند کر دیتے ہیں دوئم جنہوں نے نجات پائی اُن کی طرف اشارہ کر کے اُن کے

منہہ بند کرتے ہیں پس خلاصہ یہہ ہی کہ سچے دل سے سچائی پر گواہی دینا اور قدرت الہی کے مظہروں پر اشارہ کرنا یہہ دو باتیں ہیں جنسے مخالفوں کا مُنہہ بند ہو جاتا ہی

۱۵ (۱۵) پر اُنہیں عدالت سے باہر جانے کا حکم دیکے آپس میں صلاح کرنے اور کہنے لگے

(باہر جانیکا حکم) باہر نکالتے ہیں اُنسے مجلس کو خالی کرتے ہیں پر جب خدا کی دانائی اور صلاح مجلس سے باہر نکالی جاوے تو کیا باقی رہیگا صرف بیوقوفی اور نادانی (آپسمیں صلاح) یہہ ہی وہ بات جو لکھی ہی کہ خداوند اور مسیح کے برخلاف منصوبے باندھتے ہیں (۲ زبور ۲) اب سچائی کو روکتے ہیں جیسے پولس نے کہا (رومی ۱-۱۸) وے سچائی کو ناراستی سے روکتے ہیں پر یہہ پتھر ایسا بھاری ہی جس سے اُن کی ہلاکت ہی (ذکریا ۱۲-۳)

(ف) افسوس ہی کہ اپنی نجات اور مسیح کی قدرت پر اِس مجلس میں کچھہ فکر نہیں کرتے مگر عیسایوں کا مُنہہ بند کرنا چاہتے ہیں (ف) میں جو اس کتاب کا لکھنے والا ہوں پہلے مسلمان تھا اور اسوقت سن وقوف سے گذر کر سن انخطاط کے قریب ہوں اور دس برس سے عیسائی ہوں میں سچ کہتا ہوں کہ اپنی گذشتہ عمر میں ہندو مسلمانوں کی مجلسوں کے درمیان میں نے خوب دیکھا ہی کہ وے ہمیشہ اپنی مجالس کے درمیان ناراستی سے سچائی کے روکنے میں از حد کوشش کرتے ہیں وے خدا سے ڈر کر کبھی اپنی نجات کا فکر نہیں کرتے اگر کوئی اُن میں سے کبھی کبھی راستی کی بات کرتا بھی ہی تو اُسے اُنسے جدا ہونا پڑتا ہی جسوقت پادری فنڈر صاحب سے مباحثہ کا بندوبست آگرہ کے معزز مسلمان وزیر خان صاحب کے گھر میں کرتے تھے تو وزیر خان نے صاف کہا بلکہ بار بار کہا کہ دیکھو بھائیو پادریصاحب کو دین محمدی کا ثبوت مانگنے کا موقع ہرگز نہ دینا مگر اُنکو اُنہیں کے دین کے فلاں فلاں مشکل مسایل میں اُلجھانا چاہئے پر ایسی باتوں سے کیا ہوتا ہی وے خدا سے لڑتے ہیں اور ابدی ہلاکت میں جاتے ہیں اُن میں انصاف نہیں بستا جہل مرکب میں پھنسے ہیں خدا اُنپر رحم کرے آجتک وہ اِسی طرحکے منصوبے باندھتے ہیں اور اپنے بد منصوبوں کے ساتھہ برباد ہو جاتے ہیں وے مُنہہ بند کرنا چاہتے ہیں مگر راستی کو پسند نہیں کرتے وے اُسی کو راستی سمجھتے ہیں کہ ہم نے فلاں شخص کا مُنہہ اپنی چرب زبانی اور عربی الفاظ اور داؤ گر مکر سے بند کر دیا تب بڑی خوشی کرتے ہیں

۱۶ (۱۶) ہم اِن آدمیوں سے کیا کریں کیونکہ اُنہوں نے صریح معجزہ دکھلایا جو یروشلم کے سب رہنیوالوں پر ظاہر ہی اور ہم اُسکا انکار نہیں کر سکتے

(سوال) شاید کوئی کہے کہ جب شاگرد باہر نکالے گئے تھے تو اُنہیں کیونکر معلوم ہوا کہ ایسی صلاح کرتے ہیں جواب یہہ ہے کہ اُسی مجلس میں سے بہت لوگ پیچھے عیسائی ہو گئے تھے اُنہوں نے رسولوں کو خبر دی تھی۔ قیاس بھی چاہتا ہے کہ ایسی شرارت کی بات میں سب کے سب ہرگز متفق نہوئے ہونگے بعض کی تمیز روتی ہوگی اُنہوں نے پوشیدہ صلاح کا اظہار باہر نکل کے فوراً کیا ہوگا آج کل بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ شریروں کی مجلس میں سے بہت لوگ ٹوٹ آتے ہیں اور سب اُنکے اسرار کھولدیتے ہیں

(ف) اُنہوں نے شاگردوں سے الگ ہوکے صلاح کی کہ وے نہ سُنیں مگر خدا نے اُنکا منصوبہ ساری دنیا پر ظاہر کردیا (ف) شریر تھوڑی دیر تک بہت خوشی کرتا ہے پر ابدی شرمندگی اُسکا حصہ ہے (ف) سچائی تین دن قبر میں رہتی ہے پر زندہ ہوکر مخالفوں پر فتوی دیتی ہے کیونکہ سچائی مر نہیں سکتی پر ذراسی دیر تک دب سکتی ہے (ہم اُسکا انکار نہیں کرسکتے) کوئی اُنسے کہتا کہ انکار کی ضرورت کیا ہے کیوں انکار کرنا چاہتے ہو یہہ تو عین حق کی عداوت ہے مگر ہاں مسیح مصلوب پر جو حقیر اور غمزدہ تھا ایمان لانا نہیں چاہتے شیخی میں برباد ہونا چاہتے ہیں (ف) دیکھو شناخت تو اُنہیں ہوگئی کہ مسیح حق ہے مگر ایمان لانا نہیں چاہتے پس نہ ہر ایک جو پہچانتا ہے مانتا ہے پر پہچان کر وہی مانتا ہے جو خدا سے ڈرتا ہے

(۱۷) پر اسلئے کہ یہہ لوگوں میں زیادہ مشہور نہو اُنہیں خوب دھمکاویں کہ پھر اِس نام کا کسی سے ذکر نہ کریں ۱۷

(زیادہ مشہور نہ ہو) یعنے یہہ بات پھیل نہ جاوے یہہ وہی لفظ ہے جو (۲ تمطاؤس ۲-۱۷) میں خورہ ہے جو پھیلتا ہے (ف) شاید اُنکا خیال تھا کہ صرف دھمکانے سے یہہ فرقہ دب جاویگا اور خطرہ دور ہو جاویگا یہہ کیسی نادانی کی بات تھی وہ نجانتے تھے کہ آگ کا پیتما شاگردوں کے دلوں میں جلتا ہے جس دین کی خدمت کرتے ہیں اور عیسائیت میں سرگرم ہیں (ف) دنیا کے لوگ عیسائیوں کے احوال سے ناواقف ہیں اور وہ اُنہیں اپنی مانند خیال کر کے منصوبے باندھا کرتے ہیں پر حقیقی عیسائیوں کے احوال سے وہ مطلق بیخبر ہیں (دھمکاویں) یعنے ڈراویں جسمانی سزا سے اپنی حکومت سے اور ایذا رسانی سے اور سخت کلامی سے (ف) سچائی کی جڑ جب دشمن اُکھاڑ نہیں سکتا تو اُس کے گرد بڑی کوشش سے دیوار بناتا ہے کہ سچائی بند رہے باہر نہ نکلے

(۱۸) اور اُنہیں بُلا کے حکم دیا کہ یسوع کے نام سے ہرگز باتیں نہ کرنا نہ تعلیم دینا ۱۸

یعنے باتیں کرسکتے ہو اور تعلیم دیسکتے ہو مگر یسوع کے نام سے نہیں اُسکے نام سے ہرگز ایسا کام نہ کرنا (ف) دنیا کے لوگ

برداشت نہیں کر سکتے کہ نجات مسیح یسوع کے نام سے ہووے ساری باتیں پسند کرتے ہیں مگر یسوع کے نام سے جلتے ہیں۔

(ف) دیکھو یہاں ایک بڑی دینی مجلس کا فتویٰ کیا ہی فتویٰ تو دیتے ہیں مگر کیسا غلط فتویٰ ہے پس یہہ کلیہ بالکل باطل ہے کہ معزز و مخصوص اشخاص کی رائے صحیح ہوتی ہے ہرگز نہیں کبھی صحیح کبھی غلط

(ف) شیطان کی بادشاہت میں سب سے بڑی خدمت یہہ ہے کہ منادی کرنیوالوں کو چپ کریں اُنکے کام کو روکیں۔

(ف) یہہ لوگ یسوع کے نام پر باتیں کرنے سے منع تو کرتے ہیں مگر سبب نہیں بتلاتے کہ کیوں اُس کے نام پر باتیں نہ کیجاویں وہ نہیں کہہ سکتے کہ اُس کی باتیں جھوٹھہ یا خطرناک ہیں مگر شرملتے ہیں یہہ بس کے کہ خدا کا کلام ہمارا مخالف ہے اور ہماری خطا کو ہم پر ظاہر کرتا ہے اس لئے اُس کے نام پر باتیں نہ کرنا (حکم دیا) یعنے مجلس کے آدمیوں نے دیکھو آدمی بھی حکم دیتے ہیں اور بعض وقت اُن کے حکم خدا کے حکم کے برخلاف ہوا کرتے ہیں (ف) مسیح نے حکم دیا کہ جا کے منادی کرو دنیا حکم دیتی ہے کہ اُس کے نام پر باتیں نہ کرنا نہ تعلیم دینا (ف) یہہ دو حکم ماننے ناممکن ہیں انہیں سے ایک مانا جا سکتا ہے کیونکہ ایک حکم دوسرے حکم کا مخالف ہے (ف) حاکم کے حکم پر عمل کرنا یہہ بھی خدا کا حکم ہے تو بھی شاگردوں نے اُسکو قبول نہیں کیا اسلئے کہ حاکم کے احکام دنیاوی امور میں ماننے ضرور ہیں مگر روحانی باتوں میں حاکم کا حکم ماننا ہماری مرضی پر موقوف ہے کیونکہ کسی دنیاوی حاکم کو ہماری روحوں پر حکومت نہیں بخشی گئی روحوں پر صرف خدا حاکم ہے اسلیئے رسولوں نے اُن کے حکم کی پرواہ نہیں کی کیونکہ اُنہوں نے بیجا حکم دیا جہاں اُن کی حکومت نہیں چل سکتی ہے اسلیئے رسول صاف کہتے ہیں کہ یہاں آپ کی فرمانبرداری نہیں ہو سکتی ہے کیونکہ ایسے معاملہ میں خدا کی فرمانبرداری واجب ہے ہم لوگ لڑائی فساد کچھہ نہیں کرتے تسپر بھی اگر کوئی سزا آپ لوگ ہمیں دو تو قبول ہے

(ف) لوگ بہت ذکر کرتے ہیں دل کا اور تمیز کا کہ دل کیا چاہتا ہے اور تمیز کیا کہتی ہے مگر یہاں نہ صرف انسانی تمیز ہے اور نہ دل کی خواہش ہے لیکن ایک اور تمیز ہے جو خدا کے حکم سے منور نظر آتی ہے جس میں غلطی نہیں ہے انسانی روح میں جو جوش پیدا ہوا کرتے ہیں ہمیشہ درست نہیں ہوتے خدا کے کلام کی تحریک ہمیشہ درست ہے

(۱۹) پر پطرس اور یوحنا نے جواب دیکے اُنکو کہا تمہیں انصاف کرو کہ خدا کے نزدیک یہہ درست ہے کہ ہم خدا کی بات سے زیادہ تمہاری سنیں (۲۰) کیونکہ ممکن نہیں کہ جو ہم نے دیکھا اور سنا ہے نہ کہیں

۱۹
۲۰

پہلے سرداروں نے صلاح کی پوشیدگی میں پھر رسولونکو بلا کے وہ اپنا حکم سنایا مگر رسول لوگ نہیں کہتے کہ ہم پہلے آپس میں صلاح کرینگے اُسکے بعد جواب دینگے کہ تمہارے حکم کی تعمیل ہم کرینگے یا نہیں وہ فوراً جواب دیتے ہیں اُنہیں آپس کی

صلاح کی حاجت نہیں ہے اُن سب میں ایک ہی روح بستی ہے وہ سب متفق ہیں بغیر صلاح کے (ف) عیسائیوں کو چاہئے کہ الگ ہوکے مشورت کی پرواہ نرکھیں خاصکر دینی امور میں فوراً خدا کی روح سے جواب دینا چاہئے جیسے پطرس ویوحنا نے کیا اگر اُنہیں روح نے بتلایا کہ کیا کریں اور کیا بولیں اسی طرح خدا ہماری بھی ہدایت کرتا ہے (متی ۱۰-۱۹) جو کچھ کہنا ہوگا اُسی گھڑی تمہیں دیا جائیگا

(ف) رسولوں کا ایسا جواب سرکشی نہیں ہے کیونکہ وے علانیہ اُسی وقت کہتے ہیں کہ ہم تمہارے حکم کی تعمیل نہیں کر سکتے جو مرضی ہے سو ہمارے ساتھہ کرو کیونکہ اُسکی تعمیل سے ہم مجبور ہیں جیسے (دانیال ۳-۱۷ و ۱۸) میں بھی لکھا ہے (ف) رسول جو جس حکام سے اسوقت لڑتے ہیں جسمانی ہتھیاروں سے بغاوت کے طور پر نہیں لڑتے مگر روح کے ہتھیاروں سے لڑتے ہیں اور فساد کے طور پر نہیں لڑتے مگر دُکھہ اُٹھانے پر راضی ہو کے لڑتے ہیں بڑا فرق ہے اِس نافرمانی میں اور اُس نافرمانی میں جو باغی لوگ حکام سے کیا کرتے ہیں

(حکایت) کہتے ہیں کہ لوتھر صاحب نے وارمز کی بڑی مجلس میں شہنشاہ کے سامنے کھڑے ہوکے کہا کہ جبتک آپ مجھے کلام کی گواہی سے ملزم نہ ٹھہرائینگے تب تک میں ایک لفظ کا بھی اِنکار نہیں کر سکتا کیونکہ تمیز کے برخلاف کرنے میں نہ کچھہ سلامتی ہے اور نہ مناسب ہے میں یہاں کھڑا ہوں اور کچھہ نہیں کرسکتا خدا میری مدد کرے

(ف) ایسے لوگوں کے کلام میں تلخی اور فساد اور بدگوئی نہیں ہوتی ہے اور ایسوں کے مُنہہ سے جب کلام نکلتا ہے تو بڑے نور اور دلیری کے ساتھہ نکلتا ہے خدا کی محبت ایسے لوگوں میں بستی ہے تب ہی تو وے آدمی کے حکم سے زیادہ خدا کا حکم مانتے ہیں وے صرف بولتے ہیں اور کچھہ نہیں کرتے اور اُن کے مُنہہ سے سچائی نکلتی ہے کیونکہ سچائی کی جڑ جو محبت الٰہی ہے اُن کے دلوں میں قایم ہے خدا ہم سب کو ایسا آدمی بنا دے

(ف) دیکھو عیسائی جماعت کا شروع یوں ہوا ہے اور جب کلیسیا کا شروع یوں ہوتا ہے تب وہ کلیسیا قایم رہتی ہے اور جہان کو اُلٹ پلٹ کر دیتی ہے اور اُسمیں کچھہ تعصب و دیوانگی نہیں پائی جاسکتی کیونکہ یہہ حالت نہ تعصب کی ہے نہ دیوانگی کی اور نہ اِس میں کسی جسمانی خواہش کو دخل ہے اِسطرح پاک شروع کلیسیا کا ہے (ف) پطرس و یوحنا اِس وقت کچھہ حکام کے برخلاف نہیں کرتے بلکہ خدا کی طرف اپنے ہاتھہ اُٹھاتے ہیں گویا یوں کہتے ہیں کہ ہم لوگ اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کئے جاویں تو بھی حکم الٰہی کو نہ توڑینگے (ف) ہاں بعض باتیں ہیں جہاں تساہل کر کے چپ رہ سکتے ہیں جسمانی یا دنیاوی آرام کے لئے مگر ایسی باتوں میں چپ رہنا عین بغاوت الٰہی ہے

۲۱ (۲۱) تب اُنہوں نے اُنکو اَور دھمکا کے چھوڑ دیا کیونکہ لوگوں کے سبب اُنہیں سزا دینے کی راہ نہ پائی اِسلئے کہ سب لوگ اُس ماجرے کے باعث خدا کی حمد کرتے تھے

(لوگوں کے سبب) نہ اِنصاف کے سبب نہ خدا کے خوف سے نہ اپنی بہتری کے باعث مگر لوگوں کے سبب سے (ف) اکثر دنیاوی لوگ آپس میں ایک دوسرے کا بہت لحاظ کرتے ہیں پر خدا کا خوف اُن میں نہیں ہی (ف) دیکھو اِسوقت عوام لوگ خواص سے زیادہ تر دانا اور حق بجانب نظر آتے ہیں پس ہمیشہ خواص میں حق کے امید رکھنا جائز نہیں ہی (ف) دیکھو ہمت کے ساتھہ سچائی پر گواہی دینا اکثر سلامتی کا باعث ہی اور خوف کے سبب سچائی کو چھوڑنا دشمنوں کو قوت دینا ہی اور آپ ہلاک ہونا ہی (ف) جسقدر دین عیسائی زیادہ پھیلتا ہی اُسیقدر دشمنی زیادہ بڑھتی ہی اور جسقدر دشمنی بڑھتی ہی اُسیقدر دُکھہ زیادہ ہوتا ہی اور جسقدر دُکھہ زیادہ ہوتا ہی اُتنے مدد الٰہی اور طاقت بھی ملتی ہی پس عیسائی کلیسیا ہمیشہ شادیانہ بجاتی ہی گواہی دینے اور دُکھہ کے اُٹھانیسے (ف) دنیا کے لوگ اکثر دُکھہ اُٹھاتے وقت اپنے ظالموں کو گالیاں دیتے ہیں اور گستاخیاں دکھلاتے ہیں مگر عیسائی لوگ کچھہ بے ادبی نہیں کرتے صبر سے برداشت کرتے ہیں اور یہہ دلیل ہی کہ خدا اُن میں ہی جو صابر ہیں اور دنیا کی شرارت کو دیکھتا ہی اور حلم سے مہلت توبہ بخشتا ہی تا وقتیکہ اِنتقام کا دن آوے

(ف) دین عیسائی سب آدمیوں کی تمیز میں ایک کامل آزادگی پیدا کرتا ہی کیونکہ سب کی تمیز اُس آزادگی کی محتاج ہی اور ہر انسان اپنا اپنا ذمہ وار ہی اور یہہ ذمہ کوئی شخص پادریوں پر یا بزرگوں پر نہیں ڈال سکتا ہر ایک اپنی جوابدہی کا ذمہ وار ہی (ف) اگر کوئی آدمی چاہتا ہی کہ ملک ہندوستان میں بھی کامل آزادگی پیدا ہو جاوے جہاں کے لوگ روحانی غلامی میں مبتلا ہیں تو چاہئے کہ اِس ملک کی سرحدوں تک اِنجیل شریف کو پھیلاوے

۲۲ (۲۲) کہ وہ آدمی جسکے چنگا کرنے میں یہہ معجزہ ظاہر ہوا چالیس برس کے اوپر تھا

یہاں ایسی صاف گواہی ہی کہ اُس کے برخلاف کوئی کچھہ نہیں کہہ سکتا جسکا نتیجہ یہہ ہی کہ یسوع مسیح جو موا تھا ضرور زندہ ہی اور دنیاوی حاکموں سے اور روحانی مخالفوں سے زیادہ تر زور آور ہی اور اپنے اعضا میں جو عیسائی ہیں موجود ہی اور یہہ کہ مسیح مصلوب اپنے دشمنوں میں حکمرانی کرتا ہی ایسا کہ اُس کے کلام کو مخالف نہیں دبا سکتے اور اُس کے کام کا اِنکار نہیں کر سکتے اور نہ تاویل کر کے کچھہ خلاف بول سکتے ہیں نہ اُس کے بندوں کو ڈرا سکتے ہیں نہ اُس کی بادشاہت کو روک سکتے ہیں

۲۳ (۲۳) تب وے چھوٹ کے اپنے لوگوں کے پاس گئے اور جو کچھ سردار کاہنوں اور بزرگوں نے اُنکو کہا تھا بیان کیا

(۲۳ سے ۳۰) پطرس یوحنا کا چھوٹنا اور بھائیوں کے درمیان جانا اور سب کے ساتھ دعا کر کے خدا کے سپرد ہونا دیکھ ہے (چھوٹ کے) جیسے بھیڑ بھیڑیوں کے بیچ سے چھوٹ جاتی ہے وے اسی طرح پھنس گئے تھے اب چھوٹ گئے نہ اپنی طاقت سے نہ مکاری اور فریب سے نہ رشوت دینے سے نہ حیلہ بہانے بنانے سے نہ وکیلوں کی زبان درازی سے نہ حکام کی رعایت سے مگر خدا کی قدرت سے اُسی قدرت سے جو آجتک کلیسیا کی حفاظت کرتی ہے (اپنے لوگوں) یعنے چھوٹ کے کہاں گئے اپنوں میں گئے سارے عیسائی اپنے تھے ایک گھر ایک خاندان اگرچہ متفرق مقاموں کے لوگ عیسائی ہوتے ہیں تو بھی روحانی یگانگت کے سبب سب اپنے ہیں کیونکہ ایک روح سب میں ہے

(ف) شاید کوئی خاص جگہ تھی جہاں یہہ سب اپنے لوگ جمع ہو کے دعا کرتے ہونگے یہاں اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ جمع ہونیکا دستور اور ایک خاص جگہ کا تقرر عیسائیوں میں شروع سے ہے اور یہہ بڑی برکت کی بات ہے (ف) عیسائیوں کی بہتری اسمیں ہے کہ وے جمع ہونے سے باز نہ آویں ہمیشہ جمع ہو کر دعا کریں اور مناسب باتوں سے ایک دوسرے کی تقویت کریں

(ف) محبت کی آگ ہمیشہ ایذا اور دکھ سے بھڑکتی اور اُسوقت دعا کا شعلہ اُٹھتا ہے جو آسمان تک پہونچ جاتا ہے اور برکات الٰہی کو کھینچتا ہے (ف) یہہ نہایت مناسب ہے کہ بھائیوں کو خوف اور خطرہ اور دکھ کی باتیں بھی سُنائی جاویں تاکہ خاص و عام سے وے سب مدد کریں (ف) تین باتوں میں دنیا کے درمیان سب ایماندار شراکت رکھتے ہیں ایمان میں صلیب کے اُٹھانے میں اور دعا میں اور یہہ شراکت اصلی ہے

۲۴ (۲۴) جب اُنہوں نے یہہ سُنا تو ایک دل ہو کے خدا کی طرف آواز بلند کی اور کہا اے خداوند تعالیٰ تو ہی خدا ہے جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور سب کچھ جو اُن میں ہے پیدا کیا

(آواز بلند کی) یعنے ایک آدمی نے مثل امام کے اپنی آواز بلند کی اور ساری جماعت وہی الفاظ اُس کے پیچھے بولتی تھی امام کی نسبت ذرا دھیمی آواز سے تب سب بولنے والے تھے خوبی کے ساتھ (ف) مسیح کے گواہوں کا مُنہ کبھی بند نہیں ہوتا ہے یا تو دنیا کے لوگوں کو خدا کا کلام سناتے ہیں یا ایک دوسرے کی ترقی کے لئے بولتے ہیں یا خدا سے باتیں کرتے رہتے ہیں

دعا کے درمیان (ف) عیسائیوں کے پاس سب سے اچھا اور تیز اور کارگر ہتھیار دعا اور آنسو ہیں اور جب بہت آدمی ملکے ایسے ہتھیار باندھتے ہیں تو وے بڑی بڑی مشکلات پر بھی فتحیاب ہوتے ہیں اور قلعونکو گرا دیتے ہیں

(ف) مسیح نے دو دعا کرنیوالوں کے درمیان مدد کرنے کو آنیکا وعدہ کیا ہی مگر یہاں اُسوقت بہت سے لوگ تھے (ف) یہہ الفاظ دعا جو ذیل میں متن کے درمیان مذکور ہیں یہہ وہ پہلے الفاظ ہیں جو دعا کے بارہ میں پہلے کلیسا سے منقول ہیں گویا یہہ جماعت کی دعا کے پہلے الفاظ ہیں ہمارے نمونہ کے لئے (ف) اعمال رسل کی کتاب گویا ایک نقشہ ہی کلیسیا کا جب وہ زمانہ کے سمندر پر آسمانی بندر کی طرف سفر کرتی تھی (اے خداوند) دعا کی شروع کا لفظ ہی لفظ خداوند اصل زبان میں ایک خاص لفظ ہی جسکے معنے ہیں کل عالم کا مالک اور کامل حاکم (ف) واضح رہے کہ یہہ دعا ایک پہلا پھول ہی جو مسیحی صلیب کے تابعین میں سے نکلا تھا (ف) اُن لوگوں نے کل عالم کے مالک اور حاکم کو پکارا کیونکہ فضل کے طالب تھے اور جو کوئی کل عالم کا مالک ہی اور کامل حاکم ہی وہی فضل کا بھی خدا ہی

(ف) مارشیان ایک بدعتی آدمی تھا اُسنے اور اُس کی مانند بعض لوگوں نے بھی کہا ہی کہ دین کا خداوند اَور ہی اور زمین آسمان کا خداوند اَور ہی مگر کلام الہی سب چیزوں کا مالک ایک ہی خداوند کو بتلاتا ہی (ف) عیسائیوں کا خدا نہ کوئی بشر ہی اور نہ کوئی بت ہی اور نہ کوئی وہمی اور خیالی خدا ہی بلکہ وہ خدا ہی جو حقیقی خالق اور مالک ہی اور قادر مطلق ہی (ف) تنگی کے وقت عیسائیوں کا بھروسہ قادر مطلق خدا پر ہی اِس یقین کے ساتھ کہ خدا کے سارے وعدے مسیح میں پورے ہوتے ہیں (ف) یہہ معرفت الہی کا ایک بڑا بھید ہی کہ جب میں کمزور ہوں تو میرے باپکا زور میرا زور ہوتا ہی اور اسی لئے جب میں کمزور ہوں تب ہی زور آور ہوں کیونکہ اُسوقت سچے خدا کا زور میرا زور ہوتا ہی (۲ قرنتی ۱۳-۴) کہ اگرچہ کمزوری سے مصلوب ہوا تو بھی خدا کی قدرت سے جیتا ہی اور ہم بھی اُس میں کمزور ہیں پر اُسکے ساتھ خدا کی قدرت سے تمہاری خاطر جئینگے

۲۵ (۲۵) اور اپنے بندے داؤد کی زبانی کہا کیوں غیر قوموں نے دھوم مچائی اور لوگوں نے باطل خیال کئے

یعنے ٹھیک لکھا ہی (۲ زبور ۱ و ۲) میں (بندے داؤد) داؤد پیغمبر خدا کا بندہ تھا اگرچہ ہر کوئی خدا کا بندہ ہی پر یہاں لفظ بندہ کا ایک خاص طور پر ہی جو مقدسوں کی نسبت آتا ہی داؤد مسیح کا نمونہ بھی تھا اور مسیح بھی ابن و چہ خدا کا اخص بندہ ہی (ف) داؤد مسح کیا گیا مسیح بھی مسح کیا گیا خدا سے داؤد کی سلطنت کے برخلاف خاص خاص فساد اُٹھے مسیح کی سلطنت کے خلاف بھی خاص فساد اُٹھتے ہیں خدا نے داؤد کی حفاظت کی مسیح کی بھی کرتا ہی اور مفسدوں کو دفع کرتا ہی مطلب آنکہ (۲ زبور کا) مطلب جو داؤد کے حق میں پورا ہوا وہ مسیح کے حق میں بھی پورا ہوتا ہی اور گویا اب اُس مضمون کی تکمیل ہوتی ہی (ف) اِس دوسری زبور

سے عہد جدید میں نقل کی گئی ہے (اعمال ۴-۲۵ و ۱۳-۳۳ عبرانی ۱-۵ و ۵-۵ مکاشفات ۲-۲۷ و ۱۲-۵ و ۱۹-۱۵) میں
(لوگوں نے باطل خیال کئے) یعنے غیر قوموں نے دھوم مچائی اور لوگوں نے باطل خیال کئے یہاں لوگوں سے مراد
خاص قوم بنی اسرائیل ہے پس مسیح کی مخالفت غیر قوم اور قوم دونوں سے ہوئی دیکھو (آیت ۲۷) (ف) قوم اور غیر قوم ہر دو
نے مسیح کی تحقیر کی اور وہی مسیح اِن دونوں کے لئے باعث برکت ہے (رومی ۱۵-۱۰) اے غیر قوموں اُس کی قوم کے ساتھ خوشی
کرو (ف) قوم جسکے پاس صحیح خیالات کا وسیلہ یعنے کلام الٰہی موجود تھا اُسنے اپنی نفسانی خواہشوں کی آمیزش سے باطل
خیال کئے غیر قوم جو کلام سے الگ تھی اُنہوں نے دھوم مچائی یعنے بے سروپا اُچھلے کودے اُن وحشی گھوڑوں کی مانند جو ابھی
کام میں نہیں لائے گئے (ف) جب کلیسیا کے دشمن وحشیوں کی مانند غضبناک ہوتے ہیں تو کلیسیا کو چاہئے کہ دعا میں
مصروف ہو وے کیونکہ اِنسان کے بے لگام ارادے خدا کی قدرت ہی سے رُک سکتے ہیں اِسلئے اِس وقت کلیسیا دعا
میں مصروف ہے

۲۶ (۲۶) زمین کے بادشاہ اُٹھے اور سردار خداوند اور اُس کے ممسوح کے خلاف باہم جمع ہوئے

یعنے بادشاہ اور حاکم جو یہوواہ ہے اُس کے برخلاف اور اُس کے مسیح کے برخلاف قوم اور غیر قوم کے سرداروں اور زمین
کے بادشاہوں نے شرارت شروع کی (ف) غیر قوم رومی لوگ تھے اور بادشاہ لوگ ہیرودیس کلاں اور پیلاطوس
تھے اور سردار لوگ سانہیڈرم کے ممبر تھے
(ف) جب دشمنی ہوتی ہے اور عیسائی دعا کرتے ہیں تو اُن کی دعا میں خاصکر تین باتوں کی بہت رعایت ہوتی
ہے اول بلا خوف جرأت کے ساتھ دعا کیا کرتے ہیں کیونکہ جب خدا اُن کے ساتھ ہے تو کون اُنہیں ضرر پہونچا سکتا ہے دویم
بغیر حسد کے دعا کرتے ہیں خالص نیت سے کیونکہ بدی کے خلاف دعا کرتے ہیں نہ بدی میں جو دعا حسد کے ساتھ ہے
وہ بدی میں ہے اور اُس سے فائدہ نہیں ہوتا سوئم بغیر مغروری اور استہزا کے دعا ہوتی ہے کیونکہ نہ اپنے لئے دعا کرتے ہیں مگر
خدا کے کام کے لئے دعا کرتے ہیں

۲۷ (۲۷) سچ ہے کہ اِس شہر میں تیرے قدوس بیٹے یسوع کے خلاف جسے تو نے ممسوح کیا ہیرودیس
اور پنطوس پلاطوس غیر قوموں اور اِسرائیلی لوگوں کے ساتھ جمع ہوئے

(بیٹے یسوع) لفظ بیٹے سے مراد یہاں پر بندہ ہے وہی لفظ ہے جو (اعمال ۳-۱۳ و ۴-۲۵) میں ہے (تو نے مسیح کیا)

مسیح سے مسموح کیا نہ جسطرح داؤد مسح کیا گیا سموئیل کے جسمانی ہاتھہ سے جب اُسنے داود کے سر پر تیل ڈالا پر یسوع کو تو نے خود مسح کیا روح القدس سے بے پیمایش اور بعید روح سے (ہیرودیس اور پنطوس) وہی ہیرودیس ہے جسکے پاس پنطوس نے مسیح کو بھیجا تھا جلیلی خیال کرکے (ف) یہودی ورومی ہر دو حاکم جمع ہو گئے یعنے اتفاق کیا مسیح کے برخلاف دشمنی کرنے کو اور یہہ مضمون زبور کی پیشگوئی میں مذکور تھا سو اِس شہر میں پورا ہوا

(۲۸) تاکہ جسکا ہونا تیرے ہاتھہ اور ارادہ نے آگے سے ٹھہرا رکھا ہے عمل میں لاویں

اسی قسم کی بات (اعمال ۲-۲۳) میں بھی مذکور ہے پہلے اُس کی تفسیر بھی دیکھو وہ لوگ متفق ہوے شرارت کے کام پر اور ظلم پر پر اُنکا یہہ اتفاق خدا کے ارادے کو پورا کرنیوالا ہوا اگرچہ وہ نہ سمجھے بلکہ بخیال خویش بدی کا منصوبہ باندھا خدا نے دنیا کی نجات مسیح کے وسیلہ سے ٹھہرائی تھی پر لوگوں نے اُس وسیلہ کو ناپسند کیا اور اُسے رد کرنا چاہا تو بھی سب سے بڑی نیکی اُن کی بدی سے ظاہر ہو گئی کہ اُنہوں نے چاہا کہ مسیح کو مار ڈالیں تو بھی خدا کا جلال اور آدم زاد کی نجات مسیح کی موت سے ظاہر ہوئی (ف) گذشتہ زمانہ کے کسی بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ اُنکا گناہ کیا ہے جنہوں نے مسیح کو مصلوب کیا کیونکہ یہہ سب تو خدا کے ارادہ سے ہوا تب اُس بزرگ نے جواب دیا کہ خدا نے اُن بیدین ہاتھوں کو نہیں بھیجا کہ مسیح کو پکڑیں اور نہ خدا کی تقدیر کے سبب اُنہیں ضرورت ہوئی کہ ایسا کریں اُنہوں نے جو کیا آپ کیا ہاں خدا نے اُنکے ہاتھوں کو اپنی قوت سے روکا بھی نہیں اُنہوں نے خود مختاری سے سب کچھہ کیا جیسے آدم نے اپنی مرضی سے گناہ کیا تھا (ف) البتہ خدا تعالیٰ بدی میں سے بھی اکثر نیکی نکالتا ہے سو اُسنے یہاں پر بھی نکالی تو بھی وہ بدی سے نفرت رکھتا ہے اور اُسکا بانی ہرگز نہیں ہے (ف) خدا کے گہرے ارادوں اور اُس کی عمیق راہوں میں فکر کرنا ہمارا کام نہیں ہے پر وہ قانون جو ہمارے لئے خدا سے مقرر ہوا اُسی کے موافق چلنا ہمارا فرض ہے اُس سے ہٹنا گناہ ہے اور وہ قانون یہہ ہے کہ سب لوگ آزادی اور خود مختاری کے ساتھہ نیک نیتی سے کام کریں سو اُنہوں نے اُس کے برخلاف کیا پس منتظم حقیقی نے اگر اس برخلافی میں سے کوئی عمدہ فایدہ نکالا تو یہہ اُن کی نیکی نہیں ہے جنہوں نے عمداً برخلافی کے چال کو اپنا قانون چھوڑ کے اختیار کیا ہے پس جو کچھہ اِن لوگوں نے کیا بُرا کیا اور الزام کے لایق ٹھہرے اور جو کچھہ خدا نے کیا خوب کیا اور شکر کے لایق کیا اور اگرچہ اُنہوں نے خدا کے ارادہ کو پورا کیا مگر چونکہ نیت بد تھی اِسلئے بدی کی سزا کے لایق ٹھہرے جیسے کہاوت مشہور ہے کہ (الاعمال بالنیات) یعنے کاموں کا بدلا نیتوں کے موافق ہے

۲۹ (۲۹) اور اب اے خداوند اُن کی دھمکیوں پر نگاہ رکھہ اور اپنے خادموں کو یہہ بخش کہ وے کمال دلیری سے تیرا کلام سناویں

(دھمکیوں پر) اب وہ دھمکیاں دیتے ہیں اب تک سرکشی سے باز نہیں آتے اُن کی دنیاوی حکومت مسیح کے دین کے ساتھہ لڑائی کرتی ہے (اے خداوند تو دیکھہ) ہمارے پاس دنیاوی حکومت اور قدرت نہیں ہے اور لڑائی تیرے ساتھہ ہے البتہ ایذا ہمیں ملتی ہے اور ہم خوف خطرہ میں ہیں اور ہمارا کچھہ جسمانی چارہ نہیں ہے مگر یہہ کہ اے خداوند تو اُن کی دھمکیوں پر نگاہ رکھہ (ف) مسیح کا جی اُٹھنا اور روح القدس کا نزول اور لنگڑہ کا چنگا ہونا یہہ تین بڑی گواہیاں موجود تھیں تو بھی وے نہیں مانتے پس بداعتقادی اور بے ایمانی کو کوئی گواہی دور نہیں کر سکتی جب تک فضل الہٰی آدمی کے شامل حال نہووے (ف) دلکا قلعہ ہماری گواہی سے فتح نہیں ہو سکتا مگر خدا کی نظر رحمت سے

(ف) اسوقت شاگرد کیا مانگتے ہیں یہہ کہ دشمن غالب نہو اور یہہ کہ ہم لوگ خدا سے امن پاویں اور یہہ کہ مسیح کے نام سے نشان ظاہر ہوں تاکہ اُس کا جلال ظاہر ہو یہاں نہ کچھہ انتقام کا ذکر ہے نہ جسمانی جوش و خروش ہے نہ آگ کی طلب ہے کہ دشمنوں کو کھا جاوے جیسے (۲ سلاطین ۱ باب) میں ہے شاگردوں میں وہی روح آگئی جو مسیح میں تھی اور یہی سبب عیسائی دین کی فتحمندی کا ہوا ہے (ف) جب واعظ لوگ تلوار اُٹھاتے ہیں تو ضرور شکست کھاتے ہیں پر جب ہمت سے گواہی دیتے ہیں روح کے ساتھہ ہمیشہ فتحمند ہیں

۳۰ (۳۰) جب کہ تو اپنا ہاتھہ چنگا کرنے کو پھیلاوے اور تیرے قدوس بیٹے یسوع کے نام سے نشانیاں اور کرامتیں ظاہر ہوں

(قدوس بیٹا) یہہ لفظ یہاں بمعنی خادم اور بندہ کے ہے (چنگا کرنے کو) جیسے اعمال (۹-۳۴) میں ہے کہ مسیح تجھے چنگا کرتا ہے (اور ۱۰-۳۸) میں ہے کہ چنگا کرتا پھرا (ف) اِس لفظ میں شاگرد یہہ مانگتے ہیں کہ یسوع مسیح کے نام سے معجزے ظاہر ہوویں (ف) اسوقت معجزوں کی درخواست ہم لوگ نہیں کرتے ہیں اگرچہ مدد اور برکات روحانی و جسمانی بکثرت مانگتے ہیں پر اُسوقت یعنے اوایل میں شاگرد معجزوں کی درخواست بھی کرتے تھے اور اسکا سبب یہہ تھا کہ نئے عہدنامہ کے شروع کا وقت تھا معجزوں کی ضرورت تھی تاکہ نیا عہدنامہ خدا کی طرف سے ثابت ہو جاوے

۳۱

(۳۱) اور جب وے دعا مانگ چکے وہ مکان جہاں جمع تھے لرزا اور سب روح القدس سے بھر گئے اور خدا کا کلام دلیری سے سُنانے لگے

(مکان لرزا) یعنے زلزلہ آیا مگر یہہ زلزلہ عام نہیں تھا تمام شہر میں یا تمام ملک میں نہیں آیا مگر یہہ خاص زلزلہ تھا جس سے صرف وہ گھر ہل گیا اب نہیں کہہ سکتے کہ دنیا کی عادت کے موافق زلزلہ آگیا اور شاگردوں نے وہم کیا کہ ہماری دعا کا جواب ہے مگر ضرور یہہ دعا کا جواب ہوا کیونکہ خاص اُسی گھر پر زلزلہ آیا خلاف عادت اور زلزلوں کے (ف) یہہ زلزلہ اُس جنبش کا نمونہ تھا جو انجیل سے آدمیونکے دلوں میں آتی ہے (ف) یہہ زلزلہ اُسی قسم کا زلزلہ جو (اعمال ۱۶-۲۶) میں مذکور ہے کہ ناگاہ بڑا زلزلہ آیا یہاں تک کہ قید خانہ کی نیو ہل گئی اور فی الفور سب دروازے کھل گئے اور سب کی بیڑیاں گر پڑیں (ف) اِس زلزلہ سے یہہ بتلایا گیا کہ رکھنیوالی چیزیں ضرور گر جائینگی اور دنیا میں انجیل کے وسیلہ سے بڑی ہل چل واقع ہوگی یہہ اِنجیل جہان کو اُلٹ پلٹ کر دیگی دیکھو (اعمال ۱۷-۶) یہہ شخص جنہوں نے جہان کو اُلٹ دیا یہاں بھی آئے ہیں (ف) اِس زلزلہ سے ثابت ہوا کہ اُن کی دعا کا شنیوا لا خدا نزدیک تھا جس نے زلزلہ کے وسیلہ سے دعا کا جواب دیا اور قبولیت پر مُہر کی (ف) اُنہوں نے دعا میں معجزے کی بھی درخوست کی تھی اور یہہ کہ مسیح کے نام سے معجزہ ہووے سو فی الفور دعا سے معجزہ ہوا اور مسیح کے نام سے ہوا اور خدا کی قدرت کاملہ کی معیت کا نشان ظاہر ہوا (ف) وہ جس نے معجزہ سے مکان کو ہلا دیا دلوں کو بھی ہلا دیگا (ف) اُسوقت کلیسیا کیسی جاگ اُٹھی ہوگی ہمیشہ جب ایسی قدرتیں ظاہر ہوتی ہیں تو کلیسا جاگتی ہے دشمن ڈر جاتے ہیں پہاڑ رکاوٹ کے ہٹ جاتے ہیں اور جہان تہہ و بالا ہو جاتا ہے

(روح القدس سے بھر گئے) پنتکوست کے دن بھی بھر گئے تھے جسقدر پاتے ہیں اور زیادہ چاہتے ہیں جنکے پاس ہے اُنہیں اور بھی دیا جائیگا ہر وقت روح القدس کی بارش دلونپر مطلوب ہے

(ف) یہہ درخوست بھی اُنہوں نے کی تھی (آیت ۲۹ و ۳۰) میں مسیح کے نام سے جو مانگا سو پایا ہم بھی جو مانگتے ہیں سو پاتے ہیں پر خدا اُن بھیدوں کا فہم بخشے

۳۲

(۳۲) اور ایمانداروں کی جماعت ایک دل اور ایک جان تھی اور کسی نے اپنے مال کو اپنا نہ کہا بلکہ ساری چیزوں میں شریک تھے

(ایک دل اور ایک جان) پر بدن بہت سے تھے لیکن روح سب میں ایک تھی اگرچہ انسانی روح بھی سب میں جدی جدی

تھی جیسے بدن جُدے جُدے تھے مگر مسیح کی ایک روح سب میں اِس کثرت سے آگئی تھی کہ پوری یگانگت سب میں
ظاہر ہوئی (ف) مسیح کی روح کی ایک یہہ بڑی خاصیت ہے کہ متفرق ممالک اور متفرق اقوام اور متفرق خیالات کے
لوگوں میں جنکے درمیان شدت سے جدائی تھی آ کے پوری یگانگت پیدا کرتی ہے یہہ بڑی بھاری برکت ہے یہہ صرف مسیح
کی روح سے ہوتی ہے اور کسی چیز سے نہیں (ف) دنیا کے درمیان اِن جدائیوں اور تفرقوں اور خودغرضیوں کے سبب
سے کسقدر تکلیف ہے مگر عیسائی دین سب کو ایک خاندان بناتا ہے اور جدائیوں کو دور کر دیتا ہے (ف) اِس جہان میں عیسائیوں
کے درمیان جسقدر مسیح کی روح ہے اُسیقدر یگانگت ہے اور آخر کو جب وہ آویگا اور ہم سب آلائشوں سے پاک ہو جائینگے تب
ساری کلیسیا میں کسقدر یگانگت ظاہر ہوگی پر جو لوگ اِس روح سے ابد تک محروم ہیں وہ ابد تک کیسی جدائیوں کی آگ میں
سُلگینگے (کسی نے اپنے مال کو اپنا نہ کہا) اُسوقت بھی بہت لوگ عیسائی ہونے کے سبب اپنے اپنے روزگار سے محروم
ہو گئے تھے جیسے اِسوقت بھی ہو جاتے ہیں پر خدا نے اُن کی روز کی روٹی کا انتظام یوں کیا کہ خودغرضی جماعت میں
سے دفع ہو گئی سب کی روحوں میں یہہ خیال گھس گیا کہ ہم سب ایک ہیں ایک خاندان ایک روح ایک دل (ف)
ابن آدم نے اچھا بیج بویا اور لوگ اُسوقت جاگتے تھے اِسلیئے یہہ یگانگت کا پاک پھل ظاہر ہوا پر جب لوگ سو گئے اور دشمن
نے آ کے کھیت میں کڑوا دانہ یعنے بدعتیں اور جدائی کا تخم ڈالا اُسوقت سے کلیسیا میں بہت جدائیاں اور عداوتیں اور
خودغرضیاں بھی نمودار ہوئیں تو بھی خاص روحانی لوگوں میں اب تک یگانگت ہے اور ابد تک رہیگی (ف) وہ وقت کلیسیا
کی بڑی تکلیف کا وقت تھا اُسوقت بڑی یگانگت بھی ظاہر ہوئی اسوقت بھی جب تکلیفات ظاہر ہوتی ہیں تو یگانگت مسیحی
جو مرکوز فی الطبع ہے عیسائیوں میں چمک اُٹھتی ہے (ف) بدکاروں میں مصیبت اور دکھ کے وقت بڑی جدائیاں اور ٹھٹھہ
بازی اور ملامت ایک دوسرے کو ہوتی ہے پر مقدسوں میں یگانگت اور محبت ظاہر ہوتی ہے (ف) اُسوقت کی کلیسیا کی حالت
آنیوالی یروشلم کا پورا اور کامل نشان تھا اُسکا ایک جلوہ سا ہمیں دکھلایا گیا (ف) یہہ بات سچ ہے کہ آسمان کی بادشاہت
گڑے ہوئے خزانہ کی مانند ہے جسے کوئی آدمی پاکے اپنا سب کچھہ دیکر لیتا ہے (متی ۱۳-۴۴ و لوقا ۱۶-۹) شاگردوں نے
اُسے پایا اور اپنا سب کچھہ دیکے اُسے لیا (ف) یہہ شراکت مالی زبردستی سے اور حکم کے طور پر نہیں ہوئی مگر سب نے اپنی مرضی
سے یہہ کیا (۵-۴) صرف مرقس کی والدہ کا گھر باقی رہگیا تھا (۱۲-۱۲) اور وہ بھی شاگردوں کے استعمال میں تھا
(ف) کسی نے اپنے مال کو اپنا نہ کہا اگرچہ اپنا تھا پر اپنا نہ کہا (ف) خطوط کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیشہ کلیسیاؤں
میں لوگ غریب اور امیر سب طرح کے تھے اور اپنی اپنی ملکیت جُدی جُدی رکھتے تھے اسوقت خاص یروشلم کی جماعت میں
یہہ بات ظاہر ہوئی اور ہمیشہ کو یہہ بات قایم بھی نہیں رہی اور کبھی کلیسیا کے قانون میں یہہ بات شامل نہیں ہوئی اِس سے

ظاہر ہے کہ کوئی خاص وجہہ اُسوقت اُس کی ہوئی تھی اور ضرور اُس کی دو وجہہ معلوم ہوتی ہیں اول اُنکہ ہی یروشلم کی حالت کا ایک نمونہ دکھلایا گیا کہ آخر کو ہم سب اسطرح سے رہینگے دوسری وجہہ یہہ ہے کہ مسیح نے یروشلم کی بربادی کی خبر دی تھی شاگرد جانتے تھے کہ ضرور یروشلم برباد ہوگا اور سب ملکیت اسی جگہہ چھوڑکر ہمیں بھاگنا ہوگا بہتر ہے کہ ملکیت بیچ دیں اور ایک دوسرے کی مدد کرکے مسافرانہ رہیں اور سبکبار ہو جاویں اُنہوں نے نہایت خوب کیا

۳۳ (۳۳) اور رسولوں نے بڑی قوت سے خداوند یسوع کی قیامت پر گواہی دی اور سب پر بڑا فضل تھا

(قیامت پر) یعنے جی اُٹھنے پر (بڑی قوت سے) یعنے بلاخوف ایسے خطرناک وقت میں بلاخوف گواہی دی (بڑا فضل تھا) خدا کا فضل دلیری بخشتا ہے اور راست کرداری اور راست گفتاری وغیرہ سب برکات اُس سے نکلتی ہیں

۳۴ (۳۴) کیونکہ اُنمیں کوئی محتاج نہ تھا اسلئے کہ جتنے کھیتوں یا گھروں کے مالک تھے اُنکو بیچ کے اُن کی قیمت لائے

(کوئی محتاج نہ تھا) اُسوقت ایک بہشت کیسا نمونہ ظاہر ہوگیا کہ روحانی برکتیں دلوں میں بھر گئیں اور جسمانی احتیاج بھی سب کی دفع ہوئی مگر یہہ حالت جلدی جاتی رہی (اُنکو بیچ کے اُن کی قیمت لائے تھے) اسطرح پر اُنہوں نے خدا کی کامل شکرگذاری ظاہر کی تھی مسیح اُن کے لئے غریب ہوا وہ مسیح کے لئے اپنا سب کچھہ دیتے ہیں (ف) جو کوئی اپنے تئیں مسیح کو دیتا ہے وہ اپنے مال کو بھائیوں کی رفع احتیاج کے لئے بھی خوشی سے دیتا ہے (ف) وہ اپنا مال خدا کو دیتے تھے تاکہ نفع ہو سارے بھاری مال خاصکر غیر منقولہ ملکیت اُنہوں نے فروخت کردی تاکہ بھاگنا مشکل نہ ہو اور دل کی آنکھہ بربادی کے وقت پیچھے نہ دیکھے جنہوں نے مسیح کی باتوں کو قبول نہ کیا وہ اپنے اموال کے ساتھہ وہاں ہلاک ہوئے (ف) یروشلم کی بربادی میں ایک عیسائی بھی نہیں مرا کسی عیسائی کی موت کا ذکر کہیں نہیں ملتا ہے پر جن یہودیوں کے دل اپنے مال میں اُلجھے تھے وہ اپنے مال کے لالچ میں وہاں بیٹھے رہے اور مال کے ساتھہ ہلاک ہوئے

۳۵ (۳۵) اور رسولوں کے پاؤں پر رکھتے تھے اور ہر ایک کو اُس کی حاجت کے موافق بانٹ دیا جاتا تھا

اُن سب کی زندگی مسیح کے لئے ہوگئی تھی وہ اپنے لئے نہیں جیتے تھے مگر بھائیوں کی خدمت اور مسیح کے لئے جیتے تھے (پاؤں پر رکھتے تھے) کیونکہ رسول لوگ اکثر تعلیم کے وقت بیٹھہ کر تعلیم دیا کرتے تھے (اعمال ۲۲-۳) گملیل کے قدموں میں باپ دادوں کی شریعت کی باریکیوں میں پڑھایا گیا (متی ۲۳-۲) فقیہہ اور فریسی موسیٰ کی کرسی پر بیٹھے ہیں۔ اسی دستور پر

شاگرد بھی بیٹھکر تعلیم دیتے تھے اور بیٹھنے کے وقت عیسائیونکو اُنکے قدموں پر مال ڈالنے کا موقع ملتا تھا (ف) جو کچھہ مال تھا گرد
لوگ رسولونکے آگے رکھتے تھے گویا مسیح کے آگے رکھتے تھے اور کیا خوب ادب سے دیتے تھے اسوقت بعضے لوگ تکرار کرکے
چندہ دیتے ہیں اُنہیں اِس مقام پر غور کرنا چاہئے کیونکہ خدا اُسی کو پیار کرتا ہے جو خوشی سے دیتا ہے (بانٹ دیا جاتا تھا)
حاجت کے موافق ترتیب کے ساتھہ (ف) رسول مال جمع نہیں کرتے تھے اور خدا کے دین کو مال جمع کرنے کا وسیلہ نہیں
بنایا تھا پر جو کچھہ آتا تھا غربا کو تقسیم کیا جاتا تھا اور یہہ مال بھی اُور ہی قسم کا تھا کہ لوگ خدا کے لئے اپنی ملکیت فروخت
کرکے لاتے تھے (ف) دیکھو کتنا فرق ہے اس حالت میں اور محمدی حالت میں کہ محمد صاحب کے سامہنے اکثر مال لوٹ کے
آتے تھے اور حضرت اپنا پانچواں حصہ اپنی عورتوں کے خرچ کے لئے لیکر باقی مال سواروں اور پیادوں کی رعایت سے
تقسیم کرتے تھے اور تالیف قلوب کے لئے بھی دیتے تھے مگر یہہ پاک مال اپنی ملکیت کا تھا اور رسول اُسکو غربا میں
بقدر مناسب تقسیم کرتے تھے (ف) دنیاوی مال انسان کی جسمانی قوت ہے یا جسمانی احتیاج کے رفع کرنیکا ایک ہتھیار ہے
جب شاگردوں نے یہہ مال قدموں میں رکھدیا تو گویا اپنی جسمانی طاقت اور اپنے ہتھیار آگے رکھدئے اور کس کے آگے
رکھدئے انجیل کے آگے رکھدئے کیونکہ انجیل نے اُن کے دلوں میں فتح پائی وہ انجیل کے مغلوب ہو گئے جیسے مغلوب
رعیت اپنے فتحمند بادشاہ کے سامہنے اپنے ہتھیار رکھدیتی ہے اسی طرح انجیل کی مغلوب رعیت نے اپنے اموال کی طاقت
کو مسیح کے سامہنے رکھدیا تھا اسی طرح ہم جو انجیل کے مغلوب ہیں ہماری سب چیزیں خداوند کے آگے رکھی ہوئی ہیں جو عیسائی
اِن دنیاوی چیزوں کو مسیح کے سامہنے نہیں رکھہ دیتا ہے اُس کے دل میں ابتک انجیل نے فتح نہیں پائی

۳۶ (۳۶) اور یوسی جس کا رسولوں نے برناباس (یعنے نصیحت کا فرزند) نام رکھا جو ایک لیوی اور کپرس
کا متوطن تھا

(یوسی) یعنے یوسف کیونکہ یوسی اور یوسف ایک ہی لفظ ہے (برناباس) یہہ اُسکا لقب تھا رسولوں نے اُسے یہہ
لقب دیا تھا کیونکہ اِس لفظ کا مطلب اُسمیں پایا جاتا تھا (ف) برناباس کے دو معنے ہیں تسلی کا بیٹا یا نصیحت کا بیٹا وہ
نہایت عمدہ واعظ تھا اُس کے دل میں بڑی تسلی تھی اُس کی باتیں سُنکر لوگ بڑی تسلی حاصل کرتے تھے یہی شخص پولوس
کو رسولوں کے پاس لیگیا تھا اور لوگوں نے اُس کی تسکے پولوس کی نسبت کہ وہ حقیقی شاگرد ہے تسلی پائی تھی (اعمال ۹-۲۷)
یہی شخص انطاکیہ میں بھائیوں کی تسلی اور تعلیم کے لئے رسولوں کی طرف سے بھیجا گیا تھا (اعمال ۱۱-۲۲ سے ۲۴) (ف)
رسولوں کے درمیان شمعون بریونا کو پطرس یعنے چٹان کا لقب ملا تھا اور یعقوب و یوحنا کو بوانرگس یعنے گرج یا رعد کے بیٹے

کہا گیا (مرقس ۳-۱۶ و ۱۷) یہاں رسولوں نے یوسی کو برنباس بتلایا یہہ سب لقب جدی جدی صفتوں کے سبب سے دیئے جاتے ہیں کیونکہ خدا سے ہر ایک کو جدا انعام ملتا ہی کیونکہ خدمتیں جدی جدی ہیں پر ہر عضو کا کام جدا ہی۔ بعض اِس بھید سے ناواقف لوگ اپنی صفت دوسرے میں نہ پا کے تکلیف کا باعث ہوا کرتے ہیں کہ تو میری مانند خاصیت کیوں نہیں رکھتا اُنہیں معلوم کرنا چاہئے کہ انعام جُدے جُدے ہیں اور ہر قسم کے لوگ اِس روحانی عمارت کے لئے درکار ہیں ایک آدمی زخم کو کھولتا ہی دوسرا باندھتا ہی ایک بوتا ہی دوسرا کاٹتا ہی علی ہذالقیاس (کپرس کا متوطن تھا) (کپرس کا ذکر (اعمال ۹-۱۹ و ۲۰ و ۲۷-۴) میں کچھہ آویگا (ف۱) بہت لوگ روپیہ لاتے تھے جیسے آیت (۳۴) میں ذکر ہی مگر یہاں ایک آدمی کا مفصل ذکر لکھا ہی نمونہ کے طور پر اور سب کا نام نہیں لکھا تو بھی وہ سب خدا کو یاد ہیں اور شاید اِسکا نمونہ اِسلئے لکھا گیا ہی کہ وہ مشہور آدمی تھا

۳۷ (۳۷) کھیت رکھتا تھا جسے بیچ کے قیمت کو لایا اور رسولوں کے پاؤں پر رکھا

(کھیت رکھتا تھا) یہہ شخص لاوی تھا اور لاوی کو میراث رکھنا جایز نہ تھا مگر گھر اور کھیت اناج کے لئے لاوی رکھہ سکتے تھے دیکھو (استثنا ۱۸-۸) کو اور پھر (یرمیا ۱-۱) میں لکھا ہی کہ یرمیا کاہنوں میں سے تھا یعنے لاوی تھا اُسکے بعد دیکھو (یرمیا ۳۲-۷ کو) کہ وہ کھیت رکھتا تھا اِسیطرح یوسف یعنے برنباس بھی کھیت رکھتا تھا اور کچھہ اُس کے پاس تھا (قیمت کو لایا) کیونکہ اُسکا سب کچھہ خدا کا تھا

پانچواں باب

۱ (۱) اور حنانیا نام ایک مرد اور اُس کی جورو صفیرا نے اپنی ملکیت بیچی

(۱ سے ۱۱ تک) حنانیا اور صفیرا کا ذکر ہی (ف۱) جب سُنا کہ شاگرد اِس طرح کرتے ہیں یوں بلند ہتے ہیں یہ سخاوت کا حال ہی تو فوراً ریاکاری اور لالچ اور دغا نے کلیسیا میں دخل پایا اور اُسکی سزا بھی فی الفور نظر آگئی (ف۲) ہر زمانہ میں جھوٹھے عیسائی سچے عیسائیوں کے درمیان نفع دنیاوی کی امید سے آکر شامل ہو جاتے ہیں پر کچھہ عرصہ کے بعد اکثر اُنکی شرارتیں ظاہر ہو جاتی ہیں (ف۳) خدا کا کلام نہ صرف نیکی کی باتیں مگر شریروں کے گناہوں کا ذکر بھی سُناتا ہی اور کچھہ معذرت اور تاویل کر کے

گناہ کو ہلکی چیز نہیں بتلاتا جیسے محمدی لوگ تاویلیں کر کے پیغمبروں کے گناہوں کو چھپاتے ہیں یہہ ایک ایسی گہری دلیل ہے جس سے خدا کا کلام اور انسان کا کلام ظاہر ہو جاتا ہے (حنانیاہ) اِسکا ٹھیک ترجمہ ہے رحم اللہ یا رحم الٰہی (صفیرا) اسکے معنے ہیں خوبصورت یا حسین (ف) اکثر دیکھا جاتا ہے کہ شریر اور بُرے لوگ اچھے اچھے نام رکھتے ہیں اُن کے نام عمدہ ہوتے ہیں پر کام مکروہ (ملکیت بیچی) جب دیکھا کہ سب لوگ دینے پر مستعد ہیں اُن کے دل میں بھی آیا کہ ہم بھی دیویں مگر وہ لوگ دیتے تھے صاف دلی سے خدا کے لئے اِنکا ارادہ ہوا کہ دینے کی عزت ہم بھی حاصل کریں مگر وہ لوگ عزت حاصل کرنیکو نہیں دیتے تھے (ف، جماعت میں ایسے عیسائی بہت سے ہیں جو بپتسما پا کے مدت تک کلیسیا کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں پر اُن کے دلی ناپاک ارادے آخر کو نظر آجاتے ہیں یہہ وہ لوگ ہیں جو بوسیلہ دینداری کے اپنی عزت دنیاوی کے طالب ہیں دیکھو (اتمطاؤس ۶-۱۰) زر کی دوستی سب بُرائیوں کی جڑ ہے جس کے بعض مشتاق ہو کے ایمان کی راہ سے بھٹک گئے اور آپ کو طرح طرح کے غموں سے چھیدا ہے

۲ (۲) اور قیمت میں سے کچھ رکھ چھوڑا سو اُس کی جورو بھی جانتی تھی اور کچھ لا کے رسولونکے پاؤنپر رکھا

(کچھ رکھ چھوڑا) کلیسیا سے خفیہ اپنے خرچ کے لئے (کچھ لا کے رسولوں کے پاؤں پر رکھا) یہہ دکھلا کے کہ تمام دام یہی ہے (ف) کلیسیا کی صورت یا چہرہ پر سیاہی کا سایہ سا آگیا دین عیسائی میں لالچ اور فریب بہت ہی بڑا گناہ ہے اور وہ دونوں یہاں موجود ہیں (ف ۲) وہ مال جو کلیسیا کو دیا جاتا ہے کسی آدمی کا نہیں ہے جس کو دیا گیا اُسی کا ہے جسوقت ملکیت فروخت کی گئی تھی تو یہہ دکھلا کے کی گئی تھی کہ خدا کے لئے فروخت ہوتی ہے اور یہہ مال خدا کا ہے مگر جب دام ہاتھ میں آئے تو اُس میں سے کچھ گھر میں رکھ چھوڑا اور کچھ رسولوں کے پاس لاتے یہہ دکھلا کے کہ کل مال یہی ہے یہہ خدا کی چوری ہوئی اور کلیسیا کو فریب دیا گیا (ملاکی ۳-۸) کو دیکھو (ف ۳) یہہ مرد عورت دو خاوندوں کی خدمت کرنا چاہتے تھے پر ارادہ یہہ تھا کہ ایسے نظر آویں گویا ایک خاوند کے خادم ہیں (ف ۴) اگر یہہ لوگ کچھ بھی نہ دیتے تو بہتر تھا مگر اُنہوں نے کہا کہ اگر ہم کچھ بھی نہ دیویں تو لوگ ہمیں بخیل سمجھینگے اور سخاوت کنندوں میں ہمارا نام نہ ہوگا بہتر ہے کہ کچھ دیویں تاکہ عیسائی لوگ ہماری عزت کریں جیسے برناباس کی عزت ہوئی تھی (۴-۳۶) پر ہم بیوقوف نہیں ہیں کہ سارا مال لٹا دیویں اِسلئے ہم کچھ رکھ چھوڑینگے دوراندیشی کی راہ سے اور یہہ بات کون جانیگا ہم چھپا کے رکھ چھوڑینگے اور عزت وہی ہوگی جو سب مال دینے والوں کی ہے شاید کلیسیا یہودیوں کے ہاتھ سے برباد ہو جاوے تو ہمارے ہاتھ میں کچھ رہیگا ہم دوسروں کی مانند محتاج نہ رہینگے اِس قسم کے منصوبے اُن دونوں نے باندھے تھے دل میں یہہ باتیں

تھیں ظاہر میں کچھ مال کا تھیلا لیکر رسولوں کے سامھنے آئے گویا دوسرے برناباس آئے ہیں (ف) یہہ بھی ایک قسم کا جھوٹھہ ہے یہہ قولی جھوٹھہ نہیں تھا مگر عملی جھوٹھہ تھا (جورو بھی جانتی تھی) یعنے اِس سازش میں دونوں شریک تھے (ف) اکثر عورت مرد شریک ہوا کرتے ہیں یا گناہ کی سزا میں یا بھلائی کی برکت میں۔ مگر جب نیکی میں مرد عورت شریک ہوتے ہیں تو کیسی اچھی خوبی نکلتی ہے (اقرنتی ۱۱-۱۱) خداوند میں نہ مرد عورت کے بغیر کچھہ ہے نہ عورت مرد کے بغیر (ف) اسوقت کلیسیا میں کسقدر عورتیں ہیں جو خصموں کے ساتھہ بدی پر پردہ ڈالتی ہیں یا بدی کرنے میں شریک ہیں اور کسقدر ہیں جو نیکی کرتی ہیں عورتوں کو نہیں چاہئے کہ بدی میں خصم کے ساتھہ شریک ہوں ورنہ اُسی کے ساتھہ برباد ہونگی

۳ (۳) تب پطرس نے کہا ای حنانیا کیوں شیطان تیرے دل میں سمایا کہ تو روح القدس سے جھوٹھہ بولے اور کھیت کی قیمت میں سے کچھہ رکھہ چھوڑے

(سمایا) دیکھو شیطان نہ صرف آدمی کے دل کو پکڑ لیتا ہے مگر اُس میں سما جاتا ہے گھس کے بیٹھہ جاتا ہے (ف) پطرس اُسے ملامت کرتا ہے کہ تو نے شیطان کو سمانے دیا اگر تو اجازت نہ دیتا تو شیطان دلمیں نہ آتا کیونکہ شیطان بغیر رضامندی انسان کے کچھہ نہیں کر سکتا پس خطا تیری ہے (ف) شاگردوں کے دل روح القدس سے بھر گئے تھے (اعمال ۲-۴ و ۴-۸) یعنے خدا کی روح اُن کے دلوں میں سما گئی تھی مگر حنانیا کے دل میں نہ روح القدس مگر شیطان سما گیا پس انسان کا دل کبھی خالی نہیں رہ سکتا روح القدس سے یا روح شیطان سے بھر جاتا ہے اور یہہ آدمی کی مرضی ہے جسکو وہ دلمیں آنے دیتا ہے وہ اُسکے دلمیں آتا ہے (ف) یہودا اسکریوطی کے دل میں بھی شیطان سما گیا تھا جب دل میں شیطان سما جاتا ہے تو اکثر ہلاکت ہے (ف) بدی کا خیال تو ضرور شروع میں شیطان سے دل میں ڈالا جاتا ہے پر جب آدمی اُسے قبول نہ کرے تو شیطان گھس نہیں سکتا اور جب آدمی نے اپنی مرضی سے اُسے قبول کیا تو شیطان فوراً گھس آتا ہے اور وہ بدی جسکا خیال پہلے شیطان نے ڈالا تھا ظہور میں آتی ہے (ف) شاید حنانیا نہ جانتا تھا کہ یہہ خیال شیطان سے ہے اور کہ شیطان اُس کے دل میں سما گیا ہے تو بھی ہلاک ہو گیا پس زہر خواہ دیدہ و دانستہ کھایا جاوے یا بغیر جانے کھایا جاوے دونوں صورتوں میں ہلاک کریگا (تو روح القدس سے جھوٹھہ بولا) روح القدس رسولوں میں تھا پس رسولوں سے جھوٹھہ بولنا روح القدس سے جھوٹھہ بولنا تھا اب جو کوئی کلیسیا کا گناہ کرتا ہے خدا کا گناہ کرتا ہے کیونکہ خدا کلیسیا میں ہے (ف) حنانیا و صفیرا یہہ دونوں عیسائی نہ تھے اگرچہ اقرار عیسائیت کا کرتے تھے مگر اُنکا دل دنیاوی تھا نہ عیسائی دل پس عیسائی ہونے کے لئے دل کا عیسائی ہونا ضرور ہے اور جو کوئی دل کا عیسائی ہے وہ ظاہر میں بھی عیسائی ہے

۴ (۴) کیا جب تک تیرے تصرف میں تھا تیرا نہ تھا اور جب بیچا گیا تیرے اختیار میں نہ تھا تو نے کیوں اِس بات کو اپنے دل میں جگہ دی تو آدمیوں سے نہیں بلکہ خدا سے جھوٹھہ بولا

(تیرا نہ تھا) یعنے جب تک تیرے تصرف میں وہ ملکیت تھی تیری تھی جیسے سب آدمی اپنی چیزوں کے مالک ہیں ویسے تو بھی تھا پس جو کچھہ لوگوں نے دیا اپنی خوشی سے دیا نہ جبر سے ہم تیرے سونے کے طالب نہ تھے خدا عیسائیوں کا مال نہیں مانگتا صرف دل مانگتا ہے (جگہ دی) تو نے آپ شیطان کے لئے دل کا دروازہ کھولا کہ وہ آوے اور دل کے تخت پر بیٹھکے تیرے ساتھہ منصوبہ باندھے تو نے اُس کے منصوبے کو بھی پسند کیا اور عمل میں لایا (خدا سے جھوٹھہ بولا) کیونکہ روح القدس خدا ہے نہ صرف خدا کی ایک تاثیر یا صفت ہے بلکہ وہ ایک اقنوم ہے اور اُسکا گناہ ابد تک معاف نہیں ہو سکتا ہے (مرقس ۳-۲۹) (ف) اگر یہہ کمزوری کا گناہ ہوتا تو پطرس چپ چاپ اُسے سمجھا دیتا مگر اُس نے روح القدس کے گناہ کا اظہار اُسپر خوب اچھی طرح سے کیا اور حنانیا کی زبان بند ہوگئی کیونکہ وہ ضیافت کے گھر میں بغیر لباس شادی کے آیا تھا

۵ (۵) اور یہہ باتیں سُنتے ہی حنانیا نے گر کے جان دی اور سب کو جنہوں نے یہہ سُنا بڑا خوف آیا

پطرس نے اُسے بددعا نہیں کی نہ اُس کے لئے آسمان سے آگ برسانے کا فکر کیا صرف اُسکا گناہ اُسے بتلا دیا مگر وہ جو شمعدانوں کے درمیان ٹہلتا ہے جس کی آنکھیں شعلہ آگ کی مانند ہیں جو ہر ایک کو اُس کے کاموں کے موافق اجر دیتا ہے اُسنے چاہا کہ کلیسا کو ایسے شخصوں کا انجام دکھلاوے اور سوکھے ہوئے ہاتھہ کو کاٹ ڈالے تا کہ کلیسا میں سے زندگی جاتی نرہے جیسے باغبان سوکھی ڈالیکو کاٹ ڈالتا ہے (ف) جہاں بہت روشنی ہے وہاں اندھیرا بھی بہت ہے جہاں گرجا ہے وہاں شیطان کا بھی ایک چیپل ہے جہاں اناج بویا جاتا ہے وہاں کڑوا دانہ بھی موجود ہے شروع سے نیکی کے ساتھہ بدی بھی چلی آتی ہے کلیسا میں ہمیشہ ریاکار دغاباز لوگ بھی آگھستے ہیں (حنانیا نے گر کے جان دی) لضعف چیرا ہوا تھا شیطان نے نکلنے کو اُٹھا لیا خداوند نے اُسے پھینکدیا کیونکہ وہ خداوند کا نہ تھا (بڑا خوف آیا) عیسائی لوگ یہہ ماجرا دیکھکے ڈر گئے اور کسی میں یہہ جرات نہیں ہوئی کہ کلیسا پر عیب لگاوے کہ تمہارے درمیان ریاکار بھی ہیں مگر سب ڈر گئے یہہ دیکھہ کے کہ پاک خدا اپنی جماعت میں پاکیزگی کا طالب ہے اور شریروں کو بُرے طور سے ہلاک کر ڈالتا ہے اور ضرور خدا اِس جماعت میں موجود ہے اور جھوٹھہ بولنیوالوں کو ہلاک کرتا ہے (ف) اُسوقت یہہ ماجرا نمونہ کے طور پر دکھلایا گیا اُس کے بعد پھر سب طرح کے لوگ ظاہری کلیسا میں چلے آتے ہیں اور فوراً ہلاک نہیں ہوتے پر اُنکا انجام وہی ہوگا جو نمونہ کے طور پر حنانیا کا دکھلایا گیا

دیکھو (مکاشفات ۲۱-۸) پر ڈرنیوالوں اور بے ایمانوں اور نفرتیوں اور خونیوں اور حرام کاروں اور جادوگروں اور بت پرستوں اور سب جھوٹھوں کا حصہ اُسی جھیل میں ہوگا جو آگ اور گندھک سے جلتی ہے یہہ دوسری موت ہے (ف۲) جسقدر لوگ سزا اور غضب کے طور پر مرتے ہیں ضرور ابدی ہلاکت میں جاتے ہیں اور وہ غضب الٰہی جو اُنکی بدکاریوں کے سبب نازل ہوتا ہے اور اُنہیں کھا جاتا ہے دلیل ہے اِس کی کہ وہ ابدی ہلاکت میں پھنس گئے

(۶) اور جوانوں نے اُٹھہ کے اُسے کفنایا اور باہر لیجا کے گاڑا

(جوانوں نے) یہہ جوان لوگ ہر مجلس میں مددگار ہوتے ہیں بندگی کے وقت بھی مدد کرتے ہیں اور کھانوں کی مجلس میں اور ہر کام میں اُن کی ضرورت ہے (کفنایا) یعنے بے حرمتی کے ساتھہ نہیں گاڑا اچھی طرح کفن دیکر دستور کے موافق دفن کیا (ف) دیکھو حنانیا اگرچہ انتقام الٰہی سے مرا تو بھی بھائیوں نے اُس کی لاش کی بےحرمتی نہیں کی مگر معمولی دستور پر دفن کیا یہہ دلیل ہے کہ نیکی بھائیوں میں سکونت کرتی ہے

(۷) جب گھنٹے تین ایک گذرے اُس کی جورو اِس ماجرے سے بیخبر آئی

(گھنٹے تین) یہودیوں میں اکثر دعا کا وقت تین تین گھنٹے کے بعد تھا دیکھو (اعمال ۳-۱) دعا کے وقت نویں گھڑی ہیکل میں گئے (۲-۱۵) کیونکہ دن کی تیسری گھڑی ہے پس ایسے ہی وقتوں میں عیسائیوں کی بھی مجلسیں ہوتی تھیں اِسلیئے مجلس کے وقت پر صفیرا بھی آگئی تا کہ رسولوں سے شکرگذاری سُنے اُس نقدی کی جو اُسکا شوہر اُنکے پاس لایا تھا اکثر ریاکار لوگ دیگر شکرگذاری سُننے کے طالب ہوتے ہیں اور جب شکرگذاری سُنتے ہیں تو پھولتے ہیں (ف۱) یہہ عورت کچھہ اور ہی خیال میں تھی اور اُسے خبر بھی نہ ہوئی تھی کہ اُسکا شوہر یوں مرگیا ہے اور یوں دفن بھی ہوچکا ہے کہ مجلس میں گیا اور خدا سے جھوٹھہ بولا اور انتقام الٰہی سے مرگیا اور فوراً دفن بھی کیا گیا (ف۲) پطرس نے اور بھائیوں نے اُس کے سامھنے ابھی اُس کے شوہر کا ذکر نہیں کیا تھا کہ فی الفور رسول نے پہلے راہ نجات اُس کے لئے کھولا کہ سچائی کا اقرار اُس سے طلب کیا اور یوں ہوا کہ

(۸) پطرس نے اُسے فرمایا مجھے کہہ کہ کیا کھیت اتنے ہی پر بیچڈالا اُسنے کہا ہاں اتنے پر

(اتنے ہی پر) یعنے دام کی تعداد سُنا کر رسول نے پوچھا جسقدر تعداد حنانیا نے پیش کی تھی اُسی قدر تعداد بولکر پطرس نے پوچھا اور عورت نے کہا (ہاں اتنے پر) یعنے وہی تعداد عورت نے اپنے مُنہہ سے سنائی (ف۱) اکثر گناہ ظاہر ہوتا ہے

اُنہیں کے منہہ سے جنہوں نے گناہ کیا ہی اسی طرح قیامت میں بھی ہوگا (ف) یہاں سے صاف ظاہر ہی کہ عورت مرد دونوں کی سازش تھی گھر میں دونوں نے صلاح کی تھی کہ یوں کہینگے افسوس اُن عورتوں پر جو خصموں کی شرارت میں شریک ہیں اور اُن مردوں پر بھی جو عورتوں کی شرارت میں شریک ہیں مگر جو کوئی شرارت میں شریک ہی چاہئے کہ وہ سزا میں بھی شریک ہووے

۹ (۹) اور پطرس نے اُسکو کہا تم نے کیوں ایکا کیا کہ خداوند کی روح کو آزماؤ دیکھہ تیرے خصم کے گاڑنے والوں کے پاؤں دروازے پر ہیں اور تجھے بھی باہر لیجائینگے

(ایکا کیا) اتفاق اور ایکا کرنا تو بُرا نہیں ہی بلکہ اتفاق کے ساتھہ دنیا میں آرام ہی مگر بدی میں اتفاق کرنا بُرا ہی (خداوند کی روح کو) یعنے یسوع مسیح کی روح کو کیونکہ لفظ خداوند یسوع مسیح کی نسبت یہہ لوگ بولتے ہیں اِس صورت میں یسوع مسیح خدا ہی کیونکہ روح خدا ہی جیسے اوپر بیان ہوا یہاں ذکر ہی کہ روح یسوع مسیح کی ہی پس یسوع مسیح خداوند ہی اور روح اُس کی ہی (ف) خدا کی روح سے کوئی کچھہ نہیں چھپا سکتا اسی روح سے اہل ایمان تسلی پاتے ہیں اور بے ایمان ہلاک ہوتے ہیں (ف) تم دونوں متفق ہوگئے جیسے آدم و حوا متفق ہوگئے تھے گناہ کے بارہ میں اور وے دونوں بہشت سے خارج ہوگئے تھے اِسیطرح اب تم دونوں بھی کلیسیا سے جو خدا کا گھر ہی اور دنیا سے بھی خارج ہو جاؤ بدی کے شریک سزا کے بھی شریک ہیں (ف) شاید اُنہوں نے اتفاق کیا تھا کہ خداوند کی روح کو آزماویں گویا اُن کے گمان میں روح القدس کچھہ چیز نہ تھا جو ایسی شرارت سے واقف ہوگا اُنہوں نے کہا کہ شاگرد روح کا ذکر دھوکھے سے سُناتے ہیں پر ہم اُنہیں دھوکھا دینگے یہہ خدا کی آزمایش ہوئی اور ضرور تھا کہ اسوقت ایسا جلال خدا کا ظاہر ہووے کیونکہ اوایل کلیسیا کا زمانہ تھا اور نئے عہدنامہ کی بنیاد قایم کرنیکا وقت تھا اور اُسی وقت میں یہہ جورو خصم خدا کے آزمانے کو متفق ہوئے ضرور تھا کہ جلجاویں سو غضب کی آگ میں جل گئے اُس کے بعد ایسی سزائیں نہیں ہوئیں مگر وقت پر سب کی سزا موقوف ہی (ف) جھوٹھہ یعنے خلاف واقع بولنا اور پھر اُس سے کسی کو فریب دینا کیسا ثقیل گناہ ہو جاتا ہی (ف) ہندو مسلمان اور سب بے ایمان لوگ خدا سے جدا ہیں اور دنیا کے ساتھہ ہیں اُنہوں نے بطلان کو پسند کیا ہی اور بطلان کے تابع ہیں مگر عیسائی لوگ آپ کو خدا کے سپرد کر دیتے ہیں تب یہہ لوگ ایسا کام نہیں کر سکتے اگر کرینگے تو برباد ہونگے کیونکہ آپ کو خدا کے ہاتھہ میں سونپ کے شیطان کی خدمت کرنا خدا کو غصہ دلانا ہی یہی سبب ہی کہ عیسائی لوگ نسبت ہندو مسلمان وغیرہ کے گناہ کی سزا ایسی دنیا میں زیادہ دیکھتے ہیں اُنکو چاہئے کہ خدا ہی کے ہو رہیں تب سب سے زیادہ برکات دیکھینگے

۱۰ (۱۰) وہیں وہ اُس کے پاؤں پر گری اور جان دی اور جوانوں نے اندر آکے اُسے مردہ پایا اور باہر لیجاکے اُسکے خصم پاس گاڑا

دستور یہہ تھا کہ سورج کے غروب سے پہلے اُسی دن جبکہ کوئی مرجاتا تھا تو فوراً گاڑا جاتا تھا شاید اِس خیال سے کہ مردونکے چھونے سے ناپاک نہووین (گنتی ۱۹-۱۱) میں ہے کہ جو کوئی کسی آدمی کی لاش کو چھوئیگا سات دن تک ناپاک رہیگا (ف۱) یہہ خیال ہرگز نہ کرنا چاہئے کہ جو لوگ یکایک مرجاتے ہیں یا اُن کی موت بشکل انتقام آتی ہے وہ اوروں کی نسبت زیادہ گنہگار ہیں دیکھو (لوقا ۱۳-۱سے ۵تک) مسیح نے فرمایا کہ وہ گلیلی جنکا خون پیلاطوس نے اُنکی قربانیوں میں ملایا یا وہ اٹھارہ شخص جنپر برج گرا اوروں سے زیادہ گنہگار نہ تھے۔ ہاں اتنا فرق ضرور ہے کہ اُنپر ایک عبرت اور تنبیہہ یا انتقام کی شکل ظاہر ہوئی دوسرے گنہگاروں کو مہلت ہے توبہ کی پر گنہگار اور مجرم سب برابر ہیں جب تک توبہ نکریں ہرگز نہ بچینگے (ف۲) حنانیا اور صفیرا تو یوں مرگئے مگر معلوم نہیں کہ وہ روپیہ جو اُنہوں نے رسولوں کے سامہنے لاکر رکھا تھا کیا گیا ہو سنے تو خونکا دام خزانہ میں نہ ڈالا تھا لیکن یہہ روپیہ تو خونکا دام نہ تھا اِس نقدی میں تو کسی طرح سے نقصان نہیں تھا مگر نقصان اُن لانیوالوں کے دل میں تھا اِسلئے خیال چاہتا ہے کہ وہ نقدی رسولوں نے غربا کے فنڈ میں ڈالی ہو تو بھی ٹھیک حال معلوم نہیں ہے (ف۳) کوئی کہتا ہے کہ جب یہہ لوگ پطرس کے کہنے سے یوں مرگئے تو پطرس کے قایم مقام ہونیکا مدعی یعنے پاپا صاحب بھی مجرموں کو تلوار سے مارسکتا ہے جواب یہہ ہے کہ پاپا صاحب اگر اُس تلوار سے مارسکتا ہے جس تلوار سے پطرس نے مارا تو چاہئے کہ مجرموں کو مارے مگر جب وہ ایسی برکت نہیں رکھتا تو پھر دنیا دی تلوار کیوں اُٹھاتا ہے

۱۱ (۱۱) اور ساری کلیسیا اور سب کو جنہوں نے یہہ سُنا بڑا خوف آیا

اور یہی منشا بھی خدا کا تھا کہ خوف آوے (ف۱) پُرانے عہد نامہ کے شروع میں جب اجنبی آگ خداوند کے آگے ندب وابیہو نے گذرانی تو خدا کے غضب کی آگ اُنہیں کھا گئی (احبار ۱۰-۱و۲) کو دیکھو۔ اسیطرح ایک شخص جس نے سبت کو نہ مانا تھا خداوند کے حکم سے سنگسار کیا گیا (گنتی ۱۵-۳۲سے ۳۶) داؤد کے عہد میں خداوند کے صندوق کو خلاف دستور عزہ نے چھیڑا اور غضب سے ہلاک ہوا (۲سموئیل ۶-۱سے ۱۲) اسیطرح عکن حرم چیز دنمیں بیوفائی کرکے یشوعہ کے عہد میں مارا گیا (یشوعہ ۷-۱سے ۲۶) کو دیکھو وہی خدا جسنے موسیٰ کے زمانہ کے شروع میں اور یشوعہ کے عہد کے شروع میں اور نبیونکے عہد کے شروع میں کلیسیا کی پاکیزگی ایسی سزاؤں سے ظاہر کی اب وہ عیسائیوں کے ساتھ ہے اور نئے عہد نامہ کے شروع میں

بھی ایسی سزا سے کلیسیا کی پاکیزگی کا مرتبہ دکھلاتا ہے اور یہی حال پیدایش کے شروع کے وقت بھی ہوا تھا کہ گناہ کے سبب آدم کو معہ اُس کی بی بی کے اپنے سامنے سے نکالدیا تھا (ف۲) کبھی کبھی دنیا میں ایک دفعہ ظاہری عدالت ہو جاتی ہے توبھی اُن مجرموں کی سزا پوری نہیں ہو جاتی قیامت پر موقوف رکھی جاتی ہے (سب کو) خوف آیا یہہ عبرتیں سب کے لئے فایدہ مند ہیں اور سب کو ایسی باتوں سے جاگنا چاہئے (ف۵) جب خدا اپنے کھلیان کو صاف کرتا ہے اور بھوسی کو اُڑاتا ہے یا کڑوے دانہ کو خود اُکھاڑتا ہے تو اُس کی بادشاہت میں کچھ کمتی نہیں ہو سکتی ہے بلکہ کلیسیا بہت بڑھجاتی ہے جیسے درخت جب چھانٹا جاتا ہے تو خوب پھولتا پھلتا ہے (ف۲) اِس آیت میں اِس کتاب کے درمیان لفظ کلیسیا پہلے ہی پہل یہاں آیا ہے اِس سے پہلے عیسائیوں کی جماعت کو ایمانداروں کی جماعت کہا گیا تھا دیکھو (۲-۴۴ و ۴-۳۲) مگر یہاں کلیسیا کہا جاتا ہے اور کلیسیا کے لفظ کا حاصل یہہ ہے کہ ایمانداروں کی جماعت جنمیں خدا رہتا ہے تب لفظ کلیسیا بڑے جلال کا لفظ ہے اور یہہ اِس مقام پر جب آیا تو اتفاقاً نہیں آگیا مگر عمداً یہاں یہہ لفظ آیا اور کسی موقع پر آیا جہاں ایک بڑی تنبیہہ کا ذکر ہے پس یہاں کچھ چمکتا ہے غور کی آنکھ سے دیکھنا چاہئے کلیسیا پاک ہے کلیسیا میں خدا ہے کلیسیا کا بڑا جلال ہے کلیسیا کے مخالف مردود ہیں کلیسیا میں خدا سلطنت کرتا ہے اُسکا خوف اور اُسکا پیار کلیسیا میں بستا ہے کلیسیا یہودی دستورات سے جدا ہوئی تھی اور مسیح خداوند میں بیشمار روحانی و جسمانی کے سبب پیوند ہوتی ہے اور رفاقت و محبت سے بندھی ہے (جنہوں نے یہہ سُنا اُنہیں بڑا خوف آیا) ظاہر ہے کہ یہہ بات حکام وقت نے بھی سُنی ہوگی کہ ایسا ہوا حنانیا و صفیرا پطرس کے سامہنے یوں مارے گئے حال آنکہ اُسوقت حکام کلیسیا کے سخت مخالف تھے اور یہودیوں کا بڑا غلبہ تھا اور رسولوں کے ساتھہ بڑی دشمنی تھی اگر حکام یہود پطرس کو ایسے موقع پر یہہ الزام لگا کے پکڑتے کہ تو نے حنانیا و صفیرا کو مار ڈالا ہے تو کیا اچھا موقع اُنکے لئے تھا۔ مگر اُنہوں نے بھی پطرس کو قابل سزا کے نہیں جانا کیونکہ یہہ بات مشہور ہو گئی تھی کہ یہہ معجزہ گناہ کے سبب خدا کے ہاتھہ سے ہوا ہے اِسمیں پطرس کا کچھہ دخل نہیں ہے خوف الٰہی نے شریروں کے دلوں پر بھی تاثیر کر کے اپنے دبدبہ میں دبا لیا تھا۔ (ف) پورانے عہدنامہ میں لکھا ہے کہ قارح کی موت کے بعد لوگ موسیٰ پر جھنجھلائے (گنتی ۱۶-۴۱) کہ تو نے خدا کے لوگوں کو مار ڈالا مگر حنانیا و صفیرا کی موت کے بعد کلیسیا کے لوگ پطرس پر نہیں کڑکڑائے کہ تو نے حنانیا و صفیرا کو مار ڈالا اِسکا سبب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ روح القدس کی روشنی سے پورانی کلیسیا کی نسبت نئی کلیسیا میں زیادہ عرفان ہے

۱۲ (۱۲) اور رسولوں کے ہاتھوں سے بہت سی نشانیاں اور کرامتیں لوگوں کے درمیان ظاہر ہوئیں (اور وے سب سلیمان کے برآمدے میں باہم ایک دل تھے)

(سلیمان کے برآمدے میں) ہیکل کے درمیان سلیمان کے برآمدے میں شاگرد اکثر جمع ہوتے ہیں دیکھو (۳-۱۱) شاید شاگردوں نے اِسلئے اُس جگہ کو زیادہ پسند کیا کہ خداوند مسیح نے بھی وہاں تعلیم دی تھی (یوحنا ۱۰-۲۳) ایس رسول لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی خداوند کے نقش قدم پر چلنا چاہتے تھے

۱۳ (۱۳) پر اوروں میں سے کسی کا ہیاؤ نہ پڑا کہ اُن میں جا ملے بلکہ لوگ اُنکی بڑائی کرتے تھے

(ہیاؤ نہ پڑا) یعنے جرأت نہوئی دل ڈر گیا یہہ ذکر باہر والوں کا ہی کہ اُن میں بھی اِس خوف نے تاثیر دکھلائی (جا ملے) یہہ وہی لفظ ہی جو (۹-۲۶ میں ہی) (ف) تنبیہہ کا مطلب خوب پورا ہوا کہ کلیسیا نے سیکھا کہ جاگتے ہیں اور روح القدس کو رنجیدہ نکریں باہر والوں نے جب یہہ سُنا تو جانا کہ اگر کوئی شخص عیسائی ہوتا ہی تو اُسے ضرور ہی کہ تمام دل سے اور تمام جان سے خلوص کے ساتھہ خدا کی اطاعت کرے ظاہری سنگت سے اور ظاہری بپتسمہ سے کچھہ فایدہ نہیں ہی پس جب تک کہ ہم سارے دل سے خدا کی اطاعت نکریں تو ہمیں ہلاک ہونے کو اُنہیں جانا کیا ضرور ہی (ف) یہی حال آجتک ہی کہ جھوٹھے عیسائی جو دل سے خدا کے کلام کو نہیں مانتے ہیں سچے عیسائیوں کی صحبت سے کنارہ رہتے ہیں اور بہتر ہی کہ وہ کنارہ رہیں جب تک خدا کی مرضی پر چلنے کا ارادہ نہو کیونکہ کلیسیا کو بدنام کرنے اور آپ ہلاک ہونے کو یہاں آتے ہیں (اُن کی بڑائی کرتے تھے) اب اِس نئے فرقہ کی تعریف ہونے لگی مگر رسولوں نے اپنی تعریف نہیں کی اُنہوں نے خدا کی تعریف کی اور جب اُنہوں نے خدا کی اور اُسکے بیٹے کی تعریف کی تب لوگوں نے اُن کی تعریف کی (ف) جو کوئی خدا کی عزت کرتا ہی وہ خدا سے عزت پاتا ہی غریب حقیر دنیا کے ذلیل لوگ خدا کی خدمت میں حاضر ہو کے خدا سے اتنی بڑی عزت حاصل کرتے ہیں کہ دنیاوی بادشاہوں کی بھی وہ عزت نہیں ہی (ف) ہمیشہ ایسا حال رہا اور اب بھی یہہ حال ہی کہ بہت سے عیسائی ایسے ہیں کہ لوگ اُن کی تعریف اور بڑائی کرتے ہیں یہہ لوگ عزت اُنہوں نے خدا کے بیٹے سے پائی ہی مگر اُنہیں ہرگز بھولنا نہ چاہئے بلکہ زیادہ فروتن ہونا تاکہ اُنکی عزت بڑھے اور وہ نہ صرف آدمیوں سے تعریف سُنیں مگر خدا سے سنیں اور ابدی مکانوں میں خدا کے ساتھہ رہیں اگر ایسی تعریف سُنکے بھولینگے اور مغرور ہوں گے تو نہایت بے عزت ہو کے برباد ہو جائینگے

۱۴

(۱۴) اور مرد اور عورتیں گروہ کے گروہ خداوند پر ایمان لاکے اُن میں شامل ہوتے تھے

حنانیا اور صفیرا کی ہلاکت کی آندھی کے بعد پھر کلیسیا کی ترقی ہونے لگی اور یہہ ترقی دو قسم کی تھی اندرونی ترقی جو آیت (۱۲) میں مذکور ہی کہ یکدلی بہت پیدا ہوئی اور خوف الٰہی دلوں میں چھا گیا اور وے جمع ہو کے عبادت میں مشغول تھے۔ دوسرے بیرونی ترقی بھی بہت ہوئی جو یہاں مذکور ہی کہ عورت مرد اُنمیں بہت شامل ہونے لگے (ف ۱) بعضے شریر جب خدا کے ہاتھ سے کلیسیا کے درمیان سے نکالے جاتے ہیں تو یہہ بڑی ترقی کا سبب ہوتا ہی کوئی نہ جانے کہ کلیسیا میں نقصان آیا ایسا اخراج موجب ترقی ہی بدیوں کو نہیں چاہئے کہ لوگوں کو نکالیں لیکن خدا آپ بندوبست کرتا ہی تب خوبی نکلتی ہی (ف ۲) اگرچہ حنانیا اور صفیرا کی موت سے باہر والوں پر بھی خوف چھا گیا اور شامل ہونے سے ڈرتے تھے تو بھی یہہ خوف مطلق رکاوٹ کا سبب نہیں ہوا کہ عوام کی جرأت میں خلل آ گیا مگر خواص کی جرأت اور زیادہ بڑھی اور اُنہیں زیادہ یقین پیدا ہوا کہ اُن میں شامل ہونا خدا سے ملنا ہی پس جنکا ارادہ خدا کی مرضی پر چلنے کا تھا وہ آنے لگے اور یہہ تو بہتر ہوا کہ عوام کے ہجوم سے کلیسیا بچی رہی (ف ۳) اگر کوئی آدمی مسیح خداوند کی حالت طفلی پر غور کرے تو اُسکا بیان مختصر اور پورا (لوقا ۲-۵۲) میں یوں لکھا ہی کہ یسوع حکمت اور قد اور خدا کے اور آدمی کے نزدیک فضل میں بڑھتا گیا۔ اِن لفظوں پر جو اِس آیت میں مذکور ہیں خوب غور کرو اور پھر کلیسیا کی ابتدائی حالت سے لیکے آج تک دیکھو تو معلوم ہو جائیگا کہ کلیسیا کی حالت میں اور مسیح کی حالت میں ایک خاص نسبت ہی کہ جب وہ جسم میں ظاہر ہوا تو ایک خاص صورت میں ترقی کرتا گیا اور جب آسمان پر چلا گیا اور روح میں کلیسیا کے درمیان آیا تو اپنی اُسی حالت کے موافق کلیسیا میں ظاہر ہوا اب مسیح نہ صرف آسمان پر ہی مگر کلیسیا اُسکا بدن ہی اور وہ کلیسیا میں ہی (شامل ہوتے تھے) یہہ کام ابتک تمام نہیں ہوا آج تک شامل ہوتے جاتے ہیں لوقا بیان کرتا ہی کہ مرد بھی شامل ہوتے تھے اور عورتیں بھی جیسے (۱-۱۴) میں بھی عورتوں کا ذکر ہی (ف ۵) عیسائی کلیسیا میں عورتیں بھی بپتسما پاکے شامل ہوتی ہیں پرانے عہدنامہ میں اُنکے لئے ختنہ نہیں تھا مگر نئے عہدنامہ میں بپتسما جو بجائے ختنہ کے ہی اُنکے لئے بھی ہی کیونکہ دلی ختنہ کی اُنہیں بھی حاجت ہی (ف ۶) اُنمیں شامل ہوتے تھے وہ مسیح کا بدن تھا پس جو لوگ بدن میں شامل ہوتے تھے وہ سر میں بھی شامل ہو جاتے تھے کیونکہ اُس بدن کا سر مسیح ہی

۱۵

(۱۵) یہاں تک کہ لوگ بیماروں کو سڑکوں میں لاکے چارپایوں اور کھٹولوں پر رکھتے تھے تاکہ جب پطرس آوے اُسکا سایہ ہی اُن میں سے کسی پر پڑ جاوے

شدت سے خدا کی برکت کلیسیا میں ظاہر ہوئی اور خدا نے بڑی طاقت ظاہر کی (سڑکوں میں) لکھا ہی یعنے یہہ بات
کونے میں نہیں ہوئی مگر ایسی علانیہ ہوئی کہ لوگ سڑکوں میں برکت حاصل کرنے کو جمع تھے (ف) پطرس کا سایہ لکھا ہی
اُس سے مراد ہی کہ پطرس سے ایک خاص قوت نکلتی تھی یہہ وہی قوت تھی جسکا ذکر (لوقا ۶-۱۹) میں ہی کہ قوت اُس سے
نکلتی اور سب کو چنگا کرتی تھی (ف۲) لوگ بیماروں کو لا کے سڑکوں میں ڈالتے تھے یہہ اُنکے ایمان کا نشان تھا اور برگزیدہ مدد دیتے
تھے کہ لوگ جانینگے کہ یہہ کام رسولوں سے ہوتا ہی سب جانتے تھے کہ رسول لوگ مثل نہر کے تھے پر منبع یا سرچشمہ مسیح خداوند
تھا وہی مسیح مصلوب جو اُنکے درمیان حقارت کیا گیا اب یوں جلال پاتا تھا (ف۳) اگرچہ طاقت مطلق مسیح کی تھی مگر
رسولوں کے وسیلہ سے ظاہر ہوتی تھی رسول یوں کہتے تھے کہ خدا نے یسوع کو جلال دیا ہی (اعمال ۳-۱۳) اور یہہ کہ ہم آدمی
ہیں تمہارے ہم جنس (اعمال ۱۴-۱۵) طاقت جو ہم سے ظاہر ہوتی ہی وہ مسیح کی طاقت ہی مسیح جو آسمان پر چڑھ گیا ہی اور اُسنے
وہاں سرفرازی پائی ہی وہاں سے یہہ انعام ہمارے لئے آتے ہیں پس وہ بدن سے غیر حاضر ہی پر روح سے اور طاقت سے
ہمارے ساتھ ہی (متی ۲۸-۲۰) جیسے وہ کہہ گیا تھا کہ زمانہ کے آخر تک میں ہر روز تمہارے ساتھ ہوں (ف۴) مسیح
خداوند جب دنیا میں تھا تو اُسکا دامن چھونے سے اکثروں نے صحت پائی دیکھو (متی ۹-۲۰) ایک عورت نے جس کا
بارہ برس سے لہو جاری تھا پیچھے سے آ کے اُسکے کپڑے کا دامن چھوا اور صحت پائی (متی ۱۴-۳۶) اُس کی منت کی کہ
فقط اُسکی پوشاک کا دامن چھوئیں اور جتنوں نے چھوا چنگے ہو گئے (پھر دیکھو مرقس ۶-۵۶ لوقا ۸-۴۴) لیکن اب مسیح آسمان پر
چلا گیا وہاں سے یہہ تاثیر ظاہر کی کہ پطرس کے سایہ سے اور پولوس کے رومال سے صحت بخشتا ہی (اعمال ۱۹-۱۲) رومال اور
پٹکے اُسکے بدن کو چھوا کے بیماروں پر ڈالتے تھے اور اُنکی بیماریاں دور ہوتی اور بُری روحیں اُنسے نکل جاتی تھیں (ف۵) اب
کوئی (یوحنا ۱۴-۱۲) کو دیکھے لکھا ہی جو مجھہ پر ایمان لاتا ہی یہہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کریگا اور اُنسے بڑے کام کریگا کیونکہ
میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں۔ پس مسیح کا دامن چھونے سے صحت نکلتی تھی پر یہہ کام ضرور اُس سے بڑا کام ہی کہ پطرس
کا صرف سایہ اور رومال پولوس کے بدن سے لگا کر بیماروں پر ڈالنا صحت بخشتا ہی بیشک رسولوں سے بڑے کام ظاہر
ہوئے بعض معجزات کے بارہ میں اور منادی کے بارہ میں اور انتظام جماعت کے بارہ میں اور تحریر کلام کے بارہ میں
اور اِدھر اُدھر کی دوڑ دھوپ کے بارہ میں وغیرہ پر سب کچھہ مسیح سے ہوا قوت اُسکی تھی ظہور ان رسولوں کے وسیلہ
سے ہوا تب رسول مسیح سے آگے نہیں بڑھہ جاتے ہیں پر اُس سے طاقت پا کے اُسکا جلال ظاہر کرتے ہیں (ف۶) کوئی
یہہ نہ سمجھے کہ پطرس رسول اور سب رسولوں سے بڑا ہی یا افضل ہی کہ اُس کے سایہ سے یہہ معجزات ظاہر ہوئے ہرگز نہیں اگر
اُسکے سایہ سے ہوئے تو چاہئے کہ وہ مسیح سے بھی بڑا ٹھہرے معاذ اللہ ہرگز نہیں وہ بندہ ہی پر مسیح خدا ہی اُسنے اپنی قدرت کے

کام تھوڑی دیر کے لئے پطرس میں ظاہر کر دکھائے اور کسی میں کسی خوبی کا ظہور کیا اور کسی میں کسی اور خوبی کا ظہور دکھلایا سب رسول مسیح کے برابر ہیں عزت کے لایق پر خدمتیں مختلف ہیں (ف) سایہ کچھہ چیز نہیں ہے اور انسان کے سایہ میں کچھہ نہیں ہے جو کوئی آدمی کے سایہ پر بھروسا رکھتا ہے شرمندہ ہو جائیگا لیکن اصل بات وہ قوت ہے جو خدا سے نکلتی ہے اور آدمیوں کو صحت بخشتی ہے پس خدا کی قوت کی طرف تاکنا چاہئے نہ پطرس کے سایہ کی طرف حاصل کلام یہہ ہے کہ ظاہری وسیلوں پر فریفتہ ہونا بیوقوفی ہے ہندو مسلمان اور یہودی اور بہت سے جاہل عیسائی بھی ان ظاہری وسایل پر فریفتہ ہو کے بُری حالت میں پھنس گئے ہیں آدمی کی نظر اصل قوت پر ہونی چاہئے (ف) نجات نہیں ہے نہ کسی کے سایہ سے نہ کپڑے سے نہ رومال سے نہ کسی ظاہری چیز سے نہ کسی کام سے مگر صرف مسیح سے نجات ہے جب تک مسیح پر دل قایم نہو وے اور اُس سے قوت نکلکے ہمیں صحت نہ بخشے تو کبھی کسی ظاہری وسیلہ سے کچھہ حاصل نہیں ہے (ف) اسوقت پاپا صاحب پطرس کا سایہ ہونے کے مدعی ہیں پر خالی سایہ ہیں بے قوت کے اگر سایہ کچھہ چیز ہے تو اُنسے قوت کیوں نہیں نکلتی

۱۶ (۱۶) اور چاروں طرف کے شہروں کے لوگ بھی یروشلم میں جمع ہوئے اور بیماروں کو اور اُن کو جو ناپاک روحوں کے ستائے تھے لائے اور سب چنگے ہوئے

اب وہ بات پوری ہوئی جو (متی ۱۶-۱۸) میں ہے میں اِس چٹان پر اپنی کلیسیا بناؤنگا اور دوزخ کے دروازے اُسپر غالب نہ ہونگے (ف) ایک وقت وہ تھا کہ شاگردوں نے کہا کہ ہم دیو کو کیوں نہ نکال سکے مگر اب خوب نکالتے ہیں کیونکہ اب روح القدس اُن میں آئی اور اعتقاد میں بڑی مضبوطی بخشی اور خدا کی قوت اُن میں ظاہر ہوئی (ف) صرف دو آدمی حنانیا و صفیرا پطرس کے وسیلہ سے مارے گئے مگر اب بڑی بڑی جماعتیں اُسکے وسیلہ سے صحت پاتی ہیں خدا تعالیٰ کی مرضی نہیں ہے کہ لوگ شیاطین سے ستائے جائیں اور ہلاک ہوں

۱۷ (۱۷) اور سردار کاہن اور اُسکے سب ساتھی جو زادوقیوں کے فرقے کے تھے ڈاہ سے بھر کے اُٹھے

(۱۷ سے ۲۱) تک رسولوں کے قید ہونے اور چھٹکارہ پانے کا ذکر ہے۔ اور اُسکا سبب یہہ ہے کہ جب ہقدر برکات کا ظہور مسیح کے خادموں سے ہوا اور مسیح کا جلال ظاہر ہوا تو مخالفوں کے دل میں غصہ کی آگ بھڑکی (ف) جب خداوند صیہون کی تعمیر کو اُٹھا دشمن بھی اُٹھے کہ اُسکے نوکروں کے کام کو روکیں پر خدا کی قوت کا مقابلہ کرنیوالا نادان ہے ہمیشہ ایسے لوگ برباد ہوتے ہیں اور بڑی شکست کھاتے ہیں (ف) اِسوقت ہندوستان میں بھی یہہ حال ہے کہ جب ہندو مسلمانوں

نے دیکھا ہے کہ لوگ بہت عیسائی ہوتے جاتے ہیں اور اُن کے خیالی بندوبست برباد ہوتے جاتے ہیں تو وہ بھی جوش
میں انجیل کی مخالفت پر کمربستہ ہیں پر کیا ہوتا ہے جیسے چیخ کے بھاگو نہیں ٹھہر سکتے (ڈاہ سے بھر کے اُٹھے) مسیح کے خادم
روح القدس سے بھرے ہوئے کھڑے ہیں دشمن ڈاہ سے بھرے ہیں جو دوزخ کی تاثیر ہے ناپاک تاثیر پاک تاثیر پر
کب فتح پاسکتی ہے البتہ تھوڑی دیر دکھہ دیسکتی ہے آخر کو برباد ہوگی (ف) ڈاہ کا سبب کیا تھا یہ کہ اگر یہہ تعلیم پھیل جاوے
تو ہمارا سب کچھہ برباد ہو جائیگا ناراضگی کا کچھہ سبب (اعمال ۴-۲) کی ذیل میں بھی لکھا ہے

۱۸ (۱۸) اور رسولوں پر ہاتھہ ڈالے اور قیدخانہ عام میں بند کیا

(ہاتھہ ڈالے) اکثر شریر لوگ حکمت اور قدرت کا مقابلہ ہاتھوں سے کرتے ہیں منہہ سے جواب نہیں بنتا تاثیر
کو روک نہیں سکتے ہاتھوں سے دُکھہ دینے کو طیار ہیں (قیدخانہ عام میں) جہاں بہت قیدی تھے یہہ بھی جلال الٰہی
کے اظہار کا اچھا موقع تھا تا کہ قدرت کی رہائی کا معاملہ سب دیکھیں اور مسیح کی طرف مایل ہوویں (ف۱) انہیں قید کر دیا
جنہوں نے ہزاروں کو شیطان کی قید سے چھڑایا تھا پر وہ قدرت جس سے ہزاروں شیطان کی قید سے چھوڑائے گئے
اُنہیں بھی قید میں نرہنے دیگی (ف۲) مسیح خداوند صلیب پر تھا تو سردار کاہنوں نے ٹھٹھہ سے کہا اُسنے اوروں کو بچایا آپکو
نہیں بچا سکتا (مرقس ۱۵-۳۱) حقیقت میں مسیح نے آپ کو مرنے دیا اور نہیں بچایا اگرچہ آخر کو جی اُٹھا مگر اُسوقت ضرور نہیں
بچا سکا کیونکہ اُسے مرنا نہایت ضرور تھا تب اُسوقت سردار کاہنوں کا یہہ اعتراض بیجا ہوا اور اُسوقت ایک سبب
معقول کے باعث یہہ کمتی باقی رہی تھی اب شاگرد مسیح کی کمتیاں بھر دیتے ہیں (کلسی ۱-۲۴) مسیح کی مصیبتوں کی کمتیاں
اُسکے بدن یعنے کلسیا کے لیئے اپنے جسم میں بھرے دیتا ہوں اب مسیح کے بدن یعنے کلیسیا میں وہ طاقت بھی ظاہر کیجاتی
ہے جو بچانیوالے میں تھی اور اُسوقت ایک خاص مطلب کے لئے ظاہر نہ کی گئی کہ وہ جو اوروں کو بچاتا ہے آپ کو بھی بچاتا ہے
اِس گہری بات پر ناظرین کو بہت فکر چاہیئے (ف۳) جب کہ رسول لوگ قید میں چلے گئے تو شاید اُن کے دل میں یہہ خیال
آیا ہو کہ اب ہمارا کام بند ہوا پر خدا کے کلام کو کون بند کر سکتا ہے

۱۹ (۱۹) پر خداوند کے فرشتے نے رات کو قیدخانہ کے دروازے کھولے اور اُنہیں باہر لیجا کے کہا

یاد کرو اُس بات کو جو یوسف نے کہا تھا کہ تم نے بدی کی مگر خدا نے نیکی کا نتیجہ نکالا دیکھو آدمی کیا کرتے ہیں اور خدا کیا
کرتا ہے کیا طاقت ہے لوگوں کی کہ انجیل کو بند کریں یاد کرو کہ داؤد پیغمبر نے کیا کہا ہے کہ وے مشورت کرتے ہیں اور خدا ٹھٹھہ میں

اُترا آتا ہے (فرشتے نے) دروازے کھولے نہ زلزلہ نے نہ کسی آدمی نے خدا نے فرشتہ کو بھیجدیا کیونکہ فرشتوں ہی کے وسیلہ سے باپ اور بیٹے کی بادشاہت کا بندوبست ہو رہا ہے (ف) فرشتہ آیا کیونکہ زادوقی فرشتوں کے منکر رسولوں کے قید کرنیوالے تھے اُنکو یہہ دکھلایا گیا کہ فرشتہ ہے اور خدا کے بندوں کی خدمت کو آتا ہے (رات کو) یعنے اُسی رات کو کبھی کبھی ایک رات بھی دُکھ نہیں رہتا اور کبھی کبھی کچھہ دیر تک رہتا ہے یہہ خدا کے بندوبست میں جیسا مناسب جانتا ہے کرتا ہے دیکھو داؤد نے کیا کہا ہے (زبور ۳۰-۵) رونا شام کو ہووے پر صبح کو گانے کی نوبت ہوگی (دروازے کھولے) کوئی کنڈی اور دروازہ ایسا مضبوط نہیں ہے کہ خدا اپنے لوگوں کے لئے نہ کھول سکے (اعمال ۱۲-۱۰) لوہے کا پھاٹک اُسکی قدرت سے کھل گیا تھا (اعمال ۱۶-۲۶) سب دروازے کھل گئے تھے اور سب کی بیڑیاں گر پڑی تھیں (ف) مسیح کی قبر کے مُنہہ پر سے بہت بھاری پتھر ہٹ گیا تھا موت اور دوزخ کے قبضہ سے خدا مخلصی دیسکتا ہے

۲۰

(۲۰) جاؤ اور ہیکل میں کھڑے ہوکے اِس زندگی کی باتیں لوگوں سے کہو

اِس آیت میں لوقا وہی الفاظ فرشتہ کے مُنہہ کے بتلاتا ہے اِسپر بہت سوچنا چاہئے (زندگی کی باتیں) یعنے وہ باتیں زندگی کی جو مسیح نے سنائیں (یوحنا ۶-۶۸) اور وہ زندگی کی باتیں جو مسیح کی قیامت کی ہیں کہ وہ مردوں میں سے جی اُٹھا اور اُسنے اپنی زندگی میں سے ہمیں زندگی بخشی اب خدا کی زندگی ہم میں آگئی (ف) بازار میں منادی کرنیوالوں کو چاہئے کہ اِس وقت فرشتہ کے بیان پر غور کریں کہ حکم ہے کہ وہ زندگی کی باتیں سناویں بحث مباحثہ اور دنیاوی تقریریں اور ایک دوسرے پر طعن تشنیع نکریں ہمارا کام یہی ہے کہ مسیح کی باتیں سناویں (ف) باتیں کلام میں اور زندگی ایک الہٰی تاثیر ہے شاگرد باتیں سُناویں کیونکہ باتیں گویا ظرف ہیں یا ڈبیا ہیں یا ڈبا ہیں جن میں زندگی کے بیش قیمت موتی رہتے ہیں بس کلام جو سُنایا جاتا ہے وہ زندگی کے حاصل کرنیکا وسیلہ ہے (ف) یشعیا پیغمبر یوں شکایت کرتا ہے (۵۳-۱) کہ ہمارے پیغام پر کون اعتقاد لایا (رومی ۱۰-۱۴ سے ۱۶ تک) اِسکے بابت کچھہ لکھا ہے حاصل یہہ ہے کہ ہمیں کلام سنانا چاہئے کلام سے زندگی آتی ہے (ف) حکم ہوا کہ ظاہراً منادی کرو نہ چھپو اور نہ بھاگو بلکہ بولو اور کہو (ف) نہ صرف اپنے گھر میں باتیں کرو اور نہ صرف گرجا میں عیسائیوں ہی کو سناؤ مگر عام جگہ میں جاؤ اور سب کو سناؤ (ف) منادی کرنیوالوں کو چاہئے کہ اپنی نظر اور امید اِس حکم پر قایم کرکے چلے جاویں جسم اور خون سے صلاح نہ لیں اور کہیں کہ اے خداوند ہم نے ساری رات محنت کرکے کچھہ نہ پکڑا پر تیرے کہنے سے جال ڈالتا ہوں (لوقا ۵-۱) ایسے لوگوں کی خدمت پر خدا برکت دیتا ہے (ف) شاگردوں کا کام اِسوقت ایک دن بھی بند نہیں رہا عین وقت پر اچھی طرح سے مدد پائی (ف) سرداروں نے شام کو قید میں ڈالا اور بڑے منصوبے باندھتے ہیں کہ اُنہیں سزا دینگے خدا نے اُنہیں

نکالا اور نہیں کہا کہ نکل کے کہیں بھاگ جاؤ مگر جرات کے ساتھہ حکم دیتا ہی کہ اُنہیں کے سامہنے جاکے صاف صاف منادی کرو اِسکا کچھہ خوف نہ کرو کہ حبلینا نہ سے بلا اجازت کیونکر نکل آئے پس معلوم ہوا کہ خدانے چاہا کہ وہ لوگ شام کو قید کئے جاویں اور صبح کو اُنہیں پھر اُن کے سامہنے کھڑا کرکے اُنہیں دکھلاوے کہ اِنجیل کی فتح ہی اُن کے روکنے سے اِنجیل ہرگز نہ رُکے گی (ف) خدانے اتنی بڑی حمایت اِس تعلیم کی اِسلئے کی ہی کہ زندگی اور موت کا خزانہ صرف یہی تعلیم ہی اگر یہہ لوگ چپ رہیں تو زندگی کی دھار بند ہوجائیگی

۲۱ (۲۱) سو وے یہہ سُنکے صبحکو ہیکل میں گئے اور سکھانے لگے تب سردار کاہن اور اُس کے ساتھیوں نے آکے بڑی عدالت کو اور بنی اِسرائیل کے سب بزرگونکو باہم بُلایا اور زندانمیں کہلا بھیجا کہ اُنہیں لاویں

(صبحکو ہیکل میں گئے) کچھہ نہیں ڈرے کیونکہ قادر خدا کو اپنے ساتھہ دیکھتے ہیں اگرچہ دنیاوی قوت اپنے پاس کچھہ نہیں ہی اور مخالفوں میں دنیاوی طاقت پوری ہی پر اپنے ساتھہ خدا کی طاقت ہی تب کیا ڈر ہی (۱۱۹ زبور ۱۷۵) کا مضمون اِسوقت کیا خوب نظر آتا ہی کہ میری جان جیتی رہے تاکہ وہ تیری ستایش کرے اور تیری عدالتوں سے میری کمک ہو پھر دیکھو (۱۴۲ زبور ۷) میری روح کو قید سے رہائی بخش تاکہ تیرے نام کی ستایش ہووے صادق لوگ میرے آس پاس جمع ہونگے جب کہ تو مجھہ پر احسان کریگا (ف) شاگرد خدا کے فضل سے قید خانہ سے نکلے ہیں اور مخالفوں کے پاس خدا کی ہیکل میں حاضر ہیں تاکہ خدا کی ستایش کریں اور خدا کے حکم کی تعمیل کریں کہ وہ لوگوں کو سکھانے لگے تھے اُسطرف مخالف اپنی بڑی عدالت کو جمع کرکے مدعی کی فکر میں ہیں اور حبلینا نہ سے اُنہیں منگواتے ہیں کہ اُن کی عدالت کریں پر حقیقی عادل خدا اُنکی عدالت کریگا کہ وے قید کے لائق نہیں ہیں

۲۲ ۲۳ (۲۲) پر پیادوں نے پہونچکے اُنہیں قیدخانہ میں نپایا اور لوٹ کے خبر دی اور کہا (۲۳) کہ ہمنے تو زندان کو بڑی خبرداری سے بند اور چوکیدارونکو باہر دروازہ پر کھڑا پایا پر جب کھولا تو کسی کو اندر نہ پایا

(۱۶ اعمال ۲۶ سے ۲۸) میں بھی ایک اِسی قسم کا معجزہ ہی مگر اُس میں اور اِس میں یہہ فرق ہی کہ وہاں دروازے کھلے تھے تو بھی کوئی نہیں بھاگا تھا یہاں دروازے بند ہیں تو بھی بھاگ گئے ہیں ہاں پطرس کے لئے فرشتہ نے دروازہ کھولا تھا مگر پھر بند کر دیا تھا کیونکہ پیادے کہتے ہیں کہ زندان بند پایا اور فرضی مجرم فرار ہوگئے ہیں اور یہہ بیان پیادوں کا حیرت کے طور پر ہی اور بیشک حیرت کا مقام بھی تھا کیونکہ وہ قدرت سے نکلے تھے

۲۴ (۲۴) جب بڑے کاہن اور ہیکل کے رئیس اور سردار کاہنوں نے یہہ باتیں سُنیں تو اُن کی بابت گھبرا گئے کہ یہہ کیا ہوگا

(گھبرا گئے) دنیاوی لوگ ہمیشہ گھبرا جاتے ہیں جب مقدسوں کو ستاتے ہیں تو گھبراہٹ اُنکا حصہ ہی۔ جب شیاطین کے جال ٹوٹ جاتے ہیں تو اُس کے خدمتگار بہت گھبرا جاتے ہیں اور سارا قصور مقدسوں پر ڈالتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے گھبرانے کا سبب مقدس لوگ ہیں دیکھو (اعمال ۱۲-۱۸) جب صبح ہوئی سپاہیوں میں بڑا اضطراب پڑا کہ پطرس کیا ہوا پھر دیکھو (اعمال ۱۶-۲۰) اُنہیں سرداروں کے آگے لیجا کے کہا یہی آدمی جو یہودی ہیں ہمارے شہر کو بہت ستاتے ہیں (ف) جب اِنسان کے منصوبے جنپر اُسکا دل ٹھہرا ہوا ہوتا ہی ٹوٹ جاتے ہیں تب گھبراہٹ پیدا ہوتی ہی۔ ہمیشہ عیسائی دین شریروں میں گھبراہٹ کا باعث ہی اور آخر کو جب وہ خداوند آویگا ساری دنیا کے لوگ گھبرا جاوینگے جیسے اُسکا پہلی آمد کے وقت یروشلم شہر سمیہ بادشاہ کے گھبرا گیا تھا

۲۵ (۲۵) تب کسی نے آکے اُنہیں خبر دی کہ دیکھو وہ مرد جنہیں تم نے قید خانہ میں ڈالا تھا ہیکل میں کھڑے لوگوں کو سکھلاتے ہیں

(کسی نے خبر دی) یہہ بھی مخالف تھا عیسائیوں کے مخالف بھی ہمیشہ کہیں نہ کہیں سے نکل آتے ہیں کیونکہ جب مسیح یا اُسکی کلیسیا پکڑی جاتی ہی تو ہمیشہ کوئی نہ کوئی یہودا اسکریوطی آموجود ہوتا ہی (ف) اُس شخص نے اُنہیں خبر دی کہ وہ لوگ تمہاری قید سے نکل آئے ہیں اور پھر وہی کام کرتے ہیں جو تمہاری مرضی کے برخلاف ہی وہ علانیہ ہیکل کے درمیان سکھلا رہے ہیں یہہ خبر دہندہ ایسے طور سے خبر دیتا ہی کہ یہودیوں کے غضب کی آگ کو بھڑکا دے تو بھی اُسکے بیان میں خدا کا زور ظاہر ہوتا ہی

۲۶ (۲۶) تب ہیکل کا سردار پیادوں کے ساتھہ جا کے اُنہیں لایا زبردستی سے نہیں کیونکہ لوگوں سے ڈرتے تھے مبادا اُنہیں سنگسار کریں

کیونکہ سب لوگ رسولوں سے خوش تھے بہت سے گھرانوں نے اُن کے معجزات سے کچھہ نہ کچھہ فایدہ پایا تھا اور جب یہہ مدد خدا سے اُن کی ہوئی کہ قید خانہ سے نکل آئے تو اور بھی لوگ اُن کے معتقد ہوئے پس کام خدا سے نہیں مگر

لوگ اُنسے ڈرتے تھے اور لوگ خدا سے ڈرتے تھے جسکی قدرت رسولوں میں دیکھی گئی تھی اور رسول لوگ جو خدا سے ڈرتے ہیں وہ حاکموں سے نہیں ڈرتے (ف) نتیجہ یہہ ہی کہ بے دینی سے ہمیشہ بزدلی حاصل ہی اور جو حاکم یا بادشاہ ظالم اور بد ہی وہ ہمیشہ زیادہ ڈرنے والا ہی (ف) اِس قسم کا ڈر ہمیشہ دوزخ کا نشان ہی جو اُسکے اہل میں پایا جاتا ہی پر خدا کا خوف ہمیشہ برکات کا باعث ہی

۲۷ ۲۸

(۲۷) اور اُنہیں لا کے عدالت میں کھڑا کیا اور سردار کاہن نے اُنسے یہہ کہکے پوچھا (۲۸) کیا ہمنے تمہیں تاکید سے حکم نہیں دیا کہ اِس نام پر تعلیم نہ دینا اور دیکھو تم نے یروشلم کو اپنی تعلیم سے بھر دیا ہی اور اس آدمی کا خون ہم پر لایا چاہتے ہو

اکثر شریروں کے دل بعد معجزہ کے بھی سخت ہو جاتے ہیں اُنہوں نے یہہ معجزہ بھی دیکھا کہ خدا نے اُنہیں قید سے نکالا تو بھی اُنپر سختی کرتے ہیں اور نادم نہیں ہوتے اِسی طرح فرعون کا دل بعد مصری معجزات کے سخت ہو گیا تھا دیکھو (یوحنا ۱۱-۴۷) کو جو کہتے ہیں کہ ہم کیا کریں کہ یہہ آدمی بہت معجزے دکھاتا ہی (ف) دل کی سختی اور شرارت و نفسانی اغراض پر کمر بستگی کی کیا دوا ہی کچھہ نہیں نہ اچھی تعلیم پسند کرتے ہیں نہ معجزات و قدرت کا معائنہ اُن کے دل کو نرم کرتا ہی صحت بخش دوا اُن کے حق میں زہر قاتل ہی ایسے لوگ یہودیوں میں اور مسلمانوں میں بہت ہیں وہ آپ کو بربادی کے لئے طیار کرتے ہیں ای خدا ہمیں ایک نرم دل عنایت کر ورنہ ہم ہلاک ہو جائینگے (ف) جب لوگ سچائی کا ایسا مقابلہ کرتے ہیں تو شیطان کی کیسی مدد ہوتی ہی (خون ہم پر لایا چاہتے ہو) یعنے اِسبات کا ثبوت دیتے ہو کہ ہم نے یسوع کو مار ڈالا ہی ہم اُس کے خونی ہیں ہمنے ناحق اُسے مارا جب تم اُسکا خدا کی طرف سے ہونا ثابت کروگے تو یہہ الزام ہم پر ثابت ہوگا دیکھو اپنی عزت قایم رکھنے کے لئے راستی و سچائی پر پردہ ڈلوانا چاہتے ہیں (ف) یہہ عدالت کا بیان رسولوں کی تعلیم کی تاثیر اور حق کے ثبوت پر پوری گواہی ہی اور اُن کی شرارت کا پورا اظہار ہی (اِس آدمی کا خون) وہ یسوع کا نام نہیں لینا چاہتے لیکن پطرس آیت (۳۰) میں اُسکا نام ظاہر کرتا ہی (ف) آج یہہ لوگ اُس کے خون کے الزام سے ڈرتے ہیں اور ایک دن کہتے تھے کہ اُسکا خون ہم پر اور ہماری اولاد پر ہووے دیکھو (متی ۲۷-۲۴ و ۲۵) (ف) دیکھو رسولوں کو دھمکاتے ہیں تو بھی اُن سے ڈرتے ہیں اُنہیں بےعزت کرتے ہیں مگر کانپتے ہوئے (ف) اُنہیں انتقام الٰہی کا فکر نہیں ہی مگر لوگوں میں اپنی حماقت کے اظہار سے بہت ڈرتے ہیں (ف) پطرس اور سب رسول حضرت مسیح کا خون اُنپر لایا چاہتے ہیں مگر نہ اُنکی ہلاکت کے لئے پر اُن کی نجات کے لئے تاکہ وے اپنے گناہ سے پچھتاویں اور توبہ کرکے ایمان کے وسیلہ معافی حاصل کریں (حکایت) گرگان کہن نے جمع ہو کر

ایک پانی کے چشمہ پر غریب بھیڑوں سے کہا تم نے اِس پانی کو گدلا کیوں کیا ہے اور یہہ حیلہ بنایا کہ اُن غریب بھیڑوں کو پھاڑیں یہی حال اسوقت مسیح کی بھیڑوں کا ہے (ف) شاید کوئی کہیگا کہ اِس معجزے سے کیا فایدہ ہوا جبکہ معجزہ دیکھکے بھی یہہ لوگ رسولوں سے ایسی شرارت کرتے ہیں جواب یہہ ہے کہ معجزہ سے ضرور فایدہ ہوا رسولوں کی تعلیم کی سچائی ثابت ہوئی اہلِ حق سے شریروں کی سخت دلی ثابت ہوئی منصف مزاجوں کے سامہنے اور گویا دانہ طیار ہوا مالک کی کھتی کیلئے اور بھوسا طیار ہوا بھٹی میں ڈالنے اور آگ میں جلانے کے لئے

۲۹

(۲۹) تب پطرس اور رسولوں نے جواب دیکے کہا خدا کا حکم آدمیونکے حکم سے زیادہ ماننا چاہئے

یہہ واجب بات ہے جو رسولوں نے کہی اِس سے بالکل خوبی نکلتی ہے نہ سرکشی بیشک خدا کا حکم آدمی کے حکم سے زیادہ ماننا واجب ہے خدا نے حکم دیا کہ ہیکل میں جاکے منادی کرو یہہ کہتے ہیں منادی نہ کرو اب کسکا حکم ماننا واجب ہے ضرور خدا کا حکم ماننا واجب ہے اُنکے لئے جو دانا ہیں (ف) دنیا میں بعضی روحیں بلکہ اکثر روحیں ایسی بھی ہیں کہ آدمیونکے حکم خدا کے حکم کی نسبت ماننا زیادہ ضرور جانتے ہیں وہ خدا کے حکموں کو حیلہ بہانے بناکے ٹال دیتے ہیں پر آدمیوں کی باتوں کو بڑی معتقدی سے بجالاتے ہیں ایسے لوگ کچھہ عوام اور جاہل ہی لوگوں میں نہیں ہیں بلکہ لاکھوں آدمی دنیاوی شریفوں اور تعلیم یافتوں اور ممتازوں میں ہیں اگرچہ وہ بڑے بڑے لوگ ہیں پر وہ خاک اور دھول ہیں اُنکا علم حماقت ہے اُنکی شرافت رزالت ہے اُن کی عزت بے عزتی ہے حقیقی رزیل اور جاہل وہی ہیں جب تک کہ وہ خدا کی عزت نہ کریں

۳۰

(۳۰) ہمارے باپ دادونکے خدا نے یسوع کو جلاکے اُٹھایا جسے تمنے لکڑی پر لٹکا کے مار ڈالا

(باپ دادوں کا خدا) یعنے ابراہیم و اصحاق و یعقوب کا خدا جس نے ان ابا سے وعدے کئے اور اُنکی مدد کی (ف) مطلب یہہ ہے کہ جو وعدہ خدا نے آبا سے کیا تھا وہ ہم سے پورا ہوتا ہے (اُٹھایا) اسکے دو معنی ہیں اول آنکہ مردوں میں سے اُٹھایا ہے دوئم آنکہ داودوں کی نسل سے نکالا ہے (لوقا ۱-۶۹) جسے تم نے (مار ڈالا) تھا اس مقام پر رسول اُنکی بدسلوکی اور خدا کے سلوک کا مقابلہ کرتا ہے (ف) رسول زور دیکر بیان کرتا ہے اُس لعنتی موت کی بیعزتی کو اور خدا سے عزت پانیکے بیان کو اگرچہ وہ سُنا نہیں چاہتے تو بھی وہ صاف صاف سناتا ہے (ف) ہوشیار حکیم کی مانند اِس گہرے زخم کو کھولتا ہے تاکہ مرہم لگا کر اُن کی جان بچاوے (لکڑی پر مارا) لکڑی سے گناہ شروع ہوا تھا کہ آدم نے درخت سے کھایا کفارہ گناہ کا بھی لکڑی پر ہوا

۳۱

(۳۱) اُسی کو خدا نے مالک اور نجات دینیوالا ٹھہرا کے اپنے دہنے ہاتھ پر بلند کیا تاکہ اسرائیل کو توبہ اور گناہوں کی معافی بخشے

(مالک) یعنے حاکم یا خداوند پس وہ نہ صرف ایک دینی پیشوا ہی بلکہ وہ مالک اور حاکم بھی ہی (عبرانی ۲-۱۰) (ف) لفظ مالک سے مطلب یہہ ہی کہ مسیح وہ مالک بھی ہی جس کی تابعداری کرنا سب کو ضرور ہی اسی لئے کہ وہ بادشاہ بھی ہی جسکے پیچھے لشکر رہتا ہی (ف) اور یہہ بھی اشارہ ہی کہ مسیح وہی مالک اور حاکم ہی جس کی انتظاری سب بنی اسرائیل نے سابق زمانہ میں کی تھی (نجات دینیوالا) عہدہ بادشاہت کے ساتھہ نجات دہندہ کا درجہ بھی اُسی کا ہی وہ نجات دیتا ہی سب سے بڑے خطرے سے اور سب سے بڑے گناہ سے اور سب سے بڑے وبال سے بھی یعنے گناہ سے اور قہر الٰہی سے وہ بچانیوالا بھی ہی (ف) اگر وہ نجات دہندہ نہوتا تو بادشاہ بھی نہوتا پس اُسکا بیش قیمت زیور کیا ہی وہ کانٹوں کا تاج ہی جو اُسنے ہماری نجات کے لئے سر پر رکھا اور جو وہ حاکم نہوتا تو نجات دہندہ بھی نہو سکتا اُس کی قربانی اسلیئے مفید ہی کہ وہ آپ خدا ہی (ف) بلحاظ اس کی حکومت کے ہم اُس کی عزت کرتے ہیں اور تابعداری بجا لاتے ہیں اور بلحاظ نجات دہندہ ہونے کے ہم اُسپر بھروسہ رکھتے ہیں اور اُسے پیار کرتے ہیں (ف) وہ اب تک حاکم و نجات دہندہ ہی اور آخر تک رہیگا بلکہ ابد تک وہ اب تک آسمان پر سے اپنا کام کرتا ہی اگرچہ اِسوقت دنیا میں جسم سے نہیں ہی (بلند کیا) یعنے یہہ بلندی ثابت ہوئی جی اٹھنے سے اور پھر صعود سے (اسرائیل کو) جو وعدوں کے فرزند ہیں (توبہ و معافی بخشی) یعنے پہلے اسرائیل اُس کے وسیلہ سے خدا کی طرف رجوع لاویں اور اپنے گناہوں کی معافی پاویں (ف) حکومت سے انعام یہہ ہی متوقع ہیں کہ رعیت درست ہو جاوے اور دکھوں سے بچ جاوے (ف) پہلے توبہ کا ذکر ہی پھر معافی کا اِسلئے کہ بغیر توبہ کے معافی نہیں ہو سکتی (ف) حقیقی توبہ یہہ ہی کہ اپنے گناہوں سے پچھتا کے مسیح یسوع کی طرف رجوع لاویں اور اُس سے مفت بخشش حاصل کریں (ف) کوئی آدمی اپنے گناہوں کو مٹا نہیں سکتا اور نہ اپنے دل کی تبدیل کر سکتا ہی یہہ دونوں کام صرف مسیح یسوع کی سرفرازی سے نکلتے ہیں (ف) خدا نے اُسے سرفراز کیا کیونکہ اُس کی انسانیت بھی خدا کی سرفرازی کی محتاج ہی مگر اُسکی الوہیت خدا باپ کے ساتھہ یکساں اور برابر ہی اب سرفراز ہو کے وہ نہ صرف دعوت ان امور کی کرتا ہی مگر خود دینیوالا ہی وہ نہ صرف ایک وسیلہ ہی مگر خود ہی وہ نہ ایک نہر ہی مگر سرچشمہ ہی (ف) مسیح خداوند ہی کرتا رہیگا جب تک سب کچھہ بتدریج اُسکے پیر کے نیچے نہ آویگا (ف) کوئی آدمی کہتا ہی کہ میں بہت چاہتا ہوں کہ توبہ کروں مگر کر نہیں سکتا یہہ آدمی سچا ہی کوئی توبہ آپ سے کر نہیں سکتا مگر مسیح توبہ کی توفیق جب بخشتا ہی تب توبہ ہوتی ہی ہمیں چاہئے کہ آدمیوں سے توبہ کم مانگیں

مگر مسیح سے اُن کے لئے توبہ کی بہت درخواست کریں (ف) لکھا ہی کہ بخشتے یعنے وہ بخشنیوالا ہی پس جب وہ بخشتا ہی تب وہ خدا ہی کیونکہ خدا ہی بخش سکتا ہی نہ کوئی اور

۳۲ (۳۲) اور ہم اِن باتوں پر اُسکے گواہ ہیں اور روح القدس بھی جسے خدا نے اُنہیں جو اُس کی تابعداری کرتے ہیں بخشا ہی

(تابعداری کرتے ہیں) ایمان سے یسوع مسیح میں ہوکے (اعمال ۶-۷) تابعداری سے مراد ایمان کا تابع ہونا ہی (رومی ۱۶-۲۶) میں ایمان کی فرمانبرداری کا ذکر ہی (ف) حاصل یہہ ہی کہ خدا نے ہمیں اپنی روح دی ہی اور حکم دیا ہی کہ ہم بولیں پس ہم بولتے ہیں اور تابعداری کرتے ہیں اور یہہ ہمارا بولنا تابعداری کے سبب سے ہی تم بھی تابعداری کرو کیونکہ وہ تابعداروں کو روح بخشتا ہی تمہیں بھی بخشیگا (گواہ ہیں) دو گواہ ہیں رسول لوگ اور خدا کی روح ایک گواہ آسمانی ہی دوسرا گواہ زمین سے ہی (ف) دنیا میں یہہ دو گواہ مسیح کے آج تک ہیں یعنے کلیسیا اور روح القدس (لوقا ۲۴-۴۸) تم اِن باتوں کے گواہ ہو (یوحنا ۱۵-۲۶) وہ مجھہ پر گواہی دیگا یعنے روح القدس پھر دیکھو (اعمال ۱۵-۲۸) روح القدس کو اور ہمیں پسند آیا کیونکہ یہی دو گواہ مسیح کے دنیا میں ہیں (ف) ان دو گواہوں میں بھی مدارج ہیں ایک حاکم ہی یعنے روح القدس دوسرا محکوم ہی یعنے کلیسیا یا رسول لوگ ایک آگے چلتا ہی دوسرا پیچھے رہتا ہی اور دونوں گواہ ہیں (ف) عیسائی دین کے ثبوت کے لئے یہہ دو گواہ کافی اور وافی ہیں دنیا میں کسی مذہب کے لئے ایسے گواہ نہیں ہیں (ف) خدا کی روح بیٹے کے وسیلہ سے ملتی ہی تب بیٹا کون ہی وہ جو الوہیت میں باپکا شریک ہی اور باپ بیٹا روح وحدہ لاشریک خدا ہی بیٹا غیر شخص نہیں ہی مگر عین ہی اور شرکت وہ نہیں جس سے مسلمان ڈرتے ہیں ہاں جس شرکت سے مسلمان ڈرتے ہیں اُس سے ہم بھی پناہ مانگتے ہیں پر یہہ شرکت باپ بیٹے کی عین وحدت ہی کیونکہ ماہیت ایک ہی اگر کسی غیر ماہیت کو ہم شریک بتلاتے تو کفر تھا مگر وہ غیر نہیں ہی

۳۳ (۳۳) اور وے یہہ سُنکے کٹ گئے اور صلاح کی کہ اُنہیں قتل کریں

(کٹ گئے) جیسے لکڑی آری سے کٹجاتی ہی وہ کٹ گئے خدا کی برکت سے (ف) انجیل کی باتیں سُن کے مخالف لوگ یا چھِد جاتے ہیں یا کٹ جاتے ہیں جن کے دل چھد جاتے ہیں وہ ایماندار ہو جاتے ہیں اور جو کٹ جاتے ہیں وہ زیادہ مخالف ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں موت اور زندگی اِسی انجیل سے حاصل کرتے ہیں (ف) جو کچھہ رسولوں نے اوپر

سُنا یا اسمیں کیا بُرائی تھی تو بھی شریک گئے کیونکہ راستی کے طالب نہ تھے آجتک ناراست لوگ راستی کی باتیں سُنکر کٹ جاتے ہیں

۳۴ (۳۴) تب گملیل نام ایک فریسی نے جو شریعت کا معلم اور سب لوگوں میں معزز تھا عدالت میں اُٹھکے حکم دیا کہ رسولوں کو ذرا باہر لیجاؤ

(۳۴ سے ۳۹ تک) گملیل کی باتیں مذکور ہیں (گملیل نام) لوگ کہتے ہیں کہ یہہ گملیل اُسی شمعون کا بیٹا تھا جس نے مسیح کو گود میں اُٹھایا تھا اور اُس کی بابت پیشگوئی کی تھی جسکا ذکر (لوقا ۲- ۲۵ سے ۳۵) تک لکھا ہے اور دادا اِس گملیل کا ایک مشہور ربی تھا جسکا نام ہلیل تھا۔ گملیل ایک مشہور عالم اور عقلمند آدمی تھا یروشلم کی بربادی سے اٹھارہ برس پیشتر مرگیا تھا پولوس رسول نے اُسی سے تعلیم پائی تھی (اعمال ۲۲-۳) پولوس رسول اُس کی تعظیم دکھلاکے کہتا ہے کہ میں نے اُس کے قدموں پر تعلیم پائی اور شریعت کی باریکیاں اُس سے سیکھیں (ف۱) معلوم ہوتا ہے کہ گملیل نے رسولوں کی تقریر پر خوب غور کی اور اُسکی تمیز میں کسیقدر خوف اور انصاف اُن کی نسبت چمکا پھر اُس نے بڑی عدالت کے ممبروں کی رائے پر غور کی تو اُسے اُنکا غصہ اور قتل کی تجویز ایک خطرناک بات معلوم ہوئی تب اُسنے بڑی حکمت عملی سے اپنی نیک رائے کو اُنپر ظاہر کرنا چاہا اور اُس کی رائے موثر بھی ہوئی (ف۲) آجکل ہم علمائے محمدیہ اور علمائے ہنود میں بھی بعضے دانا عالموں کو دیکھتے ہیں کہ وے عیسائیوں کی باتیں سُنکر اگرچہ قبول نہیں کرتے تو بھی نیک نیتی اور دور اندیشی سے نیک صلاح دیا کرتے ہیں پر بعض ملا جاہل تعصب کے بھرے ہوئے کوتاہ اندیش غضبناک ہوکے گالیاں دیتے ہیں یا اپنے گورگوں کو فساد کے لئے اُبھارا کرتے ہیں اور فسادی ایسے ہی لوگ اِس ملک میں اُٹھا رہے ہیں اور یہہ بہت ہیں پر گملیل کے موافق نہایت کم لوگ نظر آتے ہیں

۳۵ (۳۵) اور اُنکو کہا اے اِسرائیلی مردو اِن آدمیوں کی بابت خبردار ہو کہ اُنکے ساتھ کیا کیا چاہتے ہو

(خبردار) چاہئے کہ جو لوگ سچائی کو ایذا دیا چاہتے ہیں اپنے حق میں خبردار ہو جاویں تاکہ اُس کوئیں میں نہ گریں جسے دوسروں کے لئے کھودا ہے (استر ۷- ۱۰) سو اُنہوں نے ہامان کو اُسی ٹکٹکی پر جو اُس نے مردکے لئے کھڑی کر رکھی تھی پھانسی دی

۳۶ (۳۶) کیونکہ اِن دنوں کے آگے تھوداس اُٹھا اور کہا کہ میں کچھہ ہوں اور تخمیناً چار سو مرد اُس سے ملگئے وہ مارا گیا اور سب جتنے اُس کے تابع تھے پراگندہ اور نیست نابود ہوئے

(تھوداس) اِس تھوداس کا ذکر کسی تواریخ میں نہیں ملتا ہے مگر ایک اور تھوداس کا ذکر یوسیفس مورخ نے لکھا ہے جو اِس واقعہ کے دس برس بعد قلاودیوس قیصر کے عہد میں سرکش ہو کے اُٹھا تھا پس اِس تھوداس کا ذکر جو یوسیفس کی تواریخ میں ہے یقیناً لوقا نے یا گملیل نے نہیں کیا ہے کوئی گمان نہ کرے کہ لوقا اِسکا ذکر کرتا ہے پر کسی اور تھوداس کا ذکر ہے جو گملیل کرتا ہے اور جس حالت میں یوسیفس کے تھوداس کا ذکر ہم قبول کرتے ہیں تو گملیل کے تھوداس کا ذکر ہم کیوں قبول نہ کریں (ف) معلوم ہوتا ہے کہ یہہ تھوداس جسکا ذکر گملیل کرتا ہے اُن سرکشوں میں سے کوئی آدمی ہوگا جنکا ذکر (لوقا ۱۳-۱) میں ہے کہ اُسوقت بعض حاضر تھے جو اُسے اُن گلیلیوں کی خبر دیتے تھے جنکا خون پلاطوس نے اُن کی قربانیوں کے ساتھہ ملایا تھا - یہہ واقعہ اوگسطس کے عہد کا ہے اور مسیح خداوند کے صلیب سے پہلے کا ہے حاصل کلام آنکہ نہ یوسیفس والے تھوداس کا بیان ہے مگر کسی دوسرے تھوداس کا ذکر یہاں ہے پس جیسے یہوداکئی ایک تھے اور یوحنا بھی دو تھے اور گملیل بھی تین تھے اور کئی ایک شمعون تھے ایسے ہی تھوداس بھی کئی ایک تھے (اُٹھا) تھوداس اُٹھا تھا بطور سرکشی کے اُن ایام میں سرکشی بہت ہوتی تھی (میں کچھہ ہوں) اکثر جھوٹھے معلم ایسی بات بولا کرتے ہیں کہ میں کچھہ ہوں مگر میں کچھہ ہوں کا ثبوت دینا مشکل ہے مسیح نے بھی کہا کہ میں ہوں وہ حقیقت میں تھا کیونکہ آسنے کامل ثبوت اُسکا دیا اور آج تک اُسکا یہہ دعویٰ کہ میں ہوں ثمنثمنا رہا ہے اور ساری دنیا اُس کے نیچے دبی جاتی ہے تب وہ بیشک ہے (ف۱) ایک شمعون جادوگر بھی تھا جو کہتا تھا کہ میں کچھہ ہوں (اعمال ۸-۹) مگر آخر کو کیا ہوا (ف۲) محمد صاحب نے بھی عرب میں دعویٰ کیا ہے کہ میں کچھہ ہوں پر اب بالکل قلعی کھل گئی ہے اور معلوم ہوا کہ کچھہ نہ تھے (چار سو مرد اُس سے ملگئے) آدمیونکا ملجانا ہی دلیل حقیت نہیں ہے بہت لوگ شیطان کے ساتھہ بھی ملجاتے ہیں بلکہ اکثر ملجاتے ہیں پر دیکھنا چاہئے کہ کیوں ملگئے کیسی نیت تھی اور ملکے کیسے ہوگئے (ف) شریروں کے ساتھہ بہت لوگ ملجاتے ہیں کیونکہ شریر کشادہ راہ کے چلنیوالے ہیں پر رسولوں کے ساتھہ لوگ تھوڑے ملتے ہیں کیونکہ وے تنگ راہ سے چلنیوالے ہیں (نیست نابود ہوئے) نہ صرف اُنکا منصوبہ باطل نکلا مگر اُن کے گروہ بھی نیست و نابود ہوگئے (ف۱) شریر لوگ اور اُن کے سب منصوبے برباد ہو جایا کرتے ہیں اگرچہ ایک عرصہ تک قایم رہیں (ف۲) افسوس ہے کہ اُن کی جانیں برباد ہوگئیں دیکھو بھائیو شریروں کے ساتھہ ملجانے سے لوگ برباد ہو جاتے ہیں پر جو راستی سے ملجاتے ہیں اُن کی روحیں ابد تک زندہ ہیں اور آرام میں ہیں شریر اپنی شرارت کے وجہہ تلے

۴۱ (۴۱) پس وے عدالت کی حضور سے چلے گئے اور خوش ہوئے کہ اُسکے نام کے لئے بے حرمت ہونے کے لایق ٹھہرے

(اُس کے نام کے لئے) اُسکا نام توریت میں یہوواہ ہے اور انجیل میں یسوع مسیح ہے (اعمال ۲-۳۸) یسوع مسیح کے نام پر بپتسمالے (۳-۶) یسوع مسیح ناصری کے نام سے اُٹھہ اور چل (ف) اُسکا نام یعنے یسوع مسیح کا نام جیسے (۹-۲ و ۱۹-۹) میں اِس راہ سے مراد دین عیسائی ہے اسیطرح لفظ اُسکا نام سے مراد یسوع مسیح ہے (ف) یہہ نام سب ناموں سے افضل ہے (۳ یوحنا ۷) وے اُسکے نام کے واسطے نکلے اور غیر قوموں سے کچھہ نہیں لیا۔ کیونکہ اُسکا نام سب چیزوں سے افضل ہے (ف) یہی نام ہے جس سے وے جلتے تھے اور نہیں چاہتے تھے کہ وہ نام لیا جاوے (اعمال ۵-۲۸ و ۴۰) (خوش ہوئے) یہہ خوشی اِسلئے تھی کہ خدا سے اِس لایق ٹھہرائے گئے کہ اُس کے نام کے سبب آدمیوں سے بیعزتی اور تکلیف اُٹھاویں یہہ خدا کی بڑی بخشش ہے کہ خدا ہمیں اِس لایق ٹھہرائے کہ اُس کے نام کے واسطے بے عزت ہوویں (ف) دنیاوی حکومت یہہ نہیں سکھلاتی کہ دُکھہ سے خوشی حاصل کریں نہ انسانی طبیعت اُسکی طرف مایل ہے صرف عیسائی دین میں یہہ تاثیر ہے کہ لوگ جب اُس کے نام سے مارے جاتے ہیں تو خوشی کرتے ہیں (ف) جو کوئی فروتنی سے مسیح میں پیوند ہوجاتا ہے وہ شرماتا نہیں بلکہ بجائے غم و شرم کے اُس کے دل میں خوشی چمکتی ہے اور یہہ روح کا پھل ہے پر جو لوگ مسیح کے نام سے دُکھہ اُٹھا کے غمگین ہوجاتے ہیں اُنہوں نے اب تک مسیح کو نہیں جانا اور اُن دُکھوں کے انجام اور جلال سے بالکل واقف نہیں ہیں جو مسیح کے نام سے آکے آدمی میں تاثیر کرتے ہیں (ف) دُکھہ اُٹھانیوالے چار قسم کے لوگ ہیں اوّل وہ جو ضرورت اور مجبوری کے سبب دُکھہ اُٹھاتے ہیں۔ دوئم جو اپنی خواہش سے دُکھہ اُٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں دُکھہ اُٹھانا قبول کرتا ہوں سوئم وہ جو کہتے ہیں کہ میں دُکھہ اُٹھانے سکتا ہوں چہارم جو کہتے ہیں کہ مجھے بخشا گیا کہ میں دُکھہ اُٹھاؤں (فلپی ۱-۲۹) کیونکہ مسیح کی بابت تمھیں یہہ بخشا گیا کہ تم نہ فقط اُسپر ایمان لاؤ بلکہ اُس کی خاطر دُکھہ بھی پاؤ (۱ پطرس ۲-۱۹) اگر کوئی خدا کے لحاظ کے سبب بے انصافی کی برداشت کرکے دُکھہ اُٹھاوے تو یہہ فضیلت ہے (ف) آدمیوں کے سامھنے بے حرمتی خدا کے سامھنے عزت ہے (ف) لازم ہے کہ سب عیسائی دُکھہ اُٹھاویں مگر کسی کو دُکھہ نہ دیویں آپ بے حرمت ہوویں مگر انجیل کو بے حرمت نہ کریں یہی لوگ ہیں جو خدا کے مُنہہ سے شاباشی کا لفظ سُنینگے اور دنیا اُن کی حقیقی حرمت اور اپنی بیحرمتی حقیقی عدالت کے دن دیکھیگی

۴۲ (۴۲) اور ہر روز ہیکل میں اور گھر گھر سکھلانے اور یسوع مسیح کی خوشخبری دینے سے باز نہ آئے

یہی منادی کی۔ کہ یہی یسوع مسیح ہے اُس کی منادی کرتے ہیں نہ اپنی عزت کے لئے مگر بے عزتی اُٹھا کے بھی (ف) اُنہوں نے اپنے دُکھ کا فکر نہیں کیا پر مسیح مصلوب اور معبود کے لئے دُکھ اُٹھا کے بھی اُس کی منادی کرنا اپنی سعادت جانا (ف ۲) وہ نالش کرنیکو کسی کچہری میں نہیں گئے نہ اُنہوں نے یہہ منصوبے باندھے اور نہ کسی کو بد دعا کی مگر صرف منادی کرتے رہے عیسائیوں کو چاہئے کہ جب ہندو مسلمان کے ہاتھ سے ظلم اُٹھاویں تو برداشت کر کے اپنے کام میں مشغول رہیں جسمانی ہتھیاروں سے جنگ نہ کریں مگر کلام کی تلوار سے اُن کے خلاف اور خدا کے حکم کے موافق بولتے رہیں خدا آپ ہی ساری باتوں کا انتظام کریگا اور سارے مخالف خود بخود برباد اور پریشان ہو جاوینگے ہمارا کام الٰہی اطاعت کرنا ہے نہ اپنی تدبیروں سے مگر اُسپر بھروسہ کر کے

چھٹا باب

۱ (۱) اور اُن دنوں جب شاگرد بہت ہوئے یونانی عبرانیوں سے کُڑکُڑانے لگے اِسلئے کہ اُن کی بیواؤں کی روزانہ خبرگیری میں غفلت ہوتی تھی

(۱ سے ۱۵ تک) ڈیکنوں کا مقرر ہونا۔ اور ستیفان کا پکڑا جانا مذکور ہے۔ اِن ایام میں ساول یعنے پولس بھی یروشلم میں تھا اور سخت یہودی تھا (۷-۵۸ و ۸-۳) (ف) یہہ واقعہ عید پنتکوست کے دو یا تین برس کے بعد کا ہے (جب شاگرد بہت ہوئے) اوپر بڑی مخالفت کا ذکر ہے یہاں شاگردوں کے بہت ہونیکا ذکر ہے سبب یہہ ہے کہ جسقدر زیادہ دُکھ پایا اُسیقدر زیادہ شاگرد ہو گئے دُکھ سے عیسائی بڑھتے ہیں گھٹتے نہیں (خروج ۱-۱۲) جتنا اُنہیں دُکھ دیا وے زیادہ تر بڑھے اور فراوان ہوئے (ف) عیسائیوں کو چاہئے کہ ہندو مسلمانوں سے بہت دُکھ دیکر نہ گھبراویں کیونکہ دُکھ ہمارے لئے موجب ترقی ہے اِسلئے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے (یونانی) یعنے وہ یہودی عیسائی جو یونان میں پیدا ہوئے اور سپٹواجنٹ کو پڑھتے تھے (عبرانی) وہ یہودی عیسائی جو کنعان میں رہتے تھے اور عبرانی توریت پڑھتے تھے (ف) یہہ عبرانی لوگ یونانیوں کو حقیر جانتے تھے یہہ پورانا یہودی خمیر ہمیشہ دنیا میں دیکھا گیا ہے دیکھو مسلمان عربی خواں اپنی عربیت کے گھمنڈ میں مسلمان فارسی خوانوں کو کچھ چیز نہیں جانتے اور اسی طرح انگریزی خواں لوگ فارسی عربی خوانوں کو حقیر جانتے ہیں (بیواؤں کی خبرگیری) بیواؤں کی خبرگیری نہایت

عمدہ بات ہے اور عیسائیوں کے درمیان شروع سے انکا فکر چلا آتا ہے دیکھو (تمطاؤس ۵-۳ سے ۱۶) تک انکا بہت ذکر لکھا ہے
(ف) یونانیوں کی بیواؤں کی خبرگیری میں غفلت ہوئی تقسیم خیرات کے وقت حق رسی اچھی طرح نہوئی یہہ موجب تکرار تھا اور
واجبی تکرار تھا (ف) یہاں سے یہہ بھی نکلتا ہے کہ ہر قوم کے لوگ اپنی قوم کے غربا کی فکر زیادہ کرتے تھے اور یہہ مناسب بھی ہے
(ف) یہہ پہلا فساد ہے جو کلیسیا میں اُٹھا اور کھانے پینے کی بابت تھا روپیہ پیسہ ہمیشہ موجب فساد ہے (ف) غریب لوگوں کی نسبت
غفلت کرنا ضرور گناہ ہے ہر قوم میں خاصکر مسیح کی جماعت میں بہت بڑا گناہ ہے (ف) کڑکڑانا بُرا ہے اس بُرائی کی شکل یہاں نظر
آئی مگر اُس سے نیکی نکلی پس بعض وقت بدی باعث ہوتی ہے نیکی کا (ف) اس کڑکڑاہٹ کے سبب خاص قانون کی ضرورت
پیش آئی اور ہمیشہ کے لئے رسولوں سے ایک قانون تجویز ہوا (ف) ایذاکشی اور دشمنی اور دھمکیوں سے اور قید وقتل اور
کوڑے کھانے سے عیسائیوں کو کچھہ خوف نہیں ہے اور یہہ آفتیں عیسائیوں کے حق میں ایسی مضر نہیں ہیں جیسی اندرونی
کمزوری خطرناک بات ہے تو بھی جہاں سچی کلیسیا ہے وہاں جلدی اس مہلک مرض سے صحت پاتے ہیں (ف) جب کوئی
قوم بڑھہ جاتی ہے اور خاص و عام اُس میں جمع ہوتے ہیں تو اندرونی فساد بھی نظر آجاتے ہیں جیسے یہاں ہوا

۲ (۲) تب بارہوں نے شاگردوں کی جماعت کو باہم بلاکے کہا مناسب نہیں ہے کہ ہم خدا کے کلام کو چھوڑکے میزوں کی خدمت کریں

(مناسب نہیں) یعنے ہم اُس کی برداشت نہیں کرسکتے (ف) اگرچہ غفلت انسانوں کی کمزوری ہے تو بھی اس میں
ترقی کرنا یا اُسے دفع کرنا عیسائیوں کا کام ہے (چھوڑکے) پس کلام کی خدمت سب سے بڑا کام ہے (ف) جو چیز اس
خدمت سے روکے اُسے چھوڑنا چاہئے اگرچہ کیسی بھاری بات کیوں نہ ہو (ف) دنیاوی کاموں کے حق میں بھی بد
انتظامی نہیں چاہئے اُنکا حساب بھی خدا کو دینا ہوگا پس جیسے خاص فرائض کا ترک خطرناک ہے ویسے ہی عام فرائض کا ترک
بھی خوفناک ہے اسلئے رسولوں کو ضرور ہوا کہ عام فرائض کا بھی انتظام کریں (میز کی خدمت) یعنے روٹی بانٹنا اور طعام تقسیم
کرنیکا کام (ف) یہاں سے ظاہر ہے کہ اُسوقت کلیسیا میں یہہ دستور نتھا کہ غریبوں کو نقدی دیویں تاکہ وہ اُس سے اپنے
لئے کھانا طیار کریں وہ روز روز روٹی دیتے تھے اور وہاں کچھہ چھوٹ نہ تھی یہہ ایسا دستور تھا کہ غریبوں کو سدا برت دینا
اسوقت جو نقدی دیجاتی ہے بعض شریر اُس سے نہ صرف شکم پالتے ہیں مگر شراب پیتے ہیں یا اور کسی شرارت میں بھی خرچ کردیتے
ہیں اور جلدی روزگار کا فکر نہیں کرتے ایسی بات سب غریب نہیں کرتے ہیں مگر کوئی کوئی ایسا کرتا ہے

۳ (۳) پس ای بھائیو اپنے درمیان سے سات معتبر مرد جو روح القدس اور حکمت سے بھرے ہوں
چنو جنہیں ہم اس کام پر مقرر کریں

(چنو) یعنے تم چنو جو جماعت کے لوگ ہو (ف ۱) دیکھو عام لوگونکو چن لینے کا حکم دیا گیا رسولوں نے اپنی مرضی سے نہیں
چن لیا رسولوں نے جب جھگڑا دیکھا تو لوگونکو جمع کرکے مقدمہ پیش کیا اور کہا کہ انتظام خیرات کیلئے تم آپ لوگونکو چن لو اور
پسند کرکے پیش کرو راقم کے گمان میں یہہ اچھا دستور نہیں ہے کہ پادری لوگ آپ کسی کو چن کر جماعت کے سر پر بٹھایا کریں ایں
بھی کر کراہٹ رہتی ہے پر جب جماعت اپنی مرضی سے کسی کو پسند کرکے قبول کرتی ہے تو بہتر ہے (ف ۲) اسوقت بارہ رسول یروشلم
میں حاضر تھے جن میں خدا کی روح تھی اور وے مسیح کے چُنے ہوئے گواہ تھے اور اُنہیں مسیح سے بڑی قدرت اور بڑا
اختیار بخشا گیا تھا اور وہ بارہ انبیا سابقین سے بدرجہا ممتاز اور افضل تھے تو بھی اُنہوں نے یہہ جرات نہیں کی کہ
اپنی مرضی سے لوگوں کو چنکر ڈیکن مقرر کریں وہ چاہتے ہیں کہ کلیسیا چنے پس چننے کا کام کلیسیا کے ہاتھہ میں دیتے ہیں
لیکن تقرر کا کام اپنے ہاتھہ میں رکھتے ہیں مقدم کی جماعت میں سب کام پادری لوگ اپنے ہاتھہ میں رکھتے ہیں پر انجیل میں
کلیسیا بھی بہت کام کرتی ہے (ف ۳) یہہ مقام بہت فکر کا ہے کیونکہ اسوقت تک کلیسیا میں صرف دو درجہ خادمان دین کے
تھے پہلا درجہ رسول کا تھا اور اُس درجہ پر بارہ شخص تھے دوسرا درجہ بزرگ کا یا قسیس کا یا پرسبٹر کا تھا ایک ہی بات ہے پر اب
تیسرا درجہ بھی قرار پایا ہے اور یہہ روح القدس کی ہدایت سے ہے (ف ۴) اس درجہ کے تقرر کا اصل مطلب یہہ تھا کہ کلیسیا
کی خیرات کا انتظام اور رانڈوں کی دفع محتاجی ہووے پس یہہ کام کلیسیا میں حقیر نہیں ہے بلکہ ایسا بزرگ کام ہے کہ اسکے لئے
ایک عہدہ تجویز کرنا پڑا (سات مرد) درکار تھے اُسوقت اُن کے خیال میں سات آدمیوں کی ضرورت ہوئی پس جسقدر
آدمیوں کی ضرورت ہو بزرگان دین اور کلیسیا وقت کے مناسب آدمیوں کو تجویز کرسکتی ہے (معتبر) یہہ ہدایت ہے کلیسیا کے
لئے کہ جب وہ لوگ ایسی خدمت کے لئے کسی کو چنیں تو پہلی بات جسپر اُنکی نظر رہے یہہ ہے کہ وہ لوگ معتبر ہوں اور معتبر لوگوں سے
یہہ مراد ہے کہ وہ نیک نام اور لایق اعتبار کے ہوں جیسے کرنیلیوس نیک نام تھا (اعمال ۱۰-۲۲) اور پولوس رسول نے اِس
معتبر شخص کی تفسیر یوں بتلائی ہے (۱ تمطاؤس ۳-۷) چاہئے کہ وہ باہر والوں کے نزدیک بھی نیک نام ہو (ف ۱) نیکنامی
یہہ ایک خوشبو ہے جو اچھے آدمی سے چارطرف نکلتی ہے اگرچہ باہر والے لوگ جو عیسائی نہیں ہیں نیک عیسائیوں سے بھی عداوت
رکھتے ہیں تو بھی وہ سب کہا کرتے ہیں کہ فلاں شخص نیک ہے معتبر ہے اُن کی تمیز گواہی دیا کرتی ہے (ف ۲) جو آدمی معتبر ہے وہ
دیانتداری سے کام کریگا اور اُس کے ہاتھہ میں کلیسیا کا روپیہ پیسہ آویگا تاکہ غربا کو تقسیم کرے اسلئے اعتبار پہلی شرط ہے

(ف) بہت لوگ ہیں جو روپیہ پیسہ کا کام ہاتھہ میں لیکر بہت خوش ہوتے ہیں کیونکہ یہہ کام ایسا ہی کہ اکثر غربا اُن کے ہاتھہ کی طرف دیکھا کرتے ہیں اور وہ ایک صاحب اختیار آدمی ہوجاتے ہیں پر پس خداوند کے خاص شاگردوں کو اِسوقت دیکھو کہ دنیاوی طاقت اور روپیہ پیسہ کا اختیار اپنے سے دور پھینکتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ ہم ایسے معاملہ میں ہاتھہ ڈالیں وہ کسیطرح شوکت کے طالب نہیں ہیں اور پاک دامن کنواری کے موافق ساری دنیاوی آلائش سے الگ رہنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کلیسیا کا چندہ اور لوگوں کے ہاتھہ سے تقسیم ہووے پس ان کے خیالوں کو بھی دیکھو اور کلیسیا میں اُن لوگوں کی حالت پر بھی نظر کرو جو ایسے کام سفارشیں اور خوشامدیں کر کے بھی لینا چاہتے ہیں میرا گمان نہیں ہی کہ وہ خیانت کرنیوالے ہیں ہرگز نہیں مگر رسوخیت اور تمکنت اور فخر کے طالب ہیں پس چاہیئے کہ فروتنی اور پاک نیت سے اِس خدمت کو بجالاویں اور یہہ خدمت فخر کا باعث نہ ہووے (جو روح القدس) سے بھرے ہوں یہہ دوسری شرط ہی کہ اُن میں روح القدس ہو یہہ شرط نہیں ہی کہ وہ صاحب معجزات ہوں (ف) دیکھو روٹی تقسیم کرنے کے لئے بھی روح القدس کی حاجت ہی کیونکہ روح کی پاک تاثیریں سارے دنیوی اور دینی امور میں بھی کارآمد ہیں بغیر روح القدس کے آدمی ناکارہ اور مردہ سا ہی (بھرے ہوں) روح القدس سے بھرنا تین طرح پر ہی اَوّل جیسے برتن پانی سے بھرا ہوا ہوتا ہی چنانچہ ہر عیسائی اپنی ظرف کے موافق روح القدس سے بھرا ہی دوّیم نہر کی بھرپوری جیسے پانی سے نہر بھری ہی اور جاری ہی چنانچہ سب رسول اسی قسم کے ہیں سوّیم چشمہ کی بھرپوری جیسے چشمہ پانی سے بھرا ہی اور لاانتہا پانی اُس میں ہی اور اُسمیں اپنا پانی ہی مسیح خداوند اسی طرح روح القدس سے بھرا ہوا تھا چشمہ سے نہریں نکلتی ہیں اور زمین کو سیراب کرتی ہیں یسوع مسیح سے روح القدس نکلتی ہی اور بزرگان دین جو مثل نہر کے ہیں اُن میں سے بہتی ہوئی عیسائیوں کے دلی ظرف بھرتی ہی پس روح القدس سے بھرے ہوں اِسکا یہہ مطلب ہی کہ بے روح القدس کے نہوں خالی نام کے عیسائی نہوں بلکہ نہر کی مانند ہوں جن کے وسیلہ سے دوسروں میں روح آجاتی ہی انکی صحبت سے لوگ دیندار بنجاتے ہوں وہ فیض بخش ہوں (اور حکمت سے بھرے ہوں) حکمت سے مراد یہاں ہر دنیاوی دانائی ہی پس تیسری شرط یہہ ہی کہ دنیاوی ہوشیاری بھی اُن میں ہو (ف) دنیاوی کاموں کے لئے دنیاوی ہوشیاری مددگار ہی اور روحانی کاموں کے لئے روحانی طاقت ضروری ہی پر لیکن ایسے عہدہ پر مقرر کیا جاتا ہی کہ اُس کا کام نہ صرف روحانی ہی بلکہ کچھہ دنیاوی کام بھی ہی اور نہ صرف دنیاوی کام ہی مگر روحانی کام بھی ہی اِسلئے روح القدس اور ہوشیاری ہر دو مددگار ہیں تاکہ روح کے وسیلہ بے بد ہوا اور ہوشیاری کے وسیلہ سے خوب کام کر سکے جیسے مسیح خداوند نے سانپ کی مانند ہوشیار اور کبوتر کی مانند بے بد ہونیکا حکم دیا تھا (ف) ہر عیسائی اِس عہدہ کی لیاقت نہیں رکھتا یہہ خاص لوگ ہیں نہ عام (ف) یہہ ثابت ہوگیا کہ روحانی طاقت جو بڑی دینداری ہی دنیاوی خدمت کے لئے کارآمد نہیں نہ صرف

سرگرمی اور محنت کافی ہے بلکہ عقل اور ہوشیاری بھی درکار ہے اور نہ صرف لکھنا پڑھنا اور حساب کرنا کافی ہے مگر روح اللہ بھی
ضرور ہے (ف) یہہ تین شرطیں ہمیشہ کلیسیا کو یاد رکھنی چاہئیں خاصکر جسوقت ڈیکن چُنے جاتے ہیں کہ وے معتبر ہوں
روحانی ہوں ہوشیار ہوں (ف) آج کل ہندوستان میں خدا کے فضل سے شہر شہر عیسائیوں کی جماعتیں نمودار ہوتی
جاتی ہیں اور اسلئے کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہے کہ اُن کے انتظام کے لئے ڈیکن مقرر ہوتے جاویں چنانچہ بڑھتی بھی جاتی
ہیں اور کلیسیا کو ضرورت پڑتی ہے کہ آدمیوں کو اِس کام کے لئے چُنکر بزرگوں کے سامھنے پیش کریں پر میں سچ کہتا ہوں
کہ بہت جگہ اِن شرطوں کے موافق لوگ تلاش نہیں کرتے بلکہ اپنے دوستوں کو چُن لینا چاہتے ہیں اگر ایسا کرینگے
تو کلیسیا میں بڑی بڑی ابتریاں ظاہر ہونگی جنکا تدارک مشکل ہوگا اور برکت کچھہ نہ ہوگی پس چاہئے کہ خدا کے سامھنے
نیک نیتی سے اِس عہدہ کے لئے اِن تین شرطوں کو پیش نظر رکھکے چنا کریں بزرگ لوگ جو کلیسیا کے چُنے ہوؤں کو مقرر
کرینگے اُنکا قصور اِس بارہ میں کچھہ نہ ہوگا صرف کلیسیا کا قصور ہوگا جب کہ وے اِن شرطوں کا لحاظ نرکھینگے (ف)
کلیسیا غریب لوگوں کی ماں ہے جیسے ماں اپنے بچوں کو پالتی ہے ویسے کلیسیا غریبوں کو پالتی ہے وہ کونسی ماں ہے کہ اپنے
بچوں کے لئے شریر دائی مقرر کریگی پس کلیسیا ایسے لوگونکو مقرر کرے جنکے وسیلہ غریب لوگ جسمانی بربادی سے اور روحانی
ہلاکت سے بچیں (ف) ہوشیار اور روحانی آدمی کلیسیا کی خدمت کے لئے نہایت ضرور ہے کیونکہ جماعت کی روحانی
پرورش اور جسمانی پرورش اُنسے متعلق ہوگی (ف) پادری دو قسم کے ہیں ایک وہ ہیں جو جماعتوں کا جسمانی و روحانی بندوبست کرتے
ہیں یہہ لوگ ضرور ہے کہ جماعت ہی سے اِن تین شرطوں کے موافق چُنے جاویں دوسرے وہ ہیں جو صرف کلام کی خدمت
کرتے ہیں وعظ کرتے ہیں مخالفوں کو ہدایت کرتے ہیں گشت کرتے ہیں تصنیف کرتے ہیں اسکول پڑھاتے ہیں اُنکے بارہ
میں میں نہیں کہتا کہ جماعت سے چُنے جاویں چاہئے کہ یہہ لوگ بزرگوں سے چُنے جاویں کیونکہ یہہ لوگ رسالت کا کام کرتے ہیں اور
رسول لوگ نہ جماعت سے چُنے گئے تھے مگر اُنہیں خود مسیح خداوند نے چُن لیا تھا تو بھی اُن کے بارہ میں یہہ تینوں شرطیں
بھی ضرور ہیں اور اور جماعت کی گواہی بھی ضرور ہے کہ ضرور وہ ایسے ہی ہیں اور بداطوار نہیں ہیں کیونکہ خدا کی روح کلیسیا
میں ہے (ہم اِس کام پر مقرر کریں) تم چنو ہم مقرر کریں مقرر کرنا تمہارا کام نہیں ہے چنّا تمہارا کام ہے چن کر ہمارے سامھنے لاؤ
ہم اُنہیں اِس عہدہ پر مقرر کریں (ف) رسول اور کلیسیا دونوں ملکر غریبوں کے لئے فکرمند ہیں کلیسیا میں غریب لوگ موجب
زینت ہیں نہ موجب حقارت (حکایت) لارنس نام ایک ڈیکن تھا اُسے رومی بت پرست حاکم نے پکڑ کر کہا کہ کلیسیا کا خزانہ میرے
واسطے نکال کے لا، حاکم جانتا تھا کہ ڈیکنو کی سپردگی میں عیسائی کلیسیا کا خزانہ رہتا ہے اِس لئے اُسنے اُس سے خزانہ
طلب کیا لارنس نے عرض کی کہ دو ایک گھنٹے کی مہلت ملے پس اِس مہلت میں اُسنے غربا کلیسیا کو جمع کیا اور کہا کہ عیسائی

کلیسیا کا یہہ خزانہ ہے (ف) غریب لوگ کلیسیا کے فرزند ہیں اور وے کلیسیا کی روحانی نعمتوں کو اُٹھاتے ہیں جس کے وسیلہ سے کلیسیا کی محبت الٰہی ظاہر ہوتی ہے اور رحم وصبر خود کشی اور بھروسہ بھی معلوم ہوجاتا ہے اور جب کلیسیا غربا کی پرورش کرتی تو یہہ علامت ہے کہ اُنمیں مسیح کی روح ہے اور خدا کی برکتیں جماعتوں پر اِس غربا پروری کے سبب سے نازل ہوتی ہیں پس بھائیو اُنکا فکر لازم ہے کہ جماعت بھی کرے اور بزرگان دین بھی ان کے لئے فکرمند ہوویں (ف) جماعت کو نہیں چاہئے کہ ڈیکن کا عہدہ اپنی مرضی سے کسی کو دیویں کیونکہ رسولوں نے یہہ اختیار جماعت کو نہیں دیا ہے مگر یہہ کہ چنیں اور پیش کریں تاکہ بزرگان دین یعنے بشپ اور قسیس لوگ ملکر اُس کے لئے دعا خیر کریں اور اُنکے وسیلہ سے وہ شخص یہہ عہدہ پاکے خدا کے لئے آپکو مخصوص جانے

۴ (۴) اور ہم آپ دعا اور کلام کی خدمت میں مشغول رہینگے

پہلے رسول لوگ بھائیوں کی بیواؤں اور غریب عیسائیوں کے درمیان جماعت کی خیرات تقسیم کرکے اُن کی جسمانی خوراک کا بھی انتظام کرتے تھے اور روحانی خوراک بھی پہونچاتے تھے اب جماعت بڑھ گئی اور دنیاوی کام روحانی کام میں ہرج کا باعث نظر آنے لگا تو بہتر جانا کہ دنیاوی کام دوسرے لوگ کریں اور ہمیں دنیاوی خدمات سے فرصت میں تاکہ روحانی کام میں ہرج نہو وے (دعا کرینگے) نہ صرف خلوت میں بیٹھے ہوئے مگر عام مجلسوں میں حاضر ہوکے یعنے امامت کے طور پر عام مجلسوں میں بندگی کرانے کو آدینگے اور خلوتی دعاؤں سے بھی جماعت کو روحانی فایدہ پہونچاوینگے (کلام کی خدمت) جو ہمارا اصلی کام ہے جس کے لئے خدا نے ہمیں رسول بنایا (ف) یہی ہماری کام ہے کیونکہ کلیسیا میں شہا وسیلہ نجات کا کلام الٰہی ہے (ف) کلام کے وسیلہ سے خدا اور آدمیوں میں میل ہوتا ہے اور رسول کا یہہ کام ہے کہ آدمیوں اور خدا کے درمیان میل کراویں اُسی کلام کے وسیلہ سے جو میل کا کلام ہے (ف) یہاں سے رسولی کلیسیا کے معنے بھی معلوم ہوجاتے ہیں کہ رسولی کلیسیا کون ہے کلام کی کلیسیا ہے رسولی کلیسیا میں جو کوئی شامل ہونا چاہے کلام کی خدمت اور اطاعت کرے اور اگر کلام کی جگہ دستورات اور ریاضات اور روایات کو قایم کرنا چاہے تو وہ ضرور رسولی کلیسیا نہیں ہے (ف) پہلے دعا کا ذکر ہے پھر کلام کی خدمت کا دعا کے وسیلہ پہلے خدا سے کچھ باتیں ہیں اور مناوی کے وسیلہ سے آدمیونکو پہونچاتے ہیں یہہ دستور ہے اور یہہ راہ ہے رسولوں کی اسیطرح سب خادم دینوں کو کرنا واجب ہے (ف) دعا سے مناد کا منہہ کھل جاتا ہے اور سامعین کے کان کھلجاتے ہیں اور دلوں میں سب کے تاثیر ہوتی ہے (ف) ہماری قوت دعا سے ہے تب ہم جوش قلبی اور مدد روحی سے زندگی کی روٹی تقسیم کرسکتے ہیں (مشغول رہینگے) یعنے ہمارا صرف یہی کام ہوگا

اور ہم اسمیں مستغرق رہینگے عمر بھر نہ چند روز (ف) یہاں پر سب خادمان دین اور کانی کشت وغیرہ جو منادی کا کام کرتے ہیں خوب غور کریں اسلئے کہ منادی کرکے گھر میں آنا اور اپنے دنیاوی کاروبار میں مشغول رہنا تمہارا کام نہیں ہے تمہارا کام ہر وقت اُسی میں مشغول رہنا ہے اور دنیاوی کام جب پیش آویں تو اُنہیں مناسب طور پر جلد دور دفع کرکے اپنے کام میں مصروف رہنا ہے

(۵) سو یہہ بات ساری جماعت کو پسند آئی اور اُنہوں نے ستیفان نام ایک مرد کو جو ایمان اور روح القدس سے بھرا تھا اور فیلبوس اور پرکرس اور نیقانر اور تیمون اور پرمناس اور نکولس انطاکی کو جو یہودی ہو گیا تھا چن لیا

(پسند آئی) بھائیوں نے یہہ رسولوں کی رائے پسند کی جب سب لوگ راستی کے طالب ہوتے ہیں تو تکرار نہیں ہوتا ہے اور مناسب تجویزوں کو سب پسند کرتے ہیں کوئی تکرار کی بات بھی اِس رائے میں نہ تھی جماعت کی رائے سے چنے جانا بھی پسند کے لایق بات ہے اور رسولوں کی خدمت سے اِس خدمت کا جدا بندوبست کرنا بھی مناسب تھا ہاں سات کے عدد پر تکرار ہو سکتا تھا کہ سات کی وجہہ خصوصیت کیا ہے پر اِس بات پر بھی اُنہوں نے تکرار نہیں کیا وہ سمجھ گئے کہ سات کا عدد کمال کا عدد ہے اِس مبارک عدد کے لوگ انتظام کلیسیا کے لئے مفید ہونگے یا شاید روح کی سات نعمتوں کے لحاظ سے سات آدمیوں کو چن لیا دیکھو (یشعیا ۱۱-۲) اور خداوند کی روح اُسپر ٹھہریگی حکمت اور خرد کی روح مصلحت اور قدرت کی روح معرفت اور خداوند کے خوف کی روح - خداوند کی روح حکمت کی روح خرد کی روح مصلحت کی روح قدرت کی معرفت کی روح خوف کی روح پس اِن سات نعمتوں پر اشارہ کرکے سات اشخاص کو چن لیا تھا (ف) اسوقت لوگ جب چرچ کونسل میں ممبر چنتے ہیں تو ایسے پاک اشاروں کی پروا نہیں رکھتے بعض کہتے ہیں کہ ہم ہندو مسلمانوں کے دستور پر پنچ بنانے کو پانچ آدمی چنینگے اگرچہ یہہ کچھہ بڑی بات نہیں ہے تو بھی جہاں تک روحانی مناسبت ہم حاصل کر سکتے ہیں کریں اور جو کچھہ لوگ بہتر جانتے ہیں خدا کے جلال کے لئے کریں پر نفسانی غرض درمیان میں نہ آوے تو بہتر ہے (ف) یہہ سات آدمی چنے گئے کام کے لئے پر ان کے عہدہ کا نام یہاں نہیں لکھا ہے کہ اُنہیں کیا لقب دیا گیا - پر ان میں سے ایک کا لقب (اعمال ۲۱-۸) میں خوشخبری دینیوالا لکھا ہے (ف) پیچھے اُنہیں کلیسیا نے ڈیکن کا نام دیا ہے پر اسوقت کوئی نام نہیں دیا گیا وجہہ اس کی یہہ ہوئی کہ عیسائیوں میں پہلے کام اور پیچھے نام ہوتا ہے شروع میں جماعت کو کلیسیا نہ کہتے تھے جب جماعت خوب قایم ہوئی تب کلیسیا کہلائی اور نہ شروع میں اُنہیں عیسائی کہتے تھے

بلکہ شاگرد کہتے تھے جب یہہ لوگ بڑھہ گئے تب انطاکیہ میں عیسائی کہلانے پھر اِسی طرح کام کے بعد خدا سے بزرگونکا لقب دیا گیا (۱۱-۳۰) اور اِسی طرح کام کے بعد بعض کو نگہبانوں اور مددگاروں کا لقب ملا (فلپی ۱-۱) (ف) اگرچہ اُن کے اختیارات تقرر کے بعد انہیں پورے حاصل تھے اور لقب نہ تھا تو بھی جب خوب کام ظاہر ہوئے تب نام ملا اور پیچھے خوب مشہور نام ہوا کہ اُس عہدہ کے لوگ ڈیکن کہلاتے ہیں (ف) ڈیکن یونانی لفظ ہی یونانی میں اِسلئے نام دیا گیا کہ انمیں چہہ شخص یونانی تھے اور زیادہ یونانی اِسلئے بھرتی کئے تھے کہ یونانیوں کی بیواؤں کی خبرگیری کم ہوتی تھی اور کڑکڑاہٹ یونانیوں کی طرف سے تھی یہانسے بھی کچھہ سیکھنا چاہئے کہ جو لوگ کلیسیا میں زیادہ شاکی ہیں انہیں کے درمیانسے کچھہ منتظم لینا دفع کڑکڑاہٹ کے لئے زیادہ مفید ہوگا (ف) اِسوقت ہندوستان کی جماعتوں میں بھی ہم بڑی کڑکڑاہٹ دیکھتے ہیں اور تین قسم کے عیسائی نظر آتے ہیں بعض مسلمانوں میں سے آئے ہیں اور بعض ہندوؤں میں سے اور وے اپنی اپنی کچھہ نہ کچھہ بُری عادات رکھتے ہیں اور بعض انہیں ہندو مسلمان کے یتیم لڑکے تھے جنہوں نے اِسکول میں تعلیم پائی اور اُن کے عادات ایک تیسری قسم کی پیدا ہوگئے ہیں پس چاہئے کہ کلیسیا میں چرچ کونسل کے ممبران تینوں قسم کے لوگوں میں سے ہوں نہ صرف ایک قسم کے لوگ جو کڑکڑاہٹ کا باعث ہو جاتے ہیں (ف) یہہ یقینی بات نہیں ہی کہ اِن سات میں سے چھہ ضرور یونانی تھے یہہ خیال صرف اُنکے یونانی نام سُننے سے پیدا ہوا ہی مگر اُس زمانہ میں بہت سے یہودی بھی یونانی نام رکھہ لیتے تھے (استیفان) سب ڈیکنوں میں پہلا نام اُسکا آتا ہی جیسے سب رسولوں میں پہلے پطرس کا نام آتا ہی (فیلبوس) یہہ دوسرا ڈیکن ہی اُسکا ذکر استیفان کے بعد آتا ہی (ف) اِن دو ڈیکنونکے کام کا ذکر کتاب میں ہی باقی پانچ کے کام کا کچھہ ذکر نہیں ہی صرف اُن کے نام اِسی جگہ ملتے ہیں اور یہہ اِسلئے ہی کہ یہہ دونوں شخص سب ڈیکنوں میں سے اِسلئے انتخاب کئے گئے ہیں کہ ہر زمانہ کے ڈیکنوں کے لئے نمونہ ہوویں کیونکہ اچھے اور لائق خدمتگذار تھے۔ اِسطرح کتاب میں پطرس کا اور پولوس کا بہت ذکر آتا ہی نسبت اور رسولوں کے اور یہہ اِسلئے ہی کہ یہہ دونوں شخص ہر زمانہ کی مشنریوں اور بزرگوں کا نمونہ ہوویں اور لوگوں کی نظر انپر پڑے تاکہ اُن خدمات کے نمونہ پر خدمت کریں (نکولس انطاکی) یہہ آخری ڈیکن ہی ساتواں بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ یہہ وہی نکولس ہی جسکا فرقہ (مکاشفات ۲-۱۵) میں بدنام ہی کہ تیرے بھی ایسے ہیں جو نیقلائیوں کی تعلیم کو تھام رکھتے ہیں جس سے مجھکو عداوت ہی مسیح اس کے فرقہ سے عداوت اور نفرت رکھتا ہی پس اگر اس بدفرقہ کا موجد یہی شخص تھا جیسے ارنیوس اور ترتلین اور ہلوری اور جیروم وغیرہ بزرگ لکھتے ہیں تو افسوس کی بات ہی کہ ڈیکنوں میں آخری نمبر کے ڈیکن کا وہی حال ہوگیا جو رسولوں میں آخری نمبر کے رسول یہودا اسکریوطی کا ہوا (ف) دنیا میں کلیسیا سب سے زیادہ پاکتر جگہ ہی وہاں بھی شیطان جگہ پاتا ہی اور بعض وقت بڑا عہدہ بھی حاصل کرتا ہی پس اِی بھائیو ہرگز تعجب نکرنا جب کہ کسی بشپ کو یا کسی قسیس کو یا کسی ڈیکن کو گمراہ

دیکھتے ہو یہودی ہو گیا تھا) یعنے یہہ نکولس پہلے یونانی بت پرست تھا پھر یہودی ہوا اب عیسائی ہو کے ڈیکن کا عہدہ اُسنے پایا تھا۔ (ف) گمان ہے کہ لوقا اِس کتاب کا لکھنے والا خود بھی داخلی یہودیوں میں آ کے عیسائی ہوا تھا (ف۲) کلیسیا میں قسم قسم کی خدمتیں ہیں (رومی ۱۲-۶ سے ۸) دیکھو نبوت خدمت اُستادی نصیحت تقسیم خیرات پیشوائی اتنی خدمتیں ہیں اور (۱ قرنتی ۱۲-۸ سے ۱۰ و ۲۸ سے ۳۰ و افسی ۴-۱۱ و ۱۲) میں بھی خدمات جداگانہ کا ذکر ہے۔ اور نہ صرف مرد خدمت کرنیوالے مگر عورتیں بھی خدمت کرتی تھیں (رومی ۱۶-۱ و ۲ و ۳ و ۶ و ۱۲) میں اُنکا ذکر ملتا ہے۔ یہہ سب خدمتیں جواب ہیں اُن میں سے اکثر ہیں جو شروع سے آتی ہیں مثلاً اِسکولوں کے اُستاد اور اُستادنیاں اور سنڈے اسکول کے معلم اور گشتی اور بیدہ اور غریبوں کے ملاقات کرنیوالے اور گانیوالے اور گانیوالیاں اور لڑکے لڑکیاں بھی یہہ سب خدمت کرتے چلے آتے ہیں اپنی اپنی خدمت سب کرتے ہیں

(۶) اُنہیں رسولوں کے آگے کھڑا کیا اور اُنہوں نے دعا مانگ کے اُنپر ہاتھہ رکھے

یہہ دستور ہے ڈیکن بنانے کا (ہاتھہ رکھے) یہہ دکھلا کے کہ خاص آدمی خاص درجہ پر خاص طور سے مقرر کئے جاتے ہیں۔ اور یہہ بھی دکھلایا کہ ساری نعمتیں کلیسیا کے جلالی سر سے نکلتی ہیں جو مسیح ہے (ف) دعا مانگ کے ہاتھہ رکھے یہہ دکھلا کے کہ مقرر کنندہ کا ہاتھہ مقرر شدہ کے سر پر ہے پر فضل خداوند سے ہے نہ آدمی سے (ف) حقیقت میں ہر خادم خدا سے مقرر ہوتا ہے نہ صرف آدمیوں سے اِسلئے دعا مانگ کے ہاتھہ رکھے کہ اُن کی طاقت اوپر سے ہے (ف۳) شریعت میں بعض وقت ہاتھہ رکھکے اپنے گناہ دوسرے پر ڈالتے تھے (احبار ۱-۴) وہ سوختنی قربانی کے سر پر اپنا ہاتھہ رکھے (احبار ۸-۱۴) ہارون اور اُس کے بیٹوں نے خطا کی قربانی کے بچھڑے کے سر پر ہاتھہ رکھے (احبار ۱۶-۲۱) ہارون اپنے دونوں ہاتھہ اُس جیتے حلوان کے سر پر رکھے اور بنی اسرائیل کی ساری بدکاریوں اور اُن کے سارے گناہوں اور خطاؤں کا اقرار کرکے اُن کو اُس حلوان کے سر پر دھرے۔ اور بعض وقت ہاتھہ رکھکے برکت دیتے تھے (پیدایش ۴۸-۱۴) اِسرائیل نے اپنے ہاتھہ برکت دینے کو افرایم و منسی کے سر پر تدبیر سے رکھے تھے (مرقس ۱۰-۱۶) مسیح نے اُنپر ہاتھہ رکھہ کے اُنہیں برکت دی پس یہاں سے ثابت ہوا کہ لعنت ڈالنے کیوقت اور برکت دینے کیوقت ہاتھہ رکھنے کا دستور قدیم بزرگوں کا ہے بلکہ خداوند کے حکم سے ہے اور شریعت کا دستور ہے مسیح خداوند نے بھی اُسے بحال رکھا اور استعمال کیا ہے (ف۴) موسیٰ نے خدا کے حکم سے یشوع کے سر پر ہاتھہ رکھکے وصیت کی تھی (گنتی ۲۷-۲۳) اُسنے اپنے ہاتھہ اُسپر رکھے اور اُسے جیسا خداوند نے اُسکو فرمایا تھا وصیت کی۔ یہاں سے ثابت ہوا کہ وصیت کے وقت بھی اپنا قایم مقام بنانے کے لئے بزرگوں نے خدا کے حکم

اِس دستور کا استعمال کیا ہے (ف۵) جب رسولوں نے ہاتھہ رکھے تو شاگردوں نے خدا کی روح پائی (اعمال ۱۹-۶) جب
پولوس نے اُنپر ہاتھہ رکھے روح القدس اُنپر آئی - پس یہہ ہاتھہ روح القدس بخشنے کے لئے رکھے گئے تھے اور ظاہر ہے کہ رسولوں میں
یہہ طاقت نہ تھی کہ وہ خود روح القدس کسی کو بخشیں روح القدس بخشنیوالا خدا ہے اُس نے بخشی رسولوں کے ہاتھہ رکھنے
کے وسیلہ سے (ف۶) بعض وقت بیماریوں کے دفع کرنے کے لئے ہاتھہ رکھے گئے تھے (اعمال ۹-۱۷) اپنے ہاتھہ اُسپر
رکھہ کے کہنے لگا اے بھائی ساول خداوند یعنے یسوع نے جو تجھپر اُس راہ میں جس سے تو آیا ظاہر ہوا مجھے بھیجا ہے تاکہ تو پھر
بینائی پاوے اور روح القدس سے بھر جانے پھر (اعمال ۲۸-۸) اُسپر ہاتھہ رکھہ کے اُسے چنگا کیا (مرقس ۱۶-۱۸)
بیماروں پر ہاتھہ رکھینگے اور وے چنگے ہو جائینگے (ف) بعض وقت عہدوں کی تقرری کے لئے بھی ہاتھہ رکھے
جاتے تھے (گنتی ۸-۱۰) لاویوں کو خداوند کے آگے لا اور بنی اِسرائیل اپنے ہاتھہ لاویوں پر رکھیں (اعمال ۱۳-۳) اُن پر
ہاتھہ رکھہ کے اُنہیں رخصت کیا (۱ تمطاؤس ۴-۱۴) اُس نعمت سے جو تجھہ میں ہے اور تجھے نبوت کی راہ سے بزرگوں کے ہاتھہ
رکھنے کے ساتھہ ملی غافل مت ہو (۱ تمطاؤس ۵-۲۲) ہاتھہ کسی پر جلد مت رکھہ اور نہ اوروں کے گناہوں میں شریک ہو
اپنے تئیں پاک رکھہ (ف۸) رسولوں میں اور ڈیکنوں میں یہہ فرق رہا تھا کہ ڈیکن لوگ کسی پر ہاتھہ نہ رکھتے تھے اگرچہ اُنپر
ہاتھہ رکھے گئے تھے پر ہاتھہ رکھنے کا اختیار رسولوں میں اور بزرگوں میں تھا (اعمال ۸-۴ سے ۱۸) نکال کے دیکھو فیلبوس
ڈیکن تھا اُس کے وسیلہ سامری عیسائی ہوئے مگر ہاتھہ رکھنے کے لئے پطرس اور یوحنا اُن کی طرف بھیجے گئے فیلبوس
کو ہاتھہ رکھنے کی اجازت نہ تھی کیونکہ ڈیکن تھا (ف۹) ڈیکنوں کو صرف بپتسما دینے کا اختیار تھا (اعمال ۸-۳۶ و ۳۸)
فیلبوس نے خوجہ کو بپتسما دیا تھا (ف۱۰) ہاتھہ لینے دینے کا آلہ ہے کبھی اِس کے وسیلہ سے گنہگاروں نے اپنے گناہ قربانی
کے برہ پر رکھے اور کبھی اس کے وسیلہ سے لوگوں کو برکت دی گئی اور عہدے بخشے گئے اور استقامت کے ہاتھہ بھی رکھے
گئے پس وہ لوگ جو ہاتھہ رکھنے کے دستور سے شرماتے ہیں اور ایسے غیر مفید کام جانتے ہیں وہ اپنی چال اگلے بزرگوں
کے دستورات شرعیہ سے جدا نکالنا چاہتے ہیں اور نامناسب باتیں بولتے ہیں اُنکی تعلیم خطرناک ہے

(۷) اور خدا کا کلام پھیلا اور شاگردوں کا شمار یروشلم میں بہت ہی بڑھ گیا اور کاہنوں کا بڑا گروہ ایمان کا تابع ہوا

(کلام پھیلا) ترقی ہوئی جیسے مسیح فضل اور حکمت اور قد میں بڑھتا گیا تھا اسیطرح کلیسیا اُس کی بڑھتی جاتی ہے
(ف۱) پہلے کلیسیا میں کچھہ کڑکڑاہٹ ظاہر ہوئی مگر رسول لوگ کڑکڑاہٹ کی تحقیقات کے درپے نہیں ہوئے کہ کسکی خطا
ہے مگر وے انتظام آیندہ کے درپے ہو گئے اور اُنہوں نے بے پرواہی بھی نہیں کی اور نہیں کہا کہ ہم جھگڑے کی بات نہیں

سُننے جیسے اِسوقت بعض پادریصاحب کہدیتے ہیں کہ ہمارے سامہنے جھگڑے نہ لاؤ یا تحقیقات کے درپے ہوکے گلہ کو درہم برہم کرڈالتے ہیں مگر مسیحی روح یہہ سکھلاتی ہے کہ آدمی سب کمزور اور خطاکار ہیں اِسلئے بہتر ہے کہ جب کچھہ فساد ظاہر ہو تو ایک دوسرے کو معاف کرکے انتظام آیندہ کے درپے ہوجاؤ جیسے رسولوں نے کیا اور اسکا نتیجہ یہہ نکلا کہ کلام پھیلا اور کلیسیا میں ترقی بہت ہوئی ہاں بعض وقت لاچاری کے سبب سڑے ہوئے عضو کو کاٹنا پڑتا ہے پر اُنکو ادنی بات میں تحقیقات اور بڑی تفتیش کرکے بھائیوں کو پراگندہ کرنا اچھا نہیں ہے اِسکا علاج یہی ہے کہ آیندہ کی فکر کرنا (ف۲) کانٹوں میں کیسے خوبصورت گلاب کے پھول پیدا ہوتے ہیں اِسیطرح کلیسیا میں کڑکڑاہٹ سے جوش اور زندگی بڑھتی ہے اور کلیسیا بدی پر فتح پاتی ہے مخالفت کے وقت طاقت زیادہ نمایاں ہوتی ہے اور کلیسیا بڑھتی جاتی ہے (کاہنوں کا بڑا گروہ) یہہ وہ کاہن تھے جو بابل سے بعد جلاوطنی کے واپس آئے تھے اور یروشلم میں رہتے تھے وہ لوگ (۴۲۳۲) تھے (عزرا ۲-۳۶ سے ۳۹) اور اسوقت تک تو وہ بہت ہی زیادہ بڑھہ گئے ہونگے (ف) دیکھو کہ جب بزرگ لوگ آپ کو دنیا سے الگ کرکے دعا اور کلام کی خدمت میں مشغول ہوتے ہیں تو جماعت میں کیسی ترقی ہوتی ہے

۸ (۸) اور استیفان ایمان اور قوت سے معمور ہوکے بڑی بڑی کرامتیں اور نشانیاں لوگوں میں ظاہر کرتا تھا

(استیفان) جو اُن سات ستاروں میں زیادہ چمکدار ستارہ تھا اُسکا کام نہ صرف غریبوں اور بیماروں میں مدد دینے کا تھا مگر روحانی طاقت اور ایمان کے بڑھانے کا بھی وہ وسیلہ تھا کیونکہ وہ خود روحانی طاقت سے زیادہ تر بھرا ہوا تھا یہاں تک کہ اُس سے معجزات ظاہر ہوتے تھے (ف۱) رسول اسبات سے ناراض نہیں ہوئے کہ وہ ڈیکن ہوکے کیوں معجزات کرتا ہے بلکہ وہ بہت خوش تھے کہ اُس کے وسیلہ سے کلیسیا کا فایدہ اور مسیح کا جلال خوب ظاہر ہوتا تھا اگر کوئی بھائی ادنی درجہ کا ہو اور اُس سے خداتعالیٰ بڑے بڑے کام ظاہر کرائے تو بزرگوں کو نہیں چاہئے کہ حسد کریں کیونکہ یہہ بات راستی کے خلاف اور غرور کی ہے روح کی بات نہیں ہے (ف۲) ایک ڈیکن جو فضل اور روح سے معمور ہے زیادہ مفید ہے ہزار قسیسوں سے جن میں روح نہیں ہے

۹ (۹) تب اُس عبادت خانہ سے جو لبرٹینیوں کا کہلاتا ہے اور قورینیوں اور اسکندریوں اور اُنمیں سے جو کلکیہ اور اسیا سے آئے بعضے اُٹھہ کے استیفان سے بحث کرنے لگے

(عبادت خانے) خاص شہر یروشلم میں (۴۸۰) عبادت خانے تھے اور جلیل میں بھی بہت سے عبادت خانے

تھے اور اطراف میں بھی بہت سے تھے (لبرتینیوں کا کہلاتا تھا) یعنے آزادوں کا عبادت خانہ یہہ اُن یہودیوں کا عبادت خانہ
تھا جو آزاد ہوے تھے غلامی کی حالت سے اور توضیح یوں ہے کہ مسیح سے ۶۳ برس پہلے قیصر کے ایک سپہ سالار نے
جسکا نام پمپی تھا بیشمار یہودیوں کو قید کر لیا تھا اور یہہ قیدی اٹالیا میں پہونچے تھے اُس کے بعد وہ آزاد کئے گئے تھے
رومیوں کی غلامی سے چنانچہ چار ہزار یہودی اٹالیا سے پھر جلا وطن کئے گئے تھے ضرور اُنہیں سے اکثر لوگ یروشلم میں
آرہے تھے اور وہ لوگ اٹالیا اور روم کے آزاد لوگ کہلاتے تھے اُنکا وہ عبادت خانہ تھا (قورنیوں) یعنے شہر قورین
کے لوگ اِسکا ذکر (اعمال ۲-۱۰) کی ذیل میں کچھہ لکھا ہے (ف) اِس شہر قورین میں چوتھا حصہ باشندوں کا یہودی لوگ
تھے (اسکندریوں) یعنے شہر اسکندریہ کے یہودی لوگ (ف) اسکندریہ شہر میں بقول یوسیفس کے ایک لاکھہ یہودی
رہتے تھے اور اسکندریہ شہر میں پانچ بڑے محلے یا اطراف تھے جن میں تین محلے یہودیوں سے آباد تھے وہانکے یہودی
بھی اِس عبادت خانہ میں کچھہ تھے (کلکیہ) اِس شہر کا پایہ تخت ترسس تھا اور کلکیہ کے لوگ بھی وہاں تھے (ف)
گمان ہے کہ اِن میں پولوس بھی تھا کیونکہ یہہ لوگ اُس کے ملک کے تھے اور اکثر لوگ اپنے ملک کے لوگوں کے ساتھہ
رہتے ہیں (اعمال ۷-۵۸ و ۱۹- ۳۹) (آسیا) اِسکا ذکر دیکھو (اعمال ۱۶-۶) کی ذیل میں اسکا دوسرا نام لودیہ تھا
اور پایہ تخت اِسکا افسس تھا (ف) اتنی جگہ کے لوگ متفق ہو گئے کہ ستیفان کا مقابلہ کریں گویا وہ سب کا دشمن ہے
(ف) حسد اور رشک نے اُنہیں مخالفت پر اُبھارا (ف ۳) اکثر مدرسوں اور عبادت خانوں میں اطراف کے
لوگ جمع رہا کرتے ہیں اور جب عیسائیوں کی باتیں سنتے ہیں اور جلتے ہیں تو فساد پر آمادہ ہو جایا کرتے ہیں کیونکہ
ایسے مقاموں میں اکثر طالب علم لوگ اور عابد و زاہد لوگ رہتے ہیں اور اُن میں بہت تعصب ہوا کرتا ہے وہ آپ کو
بڑا عالم اور اپنے جتھہ کو دینداروں کا جتھا سمجھا کرتے ہیں اور آپ کو بڑا بحث کرنیوالا جانا کرتے ہیں پر جو کوئی بڑا بحث
کرنیوالا ہے وہ اکثر ایمان میں سست اور دینداری میں ظاہر پرست نفسانی آدمی ہوتا ہے الٰہی معرفت اور بات ہے اور
فیلسوفی اور علمیت اور بات ہے اِنمیں آسمان اور زمین کا فرق ہے پر یہہ لوگ نہیں جانتے وہ بڑی دینداری اپنی علمیت اور
اپنی عقلی تقریروں کو جانتے ہیں اور اپنی لسانی اور چرب زبانی اور نکتہ چینی اور لفظ گیری اور بحث لفظی کو معرفت سمجھتے
ہیں وے اندھوں کے اندھے رہنما ہیں اور وہ علم جو سب سے بڑا علم ہے اُسے جانتے بھی نہیں بلکہ جہل مرکب میں پھنسے
ہوئے کہتے ہیں کہ ہم جانتے ہیں ایسے ہی لوگ ہر جگہ میں زیادہ فساد کرتے ہیں

۱۰ (۱۰) پر وے اُس حکمت اور روح کا جس سے وہ کلام کرتا تھا سامنا نہ کر سکے

(سامنا نہ کرسکے) بڑے شہر کے بڑے معلم جو بڑی محنتیں اُٹھا کے دنیاوی علوم اور شرعی دقایق سیکھے تھے اور بہت سے لوگ تھے پر ایک سیّچے عیسائی کا سامنا نہ کر سکے کیونکہ وہ خدا کی حکمت سے بولتا تھا دنیاوی حکمت کی کیا طاقت ہے کہ الٰہی حکمت کا سامنا کرے سب نے ایک آدمی سے شکست کھائی کیونکہ اُنکی دانائی اگرچہ دنیاوی بڑی دانائی تھی پر خدا کی دانائی کے سامھنے بالکل نادانی تھی مسیح آپ اپنے اکیلے شاگرد میں بولتا تھا (ف ۱) اِسوقت بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے پنڈت جو مہاراج کہلاتے ہیں اور بڑے بڑے مولوی جو جناب فیضماب مشہور ہیں اور بڑے بڑے انگریزی کے لامذہب دہریئے جو بڑے معلم کہلاتے ہیں اور مشہور شخص بھی ہوتے ہیں ایک ادنیٰ کتاب فروش جاہل عیسائی کا سامنا نہیں کر سکتے وہ اُن کی حکمت کو ایک ادنیٰ سی بات سُنا کر برباد کر دیتا ہے اگر اگرچہ وہ نہ مانیں پر غور کے بعد معلوم ہو جاتا ہے کہ ضرور شکست کھائی کیونکہ خدا عیسائیوں میں ہے (ف ۲) پس اے بھائیو جب مسلمانی مدرسوں اور خانقاہوں وغیرہ کے علما بحث کرنے کو تم سے اُٹھیں تو خداوند یسوع مسیح کے نام سے تم بھی اُن کے سامھنے حاضر ہو جاؤ ضرور تمہاری فتح ہوگی ہاں گالیاں دینگے طعنے مارینگے ٹھٹھہ کرینگے مگر فتحیاب دلایل میں نہو نگے (ف ۳) یہہ ساری بھیڑ جولیت کی مانند تھی اور ستیفان بچہ کی مانند تھا داود کا نمونہ اُسنے خدا کے نام سے اُنہیں شکست دی (ف ۴) روح اور حکمت کا مقابلہ نہ کرسکے پس ستیفان نہ دنیاوی علم سے بحث کرتا تھا مگر روح سے اور حکمت الٰہی سے بولتا تھا اگر دنیاوی علوم سے بحث کرتا تو ضرور وہ اُسپر فتح پاتے پر اب اس نے فتح پائی اِسلئے چاہیئے کہ منادی ہماری روح سے ہو اور باطنی حکمت سے اور ہم دنیاوی حکمت سے ہرگز بحث نہ کریں روح بڑا ہتھیار ہے شیطان کا سر توڑنے کو (ف ۵) روح سے وے مغلوب ہوتے ہیں دلایل میں مگر روح دشمنی اور مخالفت اور سرکشی سے نہیں بچاتی ہے

۱۱ (۱۱) تب اُنہوں نے بعض مرد گانٹھے جو کہتے تھے کہ ہم نے اُسکو موسیٰ اور خدا کے خلاف کفر بکتے سُنا

(گانٹھے) شریر لوگ جب جواب سے لاچار ہوتے ہیں تو اپنا حقیقی ہتھیار جو فریب اور فساد اور خونریزی کا ہتھیار ہے اُٹھاتے ہیں مارنے کو اُٹھتے ہیں جعلسازی سے مقدمے نکالتے ہیں جھوٹے گواہ بنا کے تہمت کا مقدمہ پیش کرتے ہیں اور اِسی سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ شیطان کے فرزند ہیں کیونکہ تہمت لگانا شیطان کا کام ہے اور ایسے کام کے لئے مددگار بھی اُنہیں بہت ملجاتے ہیں کیونکہ وے دینداری کے لباس ہیں اور دین کی مدد کے حیلہ سے عوام کو اُبھارتے ہیں بلکہ خواص بھی اُنکی مدد کرتے ہیں (ف ۱) اسیطرح ایزبل نے مکاری سے نبات کے برخلاف لوگ گانٹھے تھے (۱ سلاطین ۲۱-۱۰) اُنہیں سکھلایا کہ تم کہو کہ ہم نے اُسے (موسیٰ اور خدا کے) خلاف کفر بکتے سُنا ہے کیونکہ ستیفان نے مسیح خداوند کو سُنے

عہدنامہ کا سر بتلایا تھا اور نئے عہدنامہ کو پرانے عہدنامہ کی جگہ میں قایم ہوا دکھلایا تھا (سُنا) کیا سُنا اس کا ذکر (آیت ۱۴) میں ہے (ف) یہہ لوگ جو معرفت سے بے نصیب اور بُرے دلکے آدمی ہیں سیدھی باتیں بھی سنکر اُلٹی بناتے ہیں

۱۲ (۱۲) اور لوگوں اور بزرگوں اور فقیہوں کو اُبھارا اور اُسپر چڑھکے پکڑا اور بڑی عدالتمیں لے گئے

(لوگوں کو اُبھارا) پہلے بحث کرنے کو جمع ہوئے اور جب مباحثہ میں بند ہوئے تو لوگوں کو اُبھارتے ہیں اور جھوٹھے گواہ بناتے ہیں کہ اُسے مارڈالیں (ف) یہودیوں میں ایسی شرارت کی روح آجتک چلی آتی ہے اور مسلمانوں میں بھی یہی روح ہے جو ہمارے ملک کے یہودی ہیں (ف) لوگوں سے مراد عام لوگ ہیں اور یہہ نئی بات ہے کیونکہ اب تک اگرچہ بزرگ لوگ مخالف تھے مگر عوام نے مخالفت نہیں کی تھی بلکہ عوام موافق تھے اور اسی لئے بزرگ ڈرتے تھے کہ شاید لوگ ہمیں سنگسار کریں پر اب لوگ بھی اُن کے ساتھ ہوگئے اکثر عوام کی نکیل ملّاؤں کے ہاتھ میں ہوتی ہے ہاں عین صلیب کے وقت عوام نے بھی کہا تھا کہ صلیب دے صلیب دے اور یہہ بھی بزرگوں کے اُبھارنے سے تھا اِسلئے بنیادِ مخالفت بزرگوں سے تھی (بڑی عدالت میں) لیگئے یعنے سانیڈرم میں جہاں کاہن اور بزرگ اور فقیہہ جمع تھے (ف) استیفان پر جو تہمت لگائی گئی یہہ وہی تہمت تھی جو مسیح پر لگائی گئی تھی کہ وہ کہتا ہے کہ میں ہیکل کو ڈھادونگا پس استیفان کے مقدمہ میں جو دعویٰ اور دلیل ہے اور فتویٰ ہے وہ موافق ہے اُسی مقدمہ کے جو مسیح کے ساتھ ہوا اس لئے اِستیفان مسیح کا ایک امانتدار گواہ تھا

۱۳ (۱۳) اور جھوٹھے گواہ کھڑے کئے جنہوں نے کہا کہ یہہ آدمی اس پاک مکان اور شریعت کے خلاف کفر بکنے سے باز نہیں آتا

ان لوگوں نے جھوٹھ بول کے استیفان کی باتوں کو الٹ کے بیان کیا جیسے مسیح کی باتوں کو الٹ دیا تھا داؤد کہتا ہے کہ وے میری باتوں کو کاٹتے ہیں اگرچہ شریر لوگ عیسائیوں کی سچی باتوں کو الٹ کے بُرے طور پر سناتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اُنپر داغ لگے اور لوگ اُنکی تحقیر کریں اور اُنہیں ایذا دیں مگر سچائی دب نہیں سکتی پھر بھی اُٹھتی ہے

۱۴ (۱۴) کیونکہ ہم نے اُسے یہہ کہتے سُنا کہ وہی یسوع ناصری اِس مکان کو ڈھائیگا اور اُن رسموں کو جو موسیٰ نے ہمیں سونپی بدل ڈالیگا

مطلق جھوٹی تہمت بنانا تو شریروں کو ذرا مشکل ہوتا ہی مگر وے سچی بات میں کسیقدر جھوٹھہ ملا کے کمی بیشی کے ساتھہ سنایا کرتے ہیں (ف) کذب آمیز سچائی بھی جھوٹھہ ہی اور اُس سے بڑا نقصان ہوتا ہی (ف) محمد صاحب نے اپنے قران میں اگرچہ بعض باتیں سچی بھی سُنائی ہیں پر چونکہ اُسمیں جھوٹھہ بھی ملا ہوا ہی اِسلئے وہ سب تعلیم خراب ہو گئی ہی اور روح کی ہلاکت کا سبب ہی (ف) معلوم ہوتا ہی کہ ستیفان نے کہیں اُن باتوں کا ذکر کیا ہی جو (متی ۲۱-۲۸ سے ۴۱ و ۲۲-۲ سے ۱۰ الخ) مذکور ہیں کہ اُن شریروں کو ہلاک کریگا اور اُنکا شہر پھونکدیگا لیکن اُنہوں نے اس مضمون کو اچھی طرح نہ سمجھا یا سمجھکے ایسی باتوں کی برداشت نہ کرسکے اور کہنے لگے کہ یہہ شخص ہمارے آبائی دین کا دشمن ہی (ف) اگرچہ اُسوقت مخالفت کرکے ستیفان کو مار ڈالا پر جو بات ستیفان کہتا تھا وہی اُن کے ساتھہ ہوئی کلیسیا کے دُکھہ اور ستیفان کی مصیبت فوراً تمام ہو گئی اور اُس سے نیک نتیجہ نکلا پر اُن شریروں کا حصہ ہمیشہ کی ندامت اور ہلاکت کا ہوا اِسیطرح ہر زمانہ میں دیکھا جاتا ہی کہ حقیقی ندامت مخالفوں کے ہاتھہ میں رہتی ہی اور عیسائی لوگ دُکھہ اُٹھا کے جلال میں پہونچتے ہیں ہمارے وقت کے مخالفوں کو بھی چاہئے کہ ان انجاموں پر نگاہ رکھیں

(۱۵) اور سبھوں نے جو عدالت میں بیٹھے تھے اُسپر نظر کرکے اُسکے چہرہ کو فرشتہ کا سا چہرہ دیکھا ۱۵

(فرشتہ کا سا چہرہ) عدالت کے بیچ میں کھڑا کیا گیا منصف لوگ چہرہ کو اُس مجرم کے دیکھتے ہیں فرشتہ کا سا چہرہ نظر آتا ہی نہ کچھہ غصہ ہی نہ گھبراہٹ ہی نہ خوف ہی بلکہ چہرہ پر نور چمکتا ہی (ف) ایسا منور چہرہ کیونکر ہو گیا اِس لئے کہ اُس کے دل میں پاک خوشی روح القدس کی بھری تھی اور دل کی تاثیر چہرہ پر نمایاں ہوا کرتی ہی اگر دل میں غم ہی تو چہرہ اُداس ہوتا ہی جب دل میں خوشی ہی تو چہرہ بشاش ہی اور جب حقیقی خوشی دل میں بشدت بھری ہی تو چہرہ فرشتہ کی مانند چمکتا ہی (ف) قریب تھا کہ ستیفان دنیا سے رخصت ہووے اور مقدسوں اور فرشتوں کی مجلس میں آسمان پر چلا جاوے پس اُسکا چہرہ فرشتہ کا سا چہرہ نظر آیا کیونکہ وہ شخص عنقریب فرشتہ کی مانند ہو کے آسمان میں جا بسنے والا تھا (ف) جب خوب اندھیری رات ہوتی ہی تو ستاروں کی چمک بھی زیادہ نظر آتی ہی اُسوقت یہودی شرارت کا اندھیرا خوب چھا رہا تھا اور ستیفان اُس اونچی صلیب کے وسیلہ سے آسمان کے کنارہ کی بلندی تک پہونچ گیا تھا اور حقیقی آفتاب کی کرنیں جو مسیحی برکات ہیں شدت سے اُسپر متوجہ تھیں اِسلئے جلال کا شعلہ اُسکے چہرہ پر نظر آیا اور فرشتہ کا سا چہرہ معلوم ہوا (ف) سورج جب غروب ہونے پر ہی تو اُسکا ایک عجیب جلال دکھلائی دیتا ہی جو دوپہر کو نہ تھا اب اُسپر نظر ٹھہرتی ہی اور پیارا معلوم ہوتا ہی اِسیطرح ستیفان مبارک بندہ اب غروب پر ہی اور اُسکا جلال نمایاں ہی (ف) دشمن اُسے مجرم ٹھہرا کے عدالت میں لائے ہیں

اور اُس کے گرد جھوٹے گواہ جمع ہیں اور تہمت کا داغ لگا کے اُسے خدا کا سخت گنہگار ثابت کرتے ہیں پر خدا اپنا جلال اُسکے چہرہ سے ظاہر کرکے ثابت کرتا ہی کہ میں اُس کے ساتھ ہوں اُس سے راضی ہوں اُسے آسمانی عزت میں لیتا ہوں پس جو باتیں اُسنے میرے حق میں کہیں وہ نہ مجھہ خدا کے حق میں کفر کا ہی بلکہ میں میری مرضی کے موافق بولا ہی اُن باتوں کے سبب سے میں تمہاری آنکھوں کے سامنے اُسے جلال میں لیتا ہوں پر تم اُن باتوں کے سبب سے اُسے کفر بکنیوالا بتلاتے ہو (ف) تم کہتے ہو کہ وہ موسیٰ کا مخالف ہی مگر میں اُسکا چہرہ موسیٰ کی مانند نورانی کرکے دکھلاتا ہوں کہ وہ موسیٰ کا مخالف نہیں (خروج ۳۴-۳۰) جو کوئی موسیٰ کا سچا مخالف ہی اُسکا چہرہ مثل موسیٰ کے نہیں ہو سکتا بلکہ تاریکی اُسکا حصہ ہی (ف) آیت (۱۳ و ۱۴) میں جو دعویٰ اُنہوں نے اُس کی نسبت پیش کیا تھا اُسکا جواب اسی وقت خود خدا نے عدالت کو دیدیا استیفان کے بولنے کی نوبت بھی ابھی نہیں آئی مگر تھوڑے ہیں جنکی آنکھہ کھلی ہی کہ خدا کے فرشتوں کو دیکھیں لیکن اپنی باطل عدالت کے لئے سب کے ہاتھہ ملیار ہیں کہ اُس کے پتھر ماریں (ف) اسوقت آنکھیں کھول کے دیکھو لو کہ مسیح کی ایک بھیڑ گرگان کہن کے درمیان کھڑی ہوئی ہی تو بھی خدا اُس کے ساتھہ ہی پس ای بھائیو خدا کو پیار کرو اپنے کو اُس کے سپرد کرو کہ وہ حقیقی رفیق اور سچا شفیق ہی

ساتواں باب

۱ (۱) تب سردار کاہن نے کہا کیا یہہ باتیں یونہیں ہیں

(۱ سے ۶۰) تک استیفان اپنا عذر سناتا ہی اور اُسکی شہادت کا ذکر ہوتا ہی (سردار کاہن نے کہا) سردار کاہن میر مجلس ہی مدعیوں کا دعویٰ سُنکر مدعا علیہ سے جواب طلب کرتا ہی کہ کیا یہہ باتیں جو تیرے حق میں تیرے مخالفوں نے کہیں اسطرح ہیں یا نہیں تو اُن کی بابت کیا عذر رکھتا ہی بول

۲ (۲) وہ بولا ای بھائیو اور باپو سُنو خدائے ذو الجلال ہمارے باپ ابراہیم پر جسوقت مسوپوتامیہ میں تھا اُس سے پہلے کہ حاران میں جا بسا ظاہر ہوا

(وہ بولا) مگر بولنے والا کوئی اور تھا (ف) دیکھو اِسوقت مسیح کی بات کیسی پوری ہوئی (متی ۱۰-۱۷) دے تمہیں

عدالتوں میں حوالہ کرینگے اور اپنے عبادت خانوں میں کوڑے مارینگے (لوقا ۱۲-۱۱) روح القدس تمہیں اُسی گھڑی
سکھلاویگی کہ کیا کہنا چاہئے (ف) مسیح اپنے وعدہ میں سچا ہی جو کچھہ اُسنے کہا وہ ہوا اور جو باقی ہی ضرور اپنے وقت پر ہوگا
(ف) ستیفان نے اِسوقت وہ دلیلیں نہیں سُنائیں جو اکثر ہم لوگ سُنایا کرتے ہیں مگر اُسنے تواریخ یہود کا خلاصہ پیش
کیا اور اُسی سے اُنہیں شکست دی کہ وے کٹ گئے (ف) روح القدس نے بہتر جانا کہ اِسوقت تواریخ یہود سے
جواب دیا جاوے کیونکہ علمائے دین حاضر ہیں اور اپنی تواریخات کو خوب یاد رکھتے ہیں اور اُسپر بڑا بھروسا اُنکا ہی
اور دین عیسائی کے رواج کا اب شروع ہی پس یہود کو دکھلایا جاوے کہ اُنکی تواریخات بھی مسیح کو ثابت کرتی ہی اور
وہ اُسکے باطنی معنے پر متوجہ نہیں ہیں اِسلئے غلطی میں ہیں (ف) اسوقت کلام الٰہی کی تفسیر روح القدس کے الہام
سے ستیفان سُناتا ہی ایسی تفسیر علمائے دین نے اپنی بحث لفظی کرکے اپنے بیہودہ خیالات کے نیچے دبا رکھی تھی خدا
آپ بھیدوں کو کھولتا ہی اور بتلاتا ہی کہ پرانے عہدنامہ کی تواریخ کیونکر سمجھنی چاہئے (ف) ستیفان کی تمام دلیلوں کا
خلاصہ یہہ ہی (۱) کہ دین یہود ضرور خدا سے ہی مگر میں اُس میں کچھہ زیادہ بہتری دکھلاتا ہوں جو اب تک تمہاری آنکھوں
سے پوشیدہ ہی (۲) تواریخ یہود شروع سے آخر تک یہہ بتلاتی ہی کہ یہودیوں نے خدا کا پورا مطلب نہیں سمجھا اور اُسکی عہد
شکن ہوکے ہمیشہ باغی رہے (۳) تسپر بھی خدا نے اپنی مرضی کو پورا کیا اُنہیں لوگوں کے وسیلہ سے جو اُسکی مخالفت
کرتے تھے (۴) تم نے مسیح موعود کو مارا اور اب اُس کے گواہوں کو مارکے باپ دادوں کی بدی کو پورا کرتے ہو
(۵) میں ہرگز موسیٰ کا دشمن نہیں ہوں بلکہ اُس کی حرمت کرتا ہوں حقیقت میں تم مخالف اُس کے ہو جو شریعت
سے پہلے بھی اور ہیکل سے پہلے اور آج تک بھی مخالفت کرتے ہو اور خدا کو رد کرتے ہو اور کلام میں فکر نہیں کرتے ہو
(وہ بولا) ایماندار ہمیشہ بولنے کو طیار ہی (۱ پطرس ۳-۱۵) ہمیشہ مستعد رہو کہ ہر ایک کو جو تم سے اُس امید کی بابت
جو تم میں ہی پوچھے فروتنی اور ادب سے جواب دو (ای بھائیو اور بابو) ادب اور فروتنی سے بولتا ہی (ف) یہاں لکھا ہی
کہ بولا مگر یونانی میں ہی کہ بولتا تھا (ف) جو کچھہ ستیفان نے بولا اُسکا خلاصہ یہاں نہیں لکھا گیا ہی مگر اُس کی ساری تقریر
یہاں مذکور ہی پس جو کچھہ اُسنے بولا صرف یہی ہی جو اِس ساتویں باب میں ہی (سُنو کہ خدائے ذوالجلال) وہ کہتے تھے کہ
وہ خدا کی نسبت کفر بکتا ہی اِسلئے روح القدس خدا کی بزرگی اور جلال سے اُسکا مُنہہ کھولتی ہی (ف) خدا کے بندے
ہمیشہ خدا کا جلال ظاہر کرتے ہیں اپنے حقیقی آقا کا نام بڑے ادب سے لیتے ہیں (ف) وہ کہتے ہیں کہ وہ خدا پر
کفر بکتا ہی ستیفان کہتا ہی کہ خدا ذوالجلال ہی یعنے وہ اپنی ذات میں آپ جلال رکھتا ہی (ف) بنی اسرائیل بھی
خدا کو ذوالجلال جانتے تھے اُسکا جلال شکینہ کے وسیلہ سے ظاہر ہوا تھا دیکھو (خروج ۲۴-۱۶ و ۱۷) خداوند

کا جلال کوہ سینا پر ٹھہرا اور بدلی اُسے چھہ دن تک ڈھانپے رہی اور ساتویں دن اُسنے بدلی میں سے موسیٰ کو بلایا اور خداوند کا جلال بنی اسرائیل کی نظر میں پہاڑ کی چوٹی پر دہکتی آگ کی مانند دکھائی دیتا تھا - اسی وقت سے بنی اسرائیل میں خدا سے ذوالجلال مشہور چلا آتا تھا لیکن اسوقت استیفان یہہ دکھلاتا ہی کہ خدا نہ صرف سکینہ کے وسیلہ سے ذوالجلال ظاہر ہوا ہی مگر پیدایش اور فضل کے کاموں سے بھی وہ ذوالجلال ظاہر ہی (مسوپوٹامیہ میں) یعنے خدا ے ذوالجلال ہمارے باپ ابراہیم پر مسوپوٹامیہ میں بھی ظاہر ہوا تھا (ف) توریت میں کہیں نہیں لکھا کہ ابراہیم پر خدا یتعالی مسوپوٹامیہ میں بھی ظاہر ہوا حاران میں ظاہر ہونے کا ذکر توریت میں ہی یہہ ایسی بات ہی جیسے (یہودا - ۱۴) میں حنوک کی پیشگوئی کا ذکر ہی اور توریت میں کہیں اُس کا ذکر نہیں ہی اِسی طرح موسیٰ کا اقرار بھی توریت میں نہیں ہی جس کا ذکر (عبرانی ۱۱-۲۴) میں ہی نہ الیاس کی دعا کہیں لکھی ہی جس کا ذکر (یعقوب ۵ - ۱۷) میں ہی مگر یہہ سب سچی باتیں ہیں یہودنے انکو اپنے آبا کی روایتوں سے تصدیق کیا تھا اور یہاں ہمارے لئے نئے عہدنامہ کے الہام کے آنے پر مہر ہوئی ہی (ہمارے باپ ابراہیم) یعنے میں بھی ابراہیم کا بیٹا ہوں جیسے تم ہو (ف) خدانے ایک آدمی ابراہیم کو بلایا تھا کہ سب قوموں کا باپ ہو کہ اُس کی نسل سے خدا کا فضل سب قوموں میں پہونچے (ف) خدا مسوپوٹامیہ میں اُسپر ظاہر ہوا یہودی جانتے تھے کہ خدا صرف کنعان میں ظاہر ہوا ہی اور اُس روایت کو بھی مانتے تھے کہ مسوپوٹامیہ میں بھی ظاہر ہوا پس بندگی کا طور ابراہیم نے نہ دل سے نکالا مگر خدا سے پایا شریعت ہیکل کی تعمیر سے پہلے دی گئی اور وعدہ الٰہی برکات کا جو ابراہیم سے ہوا وہ شریعت سے بھی پہلے ہوا (حاران میں جا بسا) کسدیوں کی اور سے نکلکے دیکھو (پیدایش ۱۵-۷) میں خداوند ہوں جو تجھے کسدیوں کے اور سے نکال لایا کہ تجھکو یہہ ملک میراث میں دوں (یشوعہ ۲۴-۳) میں سنے تمہارے باپ ابراہیم کو نہر کے پار سے لے کے کنعان کی ساری زمین کے درمیان اُس کی رہبری کی اور اُس کی نسل کو بڑھایا (نحمایا ۹-۷) تو وہ خداوند خدا ہی جس نے ابرام کو چن لیا اور اُسے کسدیوں کے اور سے نکال لایا اور اُسکا نام بدل کر ابرہام نام رکھا (ف) حاران کسدیوں کے اور سے پچاس میل کے فاصلہ پر تھا (ف) وہ یہہ دکھلاتا ہی کہ ہمارے ملک اور قوم اور خاندان سے خدا کا کیسا علاقہ ہی

۳ (۳) اور اُسکو کہا کہ اپنے ملک اور اپنے خاندان سے نکل اور اُس ملک میں جو تجھے دکھاؤنگا

۴ چلا جا (۴) تب کلدیوں کے ملک سے نکلکے حاران میں جا رہا اور وہاں سے اُس کے باپ کے مرنے کے بعد (خدا نے) اُسکو اِس ملک میں جس میں تم اب رہتے ہو پہونچایا

(باپ کے مرنے کے بعد) ابراہیم حاران سے نکلا اور کنعان میں آیا اور ابراہیم کی عمر ۷۵ برس کی تھی جب وہ حاران سے نکلا (پیدایش ۱۲-۴) اور ابراہیم جب حاران سے نکلا تو پچھتر برس کا تھا - پھر لکھا ہی کہ تارح ابراہیم کا باپ عمر میں (۲۰۵) برس کا ہوکے مرا ہی (پیدایش ۱۱-۳۲) تارح کی عمر دوسو پانچ برس کی ہوئی تب تارح حاران میں مرگیا - پھیر لکھا ہی تارح ستر برس کا تھا جب ابراہیم اور نحور و حاران اُس سے پیدا ہوئے تھے (پیدایش ۱۱-۲۶) پس ۷۰ + ۷۵ = ۱۴۵ کی چاہئے تارح کی عمر بوقت موت ۱۴۵ کی ہو نہ ۲۰۵ کی اگر وہ باپ کی موت کے بعد نکلا ہی جیسا متن میں لکھا ہی یہہ اعتراض یہاں پڑتا ہی اِسکا جواب یہہ ہی کہ تارح کی عمر (۷۰) برس کی نہ تھی جب کہ ابراہیم پیدا ہوا ہی (پیدایش ۱۱-۲۶) میں تارح کی اولاد پیدا ہونیکے وقت کا شروع لکھا ہی نہ ابراہیم کی پیدایش کا وقت اور ظاہر ہی کہ ابراہیم چھوٹا تھا نحور و حاران سے اُسکا نام اول میں اُسکی فضیلت کے سبب سے لکھا ہی حاصل یہہ ہی کہ ستر برس کی عمر تارح کی تھی جب اُس کی اولاد پیدا ہونی شروع ہوئی اور (۶۰) برس کے عرصہ میں اُس کے یہہ تین لڑکے پیدا ہوئے یعنے ابراہیم و نحور و حاران اور ابراہیم سب سے چھوٹا تھا پس وہ ضرور اپنے باپ کی (۱۳۰) برس کی عمر میں پیدا ہوا ہی اِسلئے کہ باپ (۲۰۵) برس کی عمر میں مرا ہی اور وہ بعد موت باپ کے (۷۵) برس کی عمر میں نکلا ہی اور اسمیں کچھہ شک نہیں ہی کہ یہہ تاویل نہایت صحیح ہی کیونکہ ابراہیم جب سو برس کا ہوا تب اُس کے اضحاق پیدا ہوا تھا اور اُسکی شادی ربقہ سے ہوئی تھی اور یہہ ربقہ ناحور کے چھوٹے بیٹے بیتوایل کی بیٹی تھی (پیدایش ۲۲-۲۲) پس اضحاق کا اپنے تایا کے چھوٹے پوتے کا ہم عمر ہونا خوب ظاہر کرتا ہی کہ ابراہیم اضحاق کا باپ ضرور تارح کے (۱۳۰) برس کی عمر میں پیدا ہوا ہی جس کی اولاد کی پیدایش کا شروع (۷۰) برس کی عمر میں ہوا تھا پس اعتراض کچھہ چیز نہیں ہی آیت کے سمجھنے کا پھیر ہی (ف) جو کوئی خدا پر ایمان رکھتا ہی اور اُس کی محبت اُس کے دل میں ہی وہ خدا کے حکم سے دنیاوی گھروں اور علاقوں سے نکلنے کو طیار ہی اور وہ سب چیزوں کی محبت میں سے بھی نکلتا ہی تاکہ اپنی حقیقی محبت خدا کی طرف دکھلاوے پر جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور اپنے علاقوں میں ایسے دھسے ہوئے ہیں کہ انہیں خدا کے لئے چھوڑ نہیں سکتے وہ اپنے دعوے میں سچے نہیں ہیں (ف) خدا نے ابراہیم کو اِسلئے نہیں بلایا کہ وہ کنعان کا باشندہ تھا یعنے نہ آنکہ وہ یہودی تھا اِسلئے بلایا گیا یہودا تو ابھی پیدا بھی نہیں ہوا جس سے یہودی نکلے ہیں مگر اِسلئے بُلایا کہ حقیقی یہودی ہوجاوے (ف) ہر ایماندار کی زندگی برابر مسافری ہی ہر مقام سے اُسے ہمیشہ کوچ کرنا ہوتا ہی جب تک کنعان میں نہ پہونچے وہ جو کہتے ہیں کہ ہم ہمیشہ یکساں رہتے ہیں اپنی عادات قدیمہ کو نہیں چھوڑتے وہ دنیا کے مقیم لوگ ہیں دنیا کے ساتھہ برباد ہونگے ایماندار ہمیشہ [illegible] میں ترقی کرتا ہی اور منازل باطنی کو طی کرتا ہوا خدا کی طرف سفر کرتا ہی اور ہمیشہ قربت [illegible] کرتا ہی

(۵) اور اُسکو کچھ میراث بلکہ قدم بھر کی جگہ اُس میں نہ دی پر وعدہ کیا کہ میں اُسے تیرے اور تیرے بعد تیری نسل کے تصرف میں کر دونگا اگرچہ اُس کے کوئی لڑکا نہ تھا

(قدم بھر کی جگہ اسمیں نہ دی) مگر مکفیلہ کا مغارہ اُس نے مول لیا خدا کی طرف سے مفت نہیں دیا گیا اور وہ بھی قبرستان کے لئے تھا جہاں مردے گاڑے نہ زمینداری کی زمین جہاں سے شان شوکت پیدا کرے (ف) خدا کے لوگ دنیا میں ایسے رہتے ہیں جیسے مسافر سرائے میں رات بتاتے ہیں اُن کی میراث خود خدا ہی (پر وعدہ کیا) جسمانی ملک کے دینے کا تاکہ آسمانی چیزوں کا نمونہ دکھلاوے جسمانی بات سے روحانی بات سکھلاوے (ف) کب وعدہ کیا جبکہ لڑکے موجود نہ تھے پس ملک کنعان اور نسل ہر دو وعدہ کی بات تھی اور ابراہیم نے ایمان سے اِس وعدہ کو قبول کیا (ف) بے ایمان آدمی سب کچھ نقد مانگتا ہی اور وعدہ پر کامل یقین نہیں کرتا اُسے شک رہتا ہی کہ ملے یا نہ ملے مگر ایماندار الٰہی وعدہ کو ایسا قبول کرتا ہی جیسے نقد پایا (ف) دیکھو خدا کی عزت ایمان کرتا ہی اور خدا ایمان کی عزت کرتا ہی پر بے ایمانی خدا کی بےعزتی کرتی ہی اِسلئے بے ایمان خدا کے سامھنے بے عزت ہی

(۶) پر خدا نے یوں فرمایا کہ تیری نسل بیگانے ملک میں پردیسی ہوگی وے اُن کو غلامی میں رکھینگے اور چارسو برس تک بدسلوکی کرینگے

(یوں فرمایا) یہہ خبر (پیدایش ۱۵-۱۳) میں لکھی ہی (ف) یہہ بیان کچھ مشکل ہی اور فکر طلب ہی اِسلئے کہ بنی اسرائیل مصر میں صرف (۲۱۵) برس رہے تھے نہ چارسو برس لیکن ستیفان یہہ نہیں کہتا کہ مصر میں چارسو برس رہینگے اور نہ (پیدایش ۱۵-۱۳ و ۱۶) میں یہہ لکھا ہی مگر سفر کا ذکر ہی کہ چارسو برس تک ہوگا پس وعدہ کے دن سے مصری اخراج تک چارسو تیس برس ہوتے ہیں اور یہی مطلب ہی اور محققوں نے اِس بات کی تحقیق اِسطرح پر کی ہی

کہ ابراہیم حاران میں رہا	۵ برس
پھر کنعان میں تا تولد اسمعیل	۱۱ برس
پھر اسمعیل سے تولد اسحاق تک	۱۴ برس
پھر یعقوب کی پیدایش تک	۶۰ برس

پھر یوسف کی پیدایش تک	۹۰ برس
پھر یوسف کی موت تک	۱۱۰ برس
پھر موت یوسف سے موسیٰ کے تولد تک	۶۰ برس
پھر موسیٰ کے تولد سے خروج تک	۸۰ برس
	۴۳۰

(۷) پھر خدا نے کہا کہ اُس قوم سے جسکے وے غلام ہونگے میں مواخذہ کرونگا اور بعد اُس کے وے باہر آوینگے اور اسی جگہ میری بندگی کرینگے

(مواخذہ کرونگا) خدا جسکا مواخذہ کرے اُسکا کیا ٹھکانا ہے کیونکہ خدا جب اپنے عصا سے کام کرتا ہے تب آگ میں ڈالدیتا ہے یہاں سے مصریوں کی سزا کا وزن دیکھنا چاہئے (اسی جگہ) اسی جگہ سے مراد یہاں پر بظاہر ملک کنعان ہے مگر اس کی تفسیر ٹھیک موسیٰ پر خدا نے ظاہر کی کہ اسی جگہ سے مراد کوہ حوریب تھا (خروج ۳-۱۲ و ۱۸ و ۷-۱۶) (ف) اب روح وراستی کے ساتھہ ہر کہیں عیسائی لوگ خدا کی بندگی کرتے ہیں (یوحنا ۴-۲۱) کے موافق

(۸) اور اُسکو ختنہ کا عہد دیا اور اسطرح اُس سے اضحاق پیدا ہوا اور آٹھویں دن اُسنے اُسکا ختنہ کیا اور اضحاق سے یعقوب اور یعقوب سے بارہ گھرانوں کے سردار پیدا ہوئے

(ختنہ کا عہد دیا) دیکھو (پیدایش ۱۷-۱۰) یہہ ختنہ ایک ظاہری نشان تھا جیسے اب اسکے عوض بپتسما ایک ظاہری نشان ہے پس ختنہ الہی عہد کا ایک دینی نشان تھا اور ایمان کا بھی نشان تھا اور الہی اطاعت کا نشان تھا اور اصلی گناہ کا بھی نشان تھا جس سے ہماری اصلی سرشت ظاہر ہوتی ہے اور یہہ نشان جدائی کا سبب بھی تھا جس سے خدا کے لوگ اور دنیا کے لوگ پہچانے جاتے تھے اور یہہ بھی نشان تھا کہ اسے حاصل کر کے لوگ یہودی قوم میں داخل ہوتے تھے یہہ ایک مُہر تھی خدا کے لوگوں پر اسی مُہر کے سبب سے قوم ابراہیم ممتاز رہا سب قوموں سے اور برکت کا فرزند جو اس قوم سے نکلنے والا تھا یعنے مسیح اسلئے بھی یہہ قوم ظاہری بعض نشانوں سے ممتاز رکھی گئی

(۹) اور سرداروں نے ڈاہ سے یوسف کو مصر میں بیچا پر خدا اُس کے ساتھہ تھا

(مصر میں بیچا) حال آنکہ مدیانیوں کے ہاتھہ بیچا جو مصر کو جاتے تھے نہ مصر میں بیچا لیکن مصر میں پہنچے جانیکا وسیلہ مدیانیوں کے ہاتھہ بیچا جانا ہوا اِسلئے اُنہوں نے مصر میں بیچا جیسے یہودیوں نے مسیح کو مصلوب کیا کہ پیلاطوس کے ہاتھہ میں سونپا یوسف آپ کہتا ہی کہ تم نے مجھے مصر میں بیچا (پیدائش ۵۴-۴) (ف۱) یہہ پہلی بات ہی جو استیفان بتلاتا ہی کہ یہودیوں نے خدا کا مطلب نہیں سمجھا بلکہ سرکشی کی لیکن خدا نے اُن کی سرکشی میں سے بھی اپنا مطلب نکالا (ف۲) آدمی ہمیشہ نیکی سے دشمنی کرتا ہی اور یہی سبب ہی کہ دینداری کی چال چلنے والے ہمیشہ دُکھہ پاتے ہیں (۲ تمطاوس ۳-۱۲) اور یہہ دشمنی نہ صرف غیروں سے مگر آدمی کے گھر ہی کے لوگوں سے ہوا کرتی ہی کیونکہ اگرچہ ایک لہو بھائی بہنوں میں ہوتا ہی مگر ایک روح نہیں ہوتی ہی (ف۳) ڈاہ سے بیچا ڈاہ کرنا بڑا گناہ ہی مسلمان لوگ ان بارہ سرداروں کو بھی بارہ پیغمبر جانتے ہیں اور پیغمبروں کی عصمت کے قایل ہیں مگر یہاں لکھا ہی کہ اُنہوں نے ڈاہ کی یہہ گناہ اُنسے ہوا یہہ نہایت حماقت کا خیال ہی کہ پیغمبر پاک ہوتے ہیں وہ بھی گنہگار ہیں مگر خدا اُن کے گناہ بخش کے اُنہیں اپنے پاس جگہ دیتا ہی نہ آنکہ اُن سے گناہ کبھی سرزد نہیں ہوسکتا وہ مجبور ہیں (ف۴) استیفان اشارہ کرتا ہی مسیح پر بھی کہ جیسے مصر میں بھائیوں نے یوسف کو بیچا یہی حال مسیح کا ہوا کہ یہودیوں نے اپنے منجی کو مصلوب کیا

۱۰ (۱۰) اور اُسے اُس کی سب مصیبتوں سے نکالا اور اُسے مصر کے بادشاہ فرعون کے حضور مقبولیت اور حکمت بخشی اور اُسنے اُسے مصر اور اپنے سارے گھر کا مختار کیا

یہہ وہی مطلب ہی کہ وہ پتھر جسے معماروں نے رد کیا کونے کا سرا ہوا (ف) آدمیوں کی ساری ڈاہ خدا کا مطلب روک نہیں سکتی

۱۱ (۱۱) اور سارے ملک مصر اور کنعان میں کال پڑا اور بڑی مصیبت آئی اور ہمارے باپ دادونکو کھانا میسر نہیں ہوتا تھا

(کھانا میسر نہیں ہوتا تھا) دیکھو ابراہیم کے بچے بھی بھوکھے مرتے تھے وبا اور دُکھہ جو دنیا میں آتا ہی بھلے لوگوں میں بھی آتا ہی کال قحط سارے ملک میں تھا تب خدا کے لوگ بھی مصیبت میں تھے پر راستباز لوگ دُکھہ میں بھی تسلی پاتے ہیں اور تکلیفات سے کچھہ سیکھتے ہیں اور پاک صاف ایمان میں نکلتے ہیں پر شریر چلاتے ہیں اور حکمت نہیں سیکھتے اور انجام ابدی دُکھہ ہوتا ہی

۱۲
۱۳

(۱۲) سو جب یعقوب نے سُنا کہ مصر میں اناج ہے تو پہلی بار ہمارے باپ دادوں کو بھیجا (۱۳) اور دوسری دفعہ میں یوسف نے اپنے تئیں اپنے بھائیوں پر ظاہر کیا اور یوسف کی نسل فرعون کو معلوم ہوئی

اسی طرح پہلی آمد میں مسیح کے ساتھ بھائیوں نے یعنے یہودیوں نے بدسلوکی کی اور اُسے نہیں پہچانا وہ دوسری آمد میں آپ کو ظاہر کریگا

یوسف مسیح کا نمونہ تھا

(۱) فروتنی میں - اُسنے بھائیوں کو بہت فروتنی دکھلائی پر اُنہوں نے اُسپر رحم نہ کیا - مسیح نے کسقدر فروتنی دکھلائی پر یہودی سخت ہے

(۲) باپ کا پیارا بیٹا تھا - سب بھائیوں سے زیادہ باپ نے اُسے پیار کیا جیسے مسیح خداوند باپ کا پیارا بیٹا تھا جس کی نسبت دوبارہ آواز آئی

(۳) یوسف کو بھائیوں نے ٹھٹھہ میں اُڑایا - مسیح کے ساتھ گھٹنے ٹیک کر اُنہوں نے بہت ٹھٹھہ کیا اور بیعزتی کی

(۴) یوسف طفلی سے اپنی آیندہ بزرگی کی بابت واقف تھا اور اُس کے اظہار کے سبب ایذا اُٹھائی - مسیح خداوند نے اپنی آیندہ حالتِ سربلندی کی خبر دیکر کسقدر جفا سہی

(۵) یوسف جیلخانہ میں گیا تو بھی نکلکر سرفرازی پائی - مسیح موت کے پنجے میں پھنسا تو بھی نکلا اور الٰہی تخت پر جا بیٹھا

(۶) یوسف کے عروج میں بھائی سجدہ کرنے کو آئے - مسیح کے عروج میں بھی بھائی سجدہ کرنے کو آتے اور جب وہ آویگا سب گھٹنے اُس کے سامنے جھکینگے

(۷) جنہوں نے یوسف کو دُکھ دیا جب سربلندی میں دیکھا تو سجدہ کیا اور یوسف نے اُنہیں دل سے معاف کر کے مناصب بخشے - اِسیطرح مسیح کو دکھ دینیوالے جب توبہ کرتے ہیں تو اُس سے بڑی سرفرازی پاتے ہیں

(ف) خدا نے مسیح کے واقعات کا ایک نقشہ سا یوسف میں کھینچکر دکھلایا تھا تو بھی یہودی نہ سمجھے - آدمی کے دل کا حال بُرا ہے بغیر الٰہی طاقت کے کون اُس کے اسرار کو سمجھ سکتا ہے ہم اپنے روز کی سرکشی کے سبب نادم ہیں

۱۴

(۱۴) تب یوسف نے اپنے باپ یعقوب اور اپنے سارے گھرانے کو جو پچھتر شخص تھے بُلوا بھیجا

(۷۵) پر لوگ بحث کرتے ہیں کہ کسطرح سے اُنکی (تعداد ۷۵) ٹھہرتی ہے حالانکہ جو لوگ یعقوب کے ساتھہ مصر میں آئے تھے (۶۶) تھے موجب (پیدائش ۴۶-۲۶ کے) اور (آیت ۲۷) میں ہے کہ یوسف و یعقوب اور منسی اور افرائیم اُنکے ساتھہ ملکے (۷۰) ہوئے تھے پر یہاں (۷۵) بتلائے گئے ہیں یہہ پانچ کون ہیں جواب پیدائش میں صرف یعقوب اور اُس کی نسل کا ذکر ہے اور وہ ضرور (۷۰) ہیں مگر ستیفان کل آنیوالوں کا ذکر کرتا ہے اور (۷۵) میں یعقوب و یوسف اور افرائیم و منسی کو شامل نہیں کرتا ہے اور اس صورت میں ظاہر ہوتا ہے کہ نو عورتیں بھی تھیں پس کل لوگ نسل اور غیر نسل جو آئے (۷۵) تھے شاید کوئی کہے کہ گیارہ عورتیں چاہئیں کیونکہ گیارہ بھائی تھے جواب یہہ ہے کہ یہودا کی عورت تو مر گئی تھی اور ایک کی شادی شاید ابتک نہ ہوئی ہو یا اُس کی بھی مر گئی ہو غرض نو عورتیں تھیں نہ دس - اِسکے سوا بعض مفسروں نے اور تاویل بھی کی ہے پر یہہ تاویل اقرب ہے جو بیان ہوئی

۱۵
۱۶

(۱۵) اور یعقوب مصر میں جا اُترا اور وہ اور ہمارے باپ دادے وہاں مر گئے (۱۶) اور وے شخیم میں لوالائے اور اُس مقبرے میں رکھے گئے جسکو ابیرہام نے بنی عمور شخیم کے باپ سے نقد دیکے مول لیا تھا

شخیم یا شکم وہی ہے جسے سخار یا سکار کہتے ہیں (یوحنا ۴-۵ و ۶) (ف ۱) یہاں ستیفان باپ دادوں کا قبرستان بتلاتا ہے نہ یعقوب کا ہاں اُس کے مرنے کی جگہ کا تو ذکر کرتا ہے کہ وہ مصر میں ہوا مگر کہاں دفن ہوا اسباط کا ذکر چھوڑ کر صرف باپ دادوں یعنے بارہ بیٹوں کا قبرستان بتلانے لگا کہ وہ سب سکم میں دفن ہوئے ہیں توریت میں سوا اے یوسف کے اوروں کی قبرگاہ کا ذکر نہیں ہے صرف یوسف کا ذکر ہے کہ وہ سکم میں دفن کیا گیا ہے دیکھو (یشوع ۲۴-۳۲) کو (ف ۲) یعقوب سکم میں دفن نہیں ہوا بلکہ وہ مکفیلہ کے مغارے میں دفن ہوا ہے جو حبرون ہے دیکھو (پیدائش ۴۷-۳۰ و ۴۹-۱۹ سے ۳۲ و ۵۰-۱۳ کو) اب تک اِس مقام پر ابراہیم و سارہ اور اضحاق و ربقہ اور یعقوب و لیا کی قبریں ہیں وہاں یعقوب کے بارہ بیٹوں کی قبریں نہیں ہیں (دیکھو پیدائش ۴۹-۳۰ و ۳۱) (ف ۳) پس قبرستان دو ہیں ایک مکفیلہ کے مغارے میں دوسرا سکم میں ستیفان کا ذکر ہے دوسرے قبرستان کے بیان میں کہ وہاں ہمارے باپ دادے دفن ہیں جیروم صاحب جو مسیح کی چوتھی صدی میں ہیں ذکر کرتے ہیں کہ سکم میں اِسوقت تک بارہ بزرگوں کی قبریں ہیں اور کوئی محدث بھی نہیں لکھتا کہ بارہ بزرگ مکفیلہ کے مغارہ میں مدفون ہیں اور نہ یہہ ستیفان کا مطلب ہے بلکہ وہ صاف بتلاتا ہے کہ ہمارے باپ دادے شخیم میں رکھے گئے ہیں اور جیروم گواہی دیتا ہے کہ وہاں اُنکی قبریں ہیں - بلکہ وہاں ایک قربانگاہ بھی بنی ہوئی ہے (ف ۴) یہاں لکھا ہے کہ یہہ قبرستان ابراہیم نے مول لیا تھا پر توریت میں مکفیلہ کے مغارے کی

نسبت ضرور لکھا ہے کہ اُسے ابراہیم نے خریدا تھا اِس سکم کے قبرستان کی نسبت ذکر نہیں ہے کہ ابراہیم نے مول لیا تھا بلکہ اس جگہ کی نسبت یوں لکھا ہے کہ یعقوب نے مول لیا تھا (پیدایش ۳۳-۱۸ سے ۲۰، جہاں اُسکا ڈیرہ پھیلا تھا اُسنے اُس کھیت کو سکم کے باپ حمور کے لڑکوں سے سو قسیتوں پر مول لیا وغیرہ - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اِس جگہ کو بھی ابراہیم نے مول لیا تھا مگر بعد موت ابراہیم کے اُس زمین کے مالکوں نے اُسے دبا لیا پھر یعقوب نے اپنے زمانہ میں اپنے دادا کی زمین دبائی ہوئی قیمت دیکر خریدی اور شاید اسکے بعد پھر اُس علاقہ کے لوگوں نے دبا لیا کیونکہ پھر اسکی نسبت لکھا ہے کہ یعقوب نے تلوار کے زور سے چھڑائی (پیدایش ۴۸-۲۲) اس کے سوا میں نے تجھے تیرے بھائیوں کی بہ نسبت ایک حصہ جو میں نے اموریوں کے ہاتھ سے اپنی تلوار اور کمان سے نکالا زیادہ دیا - پس یہہ حصہ دبایا ہوا نکالا گیا ہے جو یوسف کو بخشا گیا اور یوسف اپنے اُسی حصہ میں مدفون بھی ہوا اور اُس کے سب بھائی بھی (ف) یہہ حمور جو حمور لکھا ہے کوئی دوسرا شخص ہے کیونکہ سکم کا حمور نہ نام ہے بلکہ لقب ہے سکم کے حکام کا جیسے مصر کے سب بادشاہ فرعون کہلاتے تھے ایسے ہی سکم کے حکام حمور کہلاتے ہیں (ف) ستیفان بتلاتا ہے کہ یہہ دوسرا قبرستان ابراہیم نے لیا تھا پس وہ اُس کی پہلی خرید کا ذکر کرتا ہے اور دوسری خرید اور جنگ سے لینے کا جو یعقوب سے ہوا ذکر نہیں کرتا کیونکہ یہہ سب چھوڑنا ہے خریدنا وہی درست تھا جو ابراہیم سے ہوا جسکا ذکر توریت میں نہیں ہے خانگی بات تھی جو اُسوقت کی قوم کو بھی معلوم تھی

(۱۷) پس جب وعدہ کا وقت جس کی خدا نے ابراہیم سے قسم کھائی تھی نزدیک آیا لوگ مصر میں بڑھنے اور بہت ہونے لگے

(۱۷ سے ۳۶) تک دوسرا حصہ بیان کا ہے پہلا حصہ تمام ہوا جو ابراہیم کی بلاہٹ سے آبا و اجداد کی موت تک تھا اب مصر کا ذکر ہے اور قوم کے بڑھنے کا بیان ہے جو دخول مصر سے خروج تک شامل ہے (بڑھنے اور بہت ہونے لگی) کسوقت بہت بڑھنے لگی جب باپ دادے مر گئے اور یوسف کے قدر دان حکام جاتے رہے اور ایذا دینیوالے حکام جو یوسف کی بزرگی سے ناواقف تھے پیدا ہو گئے اور بنی اسرائیل مصیبت میں پھنس گئے اور غلامی اور تکلیف کا زور ظاہر ہوا یعنے (۲۱۵) برس کے عرصہ میں جو نہایت دُکھ کا وقت تھا (ف) دُکھ کے وقت کلیسیا بہت بڑھتی ہے دُکھ دینداروں میں ترقی کا باعث ہے ہماری تکلیفوں کے وقت آسمان سے بہت مدد آتی ہے (ف) شروع میں (۷۰) شخص تھے خروج کے وقت سوائے عورتوں اور بچوں کے چھ لاکھ ہو گئے تھے صرف عرصہ (۲۱۵) برس کے میں (ف) چار سو برس جس کا ذکر (پیدایش ۱۵-۱۳) میں ہے ابراہیم کی بلاہٹ سے خروج تک کا ہے اِس عرصہ میں دیکھو کسقدر لوگ بڑھ گئے ایک آدمی

سے کتنے لوگ ہو گئے کتنا زور آگیا یہہ خدا کی قدرت ہی (ف) لوگ بڑھنے لگے وہ بات پوری ہونے لگی کہ تیری اولاد کو میں بہت بڑھاؤنگا دیکھو خدا کا وعدہ بغیر پورا ہوئے نرہا خدا وعدہ وفا ہی وہ صادق القول ہی اگرچہ اسقدر دیری میں وعدہ پورا ہوا تو بھی ہوا پس بے ایمان آدمی فدا ہو نہیں آوے کہ خدا جسنے جزا اور سزا کا وعدہ کیا ہی اگرچہ ابھی جزا و سزا نظر نہیں آتی ضرور وقت آویگا کہ یہہ وعدہ بھی پورا ہوگا (ف) دیندار امید میں مرجاتے ہیں اور سالہا سال اُنکی موت پر گذر گئے ہیں ستانیوالے بھی دُکھہ دیکر مرجاتے ہیں اور بڑا عرصہ ہوگیا ہی کہ اُن کی سزا نہیں دیکھی گئی مگر ضرور وقت آویگا جب ہم اُس وعدہ کی تکمیل دیکھینگے بے ایمان اوچھا برتن معرفت سے بے نصیب آدمی سب کچھہ جلدی مانگتا ہی پر ایماندار گہرا اور پر مغز با معرفت شخص ایمان اور امید کو آخر تک تمام کے فرمانبرداری میں رہتا ہی اور وہی مبارک ہی

۱۸　(۱۸) اُسوقت تک کہ دوسرا بادشاہ اُٹھا جو یوسف کو نہ جانتا تھا

(دوسرا) یعنے دوسری قوم کا بادشاہ پہلے خاندان کی بادشاہت دوسو برس کے عرصہ میں تمام ہوگئی اب دوسرا بادشاہ اُٹھا ہی (نہ جانتا تھا) یعنے یوسف کی شکرگذاری سے ناواقف تھا جس کے وسیلہ ملک آباد رہا (ف) سچ ہی کہ بڑے بڑے کاموں کی شکرگذاریاں لوگ ایک عرصہ کے بعد بھول جاتے ہیں

۱۹　(۱۹) اُسنے ہماری قوم سے فطرت کرکے ہمارے باپ دادوں سے یہانتک بدسلوکی کی کہ اُس نے اُن کے بچوں کو پھنکوا دیا تاکہ جیتے نرہیں

(بچوں کو) یعنے صرف لڑکوں کو نہ لڑکیوں کو بھی (ف) یہہ خونریزی اُسی خونریزی کے مانند ہوئی جو بیت اللحم میں ہیرودیس سے ہوئی تھی (فطرت کرکے) یعنے شرارت کی چالاکی یا ہوشیاری کرکے تاکہ اسرائیل کی کثرت کے خطرہ سے آپ کو اور اپنے ملک کو بچاوے اسیطرح ہیرودیس کی کوشش ہوئی

۲۰　(۲۰) اُسوقت موسیٰ پیدا ہوا اور نہایت خوبصورت تھا اور تین مہینے تک اپنے باپ کے گھر میں پلا

(اُسوقت) یعنے ایسی مصیبت اور تنگی کے وقت میں خدا سے مدد آئی (موسیٰ پیدا ہوا) جب نہایت دُکھہ بڑھجاتا ہی تب موسیٰ پیدا ہوتا ہی کہ (لکل فرعون موسیٰ) دیکھو کیا لکھا ہی (یشعیا ۵۹–۱۶ میں) اور اُسنے دیکھا کہ کوئی آدمی نہیں اور تعجب کیا کہ کوئی شفاعت کرنیوالا نہیں سو اُسی کے بازو نے اُس کے لئے نجات حاصل کی (نہایت خوبصورت تھا)

نہ صرف آدمیوں کے سامنے مگر خدا کے سامنے نہایت خوبصورت تھا (ف) یوسیفس مورخ یہودی کہتا ہو کہ جب موسیٰ بازاروں میں پھرتا تھا تو لوگ کام چھوڑ کر اُسکی طرف دیکھتے تھے کیونکہ نہایت خوبصورت تھا (تین مہینے تک باپ کے گھر میں پلا) اگرچہ سب لڑکوں پر فرعون کی طرف سے موت کا فتوےٰ تھا تو بھی اُس کے والدین نہ ڈرے خدا نے اُنہیں جرات بخشی اور اپنے بندہ کی عین آگ میں حفاظت کی (ف) آخر کو ماں باپ نے بھی ڈر کر پھینک دیا پر حقیقی باپ جو اسمٰعیل ہو اُسنے نہیں پھینکا ظاہر ہو کہ موسیٰ کے والدین نے خدا پر بھروسہ کیا کہ وہ اُسے کیونکر جلا سکتا ہو ہم نہیں بچا سکتے مگر اے خدا تو بچالے ہم تیری قوت کی طرف تاکتے ہیں کیونکہ لاچار ہیں اسے ایمان کا پھل کیا خوب نظر آیا اور کیسی عمدہ راہ خدا نے نکالی خدا کارساز اور حکیم ہو اُسپر ایمان کے ساتھ تاکنا عمدہ کامیابی کا باعث ہو (ف) دیکھو ستیفان کے مدعی کہتے تھے کہ ستیفان موسیٰ کا مخالف ہو مگر وہ موسیٰ کی کیسی عزت کرتا ہو وہ تو بتلاتا ہو کہ وہ خدا کی طرف سے ہمارے باپ دادوں کی مخلصی کے لئے مددگار ہو کے آیا تھا پس وہ نہ اُسکا مخالف ہو مگر مداح ہو

۲۱ (۲۱) اور جب پھینکا گیا فرعون کی بیٹی نے اُسے اُٹھا لیا اور اُسکو اپنا بیٹا کر کے پالا

(پھینکا گیا) کیونکہ چھپانا مشکل ہوا (خروج ۲-۳) (ف) جس کی زندگی خدا چاہتا ہو کوئی دشمن اُسے مار نہیں سکتا (فرعون کی بیٹی نے) جسکے باپ نے حکم دیا تھا کہ بچے مارے جاویں اُسی کے محل میں وہ پالا جاتا ہو پرورش پاتا ہو فرعون سمجھا ہوگا کہ میں بڑی ہوشیاری کرتا ہوں مگر خدا اُس کے ساتھ کیا کرتا ہو (ف) دو ارادے کیسے یہاں پر صاف صاف ظاہر ہیں جنمیں بڑی مخالفت ہو اور باطنی ارادہ کیا غالب ہو (ف) یہودی بھی جانتے تھے کہ ہم بڑی ہوشیاری کرتے ہیں کہ نصرانیوں کی بدعت کو برباد کرتے ہیں مگر وہی خدا کا پاک دین جسے وے برباد کرتے ہیں اُنہیں کے درمیان پالا جاتا ہو (ف) اِسوقت ہندوستان میں عیسائی دین باوجود سخت مخالفت کے کیسی خوبی کے ساتھ خدا کی قدرت سے پرورش پا رہا ہو

۲۲ (۲۲) اور موسیٰ نے مصریوں کی ساری حکمت میں تربیت پائی اور کلام و کام میں قوی تھا

اِس آیت کا مضمون توریت میں نہیں لکھا ہو تو بھی عقل کہتی ہو کہ سب بیان حق ہو اِسمیں کچھ بھی شبہ نہیں ہو (مصریوں کی حکمت) اُسوقت مصریوں کی دانائی دنیا میں ضرب المثل تھی جیسے ہمارے زمانہ میں انگریزوں کی دانائی ضرب المثل ہو کہ دانایان فرنگ کہتے ہیں (ف) پانچ سو برس تک مصریوں کی دانائی دنیا میں ضرب المثل رہی ہو یعنے اِسوقت

سے سلیمان کے عہد تک پر جب سلیمان کی حکمت ظاہر ہوئی تو مصریوں کی دانائی دب گئی (ف) ایک محقق جسکا نام فیلو ہے کہتا ہے کہ موسیٰ نے نہ صرف مصری معلموں سے تعلیم پائی بلکہ مصری و یونانی و سریانی و کسدی معلم بھی موسیٰ کی تربیت کے لئے مقرر ہوے تھے اسلئے کہ وہ بادشاہت کا وارث مقرر ہوا تھا کہ فرعون کی بیٹی کا بیٹا تھا شاہزادہ شمار کیا گیا تھا اُسنے فیلسوفی اور طب اور ریاضی کا علم بھی سیکھا تھا (ف) خدا جسکی پرورش کرتا ہے اُس کی تعلیم اور تربیت اور پرورش ایسی ہوتی ہے جیسے یہاں معاملہ گذرا کہ غریب آدمی کا لڑکا بادشاہ مخالف کا شاہزادہ بنکر پرورش و تربیت پاتا ہے کیونکہ خدا اُس کی کمک پر ہے (کلام و کام میں قوی تھا) شاید کوئی کہے کہ موسیٰ نے خدا سے کہا تھا کہ میری زبان میں لکنت ہے میں فصیح نہیں ہوں (خروج ۴-۱۰) لیکن کتاب استثنا میں کیسی فصاحت سے باتیں کہیں ہیں جواب یہہ ہے کہ بیشک لکنت تھی لیکن خدا نے اُسے فصاحت بخشی اور اُس کی زبان میں برکت ڈالی تب وہ کلام میں بھی قوی ہوا (ف) راقم کے گمان میں یہہ بات ہے کہ موسیٰ اگرچہ لکنت رکھتا تھا مگر بات ایسی سنجیدہ اور دانائی کی پُر مغز بولتا تھا جو مفید اور پسند کے لایق ہوتی تھی اسلئے وہ کلام میں قوی کہلاتا ہے (ف) کام میں بھی قوی تھا اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہت کے کام مثل جنگ و انتظام وغیرہ امور میں بھی وہ نامی شاہزادہ ہوا تھا اور اُس سے کچھہ کام لایق تعریف بھی ظہور میں آئے ہیں اسلئے وہ کام میں قوی کہلایا ہے

۲۳ (۲۳) اور جب چالیس برس کا ہوا اُسکے جی میں آیا کہ اپنے بھائیوں بنی اسرائیل سے ملاقات کرے

موسیٰ کی زندگی کے تین حصہ ہیں اور ہر حصہ (چالیس برس کا ہے) پہلا حصہ یہاں مذکور ہے کہ جب چالیس برس کا ہوا تو بنی اسرائیل کی ملاقات کا شوق ہوا دوسرا حصہ (آیت ۳۰) میں مذکور ہے کہ جب مدیان میں چالیس برس پورے ہوے تب فرشتہ جھاڑی کے مقام میں نظر آیا اور تیسرا حصہ (آیت ۳۶) میں ہے کہ یہی ملک مصر اور دریائے قلزم اور جنگل میں چالیس برس معجزے اور نشان دکھلاکے اُنہیں نکال لایا پس ۴۰ + ۴۰ + ۴۰ = ۱۲۰ کے اب دیکھو (استثنا ۳۴-۷) اور موسیٰ اپنے مرنے کے وقت ایک سو بیس[۱۲۰] برس کا تھا (ف) ہر بات اپنے وقت پر موقوف ہے اور خدا کی حکمت انسان جلدی نہیں سمجھہ سکتا جب تک بخشا نہ جاوے (جی میں آیا) کوئی کہتا ہے اتفاقاً اُسے ایسا خیال آیا ہوگا ہرگز نہیں یہہ جی میں آنا الٰہی تاثیر سے تھا کسی دوسرے کے ارادہ سے یہہ کام موسیٰ سے واقع ہوا (ف) دنیا میں کوئی بات اتفاقی نہیں ہوتی ہے سب کچھہ ارادہ سے ہوتا ہے خواہ خدا کے ارادہ سے یا ہمارے ارادہ سے اور جب ہمارے ارادے خدا کے ارادہ سے موافقت پیدا کرتے ہیں تو کیسی برکات کے کام ہم سے ظہور میں آتے ہیں (ف) دینداروں کی

ہمیشہ اپنے بھائیوں کی ہمدردی کرتا ہے اور اُن کے دکھوں کو دیکھ کے آپ بھی ملول ہوتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ کلیسیا آرام پاوے پر شریر خود غرض آدمی جو خدا کا بندہ نہیں ہے اپنی نفس پرستی میں کسی کو یاد نہیں کرتا ہے (ف ۵) حقیقی موسیٰ ہمیشہ اپنے بھائیوں بنی اسرائیل کی خبر گیری کرتا ہے (ف ۲) موسیٰ نے فرعون کی بیٹی کا بیٹا ہونے سے انکار کیا اور خدا کے لوگوں کے ساتھ جفاکشی کو بہتر جانا اُس کے لئے یہہ دُکھ مصری خزانوں سے زیادہ اچھے تھے (عبرانی ۱۱-۲۴ سے ۲۶) موسیٰ کے دل میں اپنی قوم کی محبت بہت ہوئی یہہ جانکے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بلایا کہ بنی اسرائیل کو آزاد کرے (ملاقات کرے) یعنے باہر نکلا موقع تلاش کرنے کو اگرچہ وہ اپنے محل میں خوش تھا اور بنی اسرائیل باہر مصیبت میں تھے تو بھی وہ اپنے محل کی خوشی کو چھوڑ کے باہر نکلا کہ ملاقات کرے اور موقع پاوے جس سے اُنہیں آزاد کرے۔ اسی طرح وہ مسیح کا نمونہ ہوا کیونکہ مسیح خداوند اپنا آسمانی تخت چھوڑ کے آنیوالا تھا کہ شیطان کے ہاتھ سے مظلوموں کو بچاوے اور اسیطرح عیسائی بھی کرتا ہے اور جو نہیں کرتا اُسے چاہئے کہ کرے آرام عزت گھر دولت خوشی کو چھوڑے اور حقیر دُکھ زدہ لوگوں میں جا ملے جو مسیح کے ہیں کیونکہ اُن کی سنگت و رفاقت ساری دنیاوی شوکت و حشمت سے بہتر ہے (ف) موسیٰ خوبصورت تھا حسین آدمی تھا دانا بھی تھا عالم آدمی تھا بادشاہت کا لڑکا بھی تھا کہ شاہزادہ ہوا فرعون کی بیٹی کا متبنّیٰ ہو کے تب دنیا کی خوبیوں میں سے اور کونسی خوبی تھی جو موسیٰ کے پاس نہ تھی حسن دولت حکومت علم یہہ دنیاوی نعمتیں ہیں ان میں سے کوئی کوئی نعمت کسی کسی کو ملتی ہے اور بہت ہی کم ہیں وہ لوگ جنہیں یہہ نعمتیں اکٹھی ملیں موسیٰ کو ملیں تو بھی اُسنے سب کا انکار کیا یہہ جانکے کہ مسیح کے نام سے دُکھ اُٹھانا ان سب نعمتوں سے کہیں بہتر ہے

(۲۴) اور ایک کو ظلم اُٹھاتے دیکھکر اُسکی حمایت کی اور مصری کو جان سے مار کے مظلوم کا انتقام لیا (۲۵) پس اُسنے خیال کیا کہ میرے بھائی سمجھینگے کہ خدا میرے ہاتھوں سے اُنہیں چھٹکارہ دیگا پر وے نہ سمجھے

(مصری کو جان سے مارا) یعنے اُسنے ایک موقع پایا کہ اُنکا رہبر ہووے اور وے اُسے جانیں کہ ہمارا حامی ہے اسلئے ایک ظالم مصری کو مارا اور مظلوم یہودی کی حمایت کی (ف) معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی مرضی یہہ نہ تھی کہ وہ مصری کو مارے اور یوں بنی اسرائیل پر ظاہر ہووے اور اسلئے اُسے بھاگنا پڑا پر جب اُسے خدا نے بھیجا تب بھاگنا نہیں پڑا اور بڑا مددگار ہوا برکت یعقوب کے لئے تھی پر اُسنے جلدی کر کے فریب سے عیساؤ کی برکت لی اسلئے بھاگنا پڑا۔ خدا کا ارادہ تھا کہ سارہ کو فرزند دیوے مگر سارہ نے جلدی کر کے ہاجرہ لونڈی اپنے شوہر کو دی تاکہ فرزند پاوے اور کیسی بدی اُس سے نکلی کہ اسلام کا فرقہ ظاہر ہوا اسیطرح موسیٰ نے اسوقت جلدی کی اور مصری کو مارا اور بھاگنا پڑا

۲۶ (۲۶) پھر دوسرے دن اُنکو لڑتے پایا اور یوں کہکے اُنہیں ملاپ کرنے کی ترغیب دی کہ اے مردو تم تو بھائی ہو کیوں ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہو

(ملاپ کی ترغیب دی) یعنے صلح کا ہو کے گیا (اُنکو لڑتے پایا) لڑنیوالے اُسوقت نہ ایک اِسرائیلی اور ایک مصری تھے جیسے پہلے مگر دونوں اِسرائیلی تھے (ف) جب موسیٰ صلح کا تھا تب اُسکا اُنہوں نے اِنکار کیا اِسرائیل نے اپنے مخلصی دہندہ کو نہ پہچانا یہودی لوگ سمجھنے میں سست ہیں خدا کی محبت کو نہیں پہچانتے (ف) مطلب یہہ ہے کہ اِسطرح تم نے مسیح کا انکار کیا اور نہ جانا کہ وہ خدا اور آدمیوں کے درمیان صلحکار ہے وہ اپنے لوگوں میں آیا اُنہوں نے اُسے قبول نہ کیا

۲۷ (۲۷) لیکن اُس نے جو اپنے پڑوسی پر ظلم کرتا تھا اُسے یہہ کہکے ہٹایا کہ کس نے تجھے ہم پر حاکم یا قاضی مقرر کیا ہے

دو بھائی لڑتے تھے ایک ظالم تھا دوسرا مظلوم ظالم نے ہٹایا نہ مظلوم نے پس موسیٰ مسیح کا نمونہ تھا اور وہ ظالم مسیح کے منکر یہودیوں کا نمونہ تھا (کسنے تجھے حاکم یا قاضی بنایا) یہی بات مسیح سے یہودیوں نے کہی تھی کہ کس اختیار سے یہہ کرتا ہے (متی ۲۱-۲۳) اور جب وہ ہیکل میں آیا اور تعلیم دیتا تھا سردار کاہنوں نے اور قوم کے بزرگوں نے اُس پاس آکے کہا تو کس اختیار سے یہہ کرتا ہے اور کس نے تجھے یہہ اختیار دیا (ف) دنیا میں نہ صرف جھوٹھے لوگ رد کے جاتے ہیں مگر اکثر سچے بھی رد کے جاتے ہیں اور جب رد کے جاتے ہیں تو کوئی نہ کوئی حیلہ بہانہ اہل دنیا اُن کے رد کے لئے نکالتے ہیں موسیٰ کے لئے رد کر نیکا حیلہ اُس ظالم نے یہہ نکالا کہ کیا فرعون نے تجھے ہم پر حاکم بنایا ہے تو اپنی حکومت کی دلیل دے مسیح نے دلیلیں بھی دیں تو بھی یہودیوں نے رد کیا دلیلوں کو نہ مانا باعلزبول کی مدد سے بتلایا اور بے ایمان ہوئے

۲۸ (۲۸) کیا تو مجھے قتل کیا چاہتا ہے جیسے کل مصری کو قتل کیا

موسیٰ جانتا تھا کہ کسی نے نہیں دیکھا کیونکہ اُسنے بوقت قتل اِدھر اُدھر دیکھہ لیا تھا کہ کوئی نہیں دیکھتا (خروج ۲-۱۲) راقم کا گمان ہے کہ وہ یہودی جو پہلی ملاقات میں حمایت کیا گیا تھا اُسنے اپنی قوم میں جا کے اِسبات کا چرچہ خفیہ کیا ہوگا اور یہہ ظالم وہاں سے سن چکا تھا اِسلئے اُسنے اب بیان کیا کہ تو نے کل ایک مصری کو مارا ہے ہم عیسایوں میں بھی آجکل یہی چال دیکھتے ہیں کہ جب اُن کی حمایت کریں اور اُنہیں شاباش کہیں اور اُن کی تعریف کریں اور اُنہیں نیکوکار بتلاویں اور غیر

قوموں کو ملامت کریں تو بڑے خوش ہوتے ہیں مگر جب اُن کے عیب اُنپر ظاہر کرکے پرہیزگاری کی طرف اُنہیں بلاویں تو دشمن ہو جاتے ہیں اور واہیات بولتے ہیں یہہ حال اُنکا ہے جنکے دل میں راستی ہے (ف) بڑا افسوس ہے جب بیمار اپنے حکیم کو نہیں جانتا یا غلام اپنے آزاد کنندہ کو نہیں پہچانتا یا انسان اپنے نجات دہندہ کو نہیں جانتا اور اسی حال میں یہہ لوگ انہیں مدد کرنے نہیں دیتے اور اُنکی مہربانی جو اُن کی طرف ہے اُسے قبول نہیں کرتے اور خود برباد ہو جاتے ہیں یہی حال مسیح خداوند کی نسبت اکثر دنیا میں دیکھا جاتا ہے

۲۹ (۲۹) موسیٰ اِسبات پر بھاگا اور ملک مدیان میں پردیسی ہوا جہاں اُس سے دو بیٹے پیدا ہوئے

(بھاگا) نہ صرف اُس یہودی کی بات سُن کے مگر اس کا چرچا ہو گیا کہ موسیٰ نے اُس مصری کو مارا ہے اور فرعون تک خبر پہونچی اور وہ موسیٰ کے قتل کی فکر میں ہوا تب موسیٰ بھاگا (خروج ۲-۱۵) جب فرعون نے یہہ سُنا تو چاہا کہ موسیٰ کو قتل کرے پر موسیٰ فرعون کی حضور سے بھاگا (ملک مدیان میں) یہہ علاقہ کوہ سینا کے بیابان کے پاس ہے وہاں موسیٰ دو لڑکیوں سے ملا (ف) اب موسیٰ نے یہودیوں کو چھوڑ دیا کیونکہ اُنہوں نے اُسے ناپسند کیا اور اسطرح سے یہودیوں نے اپنی غلامی کو چالیس برس اور بڑھایا (ف) یہی حال اِسوقت یہودیوں کا ہے کہ مسیح کو ناپسند کیا تب اُس نے اُنہیں چھوڑ دیا اور انجیل غیر اقوام کی طرف چلی گئی اب جبتک مسیح یسوع پھر نہ آوے یہودی موت کی غلامی میں رہینگے

۳۰ (۳۰) اور جب چالیس برس پورے ہوئے خداوند کا فرشتہ کوہ سینا کے جنگل میں جھاڑی کی آگ کے شعلہ میں سے اُسکو دکھائی دیا

(چالیس برس) اِن چالیس برس میں موسیٰ کے بڑے کام کے لئے طیاری ہوئی کہ چالیس برس گوشہ میں اور تنہائی میں جنگل کے درمیان وہ خدا سے دعاؤنکے وسیلہ سے ہمکلام ہوا (ف) مصر کی ساری دانائی میں حکیم ہونا اور کلام و کام میں قوی ہونا رسالت کے لئے کافی نہ تھا بلکہ تنہائی اور خلوت میں دعا اور فکر کے ساتھہ دل کی طیاری اِس خدمت کے لئے ضرور تھی (ف) جو لوگ پادری کے عہدہ کے لئے طیاری کرتے ہیں اُنکے لئے یہی بس نہیں ہے کہ ہسکولوں میں تعلیم پاویں اور منادی کرنا سیکھیں اور تواریخات اور علم مباحثہ سے واقف ہوں نہیں بلکہ اِس کے ساتھہ خدا کے مدرسہ میں یعنے خلوت میں دل کی طیاری بھی کریں (ف) اِس چالیس برس کے عرصہ میں موسیٰ خدمت الٰہی کے لئے طیار ہوا اور دشمن کا کھیت کاٹنے کے لئے پک گیا (ف) موسیٰ نے کیا تعلیم پائی یہہ کہ فروتنی اور خدا پر بھروسہ کرنیکا علم سیکھا

اور فکر کے بعد اُسکے دل میں سے جسمانی تدبیرات کے اصول ٹوٹ گئے سچا اصول جو خدا پر بھروسہ ہے دل میں مضبوط ہوگیا اور
یہہ دل کی طیاری ہے جو خدا کی خدمت میں نہایت کارآمد ہے (جب چالیس برس پورے ہوئے) یعنے حوریب کے بیابان
میں (خداوند کا فرشتہ) یعنے خود خداوند جو یہوواہ ہے اور ہمارا مالک و خالق ہے دیکھو (آیت ۳۲) میں وہ کہتا ہے کہ میں خدا
ہوں پھر دیکھو اِسی فرشتہ کا ذکر (پیدایش ۴۸-۱۶) میں ہے وہ فرشتہ جسنے مجھے ساری بلاؤں سے بچایا ان جوانوں کو
برکت دیوے - پھر یشعیا اس فرشتہ کا یوں ذکر کرتا ہے (یشعیا ۶۳-۹) پر اُس کے حضور کے فرشتہ نے اُنہیں بچایا اُسنے
اپنی الفت اور اپنی محبت سے اُنہیں نجات دی اُسنے اُنہیں اُٹھایا اور قدیم سے ہمیشہ اُنہیں لئے پھرا (ہوسیع ۱۲-۳سے۵)
ہاں وہ فرشتہ کے ساتھہ کشتی لڑا اور غالب آیا وہ رویا اور اُس نے اُس سے منت کی اُسنے اُسے بیت ایل میں پایا اور
وہاں وہ ہمارے ساتھہ ہمکلام ہوا یعنے خداوند رب الافواج یہوواہ اسکا یادگار ہے (خروج ۳-۲و۶) کو دیکھو کہ وہ فرشتہ
کہتا ہے کہ میں خدا ہوں - پھر (قاضی ۱۳-۱۵سے ۱۸ تک) دیکھو کہ وہ فرشتہ خدا ہے اور پھر (یشوعہ ۵-۱۴و۱۵) بھی دیکھو
کہ وہ فرشتہ خدا ہے (ف۱) یہہ مسیح خداوند ہے جو الوہیت میں دوسرا اقنوم ہے اور خدا باپ کے ساتھہ ایک خدا ہے وہی ہے جو بار بار
اگلے بزرگوں پر ظاہر ہوا اور آخری زمانہ میں اِنسان مجسم ہو کے ظاہر ہوا وہی ازلی و ابدی زندہ خدا ہے اُسی کا ایک لقب
خداوند کا فرشتہ بھی ہے اِس بات پر ناظرین کو بہت غور چاہئے (جھاڑی کی آگ کے شعلہ میں) یعنے جلتے بوٹے میں یہہ بوٹا
کلیسیا کا نمونہ تھا خدا نے اِس بوٹے کو لگایا مگر وہ مصر میں دُکھوں کی آگ کے درمیان جل رہا تھا اور خدا اُسکے ساتھہ
تھا اِسلئے وہ نیست نہیں ہو سکتا تھا (۲ قرنتی ۴-۹) ستائے جاتے ہیں پر چھوڑے نہیں گئے گرائے جاتے ہیں پر ہلاک
نہیں ہوتے (۲ قرنتی ۶-۹) گمنام کی مانند ہیں پر مشہور ہیں مرد ے کی مانند ہیں پر دیکھو کہ ہم جیتے ہیں تنبیہ پانیوالوں کی
مانند ہیں پر موئے نہیں (ف۱) خدا کے لوگونکو آگ نہیں کھا سکتی اِسوقت (۱۸۷۶ برس) سے یہہ بوٹا یعنے کلیسیا دنیا
میں مصایب اور اشرار کی تکلیفات اور ہر قسم کی ایذا کی آگ میں جلتا ہے مگر جل نہیں سکتا کیونکہ وہ زمانہ کے آخر تک اسکے
ساتھہ ہے (ف۳) اسوقت کہ خدا موسیٰ کو نظر آیا شریعت کا زمانہ شروع ہوا اگلے بزرگوں کا زمانہ جب خدا ابراہیم کو دکھائی دیا
تھا اِسوقت تمام ہوا پھر شریعت کا زمانہ بھی مسیح کے ظہور کے وقت تمام ہوا تھا (ف۳) خدا موسیٰ پر ظاہر ہوا کہ اُسے اپنے
لوگوں کی تکلیف اور اپنی معیت اُن کے ساتھہ بوٹے کی مثال میں دکھلاکے اور اُس کی شرح کہ میرے لوگ دُکھہ میں مبتلا
ہیں بتلاکے اُن کی مخلصی کے لئے مصر کو بھیجے

۳۱ (۳۱) اور موسیٰ نے دیکھ کے اُس رویت پر تعجب کیا اور جب دریافت کرنے کو نزدیک چلا خداوند کی آواز اُسکو آئی

(آواز آئی) خدا بولا تاکہ موسیٰ سُنے کیونکہ ایمان سُننے سے آتا ہی اور جب تک کہ بات سُنائی نہ جاوے کوئی سمجھ نہیں سکتا اِسلئے خدا بولا

۳۲ (۳۲) کہ میں تیرے باپ دادونکا خدا ابیرہام کا خدا اور اصحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں تب موسیٰ کانپ گیا اور دریافت کرنے کی جرات نہ کی

یعنے ابراہیم کے ساتھہ جو عہد ہوا تھا اسوقت تک باقی ہی نہ منسوخ ہوا اور نہ رد اور نہ پورا نا پڑا وہی عہد ہی جو مسیح میں پورا ہوتا ہی (باپ دادوں کا خدا) اسپر سوچو کہ یہہ خدا کے مُنہہ کا لفظ ہی وہ آپ کو باپ دادونکا خدا بتلاتا ہی یہی سبب ہی کہ اِسرائیل محبوب ہی باپ دادوں کے سبب سے (رومی ۱۱-۲۸) وے تو انجیل کی بابت تمہارے سبب دشمن ہیں لیکن برگزیدگی کی بابت باپ دادوں کے سبب پیارے ہیں (ف) ابراہیم اصحاق یعقوب کا خدا ہوں یعنے وہ خدا جو ان لوگوں پر ظاہر ہوا تھا اور اُنسے وعدے کئے تھے کہ تمہاری اولاد کے ساتھہ ایسے ایسے سلوک کرونگا وہ خدا ہوں (ف) خدا ہوں کون کہتا ہی وہ فرشتہ جو نظر آیا پس وہ فرشتہ خدا ہی جسکا ذکر اوپر ہوا (ف) اگرچہ مدت ہوئی کہ یہہ باپ دادے مر گئے تو بھی خدا اُنہیں اپنی طرف اضافت کر کے دکھلاتا ہی کہ وہ مرنے کے بعد معدوم اور نیست نہیں ہو گئے اگرچہ موت اُنہیں نگل گئی مگر خدا کے پاس وہ محفوظ ہیں جیسے یہہ جلتا ہوا بوٹا آگ میں نیست نہیں ہوتا ہی اسیطرح وہ باپ دادے بھی موت میں مر نہیں گئے بلکہ موجود ہیں (تب موسیٰ کانپ گیا) نہ خوف ہلاکت سے مگر فروتنی اور الہی دبدبہ اور جلال کی رویت سے (ف) وہ لوگ جو پاک زمین پر کھڑے ہوتے ہیں اکثر کانپتے ہیں ایسا کانپنا مفید ہی نہ صرف خدمت کی شروع میں مگر خدمت کے وقت میں بھی (عبرانی ۱۲-۲۱) اور وہ جو نظر آیا ایسا ڈراونا تھا کہ موسیٰ بولا میں حیران اور لرزاں ہوں (پیدایش ۲۸-۱۷) یعقوب بھی ڈر گیا تھا کہ لکھا ہی کہ وہ ہراساں ہوا اور بولا کہ یہہ کیا ہی ڈراونا مقام ہی سو کچھہ اور نہیں مگر خدا کا گھر اور آسمان کا آستانہ ہی۔ پھر داؤد کہتا ہی (زبور ۹۹-۱) خداوند سلطنت کرتا ہی امتیں کانپیں وہ کروبیوں کے اوپر تخت نشین ہی زمین لرزی۔ حبقوق کہتا ہی (۳-۱۶) اسکے سُننے ہی میرا کلیجا دہل گیا (جرات نہ کی) یعنے اپنا مُنہہ چھپایا خدا کے دیکھنے سے ڈرتا تھا (خروج ۳-۶)

۲

(۳۳) اور خداوند نے اُسے کہا جوتی اپنے پاؤنسے اُتار کیونکہ یہہ جگہ جہاں تو کھڑا ہی پاک زمین ہی

(جوتی اُتار) تاکہ کہانت کا کام پابرہنہ ہونے کے خیمہ میں تو اسوقت کرے یشوعہ سے بھی اس فرشتہ نے جوتی اُتارنے کو کہا تھا (یشوعہ ۵ ـ ۱۵) (زمین پاک ہی) کیونکہ خدا وہاں اپنی ذات پاک سے حاضر ہی وہاں کھڑا ہونا خدا کی حضوری میں کھڑا ہونا ہی (ف ۱) اگرچہ یہہ ایک جسمانی تعلیم تھی مگر اِس سے مراد ایک روحانی تعلیم کی تھی جیسے اور بہت سے جسمانی دستورات موسیٰ کو خدا نے بتلائے اور یقیناً وہ روحانی چیزوں کے سائے اور نمونہ تھے اسطرح یہہ تعلیم بھی کسی روحانی بات پر اشارہ تھا اور آدمیوں کی عقل سے کبھی اِسکا بھید نہ کھلا جب تک کہ مسیح خداوند نے یعنے اُسی فرشتہ نے جو موسیٰ کو نظر آیا تھا اور یہہ پہلا حکم موسیٰ کو دیا تھا خود انسان کے جسم میں ظاہر ہوکے اِس حکم کے معنے نہ بتلائے (دیکھو یوحنا ۱۳ ـ ۱۰) یسوع نے اُسے کہا وہ جو دھویا گیا ہی سوا پاؤں دھونے کے محتاج نہیں بلکہ سراسر پاک ہی اور تم پاک ہو لیکن سب نہیں اِس آیت کا مطلب یہہ ہی کہ تمام سچے عیسائی مسیح خداوند کے خون میں دھوئے گئے ہیں اور وہ سراسر پاک ہیں تو بھی ایک بات کی اُنہیں ضرورت ہی کہ اپنے پاؤں دھوویں یعنے اپنی چال سدھاریں (ف ۲) جوتی اُتار یعنے اپنے پاؤنکی ناپاکی دور کر یعنے خدا کے سامہنے درستی کی چال چل پاکیزگی میں زندگی بسر کر (ف ۳) یہہ زمین پاک ہی یعنے خدا کے قربت اور حضوری کی زمین جسمیں سالک زندگی بسر کرتا ہی وہاں پاکیزگی کی چال مناسب ہی جو لوگ خدا کے ساتھہ ساتھہ چلتے ہیں وہ پاکیزگی کی چال چلتے ہیں ناپاک چلن کا آدمی اُس کی حضوری کی زمین میں کھڑا نہیں رہسکتا (ف ۴) موسیٰ نے اُسوقت جوتی اُتاری اور اِس جسمانی دستور پر عمل کیا تو بھی مغز اِس تعلیم کا یہی تھا جو بیان ہوا (ف ۵) وہ لوگ جو کبھی کبھی اِسوقت ذکر کیا کرتے ہیں کہ گرجا خدا کا گھر ہی اور ہم وہاں خدا کی حضوری میں جاتے ہیں مگر وہاں ٹوپی اور پگڑی اُتاری جاتی ہی اِس آیت کے موافق جوتی کیوں نہیں اُتارتے اُنکو یاد رکھنا چاہئے کہ سب نمونے اور سائے گذر گئے اور حقیقت اور مغز ہر تعلیم کا اب ظاہر ہوگیا اب ہم نہ ختنہ کرتے ہیں نہ قربانی چڑھاتے ہیں نہ جوتا اُتارتے ہیں اور نہ کوئی اور جسمانی دستور کرتے ہیں مگر دل کی بدخواہشوں کا ختنہ اور مسیح کی پاک قربانی اور نیک چال ہمارے لئے کافی ہی جسمانی شریعت کے بوجہہ اب ترکھو مہربانی کر کے جوتیاں نہ اُتروائیے اگر کوئی ہزار دفعہ جوتی اُتار کے گرجا میں جاوے اور اپنی چال نہ سدھارے وہ خدا کے قربت کی زمین میں ہرگز کھڑا نہیں ہوسکتا پر اگر اپنی چال سدھارے اور جوتی نہ اُتارے تو خدا کی قربت کے حاصل کرنے کو جوتی ہرگز مانع نہیں ہی (ف ۶) اِسوقت مجھے ایک مثال یاد آتی ہی وہ جو کہتے ہیں کہ (آدھا تیتر آدھی بٹیر) وہ ایسے ہی لوگوں کے حق میں کہتے ہیں جو آدمی روحانی باتیں اور آدھی جسمانی

شریعت ملا کے سکھلانے ہیں پر دین مسیحی پوست کند ہ مغز ہی لیکن وہ لوگ کچھہ چھلکے اور مغز ملا کر چبانا چاہتے ہیں اور
دوسروں کو تکلیف بھی دیتے ہیں بھائیو میں ملامت نہیں کرتا جو کچھہ خدا نے مجھہ پر ظاہر کیا میں عرض کرتا ہوں خفا نہوں
(ف) شاید کوئی کہے کہ پگڑی یا ٹوپی اُتارنا انگریزونکا دستور کیا جسمانی بات نہیں ہی اِسکو کیوں پسند کرتے ہو ہمارے
ہندوستان کا دستور ہی کہ سب ہندو مسلمان اپنے مندروں اور مسجدوں میں جوتی اُتارتے ہیں کیوں پسند نہیں کرتے ہو
اُنکے ملک کا دستور کیوں اختیار کیا ہی جواب ایسی باتیں میں نے عیسائیوں کے درمیان بہت سُنی ہیں اور مکرر بھی
دیکھیں ہیں اور اِس معاملہ میں فکر بھی بہت کیا ہی اِسلئے مہربانی کرکے میری عرض سنئیے (۱) یہہ تین لفظ جو دیسے
دنیا میں مشہور ہیں شریعت طریقت حقیقت یہہ نہایت درست لفظ ہیں مگر اہل اسلام اسکے معنے نہیں جانتے شریعت
کا زمانہ جھاڑی کی آواز سے مسیح کے ظہور تک کا تھا مسیح جب آیا تو شریعت کا مغز جو طریقت ہی اُسکا زمانہ شروع ہوا
اور ابتک ہی مگر مسیح کی دوسری آمد میں حقیقت کا زمانہ آویگا جب سب کچھہ خوب ظاہر ہوگا شریعت کے زمانہ میں کچھہ
اندھیرا سا تھا طریقت کے وقت میں آئینہ کے درمیان دھندھلا سا دیکھتے ہیں حقیقت کے زمانہ میں صاف دیکھینگے۔
ہاں اسوقت بعض نئے دستور جسمانی بھی نئے عہدنامہ میں باقی ہیں اور وہ انجیل کے زمانہ کی رسمیں ہیں اُنمیں کچھہ حقیقت کے
اشارے ہیں تو بھی وہ مثل شریعت کے یا جسمانی قواعد کے عمل میں لائے نہیں جاتے ہیں مگر اُن کی تعمیل کے وقت اُنکے
مطلب پر نظر رہتی ہی اِسلئے وہ سب طریقت کے روحانی مضامین کی مانند ہیں نہ شریعت کی جسمانی رسوم کی مانند
(۲) پگڑی اُتارنا انگریزونکا مقرر کیا ہوا دستور نہیں ہی ہاں گھروں میں ملاقات کے وقت پگڑی اُتارنا اُنکا ملکی دستور ہی
اِسمیں ویسی عیسائیونکو تکلیف نہیں دیجاتی ہی ایسے موقع پر اُنہیں اختیار ہی خواہ وہ پگڑی اُتاریں یا جوتی۔ لیکن عبادت کے
وقت کہ خدا کی خاص حضوری کا وقت ہی پگڑی اُتارنا نئے عہدنامہ کا دستور ہی بلکہ آسمانی دستور ہی اور کلیسیا کے اُس حصہ
کا دستور ہی جو موت کی یردن ندی کے پار اُتر کے حقیقی کنعان میں مسیح کی حضوری میں جا پہونچے ہیں (مکاشفات ۴-۹
سے ۱۱) اور جب جاندار اُسکو جو تخت پر بیٹھا ہی اور ابدالآباد زندہ ہی جلال اور عزت اور شکر دیتے ہیں تب چوبیسوں
بزرگ اُس کے سامھنے جو تخت پر بیٹھا ہی گر پڑتے ہیں اور اُسکو جو ابدالآباد زندہ ہی سجدہ کرتے اور اپنے تاج یہہ
کہتے ہوئے تخت کے آگے ڈالدیتے ہیں کہ ای خداوند تو ہی جلال اور عزت اور قدرت کے لایق ہی کیونکہ تو ہی نے
سب چیزیں پیدا کیں اور وے تیری ہی مرضی سے ہیں اور پیدا ہوئی ہیں۔ پس جیسے آسمانی لشکر اپنے آسمانی
تاج ڈالدیتے ہیں ہم لوگ اپنے جسمانی تاج جو ہماری پگڑیاں ہیں یہاں ڈالدیتے ہیں اور ہم آسمانی فوج کی مانند
زمین پر خدا کی عبادت کرتے ہیں (۳) کوئی کہتا ہی کہ یہہ فرنگیوں کی کلیسیا کا دستور ہی نہ اور کلیسیاؤنکا اِس خیال

کو بھی ہم قبول نہیں کر سکتے کیونکہ ہم نے مکاشفات کی آیات مذکورہ میں دیکھہ لیا کہ یہہ آسمانی عابدوں کا دستور ہی
نہ اہل قرنت کا۔ اِسکے سوا (۱ قرنتی ۱۱-۱ سے ۱۶ تک) اگر کوئی دیکھے اور سوچے تو جانے گا کہ پولوس رسول نے اِس
دستور کے بجا لانیکا حکم دیا ہی اور اِسبات کا مطلق کہیں ذکر نہیں کیا ہی کہ یہہ دستور قرنتیوں کا ہی بلکہ اِس دستور پر
ایسے عمدہ دلایل دیئے ہیں کہ وے روحانی و عمدہ دلایل ہیں پہلی دلیل یہہ کہ اُسنے عورت کا سر اُسکا خصم بتلایا ہی
اور خصم کی عزت کے لئے عورت کو اوڑھنے کا حکم دیا ہی اور مرد کا سر مسیح کو بتلایا ہی اور پھر کہا ہی کہ اگر مرد اپنا جسمانی
سر ڈھانپے تو اپنے حقیقی سر کی جو مسیح ہی بیحرمتی کرتا ہی پس بلا عذر پگڑی نہ اُتارنا مسیح کو بیحرمت کرنا ہی یہہ بات
دکھلاتا ہی کہ حقیقی عزت کے لایق مسیح ہی میں اپنا اشرف الاعضا یعنے سر ننگا کر کے ظاہر کرتا ہوں کہ عزت کے لایق
مسیح ہی اور میں اُس کی تعظیم کرتا ہوں جو آسمان پر ہی میں اُس کے سامھنے عزت کے لایق نہیں جب میں ایسا اقرار
کرتا ہوں تو اُس سے عزت پاتا ہوں اُس کے سامھنے بیعزت ہونا میری عزت ہی دوسری دلیل یہہ ہی کہ اُسنے
صاف کہا کہ مرد کو البتہ نہیں چاہئے کہ اپنے سر کو ڈھانپے کہ وہ خدا کی صورت اور اُس کا جلال ہی نہ یہہ کہ قرنتیوں کا
دستور ہی اگر یہہ قرنتیوں کی بات ہی تو پولوس کا وہ عمدہ بیان جو (آیت ۳ سے ۷ تک ہی) اور نہایت گہرا اور پرمغز
اور روحانی ہی ایک لغو بات اور بیفایدہ بات ٹھہریگی اور معاذ اللہ ایسا ہرگز نہیں ہی (۴) کوئی کہتا ہی کہ (آیت ۱۶) میں
لکھا ہی کہ نہ ہمارا نہ خدا کی کلیساؤں کا یہہ دستور ہی اِس کے کیا معنی ہیں جواب یہہ ہی کہ لفظ یہہ کا مشار الیہ کون ہی آیا
یہہ پگڑی اُتارنے کا دستور اگر یہہ بات ہی تو پولوس کا زور دلایل سابقہ میں بیفائدہ اور لغو بات ہی کہ قرنتیوں کے دستور
پر روحانی دلایل لایا اور پھر اُنہیں ڈھا دیا وہ زور سب برباد ہو گیا اِسلئے یہہ کا مشار الیہ ہرگز یہہ دستور نہیں ہی
مگر اِسکا مشار الیہ وہ لفظ تکرار ہی کہ جو حقیقی عیسائیوں کا دستور نہیں ہی کہ الہامی باتوں میں حجت کریں۔ دوسری بات یہہ ہی
کہ جب نہ ہمارا یعنے رسولوں کا اور نہ خدا کی کلیساؤں کا یہہ دستور ہی تو پھر کس کا یہہ دستور ہی کیا قرنت کی کلیسیا خدا کی
کلیساؤں میں شامل نہیں ہی ضرور اِسکا حاصل یہہ ہی کہ تکراری آدمی کو معلوم ہو جاوے کہ پگڑی اُتارنیکا دستور نہ تو ہم
رسولوں نے اپنی تجویز سے نکالا ہی اور نہ کلیساؤں نے اپنی رائے سے تجویز کیا ہی مگر یہہ الہامی حکم ہی اور فرشتوں کا
اور آسمانی لشکر کا دستور ہی

۳۴ (۳۴) میں نے نگاہ کر کے اپنے لوگوں کی جو مصر میں ہیں مصیبت دیکھی اور اُن کی آہ ماری
سُنی اور اُنہیں چھڑانے اُترا ہوں اور اب جا میں تجھے مصر میں بھیجتا ہوں

(مصیبت دیکھی) خدا دیکھتا ہے (آہ سُنی) وہ سُنتا بھی ہے (ف) جسقدر زیادہ حاجت ہوتی ہے اُسیقدر زیادہ نزدیک اسمد ہوتا ہے (اُترا ہوں) وہ نازل ہوا کرتا ہے مدد کے لئے اور یہہ دکھلانیکو بھی کہ خالق مالک موجود ہے (اب جا) وہ نوکرونکو بھیجا کرتا ہے کہ اُسکی مرضی بجالاویں اسوقت موسیٰ کو بھیجتا ہے عہدۂ رسالت دیتا ہے کہ اُسکا پیغام لیجاوے مصریوں کے سامھنے اور بنی اسرائیل کے سامھنے (ف) جب ظالم لوگ ظلم کرتے ہیں یا دنیاوی لوگ اپنی عیش وعشرت میں یا اپنی خود غرضی میں مبتلا ہو کے بے پرواہی دکھلاتے ہیں تو وہ جو حقیقی منتظم اور مدبر یعنے خالق اور مالک جہان کا ہے اپنی قدرت کو ظاہر کیا کرتا ہے اور آدمیوں کی شرارت کا علاج کر دیتا ہے وہ آپ کو کبھی کبھی ظاہر کر کے بھی دکھلاتا ہے کہ میں خدا قادر مطلق سمیع اور بصیر جو ہوں ایک شخص ہوں اور موجود ہوں (ف) خدا جب اُٹھتا ہے اور مہلت کا وقت چلا جاتا ہے تب بدکاروں کے لئے سوا بربادی کے اور کوئی چارہ نہیں رہتا

۳۵ (۳۵) اُسی موسیٰ کو جسکا اُنہوں نے یہہ کہکے انکار کیا کہ کس نے تجھے حاکم اور قاضی مقرر کیا اُسی کو خدا نے اُس فرشتہ کے ہاتھہ سے جو اُسے جھاڑی میں نظر آیا بھیجا کہ حاکم اور بچانیوالا ہو

(انکار کیا) آدمیوں کے انکار سے کیا ہوتا ہے وہ جو خدا سے مقرر کیا گیا ہے آدمیوں کے انکار سے . نہیں ہو سکتا ہے بلکہ آدمی انکار کر کے آپ برباد ہوتے ہیں اُن کی حجت بھی نسخ نہیں جاتی (ف) مسیح خداوند کو رد کر دیا یہودیوں نے مگر وہی بچانیوالا ہے اب اُسے مسلمان بھی رد کرتے ہیں تو کیا اُنکے رد کرنے سے خدا کا بندوبست ازلی ٹوٹ سکتا ہے ہرگز نہیں وہ خود رہیں پر وہ جو سب کی نجات کے لئے مقرر ہے ازل سے ابد تک ہے کیونکہ اُسے خدا نے اس کام کے لئے چن لیا ہے اُنکی حجت کے سبب وہ جو چنا گیا ہے موقوف نہیں ہو سکتا مگر یہہ سب منکر مردود ہو سکتے ہیں (ف) وہ کہتے ہیں تجھے کس نے قاضی بنایا یا حاکم ستیفان کہتا ہے کہ اُسی کو خدا نے حاکم اور قاضی بنایا اور اُسی کو بچانیوالا مقرر کیا (ف) بھائیو ذرا مُنہہ سنبھال کے بولا کرو کیونکہ اُن باتوں کو جو آدمی ٹھٹھہ یا طعن یا شیخی کی راہ سے بولتے ہیں خدا کی مخالفت میں خدا یاد کرتا ہے اور اُنکے خلاف وہی باتیں قایم کر کے دکھلاتا ہے تب آدمی ہاتھہ ملتے رہجاتے ہیں آسمان کا تھوکا مُنہہ پر آتا ہے وہ یہی بات ہے (ف) یہہ شرارت کی بات جو اُس ظالم اسرائیلی نے موسیٰ کے حق میں کہی تھی نہ صرف اُسی ایک کی بات تھی مگر ساری قوم کا قصور تھا کہ ساری قوم نے موسیٰ کو رد کر دیا تھا کیونکہ اگر ایک دو آدمی کا قول فعل ساری قوم قبول کرے تو وہ سب کا قول و فعل ہے مسیح کو فریسیوں اور فقیہوں نے خاصکر کے رد کیا اور ساری قوم نے اُن کی باتوں کو مانا تب سب کا قصور ہوا اور سب کی بربادی یروشلم میں ہوئی (ف) یاد رکھنا کہ تقلیدی باتیں جو اہل اسلام کے عقاید

ہیں جاہل بھی مانتے ہیں اسلئے سب کی سزا برابر ہی کوئی آدمی اس عذر سے چھوٹ نہیں سکتا کہ میں تو مقلد تھا قصور محقق کا ہی
نہ میرا مگر جس نے بری بات کی تقلید کی وہ آپ قصوروار ہی

۳۶ (۳۶) یہی ملک مصر اور دریائے قلزم اور جنگل میں چالیس برس معجزے اور نشان دکھا کے انہیں
نکال لایا

موسیٰ نے دشمن کے پنجہ سے نکالا اور خشکی و تری میں بڑی مدد و رہبری کی یہہ وہی شخص تھا جو رد کیا گیا تھا اسی
کے وسیلے یہہ نعمتیں اسرائیل نے پائیں - یہی حال مسیح کا ہی کہ وہ شیطان کے قبضہ سے آدمیوں کو چھڑا کے رنج و راحت
میں ہدایت کرتا ہوا دنیا کی بیابان کے درمیان سے آسمانی ابدی مکانوں تک پہونچانیوالا ہی (ف) آخر کو یہودی بھی شرمندہ
ہونگے کہ ہم نے کیا بیوقوفی کی تھی کہ اُسے رد کیا تھا جیسے موسیٰ کی بابت بھی ضرور شرمندہ ہونا پڑا ہوگا

۳۷ (۳۷) یہہ وہی موسیٰ ہی جسنے بنی اسرائیل کو کہا کہ خداوند تمہارا خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے
لئے ایک نبی میری مانند اُٹھاویگا اُس کی سنو

(استیفان کے وعظ کا یہہ تیسرا حصہ ہی جو خروج سے سلیمان کی ہیکل تک ہی) (بنی اسرائیل کو کہا) دیکھو (استثنا ۱۸-۱۵)
کو (یہہ وہی موسیٰ ہی) اس عبارت پر استیفان کا بڑا زور ہی اور یہی عبارت دیکھہ لو (آیت ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۸) میں پے درپے
لایا ہی اور ان چاروں آیتوں میں موسیٰ کے نام سے زور دیکر بات کا شروع کیا ہی اور بڑی حرمت کے ساتھہ اُسکا نام
لیتا ہی اور یہہ دکھلاتا ہی کہ جیسے بدسلوکی موسیٰ کے ساتھہ کی گئی ویسی ہی مسیح کے ساتھہ کرتے ہو (ف ا) من جرب المجرب
حلت به الندامه جس نے آزمایا اُس بات کو ایکبار پہلے آزمائی گئی ہی اُسے ندامت اُٹھانا ہوتا ہی - موسیٰ کے معاملہ سے ایک
تجربہ انہیں پہلے سے حاصل تھا اور پھر بھی وہ بے پرواہ رہے تب کسقدر ندامت اُٹھانی پڑیگی چنانچہ پڑی بھی (ف ۲)
موسیٰ نے صاف گواہی دی کہ میں سب سے بڑا نبی نہیں ہوں اور میری شریعت آخری اور مکمل شریعت نہیں ہی بلکہ ایک
اور آنیوالا ہی جو میری مانند ہوگا نہ اسرائیل بلکہ تمام جہان کی جان بچانے میں اور اُس کی باتوں پر عمل کرنا چاہئے یعنے
میری شریعت کی تکمیل اُس کی باتیں کرینگی تب ہی تو وہ کہتا ہی کہ اُس کی سنو (ف ۳) یہاں سے صاف ظاہر ہی کہ یہہ پیشگوئی
مسیح خداوند کی موسیٰ نے کی تھی اب نادانی سے مسلمان لوگ اُسکو محمد صاحب پر جماتے ہیں اور یہہ خیال خام ہی بلکہ بڑی
گمراہی ہی محمد صاحب کی پیدائش سے پیشتر اسکا فیصلہ ہوچکا ہی کہ یہہ خبر کس کی نسبت ہی پھر اسپر بحث کرنا ناجایز ہی (ف)

موسیٰ اور مسیح کئی باتوں میں برابر ہیں طفلی میں ہر دو ظالم بادشاہوں سے ستائے گئے اور خدا سے بچائے گئے ہر دو کام کے لئے طلب کئے گئے ایک بیابان میں دوسرا نجار کے گھر میں دونوں بُلائے گئے ایک حوریب پہاڑ پر دوسرا یردن ندی پر دونوں کلام اور کام میں قوی اور قادر تھے دونوں نے اپنی قوم کو بچایا دونوں نے ناشکر گذار سرکش قوم پر فتویٰ دیا دونوں نے آئندہ آفات کا ذکر قوم کی نسبت بطور پیشگوئی کے کیا اور ویسا ہی ہوا دونوں قوم سے رد کئے گئے اور خدا سے سربلندی پائی دونوں پاک نیت تھے اور ایسی پاک نیتی کے سبب شریروں سے ملزم ٹھہرائے گئے (ف) موسیٰ اور مسیح مانند تھے خاص خاص باتوں میں جنکا ذکر ہوا ورنہ مسیح خداوند موسیٰ سے بہت زیادہ منصب والا تھا موسیٰ نے دنیاوی مصر اور دنیاوی غلامی سے چھڑایا اور جسمانی کنعان تک پہونچایا مسیح نے اس سے بڑا بھاری کام کیا کہ روحانی مصر اور روحانی غلامی سے چھڑایا اور حقیقی کنعان تک پہونچایا موسیٰ نے بنی اسرائیل کو چھڑایا مسیح نے کل جہان کے بنی آدم کی نجات کا انتظام کیا موسیٰ چند سال کے لئے تھا مسیح ابدی رہبر ہے موسیٰ خادم تھا مسیح مخدوم ہے موسیٰ بندہ مسیح خداوند خدا ہے موسیٰ وہی ہے جس سے جھاڑی کے فرشتہ نے جو خدا ہے باتیں کیں مگر مسیح وہی جھاڑی کا فرشتہ ہے جو انسان کے جسم میں ظاہر ہوا لیکن موسیٰ اُسے اپنی مانند بتلاتا ہے اُن خاص باتوں کے سبب جو مذکور ہو چکیں ہیں تو بھی کہتا ہے کہ اُس کی سنو یعنے اُس کی باتیں میری باتوں کی نسبت افضل ہیں جان اُسی کی باتوں سے بچتی ہے آخری فتویٰ وہی دیگا (ف) دیکھو یہودیوں کی سرکشی کہ موسیٰ کی یہہ باتیں سُنکر بھی قبول نہیں کرتے یہہ دل کی سختی کے سبب سے ہے

۳۸ (۳۸) یہہ وہی ہے جو جنگل میں جماعت کے بیچ اُس فرشتہ کے جو اُس سے کوہ سینا پر بولا اور ہمارے باپ دادوں کے درمیان تھا جسکو زندگی کا کلام ہمکو دینے کے واسطے ملا

(زندگی کا کلام) یہہ وہ کلام نہیں تھا جو موسیٰ لایا مگر زندگی کا کلام تھا ہمارے لئے اُسے دیا گیا تھا اور اُسے زندگی کے کلام کے درمیان یہہ خبر لکھی تھی جو جان ہے سارے کلام کی کہ اُس آنیوالے کی بات سنو (ف) موسیٰ درمیانی تھا خدا اور آدمیوں کے بیچ میں اسیطرح مسیح درمیانی ہے آدمیوں اور خدا کے بیچ میں (ف) یہہ فرشتہ یہی مسیح تھا اور کلام اُسی نے دیا تو بھی اسرائیل نے قبول نہ کیا بفکری اور نفسانی خواہشوں کی پابندی کے سبب

۳۹ (۳۹) پر اُسکا تابعدار ہونا ہمارے باپ دادوں نے نہ چاہا بلکہ اُس کو رد کیا اور اپنے دل مصر کی طرف پھیرے

(دل مصر کی طرف پھیرے) یعنے مصر کی بت پرستی پر اُنکے دل مایل تھے اور بت نہ چھوڑے (حزقیل ۲۰-۷سے ۸) ستیفان یہہ دکھلاتا ہی کہ اُن کی راہیں ہلاکت کی راہیں ہیں باوجود اسقدر مہربانی کے وہ سخت اور سرکش تھے اور انہوں نے ایسا کر کے اپنا بڑا نقصان کیا (ف) اِسوقت بھی موسیٰ کی بڑی عزت کی مدعی اُسکی بڑی بیعزتی کرتے ہیں کہ اُس کی بات کو نہیں مانتے

۴۰ (۴۰) اور ہارون کو کہا کہ ہمارے لئے معبود بنا جو ہمارے آگے آگے چلیں کیونکہ یہہ موسیٰ جو ہمیں ملک مصر سے نکال لایا ہم نہیں جانتے کہ اُسے کیا ہوا

(معبود بنا) لفظ معبود عبرانی میں نہیں ہی وہاں الوہیم ہی مگر ستیفان یہاں پر لفظ معبود جو بولتا ہی یونانی ترجمہ سپٹواجنٹ کے موافق بولتا ہی (ف) جب ہارون نے اُنکے لئے بچھڑا بنایا تو کہا کہ یہہ اسرائیل کے معبود ہیں یعنے ایک بچھڑے کو بصیغہ جمع بولا (خروج ۳۲-۱ و ۴) اور یہہ اِسلئے تھا کہ وہ لوگ بہت سے معبودوں سے خوش تھے نہ ایک سے جیسے اکثر بت پرست لوگ بہت سے معبودوں سے خوش ہوا کرتے ہیں (ف) ہمارے لئے معبود بنا یعنے کوئی صورت یا مورت بنا نا دیدنی حقیقی معبود کی اِنسان کی سوح میں یہہ خواہش رکھی گئی ہی کہ اپنے خدا کو دیکھنا چاہتی ہی اور خدا تو انسان کے وہم اور فہم اور قیاس و گمان سے باہر ہی جیہ جاے کہ ظاہری آنکھوں سے نظر آوے پھر آدمی کی خواہش جو رویت الٰہی کی بابت ہی کیونکر پوری ہو اِسلئے اِنسان اپنی تجویز سے بت بناتا ہی اور جانتا ہی کہ یہہ پتھر لکڑی وغیرہ میں حقیقی معبود نہیں ہیں پر کہتا ہی کہ یہہ حقیقی معبود کی صورت ہی تا کہ دل ٹھہرے اور اُس کے وسیلہ سے خدا پر خیال قایم ہووے اور خدا بھی اِنسان کی اِس صورت سے واقف ہی مگر چونکہ انسان نے اپنی تجویز سے آپ خدا کو ایک صورت دی ہی اِسلئے وہ بت پرست اور خدا کی بیعزتی کرنیوالا ہی اور جہنم کی سزا کے لایق ہوتا ہی لیکن خدا نے اِس خواہش انسانی کے رفع کرنے کو اپنی حقیقی صورت انجیل میں اور پرانے عہدنامہ میں بھی ظاہر کی ہی اور وہ مسیح خداوند کی صورت ہی چنانچہ لکھا ہی (کلسی ۱-۱۵) کہ وہ اندیکھے خدا کی صورت اور ساری خلقت کا پہلوٹھا ہی پس اُس کی پرستش بت پرستی نہیں ہی کیونکہ وہ حقیقی صورت اللہ کی ہی حقیقت میں وہ خدا ہی (آگے چلیں) یعنے آگے چلتے ہوئے نظر آویں اگرچہ نا دیدنی حقیقی خدا بادل اور آگ کے ستون میں اُن کے آگے آگے ظاہراً بھی چلتا تھا تو بھی وہ بت کے طالب ہیں (خروج ۱۳-۲۱) اور خداوند دنکو بدلی کے ستون میں تاکہ انہیں راہ بتاوے اور رات کو آگ کے ستون میں ہو کے تاکہ اُنہیں روشنی بخشے اُن کے آگے چلا جاتا تھا تاکہ رات دن چلے جائیں (یہہ موسیٰ جو ہمیں ملک مصر سے نکال لایا) یہہ الفاظ حقارت ہیں دیکھو اتنے بڑے محسن کی کیسی حقارت یہود کے ابا کرتے ہیں گویا اُسکا ہمیں نکال لانا کچھہ شکر کے لایق بات نہیں ہی نہ وہ قدرت جو اُس کے وسیلہ اخراج کے وقت ظاہر ہوئی

کچھ قدر کے لائق تھی یا اُس کو تھوڑے عرصہ کے بعد بھول گئے اور موسیٰ کی اطاعت کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے گویا اُسکا کچھ بھی اختیار اُنپر نہیں ہی (ہم نہیں جانتے کہ اُسے کیا ہوا) یہہ بھی الفاظ حقارت ہیں ستیفان یہہ بتلاتا ہی کہ ہمیشہ بار بار سرکشی اِس قوم سے ظاہر ہوئی کہ اُنہوں نے اپنے سب سے بڑے نبی کو بے عزت کیا اور سب سے بڑے الہام کو ناچیز جانا اور اپنے دل بتوں کو دیئے اور خدا کی شکت کو پسند نہ کیا اور ایمان میں بھی مضبوط نہ تھے کہ الٰہی وعدونپر پورا بھروسہ رکھیں (ف) یہہ حالت نہ صرف یہودیوں کی تھی مگر بگمان راقم سارے بنی آدم کی یہی حالت ہی جبتک کہ خدا کی سوح اُن میں سکونت نہ کرے وے ہرگز درستی پر نہیں آسکتے

۴۱ (۴۱) اور اُن دنوں اُنہوں نے ایک بچھڑا بنایا اور بت کو قربانی چڑھائی اور اپنے ہی ہاتھونکے کاموں سے خوش ہوئے

(بچھڑا بنایا) بیل کی صورت پر بت بنایا جو خاص ملک مصر کا مشہور بت تھا جسکا نام اپیس تھا (ف) بیل زمیندار کے کام آتا ہی اور انسانی پرورش کا نشان ہی اسلئے اہل مصر نے بیل کی صورت پر بت بنا رکھا تھا (ف) پاک ترین جگہ میں بھی کروبیوں کی چار صورتیں تھیں مگر نہ عبادت کے لئے لیکن خاص نصیحت کے لئے تھیں اُنہوں نے عبادت کے لئے بنایا (ف) توریت میں لکھا ہی کہ بچھڑا ہارون نے بنایا تھا مگر ستیفان یہاں کہتا ہی کہ اُنہوں نے یعنے یہود کے آبا نے چونکہ ہارون نے اُنکی مرضی کے موافق بنایا تھا اور اُنہوں نے اِس کام کے لئے زیورات پیش کئے تھے تب اصل کام اُنکا تھا اِسلئے اُن کی طرف یہہ کام منسوب ہوتا ہی (ف) اِسی طرح تم نے مسیح کے ساتھہ اب بدسلوکی کی وہ تمہیں بچانے کو آیا تم نے اُسے رد کیا اُس نے تمہارے ' ہمنے سچائی پیش کی تم نے اپنی ناراستی کو پسند کیا تم اپنے باپ دادوں کے موافق سرکش ہو

۴۲ (۴۲) تب خدا اُنسے پھرا اور اُنہیں چھوڑ دیا کہ آسمانکی فوج کو پوجیں جیسا کہ نبیوں کی کتاب میں لکھا ہی کہ اے اِسرائیل کے گھرانے کیا تم نے مجھکو جنگل میں چالیس برس قربانیاں اور نذریں چڑھائیں

(پھرا) یعنے اپنا سلوک بدلا (ف) وے خدا سے پہلے پھر گئے تب خدا بھی اُنسے پھر گیا اِس سے زیادہ اور کیا سزا ہی کہ خدا کسی سے پھر جاوے (ف) مت سمجھو کہ خدا ہمیشہ مہربانی کے ساتھہ باوجود ہماری سرکشی کے متوجہ رہیگا اگر ہم اُس سے پھر جاوینگے تو وہ ہمیں بھی چھوڑ دیگا (رومی ۱-۲۳ و ۲۴) غیر فانی خدا کے جلال کو فانی آدمی

اور پرندوں اور چارپایوں اور کیڑے مکوڑوں کی صورت اور مورت سے بدل ڈالا اسواسطے خدا نے بھی انہیں اُن کے
دلوں کی شہوتوں میں ناپاکی پر چھوڑ دیا کہ اپنے بدن آپس میں بیحرمت کریں (ف دیکھو کیا لکھا ہے (استثنا ۹-۲۴)
جس دنسے میں نے تمہیں جانا تم خداوند سے سرکشی کرتے ہو۔ یعنے خداوند سے تم باغی ہو اُسی دن سے کہ جب میں نے
تمہیں پہچانا اور اپنے لوگ ظاہر کیا یعنے شروع سے باغی لوگ ہو دیکھو (یشوعہ ۲۴-۱۴) اُن معبودوں کو جنکی تمہارے
باپ دادے نہر کے اُسپار اور مصر میں عبادت کرتے تھے نکال پھینکو (نبیوں کی کتاب میں لکھا ہے) یعنے اُس مجموعہ میں
جس میں بارہ چھوٹے نبیوں کی کتابیں جمع ہیں مگر خاص طور پر یہہ بات (عاموس ۵-۲۵ سے ۲۷ تک) لکھی ہوئی ہے
کہ اے اہل اسرائیل کیا تم لوگ چالیس برس تک بیابان میں میرے آگے ذبایح و ہدیئے گذرانتے رہے تم تو ملکوم
کے خیمہ کو اور اپنے بتوں کے کیوں کو اپنے معبود کے تارے کو جو تم نے اپنے لئے بنایا اُٹھایا کئے اسلئے میں تمہیں اسیر
کر کے دمشق کے پار لیجاؤنگا خداوند جسکا نام رب الافواج ہے فرماتا ہے (کیا مجھے نذریں چڑھائیں) اگرچہ اُسے بظاہر
چڑھائیں مگر خلوص اور صفائی سے نہ تمہیں خدا کے لئے وہی کام ہیں جو خلوص سے کئے جاتے ہیں (زبور ۵۱-۱۷
خدا کے ذبیحے شکستہ جان ہیں (یشعیا ۲۹ باب دیکھو)

۴۳

(۴۳) تم تو ملوخ کے خیمہ اور اپنے دیوتا رمفان کے تارے یعنے اُن مورتوں کو جنہیں تم نے
سجدہ کرنے کو بنایا لئے پھرتے تھے سو میں تمہیں بابل کے پار اُٹھا لیجاؤنگا

(لئے پھرتے تھے) ایک چھوٹا سا مندر بنا کے اُسے لئے پھرتے تھے جسمیں ملوخ کی مورت تھی وہی ملوخ کا خیمہ کہلاتا
تھا (ف) ملوخ عمونی لوگوں کا دیوتا تھا (اسلاطین ۱۱-۵ و ۳۳) کو دیکھو سلیمان نے صیدانیوں کی دیبی عستارات اور بنی
عمون کی نفرتی ملکوم کی پیروی کی۔ اُنہوں نے مجھے ترک کیا اور صیدانیوں کی دیبی عستارات اور موابیونکے بت کموس
اور بنی عمون کے ملکوم کی پرستش کی۔ ملکوم و ملوخ ایک بات ہے صور و صیدا کے لوگ اِس بت کو زحل کہتے تھے اور
اِس بت کے سامنے آدمی کے بچے بطور قربانی کے جلائے جاتے تھے خدا نے خاص طور پر اس بت کی پرستش سے منع
کیا تھا (احبار ۱۸-۲۱) تو اپنے فرزندوں میں سے کسیکو مولک کے لئے آگ سے گذرنے مت دے۔ یہہ بت پیتل کی ایک
مورت تھی سر اسکا بیل کی مانند تھا اور بازو یعنے ہاتھ پھیلے ہوئے آدمی کی مانند تھے اور اندر سے پولا تھا اُس میں آگ
بھری ہوئی تھی جیتے بچوں کو اُس کے ہاتھوں میں جو آگ سے سرخ تھے رکھدیتے تھے اور کل دباتے تھے تب وہ بچہ کو
دبا لیتا تھا اور بچہ چلا کے جل مرتا تھا اور یہہ لوگ شور مچاتے تھے اور ڈھول بجاتے تھے کہ بچے کا چلانا سنائی نہ دے

یہی مردود ملکوم تھا اور اسکے پوجنیوالے بھی بے رحم مردود تھے (رمفان) رمفان کا تارا اسکا دوسرا نام (عاموس ۹-۲۶) میں کیون لکھا ہی یہہ ستارہ کی پرستش تھی (ف) ان لوگوں میں دو قسم کے بت پرست تھے آسمانی مخلوق یعنے تارے کو پوجتے تھے جو رمفان کا تارہ ہی اور زمینی مخلوق ملکوم اور گوسالہ کو بھی پوجتے تھے اور اس کے ساتھہ خداوند خدا کو بھی پوجتے تھے یعنے خدا پرستی اور شیطان پرستی ہر دو کو جمع کیا تھا اسلئے وہ فرماتا ہی کہ کیا مجھے نذریں چڑھائیں خدا کے پوجنیوالوں کو چاہیئے کہ سب کچھہ چھوڑ کے اُس کی پرستش کریں خدا پرستی کے ساتھہ بت پرستی ملانے سے ساری خدا پرستی بھی مکروہ ہی ہوشیار رہنا چاہیئے اُن لوگوں کو جو خدا پرستی کے ساتھہ تقریریں کر کے بت پرستی کی رسمیں بھی ملایا کرتے ہیں (ف) سلیمان نے کوہ موریا پر اِس ملکوم یا ملوخ یا مولک کے لئے کہ ایک ہی بت ہی ایک مندر بنایا تھا اور اُسکا ذکر (اسلاطین ۱۱-۷و۸) میں یوں لکھا ہی چنانچہ سلیمان نے موابیوں کی نفرتی کموس کے لئے اُس پہاڑ پر جو یروشلم کے سامہنے ہی اور بنی عمون کے نفرتی مولک کے لئے ایک بلند مکان بنایا یوں ہی اُس نے اپنی ساری اجنبی جورؤں کی خاطر کیا جو اپنے معبودوں کے حضور بخور جلایا کرتی تھیں اور قربانیاں گذرانا کرتی تھیں - یہہ ایسی بات ہی جیسے اِس ملک میں اب بھی بعض امیر نفس پرست نام کے عیسائی اپنی ہندو یا مسلمان عورتوں کی دل کی خوشی کے لئے مسجدیں یا بت خانے بنوا دیا کرتے ہیں یا امام باڑے بنوا دیتے ہیں اور اُنکی مجلسوں میں بھی شریک ہو کے اُنکے ساتھہ اُنکے فعل میں شامل ہو جاتے ہیں (ف) گوسالہ پرستی جسکا شروع ہارون سے ہوا اُسکی بابت (۳۰۰۰) ہزار آدمی قتل کئے گئے تھے اور وہ بت جلایا گیا تھا دیکھو (خروج ۳۲-۲۰ و ۲۸) پھر اِس گوسالہ پرستی کو یربعام بادشاہ نے بحال کر دیا (اسلاطین ۱۲-۲۸ و ۲۹) اِسلئے اُس بادشاہ نے مصلحت کی اور سونے کے دو بچھڑے بنائے اور اُنہیں کہا یروشلم میں تمہارا جانا فضول ہی ای اسرائیل دیکھہ اپنے خدا کو جو تجھے زمین مصر سے نکال لایا اور اُس نے ایک کو بیت ایل میں قایم کیا اور دوسرے کو دان میں رکھا (ف) بنی اسرائیل بت پرستی پر بہت ہی مایل تھے یہہ وبا اُن میں بہت پھیلی ہوئی تھی جب تک جلاوطنی نہ ہوئی یہہ بلا مٹ نہیں گئی (بابل کے پار لیجاؤنگا) لیکن (عاموس ۵-۲۷) میں ہی دمشق کو لیجاونگا اور ضرور دنش فرقے دمشق کو جلاوطن کئے گئے تھے - اور اور پیشگوئیوں میں ذکر ہی کہ بابل کو لیجاؤنگا (یرمیاہ ۲۰-۴) وہ اُنہیں اسیر کر کے بابل کو لیجائیگا اور تلوار سے قتل کریگا پس ستفان سب پیشگوئیوں کو جمع کر کے اُسکا حاصل بتلاتا ہی اور اِسلئے نبیوں کی کتاب بولتا ہی نہ خاص کسی ایک کی کتاب کیونکہ وہ خلاصہ بتلاتا ہی سب کے بیانوں کا (ف) موسیٰ کی پیشگوئی کیسی خوبی کے ساتھہ ایک عرصہ کے بعد پوری ہوئی (احبار ۲۶-۳۳) میں لکھی تھی میں تمہیں غیر قوموں میں تتر بتر کرونگا اور تم پر پیچھے سے تلوار چلاؤنگا کہ تمہاری زمین اُجاڑ ہوگی اور تمہارے شہر ویران -

دیکھو خدا کی ساری باتیں اپنے اپنے وقت پر پوری ہوتی ہیں قیامت کی بابت اور مسیح کی آمد ثانی کی بابت اور جزا و سزا کی بابت بھی جو کچھ بیبل میں پڑھتے ہو ضرور اسی طرح سے ہوگا (ف) دیکھو ایمان کے سبب خدا تعالی ابراہیم کو کسدیوں کے ملک سے نکال لایا مگر اُس کی اولاد بے ایمانی کے سبب کسدیوں کے اُس پار نکالی جاتی ہے یہہ کیسا سخت تنزل ہے پس جنہیں خدا نے گہرے غار میں سے نکالکے سربلندی بخشی ہے اگر وہ لوگ اطاعت الٰہی نہ کریں اور سرکشی کر کے عیاش ہو جاویں تو جلدی پہلے کی نسبت زیادہ تر گہرے غار میں گرائے جاینگے اور برباد ہونگے

(۴۴) گواہی کا خیمہ جنگل میں ہمارے باپ دادوں کے درمیان تھا جیسا کہ اُس نے جو موسیٰ سے باتیں کرتا تھا حکم دیا کہ اُس نمونے کے موافق جو تو نے دیکھا ہے اُسے بنا

(گواہی کا خیمہ) جو خدا کی سچائی پر اور حقیقی خدا پر گواہی دیتا تھا اور اسباب پر گواہی دیتا تھا کہ آدمی کس طرح پر مقبول ہو سکتا ہے (ہمارے باپ دادوں کے درمیان تھا) نہ یہہ کہ اُس سے ناواقف تھے وہ موجود تھا پھر بھی بت کا خیمہ جو (آیت ۴۳) میں ہے اُنہوں نے رکھ چھوڑا تھا۔ اور یہہ بات زیادہ تر ثابت کرتی ہے اُن کے قصور کو کیونکہ جن لوگوں نے خدا کی باتیں نہیں سنی اور اسلئے گمراہی میں ہیں اُنسے زیادہ تر وہ لوگ قصوروار ہیں جو باوجود وسایل ہدایت کی گمراہی کو پسند کرتے ہیں (ف) بنی اسرائیل اگرچہ شدت سے بت پرست اور نفس پرست تھے تو بھی خدا نے آپکو بے گواہی نہیں چھوڑا حقیقی خیمہ بھی وہاں تھا پس اگرچہ دنیا شریروں سے بھر جاوے تو بھی خدا کے لوگ راستی اور سچائی پر گواہی دینے کو ہر وقت دنیا میں موجود پائے گئے ہیں (ف۲) دیکھو موسیٰ کی کیسی واجبی اور مناسب عزت ستفان کرتا ہے اور کیسا خوب عہد عتیق کی کتابوں کو سمجھتا ہے اور کیا اچھی باتیں اُسمیں سے نکال کے پیش کرتا ہے اور کیسی عمدہ ہدایت کرتا ہے تو بھی شریر لوگ کہتے ہیں کہ موسیٰ کا دشمن ہے یہی حال اسوقت اہل اسلام کا ہے کہ عیسائی لوگ کلام کی ٹھیک تفسیر اور عمدہ دلایل جو پاک اور بے عیب ہیں اور سچی ہدایت اُنہیں کرتے ہیں مگر وہ اپنے باطل خیالات میں ایسے مبتلا ہیں کہ اُنکی نہیں سنتے اسکا سبب یہی ہے کہ غصہ اور نفس پرستی اور غرور اور خود پسندی ہمیشہ حق اور باطل کے درمیان ہو کے آدمی کی نظر سے حق کو پوشیدہ رکھتی ہے ایسا کہ آدمی اُسکو جو صحت بخش چیز ہے مہلک خیال کر کے ہلاکت میں گر جاتا ہے

(۴۵) اُسے بھی ہمارے باپ دادے اگلوں سے پا کے یہوشوع کے ساتھہ اُن قوموں کے ملک میں جنکو خدا نے ہمارے باپ دادوں کے سامھنے نکال دیا لے آئے اور وہ داؤد کے دنوں تک رہا

(پاکے) یعنے ہمارے باپ دادوں نے نسلاً بعد نسلاً میراث میں خدا کے خیمہ کو پایا موسیٰ نے بحکم الٰہی بنایا مگر یہوشوع اور آبا اُسے کنعان میں لائے اور داؤد کے زمانہ تک رہا اب ستیفان یہوشوع کا نام لیتا ہے جو یسوع کا نمونہ تھا یہوشوع نے جسمانی کنعان میں پہونچایا مگر یسوع آسمانی حقیقی کنعان میں پہونچاتا ہے (نکال دیا) کنکو نکال دیا غیر قوموں کو بت پرستوں کو کہاں سے نکالدیا کنعان کے دیس میں سے (ہمارے باپ دادوں کے سامہنے سے) خدا تعالیٰ اپنے لوگوں میں سے اور اپنی سکونت گاہ میں سے ناپاک چیزوں کو نکالدیتا ہے (ف) خدا جب کسی آدمی کے دلمیں سکونت کرنا چاہتا ہے تو ساری ناپاکی کو نکالدیتا ہے اور غیر قوم کے عیسائیوں میں سے بھی غیر قوم کا مزاج نکالدیتا ہے ایماندار کی حقیقی شناخت یہی ہے اور یہہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ آدمی کے دل میں شیطانی خواہشیں اور پاک روح جمع ہو کے سکونت کرے

(۴۶) جس نے خدا کے حضور فضل پایا اور آرزو کی کہ یعقوب کے خدا کے واسطے مسکن پاوے

۴۶

(مسکن) یعنے گھر (ف) جب بنی اسرائیل بیابان میں تھے اور خیموں میں رہتے تھے تب خدا اُن کے ساتھ خیمہ میں رہا جب کنعان میں آکے مقیم ہوئے اور گھر و محل بنائے تب خدا کا گھر یعنے ہیکل بھی بنائی گئی (ف) ہر جگہ خدا کی حرمت کرنا چاہئے سفر میں اور حضر میں گھر میں اور باہر آرام میں اور دُکھ میں (فضل پایا) داؤد پر خدا کا فضل تھا کیسا مبارک ہے وہ آدمی جو خدا سے فضل پاتا ہے اِس سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے (ف) اگرچہ داؤد نے فضل پایا اور اُس کے دل میں ہیکل کی آرزو ہوئی تو بھی اُس نے اپنی زندگی میں ہیکل نہ پائی پس ہیکل بنانا بھاری بات نہیں ہے اور نہ فضل کا نشان ہے (ف) جب شریعت دی گئی تھی تب بنی اسرائیل نے خدا کی بندگی اور عبادت جنگل میں کی تھی نہ ایک خوشنما ہیکل میں مگر اُٹھائے ہوئے خیمہ میں - ابراہیم و اصحاق و یعقوب نے بندگی اور عبادت کی شریعت سے چارسو برس پیشتر جب خیمہ بھی نہ تھا سلیمانی ہیکل تو اُس کے (۴۸۰) برس بعد بنائی گئی تھی یہاں سے ظاہر ہے کہ ابراہیم کی ملاہٹ سے مسیح کی آمد تک جو عرصہ ہے اُس کے نصف وقت میں خدا کے حقیقی عابدان نے بغیر ہیکل کے خدا کی بندگی کی ہے پس ثابت ہے کہ ہیکل کی ضرورت دین کے لئے اسقدر نہیں ہے جسقدر یہودی سمجھے ہوئے تھے کہ وہی پاک جگہ ہے اُسی جگہ عبادت ہوتی ہے ستیفان کا مطلب یہہ ہے کہ ہیکل جس کی بابت کفر بکنے کا الزام مجھے دیتے ہو وہ کچھ بڑی بات نہیں ہے باپ دادے جنگل میں عبادت کر کے مقبول ہوئے داؤد جسپر خدا کا فضل تھا اُسنے ہیکل کی آرزو کی پر نہ پائی تو بھی بغیر ہیکل کے اُسپر فضل تھا اور وہ عابدان کا نمونہ ہے (ف) ستیفان اسبات پر بھی اشارہ کرتا ہے بلکہ صاف کہتا ہے کہ خیمہ اللہ کا داؤد کے زمانہ تک رہا پھر گرایا گیا اور ہیکل قایم ہوئی اسیطرح اب مسیح کے عہد میں یہہ ہیکل گرائی جائیگی اور روحانی

ہیکل میں عبادت ہوگی (ف) یہہ ملا لوگ اور خانقاہوں کے مجاور اور قبروں کے خادم اور مندروں کے پوجاری لوگ اور تیر تھوں کے خدمت گذار معرفت سے بے نصیب اپنی اپنی خانقاہوں اور مندروں کو اپنی روٹی اور معیشت کا سہارا جانکر اسقدر مبالغہ کے ساتھہ سراہا کرتے ہیں کہ گویا ساری خوبیوں کا سرچشمہ وہی جگہ ہے اسیطرح یہودی بھی واجبی تعلیم سے زیادہ ہیکل کی تعظیم بتلاتے تھے اور ساری ناپاکیوں سے بھرے ہوئے نہ ہیکل کے بھید سے واقف نہ شریعت کے اسرار سے خبردار مگر نفسانی لوگ تھے

۴۷ (۴۷) پر سلیمان نے اُس کے لئے گھر بنایا

(ف) سلیمان مسیح کا نمونہ تھا جانکشی اور فروتنی میں داؤد نے آرزو کی ہیکل کی اور اُس کے واسطے سامان جمع کیا۔ مسیح خداوند نے بڑی جانکشی اور جانفشانی کر کے فروتنی سے اپنی روحانی ہیکل کی طیاری کے لئے سامان جمع کیا جو روحانی سامان تھا کفارہ اور نئی زندگی وغیرہ (ف) سلیمان مسیح کا نمونہ تھا سرفرازی اور تعمیر ہیکل میں چنانچہ مسیح نے بعد موت کے دُکھہ اور تحقیر سے گذر کر اور سرفرازی میں پہونچکر اپنی ہیکل روحانی کی تعمیر کی کہ اُسنے آدمیونکے دلوں میں خدا کی ہیکل بنائی اور اپنی پاک کلیسیا کو روحانی ہیکل اسد کے لئے طیار کیا

۴۸ (۴۸) لیکن خدا تعالیٰ ہاتھہ کی بنائی ہوئی ہیکلوں میں نہیں رہتا چنانچہ نبی کہتا ہے

(نہیں رہتا) چنانچہ خود سلیمان نے اپنی ہیکل کی نسبت کہا (۱ سلاطین ۸-۲۷) کیا خدا فی الحقیقت زمین پر سکونت کریگا دیکھہ آسمان اور آسمانوں کے آسمان تیری گنجایش نہیں رکھتے پھر کتنی کمتی اس گھر میں ہوگی جو میں نے بنایا (ف) البتہ خدا کی ایک ہیکل تو ہے پر خدا اپنی ہیکل نہ سونے روپے سے نہ پتھر لکڑی سے نہ دنیاوی حشمت سے نہ ظاہری کاموں سے نہ زبانی اقراروں سے نہ دستورات مقررہ سے بناتا ہے لیکن اُن زندہ دلوں سے بناتا ہے جنکی بنیاد مسیحی ایمان سے ملی ہوئی ہے اور آراستہ ہے محبت سے (ف) آدمی کا دل ہیکل کی ساری حشمت سے نہ پھولے کیونکہ ہیکل اور گرجوں کی ظاہری شان و شوکت ہی خدا کو قبول نہیں ہے بلکہ شکستہ دلوں کی قربانی اور ایماندار کے دل کی صفائی زیادہ مقبول و منظور ہے

(۴۹) کہ خداوند فرماتا ہی آسمان میرا تخت اور زمین میرے پاؤں کی چوکی ہی تم میرے لئے کونسا گھر بناؤگے یا کونسی جگہ میرے آرام کی ہی (۵۰) کیا میرے ہی ہاتھہ نے یہہ سب کچھہ نہیں بنایا

۴۹ ۵۰

یہہ ارشاد الہی (یشعیا ۶۶ - ۱ و ۲) میں لکھا ہی دنیا میں چنی ہوئی خاص جگہ خدا کے اُس آدمی کا شکستہ دل ہی جو کلام سے کانپ جاتا ہی (ف) استیفان اب صاف بتلاتا ہی کہ تمھروں کی ہیکل پر اور ظاہری دستورات پر بہقدر زور کیوں دیتے ہو خالق محتاج نہیں ہی کہ آدمیوں سے آرام گاہ پاوے سب کچھہ اُس کے ہاتھہ نے بنایا ہی پر وہ دل شکستہ ایماندار پر مہربانی کرکے توجہ فرماتا ہی پس اگر خدا کی ہیکل ہی تو ایسا دل اُسکا گھر ہی لیکن تمہارا زور تمھروں کے گھر پر ایسا ہی کہ ایک لفظ اُس کی نسبت بولنا کہ یہہ ہیکل گرائی جائیگی کفر بکنا کہتے ہو اور خود ایسا سخت دل رکھتے ہو کہ خونریزی کے لئے موجود ہو یہہ کہاں کی معرفت اور دانائی ہی

(۵۱) اے سرکشو اور دل اور کان کے نامختونوں تم ہر وقت روح القدس کی مخالفت کرتے ہو جیسے تمہارے باپ دادے تھے ویسے ہی تم بھی ہو

۵۱

(۵۱ سے ۵۳ تک) معذرت کا نتیجہ سُناکر بیان ختم ہوتا ہی اور وہ واعظ بندہ خدا بھی اسکی بعد جہان سے رخصت ہوتا ہی (اے سرکشو) دیکھو کیا لکھا ہی خروج ۳۳ - ۵) میں خداوند نے موسیٰ کو فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل کو کہہ کہ تم گردن کش لوگ ہو پس وہی روح جسنے موسیٰ کو یہہ فرمایا تھا اِسوقت استیفان کے اندر ہو کے خود بولتی ہی کہ اے سرکشو۔ سرکش اور گردن کش ایک بات ہی اور اُس کے معنے یہہ ہیں کہ اُس بیل کی مانند جو جوئے کی برداشت نہیں کرتا یا وہ بچھڑا جو سدھایا نہیں گیا (یرمیا ۳۱ - ۱۸) (دل اور کان کے نامختونو) یہہ الفاظ بھی پرانے عہدنامہ کے ہیں (یرمیا ۹ - ۲۶) ساری قومیں نامختون ہیں اور اسرائیل کے سارے گھرانے کے دل نامختون ہیں (احبار ۲۶ - ۴۱ حزقیل ۴۴ - ۷ رومی ۲ - ۲۸ و ۲۹) (ف۱) جہاں دل نامختون ہی وہاں کان بھی نامختون ہی جسکا دل سیدھا نہیں اُسکا کان بھی کچھہ نہیں سُنتا بلکہ اُسکا فہم بھی تاریک ہی (ف۲) ختنہ کا اصل مطلب گناہ کا بدن اُتار پھینکنا ہی (کلسی ۲ - ۱۱) کو دیکھو اور اُسمیں تمہارا ایسا ختنہ بھی ہوا جو ہاتھہ سے نہیں یعنے مسیحی ختنہ جو جسم کے گناہوں کا بدن اُتار پھینکنا ہی (ف۳) جب آدمی کا دل کلام سے چھد جاتا ہی تب وہ خوشی سے کان بھی سُننے کو پیش کرتا ہی (روح کی مخالفت) اب وہ بتلاتا ہی کہ یہہ سرکشی جو ہر زمانہ میں اسرائیل سے ہوئی اِسکا سبب روح کی مخالفت ہی جو بار بار آنسے ہوئی خدا کے کلام کی مخالفت سے دل سخت ہوتا جاتا ہی اور سرکشی بڑھتی جاتی ہی تب

آدمی ہلاک ہوجاتا ہے (ف۱) دیکھو آدمی خدا کی سوچ کا مقابلہ کرسکتا ہے اور مقابلہ میں کامیاب بھی ہوسکتا ہے (لوقا ۷-۳۰) فریسیوں اور شریعت کے حکیموں نے اپنے خلاف پر خدا کے ارادے کو ٹال دیا اور اُس سے بپتسمہ نہ لیا۔ ہدایت الٰہی ایک اختیاری امر ہے خدا ہدایت کرتا ہے ہمیں اختیار ہے چاہیں قبول کریں یا نہ کریں وہ ہدایت جبری نہیں کرتا (ف) دیکھو محمد صاحب ہدایت جبری کرتے ہیں جو خدا کی عادت اور انتظام جہان کے برخلاف ہے اور جسکا پھل سوائے حکومت اسلامی کے اور کچھ نہیں ہے تب معلوم کرنا چاہیئے کہ اسلام کی ہدایت خدا سے ہے یا انسان سے (جیسے تمہارے باپ دادے تھے ویسے ہی تم بھی ہو) یعنے وہ باپ دادے جنہوں نے موسیٰ سے سرکشی کی تھی پس تم دنیاوی قومیت اور عہدنامہ کے سبب ابراہیم کے ساتھ فرزندی کا علاقہ رکھتے ہو پر ولیسا ایمان اور اطاعت تم میں نہیں ہے تم اُس سے روحانی علاقہ نہیں رکھتے

۵۲ (۵۲) نبیوں میں سے کسکو تمہارے باپ دادوں نے نہ ستایا ہاں اُنہوں نے اُس راستباز کے آنے کی خبر دینیوالوں کو قتل کیا جسکے اب تم پکڑوانے والے اور خونی ہوئے

(کسکو) یعنے بےنہایت دشمنی خدا کے نوکروں یا ایلچیوں سے تمہارے آبا نے کی سارے نبیوں کو ستایا ہر ایک نبی اپنے عہد میں اِس امت کا شاکی ہے (خبر دینیوالوں کو) اُن نوکروں یا نبیوں کا کام یہہ تھا کہ (اُس راستباز کی خبر دیں) یعنے یسوع مسیح خداوند کی خبر دیں کہ وہ آنیوالا ہے اور یہہ کہ نجات اُسی پر موقوف ہے اور یہہ کہ خدا کی مرضی اُس کے وسیلہ سے بر آتی ہے اور یہہ کہ بغیر اُس کے کوئی آدمی خدا کو راضی نہیں کرسکتا وہ حقیقی راستباز ہے اور سب دنیا ناراست ہے پیغمبروں میں بھی گناہ ہیں مگر وہ راستباز ہے (ف۱) دیکھو سب نبی لوگ مسیح کے خادم تھے اور اُن کی نبوت کا منشا یہی تھا کہ مسیح کی بابت باتیں کریں پھر مسیح موافق خیال اہل اسلام کے نبیوں میں سے ایک نبی کیونکر ہے سب نبی تو اُس کے خادم تھے وہ سب کا مخدوم سب نبیوں کی نظر اُسپر تھی کیونکہ بدون اُس کے کوئی نبی بھی نجات نہیں پاسکتا ہے (ف۲) سب نبی اُس کی خبر دینیوالے تھے (یشعیاہ ۵۳-۱۱) میں لکھا ہے اپنی جان ہی کا دکھ اُٹھا کے وہ اُسے دیکھیگا اور سیر ہوگا اپنی ہی پہچان سے میرا صادق بندہ بہتوں کو راستباز ٹھہرائیگا کیونکہ وہ اُن کی بدکاریاں اپنے اوپر اُٹھا لیگا۔ مسیح خداوند کی خبریں سب نبیوں نے دی ہیں اور اُن کی فہرست عہدی کتابوں میں موجود ہے اشارتاً اور صراحتاً سب طرح سے پیغمبر اُس کی بابت بولتے ہیں بلکہ زندگی کا مرکز اُسی کو ظاہر کرتے ہیں اگر کوئی خدا کا طالب سچا محقق ہے وہ بلا تعصب اُن خبروں کو دیکھکر معلوم کریگا کہ یہی حال ہے (قتل کیا) کسکو خبر دہندہ لوگوں کو اُس خداوند کے خادموں کو قتل کیا اور یوں خداوند کی بھی بےعزتی ہوئی کہ اُس کے نوکروں کو جب اُس کی خبر دیتے تھے قتل کیا اور وہ یعنے تمہارے باپ دادے مسیح کے

خادموں کے خونی ہوئے اور خدا سے یوں سرکشی ظاہر کی (جیسے اب تم پکڑوانیوالے اور خونی ہوئے) تم نے جواب دنیا میں ہو اپنے آبا سے بھی زیادہ قصور کیا کہ تمہارے زمانہ میں وہ خود آیا جس کی خبر پیغمبر دیتے تھے اور جسپر جاں نثاری کر گئے تھے اُسے تم نے پکڑوا دیا اور مصلوب کرایا اور تم اُس کے خونی ہوئے (ف) قصور حد تک بڑھ گیا تمہارا پیالہ گناہ کا لبریز ہوکے چھلکا تمہارے باپ دادوں سے بغاوت الٰہی شروع ہوئی اور تم نے اُس کی تکمیل کی اب خدا تمہیں انتقام میں پکڑیگا کیونکہ مہلت کا زمانہ گذر گیا ہاں اب بھی یروشلم کی بربادی تک وقت ہے کہ توبہ کرو اور پھرو (ف) ہر زمانہ میں خدا سے فضل اور سچائی ظاہر ہوئی مگر آدمیوں نے اندھلاپے اور سرکشی کو پسند کیا اِسلئے وے عدالت میں سزا کے لائق ہوئے

۵۳ (۵۳) تم نے فرشتوں کی وساطت سے شریعت پائی پر حفظ نہ کی

(تم نے) یعنے تم جو اب موجود ہو جنہوں نے زندگی کے مالک کو قتل کیا یہہ لوگ جو موجود ہیں ان کے باپ دادوں نے شریعت پائی تھی مگر دست بدست محفوظ اور مصئون اِن تک وہ شریعت پہونچی پس اگلے بزرگ یہودیوں کے ساتھ بزرگی اور فضیلت میں اور ذمہ داری میں اور شریعت میں اور سرکشی میں تم بھی سب شریک ہو کچھہ جدائی نہیں ہے (فرشتوں کی وساطت سے) توریت میں یہہ بات صاف نہیں لکھی ہے کہ شریعت فرشتوں کی وساطت سے یہودیوں نے پائی مگر اشارہ ہے (زبور ۶۸-۱۷) میں کہ سینا مقدس میں ہے۔ یعنے جہاں ہزار ہزار فرشتے موجود تھے (گلاتی ۳-۱۹) اور وہ فرشتوں کے وسیلہ درمیانی کے ہاتھہ سپرد ہوئے (عبرانی ۲-۲) کیونکہ اگر وہ کلام جو فرشتوں کی معرفت کہا گیا قایم ہوا اور ہر عدول اور نافرمانی نے واجبی بدلا پایا تو ہم کیونکر بچینگے جو اتنی بڑی نجات سے غافل رہیں جو پہلے خداوند کے وسیلہ بیان ہوکے سُننیوالوں سے ہم پر ثابت ہوئے (ف) حفظ نہ کی یعنے اعمال میں حفظ نہ کی زبان پر حفظ کرنا اور کتاب سے پڑھنا مفید نہیں ہے شریعت کو اعمال میں نگاہ رکھنا حفظ کرنا ہے سو تم نے نہیں کیا پس تم نے شریعت کو بے عزت کیا نہ میں نے جس پر فتویٰ دیتے ہو یہہ داغ تم پر ہے نہ مجھہ پر (ف) تمہارے جبّوں کے دامن البتہ لمبے ہیں (متی ۲۳-۵) جسپر تم آیات لکھتے ہو یا ماتھے پر یا ہاتھہ پر بھی کلام الٰہی لکھتے ہو پر اعمال میں حفظ نہیں کرتے ہو پس تم جبّوں والے ہو نہ شریعت والے (ف۳) غور کرنا چاہیئے کہ جب داؤد نے اوریا کو قتل کیا تب وہ خدا کی ہیکل بنانے کے لائق نہ رہا اِسلئے سلیمان کے وسیلہ بنائی گئی لیکن یہودی جنہوں نے زندگی کے مالک کو قتل کیا کسطرح مسیح کی روحانی ہیکل بنانے سکتے ہیں اِسلئے غیر قوم سے وہ طیار ہوئے

۵۴ (۵۴) وے یہہ باتیں سُنکے اپنے جی میں کٹ گئے اور اُس پر دانت پیسنے لگے

(۵۴ سے ۶۰ تک) استیفان شہید اول کی شہادت کا ذکر ہے (جی میں کٹ گئے) اُن کے دل چھد نہیں گئے مگر کٹ گئے
انجیل کی یہی تاثیر ہے کہ یا لوگ چھد جاتے ہیں یا کٹ جاتے ہیں (یہہ باتیں سُنکے) یعنے نتیجہ وعظ کا سُنکے جب تک وہ
پیغمبروں کے قصے سنا تا رہا شور نہیں کیا چپ چاپ سُنتے رہے جب نتیجہ سُنا تو کٹ گئے (ف) یہی حال اِس وقت
منادیوں میں شریروں کا ہے کہ جب لاجواب ہو جاتے ہیں تب کٹ جاتے ہیں پر کوئی کوئی خدا کا بندہ چھد بھی جاتا ہے
مبارک ہے وہ جو چھد جاتا ہے (دانت پیسنے لگے) استیفان نے زور کے ساتھہ روحانی تلوار اُنکے دل میں لگائی تب
دل کٹ گیا اور نفسانی غرضوں میں درد پیدا ہوا تب دیوانے کی مانند دانت پیستے ہیں (ف) چاہیئے کہ سب منادلوگوں کو
اُن کے خاص گناہوں پر ملامت کریں اور اُنکے گناہ واجبی طور سے اُنپر ظاہر بھی کریں اگرچہ لوگ غصہ سے بھر جاویں
کچھہ پرواہ نہیں ہے اگرچہ مار بھی ڈالیں کچھہ اندیشہ نہیں ہے (ف) سرکش کتا جو زنجیر سے بند ھا ہے کھولنے والے کو بھی
کاٹا کرتا ہے وہ اپنے فایدہ کو نقصان سمجھتا ہے (ف) دانت پیسنے لگے جیسے درندہ جانور پھاڑنے کو دانت پیسا کرتا ہے یہہ کونسی
آدمیت تھی کہ دانت پیسنے لگے اِسوقت بھی جو لوگ دانت پیستے ہیں اُنمیں اُنہیں یہودیوں کی روح ہے (ف) دانا آدمی جب
اپنے گناہ پر ملامت سنتا ہے تو شرماتا ہے اور توبہ پر مایل ہوتا ہے (اعمال ۲-۳۷) مگر بد اور بیوقوف آدمی ملامت سن کے
بڑا جلتا ہے اور کٹ جاتا ہے اور مارنے کو طیار ہے (اعمال ۵-۳۳) (ف) بدمعاش شریر اور جھوٹھے لوگ کبھی کبھی اپنی
بدی سے سچائی اور راستی کا مقابلہ کرنے کو اُٹھتے ہیں اور بدی کو تو دل میں چھپاتے ہیں مگر زبان پر عربی فارسی عبرانی
انگریزی وغیرہ کے عمدہ لفظ لاتے ہیں اور دلائل عقلی اور نقلی کے پیش کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں اور وہ دلیلیں کچھہ
راستی کچھہ ناراستی ملاکر بنالاتے ہیں پر جب یہہ ہوائی اوزار روحانی آدمی کے سامھنے ناکارہ اور غیر مفید ہو جاتے
ہیں اور کچھہ اُنکے پاس نہیں رہتا تب وہی دل کی چھپی ہوئی بدی جسپر عقلی نقلی واہی دلیلوں کا پردہ ڈالا تھا نکالتے ہیں
اور دانت پیسکر اور گالیاں یا طعنہ دیکر سرخ آنکھیں دکھلاتے ہیں اور ہاتھوں میں پتھر اُٹھاتے ہیں اگر وے مار بھی ڈالیں
تو بھی اُنسے نڈر رہو کیونکہ بدن کو مار سکتے ہیں پر جان کو نہیں مار سکتے (ف) استیفان نے خدا کی روح سے وعظ کیا کوئی
دیندار عیسائی اسبات کا انکار نہ کریگا اور دیکھو کیسی سخت ملامت کا وعظ تھا اور وہ اپنی موت سے بھی نہ ڈرا اور اُس نے
وقت کو بھی نہ دیکھا کہ عیسائیوں میں کچھہ طاقت نہیں ہے شریر یہودیوں کو کامل غلبہ ہے پھر میں پوچھتا ہوں کہ کیونکر بعض لوگ
ایسا سخت وعظ سنانے کو منع کیا کرتے ہیں اور ڈرا کرتے ہیں کہ ایسا نہو کہ کوئی لفظ کسی کے دل پر سخت تاثیر کرے وہ اپنی
دنیاوی دانائی اور دنیاداری کے ساتھہ کام کرنا چاہتے ہیں کہ سب کو خوش رکھیں پر خدا کی روح سخت ملامت کرنے کو
بھی منع نہیں کرتی بلکہ ایسے کام خود کرتی ہے اور یہہ ضرور ہے کہ سخت شرارت پر سخت ملامت کیجاوے جبتک سخت چوٹ نہ لگائی

جاوے لوگ جاگتے نہیں ہیں کیونکہ سخت نیند میں ہیں مگر اسکے ساتھ یہہ بات واجب اور دین عیسائی کے واعظوں کے فرایض میں سے ہی کہ سب کچھہ نیک نیتی سے کریں یہہ ارادہ ہرگز نہ ہو کہ ہم کسیکو ایذا پہونچاویں یا کسیکو نفسانی غرض سے ملامت کریں یا کسی کی توہین کریں لیکن پاک نیت سے ملامت کرنا مناسب ہی

۵۵ (۵۵) پر اُس نے روح القدس سے معمور ہوکے آسمان کی طرف نظر کی اور خدا کا جلال اور یسوع کو خدا کے دہنے کھڑا دیکھا

ایسی بات ظاہر ہوئی جیسے کبھی کبھی خاص بندوں پر ظاہر ہوا کرتی ہیں (ف) یہہ بات خاص ستیفان ہی پر ظاہر ہوئی کسی اور کو نظر نہیں آئی (خدا کے جلال اور یسوع کو) جلال اور یسوع ساتھہ تھے یعنے یسوع خداوند الٰہی عزت اور جلال اور طاقت و قدرت میں تھا وہ خدا کے جلال میں تھا کیونکہ وہ خدا ہی خدا اپنا جلال کسی غیر کو نہیں دیتا مگر یسوع خدا کے جلال میں تھا کیونکہ وہ خدا ہی اور خدا کا جلال اُسکا جلال ہی مطلب اسکا یہہ ہی کہ اُسنے یسوع کو خدائی کے مرتبہ پر دیکھا (ف) جسے دنیا نے رد کیا وہ آسمانی مقبول ہی یہودی اُسکا نام سُنکے دانت پیستے ہیں پر وہ خداوند خدا ہی اکیلے قیدی کمزور یعنے ستیفان کو کفر بکنے والا کہکر مارنا چاہتے ہیں پر اُسیوقت فرشتوں کا جلال اُس کے چہرہ پر ہی اور آسمان اُس کی نظروں کے سامہنے کشادہ ہی اور خدا کو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہی کہ نہایت عزت اور پیار کے ساتھہ اُس کے لئے آسمان کا دروازہ کھولے ہوئے ہی (دہنے کھڑا دیکھا) دہنے یعنے عزت کی جگہ میں کیونکہ باپ کا پیارا بیٹا ہی (کھڑا دیکھا) نہ بیٹھا ہوا جیسے (۱۰ از بور ومتی ۲۶-۶۴ مرقس ۱۶-۱۹ و افسی ۱-۲۰ و کلسی ۳-۱ و عبرانی ۱-۳ و ۸-۱ و ۱۰-۱۲ و ۱۲-۲) میں لکھا ہی کہ وہ خدا کے دہنے بیٹھا ہی مگر اِسوقت کھڑا تھا اسکا سبب یہہ تھا کہ قاضی الحاجات ہوکے خدا باپ کے ساتھہ برابر ہی اور باپ کے ساتھہ ہمیشہ بیٹھکر عدالت کرتا ہی اور انتظام ساری خدائی کا کرتا ہی وہ اور باپ اور روح القدس ایک واحد خدا ہی جو عرش نشین ہی مگر کھڑا ہوتا ہی اُسوقت کہ جب وکالت یا کہانت کا کام کرتا ہی اسوقت ستیفان کا مددگار اور وکیل اور سفارشی ہوکے کھڑا تھا استیفان اُسکے لئے زمین پر جان دینے کو بھی سرگرم اور طیار تھا وہ آسمان پر اُسے قبول کرنے کو اور اُس کی روح کو عزت سے لینے کو اور خدا باپ کے پاس اُس بہادری کی خدمت کے پیش کرنے کو یا پیتل کی قربانگاہ سے آگ لیکر سونے کی قربانگاہ پر یہہ جاں نثاری کی خوشبو جلانے کو کہانت کا کام کرتا تھا اور اِسلئے کھڑا تھا اُسنے اپنے تئیں کھڑا ہوا دکھلا کے استیفان پر یہہ بھی ظاہر کیا کہ میں دیکھہ رہا ہوں جو تجھہ پر گذرتا ہی میں تیرا خدا غافل نہیں ہوں تو ہمت اور دلیری سے مر جا کہ میں تیری روح کو بچانیوالا کھڑا ہوں (ف) خداوند یسوع ہمارے دکھوں میں اور ہماری مصیبتوں میں ہمارا اثر ابی مددگار

پایا گیا ہے اور وہ اسوقت زیادہ تر مدد دکھلاتا ہے جبکہ ہم دکھوں میں دب جاتے ہیں بہت عیسائی شہید ہیں جنہوں نے ایسے
ایسے وقتوں میں دیکھا ہے اور جرات پائی ہے اور جان خوشی سے دیکے اُسکا جلال ظاہر کیا ہے (ف) جب مسیح اُسے نظر آیا تب
بالکل اُسکا خیال مسیح پر ٹھہر گیا دکھوں کی طرف سے نظر بند ہوگئی اور اس لئے دُکھ آسان ہوگیا جب آدمی کی نظر دکھوں
پر رہتی ہے تب وہ بہت گھبراتا ہے بلکہ گر پڑتا ہے پر جب خدا پر نظر پڑتی ہے تب دُکھ کچھ معلوم نہیں ہوتے بار بار مسیحی شہدا نے
کہا ہے کہ ہمیں کچھ درد نہیں ہے ہم شیروں کو نہیں دیکھتے مگر مسیح کا جلال دیکھتے ہیں (ف) اسیطرح کبھی کبھی موت کے وقت
خاص بندوں کو اپنے گھروں میں بھی کچھ جلال نظر آتا ہے اور وے خوشی سے اِس دنیا کو چھوڑتے ہیں اور موت کی ندی
میں کود کر فوراً پاک کنعان میں پار اُتر جاتے ہیں

۵۶ (۵۶) اور کہا دیکھو میں آسمان کو کھلا اور انسان کے بیٹے کو خدا کے دہنے کھڑا دیکھتا ہوں

(انسان کے بیٹے کو) صرف اسی جگہ مسیح کو ابن آدم لکھا ہے آدمیوں کی زبان سے بعد صعود کے اور دو جگہ مکاشفات
میں وہ ابن آدم کہلایا ہے (۱-۱۳ و ۱۴-۱۴) (ف) اور کہا لفظ کہا اور دیکھا دونوں روح القدس سے معمور ہو کے
وقوع میں آئے تب روح القدس کھلواتی ہے کہ میں آسمانوں کو کھلا اور انسان کے بیٹے کو خدا کے دہنے کھڑا دیکھتا ہوں
(متی ۲۶-۶۴) اسی مجلس کے سامہنے مسیح خداوند نے یوں کہا تھا کہ اسکے بعد تم انسان کے بیٹے کو قادر مطلق کے دہنے
بیٹھے اور آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھو گے - پس وقت آویگا کہ یہہ ہوگا لیکن اِس وقت اسی مجلس کے سامہنے
اسی مضمون کی بات استیفان بولتا ہے اور وہی لفظ ابن آدم کا بولتا ہے اشارہ کرکے کہ وہ اپنے بیان میں
سچا تھا میں دیکھتا ہوں (ف) مسیح خداوند نے اکثر آپ کو ابن آدم کہا اور یہہ خاص لفظ تھا نہ عام ابن آدم کی مانند
تمام خطوط میں یہہ لفظ کہیں نہیں آیا یہہ جلال اور حکمت کا نام ہے اُسنے اُسے بولا دوسروں نے خداوند یا یسوع مسیح یا منجی
وغیرہ بولا ہے اور اس میں گہرا بھید ہے (ف) روح سے معمور ہو کے دیکھا جو باتیں آنکھ نہیں دیکھ سکتی روح کے وسیلے
دیکھی جاتی ہیں لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہمیں خدا کو دکھلاؤ وہ سوچیں کہ بغیر خدا کی روح کے خدا نظر نہیں آسکتا ہے (ف) استیفان
نے پہچان لیا کہ مسیح خداوند خدا کے دہنے کھڑا ہے ضرور اُس نے دنیا میں بھی اُسے دیکھا ہوگا اور اُسے پیار بھی کیا ہوگا اور اُسی
کے منہ سے سنا بھی ہوگا کہ میں ابن آدم ہوں (ف) وہ کہتا ہے کہ آسمان بھی میرے لئے کھلے ہوئے ہیں آسمان صرف ایمانداروں
کے لئے اور صرف مسیح کے وسیلہ سے کھلتا ہے نہ کسی غیر کے وسیلہ سے کسی بے ایمان کے لئے جو کوئی چاہے کہ اُس کے لئے
آسمان کھلجاوے چاہئے کہ مسیح سے ایمان کے وسیلہ سے رشتہ پیدا کرے تب اُسکا دخل آسمان میں ہوگا (ف) یہہ گواہی

تھی موت سے پہلے کہ مسیحی دین برحق خدا کا دین ہی اور یسوع سچ مچ مسیح ہی اور وہ سب باتوں میں درست فرماتا تھا اور یہہ کہ ستیفان اُسکا مقبول بندہ ہی اور اُس نے جو کچھہ وعظ میں سُنایا سب درست کہا اور یہہ کہ یہودی فی الحقیقت بطلان اور سرکشی کی باتیں کرتے ہیں اور پھر کہ جو کوئی مسیح سے الگ رہیگا ابدی ہلاکت اُسکا حصّہ ہی

۵۷ (۵۷) تب اُنہوں نے بڑے زور سے چلّا چلّا کے اپنے کان بند کئے اور ایک دل ہو کے اُس پر لپکے

استیفان کی موت کو مسیح کی موت سے مقابلہ کرو جو نسبت شاگرد کو اُستاد سے اور مرید کو پیر سے ہی وہی نسبت اِسکی موت کو اُسکی موت سے ہی (ف) اِسوقت مسیح کی روح کیسی صاف استیفان میں نظر آتی ہی اور شیطان کی روح یہودیوں میں کیا خوب دکھلائی دیتی ہی جسکا انکار سوا بیوقوف آدمی کے کوئی اور نہ کریگا (کان بند کئے) شاید انگلیاں کانوں میں دیں کہ مسیح کے جلال کی بات نہ سُنیں ہمارے زمانہ میں بھی مناری کے وقت کبھی کبھی مسلمان لوگ جن میں یہودیوں کا خمیر ہی مسیح کے جلال کی باتیں اور ابن اللہ کا ذکر سُن کے چلّاتے ہیں اور کہتے ہیں کوئی نہ سُنو چلو چلو (ف) استیفان نے (آیت ۵۱) میں بہت درست کہا تھا کہ اُن کے کان نامختون ہیں اُنہوں نے کان بند کرکے خوب ثابت کیا کہ ضرور کان نامختون ہیں

۵۸ (۵۸) اور شہر کے باہر نکال کے سنگسار کیا اور گواہوں نے اپنے کپڑے سولوس نام ایک جوان کے پاؤں پاس رکھہ دیئے

(سنگسار کیا) شریعت میں حکم تھا کہ کافروں کو سنگسار کریں (احبار ۲۴-۱۴) اُسے جس نے لعنت کی ہی خیمہ گاہ کے باہر نکال لیجا اور سب اُس کے سُننے والے اپنے ہاتھہ اُس کے سر پر رکھیں اور ساری جماعت اُسے سنگسار کرے (گنتی ۱۵-۳۵ و اسلاطین ۲۱-۱۳) کو بھی دیکھو (شہر کے باہر) مسیح کو بھی شہر کے باہر لیجا کے مارا تھا (عبرانی ۱۳-۱۲ و ۱۳) یسوع نے بھی کہ لوگوں کو اپنے لہو سے پاکیزگی بخشی پھاٹک کے باہر دُکھہ اُٹھایا پس آؤ ہم اُس کی ذلت کے شریک ہو کے خیمہ گاہ سے باہر اُس پاس نکل چلیں (ف) اُسے سنگسار کیا شاید کوئی مسلمان کہے کہ اُنہوں نے شریعت کے حکم کے موافق کیا جواب یہہ ہی کہ شریعت کا حکم بیشک پاک ہی مگر کیا اُنہوں نے اُسکے مقدمہ کی تحقیق درستی سے کرکے فی الحقیقت اُسے کافر پایا کیا اُسکے بیان میں کفر تھا یا ٹھیک مطلب خدا کا تھا وہ تو خدا کی تعلیم نہایت مناسب طور سے کرتا تھا بلکہ وہ لوگ خود کفر بکنے والے تھے مناسب تھا کہ اپنے اوپر پتھر مارتے (یوحنا ۸-۷) جو تم میں

بے گناہ ہر وہی پہلے اُس کے پتھر مارے (ف) اور کچھ بات نہ تھی مگر وہ لوگ اپنی خونریزیکو شریعت کے پردہ میں چھپا کے اُسے مارتے تھے اِسلئے استیفان پاک مگر وہ لوگ خونی اور کافر تھے (ف) مسیح کے وقت کے موافق اسوقت بھی اُنہیں اختیار نہ تھا کہ کسی کو قتل کریں (یوحنا ۱۸-۳۱) لیکن اُنہوں نے یہہ چالاکی کی کہ ممبروں کے اور بڑی کمیٹی کے اشارہ سے بلوہ عام کیا تاکہ کہیں کہ معلوم نہیں کس نے مارا سب لوگ بلوہ میں شامل ہیں لوگ اُسے مارکے ادھر اُدھر چلیگئے پس بات گئی آئی ہوگی (ف) یہہ پتھر کیسے مبارک تھے جو استیفان کے لگتے تھے پتھر اُس کی طرف پھینکے جاتے تھے اور وہ اُن پتھروں کے وسیلہ خدا کی طرف پھینکا جاتا تھا دنیا نے اُسے اپنی گود سے گرادیا پر اُس نے ابرہیم کی گود میں جگہ پائی (ف) مسیح کو شہر سے باہر نکالا تھا اُس کے لوگوں کو بھی نکالتے ہیں جب پتھروں کا مینہہ خوفِ حکومت کے سبب برسا نہیں سکتے تو کفر و بدعت کے الزام کی گندگی خدا کے سچے گواہوں پر پھینکتے ہیں (ف) جب مسیح کا اور رسولوں کا یہہ حال ہے تو کیا تعجب ہے کہ پادری لوگ نکالے جاویں اور ناحق لعن طعن کے پتھر کھاویں (ف) جنکے وسیلہ شہر میں پاکیزگی اور ایمان اور محبت برادرانہ اور معرفت الٰہی کا خمیر ڈالا جاتا ہے لوگ جانتے ہیں کہ یہہ لوگ شہر کے نقصان کا باعث ہیں اِس لئے مناسب نہیں ہے کہ شہر میں جیتے رہیں اور نہ لایق ہے کہ شہر کے اندر مریں (گواہوں نے) یعنے اُن لوگوں نے جنہوں نے استیفان پر گواہی دی تھی کہ وہ ہیکل کی اور موسیٰ کی نسبت کفر بکتا ہے شریعت میں حکم تھا کہ پہلے گواہ لوگ پتھر ماریں (استثناء ۱۷-۷) گواہوں کے ہاتھ پہلے اُسپر اُٹھیں تاکہ اُسے قتل کریں اُنکے بعد باقی سب لوگوں کے ہاتھ - یہہ حکم اِسلئے تھا کہ ذمہ اُس کے خون کا اُن گواہوں کا ہونا چاہئے اور یہہ سبب بھی تھا کہ کوئی جھوٹھی گواہی ندیوے جانے کہ پہلے مجھے خونریزی کرنی ہوگی (سولوس کے پاس کپڑے رکھے) اسوقت سولوس کا نام پہلے ہی پہل کلام میں آیا ہے اِس کے بعد بہت آویگا یہہ وہی سولوس ہے جس سے عیسائیوں نے بہت کچھ پایا اور مسیح کے دین کا مطلب اِس کے وسیلہ خوب ظاہر ہوا اسی شخص کے وسیلہ سے تمام دنیا کے خیالات پر حملہ دین مسیح کا ہوا اور خدا کے دین نے اُسی کے وسیلہ سے خوب جڑ پکڑی اِسکا یہاں ذکر آیا اور کیسی مخالفت کے ساتھ خونریزی میں شراکت کے ساتھ خدا سے بڑی امید رکھنا چاہئے جو نہایت بڑے مخالف ہیں وہ دوست ہوسکتے ہیں انجیل آدمی کے دل کو بدل دیتی ہے (ف) کلام میں سب سے زیادہ ذکر سولوس کا اور پطرس کا ہے اور خدمتیں بھی انہیں دونے بہت کی ہیں لیکن دونوں کا حال شروع میں ایسا ہوا پطرس نے مسیح کا سخت انکار کرکے اپنی کمزوری دکھلائی سولوس نے اپنی دیوانگی اِس خونریزی کی شراکت میں ظاہر کی (ف) سولوس کو ایک جوان لکھا ہے اِس لئے کہ وہ اُسوقت (۳۰) برس کا تھا معلوم ہوتا ہے کہ اُسنے پتھر نہیں مارے صرف نگہبانی اُن کے

کپڑوں کی کی جنہوں نے پتھر مارے چونکہ وہ ایک عالم آدمی تھا تا یہ سنجیدگی سے یکسو ہو بیٹھا اگرچہ اُس کے قتل پر راضی تھا (ف) پطرس و سولوس یہہ دو شخص صلیب کی فتح کے بڑے گواہ ہیں کہ مسیح کی صلیب نے ان کے دلوں میں کیسی فتح پائی چنانچہ آجتک مسیح کی صلیب اکثر سرکشوں کے دلوں میں فتحیاب ہوتی ہی (ف) استیفان خدا کا سچا گواہ اِسوقت دنیا سے جاتا ہی اُس کے عوض دوسرا گواہ سولوس حاضر ہی اب وہ اُٹھیگا خدا اُسے اُٹھاویگا اور وہ اُنہیں کے درمیان گواہی دیگا جنہوں نے اپنے ظلم سے شریعت کے پردہ میں استیفان کو ناحق مارا (ف) ہمنے ہندوستان میں بھی کئی جگہ ایسا معاملہ اب بھی دیکھا ہی کہ مسیحی دین کے برخلاف ایک مجمع مسلمانوں یا ہندوؤں کا ہوا ہی خدا نے اُسی مجمع میں سے اپنے لئے کسی نہ کسی کو نکال لیا ہی اور باقی شریر مُنہہ تاکتے رہ گئے ہیں

(۵۹) سو اُنہوں نے استیفان کو سنگسار کیا اُس نے دعا مانگی اور کہا ای خداوند یسوع میری روح کو قبول کر ۵۹

(کہا ای خداوند یسوع) استیفان نے یسوع مسیح سے دعا مانگی نہ خدا باپ سے اِسلئے کہ خدا باپ اور خدا بیٹا اور خدا روح القدس باعتبار ماہیت کے ایک ہی واحد خدا ہی (ف) وہی دعا کی ہی جو مسیح خداوند نے آپ خدا باپ سے کی تھی بوقت صلیب کے جو دعا اُس نے خدا باپ سے کی وہی دعا یہاں اُس سے کیجاتی ہی (ف) دعا خاص خدا سے کیجاتی ہی کیونکہ دعا عبادت ہی اور عبادت خاص خدا کا حق ہی کہ اُسی کے سامھنے کیجاوے بلا واسطہ پس استیفان نہیں کہتا کہ ای پاک کنواری مریم یا ای پطرس و تھوما یا کوئی اور پیر فقیر میری مدد کر و بلکہ وہ صاف نام خدا کا لیتا ہی کہ ای یسوع خداوند (ف) اِس دعا میں دو منتیں ہیں ایک اپنی روح کے واسطے دوسری اپنے قاتلوں کے لئے یعنے اول یہہ کہ یسوع اُسے قبول کرے دوئم یہہ کہ اُس کے قاتلوں کو معاف کرے (ف) موت کے بعد روح کہاں جائے دنیا میں اب رہ نہیں سکتی شیطان کے پاس جانا نہیں چاہتی اور خدا جلانیوالی آگ ہی اُس کے پاس گنہگار کسطرح جاوے اِسلئے خدا بیٹے کے پاس بڑی خوشی سے روح جانا چاہتی کیونکہ وہ بچانیوالا ہی اور بڑا ہی رحمان اور رحیم ہی اور وہی ہی کہ اُس کے پاس جا کے بچ سکتے ہیں (ف) استیفان روح کو مسیح کے سپرد کرتا ہی اور بدن کو قبر کے اور دوستوں کو الہٰی حفاظت کے اور دشمنوں کو اللہ کے رحم کے سپرد کرتا ہی (ف) اُس نے نہیں کہا کہ ای یسوع میری جان بچالے کہ نہ مروں اِن قاتلوں کے ہاتھ سے پر کہتا ہی کہ میری روح کو تو لے لے (ف) ہر ایماندار کی روح مسیح کی روح ہی اور مسیح اُسکا مالک ہی اُس کی چیز اُس کے سپرد کیجاتی ہی مگر ہر بے ایمان بدکار کی روح

مسیح کی روح نہیں ہی کیونکہ اُسنے مسیح کو پسند نہ کیا اور اپنے خدا کو چھوڑ دیا اور شیطان کی طرف چلے گئے ایسی روحکی جرات نہیں ہی کہ مسیح کے پاس بوقت انتقال جاوے وہ برباد روح شدیدن کی فوج میں جاویگی ہلاکت ابدی میں رہنے کو (ف) جو مسیح کے ہیں وہ خوشی سے اُس کے پاس جانے کو طیار ہیں کیونکہ اُن کی زندگی مسیح میں پوشیدہ ہی

۶۰ (۶۰) اور گھٹنے ٹیک کر بڑی آواز سے پکارا اے خداوند یہہ گناہ اُن پر ثابت مت کر اور یہہ کہکے سو گیا اور سولوس اُس کے قتل پر راضی تھا

(آواز سے پکارا) اِسی طرح مسیح نے بھی کیا تھا (متی ۲۷ - ۵۰) پھر یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر جان دی (ف) شہدا کی نامدار فوج خدا کو پکارتی ہی مگر ستیفان پہلا شہید ہی اور اُس کی موت زیادہ تر مسیح کی موت سے موافقت رکھتی ہی (ف) اِس چلانے کی ایک برکت تو صاف نظر آتی ہی کہ جہاں سولوس کپڑے لئے بیٹھا تھا وہاں تک آواز گئی اور ضرور یہہ آواز اُس کے دل میں ایک عجیب تاثیر پیدا کر گئی اُس کے حق میں ہی پہنچنے کی کیل ہی اِسی پر اوگسطین صاحب کہتے ہیں کہ اگر استیفان دعا نہ کرتا تو پولوس کو کلیسیا میں جگہ نہ ملتی (ف) مسیح نے سب سے پہلے صلیب پر دشمنوں کے لئے دعا کی تھی اُسکے بعد سب سے آخر میں اپنی روح کو باپ کے سپرد کیا تھا لیکن ستیفان پہلے اپنے لئے اور پیچھے دشمنوں کے لئے دعا کرتا ہی اِس میں یہہ بھید تھا کہ مسیح کو اپنے لئے دعا کی کچھہ حاجت نہ تھی اِسلئے اُسنے اپنے لئے جو دعا تھی اُسے پیچھے ڈالا مگر ضروری اور مقدم کام کہ دوسروں کا بھلا کرے پہلے پیش کیا پر ستیفان کو اپنے لئے دعا کی زیادہ ضرورت تھی پس پہلے اپنی جان کا فکر کیا عیسائیوں کو چاہئے کہ پہلے اپنی جان کا فکر کریں جب آپ بچ گئے تو دوسروں کے بچانے کا فکر کرتے ہیں حکم ہی کہ دشمنوں کو اپنی مانند پیار کریں پس اُس نے دکھلایا کہ میں جو اپنی جان کو پیار کرتا ہوں اسیطرح دوسروں کی جان کو بھی پیار کرتا ہوں لیکن مسیح نے اپنی مانند سے بھی زیادہ دشمنوں کو پیار کیا (ف) مسیح کی محبت کا نقشہ جو اصلی بات ہی ستیفان نے اُسی کی نقل دوسری کاپی پر کر کے دکھلائی تھی (ف) جسوقت ستیفان کے وہ لوگ پتھر مارتے تھے اُسوقت وہ کھڑا ہوا مار کھاتا تھا اور اُسیوقت کھڑے کھڑے اُس نے دعا کی تھی کہ اے خداوند یسوع میری روح کو قبول کر لیکن جب دشمنوں کے لئے دعا کرنے کا وقت آیا تب اُس نے گھٹنے ٹیک کر دعا کی یعنے نہایت عاجزی اور منت کے ساتھہ اس سے ظاہر ہی کہ وہ دشمنوں کی معافی اپنے فایدہ سے زیادہ چاہتا تھا (سو گیا) جیسے لعاذر سو گیا تھا (یوحنا ۱۱ - ۱۱) شاگردوں نے کہا تھا کہ اے خداوند اگر سو گیا ہی تو چنگا ہو جائیگا استیفان بھی سو گیا وہ بھی قیامت کی فجر کو جاگے گا پوری صحت پاویگا (ف) قبرستان ایمانداروں کے بدن کی خوابگاہ ہی وہ جاگینگے ابھی

سوتے ہیں مگر روح انسان کی نہیں سوتی ہے وہ جاگتی رہتی ہے جیسے اُس غریب کی روح نہیں سوگئی تھی مگر ابراہیم کی گود میں اُسے فرشتے لیگئے تھے (لوقا ۱۶-۲۲) (ف) استیفان سوگیا کب سوگیا جب کہ کام تمام کرچکا اور مسیح کے لئے دُکھ اُٹھاچکا مبارک ہیں وہ سب جو خدمت کے بعد سوجاتے ہیں جب جاگتے تھے خدا کی خدمت میں سرگرم تھے اور اُنکی زندگی کا مقصود یہی تھا کہ مسیح کی خدمت کریں جب خدمت تمام ہوئی تب سوگئے ایسا سوجانا مبارک بات ہے وہی نعمتمند لوگ ہیں نامبارک وہ ہیں جو ساری عمر شرارت اور شیطانی کاموں میں تمام کی اور جب موت آئی تب مرگئے یہہ لوگ حقیقت میں مرگئے کیونکہ اگرچہ ایک وقت میں اُٹھینگے عدالت کے لئے پھر بھی ابدی دُکھ میں رہینگے (ف) ساری انجیل میں کسی دوسری شہادت کا ایسا مفصل ذکر نہیں ہے جیسا استیفان کی شہادت کا ذکر لکھا ہے اگرچہ سب اور اور شہیدوں کی شہادت بھی مسیح کا جلال ظاہر کرتی ہے مگر اس شہید اول کی موت نے دین کے پھیلانے میں زیادہ تاثیر کی ہے کہ اُسکی موت سے بہتوں کی جانیں بچ گئیں جس نے اس کی موت پر فکر کیا وہ مسیح پر ایمان لایا اور اُس کی جان بچ گئی (ف) بارہ رسول بھی اُسوقت جیتے تھے جب استیفان مرگیا یہہ شہادت اولیٰ کی عزت خدا نے استیفان کو بخشی اور بارہ شاگردوں سے ابھی بہت کام لینا باقی تھا جو لیا گیا موت اور زندگی یہہ سب باطنی انتظام الہی سے علاقہ رکھتی ہیں

آٹھواں باب

(۸) باب سے (۱۲) باب تک وہ بات پوری ہوتی ہے جو فرمایا تھا کہ تم میرے گواہ ہوگے تمام یہودیہ اور سامریہ میں (اعمال ۱-۸) یروشلم اور ساری یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی حد تک میرے گواہ ہوگے

(۱) اور اُس دن یروشلم کی کلیسیا پر بڑا ظلم ہوا اور رسولوں کے سوا وے سب یہودیہ اور سامریہ کی ہر جگہ میں پراگندہ ہوگئے

(۱سے ۸) کلیسیا کو پولس کے ہاتھ سے یروشلم میں بڑی تکلیف پہونچی (بڑا ظلم ہوا) کیونکہ یہودیوں نے دیکھا کہ ہمنے استیفان کو بڑی آسانی سے مار ڈالا اور کوئی عیسائیوں کا مددگار نہیں ہے تب دل میں آیا اب تو ہم تمام کلیسیا کو مار ڈالینگے (ف) جب کوئی درندہ ذرا سا خون چکھتا ہے تو آدم خور ہوجاتا ہے (ف) کلیسیا پر بڑا ظلم ہوا تمام ایمانداروں کو ایذا پہونچائی ساری کلیسیا پر شہر نے حملہ کیا وہ بیچارے تھوڑے سے آدمی اتنے بڑے شہر کا مقابلہ

کیا کر سکتے تھے بڑا دکھہ اُٹھانا پڑا بلوہ عام کلیسیا پر ہو گیا (ف) شروع سے ایسی آندھی کے نشان بہت نظر آتے تھے مگر اب آندھی آگئی (پراگندہ ہو گئے) کون لوگ پراگندہ ہوئے کلیسیا کے لوگ نہ رسول اور یہہ لوگ بھی بموجب حکم خدا وند مسیح کے پراگندہ ہو گئے رمتی ۱۰-۲۳) جب تمہیں ایک شہر سے ستاویں تو دوسرے کو بھاگ جاؤ اسلئے اُنہوں نے یروشلم کو چھوڑ دیا (یہودیہ اور سامریہ) کے اطراف میں چلے گئے (رسولوں کے سوا) یعنے رسول لوگ یروشلم میں گواہی کیواسطے رہگئے تھے (ف) دُکھہ کے وقت مناسب نہیں ہے کہ سب بھاگیں اور نہ مناسب ہے کہ سب رہیں (ف) یہہ لوگ جو چلے گئے انہوں نے باہر جا کے کلام کا بیج بویا اُن کی ایذا سے کلام پھیلا تکلیف باعث ہوئی دین کے پھیلانے اور بڑھانے کی اس وبا کی آندھی نے دین عیسائی کے تخم کو ہر طرف اُڑا کے ڈالدیا اور انجیل نے اپنا دورہ شروع کر دیا اُن کے غصہ کا یہہ نتیجہ نکلا آدمی کا غضب خدا کی ستائش کرتا ہے (۷۶ زبور ۱۰) آدمی کا غضب تیری ستائش کریگا مگر غضب کے بقیہ سے تو اپنی کمر کو کسیگا (ف) ترتلین صاحب کہتے ہیں کہ عیسائیوں کا خون کلیسیا کا تخم ہے اِس فرقہ کی عمارت تب ہی بنتی ہے کہ جب یہہ گرائی اور ستائی جاتی ہے انکا خون کلیسیا کے باغ کو سیراب کرتا ہے کہ پھلدار ہووے (ف) رسول لوگ نہیں بھاگے شاید خدا سے حکم پایا ہو کہ شہر میں رہیں یا اُنہوں نے خود بہتر جانا ہو کہ شہر میں رہیں کیونکہ یروشلم کو اُنہوں نے اپنی تعلیم سے اب تک بھر نہیں دیا تھا کلیمنس صاحب کہتے ہیں کہ کسی حدیث میں لکھا ہے کہ بارہ برس تک رسولوں کو یروشلم میں رہنے کا حکم تھا تا کہ کوئی نہ کہے کہ ہم نے نہیں سُنا (ف) اور لوگ جو چلے گئے اور یہہ نہ گئے اُنکی حفاظت اُس غدار شہر میں کیونکر ہوئی جواب یہہ ہے کہ جلتے بوٹے کو آگ میں بچانیوالا خدا اُن کی حفاظت کرتا تھا اور اُن کے ساتھہ تھا اور وہ جو چلے گئے اُنہیں وہ باہر کلام پھیلانے کے لئے لیگیا

---

۲ (۲) اور دیندار مردوں نے ستیفان کو گاڑا اور اُس پر بڑا ماتم کیا

(دیندار) نہیں معلوم کہ وہ عیسائی تھے یا یہودی کیونکہ بعض بھلے لوگ یہودیوں میں بھی تھے (گاڑا) گاڑنیکا دستور دینداروں میں شروع سے چلا آتا ہے وہ جلاتے نہ تھے (ف) عیسائی لوگ بھی جلاتے نہیں ہیں اپنے مردوں کو گاڑتے ہیں کیونکہ روح القدس کا ہیکل اُنکا بدن ہے اُسے عزت کے ساتھہ گاڑتے ہیں اِس امید سے کہ جلال میں اُٹھے گا (فلپی ۳-۲۱) ہمارے خاکی بدن کو بدل کر اپنے جلالی بدن کی مانند بنائیگا (ف) رومی لوگ دین عیسائی کی سرایت سے پہلے مردوں کو جلایا کرتے تھے جیسے ہندو جلاتے ہیں اور وہ لوگ مردوں کی راکھہ کو ڈبوں میں رکھتے تھے جب دین عیسائی آیا مردوں کا جلانا موقوف ہو گیا عیسائی دین کے اوایل میں مردوں کی عزت اور لاشوں کی حفاظت

کے سبب غیر اقوام میں بڑی تاثیر ہوئی تھی نہایت غلطی میں ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ جلانا اور گاڑنا برابر ہی ہرگز جلانا نہیں چاہئے یہہ کام سنگدل اور بیوفا آدمیوں کا ہی اور اُنکا جو نا امید ہیں ہیں مگر سلسلہ مقدسین میں یہہ کام نہیں دیکھا گیا بلکہ وہ گاڑتے آئے ہیں (ماتم کیا) اپنے دُکھہ اور مصیبت پر نہیں مگر استیفان نیکمرد کی جُدائی پر ماتم کیا (ف) جب اچھے آدمی دنیا سے اُٹھہ جاتے ہیں تب دنیا خوشی کرتی ہی مگر کلیسیا اُنکی جدائی چند روزہ پر ماتم کرتی ہی

۳ (۳) اور سولوس کلیسیا کو تباہ کرتا اور گھر گھر گھُس کے مردوں اور عورتوں کو گھسیٹ کر قید میں سونپتا تھا

(گھر گھر) یعنے جب عیسائی لوگ جمع ہونے سے بند ہو گئے تب وہ گھر گھر تلاش کرنے کو جانے لگا وہ خود اقرار کرتا ہی (اعمال ۲۶-۹ سے ۱۱) جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ میں نے بھی یسوع ناصری کی برخلافی کرنا واجب جانا تھا اور سرداروں کاہنوں سے اختیار لیکر بہت سے عیسائیوں کو قید خانہ میں بند کر دیا تھا اور جب وہ قتل کئے جاتے تھے تب میں حامی بھرتا تھا زبردستی اُنسے کفر کہواتا تھا اور غیر شہروں تک ستاتا تھا اسیطرح (اعمال ۲۲-۴ و اقرنتی ۱۵-۹ و گلاتی ۱-۱۳ و فلپی ۳-۶ و اتموتاؤس ۱-۱۳) میں مذکور ہی (ف) جنہوں نے گڈریہ کو مارا وہ گلہ پر کیوں نہ ظلم کرینگے (ف ۲) پولوس کو جسمانی عقل نے اندھا کر دیا تھا ایسا کہ وہ ستانیوالا بلکہ سخت ظلم کرنیوالا ہو کے بھی آپ کو خدا کی خدمت کرنیوالا سمجھا خونریزی نہ خدا کا حکم ہی مگر اُس کے حکم کے برخلاف ہی جسمانی عقل نے ایسا پردہ ڈالا کہ اس کام کو بھی خدا کے لئے سمجھا یہہ سب اہل شریعت جنہوں نے خدا کی روح نہیں پائی اکثر ایسے ہی کام کیا کرتے ہیں (ف ۳) پھر جب اُسنے خدا کی روح پائی پھر دیکھو کیا سے کیا ہو گیا (گھسیٹ کر) یعنے سر کے بال پکڑ کر گھسیٹتا تھا غضب میں بھرا ہوا بے رحمی کے کاموں کو خدا کی خدمت جانا (ف) پولوس عالم آدمی تھا اچھے خاندان سے بھی تھا اور شریعت کا ایک متقی پرہیزگار آدمی تھا تو بھی ایسے نفرتی کام دلسے کرتا تھا پس علم اور شرافت خاندانی اور شرع کا تقوی انسان کے لئے بس نہیں ہی خدا کی روح چاہئے جس سے دل درست ہو جاوے

۴ (۴) پس وے جو پراگندہ ہوئے تھے جگہ جگہ جا کے کلام کی خوشخبری دیتے تھے

پولوس چاہتا تھا کہ یسوع ناصری کی لگائی ہوئی آگ کو بوجھا دے مگر جلتے کوئیلوں کو ہر طرف پھینکتا تھا اسلئے بہت آگ بھڑک گئی کیونکہ ہوا نے آگ کے شعلہ کو بھڑکایا (ف) جتنی تدبیریں مخالف لوگ مسیحی دین کی برخلافی اور

بربادی کے لئے نکالتے ہیں وہ سب دین عیسائی کی بہتری آخر کو دکھلاتے ہیں اسوقت ہندوستان میں مخالف مسلمان
دین مسیحی کے برخلاف کتابیں لکھہ رہے ہیں اور مسیح کے حق میں جو آیات بیبل اُس کی انسانیت کا بیان کرتی ہیں وہ سب
چنکر گلیوں میں بُرے طور سے سُناتے پھرتے ہیں اور الوہیت کے مرتبہ کی آیتوں پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں اور اُسکے
ساتھہ یہہ بھی ہوتا ہی کہ وہ جو اُن کے بزرگ ہیں گھروں میں بیٹھے ہوئے شریروں کو اُبھارتے ہیں کہ بازاروں میں
جاکے عیسائیوں کی منادی بند کریں اُنکی پوری بات نہ سُنیں نہ کسی کو سُننے دیں مگر ایک ایک فقرہ جو اُنکے منہہ سے
نکلے اُس کے ساتھہ فوراً دس دس بیہودہ فقرے بولتے جاویں اِسطرح سے عیسائی دین کی منادی بند ہوگی اور
لوگ عیسائی دین کو حقیر چیز سمجھینگے مگر اس سے یہہ فایدہ عیسائیوں کو ہوتا ہی کہ جسقدر سمجھہ دار شخص ہیں وہ جانتے ہیں
کہ جو کچھہ جسمیں بھرا ہی نکلتا ہی اور یہہ سچ ہی کہ چیز کی قدر جبھی معلوم ہوتی ہی جب اُسکی مخالفت کا حال بھی معلوم ہوجاتا ہی یعنے
تاریکی کی شدت میں روشنی کی خوبی ظاہر ہوتی ہی (جگہ جگہ خوشخبری دیتے تھے) اِسلئے خدا کا دین کنعان میں اور سامریہ
میں بہت پھیل گیا کلیسیا کے پودے اکثر عام عیسائیوں نے لگائے ہیں ساری کلیسیا رسولوں ہی کے وسیلے نہیں
پھیلی بلکہ عام عیسائیوں نے خوشخبری سُنا کے خدا کا دین بہت پھیلایا ہی (ف) خوشخبری سُنانا اور منادی کرنا ان
دونوں باتوں میں کچھہ فرق ہی منادی میں مسیح کی باتیں دلیلوں کے ساتھہ سُنائی جاتی ہیں اور تاریکی کی باتوں کی خرابیاں
دکھلائی جاتی ہیں اور وہی لوگ منادی کرتے ہیں جو بھیجے جاتے ہیں پر خوشخبری کی بات ہر عیسائی سادگی سے
بوقت مناسب لوگوں کو سُنا سکتا ہی اِسی سے شروع میں بہت فایدہ ہوا ہی اور اب بھی جہاں یہہ کام ہوتا ہی وہاں
بہت خوبی نکلتی ہی اور یہہ کام ایماندار لوگ اپنی دلی محبت سے کرتے ہیں مبارک ہی وہ عیسائی جو خوشخبری سُناتا ہی
(ف) سوائے دین پھیل جانے کے ایک اور فایدہ بھی اِس مصیبت سے نکلا وہ یہہ ہی کہ کلیسیا آزاد ہوگئی نہ یروشلم کی
مقید رہی نہ دستورات یہود کی پابندی رہی کیونکہ خدا کا دین غیر قوم اور قوم دونوں میں چلا گیا (ف) کلیسیا کا
اِسوقت ایسا حال ہوگیا جیسے چڑیا جب اُس کے نئے پر نکلتے ہیں اور وہ گھونسلے سے باہر نکلکے اپنے پر پھڑپھڑا کر
پروں کی آزمایش کرتی ہی کہ دنیا کی سرحدوں تک اُڑ جاوے پس اب کلیسیا کا میدان جنگ نہ صرف کنعان ہی ہے
مگر تمام دنیا اُسکا میدان جنگ ہوجاتا ہی (ف) اگر یہہ مصیبت نہ آتی تو مشکل تھا کہ عیسائی لوگ اپنے گھر چھوڑتے
پس اِس مصیبت میں بھی خدا کی حکمت تھی اور بڑی بھاری حکمت تھی آج کل بھی دیکھا جاتا ہی کہ خدا اپنے بندوں کو
نئے نئے سبب نکالکے ادھر اُدھر بھیجتا ہی کہ کلام پھیل جاوے (ف) عیسائی مردوں پر بھی مصیبت آئی اور عورتوں پر
بھی عورتیں ہمیشہ دکھوں میں شریک ہیں کیونکہ جلال میں اُنکا بھی حصہ ہی

(۵) اور فیلبوس سامریہ کے ایک شہر میں پہونچ کے اُن کو مسیح کی منادی کرتا تھا

(۵ سے ۲۵) تک سامریہ میں انجیل پھیلنے کا ذکر ہے (فیلبوس) یہہ رسول نہ تھا وہ اَور فیلبوس ہے جو رسول تھا وہ تو رسولونکے ساتھہ یروشلم میں رہگیا لیکن یہہ فیلبوس ڈیکن ہے اُن سات میں سے جو رسولوں نے مقرر کئے تھے اُن میں پہلا درجہ استیفان کا تھا جو شہید ہوگیا اِس فیلبوس کا دوسرا درجہ تھا یہہ نکل گیا (ف) یہی فیلبوس اسوقت سے (۲۶) برس بعد قیصریا میں پولوس رسول کو ملا تھا اسی کی چار کنواری بیٹیاں نبوت کرتی تھیں (اعمال ۲۱-۹) کو دیکھو (ف۲) خیال سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مصیبت جو استیفان کے کام کے سبب آئی اِس میں یہودیوں کا غصہ ڈیکنوں پر زیادہ تھا اور یہی سبب ہوا کہ ڈیکن باہر نکل گئے اور رسولوں کے ساتھہ نرہے (ایک شہر) گمان غالب ہے کہ یہہ وہی شہر ہے جو سوخار کہلاتا ہے (یوحنا ۴-۵) یہہ وہی جگہ ہے جہاں مسیح نے پہلے بیج بویا اب فیلبوس کاٹنے کو آیا ایک بوتا دوسرا کاٹنے کو آتا ہے (ف) جلاوطنی موجب برکت ہے خدا کے بندوں کے لئے (مسیح کی منادی کرتا تھا) یہ مسیحی دین کی وہ خاص نجات دہندہ کو پیش کرتا ہے (آیت ۳۵) کو بھی دیکھو (ف) مسیح کی منادی موثر اور زندگی بخش ہے نہ صرف وہ عقلی اور کتابی باتیں جو لوگ کتابوں سے سیکھتے ہیں اُن میں بہت تاثیر نہیں ہے مگر صرف مسیح کو دکھلانا چاہئے تب اُن میں زندگی آویگی پس پیتل کے سانپ کی طرف تاکنا چاہئے کہ سانپ کے کاٹے ہوئے جیویں جب میدان میں سانپوں نے کاٹا تو بنی اِسرائیل نہ صرف شریعت کی باتیں سُننے سے بچے مگر پیتل کے سانپ کو تاکنے سے

(۶) اور لوگوں نے اُن معجزوں کو جو فیلبوس کرتا تھا سُنکے اور دیکھہ کے ایکدل ہوکر اُس کی بات پر جی لگایا (۷) کیونکہ ناپاک روحیں بہتوں سے جو آسیب زدہ تھے بڑی آواز سے چلّا کے نکل گئیں اور بہت مفلوج اور لنگڑے چنگے کئے گئے

(ناپاک روحیں) اعمال کی کتاب ناپاک روحونکا وجود غیر ممالک میں دکھلاتی ہے یا اُن ممالک میں جو کنعان کی حد پر تھے چنانچہ اِس مقام پر اور (اعمال ۱۹-۱۲) پر غور کرو مگر اناجیل شریفہ میں ان ناپاک روحوں کا ذکر خاص یہودیہ کے ملک میں ملتا ہے (ف) پس ناپاک روحیں نہ صرف ملک یہودیہ ہی پر منحصر تھیں لیکن غیر ممالک میں بھی اُنکا ذکر ملتا ہے وہ جو کہتے ہیں کہ ملک یہودیہ میں ناپاک روحیں تھیں نہ دوسرے ملکوں میں وہ قول راقم کے گمان میں کچھہ مضبوط نہیں ہے (چلّاتی نکل گئیں) اکثر لکھا ہے کہ ناپاک روحیں نکلتے وقت چلّاتی ہوئی نکلتی ہیں مثلاً (متی ۸-۲۹) انہوں

نے چلاکے کہا اے یسوع خدا کے بیٹے ہمیں تجھ سے کیا کام تو یہاں آیا ہے کہ ہمیں وقت سے پہلے دکھ دیوے (مرقس ۱-۲۶) ناپاک روح اُسے مروڑ کے اور بڑی آواز سے چلاکے اُس سے نکل گئی (مرقس ۳-۱۱) ناپاک روحیں جب اُسے دیکھتی تھیں اُس کے آگے گر پڑتی اور یہہ کہکے پکارتی تھیں کہ تو خدا کا بیٹا ہے (مرقس ۵-۵) قبروں میں رہکر چلاتا اور اپنے تئیں پتھروں سے کوٹتا تھا (لوقا ۴-۴۱) دیو بھی بہتوں میں سے چلاتے اور یہہ کہتے نکل گئے کہ تو مسیح خدا کا بیٹا ہے (ف) چلانے کا کیا سبب ہے یہہ کہ بُری روحیں انسان کی بربادی میں خوش ہیں اُن کی خوشی کا کام جب اُنسے چھوڑایا جاتا ہے تب وے دکھ پاکے چلاتی ہوئی مشکل سے آدمی کو چھوڑتی ہیں وے انسان کے دل میں آگھستی ہیں جہاں خدا کی روح کو رہنا چاہئے ایسا اچھا مسکن چھوڑنا اُنہیں سخت ناگوار ہے (ف ۲) وے ناپاک روحیں ہیں اِسلئے کہ گناہ میں خوش ہیں اور گناہ پر آدمی کو اُبھارتی ہیں جب اُن کے سامھنے پاکیزگی آتی ہے تب وے پاکیزگی سے دکھ پاتی ہیں اور چلاتی ہیں (ف ۳) فیلبوس ڈیکن سے بھی اللہ نے وہی معجزے کرائے جو رسول کرتے تھے

(۸) اور اُس شہر میں بڑی خوشی ہوئی

(اُس شہر میں) جو سامریہ میں تھا سخار یا کوئی آور (ف) ملک سامریہ حقیر جگہ تھی اب خدا نے اُسے خوشی بخشی بزرگ یروشلم معزز جگہ تھی وہاں کے لوگ کینہ اور بغض کی آگ میں جلتے ہیں (ف) بڑی خوشی ہوئی جہاں کہیں انجیل جاتی ہے وہاں خوشی ہے انجیل سے ہمیشہ ایمان اطاعت اور خوشی لوگوں میں آجاتی ہے کیونکہ وہ سرچشمہ خوشی کی کتاب ہے مسیح کی باتیں اور اُس کی پاک تاثیریں بڑی خوشی پیدا کرتی ہیں جس گھر میں غم ہے وہاں انجیل لیجاؤ تاکہ خوشی سے وہ گھر بھر جاوے جس دل میں غم ہے وہاں مسیح کی باتیں سُناؤ تاکہ غم نکلے اور خوشی آجاوے دنیا میں کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے کہ آدمی کو حقیقی خوشی کا مُنہہ دکھلاوے مگر صرف انجیل اسی سے خوشی نکلتی ہے

(۹) اور اُس شہر میں شمعون نام ایک مرد پہلے جادوگری کرتا اور سامریہ کے لوگوں کو دنگ رکھتا اور کہتا تھا کہ میں بھی کوئی بڑا ہوں (۱۰) اور سب چھوٹے سے بڑے تک اُس کی طرف رجوع کرکے کہتے تھے کہ یہہ خدا کی بڑی قدرت ہے

۹
۱۰

(پہلے) یعنے فیلبوس کے آنے سے آگے (شمعون نام) یہہ شخص کوئی یہودی آدمی تھا جادوگر جب فیلبوس نے

جادوگری کی بُرائی دکھلائی تو وہ بھی عیسائی ہوا مگر اُس نے دین عیسائی میں کچھہ اپنی طرف سے ملا کر بدعت نکالی
حکمت اور فیلسوفی کے سبب ارنیوس اِس شمعون کو ساری بدعتوں کا باپ بتلاتا ہے فرقہ ناستک کی بدعت کا بانی مبانی
یہی شخص تھا (یہہ ناستک فرقہ وہ فرقہ نہیں ہے جو ہندوستان میں ہے مگر یہہ اَور لوگ ہیں) (ف) یہہ جادوگر لوگ ہر زمانہ
میں پائے جاتے ہیں اور اکثر لوگوں کی طبیعت جادوگری پر مایل ہوجاتی ہے کیونکہ سب کا دل چاہتا ہے کہ خدا کی قدرت
دیکھیں دیکھو کپرس کے حاکم کے ساتھہ ایک شخص مسمی الیماس جادوگر رہتا تھا (اعمال ۱۳-۸) اور سطیح طبریوس
قیصر ہمیشہ اپنے پاس جادوگروں کو رکھتا تھا اور اکثر بت پرست حاکم ایسے لوگوں کو اپنے پاس رکھتے ہیں اور دوسرے
لوگوں کی طبیعتیں بھی عملوں اور فالگویوں کی طرف مایل ہیں (ف) ان لوگوں سے کبھی کبھی شیطانی طاقتیں بھی ظاہر
ہوجاتی ہیں (متی ۲۴-۲۴) جھوٹھے مسیح اور جھوٹھے نبی اُٹھینگے اور بڑے نشان و کرامتیں دکھلاوینگے یہانتک
کہ اگر ممکن ہوتا تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کرتے (۲ تسلونیقی ۲-۹ خروج ۷-۱۱ و ۲۲ و ۸-۷) کو بھی دیکھو پر انکا انجام
ہلاکت ابدی ہے خدا کی بادشاہت میں انکا دخل نہیں ہے (ف) ان دنوں میں جادوگری کی طرف لوگوں کی طبیعت
کم مایل ہے مگر دولت کا فکر اور عقل اور عیش کی طرف آجکل بہت توجہ لوگوں کی ہے (ف) جھوٹھے معلموں میں اور سچے
معلموں میں فرق یہہ بھی ہے کہ جھوٹھے اپنا فایدہ تلاش کرتے ہیں لوگوں کو مطیع کرکے مگر سچے معلم لوگونکا فایدہ چاہتے
ہیں نہ اپنا (ف) جب تک شمعون سامریہ میں اکیلا تھا اُسنے اُنہیں دنگ کیا اور اپنا فایدہ اور کمائی کی صورت
خوب نکالی مگر جب فیلبوس آیا روشنی آئی اب اندھیرا جاتا رہا اُس کے بازار کی رونق اوڑ گئی پر اُس مکار دنیادار
نے اپنی شرارت کو چھپایا اور بظاہر عیسائی بنا اور چاہا کہ عیسائیت کو اپنی کمائی کا لباس بنادے (ف) ظاہری
دشمن بہتر ہے اُس دشمن سے جو چھپا ہوا دشمن اور ظاہر میں دوست ہے یہہ چھپا ہوا دشمن بڑی ایذا دیتا ہے اور بڑے
نقصان کا باعث ہے ایک پولوس ظاہری دشمن تھا جس نے عیسائیوں کو مارا شمعون بظاہر عیسائی بن بیٹھا تھا
مگر بدنیت موذی تھا پولوس صاف دل تھا اگرچہ نادانی سے عداوت کرتا تھا یہہ شخص صاف نیت نہ تھا تلخی
اور جھوٹھہ سے بھرپور تھا تب دیکھو پولوس نے کیسی برکت پائی اور شمعون پر کیسا فتویٰ ہوا

۱۱ (۱۱) پر وے اِس سبب اُسکی طرف رجوع لائے کہ اُس نے مدت سے جادوگر کے اُنہیں
دنگ کر رکھا تھا

(جادو کرکے) جادوگرنا شیطانی طاقت سے کوئی کام دکھلانا ہے مکاری اور فریب بازی بھی اُسمیں شامل ہے

اگرکوئی آدمی جادوگروں کو نمونے تو حکمت عملی اور فریب اُن میں زیادہ پاویگا اور کبھی کبھی کہیں کچھہ شیطانی طاقت بھی اُن میں نظر آتی ہے ایسا ہی یہہ شخص بھی تھا (مدت سے) اُن کے درمیان جادوگری دکھلاتا تھا اور وہ لوگ توریت سے کم واقف تھے اِسلئے (اُس کی طرف رجوع) لائے اور یہہ سمجھے تھے کہ یہہ خدا کی قدرت ہے (ف) سامری لوگ تعلیم کے محتاج تھے تبدیل کے لئے طیار تھے اور یہی سبب بھی ہوا کہ جب شمعون اُن میں آیا تو اُس کی طرف رجوع لائے مگر جب فیلبوس اُن میں آیا اُسکی طرف رجوع کرگئے اور سچائی کو پایا کبوتر کی بے بدی سانپ کی ہوشیاری پر غالب آئی

۱۲ (۱۲) پھر جب وے فیلبوس پر جو خدا کی بادشاہت اور یسوع مسیح کے نام کی خوشخبری دیتا تھا یقین لائے تو کیا مرد کیا عورت سب بپتسما پانے لگے

جہاں خدا کی سچائی آتی ہے وہاں سے باطل خیالات رفع ہوجاتے ہیں (خدا کی بادشاہت) جسکے سبب اِس دنیا میں انسان کے دل پر الٰہی فضل آتا ہے اور آسمان میں جلال بخشتا ہے (یقین لاے) فضل کی تاثیر پہلے یہہ ہے کہ آدمی کا یقین خدا پر آوے اور جب یقین آتا ہے تب آدمی اطاعت الٰہی کے لئے طیار ہے (بپتسما پانے لگے) کیونکہ دلی یقین کا اظہار بپتسما پانے سے کیا جاتا ہے (کیا مرد کیا عورت) عورتوں نے بھی بپتسما پایا (ف) توریت میں صرف مردوں پر ختنہ کا نشان کیا جاتا تھا عورتوں کی چنداں پرواہ نہ تھی مگر انجیلی عہد میں جب ختنہ اپنی اصلی صورت میں ظاہر ہوا جو بپتسما ہے تب عورت مرد سب اِس مہر الٰہی کی قبولیت کے لائق ہوئے

۱۳ (۱۳) اور شمعون آپ بھی ایمان لایا اور بپتسما پاکے فیلبوس کے ساتھہ رہا اور معجزے اور بڑے نشان جو ظاہر ہوتے تھے دیکھہ کے حیران ہوا

جب شمعون کے شاگرد فیلبوس کے شاگرد ہوگئے تو وہ بھی ایمان لایا (ف) اُسکا ایمان صحیح ایمان نہ تھا تواریخی ایمان تو اُسکا مسیح کی نسبت کچھہ ہوگا کیونکہ یہودی تھا مسیح کی نسبت توریت میں اُسنے ضرور کچھہ پڑھا یا سُنا ہوگا اِسلئے اُسنے مسیح کو مان لیا مگر اُسکا ایمان مردہ سا تھا وہ اِس جماعت میں بھی کچھہ حکمت عملی کرکے گھُس گیا شاید اُسے اپنے شاگردوں سے جدائی منظور نہ تھی وہ اُن کے ساتھہ رہنا چاہتا تھا کہ پھر کسی طرح اُنپر قابو پاوے پر ظاہر ایسا ہے کہ جب اُسنے دیکھا کہ فیلبوس سے ایک ایسی قدرت ظاہر ہوئی ہے جو اُس کی قدرت شیطانی پر غالب ہے

تب وہ اُس قدرت کے حاصل کرنے کے درپے ہوا تاکہ اُس کے وسیلہ سے خوب دنیا کماوے (بپتسما پایا) صرف ظاہری اور پانی ہی کے بپتسما سے نئی پیدایش نہیں ہو جاتی ہے جب تک روح کا بپتسما مسیح سے نہ ملے یہہ آدمی ظاہری بپتسما پا کے جماعت میں شامل ہو گیا کیونکہ جال میں سب مچھلیاں آجاتی ہیں بُری اور بھلی بھی (ف) فیلبوس کا کچھہ قصور نہیں ہے کہ اُسنے اُسے کیوں بپتسما دیا کیونکہ خادم دین آدمیوں کو اُن کے ظاہری اقرار پر بپتسما دیتے ہیں اب وہ سچے ہوں یا جھوٹھے آپ خدا کو جواب دینگے اور فیلبوس عالم الغیب نہ تھا کہ اُسکا باطنی حال جانتا اُسنے جہانتک ٹٹولا اُسکا ایمان صحیح پایا مگر عقلی ایمان تھا جو یا تو روحانی ہو جایا کرتا ہے یا برباد ہو جاتا ہے (حیران ہوا) معجزوں سے مگر انجیل کی خوشی دل میں نہیں آئی اب تک اُسنے لوگوں کو حیران کیا اب آپ حیرانی میں ڈوب گیا (ف) اس آدمی نے مسیح کو نجات دہندہ نہیں پہچانا مگر اپنے سے بڑا جادوگر سمجھا نہ اُس کی سچائی کا طالب ہوا مگر اُسکی طاقت لینے کا مشتاق بن گیا کہ خدا کی طاقت جو فیلبوس میں ہے کسیطرح میں لیلوں (ف) سچائی کی باتوں پر تعجب ہونا یا سچائی کی تعریف کرنا کچھہ بات نہیں ہے جب تک سچائی دل میں نہ آجاوے

(۱۴) اور جب رسولوں نے جو یروشلم میں تھے سُنا کہ سامریوں نے خدا کا کلام قبول کیا تب پطرس و یوحنا کو اُن کے پاس بھیجا ۱۴

(بھیجا) کسنے بھیجا رسولوں نے بھیجا یعنے دس کی صلاح ہوئی کہ دو اُن کے پاس جاویں دس نے دو کو اسکام کے لئے چن لیا پس وہ جو بھیجا گیا بھیجنے والے سے بڑا نہیں ہے پس پطرس اور یوحنا اُن سب سے بڑے نہیں ہیں وہ سب برابر کے رسول ہیں (ف) ہاں اتنا فرق ہے کہ پطرس کا نام رسولوں کی فہرست میں اول ہے اور اُنہوں نے جو پطرس اور یوحنا کو بھیجا تو اس میں بھی کچھہ حکمت تھی کہ وہ جو ہمارے درمیان درجہ اول رکھتا ہے جاوے کیونکہ اُس شہر میں پہلے مسیح نے آپ جاکر منادی کی تھی اب یہہ لوگ جاویں جو ہمارے درمیان بزرگ ہیں (ف) مسیح کی عادت جوڑا جوڑا بھیجنے کی تھی یہہ اُسی پاک عادت کے پابند ہیں کہ پطرس اور یوحنا کو بھیجتے ہیں (ف) یوحنا کا نام یہاں اعمال میں آخری دفعہ آیا ہے بس اب آگے اعمال میں اُسکا نام نہیں آتا اُس کے نام کا خاتمہ بھی یہاں اچھے کام پر تمام ہوا ہاں مکاشفات میں اور (گلاتی ۲-۹) میں بھی اُسکا نام ہے (ف) اگرچہ عام عیسائی مسیح خداوند کے لئے بہت محنت کرتے ہیں تو بھی کلیسیا میں خاص عہدے درکار ہیں خاص باتوں میں انتظام کے لئے خاص عہدوں کا انکار کرنا اُس روحانی انتظام کے برخلاف ہے جو مسیح سے اور رسولوں سے اور توریت سے بھی شروع میں جاری ہوا ہے اور جس

انتظام کی خوبی سے کلیسیا نے رونق پائی ہی پس اسوقت ڈیکن پریسٹ یا پرسبٹیر اور اسقف کا عہدہ جو کلیسیا میں ہی یہہ
کلام کے موافق اور درست طور پر ہی یہہ دوسرے لوگوں کے اور خیالات ان عہدوں کی بابت ہیں (ف) شروع میں مسیح
نے فرمایا تھا کہ سامریوں کے کسی شہر میں مت جانا (متی ۱۰-۵) لیکن صعود کے وقت اِس حکمتی بندش کا مُنہ
خداوند کھول کے گیا تھا اور حکم دیگیا تھا کہ اب جانا (اعمال ۱-۸) کو دیکھو (ف) رسولوں نے نئے مریدوں کی ایسی
اچھی طرح پرورش کی جیسے ماں بچوں کو پالتی ہی خادم دینوں کو لازم ہی کہ نومریدوں کی بہت پرورش روحانی کریں
اُنہیں سنبھالیں تاکہ وے قوی ہو جاویں یہہ انتظام الہی ہی کہ جب تک بچے چھوٹے ہیں والدین بڑی ہوشیاری
اور حفاظت سے پالتے ہیں اور جب جوان ہوئے تو اُنہیں چھوڑ دیتے ہیں کہ اپنا بوجھہ آپ اُٹھاویں بلکہ اپنے بچوں کو
پالیں اسیطرح روحانی بچے روحانی آباء سے پرورش پاکر پھر آپ روحانی آباء ہوتے ہیں

(۱۵) اُنہوں نے جاکے اُنکے لئے دعا مانگی کہ روح القدس پاویں (۱۶) کیونکہ اب تک وہ اُنمیں
سے کسی پر نازل نہوئی تھی بلکہ اُنہوں نے خداوند یسوع کے نام پر بپتسما پایا تھا (۱۷) تب اُنہوں نے
اُنپر ہاتھہ رکھے اور اُنہوں نے روح القدس پائی

(دعا مانگی کہ روح القدس پاویں) یعقوب اور یوحنا نے جب خود روح القدس نہیں پائی تھی اُسوقت مسیح سے عرض
کیا تھا کہ اے خداوند اگر تو کہے تو ہم دعا کرکے سامریوں پر آگ برساویں جیسے الیاس نے کیا تھا اور مسیح نے اُنہیں ایسی
بددعا سے منع فرمایا تھا (لوقا ۹-۵۴) اب کہ اُنہوں نے خود روح القدس پائی تو محبت الہی کی آگ سامریوں پر
نازل کراتے ہیں دیکھو روح کی پاک تاثیر کو (ف) خدا کی چیزیں آدمیوں کے سامھنے رکھنا چاہئے اور آدمیوں کی
چیزیں خدا کے سامھنے تاکہ ان کی کمزوری دفع ہو اور یہہ سب خدا کی قوت سے بھر جاویں (ف) منادی میں ایک
تاثیر ہی مگر دعا میں اُس سے زیادہ تاثیر ہی جو خادم دین دعا نہیں کرتا وہ خادم اچھا نہیں ہی (ف) رسولوں نے جاکے
دعا کی کہ وہ لوگ روح القدس پاویں پس ظاہر ہی کہ روح القدس دینے کی طاقت رسولوں میں نہ تھی مگر خدا میں جب
سے وہ مانگتے ہیں پس یہہ کہنا کہ صرف رسولوں میں روح القدس بخشنے کی طاقت تھی یہہ غلط بات ہی روح القدس خدا
دیتا ہی رسول دعا کرتے ہیں ہم بھی اگر دعا کریں تو خدا ہمیں بھی روح القدس دیگا اسکا اِنحصار رسولوں پر کرکے دعا سے
غافل ہو جانا برکت سے الگ رہنا ہی کیونکہ جو کوئی مانگتا ہی وہ پاتا ہی (نازل نہوئی تھی) حال آنکہ بپتسما تو پایا تھا جسکے
ساتھہ روح القدس موعود ہی (ف) روح القدس کبھی تو بپتسما کے ساتھہ فوراً عنایت ہوتی ہی اور کبھی کچھہ دیر کے

بعدہ فوراً کیونکہ اکثر ظاہری طیاری بپتسما کی ہوتی ہی پر باطنی طیاری روح کی نہیں ہوتی ہی جہاں کہیں یہہ دونوں طیاریاں ساتھہ ہیں وہاں بپتسما کے ساتھہ ہی روح القدس ملجاتی ہی جب ہم جانتے ہیں کہ یہہ آدمی بپتسما کے لئے طیار ہی ہم اُسے بپتسما دیتے ہیں جب خدا جانتا ہی کہ وہ روح القدس کے لئے طیار ہی خدا روح دیتا ہی پس بپتسما کے ساتھہ جو روح القدس موعود ہی اُسکا مطلب یہہ ہی کہ بعد بپتسما کے وہ ملیگی خواہ اُسیوقت جیسے یردن ندی پر مسیح کو ملی یا بعد کچھہ عرصہ کے جیسے ان سامریوں کو مرحمت ہوئی (ہاتھہ رکھے) دعا کے ساتھہ پولوس نے بھی ہاتھہ رکھے تھے (اعمال ۱۹-۶) (ف) اسی کو نماز کی کتاب میں استقامت لکھا ہی یعنے وہ لوگ جنہوں نے بپتسما پایا ہی اپنے وعدے کو دوبارہ مضبوط کرتے ہیں جنہوں نے طفلی میں بپتسما پایا ہی اُنہیں تو نہایت ہی ضرور ہی کہ جب بالغ ہوئے اور سمجھہ آئی تو اپنے وعدے کو یاد کریں اور دلکو خدا پر ٹھہرادیں اور برکات حاصل کریں اور جنہوں نے بلوغت میں بپتسما پایا اُنہیں بھی لازم ہی کہ روح القدس کی امید پر بزرگ خادم دین کے سامہنے حاضر ہوکر مستقیم ہوویں مگر ایمان سے آویں نہ دستور کے موافق تب ضرور روح پاوینگے (ف) بعض عیسائی کہتے ہیں کہ ہاتھہ رکھنا کچھہ چیز نہیں ہی ہاں جب رسول ہاتھہ رکھتے تھے تب روح القدس ملتی تھی پر اب رسول دنیا میں نہیں ہیں اور بہت سے ہیں جنہوں پر اسوقت ہاتھہ رکھے گئے ہیں اور اُنہوں نے روح القدس مطلق نہیں پائی ہی جواب یہہ ہی کہ ہاتھہ رکھنا تو بڑی چیز ہی اور دین کی ابتدائی باتوں میں سے ہی (عبرانی ۶-۱و۲) مسیح کی تعلیم کی پہلی بات چھوڑکر کمال کی طرف بڑھتے جاویں اور مردے کاموں سے توبہ کرنے اور خدا پر ایمان لانے اور بپتسما کی تعلیم اور ہاتھہ رکھنے اور مردوں کی قیامت اور ابدی عدالت کی نیو دوبارہ نڈالیں اس مقام پر پولوس رسول نے دین عیسائی کی ابتدائی باتوں کو بیان کیا ہی کہ وہ کیا ہیں اور چھہ باتیں یعنے تین جوڑے پیش کئے ہیں کہ یہہ ابتدائی باتیں ہیں انہیں بجا لاکر کمالات کی طرف رجوع کرنا چاہئے اور وہ یہہ ہیں پہلا جوڑہ توبہ و ایمان ہی دوسرا جوڑا بپتسما اور مستقیم ہونا ہی تیسرا جوڑا قیامت و عدالت کا یقین کرنا ہی پس وہ دکھلاتا ہی کہ توبہ کا تتمہ ایمان ہی اور بپتسما کا تتمہ استقامت ہی اور یقین قیامت کا تتمہ عدالت ہی انکو بجا لانا چاہئے اور اسمیں تو کچھہ شک نہیں کہ ہاتھہ رکھنے سے مراد یہاں پر وہی ہاتھہ ہی جو استقامت کے لئے رکھا جاتا ہی نہ وہ ہاتھہ جو خادم دینوں پر تقرری عہدہ کے لئے رکھا جاتا ہی کیونکہ وہ دین کی ابتدائی بات نہیں ہی مگر توبہ و ایمان کے بعد جو بپتسما لیا جاتا ہی اُس کے بعد کا ہاتھہ ہی جو استقامت کا ہاتھہ کہلاتا ہی اِسلئے ہاتھہ رکھنا دعا کے ساتھہ یہہ تو بڑی بات ہی کچھہ چیز کیوں نہیں ہی وہ تو ابتدائی دین کی بات ہی جسپر ساری دینداری قایم ہوا چاہتی ہی اور یہہ کہنا کہ اب رسول دنیا میں نہیں ہیں سچ ہی مگر رسولوں کے نایب یا قایم مقام لوگ ہیں جنہیں خدا نے یہہ عہدہ بخشا اور کلیسیا نے مقرر کیا کہ وہ گلہ کے چوپان ہوویں انتظام کریں

ساکرمنٹوں کو ادا کریں اور انجیل پھیلاویں اور دعاؤں میں مشغول رہیں کیونکہ وہی کلیسیا مسیح کی اور وہی خدا اور وہی روح القدس آج بھی موجود ہی ایک خادم دین سوجاتا ہی دوسرا اُس کی جگہ خدمت کے لئے خدا سے بھیجا جاتا ہی پھر اُسکے کیا معنے ہیں کہ رسول دنیا میں نہیں ہیں ہاں حواری نہیں ہیں پر اُن کے قایم مقام لوگ ہیں اور یہہ جو کہتے ہیں کہ ہمتوں نے روح نہیں پائی باوجودیکہ مستقیم بھی ہوئے تو بھی روح نہیں ملی اِس میں کچھہ تو سچائی ہی مگر اِس کے جواب کی توضیح یوں ہی کہ معجزے کرنے اور طرح بطرح کی زبانیں بولنے کی روح جو اُسوقت ملتی تھی وہ تو البتہ اب کسی کو نہیں ملتی نہ کسی مستقیم ہونیوالے کو اور مستقیم کرنیوالے کو کیونکہ اب معجزوں کی ضرورت خدا کے سامہنے دنیا کو نہیں ہی ہاں ایمان کی روح جس سے ایمان میں قوت اور دینداری میں مضبوطی اور مزاج کی تبدیل ہوجاوے اُسکی سب کو ضرورت ہی سو ایسی روح سب کو ملتی ہی اگر یہہ روح بھی اب نہیں ہی تو کوئی بھی عیسائی جہان میں اِسوقت نہیں ہی کیونکہ جس میں مسیح کی روح نہیں ہی وہ مسیح کا ہرگز نہیں ہی پس روح تو ضرور ملتی ہی اور مستقیم ہونے سے ہزاروں کو فایدہ بھی ہوتا ہی اور ہزاروں کو کچھہ بھی اُس سے فایدہ نہیں ہوتا جو بدوضعی سے مستقیم ہونے کو آتے ہیں جیسے بپتسما کہ ہزاروں شخص بپتسما پاکے برکت اور فضل پاتے ہیں اور ہزاروں آدمی بپتسما پاکے بھی شیطان کے فرزند ہیں تو ان شریروں کی طرف دیکھکر ہم بپتسما کی تحقیر کرینگے کہ وہ کچھہ چیز نہیں ہی وہ تو ضرور اچھی چیز ہی پر وہ لوگ مناسب طور سے عمل میں نہیں لائے اِسیطرح استقامت کا دستور تو پاک اور خوب ہی لوگ بدوضعی سے اُسے استعمال کرکے اُسکو بے تاثیر نہ جانیں مگر آپ کو جو اُسکے لایق نہیں ہیں (ف) ہاں ایک بڑی کمزوری اِس دستور کے استعمال میں میں دیکھتا ہوں وہ یہہ ہی کہ اُسقف صاحب جو کہیں باہر سے آجاتے ہیں وہ تو مطلق واقف نہیں ہیں کہ یہہ کون اور کیسے لوگ ہیں جو مستقیم ہونے کی امید پر حاضر ہیں صرف اُس جگہ کے خادمان دین کے پیش کرنے سے اور اُس کی درخواست سے وہ مستقیم کرتے ہیں اور وہ بھی کرینگے اور کیا کرسکتے ہیں پر وہ لوگ جو اُنہیں پیش کرتے ہیں اُن کی اکثر غلطی ہوتی ہی کہ وے لوگوں کی ایک بڑی جماعت طیار کر رکھتے ہیں اور اُن کی بڑی آزمایش صرف اِسبات میں کرتے ہیں کہ وے کیٹی کزم سُنا سکتے ہیں یا نہیں مگر یہی طیاری استقامت کے لئے بس نہیں ہی کیونکہ استقامت دین کی ابتدائی باتوں میں چوتھی بات ہی پہلی بات توبہ ہی دوسری بات ایمان ہی تیسری بات بپتسما ہی چوتھی بات استقامت ہی پس چاہئے کہ طیاری میں پہلے اُنکی توبہ کو توبہ کے لایق پھل دیکھکر ٹٹولنا پھر اُن کے ایمان کو دیکھنا چاہئے نہ صرف مسیح کا اقرار سُنکر مگر خلوتی حالت میں اُنکا بھروسہ خدا پر کیسا ہی معلوم کرنا ضرور ہی اور پھر دریافت کرنا چاہئے کہ وے اپنے بپتسما کے اقراروں پر کیسے مضبوط ہیں تب اُنہیں اُسقف کے سامہنے پیش کرنا کہ وہ اور سب جماعت اُن کے لئے دعا خیر کرے کہ خدا اُنہیں دین میں بڑی

مضبوطی بخشی اگر وے اس طیاری کے ساتھہ آویں تو خدا کی روح ضرور پاوینگے کیونکہ یہہ وعدہ تم سے اور تمہارے لڑکوں سے ہی پر وہ لوگ جو دیکھا دیکھی یا رسمی طور پر آجاتے ہیں اُنہیں نہ بپتسما سے فایدہ ہی نہ عشاء ربانی سے نہ مستقیم ہونے سے نہ کسی اور بات سے (ف) کلیسیا میں جب مستقیم ہونے کے دن آتے ہیں اور خادمان دین اچھی کوشش سے اس بھید کا بیان سنا کر لوگوں کو خدا کی طرف اُبھارتے ہیں تو ایسے وقتوں میں اگرچہ بہت سے ٹھٹھہ باز بننے بھی رہتے ہیں پر بیشمار روحوں کے لئے استقامت کا دن نئے جنم کا دن اور نئی زندگی کا باعث ہوا ہی جسکا انکار نہیں کر سکتے

(۱۸) جب شمعون نے دیکھا کہ رسولوں کے ہاتھہ رکھنے سے روح القدس ملتی ہی تو اُن کے پاس نقدی لایا ۔ ۱۸

اب شمعون کا جادو کھلا کہ وہ عیسائی اسی مطلب سے ہوا تھا کہ دنیا کا فایدہ روحانی چیزوں سے چاہتا تھا اُسکا ارادہ ایسی سوداگری کا تھا روحانی چیزوں کو عزت دینا دولتِ دنیا کا باعث جانتا تھا (ف) نقدی لایا بطور رشوت کے کہ یہہ نقدی لیلو اور اتنا کام کرو کہ مجھے بھی روح القدس دیدو کہ اپنا پیٹ اُسکے وسیلہ سے پالوں اور شخص معزز ہوجاؤں (ف) جو لوگ ایسے ہیں کہ رشوت دینے کو طیار ہیں وہ رشوت لینے کو بھی طیار ہیں (ف) اُسے یہہ خیال تھا کہ آدمی خدا کی روح دینے سکتے ہیں اپنی مرضی سے بغیر لیاقت لینوالے کے (ف) اسطرح بہت ہیں جو پادری یا کٹشیکشت کا عہدہ چاہتے ہیں اپنے نفع کے لئے اور اس مطلب کے حاصل کرنے کے لئے کچھہ دینے کو بھی طیار ہیں مگر اسطرح نقدی نہیں لاتے ہیں کہ لو اور ہمیں یہہ عہدے دیدو پر یوں کرتے ہیں کہ جب اُنہیں معلوم ہو جاتا ہی کہ فلاں شخص کلیسیا میں ایسا ہی کہ اگر وہ مدد کرے تو ہمیں یہہ عہدے مل سکتے ہیں اُس وقت ریاکاری کا جامہ پہنکے اُس کے سامھنے اور سب ذی اختیار لوگوں کے سامھنے دینداری ظاہر کرتے ہیں اور بطور تحفہ اُنکے گھروں پر سوغاتیں بھیجتے ہیں اور بڑی فروتنی اور خدمت گذاری ظاہر کرتے ہیں اور کبھی کبھی ایسے لوگ اپنی مراد بھی پاجاتے ہیں پر اُن کے دلوں میں تلخی ہی آخر کو خدا اُن کی بدی کھولدیتا ہی پس بہت ہوشیار رہنا چاہئے

(۱۹) اور کہا کہ یہہ اختیار مجھے بھی دو کہ جسپر میں ہاتھہ رکھوں وہ روح القدس پاوے ۔ ۱۹

(اختیار مجھے بھی دو) جیسا تم کرتے ہو میں بھی کروں (ف) یہاں سے ظاہر ہی کہ انجیل کی اصولی باتوں سے

ناواقف تھا (ف) فضل نہیں مانگتا مگر اختیار مانگتا تھا اور نہ یہہ کہ آدمیوں کی جان بچاوے یا اپنی عمر آنکہ قوت حاصل کرے پیر مرشد بننے کے لئے (ف) وہ گناہ کا غلام تھاہ چپ دینداری کی صورت چاہتا تھا (جسپر میں ہاتھہ رکھوں وہ روح القدس پاوے) اور یوں بہت سارو پیہ کما سکتا ہوں اِسلئے کچھہ نقدی خرچ کرکے بھی یہہ رتبہ حاصل کرنا کچھہ بات نہیں ہے کیونکہ تھوڑی نقدی خرچ کرکے بہت نقدی کما لونگا (ف) کہتا ہے کہ جسپر میں ہاتھہ رکھوں خواہ اُسنے بپتسما لیا ہو یا نہ لیا ہو خواہ تائب ہوا ہو یا نہ ہو کوئی آدمی ہو جسپر میں ہاتھہ رکھوں وہ روح القدس پاوے (ف) یاد کرو اُسبات کو جو مسیح نے فرمائی تھی اُن ستر آدمیوں کو جنہوں نے کہا تھا کہ ای خداوند تیرے نام سے دیو بھی ہمارے تابع ہیں اُسنے کہا کہ اسپر کہ روحیں تمہاری تابع ہیں خوش مت ہو بلکہ اُس سے خوش ہو کہ تمہارے نام آسمان پر لکھے ہیں پس سچے عیسائی نہ اِس اختیار سے خوشی کرتے ہیں مگر زندگی کی کتاب میں اپنا نام درج کرا کے خوش ہیں لیکن دنیا کے فرزند اختیار تلاش کرتے ہیں اور آپ دوزخ کے فرزند ہیں (لوقا ۱۰-۱۷ و ۲۰) (ف) اسوقت شمعون کی اِس حرکت سے بہت خوب ثابت ہوا کہ لوگوں نے رسولوں کی دعا اور ہاتھہ رکھنے سے ضرور روح القدس پائی تھی تب ہی تو اِس شخص کے دل میں بھی لالچ آیا اور ایسا لالچ آیا کہ نقدی خرچ کرنیکو بھی طیار ہوا بلکہ لے آیا (ف) یہہ آدمی بلعام کی مانند تھا جو دنیا کا طالب ہوا (یہوداہ آیت ۱۱) یا یہہ شخص اُن رومن کتھولک پادریوں کی مانند تھا جو روپیہ پیسہ لیکر روحانی برکات فروخت کرتے ہیں

۲۰ (۲۰) پر پطرس نے اُسکو کہا تیرا نقد تیرے ساتھہ برباد ہوا اِسلئے کہ تو نے گمان کیا کہ خدا کی بخشش نقدی سے خریدی جاتی ہی

بڑی ہیبت ناک باتیں ہیں جو اُسکی نسبت کہی گئیں (ف) یاد کرنا چاہئے خود اِسی پطرس کو ایکبار دنیاوی فکروں کی بابت خداوند نے کیسی ملامت کی تھی (متی ۱۶-۲۳) ای شیطان مجھہ سے دور رہو تو میرے لئے ٹھوکر ہی کیونکہ تو خدا کی نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کی فکر کرتا ہی - اب کہ پطرس میں روح القدس آئی اور وہ نیا مخلوق ہو گیا خود ایسے لوگوں کو ملامت کرتا ہی (ف) سامری لوگ شمعون کی عزت کرتے تھے اور پطرس اُن کے علاقہ میں آیا ہی تاکہ خدا کا دین پھیلاوے تو بھی وہ دلیری اور دیانت کے ساتھہ اُسے ملامت سخت کرتا ہی وہ نہیں ڈرتا کیونکہ بے رو رعایت خدا کی روح اُسمیں ہی (ف) رشوت کا نام سنکر رسول کو کیسا غصہ آیا اِسلئے کہ رشوت ایک نہایت بُری چیز ہی رشوت دیکر بچنے سے جرمانہ دینا یا سزا اُٹھانا بہتر ہی (کہ تیرا نقد تیرے ساتھہ برباد ہو) وہ رشوت کے پیسے کی بربادی

بھی چاہتا ہی اور اُسکے ساتھہ رشوت دہندہ کی جان کی بربادی مانگتا ہی اسکا سبب یہہ ہی کہ رشوت اور رشوت دہندہ یہہ دونوں رشوت گیرندہ کی روح کو برباد کنندہ ہیں جیسے شیطان انسان کی روح کا برباد کرنیوالا ہی (ف) دیکھو رشوت دینا ایسی بُری چیز ہی کہ اُس کے سبب رسول نے بیجان چیز ندکو اور جاندار چیز آدمی کو برابر کر دیا اور کہا کہ تم دونو بربادی کے لایق ہو اور اگر کوئی اسمیں زیادہ غور کرے تو اُسے معلوم ہو جائیگا کہ رشوت دہندہ شخص ایسا ہی موذی ہی (ف) لوگ اکثر رشوت خوروں کو ملامت کیا کرتے ہیں پر رشوت دہندوں کو ہمنے ملامت کم سُنی ہی گویا وہ معذور ہیں اسلئے کم ملامت اُنکو دنیا کرتی ہی پر یہاں دیکھو کہ کسقدر ملامت رشوت دہندہ کو کیجاتی ہی (ف) اگر لوگ اپنا نقصان قبول کریں اور رشوت نہ دیں تو یہہ سب ملازم سرکاری جو چپکے چپکے ہاتھہ پھیلاتے ہیں لاچار ہو کر بیٹھہ رہینگے دینوالوں نے اُنکے مُنہہ کو لہو لگایا ہی اسواسطے یہہ لوگ ہر کسی سے امیدوار رشوت رہتے ہیں بعضے وقت رشوت کو انعام کے لباس میں بیعت کر لیتے ہیں یا مانگتے ہیں مگر دینیوالا اور لینیوالا اور وہ پیسہ بھی جو دیا لیا گیا برباد ہوگا (ف) دیکھو سچے عیسائی کبھی رشوت نہیں دیتے اور کبھی نہیں لیتے اُنپر خدا کی کیسی برکت رہتی ہی اور جو اِس گندگی میں پھنس جاتے ہیں وہ جلدی برباد ہوتے ہیں اور ہندو مسلمان بھی جو مال رشوت سے جاگیریں پیدا کرتے ہیں اُنکی کیسی خانہ خرابیاں تھوڑے ہی عرصہ میں دیکھی جاتی ہیں (خدا کی بخشش) یعنے روح القدس خدا کی بخشش ہی تو اسے مول لینا چاہتا ہی یہہ تیرا ارادہ ایسا سخت گناہ ہی جسکے سبب یہہ کہا گیا کہ تو اور تیرا نقد برباد ہو جاوے (ف) کیا حال ہوگا اُن آدمیوں کا جو نجات الٰہی کو اپنے اعمال سے خریدنا چاہتے ہیں وہ تو بربادی کی لعنت کے نیچے پڑے ہوئے ہیں (ف) خدا سے سب کچھہ بخشش کے طور پر ملتا ہی مسیح کی موت کے وسیلہ سے نہ ہماری نیکی سے اور خیرات سے (ف) رسول نے مفت پایا مفت دیتا ہی اور اِسوقت مسیح کے شاگرد یہی کہتے ہیں کہ خدا کی بخشش کو مفت لیلو اور سب بے ایمان لوگ اسے قبول نہیں کرتے وہ خریدنا چاہتے ہیں اپنے اعمال سے (ف) مسیح کے رسولوں نے کبھی اجرت نہیں لی مفت خدمت کی یہہ بھی ایک دلیل ہی دین عیسائی کی سچائی پر کہ بلا غرض دنیاوی کے جاری کیا گیا خدا کیطرف سے

(۲۱) تیرا اس بات میں نہ حصہ ہی نہ بخرا کیونکہ تیرا دل خدا کے حضور سیدھا نہیں ۲۱

دیکھو مستقیم ہونے کے وقت آدمی کا دل سیدھا ہونا چاہئے تب وہ خدا کی روح پاتا ہی یہہ مطلب نہیں ہی کہ کوئی جاوے وہی روح کو رسولوں سے پاویگا (ف) اِس حصہ کا ذکر داؤد پیغمبر نے یوں کیا ہی (زبور ۱۶-۵) میری میراث کا اور میرے پیالہ کا حصہ خداوند ہی میرے بخرے کا نگہبان تو ہی۔ اور یہہ حصہ انسان کو جب ملتا ہی کہ جب مسیح اسکو دھووے

(یوحنا ۱۳-۸) اگر میں تجھے نہ دھوؤں تو میرے ساتھ تیرا حصہ نہیں (ف) شمعون کا بدن بپتسما سے دھویا گیا مگر دل نہیں دھویا گیا وہ اُسی طرح ناپاک تھا اِس لئے اُسکا حصہ اسمیں نہیں تھا (ف) دیکھو (اقرنتی ۱۲-۱۰) میں لکھا ہے کہ کسیکو روحونکا امتیاز عنایت ہوا ہے پطرس کو یہہ عنایت ہوا تھا کہ وہ روحوں کو پہچانتا تھا اُسنے معلوم کیا کہ اس شخص کا دل پاک نہیں ہے اور خدا کی بادشاہت میں سب سے زیادہ ضروری چیز دل کی صفائی ہے

۲۲ (۲۲) پس اپنی اِس شرارت سے توبہ کر اور خدا سے دعا مانگ شاید تیرے دلکا منصوبہ تجھے معاف ہو

اب رسول اُسے نہایت مشفقانہ نصیحت دیتا ہے وفاداری سے کہ وہ اپنی جان کا فکر کرے کیونکہ ابھی ممکن ہے کہ وہ پھرے اور بچ جاوے (ف) بد اور شریر آدمی بھی کبھی کبھی دعا کرتا ہے اور اچھا ہے کہ کرے کیونکہ تمام دنیا کے لوگوں کی دعائیں شریر کے حق میں مفید نہیں ہیں جب تک کہ وہ خود دعا نہ کرے (ف) وہ کہتا ہے کہ توبہ کر یعنے تیرے ایمان کی بنیاد ہی خراب ہے اب تک تونے توبہ نہیں کی اس شرارت سے توبہ کر اور خدا سے دعا مانگ (شاید معاف ہو) یعنے معافی گناہ کی خدا سے ہے نہ رسولوں سے (ف) پہلے گناہ کا چھوڑنا ہے اُس کے بعد دعا سُنی جاتی ہے وہ لوگ جو گناہ میں دھسے رہتے ہیں اور دعائیں بھی کیا کرتے ہیں کچھہ فایدہ نہیں ہے چاہئے کہ پہلے توبہ کریں پھر دعا کریں دیکھو (یشعیا ۱-۱۵) جب تم اپنے ہاتھہ پھیلاؤ گے تو میں تم سے چشم پوشی کرونگا ہاں جب تم دعا پر دعا مانگوگے تو میں نہ سنونگا تمہارے ہاتھہ تو لہو سے بھرے ہیں (میکہ ۳-۴) کو بھی دیکھو (ف) شاید معاف ہو یہہ لفظ اُس کے گناہ کی بُرائی ظاہر کرتا ہے کہ اُس نے کیسا بڑا گناہ کیا تھا کہ معافی کی امید میں لفظ شاید ڈالا جاتا ہے (ف) یہاں پر غور کر کے دریافت کر سکتے ہو کہ خیالی گناہ بھی کسقدر بڑے گناہ ہیں حقیقت میں خیالی گناہ بدی کا تخم ہے اسی سے ملائکہ اور انسان دونوں برباد ہوئے ہیں پس بدی کا ضرر نہ اُسیوقت ہے جبکہ فعل میں آوے مگر خیالات میں بدی زیادہ تر مضر ہے اور معافی نہ صرف اُن گناہوں کی جو فعل میں آئی مطلوب ہے لیکن خیالی گناہونکی معافی بھی زیادہ تر مطلوب ہے ورنہ روح ہلاک ہو جاویگی (ف) شمعون کے دلی منصوبہ کی کیسی بُرائی کا یہاں بیان ہے جس سے دل ہول جاتا ہے مگر یہہ غیر قومیں جو الہام سے الگ ہیں یا وہ عیسائی بھی جو معرفت سے جُدے ہیں اِن باطنی گناہوں پر کچھہ فکر نہیں کرتے اور ہلاکت میں رہتے ہیں محمد صاحب فرماتے کہ جب تک گناہ عمل میں نہ آوے تب تک اُسپر مواخذہ نہیں ہے اور یہہ سب باطنی گناہ اُنکی امت کو معاف ہیں نہ غیروں کو چنانچہ ابوہریرہ کی روایت بخاری و مسلم سے مشکواۃ کے باب الوسوسہ میں لکھی ہے پس یہہ نہایت بُری اور باطل تعلیم ہے جو آدمی کو ہلاک کرنیوالی ہے

(۲۳) کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ تو پت کی کڑواہٹ اور بُرائی کے بند میں گرفتار ہی ۲۳

(پت کی کڑواہٹ) یعنے سخت کڑواہٹ یا وہ تلخی جو نہایت کڑوی ہی (عبرانی ۱۲-۱۵) نہووے کہ کوئی کڑوی جڑ سبز ہو کے تفسدیعہ دیوے (ف) پت کی کڑواہٹ سے مراد وہ بُری حالت ہی جسے ہلاکت کی حالت کہنا چاہیئے (ف) کوئی پت یا زہر ایسا کڑوا نہیں ہی جیسے گناہ کیونکہ وہی ہی جس سے خدا کا غصہ آدمی کی نسبت نکل کے اُسکی زیست کو تلخ کرتا ہی اور جس سے اسقدر سزائیں بھی آدم کو ملتی ہیں یہہ تلخی ابدی تلخی ہی اور اس میں ایک نشہ سا بھی ہوتا ہی اسی سے فرشتے گر گئے اور اسی سے آدمی بدمست ہیں (گرفتار ہی) یعنے اُس تلخی میں ڈوبا ہوا ہی یا بدی کی زنجیر سے جکڑا ہوا ہی (ف) یہہ دو باتیں ہیں ایک تو گناہ میں رہنا اور ایک گناہ کا اُس میں رہنا یعنے گناہ میں جیسا رہنا اور اُسمیں پیدا ہونا (یوحنا ۹-۳۴) یہہ سخت حالت ہی اور پوری حالت ہی کفر اور بے ایمانی اور نا امیدی کی دوسرے گناہ کی جڑ اُس میں رہنا یہہ بُری حالت نہیں ہی کیونکہ جب تک ہم گناہ کے بدن میں ہیں اگرچہ روح سے جسم مغلوب ہی تو بھی کڑوی جڑ موت تک جب تک نیا بدن نہ پاویں آدمی میں رہتی ہی اور یہہ سخت خطرناک حالت نہیں ہی مگر اُس کے بند میں گرفتار رہنا بالکل جسمانیت کا غلبہ روحانیت پر ہی اسمیں روحانیت معدوم ہی یہہ بُری حالت ہی شمعون کی یہی حالت تھی (ف) یاد کرنا چاہیئے کہ وہ سب عیسائی بھی جو زر دوست ہیں اور خدا سے زیادہ دنیا کے طالب ہیں اسی حالت میں ہیں اسی حالت سے مسیح آزاد کرنے کو آیا ہی جنہوں نے آزادگی نہیں پائی وہ اب تک عیسائی نہیں ہیں (ف) یہہ کیسی محبت آمیز ملامت ہی اُس شخص کے لئے جو دینداری کو دنیاوی نفع جانتا ہی (ف) پطرس کہتا ہی کہ میں دیکھتا ہوں تو پت کی کڑواہٹ میں مبتلا ہی اُسکا ایک گناہ اُسنے دیکھا تھا اِس یہہ کچھہ ضرور نہیں ہی کہ آدمیوں کے بہت سے گناہ دیکھکے اُنکی نسبت بیان کریں کہ وہ بُرے ہیں مگر وہ گناہ جو مسیح سے جدائی صاف دکھلاتا ہی اگر ایک بھی کسی میں ظاہر ہو جاوے تو اُس کے دل کا سارا حال ظاہر ہو جاتا ہی (ف) جہاں مسیح سے باطنی جدائی ہی وہاں نیک وسایل بھی بربادی کا سبب ہیں دیکھو شمعون کو بپتسمہ سے اور ظاہری اقرار ایمان سے کچھہ فایدہ نہوا کیونکہ اُسکا دل بدی کے بند میں یعنے بدی کی زنجیر میں جکڑا ہوا تھا خدا چاہتا ہی کہ آدمی کے یہہ بند ٹوٹ جاویں (یشعیاہ ۵۸-۶) کیا وہ روزہ جو میں چاہتا ہوں یہہ نہیں کہ ظلم کی زنجیریں توڑیں اور جوئے کے بندھن کھولیں اور مظلوموں کو آزاد کریں بلکہ ہر ایک جوئے کو توڑ ڈالیں (ف) جب ایک گناہ دوسرے گناہ کے ساتھہ بٹ دیا جاتا ہی اور جیسے رسی بھانی جاتی ہی اسیطرح گناہ بھانے جاتے ہیں آدمی کے دل میں تب وہ آدمی بدی کی زنجیر میں جکڑا

ہوا ہوتا ہے اور بہت مشکل ہے کہ وہ رسی جلدی ٹوٹے اور آدمی کا دل اُس سے چھوٹے مگر مسیح خداوند طالب راستی کی زنجیریں توڑ ڈالتا ہے اور آزادگی بخشتا ہے تب آدمی مسیح کی ستائش کرتا ہے اور اُسکا شکرگذار ہوکے آپ کو ایک زندہ قربانی اُس کے لئے گذرانتا ہے (ف) خدا کی کلیسیا میں اس جہان کے درمیان شمعون کے قایم مقام لوگ بہت زیادہ ہیں پر پطرس کے قایم مقام نہایت کم ہیں

۲۴ (۲۴) شمعون نے جواب دیکے کہا تم میرے لئے خداوند سے دعا مانگو کہ اُن باتوں میں سے جو تم نے کہیں کوئی مجھہ پر نہ پڑے

(تم دعا کرو) تمہاری دعا سے تاثیر ہوگی میری دعا سے نہوگی پطرس نے کہا تھا تو دعا کر وہ کہتا ہے نہیں تم کرو تمہاری دعا خدا سُنیگا (ف) جانتا تو ہے کہ خدا کا فضل ان لوگوں پر ہے خدا اُنکی سُنیگا اور یہہ بھی جانتا ہے کہ مجھہ پر خدا کا فضل نہیں ہے اسلئے میری نہیں مگر اُن کی سُنی جائیگی تو بھی ایمان کی کچھہ پرواہ نہیں کرتا (ف) اکثر شریر لوگ اپنی شرارت سے واقف ہیں اور عیسائیوں کی خوبی سے پوری واقفیت رکھتے ہیں تو بھی ایمان لاکر اور شرارت سے کنارہ کش ہوکے سچائی میں پیدا ہونے کی کوشش نہیں کرتے اِسکا سبب یہی ہے کہ بدی کی زنجیریں بندھی ہیں (اُن باتوں میں سے یعنے وہ جو کہا تھا کہ تیرا مال تیرے ساتھہ برباد ہووے یعنے نہ میں برباد ہوں اور نہ میرا مال برباد ہو کوئی بات اُنمیں سے مجھہ پر نہ پڑے (ف) معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے حنانیا اور صفیرا کا حال سُنا ہوگا کہ وہ پطرس کے کہنے سے کیونکر مرگئے تب اُسکا دل ڈرا (ف) مگر یہہ خوف جو اُس کے دل میں آیا کس بات کا خوف تھا سزا کا خوف تھا اب شریر سزا سے ڈرتے ہیں مگر اُس چیز سے نہیں ڈرتے جس کے سبب سے سزا آتی ہے وہ گناہ ہے گناہ کو نہیں چھوڑتے مگر گناہ کی سزا دیکھکر چیخیں مارتے ہیں اُسکا زور اِس بات پر نہیں کہ جیسے پطرس نے کہا ہے اُس کی ہدایت کے موافق توبہ کروں اور دعا مانگوں تاکہ گناہ معاف ہوجاوے اور یہہ اِسلئے نہیں کرنا چاہتا کہ گناہ دل میں بہت پیارا معلوم ہوتا ہے پیاری چیز کا چھوڑنا مشکل ہے مگر سزا کی بات سُننے سے جان نکلتی ہے چاہتا ہے کہ یہہ نہ آوے پر گناہ بھی نہ چھوڑوں یہی حال شریر کا ہے (ف) حقیقت میں اس آدمی نے گناہ کو نہ چھوڑا آخر کو بدعتیوں کا باپ ہوگیا مشرقی فیلسوفی کو انجیل کی تعلیم میں ملاکر ایک نیا فرقہ نکالا اور بہتوں کو گمراہ کیا (۲ تمطاوس ۳-۱۳) پر بُرے اور دھوکے باز آدمی فریب دیکے اور فریب کھاکے بدی میں ترقی کرتے جائینگے - دیکھو شمعون نے کہاں تک بدی میں ترقی کی اور اسی طرح مورمی ریزم لوگوں کی بدعت بھی امریکہ میں آگئی کہ انجیل کی تعلیم کے برخلاف بہت سی عورتیں رکھنے لگے (ف) فضل میں اور عرفان میں ترقی

سے سلامتی ہی مگر گناہ میں ترقی سے موت ہی (ف) ہر آدمی کو چاہئے کہ کسی دوسرے کی دعا پر بھروسہ نکرے مگر آپ گناہ سے باز آئے اور خود اپنے لئے دعا کرے تب فضل پاویگا ہاں راستبازکی دعا ضرور موثر ہی اور دوسرے لوگونکے حق میں بھی مفید ہی مگر اُن کی دعاؤں کے بھروسہ پر آپ دعا نہ کرنا بیوقوفی ہی (ف) ابی ملک نے کہا میرے لئے دعا کرو (پیدایش ۲۰ - ۷ و ۱۸) اور اُس کے حق میں ابراہیم کی دعا سُنی گئی پس یہہ کہنا بُرا نہیں ہی کہ میرے حق میں دعا کرو مگر آپ بھی دعا کرنا چاہئے (فرعون نے کہا کہ میرے حق میں دعا کرو (خروج ۸ - ۸) بنی اسرائیل نے بھی کہا کہ اے موسیٰ تو ہمارے حق میں دعا مانگ (گنتی ۲۱ - ۷) یربعام نے بھی کہا کہ میرے لئے دعا کرو (اسلاطین ۱۳ - ۶) پس راستبازوں کی دعائیں ضرور مقبول ہیں لیکن اُسکے حق میں ہیں جو پاک ہونا چاہتا ہی اور جو پاک ہونا چاہتا ہی وہ آپ زور سے دعا کرتا ہی اور دوسرونکی دعا سے بھی مدد مانگتا ہی شمعون کا یہہ حال نہیں تھا وہ آپ دعا کرنا نہیں چاہتا نہ توبہ کرنا چاہتا ہی مگر گناہ میں رہنے سے خوش ہی لیکن گناہ کی سزا سے بچنا چاہتا ہی سو بھی دوسروں سے دعا کرا کے

۲۵ (۲۵) پس وے گواہی دے کے اور خداوند کا کلام سُنا کے یروشلم کو پھرے اور سامریوں کی بہت سی بستیوں میں خوشخبری دیتے گئے

(گواہی دے کے) وہ گواہی دیتے تھے بموجب حکم مسیح خداوند کے (اعمال ۱ - ۸) وے اُسکے گواہ تھے (بہت سی بستیوں میں) یعنے دیہات میں بھی گئے اور بہت گاؤں میں گشت کیا (ف) یہہ بڑی ضروری کی بات ہی کہ جب کوئی عالم آدمی چاہتا ہی کہ میں مشہور شہروں میں خادم دین کا کام کرونگا اور دیہات میں ادنی لوگوں کو جانا چاہئے رسول خود دیہات میں گئے اور منادی کی (ف) کریزاستم صاحب زمینداروں کو نصیحت دیتے ہیں کہ دیہات میں اپنی ملکیت کے درمیان گرجے بناویں اور مناد مقرر کریں

۲۶ (۲۶) اور خداوند کے فرشتے نے فیلبوس سے باتیں کیں اور کہا اُٹھ اور دکھن طرف اُس راہ پر جا جو یروشلم سے غازا کو جاتی اور ویران ہی

(۲۶ سے ۴۰ تک) حبشیوں کے خواجہ کا ذکر ہی (ف) شمعون جادوگر کے ذکر کے بعد فوراً خواجہ کا ذکر آتا ہی مقابلہ کے لئے کہ خواجہ ایمان اور سادگی کی تلاش میں تھا اور شمعون پت کی کڑواہٹ کا بھرا ہوا تھا طاقت اور قوت مانگتا تھا کوئی خدا کا طالب ہی اور کوئی دنیا کا طالب ہی طالبان حق کا انجام ہمیشہ بالخیر ہی اور طالبان دنیا کا انجام بربادی ہی

(ف) اب ظاہر ہی کہ یروشلم کو رسولوں نے اپنی تعلیم سے بھر دیا اور سامریہ میں بھی آکے بہت سی بستیوں میں منادی کر گئے بلکہ ایک جماعت مستقیم ہوئی اور کلیسیا قایم ہوگئی اب فرشتہ ظاہر ہوتا ہی اور اُن کو باہر بھیجتا ہی کہ غیر قوموں کی طرف جاویں اور اب دین خدا کا سب طرف پھیلے (ف) فیلبوس کو فرشتہ نے بھیجا نہ کسی رسول کو پس جسکو خدا تعالیٰ جہاں کہیں بھیجتا ہی جانا چاہئے خواہ پادری ہو خواہ کوئی عام عیسائی ہو اور جب عام عیسائیوں کو خدا تعالیٰ کہیں بھیجتا ہی تو پادریوں کو بہت خوش ہونا چاہئے حسد نہیں کرنا چاہئے کہ ایسی برکت چھوٹے درجہ والے کو کیوں دی گئی میں بڑے درجہ والا ہوں مجھے کیوں ایسی برکت نہ ملی دیکھو رسولوں نے حسد نہیں کیا کہ فرشتہ نے فیلبوس کو کیوں بھیجا (ف) غازہ ایک شہر ہی کنعان کے ملاقہ میں دکھن کی طرف مصر کی راہ اور بیابان کی حد پر اس شہر کا ذکر پہلے پہل (پیدایش ۱۰-۱۹) میں ملتا ہی جہاں لکھا ہی کہ (جرار کی راہ میں عزہ تک) یہاں سے ظاہر ہی کہ بہت پرانا شہر ہی یہہ شہر فرقہ یہودا کے علاقہ میں تھا پھر فلستیوں نے اپنے قبضہ میں کر لیا تھا دیکھو (یشوعہ ۱۳-۳) کو یہہ ہکا دوسرا ذکر کلام میں ہی پھر (اسموئیل ۶-۱۷) میں اسکا ذکر ہی (ف) فرشتے نے فیلبوس کو بھیجا اُسنے کوئی عذر پیش نہیں کیا نہ تو یہہ کہ اُس جنگل میں جاکے کیا کرونگا سامریہ میں بہت لوگ میری منادی سُنتے ہیں ایک کیواسطے بہتوں کو چھوڑنا اچھا نہیں ہی اور نہ یہہ کہ میں ڈیکن ہوں پطرس رسول کو بھیجنا چاہئے وہ مجھہ سے زیادہ اچھا کام کر سکتا ہی یہہ دو عذر اکثر اسوقت پیش ہوا کرتے ہیں فیلبوس کو بھی یہہ عذر پیش کرنیکا موقع تھا پر اُسنے نہیں پیش کئے فرمانبرداری اور اطاعت کے ساتھہ اور ایمان اور امید سے بلا عذر چلا گیا جسکا انجام نہایت اچھا ہوا خدا نے اپنی طاقت اُس کے وسیلہ سے ظاہر کی اور وہ واعظوں کا نمونہ ہوا پولس کی مانند آسمانی رویا کا نا فرمان نہوا (اعمال ۲۶-۱۹) وہ ایسا گیا جیسے ابراہیم نہیں جانتا تھا کہ کہاں جاتا ہی اور کیا کیا ہوگا وہ ایک جان کے لئے گیا جسکے سبب سے بہتوں کی جانیں بچ گئیں پس کثرت مردم پر ترقی موقوف نہیں ہی پر خدا کی حکمت پر خدا نے اُسے جنگل کی طرف بھیجدیا نہ بڑے آباد شہر کی طرف اور ویرانے کی طرف جانا مفید ہوا ترقی کے لئے

۲۷ (۲۷) وہ اُٹھہ کے روانہ ہوا اور دیکھو ایک حبشی خوجہ حبشیوں کی ملکہ قندانی کا وزیر جو اُسکے سارے خزانہ کا مختار تھا وہی یروشلم میں عبادت کو آیا تھا

(ملکہ قنداقی) اسکا پایہ تخت مصر کی دکھن میں شہر میرک تھا جیسے فرعون وغیرہ بادشاہی لقب تھے ایسے ہی اُس پائے تخت کا یہہ لقب تھا یعنے قنداقی یہہ خاندانی لقب اُس ملکہ کا تھا اُسکا یہہ شخص جو راہ میں ملا وزیر تھا یعنے خزانہ

کا مختار پس ظاہر ہی کہ معتبر آدمی تھا تب ہی تو خزانہ کا مختار ملکہ کے محل میں ہوا (ف ۱) حبشی تھا یعنے افریقہ کا آدمی
کالے رنگ کا تو بھی غیر قوم نہ تھا بلکہ داخلی یہودی تھا اگرچہ پیدایش سے غیر قوم تھا مگر توریت اور انبیا پر ایمان
لا کے داخلی یہودی ہوا تھا (ف ۲) اسوقت غور سے پڑھو خداوند کے اُس کلام کو جو (یشعیا ۵۶ - ۳ سے ۸) تک لکھا
ہی (۳) بیگانہ آدمی جو خداوند سے ملگیا ہرگز نہ کہے کہ خداوند نے مجھہ کو اپنے لوگوں سے بالکل جدا کردیا اور
خوجہ نہ کہے کہ دیکھو کہ میں ایک سوکھا درخت ہوں (۴) کیونکہ خداوند یوں کہتا ہی کہ وے خوجے جو میرے سبتوں
کو مانتے ہیں اور اُن کاموں کو جو مجھے پسند آتے اختیار کرتے ہیں اور میرے عہد کو پکڑ رہتے ہیں (۵) میں اُنہیں
کو اپنے گھر میں اور اپنی چار دیواری کے بیچ یادگار کا ایک نشان اور ایک نام جو بیٹے اور بیٹیوں کے نام سے بہتر ہی
بخشونگا میں ہر ایک کو ایک ابدی نام دونگا جو مٹایا نہ جائیگا (۶) اور بیگانے کی اولاد بھی جنہوں نے اپنے تئیں
خداوند سے پیوستہ کیا ہی کہ اُس کی بندگی کریں اور خداوند کے نام کو عزیز رکھیں اور اُس کے بندے ہوویں وے
سب جو سبت کو حفظ کرکے اُسے ناپاک نہ کریں اور میرے عہد کو لئے رہیں (۷) میں اُنکو بھی اپنے مقدس پہاڑ پر لاؤنگا
اور اپنی عبادت گاہ میں اُنہیں شادمان کرونگا اور اُن کی سوختنی قربانیاں اُن کے ذبایح میرے مذبح پر قبول ہونگے
کیونکہ میرا گھر ساری قوموں کی عبادت گاہ کہلائیگا (۸) خداوند یہوواہ جو اسرائیل کے تتر بتر کئے ہوؤں کو جمع
کرنیوالا ہی یوں فرماتا ہی کہ میں اُنکے سوا جو اُسی کے ہو کے جمع ہوئے ہیں اور اُنکو بھی جمع کرونگا (ف ۳) یہہ آدمی بندگی
کرنے کو گیا تھا یروشلم میں اس سے ظاہر ہی کہ خدا پرست بھی تھا اور یہہ کہ دینداری کے معاملہ میں فکرمند بھی تھا
اسیلئے کلام پڑھتا ہوا جاتا تھا دنیا میں سب لوگ برابر نہیں ہیں کوئی تو درستی سے خدا کا متلاشی ہی اور اسلئے وسایل
نجات کے درپے ہی اور کوئی عادتاً یا ریاکاری سے یا دنیاوی غرض سے ایسے کام کرتا ہی پر خدا سب کے دلونکے احوال سے واقف
ہی (ف ۴) ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ملکہ سبا کے زمانہ سے اُس ملک میں کچھہ کچھہ سچائی کا تخم باقی چلا آتا تھا اور شاید اُسی
تخم کے سبب یہہ خوجہ بھی داخلی یہودی ہوا ہو واللہ اعلم

۲۸ (۲۸) اور پھرا جاتا اور اپنی رتھہ پر بیٹھا یشعیا نبی پڑھہ رہا تھا

(یشعیا نبی) خیال ہی کہ سپتواجنٹ میں سے یشعیا کا حصہ پڑھتا جاتا ہوگا یا عبرانی میں پڑھتا ہو اگر عبرانی سے
واقف تھا (ف) رتھہ میں پڑھتے جانا اُسکا دلی شوق اُس کی طرف ظاہر کرتا ہی کہ شاید اُس نے یروشلم میں سے
یہہ کتاب خریدی ہوگی اور بڑے شوق سے لیا ہوگا اُسکا دل چاہتا ہوگا کہ میں اس کتاب کی نبوت کی باتوں کو

دریافت کروں اور اسلئے اُسنے صبر کر کے کتاب کو رکھہ نہیں چھوڑا کہ گھر پر جا کے دیکھہ لونگا بلکہ اُسنے شوق میں ہوکے رتھہ ہی کے اندر اُسکا پڑھنا شروع کر دیا تھا (پڑھتا جاتا تھا) یعنے آواز سے پڑھتا تھا نہ چپکے چپکے دل ہی دلمیں اگر چپکے سے دلمیں پڑھتا جاتا تو فیلبوس کس طرح سنتا کہ یشعیاہ نبی اُسکے ہاتھہ میں ہی مگر فیلبوس نے پڑھنے کی آواز سُنی اور یہہ پکار کے پڑھنا بھی اُسکا دلی شوق ظاہر کرتا ہی (ف) وہ اچھی طرح نہیں سمجھا تھا تو بھی پڑھتا جاتا تھا خدا کے کلام کو ہمیشہ آگے آگے پڑھنا چاہئے اگرچہ کوئی کوئی بات نہ سمجھی جاوے تو کچھہ مضایقہ نہیں ہی خدا وقت پر سب کھولدیگا پر پڑھتے رہنا شرط ہی ای بھائیو جب گرجے سے گھر کی طرف آتے ہو تو جو کچھہ سنا ہی اُس میں فکر کرتے ہوئے آیا کرو اور گھر میں جاکے خاص کتابوں کو پڑھتے رہا کرو تا کہ نیک تاثیریں قایم رہیں (ف) خوجہ یروشلم کی ہیکل میں گیا عبادت کی اور اُس کے لئے سفر کی تکلیف بھی اُٹھائی لیکن بیش قیمت موتی ہیکل میں نہیں پایا اگرچہ خداوند کے رسول بھی وہاں تھے مگر بیابان میں اُسنے خدا کو پایا کوئی نہ کہے کہ میں بڑے بڑے شہروں کا اور بڑے بڑے بزرگوں کا اور بڑی خانقاہوں اور بڑے بڑے گرجوں کا دیکھنے والا ہوں اور ای جنگل کے رہنیوالے تو میری برابر نہیں جانتا ہی یاد رکھنا چاہئے کہ خدا جہاں چاہے وہاں اپنے بندوں پر ظاہر ہوتا ہی

(۲۹) روح نے فیلبوس کو کہا نزدیک جا اور اُس رتھہ کے ساتھہ ہولے

(روح نے) نہ فیلبوس کی انسانی روح نے مگر خدا کی روح القدس نے کہا (کہا) اندرونی آواز سے اُسکے دلمیں کہا جیسے پطرس سے روح نے کہا تھا (اعمال ۱۰-۱۹) اور جیسے پولس کو اور اُسکے ساتھیوں کو روح نے جانے سے منع کیا تھا (اعمال ۱۶-۶ و ۷) (ف) یہاں سے ظاہر ہی کہ روح ایک اقنوم ہی بولنیوالا اور کہنے والا اور بھیجنے والا دیکھو (اعمال ۱-۱۶ و ۱۳-۲ و ۲۱-۱۱) کو بھی (رتھہ کے ساتھہ ہولے) یعنے اُس کے ساتھہ کچھہ پیدل کی انتظاری میں چل (ف) رتھہ کیسا اچھا گرجا بن گیا جہاں نہ ممبر پر واعظ صاحب ہیں مگر پہئے کے برابر چلتے ہیں سامعین نہ ممبر کے نیچے بیٹھے ہیں مگر واعظ سے اونچے بیٹھے ہیں خدا کا کلام متلاشی پڑھتا ہی تفسیر اُسکی فیلبوس ڈیکن اور خدا کی روح دونوں ملکر کرتے ہیں یہہ بڑا مبارک گرجا ہی بڑا عمدہ واعظ ہی (ف۲) وہ جو ایک ہدایت مانگتا ہی اور کچھہ بھی پاویگا

(۳۰) تب فیلبوس نے پاس دوڑ کے اُسے اشعیا نبی کو پڑھتے سُنا اور کہا کیا جو کچھہ تو پڑھتا ہی سمجھتا ہی

(اور کہا) یعنے فیلبوس آپ بولا اِس بات کی انتظاری نہیں کی کہ خواجہ مجھہ سے کچھہ بولیگا تب میں اُس سے بولنے کا موقع پاؤنگا اور خدا کی باتیں سناؤنگا نہیں وہ آپ فورًا بولا کہ وقت ہاتھہ سے نہ نکل جاوے موقع بولنے کا ہی پس بھائیو وقت کو برباد نہ کیا کرو کہ پہلے مزاج پرسی کرو اور پوچھو کہ کہاں سے آئے اور کہاں کو جاتے ہو وغیرہ باتوں سے اور پیچھے کلام سناؤ اگر موقع ملے نہیں بلکہ جب ملاقات ہوئی فورًا مطلب کی بات پیش کرنا چاہیئے خادم دین کو نہیں چاہیئے کہ اپنے دلکو بھی مردہ دلوں کے دلکی مانند بناوے جنہیں خدا نے طیار کیا ہی جلدی اُن کی خدمت کرے جہاں آگ اور لکڑی موجود ہی فورًا پھونک مارے تاکہ آگ لگجاوے یا جہاں بوٹا ہی اُسے فورًا پانی دیوے پر جہاں زندگی نہیں ہی وہاں محنت بیفایدہ ہی (جو کچھہ تو پڑھتا ہی سمجھتا ہی) کیا اچھا سوال ہی جو روح القدس کی ہدایت سے فیلبوس نے کیا اھل کلام کو بہت لوگ پڑھتے ہیں مگر بہت تھوڑے ہیں جو سمجھتے ہیں صرف پڑھنا ہی مفید نہیں ہی جب تک سمجھنا نہ ہووے (ف) جولین قیصر مرتد نے کہا ہی پڑھہ لیا سمجھہ لیا پھر انکار کیا اُس کے جواب میں اسقف نے کہا پڑھہ لیا نہ سمجھا اگر سمجھتا تو انکار نہ کرتا (ف) جو لوگ دین سے پھر جاتے ہیں اگرچہ وہ دعوی کریں کہ ہمنے سب کچھہ دین کی بابت پڑھا ہی سچ تو ہو سکتا ہی مگر یہہ کہنا کہ پڑھکر سمجھہ بھی لیا تھا بالکل غلط ہی جا ہو تو اُنکا امتحان لیکر دیکھلو کہ وہ نہیں سمجھے پڑھنا آسان ہی مگر سمجھنا آسان نہیں ہی پڑھنا انسان کی طاقت سے علاقہ رکھتا ہی سمجھنا خدا کی روح سے متعلق ہی وہ سمجھاوے تو آوے (ف) لوگ پڑھنے میں بھی سستی کرتے ہیں جو اُن کی طاقت کی بات ہی ہاں اگر نیک نیتی سے اپنی طاقت کا کام کریں تو خدا سمجھا بھی دیگا (ف) اُسوقت فیلبوس کا ایک سوال خوجے سے تھا کہ جو کچھہ پڑھتا ہی سمجھتا بھی ہی یا نہیں مگر اسوقت لوگوں سے تین سوال کرنے چاہئیں جو کتابیں تمہاری میزوں پر اور الماریوں میں ہیں اُنہیں پڑھا بھی کرتے یا نہیں اگر پڑھتے ہو تو سمجھتے بھی ہو یا نہیں اور جو کچھہ سمجھتے ہو اُسکے موافق اعتقاد اور عمل بھی ہی یا نہیں یہہ سوال سب کے لئے ہیں (ف) خدا کا کلام ایسا آلہ ہی جس کے وسیلہ سے توبہ کرکے خدا سے مل سکتے ہیں

۳۱ (۳۱) وہ بولا یہہ کیونکر مجھہ سے ہو سکے جب تک کہ کوئی مجھے ہدایت نہ کرے اور اُس نے فیلبوس سے درخواست کی کہ اُسکے ساتھہ سوار ہو بیٹھے

(وہ بولا) یہہ کیسی اچھی بات ہی جو اُس نے جواب میں کہی اِس سے دل کی خوبی ظاہر ہی یہہ فروتنی اور اطاعت کی بات ہی۔ یہہ بہتر ہی کہ لوگ اقرار کریں کہ ہمنے نہیں جانا یہی جہل بسیط ہی جو آدمی کی ترقی کا باعث ہی اور وہ جو کہتے ہیں کہ ہمنے جانا ہی حال آنکہ نہیں جانتے جہل مرکب میں پھنسکر ہلاک ہوتے ہیں جسکا علاج نہایت مشکل ہی (ف)

پوچھنا ہنسنے سے بہتر ہی فروتنی سے اقرار کرنا اچھا ہی مغروری کے ساتھہ مدعی ہوکے برباد ہونے سے (ف) دیکھو اسوقت ایک بزرگ اور بڑے مرتبہ کا شخص ہی تو بھی ایک عاجز غریب آدم ہ کے سامھنے اقرار کرتا ہی کہ یہہ مجھہ سے کیونکر ہوسکے (ف) افسوس ہی کہ ہمارے زمانہ میں عربی فارسی اور بعض معقولات کی کتابیں اور کچھہ ریاضی پڑھے ہوئے آدمی یا کچھہ انگریزی بولنیوالے لوگ یا سَو دوسَو روپیہ کی تنخواہ والے یا تھوڑی سی زمینداری رکھنیوالے یا قوم اور ذات پر فخر کرنیوالے یا پیرجی کے مرید ایسے سخت تکبر کے بھرے ہوئے نظر آتے ہیں کہ بات بات پر غرور ظاہر کرتے ہیں گویا وہ سب زمین و آسمان کے بھیدوں سے واقف ہیں وہ ذرا مولوی جی اور پنڈت جی یا ماسٹر صاحب کیا ہوئے ہیں خدا کے خزانوں کے بھی مالک بن بیٹھے ہیں اگر اُنھیں کہا جائے کہ انجیل توریت کی باتوں کو اسکے اہل سے دریافت کیجئے تو مسکراتے اور جانتے ہیں کہ ہم اُسے خوب سمجھہ سکتے ہیں اور الہیات سے محض ناواقف ہیں کہ روح کی بات روح سے کھلتی ہی نہ دنیاوی عقل سے مگر وے اپنے غرور میں اپنی جان کو برباد کرتے ہیں اِس شاندار شخص نے ذرا غرور نہیں کیا نہ اُسنے دھمکایا جو غریب آدمی ہوکے ایک شاندار وزیر سے کہتا ہی کہ تو جو کچھہ پڑھتا ہی اُسے سمجھتا ہی یا نہیں

۳۲ (۳۲) اور اُس نوشتہ کی عبارت جو وہ پڑھتا تھا یہہ تھی کہ وہ بھیڑ کی مانند ذبح ہونے کو لایا گیا اور جیسا برہ اپنے بال کترنیوالے کے سامھنے بے آواز ہی ویسا ہی وہ اپنا مُنہہ نہیں کھولتا

۳۳ (۳۳) اُسکی غریبی میں اُسکا انصاف نہوا پر کون اُسکی نسل کا بیان کریگا کیونکہ زمین سے اُس کی زندگی اُٹھائی جاتی ہی

دیشعیاہ ۵۳–۷ و ۸) کا یہہ مضمون ہی (ف) بہت یہودی اور بہت سے ملحد اس (۵۳) باب کو پڑھکر سرنوپیدا ہوگئے ہیں اور حقیقت میں ایک عجیب قدرت الٰہی کا اس باب میں بیان ہی اور خدا کے کلام کی صداقت صاف صاف اُس سے ثابت ہی اور انجیل شریف کی ہدایت جلیل کا ثبوت کہ وہ ضرور خدا سے ہی زیادہ تر اسباب سے ثابت ہی جسقدر اِس باب میں غور کرو نور پر نور ہی نکلتا جاتا ہی (ف) پرانے عہد کی کتابیں جیسے انجیل پر گواہی دیتی ہیں ویسے ہی انجیل سے یعنے نئے عہدنامہ سے پرانے عہدنامہ کے گہرے مطالب کُھلجاتے ہیں (ف) یہہ دو آیتیں جنہیں اُسوقت خوجہ پڑھتا جاتا تھا صاحب مسیح کی پیشگوئیوں کے درمیان نہایت بھاری مضمون کی ہیں اور جبتک کہ مسیح کی موت کا ذکر ہم نہ سُنیں ہرگز اُنکا بھید سمجھہ میں نہیں آسکتا (ف) خیال کہتا ہی کہ اِس خوجہ نے ضرور مسیح کی موت کا ذکر یروشلم میں سُنا ہوگا شاید اُسپر کچھہ پرواہ نہیں کی اور یہودیوں کی باتوں سے بھلایا گیا ہو مگر نہیں جانا کہ اُسکی موت اسی باب (۵۳) کے ساتھہ علاقہ رکھتی ہی لیکن اب فیلبوس

کے بتانے سے یہہ بھید کھلا تب زور کے ساتھہ ایمان آیا (ف) مسیح کی موت اور صلیب کا ذکر اور اُسکے جی اُٹھنے کا بیان نہایت موثر اور زندگی بخش ذکر ہی اور اُس سے بڑی تاثیر دلوں میں پیدا ہوتی ہی خادمان دین کو چاہئے کہ یہہ ذکر اکثر زبان پر لاویں (حکایت) گرینلینڈ کے ملک میں سولہ برس تک پادریوں نے منادی میں صرف نیکی کی خوبیاں اور بدی کی قباحتیں بیان کیں مگر ایک آدمی بھی عیسائی نہیں ہوا پر جب مسیح کے مرنے اور جی اُٹھنے کی منادی ہوئی تو فوراً ہزاروں نے زندگی پائی اور عیسائی ہوئے (ف) اِن آیتوں میں یہہ ذکر ہی کہ وہ کیونکر حکام وقت کے سامہنے اور اپنے قاتلوں کے روبرو چپ چاپ رہیگا اور یہہ کہ آدمیوں سے انصاف نہ پاویگا اور یہہ کہ اُس کی زندگی آسمان پر اُٹھائی جائیگی

۳۴ (۳۴) اور خوجہ نے فیلبوس کو جواب دیکے کہا تیری منت کرتا ہوں کہ نبی یہہ کس کے حق میں کہتا ہی کیا اپنے یا کسی دوسرے کے حق میں

جس نے بیبل کا بھید سمجھا ہی وہ جانتا ہی کہ کوئی نبی اپنے حق میں نہیں بولتا سب مسیح کے حق میں بولتے ہیں اُسی کے حق میں بولتے ہیں جسکی جان فدیہ اور کفارہ گنا ہونکا ہوا ہی جسنے مشقتیں اُٹھائیں (ف) اِس یشعیاہ کے (۵۳) باب میں ایک حرف بھی نہیں ہی جو کسی دوسرے کے حق میں ہو سب کچھہ مسیح کے حق میں ہی دیکھو اِس باب کی (آیت ۱) بمقابلہ (یوحنا ۱۲-۳۸) کے اور (آیت ۳) بمقابلہ (مرقس ۹-۱۲) کے اور (آیت ۴) بمقابلہ (متی ۸-۱۷) کے اور (آیت ۱۲) بمقابلہ (مرقس ۱۵-۲۸) کے (ف) خوجہ فیلبوس کی منت کرتا ہی کہ اُس شخص کو بتلا دے جس کے حق میں یہہ لکھا ہی کیونکہ ساری بیبل میں نجات کی بات کہیں نظر نہیں آتی ہی مگر اِس شخص کی موت میں نجات نظر آتی ہی صاف گواہی کے ساتھہ یہہ کون ہی جس نے اپنی جان دیکے ہمیں بچایا یہہ تو روح کو نہایت محبوب معلوم ہوتا ہی اِسکا پتہ دست تا اسکا ذکر سُننے سے جان میں جان آتی ہی پر معلوم نہیں ہوتا کہ نبی کس کے حق میں کہتا ہی عبارتسے تو صاف ظاہر ہی کہ کسی غیر کے حق میں ہی مگر چونکہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کون ہی اِسلئے وہم گذرتا ہی کہ شاید نبی اپنے حق میں کہتا ہو پس تو مجھے بتلا کہ کس کے حق میں ہی

۳۵ (۳۵) تب فیلبوس نے اپنا مُنہہ کھول کے اور اُسی نوشتہ سے شروع کرکے یسوع کی خوشخبری اُسے دی

(مُنہہ کھولا) جیسے مسیح نے مُنہہ کھولا تھا مبارکباد یاں سنانے کو (متی ۵-۲) کیسے اچھے بیان کے لئے فیلبوس نے مُنہہ کھولا (اُسی نوشتہ سے) یعنے یشعیاہ کا (۵۳) باب اول سے سمجھانا شروع کیا اور مسیح کو دکھلایا کہ وہ جو توت اور

قدرت اور پاکیزگی میں یہودیوں کے درمیان ظاہر ہوا اور اُس کے ساتھ یوں یوں گذرا یہہ باب اُسی کی موت اور شفاعت کے بارہ میں لکھا گیا ہی (ف) خوجہ کا دل سُننے کو طیار تھا فیلبوس کا دل سنانے کو طیار تھا اور خدا کی روح کی ہدایت سے یہہ کام تھا تب ایسی برکت خوجہ کے دل میں آگئی (ف۲) سب خادمان دین کو چاہئے کہ ایسے موقع کی تلاش میں رہیں جب خدا ایسے لوگوں کو بھیجے یا تمہیں اُنکے پاس بھیجے تو نہایت ہوشیاری سے خدا کے پیارے بیٹے کی مبارک موت اور حیات کے ذکر سے مردوں میں زندگی ڈالدو

۳۶

(۳۶) اور راہ میں چلتے چلتے کسی پانی پر پہونچے تب خوجہ نے کہا دیکھہ پانی مجھے بپتسما پانے سے کون چیز روکتی ہی

جب اُسکا دل روشنی سے اور زندگی سے بھر گیا فیلبوس کی تفسیر سُن کے جو اُس نے (۵۳) باب کی سُنائی تب وہ اِدھر اُدھر تاکتا تھا کہ کہیں پانی نظر آوے تاکہ بپتسما پاکے اپنا حصہ اُسکی شفاعت میں پیدا کرے اگرچہ دل میں تو ایمان آگیا مگر ظاہری نشان بھی چاہتا ہی کہ مسیح کی جماعت میں بھی بھرتی ہو جاوے پس کہیں راہ میں چلتے چلتے پانی نظر آیا تب اُسنے کہا (مجھے بپتسما پانے سے کون چیز روکتی ہی) یعنے اندر تو ایمان ہی باہر پانی موجود اب اور کونسی چیز ہی جو روکتی ہی (ف۱) اور کوئی چیز روکنے والی اُسی وقت تک رہتی ہی جب تک ایمان میں زندگی نہیں ہی جب ایمان صحیح موجود ہو جاتا ہی اور بپتسما دینیوالا اور پانی بھی موجود ہوتا ہی پھر حقیقت میں سب رکاوٹ کی چیزیں اسقدر نہیں ہیں کہ آدمی رُکے فوراً حاضر ہی (ف۲) ظاہر ہی کہ مسیح کا بیان سُناکے فیلبوس نے بپتسما کا بیان بھی سُنایا تھا کہ خداوند جب آسمان کو گیا تو حکم دیگیا ہی کہ جاکر بپتسما دو اور شاگرد کرو اسواسطے خوجہ نے فوراً بپتسما چاہا تاکہ خداوند کے حکم کی تعمیل کرے زندہ ایمان آدمی میں فرمانبرداری کی روح پیدا کرتا ہی پر مردہ ایمان کو حکم کی اطاعت کرنا مشکل ہی وہ لاچاری سے ایک بوجھہ سمجھہ کے اطاعت بھی کرتا ہی اور برکت نہیں پاتا خوبی اِس میں ہی کہ جسپر ایمان لائے ہو اُس کے حکم کی اطاعت بدل و جان کرنے کو طیار رہو (ف۳) اگر کوئی آدمی کلام کی عزت نہ کرے اور اُسے نہ مانے تو اُسکی روح کی ہلاکت ہی اور جب کلام کو مانا اور ایمان لایا اور ساکرمنٹ کو قبول نہ کرے تو کلیسیا ٹوٹ جاتی ہی (ف۴) جب لوگ روح القدس کے ہنکائے ہوئے پانی کی طرف جاتے ہیں کہ بپتسما پاویں تو اُنہیں بپتسما دو کہ وہ نور کے فرزند ہیں

۳۷

(۳۷) فیلبوس نے کہا اگر تو اپنے تمام دل سے ایمان لاتا ہے تو روا ہے اُس نے جواب دیکے کہا میں ایمان لاتا ہوں کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے

یہہ آیت اعمال کے بعض پرانے نسخوں میں نہیں ہے مگر اکثروں میں ہے قیاس چاہتا ہے کہ جن نسخوں میں نہیں ہے شاید سہو کاتب سے رہی ہوگی کیونکہ ہمیشہ بغیر اقرار ایمان کے کسی کو بپتسما نہیں دیا جاتا ہے پس قرینہ چاہتا ہے کہ فیلبوس نے بھی اُسکا اقرار طلب کیا ہوگا ہاں بچوں کو بغیر اقرار کے بپتسما دیا جاتا ہے کیونکہ وے اقرار کے لایق نہیں ہیں تو بھی اُنہیں بپتسما دینا واجب ہے اور قدیم سے دیا بھی جاتا ہے کیونکہ ختنہ بھی بچوں کا ہوتا تھا اور خدا نہ صرف ہمارا خدا ہے مگر ہمارے بچوں کا بھی ہے بچے نہ بیماری سے محفوظ ہیں اور نہ سب آفات سے اور نہ معصوم ہیں گناہ سے بلکہ گناہ موروثی اُن میں ہے پس وہ عہد میں شریک ہیں اور لکھا ہے کہ جو کوئی محنت نہ کرے کھانا نہ پاوے مگر بچے محنت نہیں کرتے اور سب کھانا پاتے ہیں اسطرح بچے اگرچہ اقرار نہیں کر سکتے تو بھی بپتسما پاتے ہیں یہہ بُرا خیال بعض لوگوں میں جو ہے کہ بچوں کو بپتسما نہ دیا جاوے یہہ خیال معرفت سے خالی اور بیبل کے خلاف اور بدعت کا خیال ہے ہاں بالغوں سے ایمان کا اقرار لیکر بپتسما دینا چاہئے مگر نابالغ بچوں سے اقرار ایمان کی حاجت نہیں ہے (ف) خوجہ میں ایمان پایا گیا اُسے بپتسما بھی دیا گیا کیونکہ بالغ آدمی بغیر ایمان کے کسی ساکرمنٹ سے فایدہ نہیں اُٹھا سکتا (ف۲) فیلبوس نے بپتسما دینے میں تامل نہیں کیا اگرچہ شمعون جادوگر سے فریب کھا چکا تھا پس جسکے دل میں زندگی آئے اُسکو ضرور بپتسما دینا ہوگا ہاں جہاں شک ہے وہاں تامل ضرور ہے

۳۸

(۳۸) اور حکم دیا کہ رتھ کھڑی کریں اور فیلبوس اور خوجہ دونو پانی میں اُترے اور اُس نے اُس کو بپتسما دیا

(ف) حام کی اولاد جو بعد طوفان کے ہمیشہ نوح کی لعنت تلے دبی ہوئی چلی آئی تھی یہہ آدمی اُسی نسل کا ہے پس اُس متروک نسل کا یہہ شخص پہلا پھل ہوا اور ابراہیم کی برکت پائی (گلاتی ۳-۱۳ و ۱۴) مسیح نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کہ وہ ہمارے لئے لعنت ہوا (کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا ملعون ہے) تاکہ ابراہیم کی برکت غیر قوموں تک یسوع مسیح سے پہونچے کہ ہم روح موعودہ کو ایمان سے پاویں (ف۲) خوجہ نہیں شرمایا کہ ایک غریب آدمی سے اپنے نوکروں کے سامہنے بپتسما پاوے مگر اُسنے نعمت غیر مترقبہ پائی وہ نہال ہوگیا بہت لوگ ہیں جو غریب پادریوں سے بپتسما پانے سے شرماتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ کوئی بڑا پادری یا بشپ صاحب اُنہیں بپتسما دیوے یہہ غرور ہے جو برکات کو روکتا ہے

(ف) سامریہ میں فیلبوس کا کام بند ہوگیا تھا خدا کی روح نے اُسے بیابان میں بھیجدیا پس جسکا کام ایک جگہ بند ہوجاوے وہ ناامیدی نہ کرے اگر وہ حقیقی شاگرد مسیح کا ہی تو اُسکے لئے دوسری جگہ کام کا دروازہ کھل جاویگا (ف) دونوں پانی میں اُترے یعنے غوطہ کا بپتسما دیا گیا تھا چھینٹے کا بپتسما اور غوطہ کا بپتسما دونوں برابر تاثیر رکھتے ہیں دیکھو خون چھڑکا جاتا تھا (خروج ۱۲-۷) اور دلوں پر بھی چھڑکاؤ کیا جاتا ہی (عبرانی ۱۰-۲۲) بُری نیت سے پاک ہونے کو دلوں پر چھڑکاؤ کرکے نزدیک جاویں (ف) ساکرمنٹ کی تاثیر پانی کی کمی بیشی پر موقوف نہیں ہی مگر ایمان پر موقوف ہی (ف) کبھی ختنہ میں اِس بات پر تاثیر نہیں سمجھی گئی کہ زیادہ گوشت کاٹا جاوے یا تھوڑا وہ صرف ایک نشان ہی (ف) عشاء ربانی میں کبھی اِس بات سے تاثیر یا عدم تاثیر نہیں ہوئی کہ بڑی روٹی توڑی اور بڑا پیالہ پیا یا چھوٹی روٹی توڑی اور ایک دو بوندیں پئی وہی تاثیر ایک بوند پانی میں بھی ہی جو یونس کو سمندر میں ڈالنے سے روحانی تاثیر تھی

(۳۹) جب وے پانی سے نکلے خداوند کی روح فیلبوس کو لیگئی اور خوجہ نے اُسکو پھر نہ دیکھا کیونکہ خوشی سے اپنی راہ چلا

(روح فیلبوس کو لیگئی) جب خدا کے بندے اپنا کام کرچکتے ہیں تو خدا اُنہیں لیجاتا ہی یا دوسرے کام کی طرف یا آسمانی آرام کی طرف (ف) یہہ ایسی بات ہوئی جیسے الیاس کی نسبت لکھا ہی (۱ سلاطین ۱۸-۱۲) اور ایسا ہوگا جب میں تجھہ پاس سے چلا جاؤنگا تو خداوند کی روح تجھکو ایسی جگہ جس کی خبر مجھے نہیں لیجاویگی (۲ سلاطین ۲-۱۶) کیا جانیں کہ خداوند کی روح نے اُسے اُٹھاکے کسی پہاڑ پر یا کسی وادی میں پھینک دیا ہو وہ بولا کسیکو مت بھیجو (حزقیل ۳-۱۲) روح نے مجھے اُٹھالیا (۲ قرنتی ۱۲-۲ و ۴) مسیح کے ایک شخص کو میں جانتا ہوں کہ چودہ برس گذرے ہونگے کہ وہ یا تو بدن کے ساتھہ یا بغیر بدن کے کہ یہہ بھی مجھے معلوم نہیں تیسرے آسمان تک یکایک پہونچایا گیا (۴) فردوس تک یکایک پہونچایا گیا اور اُسنے وہ باتیں سُنی جو کہنے کی نہیں اور جنکا کہنا بشر کا مقدور نہیں (ف) یہہ سب کچھہ خدا سے ہوا فرشتے نے پہلے فیلبوس کو بھیجا - پھر روح نے کہا کہ رتھہ کے ساتھہ ہولے - اِسکے بعد جب بپتسما ہوچکا تو روح نے فیلبوس کو اُٹھالیا پس اِس شخص کے عیسائی کرنے میں پہلا اور بچلا اور پچھلا سب کام خدا سے ہوا (ف) اُسی وقت روح نے تخم بویا اُسیوقت کاٹا بھی گیا (ف) اِسوقت دو معجزے ہوئے خوجہ کا عیسائی ہونا بھی معجزے کے طور پر ہوا اور فیلبوس کا اُٹھایا جانا بھی معجزہ ہوا (ف) راقم کا خیال یہہ ہی کہ ایک عجیب قدرت خدا کی خوجہ نے دیکھی جب اُسکا دل خدا کا متلاشی تھا اور وہ زندگی بخش آیات یشعیا سے اُسنے پڑھی اور نجات دہندہ کا مرغوب ذکر وہاں دیکھا تو ضرور

اُس کا دل مضطرب ہوگا کہ یہہ کس کے حق میں لکھا ہی فوراً خدا نے سمجھانیوالے کو رتھہ کے برابر حاضر کر دیا اور اُس نے
اُسے خوب سمجھایا خدا کی روح نے بھی بھید کے کھولنے پر اُسکی مدد کی اِسلئے فوراً ایمان آیا اور فوراً بپتسما ہوا اب بپتسما کے
بعد بپتسما دینیوالا نظروں سے غایب ہوگیا خوجہ کے دل میں اُسوقت کیا خیال گذرا ہوگا یہہ کہ کوئی فرشتہ تھا یا کوئی
شخص رجال الغیب میں سے تھا کیسی بھاری نعمت اُس کے وسیلہ سے مجھے ملی کتنی خوشی دل میں آئی ہوگی اور کیسا
مضبوط عیسائی بنا ہوگا اور مسیح خداوند کے پاک دین کی کیسی اچھی صداقت ذہن نشین ہوئی ہوگی میں جانتا ہوں
کہ خدا نے اُسکو ایسا مضبوط عیسائی اِسلئے بھی بنایا کہ اُسکے وسیلہ سے ملک حبش میں دین پھیلانا منظور ہوگا کہ اُسے
نور سے اور ایمان سے اور امید سے بھر دیا کہ خدمت الٰہی کے لایق ہوکے اُس ملک میں پہونچے تواریخ سے بھی ثابت
ہی کہ اُس نے جا کے ملک حبش میں سب سے پہلے منادی کی - وہ گویا اُس ملک کے لئے مسیح کا پہلا رسول ہوگیا
(خوجہ نے اُسکو پھر نہ دیکھا) بپتسما دیتے ہی فوراً سامہنے سے غایب ہوگیا (ف۱) بڑی مشکل سے غازا کا سفر دور
دراز کر کے فیلبوس وہاں گیا ہوگا مگر اب کیسی آسانی سے دور دراز کا سفر وہ طی کر گیا شاید فرشتے نے گود میں اُٹھا لیا
اور یکبیں پہونچا دیا (ف۲) اگر ہم مسیح کے شاگرد ہیں اور اُسکی اطاعت کرتے ہیں اور اُس کی مرضی کے موافق خدمت میں حاضر
ہیں تو جب اپنا کام دنیا میں تمام کر چکینگے اِسطرح دنیا سے اُٹھائے جائینگے اور کوئی فرشتہ ہماری روح کو اُٹھا کے آسمان
تک فوراً پہونچا دیگا (خوشی سے اپنی راہ چلا) اِسلئے کہ مسیح کو پایا اور نوشتے کھولنے کی چابی ہاتھہ میں آگئی اور روح
بھی اُسکی دنیاوی بندشوں سے آزاد ہوئی اور ظاہر مہر عیسائیت کی پائی اب جان گیا کہ میں نیا آدمی ہوں اور خدا
میرے ساتھہ ہی خدا مجھے پیار کرتا ہی میرے ساتھہ خدا کی صلح ہوگی اِسلئے خوشی خوشی اپنی راہ پر چلا کہ بے نہایت قیمتی
خزانہ پایا جو دنیا کے سب خزانوں سب بادشاہوں سے بھی بہت ہی بہتر ہی دیکھو سچے متلاشیوں کو جو نیک نیتی سے خدا
کو تلاش کرتے ہیں خدا کیسی برکت سے بھر دیتا ہی

(۴۰) اور فیلبوس ازدود میں ملا اور چلتے چلتے جب تک قیصریہ میں نہ آیا سب شہروں میں
خوشخبری دی

(ازدود) یہہ پرانا شہر ہی غازا سے (۳۴ میل) یہی شہر ازدود ہی جسکو (۱ سموئیل ۵—۱) میں اسدود لکھا ہی (سب
شہروں میں) یعنے سمندر کے کنارہ لدہ اور یافہ کے درمیان گذر کر سب شہروں میں پھرا اور مسیح کی خوشخبری سنائی
(قیصریا) میں آیا (ف۱) قیصریا شہر یروشلم کے اُوتر میں کوہ کرمل کے دکھن کیطرف یروشلم سے (۵۵) میل ہی اِس شہر کو

ہیرودیس نے از سر نو تعمیر کیا تھا اور قیصر اُگسطس کی عزت کے لئے اُسکا نام قیصریہ رکھا تھا اُسی جگہ رومی حاکم رہتا تھا (ف) اب فلیبوس کا ذکر تمام ہوا پھر اُس کا ذکر نہیں آتا مگر ۲۱-۸ باب میں بعد فلیبوس کو پھر پولوس رسول نے جا کر اُسے قیصریہ میں زندہ اور خدا کی خدمت میں دیکھا تھا شاید اُس نے اُس شہر کو پسند کیا اور وہاں رہنے لگا چاہئے کہ جبتک خدا اپنے بندوں کو دورہ میں رکھے دورے کا کام کریں اور جب خدا کی مرضی ہو تو ایک جگہ میں مقیم ہو کے خدمت کرتے رہیں (ف) کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے نوسو برس بعد بھی فلیبوس کا گھر قیصریہ میں دکھلایا گیا تھا اور لوگوں نے کہا کہ یہہ فلیبوس کا گھر ہے (ف) خوجہ نے پھر اُسے دنیا میں نہیں دیکھا اُسنے نہیں تلاش کیا کہ میرا بپتسما دینیوالا کون تھا اور وہ کہاں گیا جسکے نام پر اُسنے بپتسما پایا اُسی سے لپٹا رہا فلیبوس نے بھی اُسے پھر تلاش نکیا کیونکہ فلیبوس نے نہ اُسے اپنا شاگرد مگر مسیح کا شاگرد بنایا تھا (ف) فلیبوس نے یہہ بھی نہیں کہا کہ میں نے بہت کام کیا ہے اب آرام کرونگا نہیں وہ تو زندگی بھر قیصریہ میں بھی خدمت الہی کرتا رہا ہاں آخر کو خوجہ کے ساتھ ابدی ملاقات ہوئی آسمان پر دونوں مسیح کے پاس جا پہونچے ہم سب اگرچہ دور ہیں مگر ایمان میں شریک ہیں تو دنیا کے دکھ کی موجوں سے پار اتر کر ابد تک خوشی میں سب اکٹھے ہو جاوینگے مسیح خداوند کے وسیلہ سے

نواں باب

(۱) اور سولوس اب تک خداوند کے شاگردوں کے دھمکانے اور قتل کرنے میں دم مارتا سردار کاہن کے یہاں آیا

(۱ سے ۳۱ تک) پولوس کی تبدیلی کا ذکر ہے کہ وہ اگرچہ ستانیوالا تھا مگر خدا کا چنا ہوا رسول تھا کہ غیر قوم اُسکے وسیلہ سے ایمان لاویں (آیت ۱۵) یہہ شخص ترسس میں پیدا ہوا (اعمال ۲۱-۳۹) اور بنیامین کے فرقہ کا یہودی تھا اُسکی بہن بھی تھی اور وہ شادی والی بی بی تھی (اعمال ۲۳-۱۶) اور اَور بھی اُس کے رشتہ دار تھے (رومی ۱۶-۷ و ۱۱ اور ۲۱) مذہب کا وہ فریسی تھا (اعمال ۲۳-۶) اُسنے پیشہ بھی سیکھا تھا (اعمال ۱۸-۳) اُسنے تعلیم بھی اچھی پائی تھی (گلاتی ۱-۱۴) اپنی قوم میں بیقصور یعنے دیندار آدمی تھا (فلپی ۳-۶) پرہیزگار بھی تھا (اعمال ۲۶-۵) رومی ہونیکا رتبہ اور عزت بھی اُسے حاصل تھی (اعمال ۱۶-۳۷ و ۳۵ و ۲۲-۲۵ سے ۲۸) اور ایسے ہی پیدا ہوا تھا یعنے اُس کے خاندان میں

یہہ رتبہ تھا (۲۲-۲۸) شاید عمر میں مسیح خداوند سے دو تین برس چھوٹا ہوگا جن ایام میں خداوند ناصرت میں تھا وہ یروشلم میں رہتا تھا اُسنے شاید کبھی خداوند کا منہہ نہیں دیکھا جب تک دمشق کی راہ پر نہ ملا (دم مارتا تھا) دھمکانے میں اور قتل کرنے میں عیسائیوں کے پیچھے بڑا سرگرم مخالف تھا (ف) مراد یہہ ہے کہ اُسکا سانس دھمکانے میں ملا ہوا نکلتا تھا مسیح کی ملاقات تک اور قتل کرنیکا بھی دم مارتا تھا چنانچہ اُسنے موت تک ستایا (اعمال ۲۲-۴) اُسنے زبردستی بعض سے کفر بکوایا اور نہایت جنون کرکے ستایا (اعمال ۲۶-۱۰و۱۱) اور یہہ سب کچھہ سفر سے پہلے ہوا (ف) افسوس اُنپر جو خدا کے بندوں کو ستاتے ہیں (زبور ۱۴-۴) میں لکھا ہے کیا اُن سب بدکاروں کو سمجھہ نہیں جو میرے بندوں کو یوں کھا جاتے ہیں جیسے روٹی کھاتے ہیں وے خداوند کا نام نہیں لیتے (ف) پولوس جانتا تھا کہ یہہ عیسائی دین ایک وبا آگئی ہے یہودیت کے برخلاف ہے اُنہیں برباد کرنا خدا کی عبادت ہے جیسے مسلمان لوگ بھی جانتے ہیں کہ دین عیسائی کی مخالفت کرنا گویا الہٰی رضامندی بجا لانا ہے مگر دیکھو پولوس کی نادانی جب اُسپر ظاہر ہوئی تو معلوم ہوا کہ اُسکا ستانا اور دُکھہ دینا خدا کی مرضی کے برخلاف تھا پس انسان غلط بات کو صحیح جانکر کیا کچھہ نہیں کر گذرتا اسلئے مناسب ہے کہ اگرچہ نادانی کے سبب ہم اپنی غلطی کی حمایت کریں پر ظلم کرنا اور ستانا اور دُکھہ دینا مناسب نہیں ہے (ف) جب ستفان کو مارا تو پولوس کا غصہ اَور بھی زیادہ بھڑکا ایسا کہ اُسکا ارادہ پکا ہوا کہ عیسائی دین کو بیخ و بن سے برباد کرے اب اُسکے دل میں دشمنی حد تک پہونچگئی تب مسیح نے اُسپر ہاتھہ رکھا اور دیکھا کیسی تبدیل واقع ہوئی جب اندھیرا بہت ہوتا ہے تب روشنی کی بڑی امید ہے (ف) بھائیو سخت مخالفونسے بھی ناامید نہ ہونا شعر ہزار تلا ہزار سیانے + خدا کی حکمت خدا ہی جانے

(۲) اور اُس سے دمشق کے عبادت خانوں کے لئے اِس مضمون کے خط مانگے کہ اگر میں کسیکو اِس طریق پر پاؤں کیا مرد کیا عورت اُسے باندھکے یروشلم میں لاؤں ۲

پولوس سردار کاہن سے بھی زیادہ سرگرم تھا اُسنے تو نہیں بھیجا تھا مگر اُسنے خود اُس کے پاس جاکے درخواست کی کہ ایسا کرے یروشلم میں اُن لوگوں کو بہت ستایا اب ملک کی حد تک ستانے کو باہر جانا چاہتا ہے نہ سفر کے خرچ کا خیال ہے اور نہ سفر کی محنت کا خیال ہے اور نہ سفر کے خوف خطروں کا خیال ہے اپنا تن من دھن سب کچھہ تکلیف دینے میں حاضر کرتا ہے اِس خیال سے کہ یہہ کرکے خدا کو پسند آویگا (ف) خط مانگے سردار کاہن سے کیونکہ سردار کاہن بڑی عدالت سانہیڈرم کا میر مجلس تھا اور سانہیڈرم کا اختیار غیر ممالک کے یہودیوں پر بھی تھا۔ (دمشق) یہہ شہر سور کا پایہ تخت تھا اور اُسی بڑی سڑک پر تھا جو اسیا کے پورب پچھم کو جاری تھی یروشلم سے یہہ شہر (۱۴۰) میل گوشہ مشرق و شمال میں تھا اور اب بھی ہے

اور مکان ہی کہ ساری دنیا میں سب سے زیادہ تر پرانا شہر یہی ہی اُسوقت وہ بڑی رونق پر تھا اُسکے چار طرف میدان تھا یوسیفس کہتا ہی کہ وہاں یہودی لوگوں کی بڑی آبادی تھی اور دخلی یہودی بھی وہاں بہت تھے (عبادت خانوں کا جمع کا لفظ ہی وہاں بہت عبادت خانے تھے کیونکہ بہت یہودی وہاں تھے اِنجیل بھی وہاں جا پہونچی تھی اور عیسائی بھی وہاں بہت ہوگئے تھے اسیواسطے تو پولوس وہاں ستانے کو جانا چاہتا تھا اِسوقت اڑھائی لاکھ آدمی وہاں ہیں جن میں (۰۰) ہزار عیسائی ہیں باقی دوسری قومیں ہیں (اِس طریق پر پاؤں) یعنے عیسائیت پر (ف) یہہ لفظ یعنے طریق جو عیسائیت کے معنے میں ہی صرف اعمال کی کتاب میں پانچ دفعہ آیا ہی (۹-۲ و ۱۹-۹ و ۲۳ و ۲۴-۱۴ و ۲۲) (ف۲) اِنجیل کا پاک راہ جس سے نجات ہوتی ہی اور جس کے وسیلہ سے خدا کے نزدیک جا سکتے ہیں طریق کہلاتا ہی اور اسی سے راقم نے لفظ طریقت مسیحی دین کی نسبت (اعمال ۷-۳۴) کے ذیل میں پہلی بات کے درمیان اختیار کیا ہی نہ اہل اسلام کی اصطلاح پر (ف۳) طریق کے معنے راہ کے ہیں پس مسیح مصلوب کی بتلائی ہوئی راہ آسمان پر جانے کی راہ ہی اور وہی زندگی کی راہ ہی اور کوئی راہ نہیں ہی جس کے وسیلہ سے خدا تک پہونچیں عورت مرد اور بچے اور بوڑھے جوان سب اِسی راہ سے آسمان کو جاتے ہیں یہی حقیقی اور سچا اور مستقیم راہ ہی (کیا مرد کیا عورت) دیکھو مرد و عورت سب عیسائی ہوئے جاتے تھے جنکا ذکر مخالف کرتا ہی (ف) پر مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی باندھنا چاہتا ہی پھاڑنیوالا درندہ ہی جو عورتوں پر بھی رحم نہیں کرتا جسمانی عقل میں بھی اندھیرا آگیا خدا کا خوف بالکل جاتا رہا جھوٹھے دین ہمیشہ خونریزی کے تشنہ ہیں سچے لوگ ہمیشہ دُکھ پاتے ہیں پر دُکھ دیتے نہیں انصاف سے سوچو کہ کتنا سچے دین کے پھل یہی ہیں جو پولوس میں اُسوقت تھے اور مسلمانوں میں اسوقت ہیں اور ہر زمانہ میں مخالفوں کے درمیان پائے گئے یا وہ جو مظلوم عیسائیوں میں ہیں اور مسیح میں تھے

۳ (۳) اور جاتے جاتے ایسا ہوا کہ جب دمشق کے نزدیک پہونچا تو یکایک آسمان سے نور اُسکے گرداگرد چمکا

(اعمال ۲۲-۶) کو بھی دیکھو (ف۱) تواریخ سے ثابت ہی کہ شہر کے نزدیک ایک پل ہی اُسپر پہونچکر یہہ واقع ہوا تھا یعنے دمشق کچھہ بہت دور نہیں تھا گویا دمشق میں جا پہونچا اور عین داخل ہونے کے وقت یہہ معاملہ ہوا جس کا نتیجہ یہہ ہی کہ جب شکار درندہ کے سامھنے آگیا یا پھاڑنیوالا بھیڑیا بچوں کے سر پر جا کھڑا ہوا اُسیوقت فوراً آسمان سے مدد آئی دیکھو مسیح خداوند عین خطرہ میں بھی مدد کے لئے ہر وقت حاضر و ناظر ہی (ف۲) ایسی ہی مدد خدانے یہودیوں کے لئے عین وقت پر بھیجی تھی (استر کا ۳ باب) بالکل پڑھو کہ ہامان کی آفت موجودہ سے خدانے فوراً کیسا بچایا۔ پھر اسیطرح جب

فرعون نے بنی اسرائیل کو عین موقع پر جالیا اور کوئی راہ بظاہر مدد کی نہ تھی خدا نے کیسی مدد کی (خروج ۱۴ باب) دیکھہ لو۔
یہی حال اُسوقت ہوا کہ جب سنحریب بادشاہ یروشلم کے لینے پر ہی تھا کہ خدا نے مدد بھیجی (۲ سلاطین ۱۹-۲۸) سچ لکھا ہی
(یشعیا ۵۹-۱۹) میں جب دشمن پہاڑ کے مانند چڑھہ آویگا تو خداوند کی روح اُسکے مقابل ایک نشان کھڑا کریگی (ف۳) خدا
تو پہلے اُسکے ارادوں کو روک سکتا تھا مگر اپنی قدرت کے ظاہر کرنے کو سب کچھہ ہونے دیا پر عین وقت پر مدد بھیجدی اور
اب خدا کی قدرت صاف ظاہر ہوئی سب عیسائیوں پر بھی اور سب دنیا پر بھی پہلے ہی سے اُسے روک رکھنے سے ہرگز کسی
کا خیال خدا کی قدرت پر نہ جاتا کوئی نہیں جانسکتا کہ وہ اپنی عالم الغیبی سے اور قدرت سے کیا کچھہ کیا کرتا ہی مگر جب قدرت
ایسے موقع پر ظاہر ہوتی ہی تب ہم جانتے ہیں کہ خدا ہمارے ساتھہ ہی (یکایک) کیسا لفظ ہی اور کیا دکھلاتا ہی یہہ کہ ایکدم
میں خدا مدد کے لئے آتا ہی (دمشق کے نزدیک) جس شہر میں ستانے کو آیا اُسی شہر میں اُس سے منادی کرانا منظور ہی
موت ہاتھہ میں لے کے عیسائیوں پر ڈالنے کو آیا مگر زندگی بانٹنے والا بنگیا پس جہاں خوف زیادہ ہی وہاں خدا
نزدیک تر ہی خدا نے کیسی کیچڑ میں سے فوراً ہاتھہ بڑھا کے اُسے نکال لیا (ف) یہاں لفظ یکایک لکھا ہی مگر یہہ نہیں لکھا کہ
کیا وقت تھا لیکن (اعمال ۲۲-۶ و ۲۶-۱۳) میں ہی کہ دوپہر کا وقت تھا یہہ وہ وقت تھا کہ جس میں کچھہ دھوکے کا گمان
نہیں ہوسکتا سب کچھہ دکھلائی دیتا ہی دن ہی اور پوری روشنی دن کی نمایاں ہی رات نہیں ہی جسمیں وہمی جن بھوت دکھلائی
دیتے ہیں (نور) مگر (اعمال ۲۲-۶) میں لکھا ہی کہ بڑا نور (اعمال ۲۶-۱۳) میں ہی سورج کی چمک سے زیادہ تھا دوپہر
کے وقت ایسے نور کا چمکنا جو سورج کے نور سے زیادہ ہی ظاہر کرتا ہی کہ سورج کی چمکا چوندھی نہ تھی مگر کوئی غیبی روشنی تھی
جو خدا سے ظاہر ہوئی اور یہہ نور نہ صرف پولوس پر مگر ساتھیوں پر بھی چمکا تھا (۲۶-۱۳) (ف) یہہ نور الہی شریعت کا شعلہ
تھا اسی نور کے دوسری سمت گڈریوں نے بیت اللحم کے باہر دیکھی تھی یہہ نور نشان تھا اُس روشنی کا جو اب پولوس کے
دل میں آنیوالی تھی یعنے زندگی کی روشنی تعلیم کی صفائی کا نور جو اس کے بعد پولوس نے پایا (ف۳) مسیح خداوند وہاں
آپ آیا تھا اور یہہ نور اُسکے جلالی بدن سے نکلا تھا دیکھو (مکاشفات ۱-۱۴ و ۱۵) اُسکا سر اور بال سفید اُون کے موافق بلکہ
برف کی مانند اور اُس کی آنکھیں جیسے آگ کا شعلہ اور اُس کے پاؤں خالص پیتل کے سے جو تنور میں دہکایا ہوا ہو اور اُسکی
آواز بڑے پانی کیسی تھی (یشعیا ۶-۱) میں اسی کا ذکر ہی کہ اُس کے لباس کے دامن سے ہیکل معمور ہوگئی (ف) دیکھو مختلف
اطوار سے لوگ عیسائی کئے جاتے ہیں کوئی اپنے پلنگ پر سوتا ہوا کچھہ دیکھتا ہی (ایوب ۳۳-۱۵ سے ۱۷) خواب میں رات
کی رویا میں جب بھاری نیند لوگوں پر پڑتی ہی اور وے بچھونے پر سوتے ہیں اُسوقت وہ انسان کے کان کھولتا ہی اور اُسکے
ذہن میں تعلیم نقش کردیتا ہی تاکہ آدمی کو اُس کے کام سے باز رکھے اور غرور کو انسان سے چھپاوے (کوئی رتھہ میں سواری

کرتا ہوا خدا کا جلال دیکھتا ہے جیسے خوجہ کا ذکر ہوا کوئی کشتی میں کوئی گھر میں کوئی جنگل میں کوئی فرشتے کو دیکھتا ہے کوئی روح القدس پاتا ہے کوئی مسیح کو دیکھتا ہے کیسے دل میں زلزلہ آتا ہے قدرت الٰہی کے ساتھ دین عیسائی پھیلا جاتا ہے۔

۴ (۴) اور اُس نے زمین پر گرکے آواز سُنی جو اُسے کہتی تھی کہ اے ساؤل ساؤل تو مجھے کیوں ستاتا ہے

(گرکے) وہ زمین پر گر پڑا ظاہر ہے کہ وہ پیادہ پا جاتا تھا نہ سواری میں کیونکہ سواری کرنا فریسیوں کا دستور نہ تھا اکثر پیادہ پا سفر کرتے تھے (ف) کیوں گر پڑا نور کے اور آواز الٰہی کے دبدبہ سے اور ساتھی بھی گر پڑے (اعمال ۲۶-۱۴) اُسپر ایسا دبدبہ ظاہر ہوا اِسلئے کہ مغرور کا غرور ٹوٹ جاوے چاہئے کہ زمین پر گرے جس خداوند کی بڑی مخالفت اور تحقیر اور بعزتی کی اُس کے سامھنے گر پڑے (آواز سنی) کوئی بولا نور میں سے آواز آئی اور نہ یونانی میں مگر عبرانی زبان میں آواز آئی (اعمال ۲۲-۷ و ۲۶-۱۴) وہ آواز یہہ تھی (ساؤل ساؤل) پولس کا اصلی نام ساؤل ہے پیچھے اُسکا نام پولس ہوا چونکہ خداوند کے منہہ سے یہی نام نکلا تھا تو لوقا حال کا نام نہیں لکھتا مگر وہی الفاظ سُناتا ہے جن سے خداوند نے اُسے پکارا تھا اور یہہ بات بھی یاد کرکے اُسنے مسیح کے اعضا کو بہت ستایا۔ (ف ۱) ایک ساؤل تھا جس نے داؤد کو ستایا تھا جب داؤد مسیح کا نمونہ تھا اب ایک ساؤل ہے جو مسیح کو ستاتا ہے (ف ۲) یہہ الفاظ جو مسیح کے مُنہہ سے نکلے غصہ کے الفاظ نہیں ہیں مگر محبت اور پیار کی آواز سے وہ اپنے ستانیوالوں کو بھی پیار کرتا ہے اُن کی جان بچانے کی فکر میں ہے وہ رحیم خداوند ہے اُس کا پیار بے انتہا ہے (ف) ساؤل ساؤل دیکھو جب ابراہیم کو قربانی کے وقت خدا نے پکارا تو یوں فرمایا تھا (پیدائش ۲۲-۱۱) اے ابراہیم اے ابراہیم۔ اور جب صموئیل کو بلایا تھا تو اُسے تین بار پکارا تھا (صموئیل ۳-۱۰) سموئیل سموئیل۔ یہی خداوند ہے جب زمین پر آیا تو یروشلم کو پکارا (متی ۲۳-۳۷) اے یروشلم یروشلم۔ اور پطرس کو بھی یوں فرمایا (لوقا ۲۲-۳۱) شمعون اے شمعون۔ اب پولس کو پکارتا ہے ساؤل ساؤل کہکے۔ یہہ اُسکا محاورہ ہے اور وہ اس سے پیار دکھلاتا ہے (ف) یقیناً پولس نے پہلے مسیح کو مردہ جانا کہ وہ مصلوب ہوکے مرگیا ہے اور مزید عیسائیوں نے سُنا ہوگا کہ وہ زندہ ہے مگر اِس بات کا اُسے یقین نہوا لیکن اب اُسے زندہ دیکھتا ہے پہلے اُسے بدکردار اور ناصریوں کی بدعت کا نکالنیوالا سمجھا مگر اب اُسے خداوند خدا پہچانتا ہے پہلے اُسے حقیر سمجھا مگر اب الٰہی جلال میں دیکھتا ہے بھائیو ہمارا نجات دہندہ ایسا نہیں ہے کہ تھا اور اب نہیں ہے مگر اب بھی ہے اور ابد تک رہیگا (مکاشفات ۱-۴ و ۱۸) وہ زندہ ہے جو مرا تھا (تو مجھے کیوں ستاتا ہے) مجھے نہیں پہچانتا میں تجھے پہچانتا ہوں کہ میرا برگزیدہ ہے مگر کیسی نادانی میں پھنسا

ہوا ہے کہ مجھے ستاتا ہے (ف) وہ تو عیسائیوں کو ستاتا تھا مگر مسیح فرماتا ہے کہ مجھے ستاتا ہے مسیح کی محبت آسمان پر جا کے عیسائیوں کی طرف کم نہیں ہوگئی ہے جو دُکھ درد اُنپر ہوتا ہے مسیح کا دل دُکھتا ہے کیونکہ سب سچے عیسائیوں کی زندگی اُسکے ساتھ ایک بنجہ میں بندھی ہے ہم اُسکے بدن کے ٹکڑے ہیں اور گوشت اور ہڈیوں میں سے ہیں (افسی ۵-۳۰) جو درد ایک اُنگلی کے سرے پر ہوتا ہے وہ آدمی کے سر تک تاثیر دکھلاتا ہے ہمارے درد اُس کے درد ہیں (ف) مسیح خداوند آسمان پر بھی ستایا جاتا ہے اور اُسکے مزاج کی مخالفت میں جو باتیں دنیا کے لوگوں کی طرف نکلتی ہیں وہ اُس کی تکلیف کا باعث ہیں وہ جو عرش مجید پر قادر مطلق خدا ہے شریروں سے آجتک دُکھ اُٹھاتا ہے تاوقتیکہ اُس کے دشمن اُسکے پیر کی چوکی ہوویں یہی حال رہیگا (ف) یہہ بات نہیں ہے کہ مسیح آپ تو آسمان میں بہشت کے اندر آرام میں چلا گیا اور ہمیں دُکھ میں چھوڑا نہیں وہ تو ہمارے ساتھ آج تک ہمدردی کرتا ہے (ف) مسیح میں اور ہمارے درمیان جدائی نہیں ہے وہ سر ہے ہم اعضا ہیں اعضا کا ستانا سر کا ستانا ہے (ف) اے بھائیو اگرچہ غیر لوگ جو خداوند کو نہیں جانتے اُسے ستاتے ہیں پر تم کہ عیسائی کہلاتے ہو آپسمیں ایک دوسرے کی تکلیف کا باعث ہو کے خداوند کو نہ ستاؤ کہ وہ بچوں کے ستانے سے ستایا جاتا ہے مسیح اگرچہ آسمانوں کے آسمان پر بلند و بالا ہے تو بھی اُسکا پیر زمین پر ہے جو دُکھ تم عیسائیوں کو دیتے ہو اُسے دیتے ہو پولوس نے مسیح کے پیر پر لات ماری تھی تب سر میں سے آواز آئی کہ اے ساؤل اے ساؤل تو مجھے کیوں ستاتا ہے (ف) تو کیوں ستاتا ہے تو تو میرا ہے میں تیرے لئے موا

(۵) اور اُسنے کہا اے خداوند تو کون ہے خداوند نے کہا میں یسوع ہوں جسے تو ستاتا ہے پینے کی کیل پر لات مارنا تیرے لئے مشکل ہے ۵

(تو کون ہے) نہیں جانتا کہ وہ کون بولتا ہے (اے خداوند) اِسلئے کہتا ہے کہ جلال کو دیکھکر بزرگی سے واقف ہوگیا مگر نہیں جانتا کہ کون ہے (ف) پولوس نے نہ صرف آواز سنی مگر دیکھا بھی تھا (دیکھو آیت ۱۷ کو) اور (اعمال ۲۲-۱۴ و ۹-۲۷ و ۲۶-۱۶ و ا قرنتی ۹-۱ و ۱۵-۱) (میں یسوع ہوں) (ف) یہاں زور ہے لفظ میں اور تو پر (ف) دوسری جگہ یعنے (اعمال ۲۲-۸) میں لکھا ہے کہ میں یسوع ناصری ہوں مسیح خداوند باوجودیکہ اب جلال کو پہونچ چکا ہے تو بھی وہی حقیر لفظ جو یہودیوں کے درمیان مکروہ تھا یعنے ناصری ہونا اپنی نسبت آپ بولتا ہے (ف) مسیح خداوند وہی مسیح ہے جو دنیا میں ناصری کہلایا اور جسکی تحقیر کی گئی جو مصلوب ہوا اب وہی آسمان پر جیتا ہے اور کوئی دوسرا مسیح نہیں ہے (پینے کی کیل پر لات مارنا تیرے لئے مشکل ہے) یہہ بیل کی تمثیل ہے کہ اگر بیل اپنے پینے کی کیل پر لات مارے تو زخم

زیادہ کھایا جائیگا (ف) انجیل کو زمین سے اُکھاڑنا جسکے تو درپے ہی انہونت بات ہی تیرا نقصان ہی اور کسی کا نہیں (ف) کون برہنہ پا آگ پر چل سکتا ہی یا ہیرے کو کون اپنے ہاتھ سے توڑ سکتا ہی کون ہی جو خدا کا مقابلہ کرکے اُسکے بند وبست کو روک دیوے آپ برباد ہو جائیگا پر خدا کی انجیل نہ مٹے گی کہ وہ جہان کی نجات کے لئے ہی (ف) اب پولوس کو معلوم ہوا کہ مسیح نہ صرف زندہ ہی مگر خدائی کے مرتبہ میں ہی پس یہہ عیسائی جو اُسے خدا بتلاتے ہیں بیدین مرتد یا کافر نہیں ہیں سچے ہیں اور یہہ بھی معلوم ہو گیا کہ انکا علاقہ اُسکے ساتھ درست ہی اور میں ضرور اُسکا مخالف تھا (ف) پس بے نہایت طاقت وقدرت پر قدرے طاقت سے حملہ کرنا نادانی ہی (استثنا ۳۲-۱۵ و اصموئیل ۲-۲۹) (ف) بعض کے نزدیک کیل سے مراد وہی ستیفان کی دعا اور وعظ اور معجزات کی تاثیر پر اشارہ ہی جو تمیز میں دھسے تھے مگر ظاہری شریعت کی غلامی سے اُنہیں دبائے ہوئے تھا

(۶) اور اُس نے کانپ کے اور حیران ہوکر کہا ای خداوند تو کیا چاہتا ہی کہ میں کروں خداوند نے اُسکو کہا اُٹھہ اور شہر میں جا اور جو تجھے کرنا ضرور ہی تجھے کہا جائیگا

(تو کیا چاہتا ہی) ویسی ہی بات ہی جو (اعمال ۲-۳۷) میں ہی کہ ای بھائیو ہم کیا کریں (ف) اب خوب پہچان گیا کہ یسوع خداوند ہی اگرچہ اُسکے مذہب کی تحقیقات نہیں کی اور اُسکے اصول فروع سے ناواقف ہی اور جو ہونیوالا ہی ایسے بھی نہیں جانتا تو بھی بھروسہ اُسپر ٹھہر گیا اور طیار ہو گیا اُس کی مرضی بجالانے کو سب کچھ جو کہے کرنے کو اور سب کچھ اپنا چھوڑنے کو اسی بات پر (گلاتی ۱-۱۶) میں وہ اشارہ کرتا ہی کہ تب فوراً میں نے جسم اور خون سے صلاح نہیں لی (ف) آپ کو ایسا پیش کرتا ہی جیسے کاغذ سفید کہ جو چاہو مجھپر لکھو (ف) دیکھو غزندہ شیر ترہ ہو گیا شیطان کی نوکری کرنے کو دمشق میں گیا تھا اب خدا کی نوکری کرنے کو طیار ہو گیا (ف) پہلے سردار کاہنوں سے اختیار پایا تھا کہ ظلم کرے اب مسیح سے اختیار پاتا ہی کہ رحم اور فضل کی باتیں سناوے پہلے موت لیکر عیسائیوں پر ڈالنے کو گیا تھا اب حیات ابدی کا تقسیم کرنیوالا ہو گیا (ف) دیکھو کیا کہتا ہی (رومی ۵-۲۰) جہاں گناہ زیادہ ہوا فضل اُس سے نہایت زیادہ ہوا اب گناہ اور فضل دو قطب ہیں (ف) پولس خود کہتا ہی کہ میں مسیح سے پکڑا گیا (فلپی ۳-۱۲) جس غرض کے لئے مجھے یسوع مسیح نے پکڑا میں بھی اُسے جا پکڑوں - جب وہ دیوانہ سا دوزخ کیطرف دوڑا جاتا تھا مسیح نے اُسے پکڑ لیا (اُٹھہ اور شہر میں جا) جیسے فرشتے نے فیلبوس سے کہا تھا (۸-۲۶) اُٹھہ دکھن طرف اُس راہ پر جا (کہا جائیگا) یعنے حنانیا کی معرفت (ف) کیسی سادگی کی ہدایت ہی کلیسیا میں سے سب سے چھوٹے خادم کے پاس دنیاوی سب

سے بڑے فاضل کو بھیجا جاتا ہی تاکہ اُس سے کچھ سیکھیں اور اُس سے بپتسما پاوے نہ کسی بڑے عالم فاضل عیسائی کے پاس
کیونکہ سکھلانیوالا خدا ہی نہ آدمی (ف) پولوس کو شاباش ہی اسبات پر کہ حکم مانگیا نہیں کہا کہ غریب کنے کیوں جاؤں
یا آنکہ جب خود مسیح ملگیا تو کیوں اب بپتسما لوں (ف) یہاں پر ایک مشکل بات درپیش ہی بعض وقت بعض لوگ کسی
خاص گرجا میں جانیکا انکار کیا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں واعظ جو ہی اُسکے وعظ سے یا اُس کی قرات سے یا پڑھنے
سے کچھ فایدہ نہیں ہی کیونکہ کم لیاقت آدمی ہی اِس پر بعض مفسر کہتے ہیں کہ یہاں ایک نمونہ دیکھو کہ مسیح نے ایک بڑے
شخص کو ایک ادنیٰ آدمی کے پاس بھیجدیا راقم کے گمان میں یہہ عام قاعدہ نہیں مسیح نے اپنی قدرت دکھلانے کو اور
پولوس کو فروتن بنانے کو وہاں بھیجا اور تو بھی وہ شخص پولوس سے بڑا معلم تھا کیونکہ خداوند آپ پولوس کو اُس کے وسیلہ
سے تعلیم دینیوالا تھا ہاں اگر اب بھی خداوند آپ کسی عالم کو کسی جاہل کے پاس اسی طور پر بھیجے تو چاہیئے کہ وہ عالم
انکار نہ کرے جاوے کہ وہاں سے فایدہ اُٹھاویگا مگر ہم انتظام یوں نہیں دیکھتے ہیں دیکھو جب ایک کم زور آدمی
دعا کرتا ہی تو ہرگز زور آوروں کی روحیں اُسکی دعا سے سیر نہیں ہوتی ہیں یا جب ایک کم طاقت آدمی وعظ کرتا ہی تو سامعین
کی روحیں آسودہ نہیں ہوتی ہیں نہ اُنکے دل کھچتے ہیں پس معجزے کی بات کو انتظام میں نہیں رکھہ سکتے ہاں جبکہ خدا نے ایک کم
لیاقت آدمی کو کسی گرجا کا پادری مقرر کر دیا ہی تو چاہیئے کہ جماعت مغروری کر کے ہلاکت کی چال نہ چلے بلکہ فروتنی کے ساتھ
برابر گرجا میں حاضر ہووے اور انجیل کی باتیں سُننے اور خدا سے دعا مانگے کہ اُنکی روحوں کو غذا پہونچانے والا خادم دین
خدا بھیجدیوے اور اُس کم لیاقت پادری کو بھی چاہیئے کہ یا تو صرف انجیل کی باتیں سناوے یا لکھے ہوئے وعظ
پڑھا کرے جب تک خدا کوئی راہ کھولے (ف) میں بعض گرجوں میں دیکھتا ہوں کہ ایسی آفتیں موجود ہیں جماعت
حاضر تو ہوتی ہی مگر دعا کے بعد تنگ دل ہو کر وعظ کے خاتمہ تک لاچاری سے بیٹھے رہتے ہیں اور خدا کی حضوری جو
خوشی کا باعث ہی وہاں تکلیف کا باعث ہوتی ہی اور جب وہ لوگ شکایت کرتے ہیں تو بزرگ لوگ اُنہیں کو ملامت
کرتے ہیں کہ تم مغرور ہو حالانکہ وہ مغرور نہیں مگر سچے ہیں ایسی باتوں ہیں میں جماعت کی طرف ہوں چاہیئے کہ ایسے
گرجوں میں دعا کے بعد رخصت ملا کرے یا واعظ کو ہدایت کیجاوے کہ ضرور کسی کتاب سے وعظ سنایا کرے (ف) مسیح خداوند
نے ضرور جاہلوں کو عالموں کی ہدایت کے لئے بھیجا ہی مگر اُن جاہلوں کے مُنہہ میں ایسی اچھی باتیں ڈالی ہیں کہ حقیقت میں
وہ عالموں کو سکھلانے کے لایق ہوئے تھے مگر جب جاہل سکھانے کو آویں اور اُنکے مُنہہ میں اچھی باتیں نہوں تو ہم کیونکر جانیں
کہ یہہ مسیح کے بھیجے ہوئے ہیں وہ تو آپ آئے ہیں اور دق کرتے ہیں اگرچہ وہ کلام الٰہی کا متن سُنا سکتے ہیں مگر جبتک متن
میں سے کچھ نکالکر نہ دکھلاویں تو کیا فایدہ ہی اور دل کیونکر لگے مجھہ میں ہرگز طاقت نہیں کہ میں اپنا دل وعظ پر لگاؤں

یہہ کام واعظ کا ہی کہ میرے دل کو پکڑ کر وعظ پر لگا وے پس مجھے ملامت نہ کرو واعظ کو ملامت کرو جسکی تقریر کسی کے دل کو نہیں کھینچتی اُسے نصیحت کرو دوسرا واعظ تلاش کرو اور نہیں تو جماعت کو ترقی سے روکتے ہو اور وقت کو خراب کرتے ہو اور خدا کے گھر کو گھنونا کرتے ہو اور جماعت کو بیجا ملامت کر کے گنہگار ہوتے ہو اور معجزے کی باتوں کو انتظام میں بھی تلاش کر کے قیاس بیجا کے درپے ہو

(۷) اور وے مرد جو اُسکے ساتھہ تھے حیران کھڑے رہگئے کہ آواز تو سُنتے پر کسی کو نہ دیکھتے تھے

(اعمال ۲۶-۱۴) میں ہی کہ سب زمین پر گر پڑے تھے مگر یہاں لکھا ہی کہ ساتھی (حیران کھڑے رہگئے) جواب یہہ ہی کہ اول جب روشنی چمکی تو فوراً سب گرے تھے مگر وہ جلدی کھڑے ہوگئے اور صرف پولوس پڑا رہا کہ اُسپر زیادہ صدمہ ہوا تھا یا شاید پہلے متعجب ہوکے کھڑے رہے اُسکے بعد گر پڑے پس ایک حالت کا ذکر یہاں ہی دوسری حالت کا بیان دوسری جگہ ہی (ف) گاڑی کھڑی رہی (اعمال ۸-۳۸) کشتی کھڑی رہی (لوقا ۵-۲) اور لہو کھڑا رہا (لوقا ۸-۴۴) میں جسکا ترجمہ بند ہوگیا ہی وہ لفظ یہی ہی کہ لہو کھڑا رہا یعنے بند ہوگیا اجرا سے (آواز تو سُنتے) اُن کے ساتھہ کے جلادوں نے بھی آواز تو سُنی مگر کسیکو نہیں دیکھا اور یہی سبب ہوا کہ حیران کھڑے رہ گئے اور وہ جلدی اِسلئے اُٹھے تھے کہ دریافت کریں کہ کسکی آواز ہی مگر کوئی نظر نہ آیا تب حیران کھڑے رہگئے تھے (ف) یہاں پر بھی بظاہر کچھہ اختلاف ہی دیکھو (اعمال ۲۲-۹) میں لکھا ہی کہ آواز جو مجھہ سے بولتا تھا نہ سنی) یہاں لکھا ہی کہ آواز سُنتے تھے یہہ اختلاف نہیں ہی مگر ایک گہری بات ہی نہ سُننے کے معنی دوسری جگہ یہہ ہیں کہ نہ سمجھے کہ کیا بولتا ہی اُنہیں صرف ایک آواز آئی اُنہوں نے آواز تو سُنی ایک کھڑکا سا کان میں آیا مگر کیا بولتا ہی یہہ مطلب نہ سمجھے دیکھو (یوحنا ۱۲-۲۸ و ۲۹) ای باپ اپنے نام کو جلال دے تب آسمان سے آواز آئی کہ میں نے جلال دیا ہی اور پھر جلال دونگا (۲۹) پس لوگوں نے جو حاضر تھے یہہ سُن کے کہا بادل گرجا اوروں نے کہا کہ فرشتہ نے اُس سے باتیں کیں۔ دیکھو یہاں آواز آئی اور لوگوں نے بادل گرجا کہا کیونکہ مطلب آواز نہ سمجھے مگر کھڑکا کانوں تک کچھہ پہونچا اسی طرح آواز سُنی اور مطلب جو آواز میں تھا وہ نہ سمجھے پر اُسنے سمجھا جس کے لئے آواز آئی تھی (ف) آج تک دنیا میں یہی حال دیکھا جاتا ہی کہ خدا کی آواز تو سب کے کانوں تک پہونچتی ہی مگر مطلب روحانی اُسکا وہی سمجھتا ہی جسے خدا سمجھانا چاہتا ہی ورنہ ایک آواز سب کو آتی ہی اور اُسکا مطلب نہیں جانتے یہہ خدا سے ہی کہ سُنتے ہوئے نہ سُنیں اور دیکھتے ہوئے نہ دیکھیں

۸ (۸) اور سولوس زمین پر سے اُٹھا پر اپنی آنکھیں کھول کے کسی کو نہ دیکھا سو وے اُسکا ہاتھ پکڑ کے اُسے دمشق میں لیگئے

(کسی کو نہ دیکھا) یعنے اندھا ہوگیا ساتھی بھی نہ نظر آئے اور اب کچھ نہیں دیکھ سکتا (ف) یہہ اندھاپن اسلئے چھاگیا کہ نور الٰہی کی بچا چوندھی آنکھوں میں بڑی تاثیر کر گئی دیکھو (اعمال ۲۲-۱۱) میں وہ خود کہتا ہے کہ میں اُس نور کے جلال کے سبب نہ دیکھ سکا (ف) شاید پولوس نے اِس نابینائی سے کامل صحت کبھی نہیں پائی اگرچہ کچھ کچھ دیکھنے لگا تھا مگر پوری صحت نہیں ہوئی اور کوئی مفسر کہتا ہے کہ یہی پولوس کے جسم میں کانٹا تھا مگر راقم کے نزدیک یہہ خیال درست نہیں ہے کانٹا جو (۲ قرنتی ۱۲-۷) میں ہے وہ بشریت کے اقتضا کا کانٹا ہے نہ یہہ کیونکہ فضل کی حاجت نہ اس کانٹے کو ہے پر بشریت کے کانٹے کو فضل درکار ہے (ف) پولوس تین دن اندھا رہا اِسطرح ذکریا یوحنا کی پیدائش تک گونگا رہا (لوقا ۱-۲۰ سے ۲۲) ذکریا کے لئے سزا تھی بے ایمانی کی کہ وہ فرشتے کی بات پر یقین نہ لایا اِسطرح پولوس کے لئے سزا تھی ستانے کی (ف) خدا کو منظور تھا کہ اُسے دکھلاوے کہ تو روحانی باتوں سے اندھا ہے اب تیرا باطنی اندھلاپا تیرے جسم میں بھی ظاہر ہووے اور سارے جہان سے اندھا ہو کے اور سب اشیاء سے نظر ہٹا کے اُسکی طرف سارا خیال متوجہ کرے جو اُسے راہ میں ملا تھا تاکہ اُسکی قدرت کے جلال کی تاثیر سے اُسکے سارے خیالات مغلوب ہو جاویں وہ نہ کہے کہ یوں ہیں کچھ وہم سا آنکھوں کے سامنے سے گذر گیا ہے مگر اندھا ہو کے الٰہی جلال کے دبدبہ پر فکر کرے موسیٰ نے جھاڑی میں خدا کا جلال دیکھا اور اندھا نہیں ہوا کیونکہ موسیٰ کو خدا نے سزا نہیں دی کہ وہ فرمانبردار تھا مگر پولوس ایک نہایت سخت دشمن تھا جس نے خدا کی کلیسیا کو ستایا اب خدا اُسپر ظاہر ہوا اور سزا کے طور پر اُن فواید مذکورہ بالا کے سبب سے اُسے اندھا کر دیا تاکہ حقیقی بینائی پاوے (ف) اِس شخص نے گملیل کے قدموں پر تربیت پائی تھی اور خوب علم پڑھا تھا وہ سارا علم و حکمت اور سب چیزیں جو اُس کے نفع کی تھیں حقیر ہوگئیں الٰہی تجلّی نے اُس کی باطنی آنکھیں کھولیں اور سب چیزوں کی طرف سے اندھلاپا آگیا (فلپی ۳-۷ و ۸)

۹ (۹) اور وہ تین دن تک دیکھ نہ سکا نہ کھاتا نہ پیتا تھا

(تین دن تک) اِس سزا کا مبتلا رہا غم اور فکر اور حیرت اور افسوس عمر گذشتہ پر اور خدا کے بندوں کو ستانے پر اور شریعت کی بیہودہ غیرتمندی پر اور خدا کی راہوں اور آدمیوں کی راہوں میں جو فرق ہے اُسپر سوچ سوچ کے اسی اندھلاپن

میں ایسا شرمندہ اور فکرمند رہا کہ (نہ کھاتا نہ پیتا تھا) کھانا پینا بھی بند ہوگیا کیونکہ یہہ فکر اُسکی روح پر مستولی ہوگیا اور یہی مطلب خداوند کا اُسکے اندھا کرنیمیں تھا اگر اندھا نہوتا تو گھر پر اُسکے لوگوں سے کہتا کہ راہ میں ایسا ہوا کہ ایک آواز آئی اور روشنی چمکی میں نہیں جانتا کہ یہہ کیا معاملہ تھا اور شریر لوگ جھوٹھی تاویلیں کرکے اُسکے دل کو بہلاتے اور وہ کھانے پینے میں مشغول ہوکے شاید کچھہ یاد رکھتا مگر ایسی فکروں میں ایسا سخت مبتلا ہرگز نہوتا اِسلئے خدا نے اُسے اندھا کردیا اور وہ ایسی حیرت میں ڈوبا کہ تین دن تک کچھہ نہ کھایا پہلے مطلق کچھہ نہیں کھایا دوسرے دن بھی کچھہ نہیں کھایا تیسرے دن اُسوقت تک کہ حنانیا نہ آیا کچھہ نہیں کھایا (ف) پولوس کا حال ایسا ہوگیا کہ جیسے مسیح دنیا کے گناہوں کے سبب تین دن قبر میں رہا یہہ شخص بھی اپنے گناہ کی سزا میں شرمندہ ہوکے تین دن دنیا سے اندھا رہا اور غم کے غار میں دھس گیا تاکہ مسیح کی موت سے مشابہت پیدا کرکے گناہ کی نسبت مرجاوے اور راست بازی میں جئے (ف) ان تین دن میں اُسے خوب معلوم ہوگیا کہ میں نے توریت کو صحیح طور سے نہیں پڑھا شریعت کا بھروسہ بے بنیاد بات ہے ساری باطل امید ٹوٹ گئی تب اُس کی محبت جس نے اُسے آگ سے نکالا دل میں چمکی ۔ پہلے جسقدر دشمنی تھی اُس سے زیادہ پلٹ کر اب دوستی ہوگئی سب مسیح کے لوگوں کی مانند غریب اور شکستہ دل ہوگیا اندھلاپے سے یہہ عمدہ بینائی پیدا ہوئی (ف) بعض وقت مسیح کو وہ لوگ بھی پاجاتے ہیں جو نہیں ڈھونڈھتے مگر یہہ عام قاعدہ ہے جو ڈھونڈھتا ہے وہ پاتا ہے اور وہ جو نہیں ڈھونڈھتے اور پاجاتے ہیں یہہ بات نادیدنی انتظام الٰہی سے علاقہ رکھتی ہے ہمیں اُس سے کیا ہمارے لئے یہی انتظام ہے کہ جو ڈھونڈھتا ہے وہ پاتا ہے

۱۰ (۱۰) اور دمشق میں حنانیا نام ایک شاگرد تھا اور اُسکو خداوند نے رویا میں کہا اے حنانیا وہ بولا اے خداوند حاضر ہوں

(شاگرد تھا) یہہ حنانیا مسیحی آدمی تھا دیندار اور نیک نام شخص تھا مگر عالم فاضل نتھا تو بھی شریعت کے موافق دینداری کرتا تھا (اعمال ۲۲-۱۲) (ف) خدا نے اُس شخص کو پولوس کے لئے تجویز کیا کسی رسول کو نہیں تجویز کیا تاکہ پولوس اور بھی زیادہ بھول نہ جاوے کہ خدا نے میرے پاس خاص رسول اللہ کو بھیجا ہے میں بڑا آدمی ہوں خداوند اُسے پستی میں ڈالتا ہے کہ اُسکا پہلا غرور اور وہ سب مواد جو اہل علم میں پیدا ہوتا ہے اُس سے نکلجاوے اور وہ ایک لایق خدمتگار ہوجاوے

۱۱ (۱۱) خداوند نے اُسکو کہا اُٹھہ اُس سڑک پر جو سیدھی کہلاتی ہی جا اور یہوداکے گھر میں ساؤل نام ترسیسی کو ڈھونڈھ کہ دیکھہ وہ دعا مانگتا ہی

(سیدھی سڑک) یہہ سڑک دمشق میں تمام شہر کے اندر پورب سے پچھم کیطرف (۳ میل) لمبی اب تک موجود ہی (ف) شاید اُسوقت وہ سڑک ایسی ہو جیسی اب ہی اُسوقت صرف ایک راہ ہو اور وہاں خدا نے اُسے بھیجا (ف) سیدھی سڑک پر جا خدا کی راہیں ہمیشہ سیدھی ہیں (ف) خداتعالی ساری سڑکوں کو اور گلیوں کو اور گھروں کو اور جھونپڑوں کو اور چھپپروں کو محلوں کو اور وہاں کے رہنے والوں کو اور اُنکے کاموں کو بلکہ اُن کے خیالوں کو بھی خوب جانتا ہی خاص ہدایت گھر اور پتہ اور نام تبلا کے بھی کرتا ہی (اعمال ۱۰-۶) اور ویسے ہی نکلتا ہی پس ہمیں کا خدا سچا خدا ہی ہمیں وہم اور خیال سے نہیں مگر اُس روح سے جو اسکی ہی لکھی گئی ہی (ترسیسی) شہر ترسیس کلکیا کا پائے تخت تھا دیس دریا کے کنارے پر تھا اور علمی مدرسوں کے باب میں مشہور جگہ تھی ساؤل وہاں کا باشندہ ہی (اعمال ۲۱-۳۹) (دعا کرتا ہی) اب دھمکانے اور قتل کرنیکا دم نہیں مارتا مگر زندگی اور روشنی کا دم مارتا ہی اب وہ مسیح مصلوب کی تحقیر نہیں کرتا مگر اُس کی منت کرتا ہی جیسے خدا کی منت کیجاتی ہی اب اُس نے مجھے پہچانا پہلے جب وہ یہودی تھا اُسنے زبان سے دعا کی تھی مگر اب اُسکا دل دعا کرتا ہی (ف) جسوقت آدمی میں زندگی آتی ہی فوراً وہ دعا کرتا ہی کیونکہ روح کی زندگی کا سانس دعا ہی جیسے جسمانی زندگی کا سانس ہوا ہی پس زندہ عیسائی بغیر دعا کے جی نہیں سکتا جو کوئی بے دعا ہی وہ بے فضل ہی

۱۲ (۱۲) اور رویا میں ایک مرد حنانیا نام کو اندر آتے اور اپنے اوپر ہاتھہ رکھتے دیکھا تا کہ پھر بینائی پاوے

پس ای حنانیا تو جا پولوس نے تجھے رویا میں دیکھہ بھی لیا ہی تیرے لئے طیار ہی (ف) دیکھو یہاں سب کچھہ مسیح سے ہوا مسیح پولوس کو نظر آیا اور آپ کو اُسپر ظاہر کیا اور اُسے گناہ سے الزام بھی دیا اور اُسے اپنے پاس بلایا پھر رویا میں پولوس کو بتلایا کہ حنانیا تیرے پاس آویگا۔ پھر حنانیا سے کہا کہ تو اُس کے پاس جا میں نے رویا میں پولوس پر تجھے ظاہر کر دیا ہی کہ یہہ شخص میرا بندہ ہی تیرے پاس آتا ہی پس پولوس کے لئے خداوند نے سب کچھہ کیا (رویا میں) ہر مقام پر ایک رویا کا ذکر ہی شاید اسی رویا کا بیان (۲ قرنتی ۱۲-۲) میں پولوس نے کیا ہو کیونکہ چودہ برس کی قید اس رویا پر اشارہ کرتی ہی مگر یہاں اعمال میں رویا کا مفصل ذکر نہیں ہی کہ کیا کیا دیکھا پر قرنتیوں کے خط میں اُسکا کچھہ زیادہ بیان ہی (ف) جب سب کچھہ مسیح کی طرف سے پولوس کے لئے ہوا تو اسیلئے وہ کہتا ہی (۱ قرنتی ۱۵-۱۰) پر جو کچھہ ہوں خدا کے فضل سے ہوں

۱۳ (۱۳) پر حنانیا نے جواب دیا کہ ای خداوند میں نے بہتوں سے اس مرد کی بابت سنا کہ اُسنے یروشلم میں تیرے مقدسوں کے ساتھہ کیسی بدی کی ہی۔

(ای خداوند) یعنے ای مسیح دیکھو اُس عہد کے لوگ مسیح کو خداوند کہتے تھے کیونکہ مالک ہی (ف) اسوقت حنانیا کے عذر کا بیان ہی یہہ عذر ملامت کے لایق نہیں ہی اسمیں حنانیا نے اپنا شک اور خوف جو پولوس کی نسبت دل میں تھا بیان کیا ہی تو بھی جلنے کو اور حکم ماننے کو طیار ہی ایسا ہی عذر موسی نے بھی کیا تھا (خروج ۳-۱۱) میں کون ہوں جو فرعون کے پاس جاؤں اور بنی اسرائیل کو نکالوں (یرمیا ۱-۶) ہائے خداوند یہواہ میں بول نہیں سکتا لڑکا ہوں۔ پس یہہ عذر نافرمانیکے نہیں ہیں پر معقول ہیں لیکن خداوند نے اُنہیں بھی دفع کیا (بہتوں سے اُسکی بابت سُنا ہی) یعنے اس شخص کی ایذا کا ذکر کلیسیا میں عام ہی نہ ایک دو اِسکا ذکر کرتے ہیں لیکن اُسکا ظلم چونکہ عام ہی اسلیئے بہت لوگ اسکا ذکر کرتے ہیں اور اسلیئے اسکی طرف سے میرے دل میں خوف ہی تو دفع کر (تیرے مقدسوں کے) عیسائی لوگ مسیح کے مقدس ہیں جو اُسکا نام لیتے ہیں وہ مقدس ہیں اُنہیں مسیح نے اپنے خون سے پاک کیا ہی پس وہ مقدس ہیں (ف) یہہ تو بڑی خوشی کی بات ہی کہ ہم مقدس ہیں ناپاک تھے مسیح نے پاک کیا لیکن اگر ہمارے اندر ناپاکی بھری ہی جیسے شریروں میں تو ہم کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ ہم مسیح سے پاک کئے گئے ہیں اِس تقدس کو جو سچے عیسائیوں کو مسیح سے ملا ہی اپنے درمیان تلاش کرنا چاہیئے (ف) توریت میں مقدس لوگ یہواہ کے مقدس کہلاتے ہیں مگر انجیل میں یسوع مسیح کے مقدس کہلاتے ہیں اسلیئے کہ یہواہ اور مسیح ایک شخص ہی وہ خدا ہی جسنے تقدس کیا کسی نبی کے مقدس نہیں ہو سکتے مگر امت پاک خدا کی ہی مسیح خدا ہی اسلیئے امت پاک اُس کی امت ہی (ف) مقدس کون لوگ ہیں وہ جو بپتسما میں خدا کو دیئے گئے اور پاکیزگی کے لیئے بُلائے گئے پاک طور سے زندگی گذرانتے ہیں مسیح میں ہو کے مسیح سے تقدس پایا ہی

۱۴ (۱۴) اور یہاں اُسنے سردار کاہنوں سے اختیار پایا کہ سب کو جو تیرا نام لیتے ہیں باندھے

اِس آیت سے ظاہر ہی کہ حنانیا کے دل میں سولوس کی طرف سے بہت خوف تھا کہ وہ مقدسوں کے ستانے کو دمشق خود آیا ہی مگر سردار کاہنوں سے اختیار بھی لایا ہی تب تو خوب ستا سکتا ہی اسلیئے اُس کے پاس جانے سے دل ڈرتا ہی اور تو ای خداوند اسکے پاس بھیجتا ہی میں تو جاؤنگا مگر میرے دل میں خوف ہی (ف) یہہ ایسی بات ہی جیسے بچے باپ سے اپنے دل کی بات کہتے ہیں

(۱۵) پر خداوند نے اُسکو کہا تو جا کیونکہ یہہ میرے لئے قوموں اور بادشاہوں اور بنی اسرائیل کے آگے میرا نام ظاہر کرنیکا برگزیدہ وسیلہ ہی ۱۵

(تو جا) یعنے بلا عذر فرمان بجالا مت ڈر چلا جا اُسکی دشمنی کے دن تمام ہوگئے (برگزیدہ وسیلہ ہی) جس لفظ کا ترجمہ وسیلہ کیا گیا ہی اُسکے اصلی او لفظی معنے برتن کے ہیں یعنے سولوس چنا ہوا برتن ہی (ف) برتن آپ سے نہیں بنجاتا مگر بنایا جاتا ہی پس کوئی خادم دین پیدایش سے خادم نہیں ہی مگر بنایا جاتا ہی کوئی بڑا برتن بنایا جاتا ہی کوئی چھوٹا (ف) پولوس اس لفظ برتن کو بہت کام میں لاتا ہی وہ اُسکا بھید خوب جانگیا تھا (رومی ۹-۲۱ سے ۲۳) عزت کے برتن اور بے عزتی کے برتن کا ذکر کیا ہی (۲ قرنتی ۴-۷) پر ہمارا یہہ خزانہ مٹی کے باسنوں میں رکھا ہی (۲ تمطاؤس ۲-۲۰ سے ۲۲) یعنے بڑے گھر میں نہ صرف سونے اور روپے کے برتن ہیں مگر لکڑی اور مٹی کے بھی ہیں (ف) برتن ظرف ہی اُسمیں کوئی چیز بھر سکتے ہیں اور اُسمیں کچھہ گنجایش یا سمائی ہی خداوند اِسوقت پولوس کو برتن بتلاتا ہی اور برگزیدہ برتن کہتا ہی اِسلئے کہ اُس میں مسیح کے نام کی گنجایش ہی کہ مسیح کا نام اُسمیں سماوے یعنے پولوس مسیح کو اپنے من میں جگہ دیوے گا اور لوگوں پر ظاہر کریگا جب تک خداوند میرے دل میں سکونت نہ فرماوے میں کیونکر اُسکا نام ظاہر کر سکتا ہوں کیسے دکھلاؤں اُسے تو دکھلا سکتا ہوں جو مجھہ میں ہی اور جو مجھہ میں نہیں ہی میں اُسے کیونکر دکھلا سکتا ہوں (ف) اگرچہ انسان کمزور ہی تو بھی الہٰی خزانہ کا مسکن ہوجاتا ہی جب اُسے یہہ خزانہ دیا جاوے تا کہ ظاہر ہووے کہ قدرت خدا سے ہی (ف) کیا سبب ہی کہ باوجود بہت سی کوشش کے بھی بہت لوگ بے عمل ہیں اِسلئے کہ اُنہیں برتن کی بہت فکر ہی نہ اُسکی جو اُس میں ہی پس زیادہ فکر اُسکی چاہئے کہ مسیح ہم میں ہو نہ آنکہ ہم اپنی زیادہ فکر کریں کہ ہم پہلے درست ہوں تب ہم سے روشنی نکلیگی وہ ہم میں آوے تب ہم کچھہ ہیں پہلے برتن میں کچھہ ڈالو تب کچھہ نکال سکوگے خالی برتن سے کیا نکالوگے ہاں جو کچھہ اُسمیں بھرا ہی وہی باہر آتا ہی پہلے ہم خدا سے کچھہ پاتے ہیں پھر لوگوں کو دیتے ہیں اور ہماری کمتی نہیں ہوتی جہانتک برتن ہاتھہ آویں ہم بھرے چلے جاتے ہیں جیسے تیل بیوہ کے برتنوں میں بھر آگیا تھا (۲ سلاطین ۴-۴ سے ۶) خادم دین الہٰی خزانہ جو اُس میں ہی جب تقسیم کرتا ہی تو جسقدر بانٹتا ہی اُسیقدر دولت میں زیادہ ہوتا ہی (قوموں) کا لفظ جمع کا لفظ ہی خداوند پیشگوئی کرتا ہی کہ پولوس کے وسیلہ سے دنیا کی بہت قوموں کے درمیان میرا نام ظاہر ہوگا (گلاتی ۲-۷ و ۸) بلکہ برخلاف اُس کے جب اُنہوں نے دیکھا کہ نامختونوں کے واسطے میں خوشخبری کا امانتدار ہوا جیسا مختونوں کے لئے پطرس تھا (۸) کیونکہ جسنے مختونوں کی رسالت کے لئے پطرس میں اثر کیا

اُسنے غیر قوموں کے لئے مجھ میں بھی تاثیر کی (ف) دیکھو پولوس رسول اُنہی سب قوموں کے لئے خدا کے بیٹے نے اُسے رسول مقرر کیا (اور بادشاہوں) یہہ خبر جب پوری ہوئی تھی جبکہ پولوس نے بادشاہ ہیرودیس اور بادشاہ اگرپا اور شہنشاہ نیرو کے سامنے مسیح کا نام ظاہر کیا تھا جسکا ذکر آئندہ کو آتا ہی (بنی اسرائیل) پولوس بنی اسرائیل پر بھی مسیح کا نام ظاہر کریگا پس یہہ شخص پولوس مسیح کا نام ظاہر کرنیکا چُنا ہوا وسیلہ ہی اور اُسکے وسیلہ سے غیر قوموں اور بادشاہوں اور بنی اسرائیل پر بھی مسیح کا نام ظاہر کیا جائیگا (ف) ہمیشہ بنی اسرائیل کو پہلے منادی کی گئی ہی اُس کے بعد غیر قوموں کو مگر یہاں پیچھے بنی اسرائیل کا ذکر آیا ہی شاید اِسلئے کہ پولوس کا بڑا کام غیر قوموں میں تھا اگرچہ اُسنے بھی بنی اسرائیل سے شروع کیا اِسلئے قوموں کا ذکر مقدم ہوا (ف) یہہ پیشگوئی تخمیناً دس برس بعد پوری ہوئی تھی (ف) خداوند پولوس کو ایک ندی یا نالہ بنانا چاہتا ہی جسکے وسیلہ سے آب حیات قوموں اور بادشاہوں اور بنی اسرائیل کی طرف جاری ہووے پس کلیسیا میں عہدوں کی بڑی ضرورت ہی اور خداوند اپنے لئے لوگوں کو جمع کر لیتا ہی گرگ گوسفند ہوجاتے ہیں اور دشمنی کا عصا ٹوٹ کر بھیڑ چرانے کی لاٹھی ہوجاتی ہی مٹی کے آدمی میں روح آجاتی ہی تب قوت خدا کی ہی اور انتظام بھی اُسکا ہی اُسی کی طرف تاکنا چاہئے

۱۶ (۱۶) کہ میں اُسے دکھاونگا کہ میرے نام کے لئے اُسکو کیسا دُکھ اُٹھانا ضرور ہی

(میرے نام کے لئے) جس کی مخالفت کرتا رہا اور جسکی تحقیر کی اُسے مٹانا چاہتا تھا اب اُسکی قدر منزلت اُسپر ظاہر ہوئی اب وہ خوشی سے اُس نام کے لئے دُکھ اُٹھاویگا (ف) مسیح کا نام جسکی دنیا تحقیر کرتی ہی دُکھ اُٹھا کے بھی تھام رکھنے کے لائق ہی کیونکہ انسان کی ابدی زندگی اُسپر موقوف ہی پر جب تک وہ نام اُنپر ظاہر نہیں ہوتا تب تک اُس کی قدر نہیں کرتے (دُکھ اُٹھانا ضرور ہی) خود مسیح کو دُکھ اُٹھانا ضرور تھا اور مسیحیوں کو بھی دُکھ اُٹھانا ضرور ہی (ف) جس چیز کی بڑی ضرورت ہی ہم اُس سے کیوں کر کڑایا کرتے ہیں مگر اِس لئے کہ اُسکی ضرورت سے ناواقف ہیں (ف) دین عیسائی اُسی آدمی پر ظاہر ہوا ہی جو یہہ بات خوب جان گیا ہی کہ مسیح کے نام پر دُکھ اُٹھانا ضرور ہی جو کوئی اِس سے ناواقف ہی یا اُسکو ایک ادنی سی تعلیم سمجھا ہی اب تک دین عیسائی کی خوبی سے ناواقف ہی (ف) پہلے ساؤل نے مسیح کے نام پر اوروں کو دُکھ دیا اب وہ دُکھ جو اوروں کو دیا آپ اُٹھاویگا (ف) مسیح فرماتا ہی کہ میں اُسے دکھاونگا کہ میرے نام کے سبب اُسے کیسا دُکھ اُٹھانا ضرور ہی یعنے یہہ ضرورت اُسپر ظاہر کرونگا اور یہہ ضرورت جب مسیح نے اُسپر ظاہر کی تو دیکھو پولوس کیا بولنے لگا اور کیسے دُکھ بھی اُٹھائے (اعمال ۲۰-۲۳) روح القدس ہر شہر میں یعیں

کیونکہ گواہی دیتی ہی کہ قید اور مصیبت تیرے لئے طیار ہیں (اعمال ۲۱-۱۳) میں خداوند یسوع کے نام پر مرنے کو بھی طیار ہوں (رومی ۵-۳) ہم مصیبتوں میں بھی فخر کرتے ہیں (۲ قرنتی ۱-۵) جس طرح مسیح کے دُکھ ہم پر بڑھتے جاتے ہیں اُسی طرح ہماری تسلّی بھی مسیح کے سبب بڑھتی جاتی ہو (گلاتی ۶-۱۷) میں اپنے بدن پر خداوند یسوع کے داغ لئے پھرتا ہوں (ف) اِسوقت سب مخالف دیکھ لیں کہ پولوس کسی دنیاوی نفع کے لئے عیسائی نہیں ہوگیا مگر دنیاوی دُکھ اُسکے آگے رکھے جاتے ہیں اور دُکھ اُٹھانے کو وہ طیار ہی پس دین عیسائی کوئی دنیاوی لالچ نہیں دیتا ہو بلکہ دنیا کو چھڑا کے آدمی کو دُکھوں میں ڈالتا ہو تو بھی ہم خوشی سے اُٹھاتے ہیں ہاں ایک ہی لالچ ہی جسکا کرنا سب پر فرض ہی کہ حیات ابدی ہمارے لئے ہی (ف) دیکھو اِسوقت حنانیا سے خداوند ایسی باتیں کرتا ہی جیسے دوست دوست سے تو بھی حنانیا بندہ ہی اور وہ خدا ہی

۱۷

(۱۷) تب حنانیا گیا اور اُس گھر میں داخل ہوا اور اپنے ہاتھ اُسپر رکھکر کہنے لگا اے بھائی ساؤل خداوند یعنے یسوع نے جو تجھپر اُس راہ میں جس سے تو آیا ظاہر ہوا مجھے بھیجا ہی تاکہ تو پھر بینائی پاوے اور روح القدس سے بھر جائے

(حنانیا گیا) ایمان اور اطاعت سے گیا مسیح سے باتیں کرکے دل میں بہت تسلّی آئی خوف جاتا رہا بڑی اُمید پیدا ہوئی اور بڑی خوشی سے گیا (ہاتھ رکھے) وہی برکت کے ہاتھ رکھے اگرچہ بظاہر حنانیا کے ہاتھ تھے پر حقیقت میں مسیح کے ہاتھ تھے جس نے اُسے بھیجا تھا (اے بھائی ساؤل) دیکھو حنانیا اب اُسے بھائی کہتا ہی موذی ساؤل نہیں کہتا کیونکہ دل اُس کی طرف سے صاف ہی بھائی کہتا ہی نہ اِسلئے کہ یہودی ہی اور اپنی ذات برادری ہی مگر اِسلئے بھائی کہتا ہی کہ اب ساؤل یسوع مسیح میں بھائی ہوگیا سب عیسائی مسیح یسوع میں ہوکے بھائی اور بہن ہیں (خداوند یسوع نے مجھے بھیجا ہی) اُسنے جو جی اُٹھا جسکا اختیار تمام زمین آسمان میں ہی تیرے پاس اُسنے مجھے بھیجا ہو (ف) یہہ بات سُنکے پولوس کے دل میں کتنا آرام آیا ہوگا اور اُسکی باتیں سُننے پر کیسا دل طیار ہوا ہوگا اور وہ بات ضرور اُسنے یاد آئی ہوگی کہ مسیح نے جب وہ راہ میں ملا تو مجھے کہا تھا کہ شہر میں جا وہاں تجھ سے کہا جائیگا جو تجھے کرنا لازم ہی اب کہا جاتا ہی اور حنانیا نے بھی جتایا کہ اُسی خداوند نے بھیجا ہی جو تجھے راہ میں ملا تھا تاکہ (تو پھر بینائی پاوے اور روح القدس سے بھر جائے) مسیح خداوند نے اُسے نہیں بتلایا تھا کہ تجھے کیا کیا انعام ملیگا اب حنانیا بتلاتا ہی کیونکہ اب ان چیزوں کے ملنے کا وقت آگیا پر پہلے سے بتلانا مسیح نے مناسب نہ جانا تاکہ اُس کے دل کا زور نہ ایسی بخششوں پر مگر توبہ اور غم

اور عمر گذشتہ پر افسوس اور ایذا دینے پر ندامت میں رہے پر اب وقت بتلانے کا آیا تو بھی حنانیا نے سب کچھ نہیں
بتلایا کہ تو ایک بڑا رسول ہونیوالا بھی ہے اگرچہ مسیح نے حنانیا کو بتلا دیا تھا شاید مسیح نے اُس کی زبان کو اِس ذکر سے روکا
کیونکہ وہ اپنے بندوں پر درجہ بدرجہ انعام ظاہر کرتا ہے (ف) دیکھو یہاں روح القدس ایک عیسائی کے وسیلہ سے
ملگیا حنانیا حواری نہ تھا اور کوئی بڑا عہدہ بھی اُسکا نہ تھا پس یہہ کہنا کہ صرف حواریوں کے ہاتھ رکھنے سے روح القدس
ملتا تھا اور کسی میں یہہ برکت نہ تھی یہہ درست بات نہیں ہے روح القدس دینیوالا خدا ہے نہ حواری اور نہ حنانیا پس اگر اب
بھی خدا چاہے تو اُن عیسائیوں کے وسیلہ سے روح دیسکتا ہے جو کلیسیا میں ادنی درجہ کے لوگ ہیں پر یہہ خدا کی
مرضی پر موقوف ہے (ف) اکثر روح القدس بعد بپتسما کے آتی ہے مگر کرنیلیوس کو بپتسما سے پہلے روح القدس ملی تھی اور
بعد بھی آئی (اعمال ۱۰-۴۴ سے ۴۸) (ف) فیلبوس اگرچہ ایک عہدہ تو رکھتا تھا کہ ڈیکن تھا تو بھی سامریوں پر اُسکے
وسیلہ سے روح نہیں آئی (اعمال ۸-۱۴) اور پولوس کے وسیلہ سے بھی روح نہیں ملی جب تک وہ خادم دین مقرر نہوا
پس ہمیں مناسب ہے کہ ہم کلیسیا کے انتظام کے تابع رہیں اور خدا اپنی مرضی کے موافق جیسا مناسب جانتا آپ کرتا ہے

۱۸ (۱۸) اور وہیں مثل چھلکوں کے کچھہ اُس کی آنکھوں سے گر پڑا اور وہ فی الفور بینا ہوا
اور اُٹھہ کے بپتسما لیا

(مثل چھلکوں کے) یعنے کوئی چیز جو دیکھنے میں ایسی تھی جیسے مچھلی کا چھلکا ہوتا ہے یہہ ایسی بات ہے جیسے اعمال
(۲-۳) میں مثل آگ کے لکھا ہے نہ آگ مشبہ اور مشبہ بہ میں ہمیشہ فرق ہوتا ہے پس اُسکی آنکھوں سے کوئی چیز گر پڑی
جسکو بیان نہیں کرسکتے کہ کیا تھی پر مثل چھلکوں کے تھی نہ چھلکے تھے (ف) یہہ بات معجزہ کی ہے نہ عادت کی کیونکہ
ایسا چھلکا نہ تو فوراً آنکھہ پر آسکتا ہے اور نہ ایسا جلدی گر سکتا ہے پر کچھہ قدرت کا بھید تھا لوقا خود طبیب تھا وہ
بیماریوں سے واقف تھا وہ بھی اِسبات کو بطور معجزانہ ذکر کرتا ہے نہ بطور عادی بیماریوں کے (اُٹھہ کے بپتسما لیا) اُسی
حنانیا سے تاکہ مسیح کی جماعت میں شامل ہونیکا نشان پاوے اور گناہوں کو دھو ڈالے (اعمال ۲۲-۱۶) (ف) بپتسما
کی ضرورت یہاں سے دیکھو کہ حنانیا نے بپتسما دینا ضرور سمجھا اور جس پر فضل ہوا اُسنے فوراً بپتسما لیا پس وے لوگ جو بپتسما
کی ضرورت نہیں جانتے اور کلام کے خلاف بولتے ہیں اُنہوں نے اب تک فضل کا مُنہہ نہیں دیکھا دنیاوی عقل سے
دین عیسائی کو اچھا جانا ہے دل آزاد نہیں ہوئے دنیا میں رہنا اور مسیح سے بھی میل رکھنا چاہتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ
بپتسما پانے سے ہم اپنی قوم سے کٹ جائینگے اِسلئے مکاری کا عذر کر کے کہتے ہیں کہ بپتسما کی کیا حاجت ہے دیکھو جس نے

خداوند کو دیکھا اور اُس سے باتیں بھی کیں اور جسپر ایسی بڑی قدرت بھی ظاہر ہوئی وہ بھی فوراً بپتسما پاتا ہے پر جنہوں نے ابتک کچھہ نہیں دیکھا وہ بپتسما کے منکر ہیں

۱۹ (۱۹) اور کچھہ کھا کے طاقت پائی اور سولوس کئی دن دمشق میں شاگردوں کے ساتھہ رہا

(کھا کے) طاقت پائی کیونکہ تین دن کے روزے سے اور دل کے دکھہ سے کمزور ہو گیا تھا (شاگردوں کے ساتھہ رہا) جلدی کر کے ربیوں کے پاس مباحثہ کرنے کو نہیں گیا (کئی دن رہا) بھائیوں کی صحبت میں کیونکہ وہ جو دشمن تھے اب دوست ہو گئے اور اُن کی طرف دلی پیار بہت جوش زن ہوا معلوم ہو گیا کہ یہہ خدا کے لوگ ہیں اُنکی رفاقت چاہئے یا شاید عیسائی زندگی کے اطوار سیکھنے کو وہاں رہا اور دعا اور فکر میں وقت کاٹتا اور وہ زیادہ تر مشتاق تھا اسکا کہ اُسے مسیح خود دکھلادے تب مسیح نے اُسے خود دکھلایا روح القدس کے وسیلے سے اور ظاہر ہے کہ اُسکی ترقی معرفت الٰہی میں کسقدر ہوئی پس دیکھو کہ ایماندار عیسائی تھوڑے دنوں میں بہت سی ترقی کر سکتا ہے اگر وہ فضل کی اطاعت کرے یہہ لوگ جو بہت سی برسوں سے کلیسیا میں بیٹھے ہیں اور دین کے معاملہ میں بہت ہی ناواقف ہیں اور کچھہ ترقی مسیح میں نہیں کرتے ہیں یہہ فضل کی اطاعت نہیں کرتے ہیں یہہ نہیں ٹٹولتے نہیں مانگتے نہیں سوچتے نہیں ڈھونڈھتے خدا سے اُن کے دل چمٹے ہوئے نہیں ہیں بیٹھے ہوئے حقے پیا کرتے ہیں اور زٹل مارا کرتے ہیں اور پیٹ کا بہت فکر رکھتے ہیں عادتاً گرجا میں آ بیٹھتے ہیں اگر یہہ بھی فضل کی اطاعت کرتے تو نور سے بھر جاتے اور دوسروں کو روشنی پہونچانیکا سوتا ہو جاتے

۲۰ (۲۰) اور فوراً عبادت خانوں میں یسوع کی منادی کرنے لگا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے

اب وہ اُس آسمانی رویا کا نافرمانبردار نہوا (فوراً) بہت جلدی منادی شروع کی یعنے کئی دن کے بعد (ف ۱) نئے مریدوں کو نہیں چاہئے کہ جلدی منادی کرنا شروع کریں چاہئے کہ پہلے سیکھیں جب کچھہ لیاقت پیدا ہو جاوے تب علانیہ تنبیہہ کھولیں مگر پولوس نے جو منادی جلدی شروع کی اُسکا سبب یہہ ہے کہ خداوند نے اُسے سکھلایا وہ معجزہ کے طور پر عیسائی ہوا نہ صرف انتظام کلیسیا کے طور پر اُسکے سوا وہ توریت کا عالم آدمی تھا جسقدر اُس میں غلطی فہم کی تھی وہ مسیح نے درست کر دی اب وہ خدمت کے لئے طیار ہے ایسے لوگ اب بھی کلیسیا میں کہیں کہیں پائے جاتے ہیں جو فوراً منادی شروع کرتے ہیں کیونکہ خدا کی روح پاتے ہیں تب بولتے ہیں (ف ۲) پہلے شیطان کی خدمت اُسنے کی کہ کلیسیا کو ستایا اب کہ غلطی ظاہر ہوئی توبہ اور ایمان کے بعد مسیح کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور گوشت و خون سے صلاح

نہیں لی (ف) بعض عیسائی بعد بپتسما کے ایک بڑا دریا بنجاتے ہیں جہان کے سیراب کرنے کو اور بعض مدت بعد بنتے ہیں بعض ہمیشہ مثل ایک چھوٹے چشمہ کے رہتے ہیں یہہ مختلف بخششیں ہیں (ف) پولوس نے تین دن میں اتنی ترقی کی کہ دوسرے لوگ تین برس میں بھی نہیں کرتے (عبادت خانوں میں) یوسیفس کہتا ہی کہ نیرو شہنشاہ کے عہد میں درمیان دمشق کے دس ہزار یہودی تھے اور اُن کے عبادت خانے بھی بہت تھے پس پولوس نے شروع منادی کا اُنکے عبادتخانوں سے کیا (ف) پہلے وہ مسیح کی مانند یہودیوں کی طرف گیا اور اُس کے بعد غیر قوم کی طرف (ف) زندگی کا پہلا نشان جو اُس میں ظاہر ہوا وہ دعا تھی (آیت ۱۱) کہ دعا کی روح اُسمیں آگئی اور دوسرا نشان یہہ ہوا کہ مسیح کے لئے غیر تمندی کے ساتھہ اُسنے مُنہہ کھولا (ف) پہلا بیان اُسکا یہہ ہوا کہ مسیح خدا کا بیٹا ہی اُسکا یہودی انکار کرتے تھے او وہ بھی ایسی بات بولنا بُرا جانتا تھا مگر اب کہ خدا نے یہہ بھید اُسپر ظاہر کیا تو وہ ایک عمدہ بات کو پاکے ظاہر کرتا ہی کیونکہ زندگی اسی عقیدہ میں ہی کہ مسیح خدا کا بیٹا ہی (ف) اِس پاک اور سچے عقیدہ کا ذکر کرنا کہ مسیح خدا کا بیٹا ہی دنیا میں بڑے دُکھہ کا سبب ہی دنیا اِسبات سے بڑی عداوت رکھتی ہی پر جس پر خدا نے اِس بھید کو کھولدیا وہ خوشی سے سُنانا چاہتا ہی اِسلئے کہ نئے جنم کا نتیجہ صلیب ہی

۲۱ (۲۱) اور سب سننیوالے دنگ ہوئے اور بولے کیا یہہ وہ نہیں ہی جو یروشلم میں اس نام لینیوالوں کو تباہ کرتا تھا اور یہاں اِسلئے آیا کہ اُنکو باندھکے سردار کاہنوں کے پاس لیجاوے

یہہ بات سب لوگ کہتے تھے تعجب سے یعنے یہودی بھی کہتے تھے اور عیسائی بھی کہتے تھے کہ یہہ کیا ہوا (ف) یہودیوں میں ایک مثل مشہور ہوئی تھی کہ کیا ساؤل بھی نبیوں میں ہی دیکھو (۱ سموئیل ۱۰-۱۱ و ۱۲) اِسوقت ٹھیک یہہ مضمون اِس ساؤل کی نسبت کہا جاتا ہی وہ پہلا ساؤل بنی اِسرائیل کا پہلا بادشاہ تھا یہہ دوسرا ساؤل آخری رسول ہی پہلا ساؤل داؤد کا موذی تھا دوسرا ساؤل ابن داؤد کا موذی تھا اور دونو بنیامین کے فرقہ سے تھے تو بھی ایک نبیوں میں ایک نبی ہوا اور دوسرا رسولوں میں ایک رسول ہاں اتنا فرق ہی کہ ایک نے فضل کو رد کیا اور بُری روح کو پسند کیا (۱ سموئیل ۱۶-۱۴) دوسرا رویا کا نافرمانبردار نہوا فضل کی اطاعت کی (اعمال ۲۶-۱۹) خدا کا فضل اگرچہ زور آور ہی تو بھی سرکشی سے روکا جاسکتا ہی اگر ساؤل بادشاہ چاہتا تو وہ بھی پولوس کی مانند ہو جاتا اور اگر پولوس چاہتا تو ساؤل کی مانند ہو سکتا تھا کیونکہ فضل الہٰی آدمی کو مجبور نہیں کر دیتا ہی (ف) اکثر رسولوں نے اِس لفظ کی بہت منادی نہیں کی کہ مسیح خدا کا بیٹا ہی ہاں خدا کا بیٹا کہا اور الوہیت دکھلائی مگر بہت زور نہیں دیا مگر پولوس نے اِسبات پر بہت زور دیا نہ عقل

سے لیکن الہام سے (ف) راقم کا خیال یہہ ہے کہ اِس منادی پر زور بہت چاہئے کہ مسیح ضرور خدا کا بیٹا ہے زندگی اسی منادی میں ہے خدا سے میل اسی سے پیدا ہوتا ہے مگر یہہ منادی زور کے ساتھہ وہی کرتا ہے جسے خدا نے سکھلایا اور بعض مفسروں کا یہہ کہنا کہ دوسرے رسولوں نے اسپر زور نہیں دیا یہہ بات اِسلئے ہے کہ یہہ بھید نہ انسانی زور سے سکھلایا جاتا ہے مگر روح سے اُسکی معرفت بخشی جاتی ہے تو بھی رسولوں نے اِسکی بابت بہت کچھہ کہا ہے

۲۲ (۲۲) لیکن سولوس اور بھی مضبوط ہوا اور دلیلوں سے ثابت کرکے کہ مسیح یہی ہے یہودیوں کو جو دمشق میں رہتے تھے گھبرا دیا

یہودی سمجھے تھے کہ استیفان کی موت کے بعد عیسائیوں سے مباحثہ تمام ہوا ہے مگر اب ایک اور خدا کا سپاہی استیفان سے زیادہ زور آور ظاہر ہوا جس نے دلیلیں دیکے گھبرا دیا (ثابت) یہہ معماروں کی اصطلاح کا ایک لفظ ہے جب وے ایک چیز کو دوسری چیز کے برابر کرکے ملاتے ہیں اِسیطرح پولوس نے کیا کہ توریت کے مقامات نکالکر مسیح کے واقعات سے ملائے اور دکھلایا کہ یہہ وہی موعود مسیح ہے (ف) اِس مقام پر کچھہ ابہام ہے جو بعد تھوڑا سا فکر کرنے کے ظاہر ہو جاتا ہے وہ یہہ ہے کہ بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ پولوس دمشق میں عیسائی ہوکے منادی کرنے لگا اور جب یہودی اُسکے قتل کے درپے ہوئے تو وہ وہاں سے نکلا اور یروشلم کو گیا دیکھو (آیت ۲۶) مگر حقیقت میں یوں نہیں ہے بلکہ وہ عیسائی ہونے کے بعد چند روز بھائیوں کے ساتھہ رہا (آیت ۱۹) پھر عرب کی طرف چلا گیا پھر دمشق میں آیا اور اب دمشق سے تکلیف پاکے نکلا اور یروشلم میں گیا دیکھو (گلاتی ۱-۱۷ و ۱۸) نہ یروشلم میں اُن کے پاس جو مجھہ سے پہلے رسول تھے گیا بلکہ عرب کو گیا اور وہاں سے دمشق کو پھرا تب تین برس بعد پطرس سے ملاقات کرنیکو یروشلم میں گیا اور اُس کے ساتھہ پندرہ دن رہا یہاں نہیں لکھا کہ پولوس نے دمشق کو نہیں چھوڑا جب تک یروشلم کو نہ گیا بلکہ (آیت ۱۹) کا یہہ لفظ کہ کئی دن بھائیوں کے ساتھہ رہا ظاہر کرتا ہے کہ پھر کہیں چلا گیا اور گلاتیوں کی آیت مذکورہ ظاہر کرتی ہے کہ عرب کو چلا گیا تھا اور پھر دمشق میں آ گیا تھا اب معلوم ہو گیا کہ لوقا نے عرب کے جانے کا ذکر چھوڑ دیا ہے اور دمشق کی منادی کا ذکر کرنا شروع کیا جو اُسنے وہاں سے آکے کی تھی اور یہہ تو لوقا کی عادت ہے کہ کبھی کبھی درمیان کے ذکر کو چھوڑ بھی دیا کرتا ہے چنانچہ اِسی لوقا نے مسیح کے حق میں لکھا کہ وہ یروشلم سے ناصرہ کو گیا مگر مصر کا جانا بالکل چھوڑ دیا پس وہ درمیان کے تذکروں کو کبھی کبھی حذف بھی کر دیتا ہے (ف) پس ترتیب بیان کی یوں ہے کہ وہ عیسائی ہوا اور چند روز بھائیوں کے ساتھہ رہا اور فوراً عبادت خانوں میں منادی بھی کرنے لگا پھر اسی اثنا

میں عرب کو چلا گیا اُسکے بعد پھر دمشق میں آیا اور اب ستایا گیا اور مصیبت سے نکلا اور یروشلم کی طرف آیا (ف) کیا سبب ہو کہ وہ عرب کو گیا جو آب وہ بیابان کا ملک ہو شاید اُسے خدا نے اُبھارا کہ اُس طرف جنگل میں جاوے اور وہاں دعا کرے اور خلوت میں ہو کر خدا سے باتیں کرے اور دل کی طیاری خدمت الٰہی کے لئے ہو جاوے جنگل اور بیابان اچھا اسکول ہو اُن لوگوں کے لئے جو الٰہی خدمت کے لئے طیار ہوا چاہتے ہیں جنگل ہی میں جا کے موسیٰ اور الیاس اور یوحنا اور مسیح نے بھی طیاری کی (خروج ۳-۴ و ۱ سلاطین ۱۹-۸ و ۱۳ لوقا ۱-۸۰ و ۳-۲) کو دیکھو (ف) نو مریدوں کو چاہئے کہ بعد بپتسما کے کچھ عرصہ تک اگر ہو سکے تو دنیا سے الگ ہو کر دعاؤں کے وسیلہ سے خدا کے ساتھہ باتیں کریں تاکہ روحانی قوت حاصل ہو اُس کے بعد لوگوں میں آویں اور ہمیشہ اپنے بپتسما کے اقراروں پر ثابت قدم رہکر روحانیات میں ترقی کرتے رہیں (ف) پولوس کا پہلا سفر یہی تھا کہ وہ عرب کو گیا پچھلی زندگی تمام ہوئی نئی زندگی مسیح میں پاکے جو سفر کرتا ہو وہ اُسکا پہلا سفر ہو عجیب شان خدا کی ہو کہ تھوڑا عرصہ گذرا کہ یروشلم سے دمشق میں آیا اور ایک خونخوار شریعت کا آدمی تھا اب زندگی الٰہی نے اُس میں تاثیر کی محنتوں کا بھروسہ نکل گیا فریسی سے رسول ہو گیا موذی تھا مگر ایماندار و نکا نمونہ بنگیا پہلے غیر تمند تھا اب ہمدرد ہو گیا گرگ سے بھیڑ ہو گیا پہلے اعمال پر بھروسہ رکھتا تھا اب ایمان کا بھروسہ دل میں آ گیا پہلے دشمنوں پر دُکھہ ڈالتا تھا اب آپ دُکھہ اُٹھانے کو طیار ہو پہلے علما کی مجالس میں دینی بحث اور بات چیت کرنا مفید جانتا تھا اب خلوت میں جنگل کیطرف خدا سے باتیں کر کے سیکھنے کو جاتا ہو۔

(۲۳) اور جب بہت دن گذرے یہودیوں نے اُسکے قتل کی صلاح کی (۲۴) پر اُن کا منصوبہ پولوس کو معلوم ہوا اور وے رات دن دروازوں کی حفاظت کرتے تھے تاکہ اُسے مار ڈالیں (۲۵) تب شاگردوں نے رات کو اُسے لیکے اور ٹوکری میں بیٹھا کر دیوار پر سے اُتار دیا ۲۵

(بہت دن گذرے) یعنے تین برس گذر گئے (گلاتی ۱-۱۸) اِس عرصہ میں عرب کا سفر بھی کر آیا اور دمشق میں منادی کر کے بھی یہودیوں کو لاجواب کر دیا اور وہ دشمن ہو گئے (قتل کی صلاح کی) اب اُس پیشگوئی کا شروع ہونے لگا جو مسیح نے اُسکے حق میں کی تھی (آیت ۱۶) قتل کی صلاح کی خونریزی کرنا شیطانی کام ہو جنکے دلوں میں شیطان بستا ہو وہ دینداروں کے قتل کی صلاح کرتے ہیں پس ایسی صلاح نشان ہو شیطان کے شاگرد ہونے کا جیسے نئی پیدایش نشان ہو ایسے دکھوں کے آنے کا (ف) یہہ صلاح نہ صرف شہر کے یہودیوں کی تھی مگر اُس میں حاکم

اور سپاہی بھی شریک یہودیوں کے تھے اِسکا مفصل بیان (۲ قرنتی ۱۱-۳۲ و ۳۳) میں ہی کہ دمشق میں اُس حاکم نے جو بادشاہ ارتیس کی طرف سے تھا اِس ارادہ سے کہ مجھے پکڑلے دمشقیوں کے شہر پر چوکی بٹھلائی اور میں کھڑکی کی راہ سے ٹوکری میں دیوار پر سے لٹکا دیا گیا اور اُس کے ہاتھوں سے بچ نکلا (ف) ٹوکرا یہہ وہی لفظ ہی (مرقس ۸-۸) میں ہی پولس ٹوکری میں بیٹھکر نکلنا ناچیز نہیں جانتا پس جہاں بچنے کے وسیلے موجود ہیں وہاں معجزات کی انتظاری کرنا ضرور نہیں ہی (اُتارا گیا) جیسے جاسوس شہر یریحا میں نکالے گئے تھے (یشوعہ ۲-۱۵) اور داؤد بھی میکال سے نکالا گیا تھا (۱ سموئیل ۱۹-۱۲) (ف) بھاگنا مصیبت کے وقت جایز ہی گناہ نہیں ہی ہاں کسیکا نقصان کرکے بھاگنا یا خون کرکے یا چوری کرکے بھاگنا مناسب نہیں ہی مگر جب راستی کے سبب ناحق مارا چاہتے ہیں تو جان بچانے کو کہیں چلے جانا تاکہ شریروں کا غصہ فرو ہو جاوے مناسب ہی ہاں پھر وہاں آوینگے اور منادی بھی کرینگے (ف) دیکھو دمشق میں شاگرد بھی بہت تھے جنہوں نے جمع ہوکر پولس کو لٹکایا اور اُس کی جان بچانیکا وسیلہ ہوئے بھائیوں کو چاہئے کہ اپنے بھائیوں کی مصیبت کیوقت مدد مناسب کریں یہہ خدمت اُن بھائیوں سے خدا کے لئے ہوئی (ف) دنیا واعظ کو مارنا چاہتی ہی پر خدا اُسکا نگہبان ہی وہ چوکی پہرہ دروازوں پر دیتے ہیں کہ اُسے پکڑلیں مگر خدا نے اُسکے لئے دیوار پر سے راہ نکالی کہ وہ باہر نکل جاوے اور اُن کے ہاتھ نہ آوے خدا کی نگہبانی کافی ہی اور آدمیوں کے بندوبست سب باطل ہیں دیکھو آدمیوں کے ہتھیار کیا تھے جسمانی طاقت اور دلی شرارت اور حکومت کی قدرت مگر پولس کے ہتھیار کیا تھے خدا پر بھروسہ اور الٰہی حفاظت پھر کونسے ہتھیار زیادہ مفید ہیں بڑے روحانی پاک ہتھیار

(۲۶) اور سولوس نے یروشلم میں پہونچکے کوشش کی کہ شاگردوں میں ملجائے اور سب اُس سے ڈرے کیونکہ یقین نہ لائے کہ وہ شاگرد ہی ۲۶

(یروشلم میں پہونچا) اب یروشلم میں آیا شروع میں نہیں آیا بلکہ عرب کو گیا اور دمشق میں رہا اب تین برس بعد یروشلم میں آیا (گلاتی ۱-۱۸) اور یہاں بھی ایک خاص مطلب کے لئے آیا یعنے صرف پطرس سے ملاقات کرنے کو نہ اُس سے تعلیم کو یہہ دکھلانے کہ میں خدا سے بلایا گیا ہوں غیر قوم کے لئے خدا میرا معلم ہی ہاں میں تمہارا بھائی ہوں اور مسیح کے دکھوں میں میں تمہارا شریک ہوں (سب ڈرے) دشمن جانکے کیونکہ اُنہوں نے اُس کی عیسایت کا یقین نہ کیا ایسا حال اُسوقت میں نہ تھا جیسا اب ہی کہ ایک دوسرے کی حالت کی خبر بآسانی پا سکتے ہیں اگرچہ اِس شخص کی نسبت یروشلم کے بعض عیسائیوں نے کچھ سنا ہوگا مگر پورا یقین نہیں ہوا اِسلئے کہ اُنہیں دکھ دیتا ہوا

وہاں سے نکلا تھا اور پھر عرب کو چلا گیا اب تین برس بعد یہاں آیا ہی (ف) یہاں سے سیکھہ لو کہ جلدی ہر کسی کو قبول کرنا نہ چاہئے کیونکہ بہت سے گرگ ہیں جو فروتنی کے لباس میں آکے پھاڑنا چاہتے ہیں جو کوئی آکے کہتا ہی کہ میں عیسائی ہوں جب تک کہ ہم اُسکی بابت کسیقدر اطمینان حاصل نہ کریں گھر میں قبول نہیں کر سکتے لکھا ہی کہ ہر روح کو قبول نہ کرنا بلکہ روحوں کو آزمانا چاہئے جب تسلی ہو جاوے کہ آدمی بھلا ہی عیسائی ہی تب قبول کر سکتے ہیں آجکل ہندوستان میں کبھی کبھی ایسا ہوتا ہی کہ کہیں سے کوئی آدمی آتا ہی اور کہتا ہی کہ میں عیسائی ہوں اگر اُسے فوراً گھر میں قبول کرتے ہیں تو کبھی کبھی بڑا دھوکھا کھاتے ہیں اِسلئے مناسب ہی کہ ایسے اجنبی شخصوں کو گھر سے باہر رکھیں اور اُن کی خدمت برادرانہ ضرور کریں جب اُنکی کیفیت معلوم ہو جاوے تو گھر میں بھی جگہ دیسکتے ہیں

۲۷ (۲۷) پر برنباس اُسے اپنے ساتھہ رسولوں کے پاس لیگیا اور اُنسے بیان کیا کہ اُس نے کسطرح راہ میں خداوند کو دیکھا اور یہہ کہ وہ اُس سے بولا اور کیونکر دلیرانہ یسوع کے نام پر منادی کرتا تھا

(برنباس) دیکھو اس شخص کے حق میں یہہ کیا لکھا ہی (اعمال ۱۱-۲۴) وہ نیک مرد اور روح القدس اور ایمان سے بھرا تھا۔ اور وہ ایسی ہی باتوں کے سبب تسلی کا بیٹا کہلاتا تھا برنباس نے خیال کیا کہ اگر رسول لوگ اِس شخص کو قبول کرینگے تو سب کلیسیا اُسے قبول کریگی اِسلئے وہ اُسے رسولوں کے پاس لیگیا (رسولوں کے) یعنے صرف پطرس و یعقوب کے پاس نہ سب رسولوں کے پاس کیونکہ پولس خود کہتا ہی کہ میں نے سوا اُن دو کے اور رسولوں کو نہیں دیکھا (گلاتی ۱-۱۸ و ۱۹) (راہ میں خداوند کو دیکھا) شاید برنباس نے یہہ باتیں کہ اُسنے خداوند کو دیکھا ہی اُسی پولس سے سُنی ہونگی اِسوقت اور مسافر عیسائی بھائیوں سے جو کتنے عرصہ تک شاید اُس سے ملے ہوں یہہ دمشق کا ماجرا بھی سُنا ہوگا اِسکے سوا خداوند نے جسطرح حنانیا سے کہا تھا کہ پولس میرا بندہ برگزیدہ ہی تو اُس کے پاس جا اسی طرح برنباس کے دل میں بھی اُس کی نسبت اطمینان کا القا بھی کیا ہوگا اِسلئے وہ اُسے لیگیا اور اُسکے بارہ میں یقینی طور پر بیان کیا کہ اُسنے خداوند کو راہ میں دیکھا ہی اور خداوند سے اپنی عیسائیت پر سند پائی ہی اور ظاہری ثبوت اُس کی عیسائیت پر بھی یوں دیا کہ وہ (منادی کرتا تھا) دلیرانہ شہر دمشق میں پس یہہ شخص فریب سے نہیں مگر سچائی سے ہمارے درمیان آیا ہی (ف) دیکھو بھائیو اگرچہ ہم کسی ملک میں چلے جاویں اور ضیرنا واقف کلیسیا میں حاضر ہوں ہمیں حاجت نہیں ہی کہ کوئی کاغذ پر لکھا ہوا سارٹیفکٹ ہمارے پاس ہو کیونکہ خداوند آپ اپنے بندوں کا حقیقی احوال ظاہر کر دیتا ہی جب ہم اُسکے ہیں تو اُس کی باطنی تحریر ہمارے دلوں میں ہی

۲۸ (۲۸) سو وہ یروشلم میں اُنکے ساتھہ آیا جایا کرتا اور یسوع کے نام پر دلیری سے کلام سُناتا

(آیا جایا کرتا) یعنے کلیسیا میں اُس کی آمدرفت ہوئی اور بھائیوں نے اُسے بھائی سمجھا اور یہہ حال پندرہ دن تک رہا (گلاتی ۱-۱۸) شاید پولوس کا ارادہ ہوا کہ اُنکے درمیان مدت تک رہے اور کلام سناوے مگر (ف) یوم سے زیادہ نہ رہ سکا کیونکہ خداوند نے اُسکے کام کے لئے دوسری راہ نکالی

۲۹ (۲۹) اور یونانیوں کے ساتھہ بھی گفتگو اور بحث کرتا تھا پر وے اُس کے قتل کے در پے تھے

(یونانیوں) یہہ وہ یہودی تھے جو یونانی زبان بولتے تھے (اعمال ۶-۱) اور پولوس آپ اُن میں سے ایک تھا اور یہہ لوگ پولوس کے پہلے دوست تھے یہہ وہی لوگ تھے جنہوں نے پہلے ستیفان کے ساتھہ مباحثہ کیا تھا اور اُسے مارا تھا اور دوسرے عیسائیونکو بھی ستایا تھا اُسوقت پولوس بھی اُنہیں شامل تھا (ف) اب پولوس اُنکا حقیقی دوست ہو گیا کہ اُن زہر خوردہ یا سانپ کے ڈسے ہوئے لوگوں کے لئے تریاق لیکر آیا اور اُس تانی کو جسے پولوس نے پہلے اُنکے ساتھہ ہو کر بنا تھا اب اُدھیڑنے لگا تاکہ اُنہیں شیطان کے جال میں سے نکالے مگر اُن احمقوں نے اُسے دشمن جانا اور اُسکے قتل کے در پے ہوئے (ف) اسبات کا لطف ہم جانتے ہیں اور وہ سب لوگ جانتے ہیں جو اہل اسلام میں سے آکر سچائی سے مسیح پر ایمان لائے ہیں کہ پہلے اہل اسلام میں ہمارے کسقدر دوست تھے اور جب ہم عیسائیوں کی بابت بُرے منصوبے اُن کے ساتھہ باندھتے تھے یا ٹھٹھہ بازی میں شریک تھے تو وہ ہمارے پیارے دوست تھے اب کہ خدا نے ہمپر فضل کیا اور صحیح ایمان ہمیں بخشا اور ہم اُن اپنے پرانے دوستوں کے پاس محض محبت کی راہ سے خدا کا کلام سُنانے جاتے ہیں یا صرف دنیاوی ملاقات کو بھی جاتے ہیں تو اُنسے بڑی ایذا پاتے ہیں اور وہ ہمارے دشمن ہو گئے ہیں اور وہی جو پہلے ہم پر نیکی کا فتویٰ دیتے تھے اب بدی کا فتویٰ دیتے ہیں اور یہہ حال آجکل میرے ساتھہ خاص آگرہ شہر میں گذر رہا ہے جہاں میرے بہت دوست تھے (قتل کے در پے تھے) یہہ دنیا میں مسیح کے شاگرد ہونے کا پہلا پھل ہے مگر حقیقی شاگردوں کا یہہ حال ہے جو ایک شہید بی بی نے کہا ہے کہ میں اگر مسیح کے لئے بول نہیں سکتی تو بھی مرنے سکتی ہوں

۳۰ (۳۰) اور بھائی یہہ جانکے اُسے قیصریا میں لیگئے اور ترسس کو روانہ کیا

(قیصریہ) اِسکا ذکر دیکھو (اعمال ۸-۴۰) کے ذیل میں (یہہ جانکے) بھائیوں نے یہہ جان لیا کہ یہودی اُسکے قتل کے درپے ہیں اِسلئے اُسے یروشلم سے نکال کے قیصریہ میں لیگئے اور بعض بھائی آپ اُسکے ساتھ گئے کہ اُسے وہاں تک پہونچا آویں مگر پولوس خود اِس قتل ہونے کے خوف سے نہیں گیا اُس کے جانیکا وہ باطنی پوشیدہ سبب ہے جو خود پولوس نے (اعمال ۲۲-۱۷ سے ۲۱ تک) سنایا ہے کہ میں ہیکل میں دعا مانگتے وقت بیخود ہوگیا اور پھر مسیح کو دیکھا جس نے مجھے کہا کہ یروشلم سے نکلجا میں تجھے غیر قوموں کے پاس دور بھیجونگا کیونکہ اہل یروشلم میرے حق میں تیری گواہی قبول نہ کرینگے (ترسس کو روانہ کیا) یعنے قیصریہ تک پہونچایا اور وہاں سے اُسے ترسس کیطرف روانہ کردیا ترسس اُسکا اپنا وطن تھا (ف۱) اسوقت پولوس عیسائی ہوکے اپنے وطن میں منہہ دکھلانے کو جاتا ہے ہمیں مناسب ہے کہ مسیح کے شاگرد ہوکے اپنے اہل وطن کو بھی مُنہہ دکھلاویں اور اُنہیں بھی خداوند کی طرف پکاریں کہ اُن کی جان بھی بچ جاوے (ف۲) کوئی نہ سمجھے کہ وہ اِسوقت قیصریہ سے براہ راست ترسس کو چلا گیا نہیں بلکہ وہ سمندر کی راہ سے صور اور کلکیہ کی اطراف سے گذرتا ہوا ترسس کو گیا گمان ہے کہ سلوکیہ کو بھی اِسوقت ہوتا ہوا گیا تھا (۱۳-۴) اور پھر انطاکیہ کو آیا پھر کلکیا کو پھر ترسس کو گیا تھا (ف۳) عیسائی ہوکے یہہ پہلا وقت تھا کہ اپنے وطن کو دیکھا اِسکے بعد پھر معلوم نہیں ہوتا کہ کبھی اپنے وطن کو پھر بھی گیا ہو (ف۴) اسوقت وطن میں جاکے شاید پولوس نے اپنے رشتہ داروں کو عیسائی کیا اور خدا کا دین وہاں جاری ہوا (رومی ۱۶-۱۱ و ۲۱ و اعمال ۲۳-۱۶) کو بھی دیکھو کہ اُسکے رشتہ دار عیسائی تھے (ف۵) اب پولوس کا ذکر بند ہوتا ہے جب تک کہ (اعمال ۱۱-۲۵) نہ آوے وہاں پھر اُسکا ذکر شروع ہوگا

۳۱ (۳۱) سو ساری یہودیہ اور گلیل اور سامریہ میں کلیساؤں نے آراستہ ہوکے اور خداوند کے خوف میں چلکے آرام پایا اور روح القدس کی تسلی سے بڑھ گئیں

(کلیساؤں) کا لفظ یہاں بصیغہ جمع آیا ہے جس سے ظاہر ہے کہ بہت سی جماعتیں ہوگئی تھیں (ف) اُنہیں ایام میں کیلی گیولا قیصر نے حکم دیا تھا کہ اُس کی صورت کا ایک بت یروشلم میں قایم کیا جاوے اور پتر نیوس سوریا کے حاکم کو اُس کی تعمیل پر مامور کیا تھا مگر اِس پتر نیوس نے کچھہ ہدایت دریافت کرنے کو ایک عرضی بحضور قیصر کے بھیجی تھی اور جواب آنے سے پہلے ہی کیلی گیولا قیصر مر گیا تھا (آرام پایا) اِن دنوں میں کچھہ آرام کلیساؤں کو ملا اور اُسکا سبب یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہودی لوگ قیصر کیلی گیولا کی آفات کے سبب دوسری طرف مشغول ہوگئے تھے اور عیسائیوں

کی نسبت ایذارسانی کا خیال چھوڑ دیا تھا ایسا ہی حال ریفیمیشن کے وقت ہوا تھا جب رومن کتھولک لوگ پروٹسٹنٹ لوگونکو نابود کرنا چاہتے تھے تو ترک لوگ اُنپر حملہ آور ہوے تھے اور اُنکا خیال ترکوں کی طرف بٹ گیا تھا اسلئے پروٹسٹنٹ لوگوں نے کچھ آرام پایا تھا یوں اُس حقیقی چارہ گر کا ہاتھ اپنے بندوں کی حفاظت کے لئے بار بار دیکھا جاتا ہی اور اس فقرہ کا مضمون بھی ثابت ہوتا ہی کہ (ای خدا دشمن مرا بخویش مبتلا گرداں) (ف) یہاں یہود و سامریہ کی کلیسیاؤں کا ذکر ہی جس سے معلوم ہوا کہ کلیسیا کے جھنڈے تلے یہودی اور سامری ہر دو مخالف فرقے کے لوگ آکے امن پاتے ہیں اور یہہ دشمنوں کا میل اور مخالفت میں یگانگت جو عیسائی دین کا خاصہ ہی اس سے خوب ثابت ہوتا ہی کہ مسیح کا دین تمام جہان کے ملئے ہی اور خدا سے ہی کہ وہ سب کو ایک کرنا چاہتا ہی اور جدائی کی دیوار کو توڑ ڈالنا چاہتا ہی اور یہہ خصوصیت صرف مسیحی دین کی ہی (بڑھہ گئیں) اُس حقیقی اور مضبوط بنیاد پر قایم ہوکے جو مسیح ابن اللہ ہی (چلکے) یعنے خداوند کے خوف میں ترقی کرکے خداوند کا خوف ساری حکمت کا شروع ہی جب یہہ آدمیوں میں تاثیر کرتا ہی تب سب کچھہ اُن میں آتا ہی معرفت و نیکی و محبت اور سب خوبیاں جلوہ گر ہوتی ہیں (ف) خداوند کا خوف ایک اندرونی بات ہی اور جب اندرونی خوبی کلیسیا میں آجاتی ہی تب ساری باتوں میں ترقی ہوتی ہی پس بھائیو اندرونی خوبی کی پہلے فکر کرو ظاہری خوبی بھی اُسی کے بعد نظر آویگی اور مفید بھی ہوگی اور جہاں صرف ظاہری خوبی ہی وہاں چاردن کی چاندنی ہی اور کبھی الٰہی برکات نمایاں نہیں ہوتی ہیں

(۳۲) اور ایسا ہوا کہ پطرس ہر کہیں پھرتا ہوا اُن مقدسوں کے پاس بھی جو لدہ میں رہتے تھے پہونچا ۳۲

(۳۲ سے ۴۳ تک) اسبات کا ذکر ہی کہ خداوند یسوع نے بوسیلہ پطرس اینیاس کے چنگا کرنیکا اور ہرنی کے جلانیکا معجزہ دکھلایا) (ہر کہیں پھرتا ہوا) پطرس ہر کہیں پھرتا تھا بطور مشنری سفر کے کلیسیاؤں کی نگہبانی کے لئے ایسے سفر کی ایسی ضرورت ہی جیسے باغوں کے لئے مالیوں کی ضرورت ہی کہ ہر کیاری میں بلکہ ہر درخت پر نظر ڈالتے اور دیکھتے پھریں اور آراستگی میں کوشش کریں تاکہ سب درخت زیادہ پھل لاویں اور مالک کو پسند آویں (ف) شیطان بھی بہت ہوشیار ہی اور وہ ہمیشہ اپنے لوگوں میں بلکہ سب آدمیوں کی طرف اکثر جاتا ہی کہ اُنہیں اپنے کام کے لئے لایق بنا دے تو کیا خدا کے لوگ سست ہوکر بیٹھہ جاوینگے وہ بھی ہمیشہ پھرتے ہیں کہ نیکی کو پھیلاویں اور

بدی کی جڑیں اُکھاڑ ڈالیں (لدہ میں پہونچا) یہہ بستی یروشلم کے گوشہ شمال و مغرب میں بفاصلہ (۱۸) میل کے ہے اور قیصریہ کی سڑک پر واقع ہے۔ وہاں بھی مقدس لوگ رہتے تھے پطرس وہاں آیا

۳۳ (۳۳) اور وہاں اینیاس نام ایک آدمی پایا جو فالج کا مارا آٹھہ برس سے چارپائی پر پڑا تھا

(اینیاس) نام یونانی ہے یہہ تو نہیں لکھا ہے کہ وہ عیسائی نہ تھا شاید عیسائی ہووے یا نہووے اسکی بابت ٹھیک معلوم نہیں ہے مگر گمان ہے کہ عیسائی تھا اور یونانی نسل سے ہوگا اور اگر عیسائی نہ ہوگا تو بعد اُس معجزے کے ضرور ہے کہ عیسائی ہوگیا ہوگا (فالج) کیسی سخت بیماری ہے اکثر یہہ بیماری زناکار آدمیوں کو ہوجاتی ہے اور موت بھی اُسمیں دیر کے بعد آتی ہے تب بہت ہی تکلیف ہوتی ہے (آٹھہ برس) سے پڑا تھا اچھے اچھے دوست اور رشتہ دار بھی ایسے بیماروں کی خدمت سے تنگ آجاتے ہیں اور وہ بیمار لاچاری کی حالت میں پڑے ہوئے دوسروں کے ہاتھہ کی طرف دیکھا کرتے ہیں کہ کچھہ کھانا دیں اور اُٹھادیں بیٹھادیں بلکہ صفائی بھی کریں اور لوگ اُنپر کڑ کڑایا کرتے ہیں تب وہ نہایت دُکھہ اور غم اور حسرت کی آگ میں جلا کرتے ہیں اور موت کی انتظاری کیا کرتے ہیں

۳۴ (۳۴) اور پطرس نے اُسے کہا اے اینیاس یسوع مسیح تجھے چنگا کرتا ہے اُٹھہ اور اپنا بچھونا آپ درست کر اور وہ فوراً اُٹھا

(یسوع مسیح) وہ تو اُسوقت آسمان پر تھا (اینیاس) اِسوقت زمین پر پڑا ہے دیکھو وہ آسمان پر سے اُسکو جو زمین پر پڑا ہے چنگا کرتا ہے (ف) پطرس نہیں کہتا کہ میں چاہتا ہوں کہ تو چنگا ہو جیسے مسیح نے کہا تھا (متی ۸-۳) یا اپنا بستر اُٹھا (مرقس ۲-۱۱) یا اے لڑکے اُٹھہ (مرقس ۵-۴۱) یا اے لعازر نکل آ (یوحنا ۱۱-۴۳) اِسلئے کہ مسیح بادشاہ اور خالق اور مالک ہے مگر پطرس نوکر اور بندہ ہے اور اُسکا کچھہ اختیار نہیں ہے اختیار سارا مسیح کا ہے اُس کی قدرت سے چنگا ہوتا ہے مگر اِسوقت نوکر کے ہاتھہ سے مسیح آپ وہ کام کرتا ہے جو خود دنیا میں کرکے گیا تھا (اپنا بچھونا آپ درست کر) آج تک آٹھہ برس سے لوگوں نے تیرا بچھونا درست کیا اب تو آپ کر (وہ فوراً اُٹھا) کچھہ دیر نہیں لگی فوراً بیماری دفع ہوئی اور اعضا میں قوت آگئی اور وہ اُٹھا یہہ فضل ہے اور یہہ اُس کی تاثیر ہے اور یوں برکت مسیح سے آتی ہے اور یوں ہمارے درد مسیح سے دور ہوجاتے ہیں

۳۵ (۳۵) اور لدہ اور سارون کے سب رہنیوالے اُسے دیکھکر خداوند کی طرف رجوع لائے

کیونکہ مسیح خداوند کی الوہیت خوب ثابت ہوئی اگر وہ صرف ایک پیغمبر تھا تو پیغمبر کی کیا طاقت ہی کہ اپنی قدرت سے معجزہ کرے وہ تو خدا ہی کہ اُسکے نام سے معجزے ہوتے ہیں ضرور وہ اپنے دعوے میں سچا تھا پیغمبر پطرس ہی جو خدا کی یعنے یسوع مسیح کی قوت سے چنگا کرتا ہی اسلئے بہت آدمی خداوند یسوع کی طرف رجوع لائے انکا بھروسہ اُسپر ٹھہرا (ف) ہمارا بھروسہ خداوند یسوع مسیح پر ہی تو بھی ہم بت پرست نہیں ہیں کیونکہ مسیح خداوند خدا ہی اگر مسیح خدا نہوتا تو اُسپر بھروسہ رکھنیوالے بت پرست ہوتے اور اُس سے ایسا معجزہ کیونکر ہوتا جو صرف خدا ہی کا کام تھا

۳۶ (۳۶) اور یافہ میں ایک شاگرد طبیتہ نام تھی جسکا ترجمہ ہرنی ہی وہ نیک کاموں اور خیراتوں سے جو کرتی تھی مالا مال تھی

(یافہ) یروشلم سے گوشہ شمال مغرب میں (۴۵) میل ہی اور ملک کنعان کا پورانا بندر ہی اور آج تک وہ بندر ہی (طبیتہ) سوریانی وکسدی زبان کا لفظ ہی عربی میں اسکو ظبیتہ کہتے ہیں اسکے معنے ہیں ہرنی (ف) دنیا میں بہت لوگ نیک کاموں سے مالا مال ہیں اور بہت لوگ نیک کاموں سے خالی ہیں یہہ ہرنی مالا مال تھی نہ صرف باتیں کرنیوالی مگر خدمت کرنیوالی تھی (ف) یہہ کیا اچھا کتابہ ہی جو قبروں پر لکھنا چاہئے کہ یہہ شاگرد نیک کاموں سے مالا مال تھا

۳۷ (۳۷) اور ایسا ہوا کہ اُن دنوں وہ بیمار ہوکے مرگئی سو اُسے نہلا کر بالاخانے پر رکھا

(بالاخانہ پر رکھا) الیاس بھی اسیطرح بوڑھیا کا لڑکا بالاخانہ پر لیگیا تھا (۱ سلاطین ۱۷-۱۹) (نہلا کر) (ف) یہہ تیسری دفعہ ذکر آیا ہی کہ مُردوں کو ترتیب اور عزت سے مناسب طور پر گاڑنا چاہئیے دیکھو (۵-۶ و ۸-۲) کو (ف) راقم کا خیال ہی کہ شاگردوں نے جو اُسکو نہلا کر وہاں رکھا تو اسلئے تھا کہ پطرس آکے اُسے دفن کریگا شاید اُنکا خیال بھی یہہ نہو کہ وہ بطور معجزہ جیویگی مگر یہہ کہ رسول کے ہاتھہ سے دفن کیجا وے یہہ دستور آج تک عیسائیوں میں ہی کہ جب کہیں باہر ہوتے ہیں اور کوئی مرجاتا ہی تو اُسے طیار کرکے نزدیک کے خادمان دین کو بلواتے ہیں تاکہ وے آکے بعد دعا اُسے دفن کریں اور یہہ اچھا دستور ہی

۳۸ (۳۸) اور اسلئے کہ لدہ یافہ کے نزدیک تھا اور شاگردوں نے سُنا تھا کہ پطرس وہیں ہے اُس پاس دو مرد بھیجکے درخواست کی کہ ہمارے پاس آنے میں دیر مت کر

(نزدیک تھا) تخمیناً ۱۰ میل (سُنا تھا) کہ پطرس وہاں آگیا ہے اکثر دینداروں کے دل میں بزرگوں کی بہت محبت ہوتی ہے اور بڑی خوشی کرتے ہیں جب بزرگ خادم اُنکے نزدیک آتے ہیں (درخواست کی) یہہ درخواست ادب کی منافی نہ تھی اُنہوں نے ادب سے بلایا تھا محبت اور بزرگی کے طور پر (دو مرد بھیجے تھے) نہ صرف ایک خط اُن آدمیوں نے جاکے اُن کی مصیبت کا ذکر سُنایا ہوگا اور کہ مُردہ طیار رکھا ہے سو بھی کہا ہوگا

۳۹ (۳۹) پطرس اُٹھکے اُن کے ساتھ چلا جب پہونچا اُسے بالاخانے پر لیگئے اور سب بیوائیں روتی ہوئیں اُس کے پاس آئیں اور کرتے اور کپڑے جو ہرنی نے جب اُن کے ساتھ تھی بنائے تھے دکھاتی تھیں

(کرتے اور کپڑے) یہہ وہ کرتے اور کپڑے تھے جو ہرنی نے اپنی زندگی میں رانڈ عورتوں کی خدمت کے لئے طیار کئے تھے شاید وہ کپڑے بیوائیں پہنے ہوئے تھیں اُس کی بخشش سے اور وہی کپڑے روتی ہوئیں پطرس کو دکھلاتی تھیں یہہ کہکے کہ یہہ بی بی بڑی نیک تھی مقدسوں کی خدمت بہت کرتی تھی دیکھو یہہ کپڑے اِسنے طیار کرکے ہم رانڈوں کو دیئے تھے اِسلئے ایسی نیک بی بی کی جدائی کے سبب روتی ہیں (ف) مبارک ہے وہ شاگرد جو دنیا میں مسیحی ایمان کے نیک پھل چھوڑتا ہے وہ نہایت مبارک ہے اوس شریر سے جو بخل اور زردوستی کرکے بہت سا روپیہ بنک میں یا بہت سے زیور گھر میں یا بڑی زمینداری اپنے وارثوں کے لئے چھوڑ مرتا ہے اور نیک یادگاری میں کچھہ بھی نہیں چھوڑتا ہے (ف) عورتوں کا کام دنیا میں یہہ ہے کہ خدمت کریں اور مدد کریں سو ہرنی نے خوب کیا (ف) خدا کے کلام میں بیواؤں اور رانڈوں کی خبرگیری کی بڑی تاکید ہے (اعمال ۶-۱ و ۱ تمطاؤس ۵-۳) سو اچھا کام ہرنی نے اختیار کیا تھا (ف) دیکھو ہرنی کے نیک کاموں اور محبت کی کشش نے بہت سے مقدسوں کو اُسپر ماتم کرنے کو جمع کیا کچھہ حاجت نہیں ہوئی کہ ماتم کرنے کو کرایہ پر لوگ بُلائے جائیں جیسے بے پھل لوگوں کے لئے بلائے جاتے ہیں

۴۰ (۴۰) اور پطرس نے سب کو باہر کرکے اور گھٹنے ٹیک کے دعا مانگی اور لاش کی طرف پھر کے کہا ای طبیتہ اُٹھہ تب اُسنے آنکھیں کھولدیں اور پطرس کو دیکھہ کے اُٹھہ بیٹھی

(باہر کرکے) تاکہ اپنی عزت نہ ہووے تاکہ رونیوالوں کی آواز سے تکلیف نہووے اور خدا کے ساتھہ اکیلا ہو کے بلا روک ٹوک دعا کرے یا پطرس کو وہ مسیح خداوند کا طور یاد آیا جب اُسنے یایر سردار کی لڑکی کو جلایا تھا اور سب کو باہر کر دیا تھا اور پطرس خود اُسکے ساتھہ اندر گیا تھا (لوقا ۸-۴۰ ۵) الیشاع نے بھی ایسا ہی کیا تھا (۲ سلاطین ۴-۳۳) دعا مانگی مگر گھٹنے ٹیک کے یہہ دکھلاکے کہ میری طاقت سے کچھہ نہیں ہوسکتا ہی مگر ساری طاقت اوپر سے ہی مسیح خداوند نے بوقت معجزہ کبھی گھٹنے نہیں ٹیکے کیونکہ قوت اُسکی اپنی تھی کہ وہ خدا تھا ہاں گتسمنی باغ میں دعا کے وقت گھٹنے ٹیکے تھے اور اُسکا سبب یہہ تھا کہ اُسوقت وہ آدمیوں کے گناہوں کو اُٹھائے ہوئے اُنکا وکیل ہو کے اُنکی عوض منت اور جانفشانی میں تھا اور اُسکی انسانیت سب آدمیوں کی طرف سے اُس کی الوہیت کے سامہنے جھکی ہوئی تھی (اُٹھہ بیٹھی) خدا نے پھر اُسکی روح اُسکے بدن میں بھیجدی کیونکہ روح فانی نہیں ہی بلکہ باقی ہی بدن سے نکل گئی تھی اب مسیح خداوند نے پطرس کی دعا کے وسیلہ سے پھر نیا جلال یافہ کی کلیسیا کو دکھلایا

۴۱ (۴۱) اور اُسنے ہاتھہ دیکر اُسے اُٹھایا اور مقدسوں اور بیواؤں کو بُلا کے اُسے زندہ اُنکے آگے کھڑا کیا

(اُٹھایا) جیسے خداوند نے اِس پطرس کی ساس کو اُٹھایا تھا (مرقس ۱-۳۱) (کھڑا کیا) یعنے کچھہ کمزوری نہیں رہی زندگی بھی آگئی اور قوت چلنے پھرنے اور کھڑے ہونے کی بھی فوراً آگئی خدا کی طرف سے جب صحت عنایت ہوتی ہی تو پوری اور کامل صحت ملتی ہی معجزوں کے وقت یہی حال ہوا ہی ہاں جب بوسیلہ انتظام عالم کے وہ صحت بخشتا ہی تب انتظام عالم ہی کے موافق بتدریج طاقت دیتا ہی اور جب معجزہ کے طور پر صحت دیتا ہی تب پوری صحت خلاف عادت فوراً دیتا ہی (ف) کتنی خوشی اُسوقت مقدسوں میں ہوئی ہوگی نہ صرف اِسبات سے کہ طبیتہ پھر جی اُٹھی مگر اِس بات سے زیادہ یہہ خوشی تھی کہ مسیح جسکے ہم شاگرد ہیں وہ حقیقی اور زندہ خدا ہی اور ہم پر بہ توجہہ تمام مائل ہی یہہ بھی بڑی خوشی ہی جو آج تک عیسائیوں میں موثر ہی اِسی سے ہمارے ایمان کی جڑ سرسبز ہی

۴۲ (۴۲) اور یہہ سارے یافہ میں مشہور ہوا اور بہتیرے خداوند پر ایمان لائے

(ایمان لائے) یعنے اور لوگ بھی بہت سے عیسائی ہوگئے یہہ جانکے کہ الہٰی قدرت مسیح میں ہے اور مسیح خداوند خدا ہے

۴۳ (۴۳) اور یوں ہوا کہ وہ کئی دن یافہ میں شمعون نام دباغ کے یہاں رہا

(کئی دن) اِسلئے رہا کہ خداوند نے وہاں اُسکے کام کے لئے دروازہ کھولا کہ لوگ ایمان لانے کو آنے اور شاگرد ہوئے اور شاگردوں کو تعلیم بھی دی (ف) عیسائی معلمان کو چاہئے کہ جہاں خدا اُنکے لئے دروازہ کام کا کھولے وہاں کچھہ عرصہ تک رہیں تاکہ تخم ریزی کریں جیسے یہاں معجزے سے زمین کی طیاری ہوئی اور کلام کا بیج بونے کا موقع ملا (شمعون دباغ) اِس شخص کا گھر ذرا شہر سے باہر تھا کیونکہ یہہ پیشہ ذرا نفرتی ہے مردار جانور کے چمڑے بھی وہاں درست کئے جاتے ہیں اِسلئے اُسکا گھر باہر تھا سمندر کے کنارہ پر (۱۰-۶) (ف) دیکھو پطرس کی فروتنی اور محبت غریب بھائیوں سے کہ اُسکے گھر کو پسند کیا اور اسوقت اُن خاومان دین کا حال بھی دیکھو کہ جو بڑے بڑے امیر لوگوں کے گھروں میں آکر سکونت کرتے ہیں اور غریبوں کے گھروں میں اُترنے سے شرم کھاتے ہیں یہہ مغروری کی روح ہے نہ مسیح کی روح اسیواسطے اُن لوگوں کی تعلیم سے بھی مغرور عیسائی پیدا ہوتے ہیں (ف ۲) خدا نے بھی پطرس کے دل میں ڈالا کہ اُس غریب حقیر پیشہ والے کے گھر میں وہ رہے کیونکہ خدا کو منظور تھا کہ کرنیلیوس صوبہ دار امیر پطرس کو وہاں سے بلاوے تاکہ کرنیلیوس بھی فروتنی سیکھے اور نہ سمجھے کہ خدا کے لوگ جو حقیقی عزت دار ہیں وہ نہ صرف شریفوں اور امیروں ہی میں ہیں بلکہ شعر خاکساران جہاں را بحقارت منگر ✦ توچہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد ✦ دیکھو خدا کا بیٹا جب عرش مجید سے اُترکر دنیا میں آیا تو سرائے کے اصطبل میں آکر زینت بخش ہوا تاکہ ہمیں فروتنی سکھلاوے

دسواں باب

۱ (۱) اور قیصریہ میں کرنیلیوس نام ایک مرد تھا اُس پلٹن کا صوبہ دار جو اتالیانی کہلاتی تھی

اب خدا کلیسیا کا نیا دروازہ کھولتا ہے جس میں غیر قوم بھی داخل ہوں اور یہودی اور غیر قوم بغیر ختنہ جسمانی کے برابر

ہوجاویں یہہ بڑا بھید ہے کہ غیر قومیں بوسیلہ انجیل میراث میں شریک ہوویں (افسی ۳-۳ و ۶) اِس سے پہلے بھی انجیل کی غیر قوموں میں منادی کی گئی تھی کیونکہ بعد شہادت ستیفان کے غیر قوموں کے درمیان منادی شروع ہوگئی تھی مگر اب خاص طور پر غیر قوموں کے درمیان اِسکا شروع ہوتا ہے چنانچہ آیات آئندہ سے معلوم ہوگا (ف) یہہ بہت خوب ہوا کہ پطرس یہودیوں کے لئے رسول اللہ تھا اُس کے ہاتھہ سے غیر قوموں کے لئے دروازہ کھولا اگر پولس یہہ دروازہ کھولتا تو شاید وہ یہودی جو اُسکے بڑے دشمن تھے بڑی پھوٹ ڈالدیتے مگر جیسے کہ پنتکوست کے دن پطرس کے وسیلہ سے یہود کے لئے دروازہ کھولا گیا تھا اسیطرح اب پطرس ہی کے وسیلہ سے غیر قوم کے لئے دروازہ کھلتا ہے کہ وہ شخص جس کی نسبت پیشگوئی ہوئی تھی کہ میں تجھپر اپنی کلیسیا قایم کرونگا ہر دو قوم کے لئے دروازہ کھولنے کا باعث ہووے (ف) فیلبوس ڈیکن قیصریہ میں رہتا تھا (۸-۴۰) خداوند نے نہیں کہا کہ فیلبوس کو بُلا کے اُس سے بپتسمالے مگر کرنیلیوس کو حکم دیا کہ پطرس کو بلاوے اِس میں یہی بھید تھا کہ پطرس کے ہاتھہ سے اِس غیر قوموں کے پنتکوست کا شروع ہووے (قیصریہ) اِسکا ذکر (اعمال ۸-۴۰) کی ذیل میں دیکھو یہہ شہر ملکی انتظام کا پایہ تخت تھا جیسے یروشلم دینی انتظام کا پایہ تخت تھا ایک عرصہ کے بعد یہی شہر قیصریہ یوسیبیوس مصنف کا مسکن ہوا تھا (ف) دیکھو وہ انجیل جسے بے علم لوگوں نے سنائی اُس نے دونوں پایہ تختوں کو اپنے قبضہ میں کرلیا اور اسیطرح دارالعلوم عقلیہ یعنے یونان کے اتھینی شہر کو اور روم کے پایہ تخت کو بھی قابو کیا اور اُس دن سے آج تک یہہ انجیل دنیا کو دباتی چلی جاتی ہے پر اِسی طرح بڑھتی ہے جیسے درخت آہستہ آہستہ بڑھتے جاتے ہیں (اُس پلٹن کا صوبہ دار جو اتالیانی کہلاتی تھی) دیکھو غیر قوم میں کا پہلا پھل رومی سپاہیوں میں سے ظاہر ہوتا ہے یہہ آدمی نسل سے رومی تھا شاید فیلکس حاکم کے گارڈ میں وہ پلٹن تھی (۲۳-۲۴) (ف) ایک مثل مشہور ہے کہ دینداری کا بھروسہ سپاہیوں پر نہیں ہے دیکھو کہ یہہ قول ہر جگہ درست نہیں ہے خدا کے قول ہر جگہ درست نکلتے ہیں پر آدمیوں کے بنائے قول ہر حال میں درست نہیں ہوتے ہیں انجیل میں ہر کہیں جہاں صوبہ داروں کا ذکر آیا ہے نیکی کے ساتھہ آیا ہے (متی ۸-۵ لوقا ۷-۲ و ۲۳-۴۷ و اعمال ۲۷-۳) ملک پنجاب میں ہنری لارنس صاحب اور ایڈورڈ صاحب اور لیک صاحب اور ٹیلر صاحب اور پشاور میں دلاور خان یہہ لوگ سپاہی تھے اور دیندار تھے اور بہت سپاہی جگہ بہ جگہ دیندار دیکھے گئے ہیں (ف) ہاں بہت سے سپاہی ہیں جو اپنی خدمت کے برخلاف ظلم کرتے ہیں اور لوٹتے ہیں اور بدی میں مشغول رہتے ہیں اور خدا سے بے پرواہی دکھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم سپاہی ہیں ہمیں دینداری سے کیا کام دینداری کرنا اور لوگوں کا کام ہے نہ ہمارا مگر یاد رکھنا چاہئے

کہ سپاہی کا کام ہی کہ ملک میں اُسکے وسیلہ سے حفاظت ہووے یہہ تو بڑی نیکی کا کام ہی اور دینداری ہرگز اِسکے مانع نہیں ہی بلکہ دیندار سپاہی یہہ کام بہت اچھی طرح سے کرتا ہی

۲ (۲) اور وہ اپنے سارے گھرانے سمیت دیندار اور خداترس تھا اور لوگوں کو بہت خیرات دیتا اور نت خدا سے دعا مانگتا تھا

اگرچہ رومی تھا تو بھی دیوتاؤں کو چھوڑ بیٹھا تھا (دیندار تھا) اگرچہ نامختون تھا تو بھی ہیکل کے دروازہ کا نومرید تھا (ف۱) نوح کے سات حکم مشہور تھے اور لوگ کوشش کرکے چاہتے تھے کہ اُنہیں مانیں اور اُنکے ماننے سے دیندار کہلاتے تھے (۱) حقیقی خدا کی بندگی کرنا چاہئے نہ بتوں کی (۲) کسی طرح کی بت پرستی نہ کرنا (۳) خونریزی نہ کرنا (۴) زناکاری سے بچنا (۵) لوٹ مار اور چوری سے بچے رہنا (۶) انصاف کرنا (۷) ایسا کرنا جیسے چاہتے ہو کہ لوگ تم سے کریں (ف۲) ہندوستان میں بھی ایسے بہت لوگ ہیں جو یہہ کہتے ہیں کہ بھائی ہم تو کسی جھگڑے میں دخل دینا نہیں چاہتے ہمتو خدا کو واحد جانتے ہیں اور جہاں تک ہوسکتا ہی نیکی کرنا چاہتے ہیں مگر اُنہیں یاد رکھنا چاہئے کہ اُنہیں یہی بس نہیں ہی کرنیلیوس کیواسطے یہی کافی نہ تھا مگر اُسے کچھہ اَور بھی سیکھنا ضرور تھا اور عقلاً بھی یہہ بس نہیں ہی آدمی کو کچھہ اَور بھی چاہئے اتنی بات سے جان بچ نہیں سکتی (گھرانے سمیت) ایسا تھا نہ صرف آپ دیندار اور خداترس تھا بلکہ گھرانے کو بھی ایسی تعلیم دی تھی اکثر اچھے لوگ اپنے گھرانے کو بھی اچھا بناتے ہیں تو بھی یہہ خدا کی بخشش ہی کہ آدمی کا گھرانا اچھا ہووے بہت لوگ اچھے ہیں پر اُنکے گھرانے میں لوگ بُرے ہوتے ہیں اور ہرگز اُنکا قصور نہیں پر یہہ خدا کی بخشش ہی (ف۱) آدمی پر واجب ہی کہ اپنے گھرانے کو بھی دینداری سکھلاوے اور نیک چلن چلاوے کیونکہ گھر کا مالک اُن سب جانوں کا ذمہ دار ہی جو اُسکے ساتھہ خدا نے کی ہیں (یشوعہ ۲۴-۱۵) میں اور میرا گھرانا جو ہیں سو خداوند کی بندگی کرینگے پھر ابراہیم کے حق میں لکھا ہی (پیدایش ۱۸-۱۹) میں اُسکو جانتا ہوں کہ وہ اپنے بیٹوں اور اپنے بعد اپنے گھرانے کو حکم کریگا اور وے خداوند کی راہ کی نگہبانی کرکے عدل و انصاف کرینگے دیکھو داروغہ جیلخانہ نے معہ اپنے گھرانے کے بپتسما لیا (اعمال ۱۶-۳۴) فوراً اپنے ساتھہ خاندان کو بھی شریک کیا (ف۲) سچی دینداری ہمیشہ اپنے ساتھہ خاندان کو بھی شریک کرتی ہی مگر وہ جو نام کے ہیں جنہیں زندگی نہیں ہی وہ خاندان سے بے پرواہ ہوکے اُن کی جانیں برباد کرنے کے باعث ہوتے ہیں (ف۳) یہہ صوبہ دار پہلے رومی بت پرست آدمی تھا اپنی بت پرستی چھوڑکے اور اُس سے بیزار ہوکے اسرائیل کے دین کی طرف متوجہ ہوا یعنے

داخلی یہودی تھا اور اُسنے اچھا کیا کیونکہ جو کچھ بہتر تھا اُسے مانا مگر اُسکو کچھ اور بھی سیکھنا واجب تھا اور وہ یہہ تھا کہ یسوع مسیح کو پہچانے جو یہودی دین کی جان ہی (ف) دیکھو طبریوس وکیلی گیولا جو دونوں نہایت شریر قیصر تھے اُنکے عہد میں بھی ایسے لوگ دنیا میں تھے کہ خدا کو چاہتے تھے اور جو مناسب جانتے تھے سو کرتے تھے ایسے لوگونکو ہمیشہ خداتعالی زیادہ روشنی دیتا ہی ہر زمانہ میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جنکی طبیعتیں بھلائی کی طرف مایل ہیں اور ایسے بھی لوگ کثرت سے ہیں کہ جنکے دل شرارت پر سخت مایل ہیں اگر وے توبہ نکریں تو بدی پر بدی جمع کرکے مرجاتے ہیں (ف) صوبہ دار نیک شخص تو تھا اور دعا بھی کرتا تھا کہ روشنی پاوے مگر وہ نیکی جو خدا کو مقبول ہی آدمی کے دل سے نہیں نکلتی ہی دل سے صرف بدی نکلتی ہی ضرور ہی کہ نیکی کسی دوسری جگہ سے نکلے وہ خدا کی روح ہی (گلاتی ۵-۱۹ سے ۲۲ تک) دیکھو کہ جسم میں سے کیا نکلتا ہی اور خدا کی روح میں سے کیا آتا ہی (بہت خیرات دیتا تھا) جیسے ایک اور صوبہ دار نے بھی کیا تھا (لوقا ۷-۵) اور کن لوگوں کو دیتا تھا- یہودیوں کو جو دین کے معلم تھے اور غیر لوگوں کو بھی جو محتاج تھے اور یہہ تو جایز ہی کہ جو لوگ روحانی چیزیں بوتے ہیں وہ جسمانی چیزیں کاٹیں (اقرنتی ۹-۱۱) اسلئے سب لوگ اُسکی عزت کرتے تھے (دعا کرتا تھا) یعنے ہر بندگی کے وقت پر جماعت میں دعا کے لئے جاتا تھا یا اُنکہ ہر وقت اُسکا دل دعا کے لئے مستعد تھا اور وہ روزہ بھی رکھتا تھا (آیت ۳۰) بھلے لوگ وہ سب کام کرتے ہیں جو خدا چاہتا ہی اور جنکی ہدایت اُسکے کلام میں ہی (ف) یہہ بات قابل یقین کے ہی کہ ہر ایک جو لایق ہی وہ پاتا ہی کبھی لایق آدمیوں کو خدا محروم نہیں رکھتا (حکایت) شہر لانیس کا اُسقف جسکا نام یوفیٹس تھا جو ارنیئوس کا قایم مقام گذرا ہی کسی نے اُس سے پوچھا کہ عیسائیوں کا خدا کون ہی اُسنے جوابدیا کہ اگر تو لایق ہی تو اُسے جانیگا- خدا سب کے دلوں کو جانتا ہی کہ کیسے ہیں جس دل میں خدا کے لئے خواہش ہی خدا اُسپر ظاہر ہوتا ہی ورنہ ہزاروں ہیں جو دینداری کے دعوے کرتے ہیں اور منصفانہ تقریریں بھی سُناتے ہیں پر اُن کے دل خدا سے دور ہیں وہ عیاش یا شکم پرور یا دنیاوی عزت کے طالب ہیں اور کچھ نہیں پاتے یہہ صوبہ دار لایق آدمی تھا

۳ (۳) اُس نے رویا میں دن کی نویں گھڑی کے قریب صاف دیکھا کہ خدا کا فرشتہ اُس کے پاس آیا اور اُسے کہنے لگا ای کرنیلیوس

(نویں گھڑی) یعنے شام کے (۳) بجے (اعمال ۳-۱) کے ذیل میں دیکھو کہ یہہ وقت شام کی قربانی اور شام کی

نماز کا وقت تھا (ف) دیکھو دعا کا وقت فضل کا حقیقی وقت ہی اُسوقت خدا کے فرشتے خوشی سے اُترتے ہیں پس ای بھائیو دعا کے وقت کو حقیر نہ جانو اُسمیں خدا کی طرف دل لگاؤ

(۴) پر اُسنے اُسپر نظر کر کے اور ڈر کے کہا ایخداوند کیا ہی اُسنے اُسے کہا تیری دعائیں اور خیرات یادگاری کے لئے خدا کے حضور پہونچیں

(ڈر کے کہا) لوگ فرشتوں سے ڈرتے ہیں جسم کی کمزوری کے سبب اور اپنی روح کی آلودگی کے باعث (ف۱) جہاں گناہ ہی وہاں خوف ہی ارواح سے (ف۲) جانور بھی فرشتوں سے ڈرجاتے ہیں (گنتی ۲۲-۲۵) بلعام کی گدھی فرشتہ کو دیکھکے دیوار سے جا اَڑی تھی - اِسکا سبب بھی وہی اِنسان کا گناہ ہی جس سے جانور بلکہ سب زمین لعنتی ہوئی ہی اور چونکہ فرشتہ جلال اور روشنی میں ہی تو اُس کے جلال سے ہمارا اندھیرا ڈرتا ہی گناہ کے بعد انسان میں خوف آگیا ہی دیکھو جب خدا نزدیک آیا تو انسان اُس سے بھی ڈر گیا جو حقیقی باپ ہی (پیدائش ۳-۱۰) اور روح بھی کانپتی ہی (پہونچیں) دیکھو نیک لوگوں کی دعائیں اور خیرات خدا کے حضور یادگاری کے لئے پہونچتی ہیں اُسے معلوم ہی کہ کہاں تک دعا ہوئی اور کس نے کی ہی اور کیا مانگتا ہی مبارک ہی وہ انسان جسکی دعائیں خدا تک پہونچتی ہیں خدا تو سب کی سُنتا ہی مگر یہہ سُننا اور مطلب رکھتا ہی یعنے مقبولیت کا درجہ دکھلاتا ہی کہ خدا تیری اُن دعاؤں پر متوجہ ہوا (ف۱) خیرات اور دعا یہہ دو کام ہیں اور اکثر اکٹھے ہوتے ہیں دعا سے انسانی روح کا ہاتھہ خدا کی طرف پھیلتا ہی اور خیرات سے اُسکی روح کا دوسرا ہاتھہ مسکین اور محتاج کی طرف پھیلتا ہی اور جب آدمی کے ہاتھہ یوں پھیلتے ہیں تب وہ مورد رحمت الٰہی ہو جاتا ہی اور یہہ پاک خوشبو ہی اللہ کے سامہنے (احبار ۲-۲ مکاشفات ۸-۱۳) پھر دیکھو داؤد کیا کہتا ہی (۱۴۱ زبور ۲) میری دعا تیرے حضور بخور کیطرح پہونچائی جاوے (ف۲) اسمقام پر پہلے خیرات کا ذکر ہی پیچھے دعا کا کرنیلیوس کا زور خیرات پر بہت تھا اور یہہ نشان بہت اچھا ہی کیونکہ دل جو زر کی اُلفت میں پھنسا ہی جب خدا کے لئے زر کو اپنی خوشی سے چھوڑ دیتا ہی تو جانو کہ اُسکی آزادگی ہوئی اور اب وہ حضوری کے لائق ہی پر وہ لوگ جو ہاتھہ سے پیسہ نہیں چھوڑتے اگرچہ منہہ سے ہزار دعائیں کریں وہ نالائق مکار ہیں وے خدا سے زیادہ زر کو پیار کرتے ہیں (ف۳) مسیح خداوند نے اپنی تعلیم میں آپ خیرات اور دعا کو جمع کر دیا ہی (متی ۶-۱ و ۵) اور رسولوں نے بھی ایسا کیا ہی (۱ قرنتی ۱۶-۱ و ۲) دعائیں خیرات کے ساتھہ یہہ ہماری قربانیاں ہیں جو مسیح میں ہو کے خدا کو پسند ہیں (عبرانی ۱۳-۱۶) پس ای بھائیو جب خدا نے خیرات اور دعا کو جمع کر دیا ہی تو چاہئے کہ کوئی آدمی اُنہیں جُدا نہ کرے (ف۴) لوقا نے اِس مقام پر خیرات کا نام پہلے

لیا اُسکے بعد دعا کا ذکر کیا ہے مگر وہ فرشتہ جو کرنیلیوس سے بولا وہ پہلے دعا کا نام لیتا ہے اور پیچھے خیرات کا اسکا سبب یہہ ہے کہ خدا کی نظر انسان کے دل کی طرف پہلے ہے اور انسان کی نظر آدمی کے کام کی طرف پہلے ہے (ف) ہمارے کام یعنے دعا و خیرات وغیرہ جو نیکی کے کام ہیں اگرچہ اس لایق ہرگز نہیں ہیں کہ اُنکے وسیلہ ہم نجات پاسکیں یا اُنکا کچھہ ثواب حاصل کرکے ہم نہال ہوجاویں تو بھی یہہ کام اسبات کا نشان ہیں کہ دل میں فضل نے اثر کیا ہے ہماری نجات صرف مسیح سے ہے اور ہماری نیکیاں مسیحی ایمان کا پھل ہیں اور ہم نیکی کا کچھہ بدلا نہیں چاہتے تو بھی نیکی کرتے ہیں اسلئے کہ ہم مسیح کے ہیں جو حقیقی نیک ہے

(۵) اور اب یافہ میں آدمی بھیج کہ شمعون کو جو پطرس کہلاتا ہے بُلالاویں ۵

دیکھو جسنے کہا کہ سوروں کے آگے موتی نہ پھینکو وہی اپنے بندوں کو نیک لوگوں کے پاس بھیجدیتا ہے پس سب غیر قوم سور و کتے نہیں ہیں اور نہ سب کی طرف جانا منع ہے بلکہ خدا اپنے لوگوں کو ہر قوم میں سے نکال لیتا ہے (یافہ) یہہ وہی جگہ ہے جہاں سے یونس نے سواری کی تھی کہ خدا کی حضوری سے بھاگ جاوے (یونہ ۱-۳) اسی جگہ اب خدا کا بندہ طیار ہے کہ غیر قوموں کی طرف برکت لیکر آوے (پطرس کو بُلالاویں) یعنے آدمی جاکے بلالاویں کچھہ ضرور نہیں ہے کہ یہہ فرشتہ آپ اُسے جاکے بھیجدیگا بلکہ لوگ جاویں تاکہ نئی پیدایش ایمانسے انتظام الہی کے موافق حاصل کریں (ف) دیکھو خدا کا فرشتہ وسایل نجات کی طرف اُبھارتا ہے جیسے مسیح کے سب شاگرد بھی اُبھارتے ہیں اور سب پیغمبر بھی اُبھارتے تھے اور خدا بھی اُبھارتا ہے پس وسایل نجات کچھہ ناکارہ چیز نہیں ہیں (ف) نجات کا وسیلہ صرف کلام الہی ہے یعنے بیل کوئی آدمی فرشتے کے خواب پر اپنی نجات کو موقوف نہ سمجھے نجات بوسیلہ کلام کے مسیح سے ہے (ف) کرنیلیوس سے نہیں کہا کہ تو پطرس کے پاس جا بلکہ پطرس کو اُسکے پاس بُلایا جاتا ہے اور اُسکا سبب یہہ ہے کہ انجیل آپ لوگوں کی طرف آتی ہے لوگ اُس کی طرف نہیں جاتے ہیں مگر جب وہ آوے تو چاہئے کہ قبول کریں ورنہ ہلاک ہونگے انجیل ہر ملک میں ہر شہر میں ہر گھر میں جاتی ہے اور عیسائیوں کو چاہئے کہ آپ جاویں یہہ توقع نرکھیں کہ وہ آوینگے

(۶) اور وہ شمعون نام کسی دباغ کے یہاں جسکا گھر سمندر کے کنارہ ہے مہمان ہے وہ تجھے بتاویگا جو کچھہ کہ کرنا تجھہ پر واجب ہے ۶

(۹ - ۱۱ و ۴۳) کو اُسکے ساتھہ ملاکے دیکھو کہ خداوند ہمیشہ جانتا ہی کہ میرا نوکر کہاں ہی کس گھر میں کس محلہ میں کس شہر میں وہ سب کچھہ جانتا ہی کہ وہ کہاں ہی یہی صفت عالم الغیب کی مسیح میں تھی کیونکہ مسیح خدا بھی تھا (مرقس ۱۴ - ۱۳ و ۱۴) (ف) شمعون کسی دباغ کے یہاں مہمان ہی دیکھو پطرس کے لئے دباغ کا گھر کافی تھا اتنی شان شوکت کے بعد کہ جب اُسکے وسیلہ سے ہزاروں جی اُٹھی تھی مگر پطرس کے قایم مقام ہونے کے جو پاپا صاحب مدعی ہیں اُنہیں ایک بڑا محل رہنے کو چاہئے جبکہ کچھہ معجزہ بھی نہیں دکھلا سکتے پر یہہ شوکت دنیاوی ہی اور یہہ ہمارا اعتراض نہ صرف پاپا صاحب پر ہی بلکہ سب پادریوں کی نسبت بھی ہی جو شوکت دنیاوی کے طالب ہیں (وہ بتاویگا) یعنے تیری ساری دعائیں اور خیرات نجات کے لئے کافی نہیں ہیں بغیر مسیح خداوند کے کفارہ کے اگر تو آسمان پر جانا چاہتا ہی اور یہہ کہ ابدی سلامتی کا مُنہہ دیکھے تو چاہئے کہ مسیح پر ایمان لاوے اِسطرح سے جیسے انجیل میں مرقوم ہی جو پطرس تجھے بتلاویگا یہہ وہی راہ ہی جسکو ہر کہیں بُرا کہتے ہیں اور جسپر پولوس بھی ایذا دینے کو گیا تھا (ف) دیکھو بھائیو کرنیلیوس کیسا نیک آدمی تھا کہ اُسکی نیکیاں اوپر مذکور ہیں تو بھی وہ اپنی نیکیوں سے بچ نہیں سکتا تھا اُسے ضرور تھا کہ مسیح پر ایمان لاوے تب حیات کا مُنہہ دیکھے افسوس اُن آدمیوں پر جو کرنیلیوس کے برابر نیک نہیں ہیں تو بھی اپنی نیکی پر نجات کا بھروسہ رکھتے ہیں وہ فریب خوردہ لوگ ہیں

۷ (۷) اور جب فرشتہ جس نے کرنیلیوس سے باتیں کیں چلا گیا تھا اُس نے اپنے نوکروں میں سے دو کو اور اُن میں سے جو سدا اُس کے ساتھہ رہتے تھے ایک دیندار سپاہی کو بُلاکے (۸) اور ۸ سب باتیں اُنسے بیان کرکے اُنہیں یافہ میں بھیجا

کرنیلیوس کا ایمان اس سے اور بھی ظاہر ہوا کہ اُس نے ہدایت الٰہی کی فوراً تعمیل کی اور وقت کو ضائع نہیں کیا (ف ۱) چاہئے کہ لوگ وقت کو ضائع نہ کریں جب موج کا فایدہ نظر آوے اور ایک ہدایت کان تک پہونچے کہ اسبات کے کرنے سے فایدہ روحانی ہی تو ہرگز دیری نہ کریں دیری کرنا سست لوگوں کا کام ہی (ف ۲) تین آدمیونکو کرنیلیوس نے بھیجا دو اپنے نوکر اور ایک دیندار سپاہی سرکاری کو اور یہہ دیندار سپاہی اُن لوگوں میں سے تھا جو سدا اُسکے ساتھہ رہتے تھے دیکھو دیندار لوگ ہمیشہ اپنے ساتھہ دینداروںکے رکھنے سے خوش ہیں دینداروں کے دل کا میل دینداروںکے ساتھہ ہی جیسے شریر لوگ ہمیشہ شریروںسے خوش ہیں (ف ۳) کرنیلیوس خدا کے حکم مانتا ہی کرنیلیوس کے نوکر اُسکا حکم مانتے ہیں وہ جو خدا سے ڈرتا ہی خدا سے ڈرنیوالے نوکر بھی پاس رکھتا ہی اور یہہ لوگ کرنیلیوس کے دلی دوست تھے اِسلئے اُسنے اُنسے سب باتیں بیان کیں

اگر عام نوکروں میں سے کسیکو بھیجتا تو صرف یہہ کہتا کہ یافہ میں فلاں جگہ جاویں اور فلاں شخص کو بلا لاویں مگر وہ خاص دوست ولی تھے تب اُنسے فرشتہ کی باتونکا بھی ذکر کیا (ف۲) کیسا مضبوط ایمان اِسمیں تھا کہ اُسنے خوب یقین بھی کر لیا کہ ضرور یہہ سچا رویا ہی اور فرشتہ آیا تھا اور پطرس ضرور وہاں ملیگا۔ نہیں کہا کہ خواب خیال ہی لوگونسے کیوں ذکر کروں ایسا نہو کہ وہ ٹھٹھہ ماریں

۹ (۹) دوسرے دن جب وے راہ میں چلے جاتے اور شہر کے نزدیک پہونچے تھے پطرس چھٹی گھڑی کے قریب کوٹھے پر دعا مانگنے چڑھا

(۹ سے ۱۶ تک) اب پطرس کی رویا کا ذکر ہی جو اُسنے غیر قوم کی نسبت دیکھا (یافہ) شہر قیصریہ سے (۳۰) میل تھا دوسرے دن وہ لوگ پہونچے (چھٹی گھڑی) یعنے بارہ بجے دنکے (ف) بزرگوں کا دستور کچھہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ تین دفعہ دن میں دعا کیا کرتے تھے (زبور ۵۵-۱۷) شام کو اور صبح کو اور دوپہر کو میں فریاد کرونگا اور نالہ کرونگا سو وہ میری آواز سن لیگا (دانیال ۶-۱۰) دن بھر میں تین مرتبہ گھٹنے ٹیک کر خدا کے حضور جسطرح سے آگے کرتا تھا دعا اور شکرگذاری کرتا رہا۔ شاید اسی دستور پر پطرس دوپہر کی دعا مانگنے کو کوٹھے پر گیا (ف۱) واضح ہو کہ جو کوئی آدمی دینداری میں ترقی اور روح میں بڑھنا چاہتا ہی اور یہہ کہ خدا کی رفاقت حاصل کرے اور برکت الہٰی اُس کے شامل حال رہے اُسے لازم ہی کہ اِسکا ورد کرے اور اپنی تنہائی کی دعاؤنکا یہہ خاص وقت مقرر کرے کہ دن بھر میں تین بار یعنے صبح و شام و دوپہر کو ہمیشہ دعا کیا کرے تب وہ کچھہ دیکھیگا (ف۲) مجھے معاف کریں میں جہاں کہیں اچھی بات دیکھتا ہوں اُسے پسند کرتا ہوں بعض ہمارے مخالف گرجوں کا دستور ہی کہ صبحکو اور دوپہر کو اور شام کو گھنٹہ بجا دیتے ہیں لوگوں کو یہہ بات یاد دلانے کے لئے کہ دعا کا وقت ہی اور یہہ نہایت اچھی بات ہی (ف۳) پطرس دعا کے لئے چھت پر چڑھگیا یہہ نمونہ ہی اسبات کا کہ جب دعا کا وقت آوے یا جب دعا کے لئے دلمیں تحریک پیدا ہو تو جیسا موقع خلوت کا ہاتھہ لگے اُسی کو قبول کریں اور دعا میں مشغول ہوں (ف۴) وہ جو منادی کا کام کرتے ہیں اُنہیں لازم ہی کہ خدا کے ساتھہ خلوت میں ہمیشہ باتیں کیا کریں تاکہ آسمانی انوار سے بھرے رہیں اور دوسروں کو منور کر سکیں

۱۰ (۱۰) اور اُسے بھوکھہ لگی اور چاہا کہ کچھہ کھاوے پر جب وے طیار کر رہے تھے وہ حالت وجد میں پڑا

اُسوقت خدا اُسے کچھہ دکھلانا چاہتا تھا تاکہ کچھہ سمجھاوے اگرچہ لوگ اُسکے لئے کھانا طیار کر رہے تھے پر اُس

باطنی غذا کی طیاری پطرس کے لئے یہہ تھی کہ وہ بھوکھا تھا (ف) کھانا رغبت سے کون کھاتا ہی وہ جو بھوکھا ہی روحانی غذا سے سیری کسکو حاصل ہوتی ہی اُسے جو بھوکھا ہی مبارک وے جو راستبازی کے بھوکھے اور پیاسے ہیں یہہ خدا کی بڑی رحمت ہی کہ آدمی میں بھوکھہ پیدا ہو تا کہ سیکھے اور ہضم کرے (وجد) میں پڑا یعنے دنیا کی پہچان جاتی رہی اور نادیدنی چیزوں کو دیکھنے لگا (ف) بیبل میں سات طرح پر خدا ظاہر ہوا ہی (۱) خواب میں (۲) بیداری میں (۳) نیم خفتہ ہونے کی حالت میں (۴) آسمانی آواز سے (۵) اوریم وتومیم سے (۶) کان میں کچھہ الہٰی تقریر کی القا سے (۷) وجد کی حالت میں لیکن اونٹ کی طرح چلانا بیماری کا نشان ہی نہ وجد کا

۱۱ (۱۱) اور اُسنے آسمان کو کھلا اور کسی چیز کو بڑی چادر کی مانند جو چاروں کونوں سے بندھی تھی زمین کی طرف لٹکتے اور اپنے پاس آتے دیکھا

(کسی چیز کو) جس لفظ کا یہہ ترجمہ ہی اُسکے اصلی معنے ہیں (برتن لشکل کتانی چادر کے جسے کیڑا نہیں کھاتا) (ف۱) یہہ چیز عام کلیسیا کا نمونہ تھا (ف۲) یہہ چیز آسمان سے آتی دیکھی اِسلئے کہ کلیسیا خدا سے ہی اُسنے اُسے جمع کیا (ف۳) اُس چیز کے چار کونے تھے اُس سے مراد چار سمت کے لوگ ہیں (لوقا ۱۳-۲۹) پورب اور پچھم اور اُتر اور دکھن سے آوینگے اور خدا کی بادشاہت میں کھانے بیٹھینگے (ف۴) اُسکے کونے بندھے تھے یعنے الہٰی قدرت سے اور محبت سے بندھے ہوئے تھے (ف۵) یہہ چیز جب دیکھی گئی تو آسمان بھی کھلا ہوا نظر آیا کیونکہ آسمان جو آدم کے گناہ کے سبب آدمیوں پر بند تھا مسیح کے سبب سارے ایمانداروں کے لئے خواہ یہودی ہو خواہ غیر قوم کھل گیا ہی مسیح کے بپتسما ہی کے بعد وہ کھل گیا تھا اور ابتک کھلا ہی ساری کلیسیا پر

۱۲ (۱۲) اُس میں زمین کے سب قسم کے چارپائے اور جنگلی جانور اور کیڑے مکوڑے اور ہوا کے پرندے تھے

(پاک ناپاک چرندے پرندے کیڑے مکوڑے) اِنسے مراد دنیا کی سب قومیں ہیں یعنے کل بنی آدم جو اپنی اپنی عارضی حالت کے سبب جدائیوں کی شکل پیدا کر گئے ہیں اور اُنکی عادات کے باعث اُن کے جدے جدے نام ہوئے ہیں اب وہ سب اکٹھے نظر آئے اُس چادر میں جو آسمان سے اُتری تھی (ف) یہودی آپ کو پاک اور غیر قوموں کو ناپاک جانتے تھے لیکن اب مسیح میں بالکل فرق جاتا رہا سب ایمان کے وسیلہ مسیح میں ہو کے پاک اور مقدس لوگ

ہیں اور سب بھائی ہیں (ف۲) خداوند یسوع مسیح کا لاکھہ لاکھہ شکر ہو کہ اُسنے نہ صرف ہمیں حیات ابدی بخشی مگر ہمارا عار بھی دفع کیا اور مغروروں کے غرور کو توڑ ڈالا اور غریبوں حقیروں کو بڑی عزت بخشی اور سب فرق دور کردیئے صرف ایمان اور بے ایمانی کا فرق باقی رہا جو حقیقی فرق ہی عارضی فرق سب اُڑ گئے (ف۳) پطرس جو پہلے مچھوا تھا اُسے سب تو موں کا مچھوا بنایا کہ وہ کاہن ہووے اور سب کو مسیح میں خدا کے لئے ایک زندہ قربانی بنا وے

۱۳ (۱۳) اور اُسے آواز آئی کہ ای پطرس اُٹھہ ذبح کر اور کھا

(کھا) یعنے اپنے بدن کا حصہ بنا رفاقت و یگانگت سے (حزقیل ۳-۱) ای آدم زاد جو کچھہ تونے پایا سو کھا اس طومار کو نگل جا (مکاشفات ۱۰-۹) لے اور اُسے کھا جا (ف) کتاب کھانے سے یہہ مراد ہی کہ اُسکی باتیں تمہاری روح کی غذا ہو ویں اور یوں روح کا حصہ ہوں اس سے یہہ سب جانور جو کھانے کا حکم ہی اُس کے یہہ معنے ہیں کہ مسیح کے بدن میں شامل ہو جاویں ای پطرس تو کلیسیا کا نمونہ ہی تو اُنہیں کھا یعنے تیرے بدن کا حصہ وہ ہوویں تب مسیح کے بدن کا حصہ ہوئے کیونکہ تو مسیح میں ہی (ف) اب دیکھو (متی ۱۶-۱۹) کو کہ میں آسمان کی بادشاہت کی کنجیاں تجھے دونگا جو تو زمین پر بند کرے آسمان پر بھی بند ہوگا اور جو تو زمین پر کھولے آسمان پر بھی کھلا ہوگا پس اُسمیں شامل ہو کے مسیح کے بدن میں شامل ہوتے ہیں کیونکہ مسیح نے اپنی کلیسیا اُس چٹان پر قایم کی ہی

۱۴ (۱۴) پر پطرس نے کہا ای خداوند ہرگز نہیں کیونکہ میں نے کبھی کوئی حرام یا ناپاک چیز نہیں کھائی

(حرام و ناپاک) دیکھو (احبار ۱۱ باب) میں اُن جانوروں کا مفصل ذکر ہی کہ کون کون حرام اور کون کون حلال ہیں (نہیں کھائی) یعنے کوئی حرام چیز میرے مُنہہ میں کبھی نہیں گئی دیکھو پطرس پہلے بھی شریعت کا پیرو تھا اور پرہیزگار آدمی تھا (ف۱) ابھی پطرس نہیں سمجھا کہ یہہ ایک نمونہ ہی اور اُس سے مراد غیر قوم ہیں مگر اسکے بعد سمجھیگا (ف۲) دیکھو یہودی کا مُنہہ اور عیسائی کا دل برابر ہیں اُن کے مُنہہ میں کوئی ناپاک خوراک نہیں جا سکتی عیسائی کے دل میں کوئی گندی بات نہیں داخل ہو سکتی (ف۳) جسمانی خوراکوں میں عیسائی کسی چیز کو ناپاک نہیں جانتے مگر چوری اور رشوت اور دغا کا مال کھانا اُنہیں ناپاک ہی اسکے سوا سب جانور پاک ہیں مگر یہودیوں کے لئے کچھہ جانور ناپاک ٹھہرے تھے اِسلئے کہ خدا کو کچھہ سکھلانا منظور تھا کہ اِس دستور سے کچھہ سکھلاوے ورنہ کوئی گوشت درحقیقت ناپاک نہیں ہی (ف)

اہل اسلام میں دو خیال ہیں پہلے یہہ کہ اصل ہر چیز کی ناپاک ہی بعض چیزیں حکمت اور کچھہ مصلحت کے سبب حرام ہوئی ہیں دوسرے یہہ کہ ہر چیز کی اصل ناپاک ہی بعض چیزیں حکمت و مصلحت کے سبب پاک کی گئی ہیں مگر یہہ خیال درست ہی کہ اصل ہر چیز کی پاک ہی عارضی ممانعت چیزوں میں آتی ہی اور یہہ خیال غلط ہی کہ اصل ہر چیز کی ناپاک ہی (ف) ہمیشہ جو جانور خدا کے سامہنے قربانی چڑھائے گئے ہیں اُنکا گوشت کہانے کا خدا نے حکم دیا ہی اب کہ غیر قوم بھی خدا کے سامہنے قربانی ہوتی ہیں تو اُنکے ساتھہ بھی رفاقت و یگانگت کا حکم دیا جاتا ہی کہ فرق نرہے وہ اور ہم ایک ہو ویں

۱۵ (۱۵) اور آواز پھر دوسری بار اُسے آئی کہ جو کچھہ خدا نے پاک کیا ہی تو حرام مت کہہ

(حرام مت کہہ) نہایت بُری بات اور گناہ ہی کہ ہم غیر قوموں کو حقیر جانیں جبکہ وے مسیح میں آگئے تو سب پاک ہیں اور بھائی ہیں (ف) دیکھو وہ بعض قدیمی عیسائی جو غیر قوم کے عیسائی لوگوں کو جو نو مرید ہوتے ہیں بہ نظر حقارت دیکھا کرتے ہیں اور دل میں یہہ غرور ہوتا ہی کہ ہم اصلی ہیں یہاں لکھا ہی کہ حرام مت کہہ اُنہیں ناپاک مت جان خدا نے پاک کیا ہی) دیکھو ایکدن تھا کہ یہہ پطرس کہتا تھا ای خداوند تو میرے پیر نہ دھو میں ناپاک آدمی ہوں حال آنکہ یہودی تھا اب دیکھتا ہی کہ خدا اُنہیں بھی پاک کرتا ہی جو یہودی شریعت سے ناپاک تھے اب رسومات کا خاتمہ آگیا اب وہ غیر قوم جو جدی نہتی خدا کا خاندان ہو کے یہودیوں کے برابر ہیں پس جو کچھہ وہ اپنے فضل سے پاک کرتا ہی اور اپنی بادشاہت کے لئے جنہیں مفید جانتا ہی وہ سب پاک ہیں پس روشنی کو اندھیرا اور اندھیرے کو روشنی نہ کہنا چاہئے (ف) مشہور بات ہی کہ علماے یہود یہہ ہمیشہ ذکر کیا کرتے تھے کہ جب مسیح آویگا تو کوئی جانور ناپاک نہوگا اب مسیح آگیا ہی کہ سب قوموں کو بدن میں شریک کرتا ہی اور سب جانور بھی اسوقت پاک ہیں کوئی گوشت حرام نہیں ہی پھر بھی اُنکی آنکھیں اندھی ہیں (ف) جو کچھہ شریعت سے ناپاک تھا وہ خدا کے پیارے بیٹے کے خون سے پاک ہی (ف) دیکھو یہہ برتن یا چادر جو ظاہر ہوئی اور اُس میں حقیر لوگ دنیا کے بطور تصویر کے تھے یہہ آسمان سے آئی نہ زمین سے پھر آسمان پر اُٹھائی گئی پس سب لوگوں کی اصل آسمان ہی وہ جو حقیر ہیں آسمان سے ہیں اور سب کا آسمان پر جانا ممکن ہی کیونکہ خدا کے بیٹے نے مجسم ہو کے نہ صرف یہود کو بلکہ کل آدم زاد کو پاک اور آزاد کیا ہی اگر وے ایمان لا کے اس برکت کو حاصل کریں

۱۶ (۱۶) یہہ تین بار ہوا اور وہ چیز پھر آسمان پر کھینچی گئی

(تین بار) یعنے سہ کرر بعض رویا اور خواب خدا سے مکرر اور سہ کرر دکھائے جاتے ہیں تاکہ معلوم ہو جاوے کہ یہہ باتیں خدا سے مقرر ہو چکی ہیں یونہیں ہونگی دیکھو (پیدائش ۴۱-۲۸ سے ۳۲) فرعون کو ایک ہی خواب دو صورتوں میں تاکید کے طور پر دکھلایا گیا (پیدائش ۳۷-۶ سے ۱۰) یوسف نے دو خواب دیکھے ایک ہی مطلب پر تاکید کے لئے (دانیال ۲ و ۷ باب) بھی دیکھو پس اسطرح یہاں پطرس کو سہ بار یہہ دکھلایا گیا تاکہ معلوم ہو جاوے کہ یہہ پکی بات ہے (پھر وہ چیز آسمان پر کھینچی گئی) وہیں غایب نہیں ہوگئی مگر آسمان پر کھینچی گئی یہہ دکھلانے کو کہ غیر قوموں اور قوموں کی کلیسیا جو مسیح کا بدن ہے اُس کا انجام آسمان ہے وہ سب آسمان پر کھینچے جائینگے اور خدا کے ساتھ سکونت کرینگے یہاں سے کلیسیا کا جلال ظاہر ہے جو خدا نے اُسے مسیح کے وسیلہ بخشا ہے جیسے اُسنے فرمایا تھا کہ میں سب کو آسمان پر کھینچونگا (ف) ایمان دار لوگ آسمان پر کھینچے جاتے ہیں وہاں سب اکٹھے ہیں وقت آتا ہے کہ پھر زمین پر اُترینگے دیکھو (مکاشفات ۲۱-۲) (ف) مقدس کریزاستم صاحب اور اُگسطین صاحب کہتے ہیں کہ یہہ چادر جو کلیسیا کا نمونہ تھا اِسکے چار کونے تھے اور اُس سے مراد چار طرف کے عیسائی تھے یعنے دنیا کی چاروں حدوں کے لوگ عیسائی ہونگے اور آسمان پر کھینچے جائینگے پھر تین بار جو یہہ دکھلایا گیا اِس کا مطلب یہہ تھا کہ واحد فی التثلیث خدا سے پاک ہو کے آسمان پر کھینچے جاتے ہیں پس اِس مرتبہ عالی کے حصول کا سبب تثلیث مبارک پر ایمان ہے اور یہہ بات ضرور سچ ہے کیونکہ دنیا کی چار سمت کے سب عیسائی تثلیث کے نام پر بپتسما پا کے مسیح کے بدن میں شریک ہوتے ہیں (ف) چار کونے والی چادر تین بار دکھلائی گئی پس ۴ + ۳ = ۱۲ کے اور یہہ تعداد ہے مسیح کے رسولوں کی پس نتیجہ یہہ ہے کہ دنیا کے لوگ مسیح کے بارہ شاگردوں کی خدمت سے آسمان پر کھینچے جانے کی لیاقت پیدا کرتے ہیں (ف) جب خدا نے ایک بات تین بار سنائی تو پھر عیسائی واعظوں کو ہرگز شرم نہ کرنا چاہئے کہ کئی کئی بار بھی ایک ہی وعظ کو سناویں تاکہ خوب ذہن نشین کریں یہہ کچھہ بات نہیں ہے کہ کہیں ہمنے ایک بار تو یہہ بات سنائی ہے پھر ہم اُسکو کیوں سناویں

(۱۷) اور جب پطرس اپنے دل میں حیران تھا کہ یہہ رویا جو میں نے دیکھا کیا ہے تو دیکھو وے مرد جنہیں کرنیلیوس نے بھیجا تھا شمعون کا گھر پوچھتے دروازے پر کھڑے ۱۷

(حیران تھا) یہہ جانتا تھا کہ میں نے ایک رویا دیکھا ہے اور اُسکا مطلب کچھہ ہے مجھے کچھہ کام کرنا ہے پر میں خوب نہیں سمجھا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے اِس حالت حیرانی میں فوراً وہ لوگ آپہنچے جو کرنیلیوس نے بھیجے تھے اچانک کیا

دیکھتا ہی کہ وہ لوگ دروازہ پر کھڑے ہوئے گھر پوچھتے ہیں (ف) یہہ لوگ قیصریہ سے کل (۳) بجے کے وقت چلے تھے (آیت ۳) آج یعنے دوسرے دن (۱۲) بجے کے وقت پہونچے اور جب پطرس آپ گیا قیصریہ کو تو دو روز کا سفر تھا (آیت ۲۳ و ۲۴) اب یہاں سے قیصریہ اور یافہ کی مسافت بھی معلوم ہوگئی

۱۸ (۱۸) اور پکار کے پوچھتے تھے کہ کیا شمعون جو پطرس کہلاتا ہی یہیں مہمان ہی

ابھی رویا دیکھا ابھی تعبیر اُسکی دیکھتا ہی جو وقوع میں آئی (ف) دیکھو مغرور غیر قوم بھی آئے اور مسیح کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں (ف۲) پہلے غیر قوم یہودیوں کے پاس آیا کرتی تھی اب یہودی غیر قوموں کے پاس ہدایت دینے کو جاتے ہیں کیونکہ پطرس بلایا جاتا ہی

۱۹ (۱۹) جب پطرس رویا کی بابت سوچ کرتا تھا روح نے اُسے کہا دیکھ تین مرد تجھے ڈھونڈھتے ہیں

ہمیشہ خدا کے ارشادات کے بھید روح بتلاتی ہی خدا کی روح جو ایا نداروں میں ہی اُن کی ہادی ہی عقل انسانی خدا کے بھیدوں کو بھی جو ہمنے سنے یا دیکھے نہیں سمجھا سکتی مگر خدا کی روح درست مطلب سمجھاتی ہی اور یہہ بھی ایک دلیل ہی روح القدس کی شخصیت اور الوہیت پر اور یہانسے عقل انسانی اور روح القدس کے درمیان صاف صاف فرق ظاہر ہی (ف) پطرس رویا کی بابت سوچ کرتا تھا تب روح القدس نے بتلایا پس جو کوئی خدا کے کلام میں سوچ کرتا ہی تو اُسے روح القدس ٹھیک مطلب بتلاتا ہی نہ ہر کسی کو جو نہیں سوچتا پس سوچنا بہت ضرور ہی تاکہ ہدایت روح سے پاوے جو ڈھونڈھتا ہی وہ پاتا ہی پس طلب انسان سے اور ہدایت خدا سے ہی

۲۰ (۲۰) سو تو اُٹھہ کے اُتر جا اور بے کھٹکے اُن کے ساتھہ چل کیونکہ میں نے اُنکو بھیجا ہی

(میں نے بھیجا ہی) میں نے جسنے تجھہ سے رویا میں باتیں کی یہاں لفظ میں نے پر بہت زور ہی پس روح القدس خدا ہی کیونکہ باپ بیٹا روح القدس ایک خدا ہی (ف) خدا جنکو بھیجتا ہی وہ کیسے مبارک ہیں اُنہیں قبول کرنا چاہئے ای خدا تو لوگوں کو بھیج سے کہ وے آویں اور تیرا کلام سُنیں ہمارے بُلانے سے کوئی نہیں آتا ای خدا تو بھیج اپنے برگزیدوں کا شمار پورا کر (اُٹھہ کے اُتر جا) شک مت کر کہ کون ہیں اور کیوں آئے ہیں شاید دھوکھے باز نہوں

ہرگز نہیں وہ بھیجے ہوئے ہیں تیرے کام کے لئے راہ کھولا ہی اُنکی غیر قومیت کے سبب نفرت کر کے جانے سے مت ڈرک جسم اور خون سے صلاح نہ لے چلا جا

۲۱ (۲۱) تب پطرس نے اُن مردوں کے پاس جو کرنیلیوس نے اُس پاس بھیجے تھے اُتر کے کہا دیکھو جسے تم ڈھونڈھتے ہو میں ہوں تم کس سبب سے آئے ہو

پطرس کے دل کا خوف جاتا رہا اور پطرس نے اُنہیں دوست سمجھا اور ہدایت الہٰی کی تعمیل کی اور آپ کو اُنکے سامہنے پیش کیا اور سبب آنے کا پوچھا کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ یہہ لوگ کسلئے آئے ہیں یہہ جانتا تھا کہ خدا نے بھیجا ہی پس کسی اچھے مطلب کے لئے بھیجا ہی جلدی کرتا ہی کہ وہ مطلب تبلاویں کہ کس سبب سے آئے ہیں

۲۲ (۲۲) اور اُنہوں نے کہا کرنیلیوس صوبہ دار نے جو مردِ راستباز اور خداترس اور یہودیوں کی ساری قوم میں نیک نام ہی مقدس فرشتے سے الہام پایا کہ تجھے اپنے گھر بلا وے اور تجھہ سے باتیں سُنے سو اُس نے اُنہیں اندر بُلا کے اُن کی مہمانی کی

جو کوئی خدا سے ڈرتا ہی اُسکے نوکر اور ہمسائے بھی اُس کی تعریف کیا کرتے ہیں یہہ نوکر کرنیلیوس کی تعریف کرتے ہیں کیونکہ اِس شخص کی نیکیوں نے اُن کے دلونکو اُس کی طرف مایل کیا ہی (ف) کرنیلیوس کی کیا اچھی تعریف یہاں سُنتے ہیں اکثر لوگوں کی تعریفیں اِس قسم کی ہمارے کانوں میں آتی ہیں کہ فلاں شخص بڑا مولوی ہی یا بڑا پنڈت ہی یا بڑا امیر ہی یا بڑا شریف زادہ ہی یا بڑا جاگیر دار ہی وغیرہ اور لوگ ایسی تعریفوں سے بہت خوش ہوتے ہیں مگر حقیقی تعریف جس پر شکر کرنا چاہئے یہہ ہی کہ وہ مرد راستباز اور خداترس ہی (یہودیوں کی ساری قوم میں نیکنام ہی) اپنی نیکی کے سبب اُنکے درمیان نیک مشہور ہو گیا ہی (تجھہ سے باتیں سُنے) اگرچہ وہ نیک مرد ہی تو بھی خدا کے فرشتے نے اُسے کہا کہ تجھے بُلاوے اور تیری باتیں سُنے کیونکہ بغیر مسیحی راستبازی کے اُس کی راستبازی اُسکے لئے کافی نہیں ہی تیری باتیں سُنے تب وہ کامل ہووے اِس بات پر فرشتے نے گواہی دی ہی اِسلئے اُس نے ہمیں تیرے پاس بُلانے کو بھیجا ہی (اُن کی مہمانی کی) اور گھر کے اندر بُلایا نہیں کہا کہ سرائے میں جاؤ اور اپنا پیسہ خرچ کر کے روٹی کھاؤ کل میں تمہارے ساتھ چلونگا سو کھا جواب نہیں دیا بلکہ دوستانہ قبول کیا اور گھر کے اندر بلایا اور مہمانی کی اب تو وقت آگیا کہ غیر قوموں کے ساتھ کھائیں (ف) حقیر اور کمینے لوگ چوڑھے اور چمار بدکار اور کسبیاں اور نہایت ذلیل لوگ بھی جب

انہیں خدا قبول کر کے ہمارے پاس بھیجے کہ وہ خدا کی باتیں سنیں اور اسپر ایمان لاویں تو ہمارے سامنے وہ سب دنیا کے بڑے شریفوں اور امیروں سے جو بے ایمان ہیں زیادہ تر پیارے دوست اور رفاقت کے لائق ہیں جب وہ خدا سے رفاقت پیدا کر گئے تو ہمارے بھی رفیق ہو گئے

۲۳ (۲۳) اور دوسرے روز پطرس اُنکے ساتھ چلا اور یافہ کے بھائیوں میں سے کئی ایک اُس کے ساتھ ہو لئے

(دوسرے روز) اُسی دن کو چھلکے نہیں گیا بلکہ اُس روز وہیں رہا دوسرے روز گیا اِسکا سبب یہہ ہوا کہ انہیں اندر بلا کے اُنسے باتیں کیں اور سب احوال خوب دریافت کیا اور فکر بھی کیا اب کیا کرنا چاہیئے (ف) خدا کے لوگوں کو ہر بات میں الہام اور رویا نہیں ہوتا ہے بہت کام وہ اپنی فکر سے بھی کرتے ہیں اور اُن کی فکر چونکہ الہام کے غلام ہیں اسلئے وہ فکر بھی پاک اور درست ہوتی ہیں یہہ صلح کا طور تھا جو پطرس نے برتا جسمانی جوش نہیں تھا کہ فوراً جاتا (کئی بھائی) یافہ سے اُس کے ساتھ گئے وہ سب چھہ عیسائی تھے (۱۱-۱۲) اور کل دس آدمی ہو گئے تھے چھہ یہہ لوگ اور ایک پطرس اور تین وہ جو بُلانے آئے تھے اور یہہ چھہ شخص گواہی کے لئے گئے تھے تاکہ جو کچھہ واقع وہاں گذرے تو اُس کی بابت کلیسیا میں گواہی دیں (ف) مناسب ہے کہ بزرگ خادم دینو نکے ساتھ جب وہ کسی کام پر جاتے ہیں تو بھائی لوگ بھی ہوا کریں تاکہ اُن نیک کاموں پر جو اُس بزرگ کے وسیلہ سے وقوع میں آتے ہیں گواہی دیں اور ظاہر کریں کہ خدا نے یوں کیا ہے (ف) یہہ معاملہ ضرور ایسا تھا کہ یہاں گواہ درکار تھے کہ غیر قوموں کے لئے بھی خدا راہ کھولتا ہے تاکہ یروشلم کے یہودی عیسائی جو اب تک غیر قوموں کو حقیر جانتے تھے خوب قایل ہو جاویں

۲۴ (۲۴) اور وے دوسرے روز قیصریا میں داخل ہوئے اور کرنیلیوس اپنے رشتہ داروں اور دلی دوستوں کو اکٹھا کر کے اُن کی راہ دیکھتا تھا

(دوسرے روز) یعنے کرنیلیوس کے رویا سے چوتھے دن (ف) اِس عرصہ میں کرنیلیوس نے بہت انتظاری کی اُسکا دل اُدھر ہی لگا رہا (ف) کرنیلیوس اکیلا منتظر نہیں رہا مگر رشتہ داروں اور دلی دوستوں کو اکٹھا کر کے منتظر تھا دوستی اور رشتہ داری کا بڑا پھل یہہ ہے کہ سب روحانی برکات حاصل کریں وہ جو پاتے ہیں بانٹتے ہیں

جنہوں نے کچھہ نہیں پایا وہ چپ ہیں (ف) کرنیلیوس ہرگز نہیں شرمایا کہ میرا احوال سب جانینگے اور کہینگے کہ ایسے کیا ہوا ہی محبت شرمندہ نہیں کرتی ایمان بڑی جرأت بخشتا ہی

(۲۵) اور ایسا ہوا کہ جب پطرس داخل ہونے لگا کرنیلیوس نے اُسکا استقبال کر کے اور اُس کے پاؤں پر گر کے سجدہ کیا

۲۵

(سجدہ کیا) اچھا نہیں کیا تعظیم بیجا کی مگر رومی آدمی نے یہہ حرکت کی تھی اور اُس کا دلی جوش ایسکا سبب تھا (ف) یہہ مقام شروع ہی تعظیم بیجا کا اور یہہ ساری تعظیم بیجا جو کلیسیا میں کہیں کہیں نظر آجاتی ہی یہہ سب بت پرست لوگوں میں سے آئی ہی بت پرست غیر قوم کے عیسائی کچھہ کچھہ آمیزش اپنے پورانے خمیر کی لائے ہیں پر جب کلام سے خوب منور ہوتے ہیں تب ان آفات سے بچتے ہیں (ف) یاد رکھنا چاہئے کہ کسی آدمی کو سجدہ کرنا یا کسی چیز کے سامھنے سر جھکانا بالکل بت پرستی ہی صرف خدا کے سامھنے سر جھکانا چاہئے (ف) روم میں جب پاپا صاحب کے پیر کی انگلی کو لوگ چومتے ہیں تو کیا یہہ بت پرستی نہیں ہی ہاں تعظیم بیجا بھی بت پرستی ہی (ف) غور کی بات ہی کہ جب مسیح خداوند کو لوگوں نے سجدہ کیا تو اُس نے ہرگز منع نہیں کیا کیونکہ وہ خدا تھا مگر دیکھو پطرس نے یہہ سجدہ دیکھہ کے کیا کہا

(۲۶) لیکن پطرس نے اُسے اُٹھایا اور کہا کھڑا ہو میں بھی تو آدمی ہوں

۲۶

(میں بھی تو آدمی ہوں) ایک دن تھا کہ جب اِس پطرس نے مسیح کے حکم سے جال ڈالکے بہت سی مچھلیاں پکڑیں تھیں تو کہا تھا کہ ای خداوند میرے پاس سے جا کہ میں گنہگار آدمی ہوں (لوقا ۵- ۸) آج ایک آدمی کی مچھلی پکڑ کے یعنے کرنیلیوس کو مسیح کے حکم سے پکڑ کر کہتا ہی کہ میں بھی تو آدمی ہوں وہ یاد کرتا ہی اُس دن کو اور سب کو یاد دلاتا ہی اور اُس تعظیم بیجا کو بھی قبول نہیں کرتا ہی اور اُسکا بڑا خطرہ دکھلاتا ہی (ف) پطرس نے ایک رومی کو جو قوم سے بت پرست تھا اُسے بھی سجدہ کرنے سے منع کیا پر وے جو پطرس کے قایم مقام ہونے کے مدعی ہیں اُسکے نمونہ پر نہیں چلتے (۲ تسلونیقی ۲- ۴ کو) دیکھو جو مخالف ہی اور ہر ایک سے جو خدا یا معبود کہلاتا ہی آپ کو بڑا سمجھتا ہی یہانتک کہ وہ خدا کی ہیکل میں خدا بن بیٹھیگا اور اپنے تئیں دکھلاویگا کہ میں خدا ہوں (ف) دیکھو ایک فرشتے نے یوحنا کو سجدہ کرنے سے منع کیا (مکاشفات ۱۹- ۱۰ و ۲۲- ۹) اسیطرح پولوس اور برنباس نے کہا کہ ہم بھی تو آدمی ہیں (اعمال ۱۴- ۱۵)

پس چاہئے کہ وے بھی سب لوگوں سے زیادہ اپنے جامہ کو صاف رکھیں نہ صرف ظاہری کپڑوں کو مگر اُن کے چلن پاک ہوں (ایک مرد) اسکی صورت مرد کی تھی مگر حقیقت میں فرشتہ تھا

۳۱ (۳۱) اور بولا ای کرنیلیوس تیری دعا سُنی گئی اور تیری خیرات کی خدا کے حضور یاد ہوئی

(سنی گئی) خدا تو سبکی سنتا ہی مگر یہاں سُننے جانیکا مطلب یہہ ہی کہ مقبول ہوئی (ف) اکثر دعائیں ہیں جو جسمانی اور دنیاوی دل سے نکلتی ہیں وے سب دنیا پر رہتی ہیں خدا کے حضور میں نہیں پہونچتی مگر ایمان والی دعا پر رکھتی ہی اور آسمان تک اُڑ جاتی ہی اسی طرح محبت کی خیرات بھی مقبول ہوتی ہی اور ایسی قربانی خدا کو پسند ہی (ف۲) ہر دعا تو سُنی نہیں جاتی ہی مگر کوئی نہ کوئی دعا سُنی بھی جاتی ہی اگر ہر دعا سُنی جاتی تو کوئی فرشتہ بھی مدد کو آتا یا کوئی طرح کا جواب خدا سے پاتے (ف۳) روزہ رکھنا دعا کرنا خیرات دینا یہہ کام کچھہ مردہ کام نہیں ہیں مگر توبہ کا نیک پھل ہی اچھے درخت اچھے پھل لاتے ہیں

۳۲ (۳۲) پس کسی کو یافہ میں بھیج اور شمعون کو جو پطرس کہلاتا ہی یہاں بُلا وہ شمعون دباغ کے گھر میں جو سمندر کے کنارے پر ہی مہمان ہی وہ آکے تجھہ سے باتیں کریگا

فرشتے نے کرنیلیوس کو کلام سُنانیوالے کے پاس بھیجا یا جو اُسی کام کے لئے مقرر ہی (ف) آدمی کو نجات کی راہ بتلانے کے لئے آدمی درکار ہی فرشتہ گناہ کی معافی کی قدر منزلت کیا جانے اُسنے تو کبھی گناہ نہیں کیا اور نہ اسکا مزہ چکھا مگر آدمی گناہ کا تجربہ کار ہی وہ خوب بتلا سکتا ہی اِسکے سوا مسیح خداوند اپنے برکات اپنے شاگردوں کے ہاتھہ سے تقسیم کرنا چاہتا ہی نہ فرشتوں کے ہاتھہ سے فرشتے بھی اور قسم کی خدمت کرتے ہیں

۳۳ (۳۳) سو اُسی گھڑی میں نے تیرے پاس بھیجا اور تو نے خوب کیا جو آیا پس اب ہم سب خدا کے آگے حاضر ہیں کہ جو کچھہ خدا نے تجھے فرمایا ہی سُنیں

(اب ہم سب خدا کے آگے حاضر ہیں کہ جو کچھہ خدا نے تجھے فرمایا ہی سُنیں) چاہئے کہ یہہ الفاظ گرجوں کے دروازوں پر اور مسبروں پر کندہ کئے جاویں تاکہ سب لوگ فکر کریں کہ ہم کسلئے گرجے میں آئے ہیں (ہم سب) جو یہاں اکٹھے ہیں (خدا کے آگے حاضر ہیں) اگرچہ بظاہر پطرس کے سامھنے ہیں مگر حقیقت میں ہم خدا کے آگے حاضر ہیں کیونکہ خدا کی باتیں سُنتے

ہیں (حاضر ہیں) یعنے طیار ہیں قبول کرنے کو جیسے بھوکھے طیار ہیں روٹی کھانے کو ایسے ہم سب طیار ہیں اطاعت الٰہی کرنیکو (جو کچھہ تجھے فرمایا ہے) ساری باتیں ماننے کو طیار ہیں نہ صرف وہ باتیں جو ہمیں پسند ہیں مگر سب کچھہ جو اُسنے فرمایا ہم ماننے کو حاضر ہیں خواہ ہماری مرضی کے خلاف ہو یا ہمارے دل کے موافق (ف) جو کچھہ خدا نے تجھے فرمایا ہے سب سنا چاہتے ہیں اُن عیسائیوں کی مانند نہیں جو بندگی کے شروع میں نہیں آتے دیر کرکے آتے ہیں یا تمام ہونے سے پیشتر جلد جاتے ہیں ساری بندگی میں اور سارے وعظ میں حاضر نہیں ہیں وہ سب کچھہ سُننا نہیں چاہتے جو خدا نے اُس دن کے لئے اپنے خادم کے مُنہہ میں ڈالا ہے پر ہم سب کچھہ سُننے کو طیار ہیں اول سے آخر تک (جو کچھہ خدا نے تجھے فرمایا ہے) افسوس ہے اُس خادم دین پر جو اپنے دل کی باتیں سُناتا ہے نہ وہ جو خدا نے اُسے فرمایا ہے چاہئے کہ جو کچھہ خدا نے فرمایا ہے وہی بیان کرے (ف) دل کی طیاری کا بیان اِن الفاظ میں نہایت خوب ہے چاہئے کہ لوگ اکثر ان الفاظ پر سوچا کریں

(۳۴) تب پطرس نے مُنہہ کھول کے کہا اب مجھے یقین ہوا کہ خدا صورت پر نظر کرنیوالا نہیں ۳۴

(۳۴ سے ۴۳) تک پطرس منادی کرتا ہے اُن کے درمیان (مُنہہ کھول کے) جیسے مسیح نے مُنہہ کھولا تھا (متی ۵-۲) جب مناد مُنہہ کھولکے منادی کرتا ہے تب سامعین کے دل کھلجاتے ہیں سکھلانیوالے کا مُنہہ خدا کھولتا ہے اور سُننیوالوں کے دل بھی وہی کھولتا ہے اور یہہ ایک خاص برکت ہے جو بولنیوالے کے مُنہہ سے ظاہر ہوتی ہے اور سُنیوالوں کے دلوں میں گھس جاتی ہے (اب مجھے یقین ہوا) یعنے گذشتہ باتوں کے سُننے سے اور اسوقت اُن لوگوں کی یہہ حالت دیکھنے سے مجھے یقین ہوا کہ خدا ظاہری صورت پر نظر نہیں کرتا فقط دل کے حال کی طرف دیکھتا ہے قوم اور ملک میں کچھہ فرق نہیں کرتا (ف) یہہ بات جو پطرس نے کہی بڑی خطرناک ہے اُن معززوں کے لئے جو اپنی شرافت اور علمیت اور قومیت اور پیرزادہ پنے پر فخر کرتے ہیں اور بڑی خوشی کی بات ہے اُن غریبوں اور حقیروں کے لئے جو سیدھے دل سے خدا کے سامنے حاضر ہیں (ف) پطرس اپنی اِس منادی میں کچھہ کرنیلیوس وغیرہ کی تعریف نہیں کرتا اور نہ کسیکا نام لیکر کچھہ بولتا ہے عموماً باتیں کرتا ہے مگر مسیح کا نام لیتا ہے کیونکہ یہہ سارا معاملہ مسیح سے ہے اُسی کو وہ عزت دیتا ہے اور اُسی کی بڑائی کرتا ہے (ف) دیکھو رسول خود کہتا ہے کہ اب مجھے یقین ہوا پس کوئی سکھلانیوالا نہ کہے کہ مجھے سب کچھہ معلوم ہے کیونکہ سکھلانیوالے بھی روز بروز سیکھتے ہیں اسلئے کہ حقیقی معلم سب کا خدا ہے (ف) دیکھو پطرس کا سیدھا دل کیسا ہے کہ وہ صاف کہتا ہے کہ اب مجھے یقین ہوا وہ نہیں شرماتا کہ یہہ لوگ کیا کہینگے اُن کے سامنے تو میری بڑی عزت ظاہر ہوئی ہے کہ فرشتہ کے وسیلہ سے خبر پاکے اُنہوں نے بُلایا ہے کہ خدا کی باتیں سُنا دے مگر میں کیا کہتا ہوں کہ میں بھی اِس بھید میں کچا تھا

اب مجھے یقین ہوا یہہ صاف دلی اور روح کی بات ہی نہ جسمانی مزاج کی (ف) پطرس تو پہلے بھی یہہ بات جانتا تھا کہ خدا کی نظر دلوں پر ہی نہ ظاہری صورت پر تو بھی یہودیت اور غیر قومیت میں کچھ فرق دل میں رکھتا تھا اب کامل یقین ہوا کہ مسیح میں سب برابر ہیں بہت سی باتیں ہیں جنہیں ہم کچھہ جانتے ہیں پر جب خدا سے اُنکا انکشاف ہمارے دلوں پر ہوتا ہی تب ہم خوشی سے کہتے ہیں کہ اب ہم اِس بھید سے کما حقہ واقف ہوئے ہیں

۳۵

(۳۵) بلکہ ہر قوم میں جو اُس سے ڈرتا اور راستبازی کرتا ہی اُسکو پسند آتا ہی

(بلکہ ہر قوم میں) نہ ہر مذہب میں کیونکہ سارے مذہب سوا دین مسیحی کے باطل ہیں پس سب مذہبوں میں سے خدا اچھے آدمی نہیں چنتا ہی مگر دنیا کی سب قوموں میں سے جو اچھا آدمی ہی خدا اُسے پسند کر کے اپنے سچے دین میں بلا لیتا ہی کہ اُس کی جان بچ جاوے (رومی ۲-۲۹) (جو اُس سے ڈرتا) یعنے حقیقی خدا سے ڈرتا ہی نہ جھوٹھے معبودوں سے نہ خیالی اور وحشی خداؤں سے (اور راستبازی کرتا ہی) یعنے اُس کے کام نیکی کے ہیں (ف) آدمی دو باتوں سے مقبول ہوتا ہی پہلے دل میں خدا کا خوف ہووے اُس کے بعد جوارح سے وہ خوف ظاہر ہووے یعنے بھلے کام کرے سو کرنیلیس ایسا شخص تھا تو بھی یہہ بات مقبولیت کے لئے بس نہیں تھی اِسلئے پطرس بھیجا گیا کہ اُسے بتلاوے کہ نئی زندگی یسوع مسیح سے ہی پس وہ دو باتیں ظاہر کرتا ہی کہ یہہ آدمی طالب حق ہی اور حق یہہ ہی کہ مسیح کو جانے پس ہر طالب حق پر خدا تعالیٰ حق کو ظاہر کرتا ہی تاکہ وہ بچ جاوے (پسند آتا ہی) جس لفظ کا یہہ ترجمہ ہی اُسکے ٹھیک معنے یہہ ہیں کہ قبول کرنیکے لایق ہی پس خدا کے سامہنے کوئی مقبول نہیں ہوتا ہی بغیر مسیح کے (افسی ۱-۶) ہمیں اُس پیارے میں مقبولیت بخشی (ف ۱) نتیجہ یہہ ہی کہ سارے مذہب خدا کے سامہنے برابر نہیں ہیں ضرور سب مذہب باطل ہیں مگر ایک دین اللہ کا جو مسیحی دین ہی جہاں ساری قومیں برابر ہیں کسی قوم کا کوئی آدمی ہووے خدا اُسے قبول کر سکتا ہی اگر اُسکا دل سیدھا ہی (ف ۲) دین کی بابت بے پروا رہنا کہ کسی دین میں ہوں مقبول ہو سکتے ہیں محض گمراہی اور ہلاکت ہی مگر قوم کی بابت بے پرواہی دکھلانا کہ کسی قوم کا آدمی ہووے بشرط ایمان مقبول ہو سکتا ہی سچی بات ہی پس کچھہ ضرور نہیں ہی کہ کرنیلیوس مختون ہو کے یہودی بنے اور پھر خدا کا مقبول مسیح میں ہووے بلکہ بغیر ختنہ کے ایمان سے مقبول ہی اور یہہ بھی نہیں ہی کہ غیر قوم کے بت پرست دین میں رہے اور خدا کا مقبول ہو جاوے ہرگز نہیں چاہئے بلکہ مسیح میں ہو کے پاک ٹھہرے تب خدا کا مقبول ہوگا (ف ۳) صرف نیکی سے بھی نہیں بچ سکتے کیونکہ اگر کرنیلیوس نیکی سے بچ سکتا تو اُسے مسیح کی ضرورت نہوتی اُسے تو مسیح کی ضرورت ہوئی (ف ۴) خدا سچا حاکم ہی سچا حاکم کبھی نہیں پوچھتا کہ فلاں شخص غریب ہی یا امیر اُس کی صورت کیسی ہی اُسکے رشتہ دار کیسے ہیں مگر وہ

انصاف کرتا ہے اپنے کانوں کے موافق (ف) بغیر خدا کے خوف کے مختون ہونا بیفایدہ ہے اور نامختون ہونا بھی کچھ نقصان نہیں کرتا اور یہہ خوف الٰہی بھی خدا کے فضل سے دل میں آتا ہے تب وہ لایق قبولیت کے ہوتا ہے (ف ۶) خدا ہرگز نہیں پوچھتا کہ کس گرجے کے عیسائی ہو یا آنکہ کس پادری صاحب کا سارٹیفکٹ بپتسما کی بابت رکھتے ہو مگر یہہ دریافت کرتا ہے کہ خدا سے ڈرتے اور نیکی کرتے ہو یا نہیں اگر کرتے ہو تو مقبول ہو (ف) پس شریعت خوب ہے اور نیکی کرنا بھلا ہے پر شریعت آدمی کو مسیح تک پہونچاتی ہے اور نجات صرف مسیح سے ہے

۳۶ (۳۶) اُس کلام کو جو اُسنے بنی اسرائیل کے پاس بھیجا جب یسوع مسیح کی معرفت جو سبھوں کا خداوند ہے صلح کی خوشخبری دیتا تھا

(بنی اسرائیل کے پاس بھیجا) اگرچہ پطرس اسوقت غیر قوموں سے بولتا ہے تو بھی کہتا ہے کہ نجات پہلے یہود کے لئے ہے (صلح) نام ہے انجیل کا کیونکہ انجیل سے صلح ہوتی ہے خدا کے ساتھہ اور ایک دوسرے کے ساتھہ اور یہود و غیر قوم کے ساتھہ (ف ۱) انجیل کا مناد صلح کا مناد ہے کیونکہ اسکے ہتھیار صلح کے ہتھیار ہیں شریعت اور انجیل میں یہی فرق ہے یشعیاہ ۵۲-۷) پہاڑوں کے اوپر کیا ہی خوشنما ہیں اُس کے پاؤں جو بشارتیں دیتا ہے اور سلامتی کی منادی کرتا ہے اور خیریت کی خبر لاتا ہے اور نجات کا اشتہار دیتا ہے جو صیہون کو کہتا ہے کہ تیرا خدا سلطنت کرتا ہے (۵۷ - ۱۹) سلامتی سلامتی اُسکو جو دور ہے اور اُسکو بھی جو نزدیک ہے اور میں بھی اُسے صحت دونگا (افسی ۲- ۱۷) اور اُسنے آکے تمہیں جو دور تھے اور اُنہیں جو نزدیک تھے صلح کی خوشخبری دی (کلسی ۱- ۲۰) اور اُسکے خون کے سبب جو صلیب پر بہا صلح کر کے ساری چیزوں کو کیا وے جو زمین پر ہیں کیا وے جو آسمانپر ہیں اُسی کے وسیلہ اپنے سے ملا لے (ف ۲) پطرس اسوقت اپنا مطلب پیش کرتا ہے جو صلح کا مطلب ہے (جو سبھوں کا خداوند ہے) یعنے غیر قوم کا اور یہودیوں کا بھی (ف ۳) بڑی تسلی کی بات یہہ ہے کہ صلح کا شہزادہ سب کا خداوند ہے (ف) وہ پہلے بنی اسرائیل کے پاس بھیجا گیا نہ صرف اُنہیں کے واسطے مگر سب کا خداوند ہو کے دیکھو (افسی ۲-۱۴ سے ۲۰ تک) (ف ۳) سب سے اچھا سلام علیک یہہ ہے کہ کہا جائے صلح مسیح کے وسیلہ سے ہے اِس سے محبت و دلیری بڑھتی ہے اور مسیح نے جب فرمایا تھا کہ تم پر سلام تو اسکا مطلب بھی اِسی صلح سے تھا خدا اِس صلح میں سب کا حصہ کرے

۳۷

(۳۷) ہاں اُس بات کو تم جانتے ہو جو اُس بپتسما کے بعد جس کی منادی یوحنا نے کی گلیل سے شروع ہو کے تمام یہودیہ میں مشہور رہوئی

(تم جانتے ہو) مسیحی واقعات کچھ چھپے ہوئے نہ تھے سب جانتے تھے کہ کیا کیا ہوا ہی پر سمجھتے کم تھے (ف) شاید کرنیلیوس نے کفرناحوم کے صوبہ دار سے باتیں کہیں ہوں (لوقا ۷-۲ سے ۹) یا اُس صوبہ دار سے سنا ہو جو صلیب پر پہرہ دیتا تھا (متی ۲۷-۵۴ و لوقا ۲۳-۴۷) یا اُن سپاہیوں سے سُنا ہوگا جو قبر کی نگہبانی کرتے تھے اور مسیح کا جی اُٹھنا دیکھ گئے تھے کرنیلیوس قیصریہ میں رہتا تھا اور قیصریہ یروشلم کا دارالحکومت تھا اور بہت دور بھی نہ تھا اسلئے ضرور یہہ واقعات یہہ لوگ بھی جانتے تھے پر سمجھتے نہ تھے کہ یہہ کیا باتیں ہیں یہ انجیل کی باتیں ہیں اگرچہ کوئی جانے پر جب تک سمجھا یا نہ جاوے سمجھہ میں نہیں آتی ہیں (ف) وہ جانتے تھے تو بھی پطرس پھر سناتا ہی تا کہ سب کچھہ یاد دلا کے سمجھاوے (اُس بپتسما کے بعد) اسوقت نکال کے دیکھو (اعمال ۱-۲۲) کو (گلیل سے شروع ہو کے) دیکھو (لوقا ۴-۱۴ و ۴۴ و ۲۳-۵) کو (ف) اُن باتوں کو جو گلیل میں شروع ہوئیں چاہیئے کہ کلیسیا بھی نہ بھولے مسیح کے سارے واقعات ابتدا سے آخر تک پیش نظر رکھنے نجات کے لئے نہایت مفید ہیں پیدایش سے صعود تک سب کچھہ یاد رکھنا چاہئے وہ سب واقعات ایمان کی بنیاد اور زندگی کا دایرہ ہیں (مشہور ہوے) وہ بات نہ صرف مسیح کے وسیلہ سے مشہور ہی ہوئی بلکہ اُسی کے وسیلہ سے واقع بھی ہوئی

۳۸

(۳۸) یعنے یسوع ناصری کو کہ کسطرح خدا نے اُسے روح القدس اور قدرت سے مسوح کیا وہ نیکی کرتا اور سب کو جو ابلیس سے مظلوم تھے چنگا کرتا پھرا کیونکہ خدا اُس کے ساتھہ تھا

(روح القدس سے) یعنے بپتسما کے وقت (متی ۳-۱۳ سے ۱۷) یہہ ظاہراً دکھلایا گیا کہ یہہ خداوند کا مسیح ہی (مسوح کیا) یعنے کرسٹوس کیا یا مسیح کیا جس سے آج تک منسوب ہو کے لوگ کرستان یا مسیحی ہوتے ہیں (اعمال ۱۱-۲۶) (قدرت) یعنے طاقت الٰہی پس روح القدس اور قدرت ہمیشہ ساتھہ ہیں کیونکہ روح القدس کا پھل قدرت ہی (ف) اس مقام پر روح القدس اور قدرت لکھا ہی (لوقا ۲-۴۰) میں روح اور حکمت ہی (اعمال ۱۱-۲۴) میں روح و ایمان ہی (۱۳-۵۲) میں روح و خوشی ہی (یوحنا ۴-۲۳) میں روح و راستی ہی (یوحنا ۶-۶۳) میں روح و زندگی ہی وغیرہ مقامات کے دیکھنے سے یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ روح القدس کے ساتھہ ہمیشہ وہ انعام دیا جاتا ہی جسکی اُسوقت حاجت ہوتی ہی پس اسوقت جو مسیح

کی اِنسانیت کو روح القدس عطا ہوئی اُسکے ساتھہ قدرت تھی کیونکہ قدرت کے کام اُسے کرنے تھے تاکہ راہ نجات کھولدے (وہ نیکی کرتا تھا) اُس کی تشریف آوری کا مطلب ہی یہہ تھا کہ وہ نیکی کرے نہ آنکہ غصہ و قہر کرنیوالا حاکم ہووے (ف۱) یہہ الفاظ کہ وہ نیکی کرتا تھا حقیقی طور پر صرف مسیح کی نسبت بولنے جایز ہیں کیونکہ وہی ایک شخص ظاہر ہوا ہی جو نیکی کرتا تھا جو مطلق بدی سے بچا اور اِس کاجل کی کوٹھری یعنے دنیا میں آکے بیداغ رہا ورنہ سب نیکی کرنیوالے بھی باوجود سخت کوشش کے بیداغ نہیں گئے پر وہ مسیح اِنسان روح القدس اور قدرت سے ممسوح تھا اِسلئے اُسمیں طاقت تھی وہ ہر بدی سے نجات دہندہ ہوکے آیا تھا خواہ جسمانی بدی ہووے یا روحانی وہ سب سے پاک رہا اور اَوروں کو پاکیزگی بخشی (ف۲) وہ نیکی کرتا تھا ہر طرح سے کیونکہ ساری رستبازیاں پوری کرنے کو وہ آیا تھا (چنگا کرتا پھرا) یہہ بھی ایک قسم کی نیکی تھی جسکی بابت پیشگوئی ہوئی اِسوقت (یشعیاہ ۳۵ باب) تمام پڑھو خاصکر (آیت ۵ و ۶) کو (ف۳) اِس نیکی کے کام سے وہ یہہ دکھلاتا تھا کہ وہی موعود مسیح ہی اور شیطان کے پھندے سے آدمیونکو مخلصی دینے آیا ہی (لوقا ۱۳-۱۶) (خدا اُسکے ساتھہ تھا) یعنے اُسکی انسانیت کے ساتھہ الوہیت بھی تھی وہ کامل خدا اور کامل انسان تھا اور یوں اُسکا خاص عہدہ و رتبہ مسیح ہونیکا ظاہر ہوا (یسوع ناصری) اُسکا نام تھا اور یہاں سے اُسکی فروتنی اور غریبی ظاہر ہی کہ باوجود اسی شرکت الٰہی کے وہ نہایت فروتن ہوکے یسوع ناصری کہلایا (ف۴) اِس حقیر غریب یسوع ناصری کے ساتھہ خدا تھا اور ہمیشہ اُس کے ساتھہ رہا اور خدا و انسان میں ایسا میل ہوا کہ اُسکی انسانیت سے ابدالآباد الوہیت میں جدائی نہیں ہی اور یہہ میل باطنی طور پر تھا

۳۹ (۳۹) اور ہم اُن سب کاموں کے جو اُس نے یہودیوں کے ملک اور یروشلم میں کئے گواہ ہیں اور اُنہوں نے اُسے لکڑی پر لٹکا کے قتل کیا

(گواہ ہیں) ہم سب جو اُسکے رسول ہیں گواہ ہیں جو کچھہ آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سُنا اُسپر گواہی دیتے ہیں (ف) ساری اِنجیل کی باتیں تاریخی واقعات پر مبنی ہیں کہ مسیح آیا مسیح موا مسیح جی اُٹھا مسیح آسمان پر چلا گیا وغیرہ (یہودیوں کے ملک) یعنے جلیل سے لیکے ملک یہودیہ میں اور یروشلم میں جو کام اُسنے کئے اور اُن کے پایۂ تخت کے درمیان جو عجایب غرایب اُس سے ظاہر ہوئے اُن سب باتوں پر ہم گواہ ہیں (اُنہوں نے قتل کیا) اسوقت کہتا ہی کہ اُنہوں نے قتل کیا جب یہودیوں سے بولتا تھا تب کہتا تھا تم نے قتل کیا (لکڑی پر لٹکا کے) نہ سنگسار کر کے مگر صلیبی موت سے مارا اور یوں وہ ہمارے لئے لعنت ہوا (استثنا ۲۱-۲۳) کیونکہ وہ جو صلیب دیا جاتا ہی خدا کا

ملعون ہی (گلاتی ۳-۱۳) مسیح نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کہ وہ ہمارے بدلے لعنت ہوا کیونکہ لکھا ہی کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا ملعون ہی (ف) مسیح خداوند کا شکر ہو کہ اُسنے شریعت کی ساری لعنت کو اپنی صلیبی موت میں اپنے اوپر اُٹھا کے ہمیں جو اُسپر ایمان لاتے ہیں شریعت کی لعنت سے آزاد کر دیا کہ وہ آپ ہمارے بدلے لعنتی ہوا ہم سب حقیقت میں لعنتی تھے اور یہہ لعنت ابد تک ہمارے اوپر تھی کبھی ہم اُسکے نیچے سے نکل نہ سکتے کیونکہ لاچار اور کمزور تھے پر وہ ہمارے لئے لعنتی ہوا کہ ہماری لعنت اُسنے اپنے اوپر اُٹھالی اور ہمیں اُس سے مخلصی دی اور آپ بھی اُس لعنت کے نیچے سے تیسرے دن نکل آیا کیونکہ ممکن نہ تھا کہ وہ اُسکے نیچے رہے اِسلئے کہ حقیقی زندگی کا مالک وہ تھا وہ اپنی قدرت سے اُس بوجھ کے نیچے سے نکلا اور اُس سے اُسکا جلال زیادہ ظاہر ہوا شعر ز قدر شوکتِ سلطاں نگشت چیزے کم + کلاہ گوشۂ دہقاں بآفتاب رسید + دیکھو خدا کے بیٹے نے شیطان سے اور دوزخ سے اور گناہ کے وبال سے ہمیں بچانے کے لئے کیسا دام ادا کیا کہ اِس حقارت کی موت کو اختیار کیا اور شیطان کا زور توڑکر اور باپ کی عدالت ہماری نسبت پوری کر کے اُسے جلال اور عزت میں جو ازل سے اُسکا ہی باپ کے ساتھ عرش معلیٰ پر جا بیٹھا

۴۰ (۴۰) اُسی کو خدا نے تیسرے دن جلا کے اُٹھایا اور ظاہر کر دکھایا

(خدا نے اُٹھایا) کہیں لکھا ہی کہ وہ آپ اُٹھا اور کہیں لکھا ہی کہ خدا نے اُٹھایا اُسکا مطلب یہہ ہی کہ وہ الوہیت کے لحاظ سے آپ اُٹھا اور انسانیت کے بلحاظ خدا سے اُٹھایا گیا کیونکہ اُسکی اور باپ کی الوہیت ایک ہی (جلا کے اُٹھایا) اب وہ زندہ ہی اور ابد تک زندہ رہیگا (ظاہر کر دکھایا) خدا نے اُسے جلا کے خفیہ آسمان پر نہیں بُلا لیا مگر ہم گواہوں پر بلکہ قریب پانچ سو شخص کے تھے جنھوں پر وہ زندہ ظاہر کیا گیا تاکہ گواہی دید پر ہووے (ف) اِس وقت پطرس نے کرنیلیوس سے جو باتیں کیں اُن میں تعلیمات مسیحیہ کا ذکر بہت ہی کم ہی مگر تواریخی واقعات کا بہت ذکر ہی پس یاد رکھنا چاہئے کہ حقیقی تعلیم مسیح کے واقعات ہیں نہ احکام وغیرہ کیونکہ احکامی باتیں جنپر نادان پھولتے ہیں شریعت سے علاقہ رکھتی ہیں مگر انجیل یہہ ہی کہ خدا دنیا میں آیا اور اُن واقعات سے ثابت ہوا کہ وہ خدا ہی اور وہ ہمیں دوزخ سے چھڑا کر پھر آسمان پر چلا گیا اب ہم اُس کے بندے ہیں اور جان و تن سے اُس کے ہیں اِسلئے اُس کے حکم بھی جو لکھے ہیں بدل و جان ماننے کو طیار رہیں

۴۱

(۴۱) ساری قوم پر نہیں بلکہ اُن گواہوں پر جو آگے سے خدا کے چُنے ہوئے تھے یعنے ہم پر جو اُسکے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد اُسکے ساتھہ کھاتے اور پیتے تھے

(ساری قوم پر نہیں) اسلیئے کہ قوم سے دوبارہ رد ہونا مناسب نہ جانا پھر تحقیر اُٹھانے کی کیا ضرورت ہی جبکہ نجات کا کام تمام اور کامل ہو گیا اِسلئے وہ پھر سب پر ظاہر نہوا مگر (چنے ہوئے گواہوں پر ظاہر ہوا) اُسنے نہ چاہا کہ اپنی سرفرازی میں مخالفوں پر ظاہر ہو مگر صرف برگزیدہ گواہوں پر جنہوں نے فروتنی کی حالت میں اُسے پہچانا سرفرازی کی حالت میں بھی وہ اُنہیں پر ظاہر ہوا اور جنہوں نے اُس کی فروتنی کی حالت میں اُسے رد کیا اُسنے اپنی سرفرازی کی حالت میں بھی اُنپر آپ کو ظاہر نہ کیا ہاں اُسوقت ظاہر کریگا جبکہ تخت عدالت پر ہوگا (ف) یاد رکھنا چاہئے کہ مسیح آپ کو صرف اپنوں پر ظاہر کرتا ہی غیر لوگ اُسکے جلال سے محروم ہیں اُسکا کلام بھی صرف اُس کے برگزیدوں پر ظاہر ہوتا ہی اور یہہ عدالت حق ہی اپنوں کا حق ہی کہ اُنپر ظاہر ہو غیروں کے لئے سزا ہی کہ اُس کے جلال کو نہ دیکھیں بلکہ باہر کے اندھیرے میں رہیں (کھاتے اور پیتے تھے) نہ صرف موت سے پہلے مگر جی اُٹھنے کے بعد بھی کچھہ مچھلی کھائی تھی اور کچھہ شہد پیا تھا دیکھو (لوقا ۲۴-۴۱ سے ۴۳ یوحنا ۲۱-۱۲)

۴۲

(۴۲) اور اُس نے ہمیں حکم دیا کہ لوگوں میں منادی کرو اور گواہی دو کہ یہہ خدا کی طرف سے زندوں اور مُردوں کا انصاف کرنیوالا مقرر کیا گیا

(زندوں اور مُردوں کا انصاف کرنیوالا) صرف خدا ہی مگر یہاں لکھا ہی کہ مسیح سے یہہ کام ہوتا ہی تب مسیح خدا ہی کسی آدمی کا حق نہیں ہی کہ یہہ کام کرے (ف۱) پہلے پطرس نے کہا تھا کہ وہ سب کا خداوند ہی (آیت ۳۶) اب کہتا ہی کہ وہ سب کا منصف بھی ہی اُسی کے تخت عدالت کے سامہنے سب منکروں کو اور سب ایمانداروں کو حاضر ہونا ہی اُسی سے سب کا معاملہ متعلق ہی وہی سب کا خدا ہی (یوحنا ۵-۲۲ و ۲۳ و ۲۷ و ۱۷-۳۱) کو اِسوقت دیکھو (ف۲) مسیح آپ انصاف کریگا سب یہودیونکا اور اُن کا بھی جنہوں نے اُسپر فتویٰ دیا اور سب رومیوں کا بھی انصاف کریگا جنکی طرف سے پیلاطس نے اپنی تحقیق اور تمیز کے برخلاف مسیح پر فتویٰ دیا سب زندوں اور مُردوں کا انصاف وہی کریگا کیونکہ جب وہ انصاف کے لئے پھر آویگا تو سب مُردے اُس کے آنے پر جی اُٹھینگے اور وہ لوگ جو اُسوقت دنیا میں جیتے ہونگے سب ملکر اُسکے سامہنے حاضر ہونگے اور وہ سب کا انصاف کریگا

۴۳ (۴۳) اِسپر سب نبی گواہی دیتے ہیں کہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے اُسکے نام سے اپنے گناہوں کی معافی پاویگا

(اِس پر) یعنے مسیح پر جو یسوع ہے (ف) سب نبیوں کی گواہی کا خلاصہ یہہ ہے کہ صرف یسوع مسیح سے مغفرت ہے اور ایمان کے وسیلہ یہہ مغفرت اُس سے ملتی ہے ہر کسیکو جو ایمان لاوے (ف۲) اگر کوئی آدمی پہلی پیشگوئی سے کہ عورت کی نسل سانپ کا سر کچلیگی اور آخری پیشگوئی تک کہ آفتاب صداقت طالع ہوگا اور درمیان کی سب پیشگوئیاں نبیوں کی غور سے دیکھے تو جانیگا کہ یہہ خلاصہ پطرس نے نہایت درست بتلایا ہے اور یہہ کہ عیسائی لوگ نہایت درست بیان کرتے ہیں اور یہہ بھی جانیگا کہ جو لوگ مسیح کو نجات دہندہ نہیں مانتے اور اُس کے کفارہ کو اور ابنیت وغیرہ کو قبول نہیں کرتے وہ سب نبیوں کے مخالف ہیں اور جب سب نبیوں کے مخالف ہیں تو یقیناً خدا کے بھی مخالف ہیں اور یہہ سب ابدی بربادی سے برباد ہونگے (ف۳) دیکھو انجیل کیسی قدیم کتاب ہے طوفان سے پیشتر بزرگوں کو سنائی گئی اور مسیح کی آمد سے پیشتر یہودیوں کو نبیوں کی معرفت سنائی گئی ہاں اُنہوں نے جن باتوں کو دور سے دیکھا اور دُھندلا سا دیکھا اسوقت ہم صاف اور نزدیک دیکھتے ہیں پس عیسائی دین کوئی نیا دین نہیں ہے وہی ایک راہ ہے جو دنیا کے شروع سے آجتک سب کے لئے زیادہ زیادہ کھلتی گئی ہے اسی راہ سے اگلے لوگ آسمان پر چڑھ گئے اور اسی راہ سے ہم بھی چڑھ جاتے ہیں اور وہ راہ وہی خدا کے برہ کا خون ہے جو آدمیوں کو پاک کر کے خدا سے ملاتا ہے (اُس کے نام سے) یعنے اِس بات پر ایمان لانے سے کہ وہ کیا ہے کون ہے اور کیسا ہے یعنے جیسے کہ وہ بیبل میں ظاہر ہوا ہے ویسے اُسے قبول کرنا (جو کوئی ایمان لاوے) ایمان کی حاجت تو سب کو ہے مگر جو کوئی ایمان لاوے وہی بچیگا خواہ یہودی ہو خواہ غیر قوم (معافی پاویگا) معافی کی دعوت سب کے لئے ہے (ف۱) اِس وعظ میں مسیح کی نبوت کہانت اور بادشاہت ہر سہ عہدوں کا ذکر ہے اور اُس میں نبوت کا خاتمہ ہے کیونکہ وہ صلح کا منادی ہے گناہوں سے چھڑانیوالا ہے اپنے خون کا کفارہ دیکر بادشاہت کرتا ہے سب کا خداوند اور سب کا منصف اور سب کا حاکم ہو کے

۴۴ (۴۴) پطرس یہہ باتیں کہہ رہا تھا کہ روح القدس سب پر جو کلام سُنتے تھے نازل ہوئی

(نازل ہوئی) یعنے پچھلی بات کہ مسیح کے نام سے معافی ہے کہتے ہی روح القدس سب پر نازل ہوئی (ف۱) ظاہراً نازل ہوئی جیسے پنتکوست کے دن یروشلم میں نازل ہوئی تھی اور وہ سب غیر زبانیں بولنے لگے (ف۲) خداوند کی آگ

نازل ہوئی یہہ دکھلانے کے کہ غیر قوموں کی قربانی کہ وہ سب ایمان سے خدا کے سامہنے حاضر تھے مقبول ہی (ف) یہہ غیر قوموں کا پنتیکوست ہوا جیسے پہلے یہودیوں کا ہوا تھا گمان ہی کہ جیسے یروشلم میں آگ کی زبانیں دکھلائی دی تھیں اور ہر ایک پر بیٹھیں تھیں اسیطرح اب دوبارہ غیر قوموں پر بھی ہوا اور یہہ خیال اُس فقرہ سے ہوتا ہی کہ جب پطرس نے یروشلم میں جاکے کہا تھا کہ اُنہیں بھی ہماری طرح روح القدس دیگئی ہی (ف) روح القدس کا نازل ہونا کسی وقت اور کسی مکان پر موقوف نہیں ہی مگر خدا کے فضل پر موقوف ہی جب لوگ ایمان کے ساتھہ مسیح پر تاکتے ہیں تو روح القدس پاتے ہیں (ف) یہاں روح القدس نازل ہوئی اس سے پہلے کہ بپتسما پاویں یا یہود کے موافق ختنہ کراکے داخلی یہودی بنیں پس خدا کا فضل نہ کسی رسم پر موقوف ہی نہ کسی دستور جسمانی پر لیکن دل کی طیاری اور مسیح کی مہربانی پر موقوف ہی

۴۵ (۴۵) اور مختون ایماندار جو پطرس کے ساتھہ آئے تھے حیران ہوئے کہ غیر قوموں پر بھی روح القدس کی بخشش جاری ہوئی

(مختون ایماندار) یعنے وہ چھہ عیسائی جو پطرس کے ساتھہ یافہ سے آئے تھے کہ غیر قوموں کی شراکت پر گواہ ہوں اُنہوں نے یہہ معاملہ بچشم خود دیکھا اور حیران ہوئے اِسلئے کہ نامختون لوگوں نے بھی ہمارے مانند خدا کا فضل پایا (ف) حیرانی کا سبب کیا تھا حالانکہ غیر قوموں کی بلاہٹ کے بارہ میں اسقدر پیشگوییاں کلام میں مرقوم تھیں پر توبھی وہ حیران ہوئے اِس حیرانی کا سبب یہہ تھا کہ کلام پر بہت فکر نہیں کیا تھا اُس کے گہرے مطالب سے کما حقہ واقف نہ تھے اب جسقدر واقف ہوتے ہیں اور اپنے جسمانی دستورات اور خیالات کے برخلاف خدا کے عجایب کام دیکھتے ہیں تو حیران ہوتے ہیں اور ایک سبب یہہ بھی تھا کہ کسیقدر یہودیت کا پرانا خمیر دل میں تھا جیسے اِسوقت ہم دیکھتے ہیں کہ بعض عیسائی جو مسلمانوں میں سے آئے ہیں اور بعض جو ہندو وغیرہ میں سے آئے ہیں ایماندار بھائی تو ہیں مگر پرانا خمیر اُن میں سے رفتہ رفتہ نکلتا ہی اسیطرح یہودیوں میں سے یہہ خمیر رفتہ رفتہ نکلا تھا اُنہوں نے اگرچہ پطرس کی وہ باتیں سنیں توبھی کسیقدر غیر قوموں کو حقیر اور آپ کو بزرگ جانا پر اب کہ خدا کی برکت میں اُنہیں اپنے برابر شریک دیکھا تو وہ دل کا خیال ٹوٹ گیا تب حیرانی پیدا ہوئی (جاری ہوئی) نہ صرف اُنہیں شخصوں پر روح القدس آئی مگر غیر قوموں کی طرف بھی چشمہ زندگی کہل گیا نہ کمتی سے نہ کچھہ رعایت سے مگر بہتایت سے جیسے یہودیوں پر ہوا تھا

۴۶ (۴۶) کیونکہ اُنہیں زبانوں میں بولتے اور خدا کی بڑائی کرتے سنا تب پطرس نے پھر کہا

(زبانیں) مختلف بولنا جو بغیر سیکھے دفعتاً کمل کیئیں نشان تھا نزول روح القدس کا (۱ قرنتی ۱۴-۲۲) زبانیں ایمانداروں کے لئے نہیں بلکہ بے ایمانوں کے واسطے نشان ہیں

۴۷ (۴۷) کیا کوئی پانی روک سکتا ہے کہ یہہ جنہوں نے ہماری طرح روح القدس پائی بپتسما نہ پاویں

پطرس نہیں کہتا کہ انکو حقیقی بپتسما جو روح کا ہے یہہ لوگ پا چکے اب پانی کے بپتسما کی کیا ضرورت ہے بلکہ وہ بتلاتا ہے کہ جب حقیقی شاگردوں نے خدا سے شاگردی پر مہربانی اور روح کا بیعانہ لیا تو اب کون ہے جو پانی کے بپتسما کو روکے چاہیئے کہ ظاہری نشان بھی قبول کر کے ظاہراً و باطناً سب طرح سے کلیسیا میں پیوند ہوں (ف) جس نے میراث پر قبضہ کر لیا تو کیا ناجایز ہے کہ وہ ایک پرچہ کا غذ پر سند اُس ملک مقبوضہ کی لیکر رکھے ہم جانتے ہیں کہ نہایت واجب ہے (ف) وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہمنے خدا سے فضل پایا ہے اور بپتسما کا انکار کرتے ہیں یقیناً اُنہوں نے روح القدس نہیں پائی جسے خدا روح بخشتا ہے وہ ظاہری نشان کلیسیا کا بھی قبول کرتا ہے کیونکہ روح القدس آدمی میں اطاعت الٰہی کی خواہش کو بھڑکاتی ہے اور اُسکے دل کو تمام قومی آرام وغیرہ سے آزادگی بخشتی ہے تب وہ ظاہراً اور باطناً ولے مسیح کا ہوتا ہے پر وہ جو عیسائیوں میں عیسائیت کا اظہار کرنا چاہتا ہے اور غیر قوموں میں اپنی قومیت کا آرام کھونا نہیں چاہتا یہہ کہنے کو جگہ رکھتا ہے کہ میں نے تو ابھی بپتسما نہیں پایا ہے اُسنے اب تک مطلق خدا کی روح نہیں پائی وہ خدا اور ممون ہر دو کی خدمت کرنا چاہتا ہے اور دو کشتیوں میں قدم رکھتا ہے تا کہ بے تھاہ سمندر میں غرق ہو جاوے پس آدمی کو یکسو ہونا چاہیئے اور بزدلا پن نکالنا چاہیئے خدا کے لئے میدان میں ظاہر ہو کے اُسکے پیارے بیٹے کا اقرار کرنا چاہیئے اُسی طور سے جس طرح سے اُسنے اقرار کرنے کا حکم دیا ہے کہ بپتسما پاویں (ف) ختنہ کی ضرورت تو نہ تھی مگر باوجود روح کے بپتسما کے پانی کے بپتسما کی بڑی ضرورت تھی اِسلئے پطرس نے بپتسما کے لئے کہا (ف) یہاں لکھا ہے کہ پانی کو کون روک سکتا ہے یعنے پانی اُنکے پاس آنے دو جو کہ لوگ کسی برتن میں واسطے بپتسما کے لا سکتے ہیں کہ میں اُنہیں بپتسما دوں مگر نہیں کہا کہ اِن لوگوں کو نہر یا حوض وغیرہ کے پاس جانے سے کون روک سکتا ہے اور یہاں سے ظاہر ہے کہ وہاں پانی لایا گیا اور اُنہوں نے چھینٹا پایا پس غوطہ کی ایسی ضرورت نہ تھی کہ بغیر اُسکے بپتسما جایز نہ ہو یہہ قول الفورڈ صاحب کا ہے جو نہایت بڑے مدقق اور محقق مفسر بیبل کے ہیں

۴۸ (۴۸) اور اُسنے حکم دیا کہ خداوند کے نام پر بپتسما پاویں تب اُنہوں نے اُسکی منت کی کہ چند روز رہے

(بپتسما پاویں) کسی اور عیسائی کے ہاتھہ سے جو پطرس کے ساتھہ تھے تاکہ فخر نکریں کہ ہمنے رسول کے ہاتھہ سے بپتسما پایا ہی یہہ کچھہ بزرگی نہیں ہی بلکہ مغروری ہی پر بزرگی یہہ ہی کہ فضل کی منادی کریں (ف) بپتسما کا فضل نہ اُس شخص سے ہی جو بپتسما دیتا ہی مگر اُس سے ہی جسکے نام پر بپتسما لیا جاتا ہی اور وہ پاک تثلیث کا نام ہی (خداوند کے نام پر) یہاں لکھا ہی مگر وہ لوگ خدا پر پہلے ہی ایمان رکھتے ہیں جس سے روا پایا تھا اور روح القدس اُسوقت نازل ہی ہوچکا اور اُن میں موثر بھی ہوا جسے خوب جان گئے مگر مسیح خداوند سے ناواقف تھے جواب اُنپر پطرس نے منادی کرکے ظاہر کیا اور وہ خدا باپ کے ساتھہ معہ روح القدس ایک خدا ہی اِسلئے اُسکا نام یہاں لکھا ہی اور خداوند کے نام میں بپتسما دینا کیا ہی یہہ کہ تثلیث کے نام میں بپتسما دیا جاوے (ف) خداوند نے بھی خود بپتسما نہیں دیا بلکہ شاگرد دیتے تھے (یوحنا ۴-۲) اسیطرح رسولوں نے بھی اکثر کیا کہ دوسروں سے بپتسما دلوایا پر خاص وقتوں پر آپ بھی دیا (۱ قرنتی ۱-۱۴ و ۱۷) اور اِسمیں یہی حکمت تھی کہ لوگ رسولوں پر فخر نہ کریں بلکہ خداوند پر فخر کریں اور فروتنی سیکھیں (ف) اِسوقت بعض پادری ہیں جو بپتسما دیکر بڑے خوش ہوتے ہیں کہ ہمنے بپتسما دیا گویا ہم بڑے شخص ہیں اور ایسے عیسائی بھی ہیں جو بڑے بڑے لوگوں کو تلاش کرتے ہیں کہ اُنسے بپتسما پاویں پر اس میں کچھہ دنیاوی غرض ہوتی ہی سب کچھہ فروتنی اور نیک نیتی سے ہونا چاہیے (ف) اِسکے بعد اُنہوں نے درخوست کی کہ چند روز وہاں رہے اِسلئے کہ بڑی خوشی کے دن تھے اور تعلیم کے بھی محتاج تھے کہ رسولوں سے کچھہ اور باتیں بھی سُنیں (ف) اس عرصہ میں ضرور پطرس نے ان غیر قوم عیسائیوں کے ساتھہ کھایا اور پیا بھی ہوگا اور اپنی پرانی عادت اور یہودی تعصب کو بالکل چھوڑا تھا (ف) یہہ سب کچھہ جو ہوا اُسی دعا کا نتیجہ تھا جو کرنیلیوس نے کی تھی اور جو پطرس نے بھی دوپہر کو چھت پر کی تھی پس کیا کہو گے کہ دعا کرنا بُرا ہی یا بیفایدہ ہی ہرگز نہیں دعا سے بڑی برکتیں لوگ حاصل کرتے ہیں پس تم اے بھائیو ہرگز دعا سے غافل نہ رہنا دعا سے قوموں میں اور آدمیوں میں نئی زندگی آجاتی ہی یہہ بڑی چیز ہی دیکھو مسیح نے ہمارے لئے کیسا نمونہ چھوڑا ہی (مرقس ۱-۳۵ و لوقا ۶-۱۲ و ۹-۲۸)

گیارہواں باب

(۱) اور رسولوں نے اور بھائیوں نے جو یہودیہ میں تھے سنا کہ غیر قوموں نے بھی خدا کا کلام قبول کیا ۱

(۱ سے ۱۸ تک) پھر وہی باتیں ہیں جو اوپر بیان ہوئیں مگر موقع بیان کا دوسرا ہی اور کچھہ معذرت بھی ہی اُن کے سامنے

جو اُس سے بحث کرتے تھے اور یروشلم کی کلیسیا کے سامھنے اقرار اور گواہی ہی اِسبات پر کہ غیر قوموں میں اور ہم میں کچھ فرق نہیں ہی خدا نے روح القدس کی برکت سبکو بخشی ہی یہہ نہایت ضرور تھا کہ یہہ بیان وہاں اوے (ف) کلام الٰہی میں یہہ بات عیب کی نہیں ہی کہ کوئی بات مکرر یا سہ کرر بیان کیجاوے مگر موقع بیان کا جدا ہوتا ہی (۹-۱ سے ۱۸ اور ۲۲-۵ سے ۱۶ و ۲۶-۱۰ سے ۱۸) کو بھی دیکھو کہ ایک ہی کتاب میں ایک بات کا تین بار ذکر ہی تو کیا تعجب ہی کہ ایک انجیل میں جو باتیں مذکور میں روح القدس دوسری انجیل میں بھی اُنھیں بیان کرائے (بھائیوں نے سنا) جو ملک یہودیہ میں تھے کیونکہ یہہ بات دور دور مشہور ہوگئی اور چھپی نہیں رہی اور مناسب بھی تھا کہ اُنھیں دنوں میں یہہ بات مشہور ہوتی (ف) جو واقع عجیب کسی مقام پر گذرتا ہی جب وہ مشہور ہوتا ہی اُنھیں ایام میں تو اُس کی تصدیق خوب ہوجاتی ہی چنانچہ مسیح کی باتیں بھی مشہور ہوجاتی تھیں (ف) یہودیہ کے عیسائیوں نے یہہ ماجرا سُنا کہ غیر قومیں بھی عیسائی ہوئیں اِسبات سے تو وہ خوش تھے مگر اسبات سے ناراض تھے کہ پطرس نے اُنھیں یہودیوں کے برابر جانا اور بغیر ختنہ کرائے اُنکے ساتھ کھانا کھایا (ف) قیصریہ درمیان تھا یروشلم اور انطاکیہ کے اور پیچھے یہاں کثرت سے لوگ عیسائی ہوئے

(۲) اور جب پطرس یروشلم میں آیا تو مختونوں نے اُس سے بحث کی اور کہا ۲

(یروشلم میں آیا) تاکہ بیان کرے کہ میرا خیال غیر قوموں کے حق میں اور کچھ ہوگیا ہی (مختونوں نے) یعنے اُن عیسائیوں نے جو مختون تھے پطرس کے خیال کے برخلاف بحث کی (ف) پہلے یروشلم کی کلیسیا میں دو حصے لوگوں کے ہوکے جھگڑے تھے یعنے یونانی عیسائی اور عبرانی عیسائی اسوقت کل عیسائی یروشلم کے اکیلے پطرس سے جھگڑا کرتے ہیں (ف) رسولوں کے زمانہ میں بھی کامل یگانگت نہ تھی اور مسیح خداوند کے ساتھ بھی بارہ آپس میں جھگڑا کرتے تھے کہ کون ہم میں سے بڑا ہی پس دنیا میں کامل یگانگت کلیسیا کے درمیان کبھی نہیں دیکھی گئی کیونکہ جسم میں رہتے ہیں کامل یگانگت جب دیکھینگے جب خدا سے نیا بدن پاوینگے اور سب کچھ نیا ہوگا (ف) پس بھائیو اسوقت بھی ایسی تکرار دیکھکے گھبرایا نکرو اُسوقت لوگ تکرار اور فرق کو پسند تو نہ کرتے تھے جیسے اِسوقت بھی پسند نہیں کرتے تو بھی ہوتا تھا اور ہوتا ہی (ف) خدا کا کلام کسی کی رعایت نہیں کرتا کہ بزرگوں کی غلطی اور قصور کو چھپاوے خدا نے اپنے کلام میں سب رسولوں اور نبیونکی غلطیاں بھی سنائی ہیں اور اُس سے بھی دنیا کو بہت فایدہ ہوتا ہی خدا ہی میں خوبی نظر آتی ہی اور کسی آدمی میں کچھ خوبی نہیں ہی سب کے سب گنہگار لاچار ہیں ایک مسیح خداوند ہی جو پاک ہی اُسی پر نظر ٹھہرتی ہی (ف) اِسوقت پطرس کو یروشلم کے عیسائی ملامت کرتے ہیں پس دیکھو کہ خادم دین کو نہ صرف دشمن ملامت کرتے ہیں مگر

کبھی کبھی دوست بھی ملامت کرتے ہیں اور ہمیشہ ملامت نہ صرف خطا پر ہوتی ہے مگر کبھی کبھی حق کام پر بھی دوست ملامت کیا کرتے ہیں (ف) ملامت کس بات پر تھی اِسبات پر کہ غیر قوموں کے ساتھہ تو نے کیوں کھایا اور اِسوقت اکثر خادمان دین کو ملامت ہوتی ہے اِسبات پر کہ ہماری مرضی کے موافق کام کیوں نہیں کرتا (ف) کبھی کبھی عیسائی ناراض ہوتے ہیں اُن بپتسما پانیوالوں سے جو اُن کی کلیسیا میں بپتسما نہیں پاتے ہیں تب خفا ہوتے ہیں کہ تم نے دوسری کلیسیا میں بپتسما کیوں پایا (ف) کلیسیا کو دار الشفا یا اسپتال کہنا چاہئے جہاں سب طرح کے بیمار آکے کراہتے ہیں اور شفا پاتے ہیں بعض مر بھی جاتے ہیں (ف) ایمانداروں کی کمزوریاں عدم ایمان کی دلیل نہیں ہیں مگر اِس بات کا نشان ہیں کہ ایمان سے سب کمزوریاں دفع نہیں ہو سکتی ہیں جب تک کہ نیا بدن نہ پاویں (ف) اُن کمزوریوں کے دیکھنے سے دوسرے فروتنی سیکھتے ہیں اور انسان ہر وقت اپنے دل میں خدا کے سامہنے سرنگوں رہتا ہے اور شیطان کا زور بھی معلوم ہوتا ہے جو گیہوں میں کڑوا دانہ بونیوالا ہے اور مسیح کی حاجت اور کفارہ سے جو نجات ہے اُس کی خوبی زیادہ ظاہر ہوتی ہے اِن کمزوریوں پر نظر کرکے (ف) دیکھو یہاں پطرس کی حکومت کا کچھہ ذکر نہیں ہے کہ وہ لوگ اُس سے دب جاویں مگر اُسے ملامت کرتے ہیں اور نہیں کہتے کہ پطرس مثل پاپا صاحب کے غلطی نہیں کر سکتا ہے بلکہ جانتے تھے کہ اُسنے غلطی کی ہے اور آدمی سے غلطی ہو جاتی ہے یہہ بات ناممکن نہیں ہے خواہ رسول ہو یا کوئی مقدس سب سے خطا ہو سکتی ہے کوئی معصوم نہیں ہے پس یہہ خیال کہ پاپا صاحب غلطی نہیں کر سکتے پیچھے آدمیوں نے نکالا ہے

(۳) کہ تو نامختونوں کے پاس گیا اور اُنکے ساتھہ کھایا

(گیا) وہاں جانا بھی ناجایز تھا دیکھو (۱۰-۲۸) (ف) اسوقت یروشلم کے عیسائی یہہ سوال اُس سے کرتے ہیں کہ بتلا تو غیر قوموں کے پاس گیا یا نہیں اور اُن کے ساتھہ کھایا یا نہیں کھایا اگر ایسا کیا تو بتلا کسواسطے کیا اور پطرس اپنے جواب میں اپنے اختیار اور اپنی حکومت اور اُنکی اطاعت کا ذکر نہیں کرتا پس اختیار کا دعوی نہ وہ رکھتا ہے اور نہ بھائی جانتے ہیں مگر پچھلے زمانہ کی بدعت ہے (ف) وہ لوگ اسپر بحث نہیں کرتے کہ بپتسما کیوں دیا مگر اسپر کہ اُنہیں بیخ ختنہ کے برابر کیوں جانا وہ جانتے تھے کہ بغیر ختنہ کے رفاقت برادرانہ نہیں ہو سکتی ہے غیر قوموں سے شادی کرنا منع تھا مگر سوداگری اور باتیں کرنا منع نہ تھا یہہ مطلب نہ تھا کہ غیر قوموں کو خدا کی طرف نہ کھینچیں مگر یہہ مطلب تھا کہ اُنسے ایسی رفاقت نہ کرنا چاہئے جس میں ہماری یہودیت کا نقصان ہووے

۴ (۴) تب پطرس نے شروع کرکے سب کچھہ بہ ترتیب اُن سے بیان کیا اور کہا

(بہ ترتیب) یعنے سارا بیان جس طرح پر گذرا مناسب طور سے ذکر کیا (ف) پطرس کا اسوقت کا کام ٹھیک مسیح خداوند کی مرضی کے مواقق ہوا نہ اُسنے اُنہیں کچھہ سخت کہا نہ غصہ کرکے لڑا نہ اپنی بزرگی ظاہر کی کہ میں سیدالحوارئین با اختیار شخص ہوں اور مجھہ سے غلطی نہیں ہو سکتی ہے مگر نرمی کے ساتھہ سارا واقعہ سنایا وہ خود کہتا ہے (۱ پطرس ۳-۱۵و۱۶) بلکہ خداوند خدا کو اپنے دلوں میں مقدس جانو اور ہمیشہ مستعد ہو کہ ہر ایک کو جو تم سے اُس امید کی بابت جو تم میں ہے پوچھے فروتنی اور ادب سے جواب دو اور نیت نیک رکھو تاکہ وے جو تمہیں بدکار جانکے تمکو بُرا کہتے اور تمہارے مسیحی اچھی چال پر لعن طعن کرتے ہیں شرمندہ ہوویں (ف ۲) پادریوں کو نہیں چاہئے کہ کہیں ہم پادری ہیں اور تم عوام الناس ہو تم ہماری سنو مگر سب بتلانا چاہئے نرمی سے تعصب کے دور کرنیکا بہتر وسیلہ یہہ ہے کہ واردات کا بیان کریں نرمی سے دین اسیطرح پھیلتا ہے کہ نرمی سے واقعات کا ذکر کیا جاوے یا تعلیمات کا مگر خدا ہم سب کو یہہ پاک عادت عنایت فرماوے مسیح خداوند کے وسیلہ سے

۵ (۵) میں شہر یافہ میں دعا مانگتا تھا اور حالت وجد میں رویا دیکھا کہ کوئی چیز بڑی چادر کے مانند چاروں کونوں سے لٹکتی آسمان سے اُترتی اور مجھہ تک آئی

(مجھہ تک آئی) مگر (اعمال ۱۰-۱۱) میں ہے زمین تک آئی یعنے میں جو زمین پر کھڑا تھا مجھہ تک آئی

۶ (۶) اُسپر میں نے غور سے نظر کی اور زمین کے چارپائے اور جنگلی جانور اور کیڑے مکوڑے اور ہوا کے پرندے دیکھے

(۱۰-۱۲) میں لفظ غور نہیں ہے یہاں ذکر ہے کہ میں نے خوب غور کرکے اُسے دیکھا تھا یہہ زیادہ مفید بات ہے کہ اُسنے دھوکھا نہیں کھایا

۷ ۸ (۷) اور آواز سُنی جو مجھہ سے بولتی تھی کہ اے پطرس اُٹھہ ذبح کر اور کہا (۸) پر میں نے کہا اے خداوند ہرگز نہیں کیونکہ کبھی کوئی حرام یا ناپاک چیز میرے مُنہہ میں نہیں گئی

(ف) عیسائیوں کا دل اور یہودیوں کا منہہ برابر تھا یعنے اُنکا منہہ اُن کے دل کا نمونہ تھا

۹ (۹) اور جواب میں دوسری بار آسمان سے مجھے آواز آئی کہ جو کچھہ خدا نے پاک کیا ہی تو حرام
۱۰ مت کہہ (۱۰) یہہ تین بار ہوا اور سب کچھہ پھر آسمان پر کھینچا گیا

آواز آسمان سے آئی اِسبات کے ثبوت پر کہ غیر قوموں کا دخل آسمان میں خدا کے فضل سے ہوا وہ آسمان میں جاوینگے خدا نے اُنہیں پاک ٹھہرایا ہی

۱۱ (۱۱) اور دیکھو اُسی گھڑی تین مرد جو قیصریہ سے میرے پاس بھیجے گئے تھے اُس گھر کے پاس
۱۲ جس میں میں تھا کھڑے تھے (۱۲) اور روح نے مجھے کہا کہ تو بے کھٹکے اُن کے ساتھہ چل اور یہہ چھہ بھائی بھی میرے ساتھہ ہو لئے اور ہم اُس مرد کے گھر میں داخل ہوئے

(مرد کا گھر) یہاں کرنیلیوس کا نام نہیں ہی اور نہ اُسکے عہدہ کا کیونکہ نام کی اِس مقدمہ میں کچھہ پرواہ نہیں ہی اور نہ فخر ہی کسی عہدہ دار کے عیسائی ہونے پر (ف) وہ کہتے تھے کہ تو نامختون کے گھر میں گیا پطرس کہتا ہی ہاں گیا مگر خدا کی ہدایت سے گیا تب میں نے خوب کیا نہ بُرا

۱۳ (۱۳) اور اُس نے ہم سے بیان کیا کہ کس طرح اُسنے فرشتہ کو اپنے گھر میں کھڑے اور یہہ بولتے دیکھا کہ یافہ میں آدمی بھیج اور شمعون کو جو پطرس کہلاتا ہی بلوا

(اعمال ۱۰-۳ و ۲۲ و ۳۰) لفظ فرشتہ پر زیادہ زور ہی

۱۴ (۱۴) وہ تجھہ سے باتیں کہیگا جنسے تو اور تیرا سارا گھرانا نجات پاویگا

(جنسے) یعنے جنکے قبول کرنے سے (نجات پاویگا) نجات موقوف ہی اُن باتوں پر جو مسیح کی باتیں ہیں انجیل میں لکھی ہیں (ف) انجیل کیسی بیش قیمت چیز ہی کہ اُسپر انسان کی نجات موقوف ہی انجیل خدا کی طاقت ہی جو آدمیوں کے بچانے کو ظاہر ہوئی ہی (رومی ۱-۱۶) وہ ہر ایک کی نجات کیواسطے جو ایمان لاتا ہی پہلے یہودی پھر یونانی کے لئے خدا کی قدرت ہی (تیرا سارا گھرانا) یہہ بات نہایت درست ہی کہ نیک آدمی اپنے سارے گھرانے کو بھی نیک باتیں سکھلاتا ہی اور اُس کے

وسیلہ سے سب گھرانا نجات پایا ہی (دیکھو لوقا ۱۹-۹) یسوع نے اُسکو کہا کہ آج اِس گھر کو نجات ہوئی۔ گھر میں سے اگر ایک آدمی عیسائی ہوجاوے اور سچا عیسائی ہووے تو اُس کے وسیلہ سے بہتوں میں ایمان تاثیر کرتا ہی اور وہ سب خدا کی برکت پاتے ہیں مگر یہہ بات موقوف ہی گھر کے مالک ایماندار پر بس نہ ہونا اُنکا موقوف ہی اُس کے نہ سنانے پر اس لئے یاد رکھنا چاہیئے کہ گھر کے مالک کی بڑی ذمہ داری ہی

۱۵ (۱۵) جب میں باتیں کرنے لگا تو روح القدس اُنپر نازل ہوئی جیسے شروع میں ہم پر

(جب میں باتیں کرنے لگا) یعنے میں نے اپنا کام شروع کیا تو خدا نے اپنا کام شروع کیا یہہ کام کی تاثیر ظاہر ہوئی کہ فوراً روح القدس نازل ہوئی یہہ تو صاف مہر ہوگئی کہ رویا کو ٹھیک سمجھا اور حقیقت میں خدا نے کچھہ فرق نہ رکھا اور غیر قوموں کو اُس نے شامل کیا (جیسے شروع میں ہم پر) یعنے پنتکوست کے دن جب خدا کی روح ہم پر آئی تھی وہی حال وہاں گذرا (ف) یہاں دیکھو کہ پطرس اِس واقعہ کو بالکل ملاتا ہی پنتکوست کے واقعہ سے

۱۶ (۱۶) تب مجھے خداوند کی بات یاد آئی کہ اُسنے کہا یوحنا نے تو پانی سے بپتسما دیا پر تم روح القدس سے بپتسما پاؤ گے

(مجھے خداوند کی بات یاد آئی) جو (اعمال ۱-۵) میں لکھی ہی موجب (لوقا ۳-۱۶) کے (ف) یاد آئی روح القدس سب باتوں کو یاد دلاتا ہی شاگردوں کو جیسے مسیح نے خبر دی تھی (یوحنا ۱۴-۲۶) جو کچھہ میں نے تمہیں کہا ہی تمہیں یاد دلاویگی (ف) مسیح خداوند کی باتیں بمنزلہ تخم کے تھیں جنسے اب سب کچھہ ہوتا ہی اور درخت حیات چار طرف پھیلتا ہی اور شاخیں چھوڑتا ہی (ف) روح کا بپتسما مسیح کا خاص انعام ہی جو وہ اب آسمان پر سے عنایت کرتا ہی (ف) روحانی و جسمانی باتیں یعنے خدا کا کام اور آدمی کا کام برابر ساتھہ ہوتے ہیں جب ایمان سے آدمی کام کرتے ہیں آدمی پانی سے بپتسما دیتا ہی خدا روح کا بپتسما دیتا ہی اسلئے کہ آدمی کا بدن اور پانی ہر دو دنیا کی چیزیں ہیں مگر روح انسانی اور خدا کی روح دونوں آسمانی چیزیں ہیں آدمی اپنا کام کرے تب خدا اپنا کام کرتا ہی

۱۷ (۱۷) پس جبکہ خدا نے اُنکو ویسی نعمت دی جیسے ہمکو بھی جو خداوند یسوع مسیح پر ایمان لائے تو میں کون تھا کہ خدا کو روک سکتا

(یعنے جب ہم ایمان لانے اور ہمیں جو کچھہ خدانے دیا وہی جب وہ ایمان لائے اُنہیں دیا) ہر دو کو وہی روح کا انعام جو سب سے بڑا ہی برابر بخشا دکھو مسیح میں ایمان شرط ہی جسکے سبب عیسائی لوگ شروع سے آج تک روح القدس پاتے ہیں (میں کون تھا کہ خداکو روک سکتا) یعنے ظاہری نشان بپتسما کا ندیتا کہ اُنہیں مقدسوں کی ظاہری رفاقت میں شریک کروں کیونکہ خداہی نے پہلے روح دیکراُنہیں باطنی رفاقت بخشدی (ف) دیکھو کلیسیا سے ایسے لوگوں کو الگ رکھنا گناہ ہی جنہوں نے روح القدس پائی ہی وہ سب شامل کئے جاویں اگرچہ بعض دستورات جسمانی میں کچھہ فرق ہووے اسکی کچھہ پرواہ نہیں ہی (ف) پطرس کا مطلب یہہ ہی کہ جب وہ روح القدس کے وسیلہ سے پاک کئے گئے تب میں اُنسے الگ کھڑا رہنے نہیں سکتا کہ گویا وہ ناپاک ہیں خلاصہ آنکہ اگر مرضی ہووے تو مجھہ سے ناراض ہو جاؤ یا راضی رہو مگر یہہ کام خدا کا ہی جب خدا کی یوں صلاح ہوئی کہ غیر قوموں کو یوں بچاوے اور یہودیوں کے ساتھہ مسیح کے بدن میں شامل کرے تو میری کیا طاقت ہی کہ میں بشر ہو کے خداکو روکوں (ف) اسی طرح آج کل بھی دینی مباحثوں میں بعض لوگ بہت جھگڑا کرتے ہیں پر جب خدا کی روح یعنے خدا خود اُن میں حاضر ہوتا ہی تو سارے اعتراض دفع ہو جاتے ہیں

(۱۸) وے یہہ سُن کے چپ رہے اور خدا کی ستایش کی اور کہا بیشک خدانے غیر قوموں کو بھی زندگی کے لئے توبہ بخشی ہی

(چپ رہے) مُنہہ بند ہوگیا زور ٹوٹ گیا کہ پطرس کو ملامت کریں اور مُنہہ کھل بھی گیا کہ خدا کی تعریف کی یعنے فوراً صلح ہوگئی (ستایش کی) یہہ لفظ یونانی میں بصیغۂ استمرار آیا ہی کہ ستایش کرتے رہے (توبہ بخشی) توبہ خدا بخشتا ہی خدانے اُنہیں یعنے غیر قوموں کو توبہ بخشی زندگی کے لئے تا ابد تک جیویں یہہ بات خدا کی ستایش کی ہی (ف) غلطی کرنا انسان کی کمزوری کے سبب سے ہی مگر جب غلطی دفع کیا وے تو پھر بھی اُس میں قایم رہنا یہہ شریر متعصب لوگوں کا کام ہی کہ شافی جواب سُنکر بھی گمراہی پر قایم رہتے ہیں اور آپ کو برباد کرتے ہیں اور خدا کی تعریف نہیں کرتے مگر تکذیب کرتے ہیں ایسوں سے خدا بچاوے (ف) یہہ توبہ خدا کی بخشش ہی اُسنے وعدہ کیا تھا کہ میں بخشونگا (یرمیا ۲۴-۷) اور میں اُنہیں ایسا دل دونگا کہ مجھے پہچانیں (حزقیل ۱۱-۱۹) اور میں اُنہیں ایک ہی دل دونگا اور نئی روح تمہارے اندر میں ڈالونگا اور سنگین دل اُن کے گوشت میں سے جدا کر دونگا اور اُنہیں ایک گوشتین دل عنایت کرونگا۔ اسی طرح (حزقیل ۳۶-۲۶) میں ہی پس توبہ اور ایمان اور ہر ایک فضل خدا کی بخشش ہی کوئی آدمی اسے آپ پیدا نہیں کرسکتا مگر خدا بخشتا ہی (۲ تمطاؤس ۲-۲۵) توبہ زندگی کا رستہ ہی اسکے وسیلہ سے زندگی تک پہونچ جاتے ہیں توبہ کے ساتھہ ایمان ہی اور ایمان کے ساتھہ زندگی ہی پر اُنہیں ملتا ہی

جو مانگتے ہیں (یعقوب ۱-۴ و امثال ۲-۳ سے ۶) (ف ۱۰) خدا سب کچھ سب آدمیوں کو دیتا ہی (۱۷-۲۵) اُسنے تو آپ سب کو زندگی اور سانس اور سب کچھ بخشا۔ وہ تو جانوروں کو بھی روزی دیتا ہی (زبور ۱۴۷-۱۹) لیکن اُن وسیلوں کو جو اُسنے مقرر کئے کام میں ضرور لانا چاہئے خدا روٹی دیتا ہی تو بھی کھیت بونا چاہئے اور محنت کرنا اسیطرح خدا توبہ بخشتا ہی تو بھی سُننا اور سوچنا اور ڈرنا چاہئے (ف ۱۱) جو لوگ زندگی کے طالب ہیں خدا اُنہیں زندگی دیتا ہی وہ کلام کو سُنتے ہیں اور اچھے دل میں حفظ کرتے ہیں اور پھل لاتے ہیں (رومی ۱۰-۷ و لوقا ۸-۱۵) اور وہ اُن توڑوں کے ساتھہ سوداگری کرتے ہیں (متی ۱۳-۱۱ و ۱۲ و ۲۵-۲۰) پر جب سُنتے ہیں اور انکار کرتے ہیں اور دنیا کی طرف سخت مایل ہیں نفس پروری و عیاشی کے طالب ہیں تب اُنکے دل سخت ہوتے ہیں اور جو وہ چاہتے ہیں یعنے سرکشی کرنا تو خدا اُنہیں اُسی حالت میں چھوڑ دیتا ہی جیسے خدانے فرعون کے دل کو سخت کر دیا یعنے وہ سرکشی پر خود راغب تھا خدانے کہا اچھا جو تو چاہتا ہی ہووے پس وہ زیادہ سخت ہو گیا (ف) خدا نہیں چاہتا کہ کوئی سرکشی کرکے برباد ہووے بلکہ چاہتا ہی کہ لوگ اُس کی راہوں پر چلیں (استثنا ۵-۲۹) لیکن جبر نہیں کرتا وہ آدمی کے سامہنے بھلائی کو رکھتا ہی اگر وہ اُس پر متوجہ ہو اور بدی کو چاہے تو فعل مختار ہی پس جس چیز کو چاہتا ہی وہ اُسے ملتی ہی (ف) اگر کوئی کہے کہ توبہ و ایمان خدا کی بخشش ہی پس اگر وہ چاہیگا کہ میں توبہ کروں تو ہو جاویگی ورنہ میری کوشش بیفایدہ ہی تو معلوم کرنا چاہئے کہ خدا جو رزّاق ہی اگر وہ چاہیگا تو مجھے رزق ملیگا پس میں کسواسطے کھیتی کروں اور کیوں مدرسہ میں جاؤں حکمت تو خدا کی بخشش ہی پس یہہ باتیں نادانی کی ہیں کیونکہ عالم اسباب اور انتظام و وسایل میں سب کچھ وسیلوںسے ہوتا ہی تو بھی خدا سے ہی (فلپی ۲-۱۲ و ۱۳) کو دیکھو اور چرچ انگلنڈ کا دسواں قانون بھی ملاحظہ کرو

---

۱۹ (۱۹) پس وے جو اُس مصیبت سے جو ستیفان کے سبب پڑی پراگندہ ہوئے پھرتے پھرتے فونیکی اور کپرس اور انطاکیہ تک پہونچے مگر یہودیوں کے سوا کسی کو کلام نہ سناتے تھے

موت ستیفان کے بعد شاگرد ہر جگہ جاتے تھے (۸-۱ و ۴) (ف ۱) شہدا کا خون کلیسیا کا تخم ہی جو ہوا سے چار طرف اُڑایا جاتا ہی (ف ۲) شیطان جن وسایل سے کلیسیا کی بربادی چاہتا ہی خدا اُنہیں وسایل سے کلیسیا کو ترقی بخشتا ہی (ف ۳) آدمی کی بدی خدا کے ہاتھہ میں نیکی کا باعث ہی (ف ۴) جب کچھہ خطرہ اور نقصان نظر آتا ہی تو اُس سے آخر کو کچھہ فایدہ نکلتا ہی (ف ۵) صلیب کے سایہ میں کلیسیا بڑھتی ہی اور بغیر صلیب کے کسی کی روحانی ترقی نہیں ہوتی ہی نہ ظاہری طور سے اور نہ باطنی طور سے پس دُکھہ سے عیسائیوں کو کبھی ناامید ہونا نہ چاہئے (ف) اول میں یروشلم کے درمیان بہت دُکھہ ہوا

اِسلئے کہ یروشلم مخزن تھا یا پود کا کھیت جہاں پنیری یا پودنے پرورش پائی دُکھوں کے اور روح کے پانی سے تاکہ چار طرف وہ پود لگائی جاوے (فونیکی) یہہ شہر قیصریا سے (۱۲۰) میل سمت اُتر ہے انطاکیہ کی نصف راہ پر (کپرس) ایک جزیرہ ہے سلوکیہ کی جنوب ومغرب کی طرف وہاں سے برنباس آیا تھا اور وہاں کا متوطن تھا (۴—۳۶) اور ایک اور شخص نفسون بھی وہاں کا تھا (۲۱—۱۶) (انطاکیہ) مسیح خداوند سے تین سو برس پہلے یہہ شہر آباد کیا گیا سکندر اعظم کے ایک بڑے سپہ سالار مسمی انطیوکوس نے اِسکو بسایا یہہ جگہ دمشق کے اُتر میں (۲۰۰) میل ہے اور سمندر کے کنارہ سے جہاں اسکا بندر شہر سلوکیہ ہے یہہ جگہ (۱۶) میل ہے میڈیٹرین سمند اور سب ممالک مشرقی ومغربی کو اُسنے ملایا تھا وہاں اصلی اور داخلی یہودی بہت رہتے تھے (ف۱) اُس زمانہ میں اول درجہ بزرگی میں روم کا تھا اور دوسرا درجہ سکندریہ کا اور تیسرا درجہ انطاکیہ کا تھا بلکہ اُسے پورب کا روم بھی کہتے تھے وہاں پانچ لاکھ باشندے تھے اور ہزار برس تک وہ دنیا کے نامدار شہروں میں سے ایک تھا علم یونانی کی وہاں بہت ترقی تھی (ف۲) پانچ جگہ میں صدر کلیسیائیں تھیں (یروشلم) میں (سکندریہ) میں (استنبول) میں اور (روم) میں اور (انطاکیہ) میں (ف۳) اِسوقت انطاکیہ ایک چھوٹی سی بستی ہے اُس میں (۱۸) ہزار باشندے ہونگے اور وہ بھی غریب لوگ ہیں اور اُن میں بھی تھوڑے سے لوگ عیسائی ہیں باقی غیر قوم ہیں (ف۴) اُسوقت جیسے یروشلم یہودیوں کے لئے فخر کا باعث تھا ویسی ہی انطاکیہ غیر قوم کے عیسائیوں کا مدار تھا (ف۵) دیکھو مسلمانوں نے سارے بزرگ شہروں کو کیسا برباد کیا ہے اب افسس اور استنبول اور اسکندریہ اور انطاکیہ کا کیا حال ہے اور یروشلم کا کیسا حال ہے جہاں اسلام آتا ہے وہاں بربادی ساتھہ آتی ہے تمام جسمانی اور روحانی برکتیں اُڑجاتی ہیں

(۲۰) اور اُن میں سے کئی ایک کپرسی اور قورینی تھے جنہوں نے انطاکیہ میں آکے یونانیوں سے باتیں کیں اور خداوند یسوع کی خوشخبری سُنائی ۲۰

(قورینی لوگوں میں سے) ایک شخص کا نام لوقیوس تھا (۱۳—۱) اور کئی ایک کپرسی تھے اُن لوگوں نے خدا کا دین انطاکیہ میں پہونچایا (شہر قورین) مصر وکرتاگو کے درمیان تھا (۲—۱۰ و ۶—۹) (ف۱) یونانیوں کو جاکے خدا کا دین سُنایا اور یہہ ایسی بات ہوئی کہ جیسے کوئی نہایت حقیر لوگوں کو ایک بڑی عزت کی بات سناوے مثلاً کوئی چوہڑوں کو جاکے کہے کہ تم برہمن بنجاؤ مگر وہ بھی کیا کریں جیسا اُنہوں نے دیکھا اور سُنا اُس کے کہنے کی ضرورت ہوئی اُن کے دلوں میں جو روشنی آئی اُنہوں نے بھی چاہا کہ دوسروں کے دل بھی روشن ہوجاویں (۱ یوحنا ۱—۳) جو کچھہ ہمنے دیکھا اور سُنا اُس کی خبر تمہیں دیتے ہیں تاکہ تم بھی ہمارے ساتھہ میل رکھو اور ہمارا میل باپ کے ساتھہ اور اُسکے بیٹے یسوع مسیح کے ساتھہ ہے (ف۲) سنانیوالے بھی یہودی نتھے

مگر غیر قوم کے ایماندار لوگ تھے اور سُننیوالے بھی غیر قوم تھے (ف) مسیح کی خوشخبری وہاں جاکے سُنائی نہ قہر اور غضب الٰہی کی باتیں نہ شریعت کی باتیں مگر خدا کے فضل کی باتیں سُنائیں اور اسے بڑی برکت ہوئی

۲۱ (۲۱) اور خداوند کا ہاتھہ اُنکے ساتھہ تھا اور بہت سے لوگ ایمان لاکے خداوند کی طرف پھرے

(خداوند کا ہاتھہ) اُن کے ساتھہ تھا اِسلئے کہ وہ لوگ نیک نیتی سے خداوند کا کلام وہاں لیگئے تب خدا کا ہاتھہ اُن کی مدد کے لئے اُنکے ساتھہ ہوا نہ ظاہری طاقت نہ کسی حاکم کی مدد مگر خدا کی قوت ساتھہ تھی (ف) جو لوگ نیک نیتی سے نیک کام پر ہاتھہ ڈالتے ہیں خدا کا ہاتھہ اُن کی مدد کے لئے موجود ہوتا ہے (ف) ہاتھہ کام کرنے کا عضو ہے اِسیطرح بازو (یوحنا ۱۲-۳۸) خدا کا ہاتھہ پہلے ظاہر ہوا معجزوں میں جو پیغمبروں سے ظاہر ہوئے مسیح کے شاگردوں تک مگر معجزوں سے دل نرم نہیں ہوتا ہے دیکھو فرعون کا دل اور بھی سخت ہوگیا پھر خدا کا ہاتھہ ظاہر ہوا نئی زندگی دینے میں جس سے نیا جنم اور تبدیل ہوتی ہے اِسوقت ان منادوں کے ساتھہ اسی طرح خدا کا ہاتھہ تھا کہ اُن کی منادی سے بہت لوگ ایمان لاکے خداوند کی طرف پھرے (ف) یہہ واقعہ کرنیلیوس کے ایمان لاکے بپتسمہ پانے سے پہلے ہو چکا تھا مگر کرنیلیوس کا خاص ذکر اِسلئے ہوا ہے کہ لوگوں پر خدا کی مرضی غیر قوموں کی نسبت صاف صاف اِس واقعہ سے ظاہر ہوئی ہے کہ لوگ بغیر ختنہ کے بھی عیسائی بنجاوینگے اور مقدسوں میں برابر برکت پاوینگے

۲۲ (۲۲) اور اُن باتوں کی خبر یروشلم کی کلیسیا کے کان میں پہونچی اور اُنہوں نے برنباس کو بھیجا کہ انطاکیہ تک جاوے

(برنباس کو بھیجا) نہ بارہ رسولوں میں سے کسیکو بھیجا بلکہ ایک مناد کو بھیجا اور نہ رسولوں نے بھیجا بلکہ کلیسیا نے بھیجا (ف) اِس شخص کے بھیجنے کی کیا خصوصیت تھی شاید اِسلئے اُسے بھیجا کہ وہ کپرسی تھا اور انطاکیہ میں جو کام ہوا وہ کپرسی لوگوں سے ہوا تھا پس اُنکا ہموطن اُن کے لئے زیادہ مفید ہوا ہوگا لیکن سب سے بڑا سبب اُس کے بھیجنے کا یہہ ہے کہ وہ نیک آدمی اور عمدہ ناصح تھا اور اُسنے ضرور وہاں جاکے کام بھی خوب کیا انہوں نے اچھا کیا کہ اُسے بھیجا (ف) جہاں نو مریدوں کی جماعت ظاہر ہووے چاہئے کہ کلیسیا وہاں ہمیشہ ایک برنباس یعنے نصیحت کے فرزند کو بھیجے جو اُن کی تقویت کے لئے مفید ہو اُسکو کبھی نہ بھیجیں جو اُگتے ہوئے بوٹوں کو پانی نہیں دیسکتا اور نہ اُن کی حفاظت کرسکتا ہے یہہ وہ لوگ ہیں جو تعلیم دینے پر قادر نہیں ہیں اور اُنکا ایمان مردہ سا ہے وہ روزگار کے لئے مشن میں گھسے ہوئے ہیں اور وے نو مریدوں کی

بنیاد خراب کر ڈالتے ہیں اسلئے چاہئے کہ نہ صرف ولایتی مشنری اسی موقعوں پر لوگوں کو بھیجیں بلکہ کلیسیا بھیجے کیونکہ مشنریوں کی نسبت کلیسیا زیادہ لوگوں کے حال سے واقف ہوتی ہے کہ وہ کیسے ہیں اور کلیسیا کو بھی چاہئے کہ سوچ سمجھ کر یہہ کام کریں

۲۳ (۲۳) وہ پہونچکے اور خدا کا فضل دیکھہ کے خوش ہوا اور سب کو نصیحت کی کہ دل کے مضبوط ارادے سے خداوند میں قایم رہو

(نصیحت کی) کیونکہ وہ نصیحت کا فرزند یعنے برنباس تھا اور اسی سبب سے اُسنے یہہ لقب پایا تھا اُس کی نصیحتوں کا مطلب یہہ تھا کہ (دل کے مضبوط ارادے سے) نہ سست ارادہ سے اور نہ ایک وقت مگر ہر وقت مضبوط ارادہ خدا پرستی کا دل میں رہے (ف) ہمیشہ آدمی کو چاہئے کہ دل کی طرف دیکھا کرے اُس میں سستی نہ آنے پاوے جب دل سست ہوا تو ساری بربادی موجود ہو جاتی ہے جنگ میں وہی سپاہی کامیاب ہوتا ہے جسکا دل مضبوط ہے (خداوند میں قایم رہو) یعنے یسوع مسیح میں جو خداوند ہے قایم رہو تھک نہ جاؤ دیکھو داؤد کیا کہتا ہے (زبور ۱۰۸-۱) اے خدا میرا دل قایم ہے میں اپنی شوکت کے ساتھہ گاؤنگا (ف۱) ارادہ کی مضبوطی کا نمونہ دیکھو (روت ۱-۱۶ و ۱۷) (ف۲) برنباس نے کوئی نصیحت نہیں ختنہ کی بابت اور جسمانی رسموں کی بابت نہیں دی مگر دل کی مضبوطی سے مسیح میں قایم رہنے کو کہا اُس نے اور باتوں کی کچھہ پرواہ نہیں کی مگر فضل کی بہت پرواہ کی جس سے آدمی کی جان بچ جاتی ہے (ف۳) معلوم ہوتا ہے کہ انطاکیہ کی کلیسیا نے برنباس کو بہت خوشی سے قبول کیا اور برنباس بھی اُنسے خوش ہوا پس جبکہ لوگ خادم دین سے خوش ہیں اور خادم دین لوگوں سے خوش ہے تب بہت برکت آتی ہے

۲۴ (۲۴) کیونکہ وہ نیک مرد اور روح القدس اور ایمان سے بھرا تھا اور ایک بڑی جماعت خداوند کیطرف رجوع لائی

(نیک مرد) تھا بہت نیکی کرتا تھا چھوٹی چھوٹی باتوں پر اعتراض نہیں کرتا تھا کہ جھگڑے کا باعث ہووے نہ سختی سے ملامت کرتا تھا اُس کی نیت نیک تھی اور اُس کے کام سب نیکی کے تھے اسی نیکی کے سبب اُس نے اپنی ساری ملکیت فروخت کر دی اور غریبوں کو بانٹ دی تھی اور قوم کو تفرقہ سے بچا لیا تھا (۴-۳۶ و ۳۷) (ف) عیسائیوں کا دستور ایسا ہے کہ ایک دوسرے کی تعریف بہت کم کرتے ہیں اُن کی نظر ہمیشہ خدا کی تعریف پر لگی رہتی ہے مگر یہاں لوقا نے برنباس کی کچھہ تعریف کی ہے اس تعریف کا ایک خاص سبب ہے وہ یہہ ہے کہ پیچھے اُسکے ساتھہ پولوس رسول سے کچھہ تکرار ہوا ہے جو آنیوالا ہے اور لوقا جو پولوس کے ساتھہ گیا تھا اِسوقت برنباس کی تعریف کر کے یہہ دکھلاتا ہے کہ بد مزاجی کا گمان اُس کی طرف

نہ کرنا چاہئے وہ نیک مرد تھا اور تکرار جو پولوس سے ہوا وہ ایسا تکرار تھا جیسے مجتہدین کا اختلاف اجتہاد میں ہوا کرتا ہے
یا دو شخصوں کی رائے میں فرق ہو جاتا ہے (ایک بڑی جماعت) (۳) کے وسیلہ سے عیسائی ہوئی کیونکہ وہ روح القدس سے
بھرا تھا اور روحانی باتوں کی تاثیر سے ایک بڑی جماعت کے دل بدل گئے اور اُنپر روح القدس کی مہر لگائی گئی

۲۵ (۲۵) اور برنباس سولوس کی تلاش میں ترسس کو چلا

برنباس اُس کے بعد یروشلم کو نہیں گیا جہاں سے بھیجا گیا تھا اُسنے نہیں چاہا کہ کام کو چھوڑے اور جو دروازہ خدانے
اُسکے لئے کھولا ہے وہاں کام نہ کرے اُسنے بہتر جانا کہ وہاں خود رہے اور کام کرے مگر (ترسس کو چلا) تاکہ سولوس کو
تلاش کرکے لاوے جب کام بہت ہوتا ہے تو لایق شخصوں کو اپنے پاس جمع کرنا بہتر ہوتا ہے تاکہ ترقی کا باعث ہوویں (ف ا)
برنباس نے جب جال کو مچھلیوں سے بھرا ہوا دیکھا تو اپنے ساتھی کو جو دوسری کشتی میں تھا اشارہ کیا کہ اُسکی مدد کرے
(لوقا ۵-۷) سمندر کی راہ سے ترسس کچھ بہت دور نہ تھا اور وہاں سولوس تھا کیونکہ وہ اُسکا وطن تھا (۲۲-۳) (ف ۲)
دیکھو اگر برنباس کی نیت میں کچھ فرق ہوتا اور انطاکیہ میں آپ بزرگ بننے کا ارادہ ہوتا تو ہرگز سولوس کو وہاں لانا نہ چاہتا
کیونکہ سولوس ضرور اُس سے قدرت اور طاقت میں زیادہ تھا اور لوقا آپ ہی انطاکیہ کا باشندہ ہے جو ان باتوں سے خوب
واقف ہے پس برنباس کی نظر خدا کے دین کی ترقی پر تھی نہ اپنی بزرگی پر جیسے اِسوقت ہم کہیں کہیں دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ
نہیں چاہتے کہ دوسرے بھی وہاں آکے کام کریں وہ اپنے مشنوں کے تفرقہ کے سبب نہیں چاہتے کہ کوئی دوسرے مشن کا
آدمی وہاں آوے تاکہ وہی اُس جگہ بزرگی حاصل کریں پر برنباس ایسا نہ تھا (ف ۳) پولوس آپ بھی وہاں نہ گیا جب تک بلایا
نہ گیا اُسنے بھی انطاکیہ شہر کا لالچ نہ کیا بلکہ بہتر جانا کہ بھائی برنباس وہاں کام کرے اور میں وہاں کام کروں جہاں ہوں
پر جب بلایا گیا تب گیا یہاں سے دونوں کی نیت بخیر ثابت ہے (ف ۴) مزدور اپنے فایدہ کے لئے ہر طرف دوڑتا ہے کیونکہ اُسکی
نظر اپنے نفع پر ہے پر سچا گڈریہ بیابان میں رہتا ہے اُس کی نظر گلہ پر ہے کہ اُن کی جان بچاوے نہ اپنی مزدوری پر پس اِس مقام پر
بھی خادمان دین کو سوچنا چاہئے (ف ۵) برنباس کو سب سے پہلے معلوم ہو گیا تھا کہ پولوس سچا عیسائی ہے اور کہ وہ خدا کا چنا
ہوا برتن ہے خداوند اُسکے وسیلہ سے کچھ کام کریگا (۹-۲۶ و ۲۷) اِسلئے اُسنے چاہا کہ اُسکو یہاں بلاوے (ف ۶) پولوس ترسس
میں تھا مگر نہیں معلوم کہ اُسنے وہاں کیا کیا کام کئے اور اُسکا اتنا وقت وہاں کیونکر گذرا گمان چاہتا ہے کہ اُسنے وہاں خدا کی
بھی خدمت کی کیونکہ اُسنے بپتسمہ کے بعد فوراً کام کا شروع کر دیا تھا اور جب یروشلم میں آیا اور یہودی اُس کے قتل کے درپے
تھے (۹-۲۹ و ۳۰) تب وہ وہاں سے نکلکے ترسس میں چلا گیا تھا

۲۶ (۲۶) اور اُسے پاکے انطاکیہ میں لایا اور ایسا ہوا کہ وے سال بھر کلیسیا میں اکٹھے رہتے اور بہت لوگوں کو سکھلاتے تھے اور شاگرد پہلے انطاکیہ میں مسیحی کہلائے

خادم دینوں کی رفاقت کا بڑا نمونہ اسوقت پولوس اور برنباس ہیں دیکھو (فلپی ۴-۲) خداوند میں ایک دل ہو ویں (ف) خداوند کی کلیسیا میں خادمان دین کے کام دو قسم کے ہیں اول شاگرد کرنا دوسرے تعلیم دینا (متی ۲۸-۱۹ و ۲۰) اُنہوں نے سال بھر یہہ دونوں کام وہاں کئے اور چاہئے کہ سب خادمان دین ان دونوں کاموں پر نظر رکھیں (ف) برکت کا باعث ایک یہہ بھی ہوا کہ کلیسیا نے وہاں بہت دفعہ مجلسیں کیں اور صلاح مشورہ کر کے کام کیا اور ایک دل رہے (ف) انطاکیہ کی کلیسیا پہلی کلیسیا ہے جس نے یہودیہ کے غریب بھائیوں کی رفع حاجت کا بندوبست کیا اور اسی کلیسیا سے ایسی برکات نکلیں کہ دین مسیحی کی ترقی کا باعث ہوئیں (ف) اسی جگہ عیسائیوں کو ایک نام دیا گیا جو بڑی عزت کا نام ہے اور تمام دنیا کے عیسائی اُس نام سے نامزد ہیں اور وہ نام بڑے فضل کا ایک قیمتی نشان ہے (مسیحی کہلائے) شاید باہر والوں نے یہہ نام رکھدیا کہ اُنہیں مسیحی کہیں یا کرسٹان کہیں (ف) یہودیوں نے بھی اِس گروہ کا ایک نام رکھا تھا یعنے ناصری یا جلیلی (۲۴-۵) اِس سے ظاہر ہے کہ اُسوقت کے عیسائیوں نے مسیح کا بہت ذکر کیا تھا جس کے سبب اُنہوں نے یہہ نام پایا (ف) اور نام بھی اُنکو دیئے گئے ہیں مثلاً ایماندار (۵-۱۴) اور اہل کلیسیا (۱۲-۱) اور اہل طریقہ (۹-۲) اور مقدس (۹-۱۳) (ف) اُسوقت یہہ لوگ عیسائی نہیں کہلاتے تھے یعنے عیسیٰ کی طرف منسوب نہیں کئے گئے تھے اِسلئے کہ نجات دہندہ ہونے میں یسوع کے شریک نہیں تھے یسوع آپ نجات دہندہ ہے مگر اُنکا نام مسیحی ہو یا کرسٹان پس نہ لفظ یسوع کے ساتھہ مگر لفظ مسیح کے ساتھہ منسوب ہوئے اِسلئے کہ مسیح کی روح سے ممسوح ہوئے تھے اور جو ہوتے ہیں وہ روح القدس کی نعمتوں کا حصہ ترقی کے لئے ہمیشہ مسیح سے پاتے ہیں اور مسیحی کہلاتے ہیں (ف) اسوقت ہندوستان کی غیر قوم حقارت کے طور پر عیسائیوں کو کرسٹان کہتی ہیں پر یہہ اُنکی فضیلت ہے فقط ہم سب کو سچا کرسٹان کہے دنیا کے سارے بادشاہتوں سے بھی کہیں بہتر ہے کہ ہم سچے کرسٹان ہو ویں (ف) جب یہہ لفظ یعنے کرسٹان یا مسیحی اپنی نسبت سُنتے ہو تو فوراً سوچو کہ تم اِسلئے کرسٹان کہلاتے ہو کہ تم نے یسوع مسیح سے روح کا مسح پایا ہے تب اپنی حالت پر سوچنا کہ کیا کہلاتے ہو اور کیسے ہو (ف) مسلمانوں نے انکو عیسائی کہا ہے کیونکہ اُنہوں نے یسوع لفظ کو بگاڑ کے عیسیٰ بنایا اور اُس کی طرف ہمیں منسوب کر کے عیسائی کہا پر اس سے بھی ہم خوش ہیں کیونکہ یسوع مسیح کے بندے ہیں ہم نے اُس سے مسح پایا (ایوحنا ۲-۲۰) اور اُس کی دولت سے ہم دولتمند ہوئے اور ہم اُس کی دولہن ہیں اِسلئے اُسکا نام ہمپر بولا جاتا ہے

(ف) چاہئے کہ ہم اسم با مسمیٰ ہوں جیسے ہم مسیحی کہلاتے ہیں ویسے ہی حقیقی مسیحی بھی ہوویں ورنہ بربادی ہی (ف) عیسائیوں کا یہہ مسیحی نام صعود کے بارہ برس بعد ہوا تھا انجیل میں پہلے .م اور پیچھے نام آتا ہی یہہ کچھ بات نہیں ہی کہ کام نہو اور نام شہ بہادر خان رکھا جاوے جب کچھ بہادری واقعہ ہو چکے تب نام بھی درست ہی مسیحی بھی وہ ہی جس کے دل میں مسیح کا کام ہی اور منہہ پر مسیح کا نام ہی (ف) لفظ کرسشان یا مسیحی تین دفعہ کلام میں آیا ہی اوّل یہاں دویم (۲۶-۲۸) سویم (۱ پطرس ۴-۱۶) میں (ف) لفظ مسیح میں نبوت کہانت بادشاہت پر اشارہ ہی اور لفظ عیسیٰ میں جو یسوع ہی صرف نجات دہندہ خدا بتلایا گیا ہی اور جبکہ ہم مسیحی ہیں تو ہمارا فرض بھی ہی کہ اطاعت کے ساتھہ مسیح خداوند کو سجدہ کریں (ف) سکندر اعظم کی فوج میں ایک سپاہی تھا اُسکا نام بھی سکندر تھا بادشاہ نے اُسے کہا یا تو کام بدلو یا نام بدلو یعنے یا تو میری مانند دلاوری کرو یا میرا نام اپنے اوپر نہ رکھو یہاں سے عیسائیوں کو سیکھنا چاہئے کہ یا تو حقیقی مسیحی ہوویں ورنہ یہہ نام چھوڑ دیں (ف) گرگیری صاحب کہتے ہیں کہ میں پطرس کی عزت کرتا ہوں مگر پطرسی کہلانا نہیں چاہتا نہ پولوسی ہونا چاہتا ہوں میں جب خدا سے پیدا ہوا تو پھر انسان سے ہرگز پیدا نہ ہونگا اگر مخلوق کو سجدہ کرتا تو میں کبھی مسیحی نہ ہو سکتا تھا مسیحی نہ کسی آدمی سے مگر مسیح سے ہی۔ پس آدمیوں کی طرف منسوب ہونا کچھ بات نہیں ہی خدا کی طرف منسوب ہونا حقیقت کے طور پر مناسب ہی

۲۷ (۲۷) اُنہیں دنوں میں نبی انطاکیہ میں آئے

(نبی) یعنے وہ لوگ جو آنیوالی باتوں کی خبر پہلے سے دیا کرتے تھے اور خدا کی مرضی بتلا دیتے تھے روح القدس کے وسیلہ سے اُنکا درجہ رسولوں کے بعد لکھا ہی (۱ قرنتی ۱۲-۲۸ و افسی ۴-۱۱) (ف) نبوت تو ملاکی نبی پر مسیح سے (۴۰۰) برس پیشتر تمام ہو گئی تھی اور یہودیوں نے محمد صاحب سے ہزار برس آگے ملاکی کو خاتم النبیین بتلایا تھا مگر اب یہاں پر بھی نبیوں کا ذکر ہی کہ مسیح کے شاگردوں میں نبی بھی تھے راقم کے گمان میں یہہ بات ہی کہ یہودیوں نے جو ملاکی کو خاتم النبیین بتلایا یہہ بہت درست تھا کیونکہ پرانا عہدنامہ اُسپر ختم ہوا تھا اُسکے بعد مسیح کا زمانہ آنیوالا تھا جسکی بابت موسیٰ سے ملاکی تک بلکہ آدم سے ملاکی تک نبوت ہوئی تھی لیکن مسیح سے پہلے یوحنا اصطباغی آیا شریعت کا نبی ہوکے تاکہ شریعت کا ایک نبی بلکہ نبی سے بڑا شخص ہوکے خداوند کا نقیب ہووے اور اہل شریعت کی رہبری خداوند کی طرف کرے اُسکے بعد مسیح آیا اور مسیح اپنا کام کرکے آسمان پر چلا گیا اور بارہ رسولوں کو بھیجدیا تو بھی کلیسیا میں بعضوں کو نبی مقرر کیا اور یہہ عہدہ کچھ عرصہ تک کلیسیا میں تھا لیکن جب کلیسیائیں قایم ہو گئیں اور خدا کی پوری مرضی نئے عہد میں ظاہر ہو چکی تب سے یہہ عہدہ بند ہو گیا اور پھر کوئی نبی آج تک دنیا میں نہیں آیا کیونکہ اب نبیوں کی حاجت نہیں رہی خدا کی ساری مرضی بیبل میں ظاہر ہو گئی ہی

(۲۸) اور اُن میں سے ایک نے جس کا نام اگبس تھا اُٹھ کے روح کی معرفت بتلایا کہ تمام ملک میں بڑا کال پڑیگا وہ قلادیوس قیصر کے وقت میں بھی ہوا ۲۸

(تمام ملک میں) یعنے تمام رومی سلطنت میں (ف) قلادیوس قیصر کے عہد میں بموجب بیان تواریخوں کے چار بڑے قحط پڑے تھے اول ۴۱ء میں دوم ۴۲ء میں سوم ۴۹ء میں چہارم ۵۰ء میں مگر یہہ قحط جسکا ذکر اگبس نے کیا ہی وہی قحط ہی جو ۴۱ء میں پڑا تھا (ف) کال سبب اور موقع ہی عیسائیوں کے لئے سخاوت کرنے کا اب کہ تنا گرد مسیحی کہلائے تو فوراً اُن کے پہلے کام کا ذکر آتا ہی جو محبت کا کام ہی مسیح نے سب سے بڑھکر محبت دکھلائی مسیحی لوگ بھی مسیح سے مسیح پا کے محبت دکھلاتے ہیں (ف) اِس اگبس نبی نے اُس کے بعد بھی نبوت کی ہی جب پولوس کے قید ہونے کی بابت خبر دی تھی (۲۱-۱۰)

(۲۹) تب شاگردوں نے آپس میں ٹھانا کہ وے ہر ایک اپنے مقدور کے موافق اُن بھائیوں کی خدمت میں جو یہودیہ میں رہتے تھے کچھہ بھیجیں ۲۹

(شاگردوں نے) نہ برنباس اور پولوس کے حکم سے مگر آپس میں صلاح کرکے اِس کام کا شروع کیا اور اِس کو تمام بھی کیا (ف) آجکل جب تک کہ خادم دین بہت سی نصیحتیں اور جاں فشانی کرکے ترغیب نہ دیں تب تک مشکل ہی کہ غریبوں کے لئے پیسہ جمع ہووے مگر حقیقی عیسائی خوشی سے دیتے ہیں پادریوں کو تکلیف نہیں دیتے خود بخود یہہ کام کرتے ہیں (۲ قرنتی ۸ باب تمام دیکھو)

(۳۰) سو اُنہوں نے یہہ کیا اور برنباس اور سولوس کے ہاتھہ بزرگوں کے پاس بھیجا ۳۰

(بزرگوں) یہہ بزرگ ہیکل کے کاہن اور قربانی چڑھانیوالے نہ تھے مگر مسیحی کلیسیا کے بزرگ تھے جو یروشلم کی کلیسیا کی خدمت کرتے تھے (برنباس اور سولوس کے ہاتھہ عام عیسائیوں میں سے کسی کے ہاتھہ نہیں بھیجا کیونکہ غریبوں کو پیسہ دینا اگلی کلیسیا بھاری کام جانتی تھی نہ ایک ادنی سی بات اِسلئے اُنہوں نے سب سے بڑے لوگوں کو اِسکام کے لئے بھیجا (۲ قرنتی ۸-۱۶ سے ۲۴) دیکھو برنباس اور سولوس نے بھی جانا منظور کیا اور روحانی کام اُسکے لئے کچھہ عرصہ تک بند کیا (ف) یہہ دوسرا وقت تھا کہ پولوس عیسائی ہونے کے بعد یروشلم میں گیا (ف) خیرات تقسیم کرنا نہایت پورانا

دستور بزرگوں کا ہی چاہئے کہ اب بھی بزرگ لوگ اسپر توجہ کریں اور غریبوں کی نگہبانی فرماویں ہسپتال میں اور غریب خانہ میں اور مشن کے غریب خانہ و یتیم خانہ میں اور رانڈوں کے گھروں میں جاکے دریافت کریں کہ خیرات اچھی طرح تقسیم ہوتی ہی یا نہیں کوئی آدمی اپنے فایدہ کے لئے اُنکے حق کو تصرف میں نہ لاوے اور کلیسیا پر بھی واجب ہی کہ اِس کام کے لئے پیسہ جمع کریں اور معتبر شخصوں کے ہاتھہ سے تقسیم کراویں یہہ کرنے سے کلیسیا میں بڑی برکت آتی ہی اور جب کلیسیا یہہ کرتی ہی تب جانو کہ کلیسیا میں زندگی ہی ورنہ مردہ ہیں جو عیسائی کہلاتے ہیں اور غریبوں سے بیخبر اپنے چین میں رہتے ہیں اُنہیں چاہئے کہ لعازر اور دولتمند کی تمثیل کو یاد کریں

بارہواں باب

(۱) اُسوقت ہیرودیس بادشاہ نے ہاتھہ ڈالے کہ کلیسیا میں سے بعضوں کو ستاوے

(۱سے ۱۹) تک اُس تکلیف کا ذکر ہی جو ہیرودیس سے کلیسیا پر آئی یعقوب شہید ہوا اور پطرس کو خدا کی طرف سے مخلصی میں مدد پہونچی (ف۱) پہلے مخالفت اِنجیل کی طرف صرف یہودیوں کے حکام سے ہوتی تھی (۳ باب سے ۵ باب تک) اِس کے بعد عوام الناس اور حکام سب مخالفت پر آمادہ ہوئے (۶ باب سے ۸ باب تک) پھر اِس کے بعد عوام الناس اور حکام اور ہیرودیس سے ہوئی (ف۲) اکثر تکالیف جو آتی ہیں اکیلی نہیں ہوتی ہیں تکلیف پر تکلیف آتی ہی پہلے قحط آیا پھر یہہ مصیبت آئی جیسے پہلے دھوپ اور گرمی پھر بارش ہوتی ہی (ف۳) شیطان لوہے کے ہتھیاروں کا محتاج نہیں ہی کہ کلیسیا کو ستاوے مگر ہمیشہ بہت لوگ اُسکے ہتھیار بنجاتے ہیں کہ اُسکا مطلب پورا کریں جیسے فرعون وغیرہ پورانے عہدنامہ میں مذکور ہیں اب اِنجیل میں بھی ہیرودیس کی مانند کئی شخص ہیں جنہوں نے شیطان کا مطلب پورا کیا وہ بغیر خون کے راضی نہیں ہیں اور کبھی خون سے سیر نہیں ہوتے ہیں جسقدر خون پیتے ہیں اُسیقدر زیادہ چاہتے ہیں وہ آدم خور شیر ببر کی مانند ہیں (ف۴) ہیرودیس کا گھرانا خونی گھرانا تھا پہلے اِسکے باپ نے بچوں کو مارا پھر اُس کے بیٹے انیٹے پاس نے یوحنا صطباغی کو قتل کیا پھر اِس ہیرودیس نے یعقوب کو مار ڈالا اور یہہ ہیرودیس اُس ہیرودیس کا جس نے یوحنا کو مارا تھا برادرزادہ تھا (ف۵) جن ایام میں اسنے یہہ بلا نازل کی اُن دنوں میں برنباس اور پولوس یروشلم میں آئے ہوئے تھے (ہیرودیس بادشاہ اسی کو اگرپا اول کہتے ہیں اور وہ اگرپا دویم ہی اور اسکا بیٹا ہی جس کے سامھنے پولوس نے معذرت کی تھی (۲۶ باب) یہہ پہلا

اگرپاہیرودیس کلاں کا پوتا تھا اور اُس کے باپ کا نام ارسٹوبلس تھا جو ہیرودیس کلاں کی برنیسی عورت سے پیدا ہوا تھا۔ اِس اگرپا اول نے کیلی گیولا اور قلادیوس کا ہم سبق ہو کے روم میں تربیت پائی تھی جب کیلی گیولا شہنشاہ ہوا تو اُسنے طفلی کی دوستی کے سبب اِسکو اِسکے دو چاچوں کی بادشاہت بخشدی تھی یعنے فیلپوس کی اور ہیرودیس انیٹپاس قاتل یوحنا کی اور اسکو لقب بادشاہ کا بھی دیا تھا اور ملک طراخونیس و جلیل اور بیریا اور ابیلنی اور بطانیہ اور رونٹیس بھی یعنے یہہ چھ علاقہ دیئے تھے پھر جب قلادیوس تخت روم پر آیا تو اُسنے علاوہ ان ممالک کے سامریہ اور یہودیہ بھی اُسکو دیا تھا پس یوں اِسکے ہاتھ میں اپنے دادا ہیرودیس کلاں کی ساری بادشاہت آگئی تھی اور یہہ بادشاہ ہوا تھا (ف) لفظ بادشاہ پر غور کرو اسوقت سے آگے (۳۰) برس تک کوئی یہودیوں کا بادشاہ نہ تھا اور نہ اِسکے پیچھے کبھی کوئی بادشاہ اُن میں سے ہوا ہاں اِسکا بیٹا اگرپا دوم بادشاہ تو تھا پر نہ ملک یہودیہ کا (ف) یہہ ہیرودیس اپنی عمر کے پچھلے (۳) برس میں بادشاہ رہا اور اُسی عہد میں یہہ ظلم جو مذکور ہے اُسنے کیا مگر یہہ شخص ظالم اور عیاش تو نہ تھا بلکہ یہودیوں کی رسموں کو مانتا تھا اور ملایم اور خیر اندیش آدمی بھی تھا پر تعریف طلب بہت تھا اور یہہ ظلم جو اُسنے کیا اسکا سبب بھی یہی ہوا کہ یہودیوں سے تعریف چاہتا تھا اور اسی سبب سے مرا یہہ شخص اکثر یروشلم میں رہتا تھا اِسکا خیال تھا کہ اگر عیسائیوں کے بزرگوں میں سے کوئی کوئی مارے جاویں تو باقی لوگ پراگندہ ہو جاوینگے اور یوں عیسائی دین برباد ہوگا

(۲) اور یوحنا کے بھائی یعقوب کو تلوار سے مار ڈالا

(یعقوب کو) یعنے اُس رسول کو جو بارہ حواریوں میں سے ایک تھا جس نے مسیح کے چہرہ کی تبدیل اور یایرس کی بیٹی کو جیتی دیکھا تھا (مار ڈالا) تلوار سے اُسکا سر کٹوایا (ف) یہہ یعقوب اور اُسکا بھائی یوحنا رعد کے فرزند کہلاتے تھے یہہ وہی تھے جنہوں نے اپنی والدہ کے وسیلہ سے مسیح کے دہنے بائیں بیٹھنا مانگا تھا اور مسیح نے جواب دیا تھا کہ کیا وہ پیالہ پی سکتے ہو تب اُنہوں نے کہا تھا کہ ہاں پی سکتے ہیں اور خداوند نے کہا تھا کہ پیالہ تو پیوگے (متی ۲۰-۳۰) پس یعقوب نے سب سے پہلے پیالہ پیا اور موت کا بپتسما بھی لیا اور اُس کے بھائی یوحنا نے سب رسولوں کے بعد پیالہ پیا (ف۲) اِسکا مرنا جلد جلدی ہو گیا کچھ مدت نہیں گذری شاید فوراً سامنے بُلوایا یا نہ بُلوایا مگر جلدی سر کٹوایا جیسے اِسکے چچا نے یوحنا کا سر کٹوایا تھا اسی سبب سے دونوں کا ذکر یعنے یوحنا کا اور یعقوب کا بہت ہی تھوڑا لکھا (مرقس ۶-۲۷) (ف۳) معلوم ہوتا ہے کہ پطرس کی غیر حاضری کے وقت یعقوب رسول کا درجہ پہلا گنا جاتا تھا اور اسی سبب سے وہ بڑا آدمی خیال کیا گیا اور مارا گیا (ف۴) یوسیبوس کہتا ہے کہ جس آدمی نے یعقوب رسول پر گواہی دی تھی اُس کے دل میں یعقوب کی باتوں نے فوراً ایسی تاثیر ہوئی کہ اُسیوقت

اُسنے کہا کہ میں بھی عیسائی ہوں تب اُسی رسول کے ساتھ اُسے بھی مارنے کو باہر لیگئے راہ میں اُسنے رسول سے معافی مانگی تب رسول نے کہا خدا کی صلح تیرے ساتھ ہووے اور اُسے چوما ـ یے دونوں کا سر ایکہی وقت پر کاٹا گیا (ف۵) لوقا کا یہہ مطلب نہیں ہے کہ شہیدوں کا تذکرہ لکھے وہ اُن کی زندگی کا احوال لکھنا چاہتا ہے اِسلئے لوگوں کی موت کا ذکر کم کرتا ہے مگر زندگی کی شہادت یعنے گواہی کا تذکرہ بہت لکھتا ہے پس جو کوئی چاہتا ہے کہ اچھی موت کا مُنہہ دیکھے چاہئیے کہ وہ مسیح کی گواہی میں اچھی زندگی کاٹے (ف۶) یعقوب اپنی موت سے منادی کرتا ہے اور یوحنا اپنی زندگی سے اور رسولوں کی موت کا ذکر کلام میں نہیں ہے مگر روایتوں میں ہے صرف اسی رسول کی موت کا ذکر کلام میں ہے اور یعقوب کی آخری باتوں کا ذکر بھی نہیں ملتا ہے کہ اُسنے کیا کیا کہا اور کسطرح مرگیا (ف۷) مسیح کی موت کا ذکر بہت مفصل انجیلوں میں لکھا ہے کیونکہ اُسی کی موت ہے جو تمام جہان کی موت کے عوض تھی اور وہی موت سب کی زندگی کا مدار ہے اِسلئے مناسب تھا کہ اُسی کا ذکر مفصل ہوتا

۳ (۳) اور جب دیکھا کہ یہہ یہودیوں کو پسند ہے تو زیادتی کرکے پطرس کو بھی پکڑ لیا (یہہ فطیر کے دنوں میں ہوا)

(پسند ہے) یہہ ہیرودیسیوں کو مرض تھا کہ لوگوں کو خوش کریں خواہ ظلم ہو یا کچھہ اِسنے ایک رسول کو مار ڈالا اور دیکھا کہ یہودی اِس بات سے خوش ہیں تو چاہا کہ پطرس کو بھی مار ڈالے اِسلئے اُسے بھی پکڑ لیا لیکن فوراً مثل یعقوب کے مار نہیں ڈالا اِسلئے کہ فطیر کے دن تھے اُن دنوں میں ایسا کام نہ کر سکتے تھے (مرقس ۱۴-۱ و ۲) اِسلئے اُسے قید کیا کہ بعد فطیر کے مارینگے (ف۱) اگر پطرس بھی مارا جاتا تو اُس کے دو خطوں سے کلیسیا محروم رہجاتی (ف۲) زمیندار اپنے سارے گیہوں نہیں کھا جاتا ہے کچھہ تخم ریزی کے لئے بھی رکھتا ہے اگرچہ خدا نے یعقوب کو اُٹھا لیا پر پطرس کو باقی رکھتا ہے کہ کلام کی تخم ریزی کرے

۴ (۴) اور اُسکو پکڑ کے قید خانہ میں ڈالا اور چار چار سپاہیوں کے چار پہروں میں سونپا کہ اُسکی خبرداری کریں اور چاہا کہ فسح کے بعد اُسے لوگوں کے سامھنے لیجائے

اِس پطرس نے کہا تھا کہ اَی خداوند میں تو تیرے ساتھہ مرنے کو بھی طیار ہوں اگرچہ اُسوقت بھاگ گیا مگر یہہ اُس کا قول اب پورا ہوا کہ اب دل سے مرنے کو بھی طیار ہے (لوقا ۲۲-۲۳) (چار چار سپاہی چار پہرے) یعنے چار گارد تھے ہر گارد میں چار سپاہی تھے یعنے (۱۶) سپاہی ان چار گارد میں سے دو گارد قید خانہ کے اندر تھے اور دو گارد باہر دروازہ پر تھے (ف۱) اُسکا ارادہ تھا کہ بعد فسح کے سامھنے لیجائے نہ مقدمہ پیش کرکے تجویز کے لئے مگر سب کے سامھنے مار ڈالنے

کے لئے (ف) یعقوب کو چپ چاپ مار ڈالا اور غریب عیسائی کچھہ نہ کر سکے صبر کر کے چپ کر گئے تو اب ایسی جرأت ظلم پیدا ہوئی کہ چاہتا ہو کہ پطرس کو سب کے سامہنے مجلس میں مارے تاکہ عیسائی ڈریں اور خوف خوب غالب ہو جاوے (ف) پطرس کو اِس بد ارادہ کے لئے اچھی حفاظت میں قید کر دیا کہ فسح کے بعد ایسا کرینگے گویا بڑے نیک لوگ ہیں عیدوں کو خوب مانتے ہیں مگر خون کرتے ہیں ان جاہل اہل شرع سے خدا کی پناہ ہو (ف) اُسنے تو اپنے گمان میں اچھی طرح قید کیا اور سخت پہرے میں رکھا کہ کوئی دوست وہاں جانہ سکے مگر کوئی ایسا قیدخانہ نہیں ہو جہاں آسمان کے باشندونکی آمدرفت نہو سکے فرشتے وہاں بھی آسکتے ہیں جو خدا کے بندوں کو مدد دیں اور خدا کی طاقت ہر مصیبت اور مشکل سے چھڑا سکتی ہے

(۵) سو قیدخانہ میں پطرس کی نگہبانی تو ہوتی تھی پر کلیسیا اُس کے لئے بدل و جان خدا سے دعا مانگا کرتی تھی ۵

عید کی تمامی کی انتظاری تھی دشمن خوش تھے کہ اُسے مارینگے دوست لاچار بیکس تھے مگر خدا پر نظر تھی کہ وہ چھوڑا دے (بدل و جان) دعا کرتے تھے یعنے نہایت دلی جوش کے ساتھہ کلیسیا دعا کیا کرتی تھی یہہ وہی لفظ ہو جسکا ترجمہ (لوقا ۲۲-۴۴) میں گڑگڑا کے کیا گیا ہو پس کلیسیا گڑگڑاتی تھی خدا کے سامہنے کہ پطرس کو بچا لیوے اور ایسی دعا ہمیشہ عیسائی کرتے تھے (ف) اکثر تجربہ ہوا ہو اور کلام میں بھی دیکھتے ہیں کہ دلی جوش سے جو دعائیں کیجاتی ہیں وہ تیر بہدف ہیں اور خداوند خدا ہیل کا خدا اُسنتا ہو اور وہ چھوڑانے پر قادر ہو اور اپنے بندوں کا بڑا ہی مددگار پایا گیا ہو (ف) یقین ہو کہ ہیرودیس نے کبھی گمان بھی نہ کیا ہوگا کہ میری موت پطرس کی موت سے زیادہ تر نزدیک ہو وہ چاہتا تھا کہ پطرس کو مارے اور یہودیوں کا دل خوش کرے مگر خدا چاہتا تھا کہ ہیرودیس کو مارے اور عیسائیونکا دل خوش کرے پر نہ عیسائیوں کو یہہ معلوم تھا نہ ہیرودیس کو خدا کے بندوبست نرالے ہیں اور عجیب ہیں (ف) اُسوقت چھوٹی چھوٹی جماعتیں اپنے گھروں میں جمع ہو کے دعا کرتی تھیں اور ایک گھر دعا کے لئے مریم کا گھر بھی تھا (ف) بےخمیری روٹی کے سات دن میں خاص دعائیں ہوئیں اپنی سلامتی کے لئے اور پطرس کی سلامتی کے لئے (ف) دو قدرتیں ہیں ایک قدرت دنیا کے پاس ہو دوسری قدرت کلیسیا کے پاس ہو دنیا کی قدرت کیا ہو حکومت قیدخانہ زنجیریں سپاہی ہتھیار ۔ پر کلیسیا کی قدرت کیا ہو دعا ایمان میل ملاپ امید محبت ہمدردی معافی وغیرہ پر ایمان کی دعا خدا کی بےنہایت قدرت کو پکڑتی ہو اور اِس سے زیادہ تاثیر ہوتی ہو اور دنیا کی ساری قدرتیں اُس کی برابری نہیں کر سکتیں پس عیسائیوں کی امید دعا اور آنسو ہو (ف) شاید کوئی کہے کہ یعقوب کے لئے کلیسیا نے کیوں دعا نہیں کی جواب یہہ ہو کہ وہ شہید ہو چکا مردوں کے لئے

وہ ماں نہیں ہے جہاں درخت گرتا ہے وہاں پڑا رہتا ہے مردے اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں وہ اپنے مالک کے پاس گھر میں اور وطن میں جا پہونچتے ہیں اُنہیں کچھہ خوف وخطرہ نہیں ہے وہ دنیا کے دُکھہ کی موجوں سے پار اُتر جاتے ہیں پر دعا اُسکے لئے ہے جو دنیا میں ہے اور دُکھہ کی موجوں میں گھرا ہے پس پطرس جو قید میں ہے اُسکے لئے دعا ہے یعقوب تو فوراً مارا گیا کلیسیا کو صبر کرنا پڑا اور یہہ بھی کچھہ ضرور نہیں ہے کہ ہماری ہر دعا قبول ہی ہو جاوے یہہ سب کچھہ خدا کی مرضی پر موقوف ہے اور ایماندار کی ہر دعا کا یہہ منشا ہوتا ہے کہ اگر تیری مرضی ہے تو ہووے نہ میری مرضی مگر تیری مرضی ہووے ہاں اپنی مرضی اور اپنے دُکھہ کا ذکر ہم تیرے سامہنے کرتے ہیں تیری طاقت پر بھروسہ کر کے کہ تجھہ میں پوری قوت اور قدرت ہے پر ہم حکیم علی الاطلاق نہیں ہیں اِسلئے مناسب ہے کہ سب طرح سے اے خدا تیری مرضی ہووے اگر ہماری مرضی تو کر دیوے تو ہم اے خداوند تیرے شکر گذار بندے ہیں اور جو تو نامنظور کرے تو بھی تیرے شکر گذار بندے ہیں جو کچھہ تو پسند کرتا ہے ہم بھی پسند کرتے ہیں (ف) مردمان خدا کی دعائیں اکثر مستجاب ہوتی ہیں (فلپی ۱-۱۹) میں جانتا ہوں کہ تمہاری دعا اور یسوع مسیح کی روح کی مدد سے اِسکا انجام میری نجات ہوگی (فلمان ۲۲) مجھے امید ہے کہ تمہاری دعاؤں کے وسیلے تمہیں بخشا جاؤں (ف) جب خدا تعالی خاص برکات دینا چاہتا ہے تو اپنے بندوں کو خاص دعاؤں کے لیے اُبھارتا ہے

(۶) اور جب ہیرودیس نے اُسے حاضر کرنا چاہا اُسی رات پطرس دو زنجیروں سے جکڑا ہوا دو سپاہیوں کے بیچ میں سوتا تھا اور نگہبان دروازہ پر قید خانہ کی نگہبانی کر رہے تھے

(اُسی رات) جس کی صبح کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے تھے یعنے قتل سے چند گھنٹے پہلے (ف۱) اتنی مدت تک شاگردوں نے دعائیں کیں اور انتظاری رہی کچھہ اثر دعا کا نہ دیکھا اور اب کہ موت کا وقت نزدیک آ گیا زیادہ ناامید ہوئے ہونگے تو بھی اُنہوں نے دعا کرنا نہیں چھوڑا تھا مگر اکثر خدا کے کام ایسے ہی ہیں اور وہ آخر کو مدد بھیجتا ہے جب سارے آسرے بھروسے ٹوٹ جاتے ہیں اور مطلق لاچاری آ دباتی ہے تب خدا کا زور ہماری مخلصی کے لئے ظاہر ہوتا ہے (استثنا ۳۲-۳۹) (سوتا تھا) پطرس سوتا تھا وہ جانتا بھی تھا کہ دو چار گھنٹے بعد مجھے مرنا ہے تو بھی آرام سے سوتا ہے (ف) عارف باللہ جسکا دل خدا سے لگا ہے اور مرضی کے تابع ہے وہ دُکھہ اور مصیبت میں بھی آرام سے ہے بلکہ مصیبتوں کو کچھہ چیز نہیں جانتا (اعمال ۲۰-۲۳ و ۲۴) (ف۳) وہ جو قید ہے آرام سے سوتا ہے وے جو آزاد ہیں اُس کے لئے دعا کرتے ہیں وہ جو دشمن ہیں قتل کی فکر میں ہیں سپاہی پہرہ دیتے ہیں (دو زنجیروں سے) ایک زنجیر دہنے ہاتھہ کے پہنچے پر بندھی تھی اور اُسکا دوسرا سرا سپاہی کے بائیں ہاتھہ کے پہنچے پر بندھا تھا دوسری زنجیر اسی طرح دوسرے ہاتھہ اور دوسرے سپاہی سے بندھی تھی دستور کے موجب اسطرح پولوس

باندھا گیا تھا (۱۲-۲۱-۳۳) (ف) پطرس بڑی سخت قید میں تھا دوہرے پھاٹک بند تھے دوسرہ پہرہ تھا دوہرے سپاہی محافظ تھے دوہری زنجیریں بندھی تھیں اب وہ کیونکر نکلیگا پر خدانے بڑی آسانی سے نکالا اُسکے نکلنے کی کوئی راہ انسان کے خیال میں بھی نہ تھی مگر یہہ کہ جنہوں نے قید کیا ہی وہی اگر چاہیں تو چھوڑ دیں اور اب تو یہہ خیال بھی باقی نہ رہا تھا کیونکہ قتل کا وقت قریب آیا تھا اُسوقت خدا نے اپنے بندے کی مخلصی کے لئے ایک آسان اور عجیب راہ نکالی جب ہم ہرطرح سے گھر جاتے ہیں اور ہمارے بچنے کی سب راہیں بند ہو جاتی ہیں تب خدا ہمارے لئے کوئی راہ نکالتا ہی اور ہم بچ جاتے ہیں جب سب دروازے بند ہیں تب غیب سے کوئی دروازہ ہماری مدد کے لئے کھلتا ہی (ف) مسیح خداوند کی نسبت بھی یہودیوں کو یہی خیال ہوا کہ وہ کیونکر نکلیگا جب اُسکی قبر پر مہر لگائی اور پہرہ بٹھلایا پر وہ تو آسانی سے نکلا دیکھو خدا کا زور اور اُسکی حکمت اور قدرت جو بیان سے باہر ہی (ف) آدمی خوب بندوبست کرتا ہی خدا کے برخلاف پر وہ جو آسمان پر ہی ہنستا ہی (ف) اِس تمام باب پر غور کرو اور (یشعیا ۳۷ باب) پر بھی سوچو تب معلوم ہوگا کہ یہہ نمونے ہیں اُس غصہ کے جو آدمی خدا کے برخلاف اور کلیسیا کے برخلاف اور خدا کے بندوں کے برخلاف باندھتے ہیں اور خدا اُن کے منصوبے توڑتا ہی (ف) اُن لوگوں کی طاقت بیفایدہ ہی جو خدا سے لڑتے ہیں وہ پوری شکست کھاوینگے (ف) خدا کے بندے ہمت باندھ کر دُکھ اُٹھانے پر خوش ہیں اور آپ کو دشمنوں میں چھوڑ دیتے ہیں مگر خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں اور دعاؤں کے وسیلہ جو مسیح کے نام سے کیجاتی ہیں قدرت الہٰی کو اپنی طرف تحریک دیتے ہیں

(۷) اور دیکھو خداوند کا فرشتہ آیا اور کمرے میں روشنی چمکی اور اُسنے پطرس کی پسلی پر مار کے اُسے جگایا اور کہا جلد اُٹھہ اور زنجیریں اُسکے ہاتھوں سے گر پڑیں ۷

(فرشتہ آیا) کب آیا جب کچھہ انتظاری نہ تھی اچانک آگیا جیسے (لوقا ۲-۹ و اعمال ۲۳-۱۱) میں بھی ایسا ہی مطلب ہی خدا سے اچانک مدد آتی ہی اور یوں ہم دیکھتے ہیں کہ وہی خداوند ہی (روشنی چمکی) نہ سارے جیلخانہ میں مگر صرف اُسی کمرے میں جسمیں پطرس قید تھا (ف) پطرس کے لئے روشنی تھی تاکہ آسانی سے نکلے اندھیرے میں ٹٹولتا نہ پھرے پر دشمنوں پر اندھیرا تھا۔ (خروج ۱۴-۲۰) (ف) اِسطرح جب ایماندار لوگ شیطان کی قید سے چھوٹ جاتے ہیں تو اُنکے دل میں سچائی کی روشنی چمکتی ہی اور خدا کا ہاتھہ چھوڑانے کو ظاہر ہوتا ہی یہی دین مسیحی کی تاثیر ہی جو آدمی پر ظاہر ہوتی ہی (زنجیریں گر پڑیں) جنہیں خدا آزاد کرنا چاہتا ہی اُنہیں زنجیریں نہیں پکڑ سکتیں (ف) جب پطرس سوتا تھا تو وہ جاگتا تھا جس پر پطرس کا بھروسہ تھا

(کلسی ۴-۱۰) یہہ بی بی مالدار عورت تھی اور اُسکا گھر اچھا اور محفوظ مکان تھا اُس میں بہت لوگوں کی سمائی تھی اسلئے تو وہاں بھائی لوگ جمع ہوئے تھے کہ خاطر جمعی سے پطرس کے لئے دعا مانگیں اس بی بی کا ایمان بڑا تھا اور اسمیں بڑی ہمت بھی تھی کہ ایسی ایذا کے وقت اسقدر عیسائیوں کو دعا کے لئے اپنے گھر میں جمع ہونے دیا (ف) جب لکھا ہی کہ گھر اُسکا تھا تو معلوم ہوا کہ ملکیت بیچنا اور غریبوں کو بانٹ دینا سب پر فرض نہ تھا بعض لوگوں نے اپنے دل کی خوشی سے یہہ کام کیا تھا اور جنہوں نے نہیں کیا اُنپر کچھہ ملامت نہیں کی گئی تھی وہ ویسے ہی ممتاز بھائی تھے (ف۲) یہہ واقعہ رات کے پچھلے پہر کا ہی دیکھو بھائی لوگ اِس مصیبت میں کیسے بیقرار تھے کہ رات کو اور اُس کے بھی پچھلے پہر میں دعا کے لئے وہاں حاضر تھے اِسوقت کے لوگوں کی مانند نہ تھے کہ ایک بھائی دُکھہ میں چلّاتا ہی اور دوسرے آرام سے گھروں میں سوتے ہیں یا یاروں میں بیٹھے ہوئے ٹھٹھہ بازی کرکے زخم پر زخم اور اپنے بھائی کے دلپر مارتے ہیں اور دعا کے لئے مشکل سے صبح شام کو بھی گرجا میں آتے ہیں (ف۳) ہیرودیس کے سپاہی جاگتے تھے ہتھیاروں کے ساتھہ مگر مسیح کے سپاہی جاگتے تھے دعا کے ساتھہ اور دیکھو کسکے ہتھیار زیادہ تر کارآمد ہوئے مسیح کے ہتھیار جو ایمان اور امید اور دعا وغیرہ ہیں اہل دنیا کے ہتھیاروں سے زیادہ تر مفید اور کارآمد ہیں (ف۴) پطرس مریم کے گھر پر آیا جہاں بھائی رات بھر اُسکے لئے دعا میں مشغول تھے اور ایسے سرگرم تھے کہ آدھے گھنٹے دعا کرکے سو نہیں گئے تھے بلکہ خدا سے مانگتے تھے کہ پطرس کو اُنہیں دے سو خدا نے اُسے چھوڑا کے اُن کے پاس بھیجدیا اور اُنہوں نے اپنی دعاؤں کی تاثیر کیسے جلدی اور کیا خوب دیکھی لیس ای میرے بھائیو دعائیں بہت کام کرتی ہیں اِنسے غافل نرہنا

(۱۳) اور جب پطرس نے پھاٹک کا دروازہ کھٹکھٹایا رودا نام ایک چھوکری سُننے کو آئی ۱۳

(سُننے کو آئی) نہ کھولنے کو کیونکہ رات تھی اور مخالفوں کا بڑا خوف تھا پس سُننے کو آئی کہ کون ہی اور کیا کہتا ہی (ف) یہہ چھوکری دربان یا خدمتگار تھی سردار کاہن کے گھر میں بھی ایک چھوکری دربان تھی (یوحنا ۱۸-۱۶ و ۱۷) یہودیوں میں دستور تھا کہ عورتیں یا چھوکریاں خدمت کے لئے رکھتے تھے جیسے اب بھی امیروں کے گھروں میں عورتیں یا لونڈیاں خدمتگار ہوتی ہیں (رودا) اسی کو انگریزی میں روز یا روزہ کہتے ہیں جس کے معنے گلاب کے ہیں (ف۱) جب لڑکی دربان تھی تو لڑکی کو پردہ نہ تھا جیسے ہندوستان کے بعض لوگوں میں ہی (ف۲) سب سے بڑے بڑے لقب بادشاہوں اور امیروں کے اکثر دنیا میں فراموش کئے گئے ہیں پر رودا کا نام ہر ملک میں ہر زمانہ کے لئے باقی ہی کیونکہ جو کوئی ایک ٹھنڈے پانی کا پیالہ بھی مسیح کے نام دیتا ہی وہ بھی اجر پاتا ہی جو کوئی مسیح کے نام پر ایک چھوٹا سا کام بھی کرتا ہی وہ بھی اجر پاویگا

۱۴ (۱۴) اور پطرس کی آواز پہچان کے خوشی کے باعث پھاٹک نہ کھولا بلکہ اندر دوڑ کے خبر دی کہ پطرس پھاٹک پر کھڑا ہی

پطرس پہلے بھی اپنی آواز سے پہچانا گیا تھا (متی ۲۶-۷۳) (خوشی کے باعث) دروازہ نہ کھولا اسکام سے ظاہر ہی کہ پطرس کی طرف سب کی بڑی محبت تھی وہ لڑکی بھی اُس کی آواز سُنکے خوشی سے بھر گئی

۱۵ (۱۵) اُنہوں نے اُسکو کہا تو دیوانی ہی پر وہ اپنی بات پر قایم رہی کہ یونہیں ہی تب وے بولے اُس کا فرشتہ ہی

(تو دیوانی ہی) تجھے پطرس کا شاید خیال بندھگیا ہی ایسی بات کبھی سچ نہیں ہوسکتی وہ وہاں سے کیونکر آسکتا ہی (اُسکا فرشتہ ہی) یعنے شاید وہ مارا گیا اُس کی روح جو فرشتہ کی مانند ہوگئی ہوگی شاید وہ ہی یا کوئی اور فرشتہ ہی جو اُس کی خبر دینے کو آیا اسلئے وہ اُسکا فرشتہ ہی یعنے اُسکی خبر دہندہ یا جو اُس کی خبر دینے کو بھیجا گیا (ف) یہہ لوگ اگرچہ دلی جوش سے اُسکے لئے دعا کرتے تھے تو بھی جانتے تھے کہ جس کے لئے ہم دعا کرتے ہیں محال ہی کہ وہ چھوٹ کر آوے تو بھی دعا میں سرگرم تھے (ف) جب مسیح موت کے قبضہ سے چھوٹ کر قبر سے نکل آیا تو شاگرد اِسیطرح خوشی اور حیرت کے مارے اعتبار نہ کرتے تھے (لوقا ۲۴-۴۱) (ف) ہم لوگ اکثر دعائیں کیا کرتے ہیں ایسی باتوں کے لئے جن کی کچھہ امید نہیں ہی اور جب خدا بخشدیتا ہی تب ہم تعجب کرتے ہیں (ف) آسمان وہاں سے کچھہ دور نہیں ہی خدا اپنے لوگوں کے نزدیک ہی جو بات ہم سے انہونی ہی خدا کر سکتا ہی خدا ہمارے ساتھہ مسیح کے وسیلہ سے ایک خاص نسبت رکھتا ہی خدا ہمارا باپ ہی خدا ہمارے ساتھہ رہتا ہی خدا ہمارے گھروں میں آتا ہی ہم اُسکے ہیں مسیح نے خدا کے ساتھہ ہمارا ایک رشتہ بنا دیا ہی تب خداوند ہمارا خدا ہی ہم خدا کے ہیں ساری دنیا خدا سے الگ ہی ہم خدا سے ہیں مسیح نے ہمیں یہہ منصب بخشا اور دنیا اس بات کو نہیں جانتی (وہ اپنی بات پر قایم رہی) کیونکہ پہچان گئی تھی کہ ضرور پطرس دروازہ پر ہی

۱۶ (۱۶) پر پطرس کھٹکھٹاتا رہا سو اُنہوں نے کھول کے اُسے دیکھا اور دنگ ہوگئے

(کھٹکھٹاتا رہا) شاید دیری کرنے میں وہ ڈرا ہو کہ مبادا پیچھے کوئی آوے اور پھر پکڑیں اِسلئے آواز تو نہیں دی مگر کھٹکھٹاتا رہا کہ جلدی آویں دیری نہ کریں

(۱۷) اور اُسنے اُنہیں ہاتھہ سے اشارہ کیا کہ چپ رہیں اور اُنسے بیان کیا کہ خداوند نے کس طرح اُسکو قید سے نکالا اور کہا کہ یعقوب اور بھائیوں کو اسبات کی خبر دو۔ اور نکل کے دوسری جگہ چلا گیا

(خداوند نے کسطرح) اُسکو نکالا کیا عجیب قدرت خدا کی ظاہر ہوئی (ف) جب پطرس نے چھٹی پائی تو بھائیوں کے سامہنے خداوند کے فضل کو یاد کرتا ہی وہ جلال الٰہی کا جویاں تھا (یعقوب) یعقوب رسول تو پہلے ہی شہید ہو چکا ہی پر یہہ دوسرا یعقوب ہی جو خداوند کا بھائی کہلاتا ہی (گلاتی ۱-۱۹) یہہ شخص یروشلم کا پہلا اسقف تھا (اعمال ۱۵-۱۳ و ۲۱-۱۸) کو بھی دیکھو تواریخ میں ہی کہ یہہ یعقوب اسقف بھی یہودیوں کے ہاتھہ سے ۶۲ سنہ ع میں شہید ہوا تھا (ف) پطرس کہتا ہی کہ یعقوب کو اور اور باقی بھائیوں کو خبر دو کہ خداوند نے پطرس کو یوں بچا لیا اور وہ اب یروشلم کو چھوڑ کر کہیں اور جاتا ہی میرا کام اِس شہر میں اب نہیں رہا میں دوسری جگہ جا کے کام کرونگا چاہئے کہ اب یعقوب اسقف ایمانداروں کی جماعت کا بندوبست کرے (اور نکل کے دوسری جگہ چلا گیا) یروشلم کو چھوڑ دیا بموجب حکم الٰہی کے (متی ۱۰-۲۳) پر جب تمہیں ایک شہر میں ستاویں تو دوسرے کو بھاگ جاؤ (ف) پہلے اُسنے یروشلم میں علانیہ کام کیا ہیکل میں جا کے مسیح کی باتیں سنائیں اور گھر گھر سکھلایا (اعمال ۵-۴۲ و ۲۱ و ۴۲) اگرچہ وہ وقت بھی ایذا کا تھا مگر کسی خاص عیسائی کے ساتھہ یہود کی دشمنی نہ تھی ساری کلیسیا سے جلتے تھے تب وہ وہاں رہا لیکن جب خاص ایک شخص کے قتل کے درپی ہوئے تو لازم ہو گیا کہ وہاں سے وہ خاص شخص چلا جاوے جیسے (۱۷-۱۴) میں پولوس کو بھائیوں نے رخصت کیا اور سیلاس و تمطاوس رہے کیونکہ دشمنی پولوس سے تھی (ف) شاید اور باقی رسول بھی اُسیوقت پر یہاں سے نکل گئے کیونکہ پھر یروشلم کی کلیسیا کا ذکر اِس کتاب میں کم ملتا ہی (ف) پنتکوست کے دنسے اِسوقت تک خدا کے فضل سے عیسائی جماعتیں متفرق مقاموں میں کئی ایک قایم ہو گئی تھیں پس خدا کے کئی ایک انگورستان طیار ہیں کیا ضرور ہی کہ رسول خطرہ میں رہیں دوسری جگہ جا کے خدمت کریں (ف) اُس کے بعد پھر پطرس یروشلم میں آیا تھا (۱۵-۷) جب یروشلم میں مجلس ہوئی تھی اور وہ اُس مجلس میں بولا تھا مگر اِسبات کا ذکر نہیں ہی کہ پھر بھی اُسنے وہاں رسالت کا کام کیا یا نہیں

۱۸ (۱۸) جب صبح ہوئی سپاہیوں میں بڑا اضطراب پڑا کہ پطرس کیا ہوا

(اضطراب پڑا) صبح کو اضطراب پڑا یہاں سے ظاہر ہی کہ آخری پہر میں رات کے یہہ واردات ہوئی تھی اگر اسکے پہلے یا دوسرے یا تیسرے پہر میں یہہ واردات ہوتی تو تبدیل پہرہ کے وقت رات ہی کو خبر لگجاتی کہ پطرس نہیں ہی یہہ

آخری پہرہ تھا اِسلئے رات کو خبر نہیں ہوئی صبح کو خبر ہوئی (ف) پہلے مسیح کے نوکر غم کرتے تھے اور شیطان کے سپاہی خوشی میں تھے اب خداوند کے بندے خوشی میں ہیں اور بے ایمان غم اور اضطراب میں ہیں (ف۲) اضطراب کا سبب یہہ ہے کہ ایسے سنگین پہرہ میں سے وہ کیونکر نکل گیا اور یہہ سبب بھی ہے کہ قانون کے موافق وہ سپاہی جنکے پہرہ میں سے گیا ہے قتل کے لایق ٹھہرے (ف۳) شاید کوئی کہے کہ پطرس نے اُن بیگناہوں کو کیوں مستوجب قتل کا کرا کے مروایا جواب یہہ ہے کہ پطرس تو اسمقدمہ میں بے گناہ تھا اُسنے کیا خطا کی تھی کیوں اُنہوں نے ناحق مار ڈالنے کو اُسے پکڑا ہاں اگر وہ خطاکار ہوتا اور پھر بھاگ جاتا تو گناہ تھا مگر وہ جو لایق قتل کے نہیں ہے نہ کوئی گناہ اُن کا کیا اُسے ناحق مارنے کو اُنہوں نے پکڑا اب اُسکا بھاگ جانا گناہ نہیں ہے اور یہہ جو سپاہی اب قتل ہوتے ہیں ہو ویں شریر آپس میں اپنی بیوقوفی اور حماقت اور شرارت سے کٹ مرتے ہیں تو مریں اُن کی بیوقوفی اُنکی جان کا وبال ہے ان لوگوں نے پطرس کے ایمان اور صبر اور دعاؤں کو دیکھا تو بھی اُسکے ساتھہ بدسلوکی کی پس اُسکے عوض آپ دُکھہ میں پھنس گئے (دانیال ۶-۲۴) دوسرے کے لئے ناحق کو اکھودا آپ اُس میں گرے ہیرودیس خونی کے سر پر خون کے وبال جمع ہوتے ہیں یہودیوں کے سر پر خون پر خون جمع ہوتے ہیں تاکہ وبال آوے

۱۹ (۱۹) اور ہیرودس نے اُس کی تلاش کر کے اور نہ پا کے نگہبانوں کی تحقیقات کی اور حکم دیا کہ اُنہیں لیجاکے سزا دو اور یہودیہ سے قیصریہ میں جا رہا

(سزا دو) یعنے قتل کر دیں اِن کے قتل کا باعث ہیرودس کی بے انصافی ہے جب جانتا ہے کہ ایسے مشکل پہرہ میں سے نہ انسان کی طاقت سے مگر خدا کی عجیب طاقت سے وہ نکل گیا تو پھر انکو کیوں مارتا ہے وہ اپنے دادا کے قانون پر عمل کرتا ہے کہ جب مسیح بیت اللحم سے چلا گیا تو بیگناہ بچوں کو مارا (قیصریہ میں جا رہا) شرم کھا کے یروشلم سے نکل گیا کہ پطرس پر نعرہ چلا (ف) قیصریہ میں اُسوقت ایک تماشا تھا قلادیوس قیصر کی عزت کے بارہ میں سارے امیر اور صور کے حاکم وہاں آئے تھے آپ بھی وہاں گیا تاکہ اُس جلسہ کا اہتمام کرے اور وہاں جا کے مر گیا (ف۲) یاد رکھنا چاہئے کہ وہ لوگ جو آپ کو بادشاہوں کے سپرد کرتے ہیں تاکہ اُن کی خدمت کر کے خدا کی کلیسیا پر ظلم کریں وہ اکثر مصیبتوں میں پڑتے ہیں (۲ سلاطین ۱-۱۴) دو پچاسوں کو آگ نے کھا لیا جو خدا کے بندے پر دست اندازی بیجا کرنے کو بادشاہ ظالم کے حکم سے گئے تھے اور وہ بادشاہ بھی جو خدا سے نہیں ڈرتے اور خدا کی کلیسیا کو ستاتے ہیں بیخ و بُن سے اُکھاڑے جاتے ہیں کیونکہ خدا سے لڑکر کوئی فتح نہیں پا سکتا

۲۰ (۲۰) اور ہیرودس اہل صور اور صیدا سے ناخوش تھا اور وے ایک دل ہو کے اُس کے پاس آئے اور بلاستس کو جو بادشاہ کی خواب گاہ کا ناظر تھا ملا کے صلح چاہی اِس لئے کہ اُن کے ملک کو بادشاہ کے ملک سے کھانا میسر آتا تھا

(بلاستس کو ملا کے) یعنے سونے کی چابی سے اُسکا دل کھول کے اُسے ملایا مطلب یہہ ہی کہ اُسے رشوت دیکر ملا لیا کہ بادشاہ سے صلح کرا دے تاکہ آسانی سے بادشاہی ملک سے کھانا اور خوراک اُن کے ملک میں آسکے دیکھو حزقیل ۲۷-۱۷) صور کی نسبت یوں لکھا ہی کہ یہوداہ اور اسرائیل کا ملک تیرے سوداگر تھے وے منیت اور پنگ کا گیہوں اور شہد اور روغن اور بلسان لاکے تیرے بازار میں تجارت کرتے تھے اور اُسی صور کے ملک سے لکڑی وغیرہ یہودیہ میں پہونچتی تھی چنانچہ سلیمان اور زروبابل نے بھی اِن لوگوں کو اناج دیا اور لکڑی لی دیکھو (اسلاطین ۵-۹ و عزرا ۳-۷) (ف) لوگ جسمانی خوراک کے واسطے بہت کوشش کرتے ہیں اور دعا بھی کرتے ہیں کہ موسم اچھا ہو اور سب طرف صلح بھی رہے تاکہ روٹی میسر آوے پر خدا کی بادشاہت اور نجات کے لئے کم فکر کرتے ہیں یہہ افسوس کی بات ہی اگر خدا سے صلح کریں تو جسمانی اور روحانی سب انتظام درست ہو جاتے ہیں اور جب سارا زور روٹی پر ہی اور خدا سے چشم پوشی ہی تو نہ روٹی ملتی ہی نہ نجات اور برباد ہوتے ہیں ہر چیز کو اُس کے مرتبہ پر رکھنا چاہئے

۲۱ (۲۱) ہیرودس مقرری دن بادشاہی پوشاک پہنے تخت پر بیٹھا اور اُن سے کلام کرنے لگا

(مقرری دن) جو دن بادشاہ نے جلسہ کا مقرر کیا تھا اور جسدن میں حکم دیا تھا کہ صور و صیدا کے لوگ جلسہ میں حاضر ہو کر آداب بجا لاویں اور بادشاہ اُنسے صلح کریگا ہیرودس نے اس کام کے لئے وہ دن مقرر کیا تھا پر خدا نے ہیرودس کی عدالت کے لئے بھی اُسی دن کو مقرر کیا تھا کہ اُس کی عدالت اُسی کی مسند پر ہو وے (تخت پر بیٹھا) کہ بادشاہ ہو کے نذرانہ لئے اور رعیت سلام کرے پر خدا نے اُسکے تخت کو الہی عدالت کے سامھنے کا جنگلا کر دکھلایا کہ خدا سے اُس کی اُسوقت عدالت ہو وے اور وہ سزا پاوے (کلام کرنے لگا) یعنے صور صیدا کے ایلچیوں سے بولا ظاہر ہی کہ لطف آمیز باتیں بادشاہوں کی مانند کرتا تھا کہ تالیف قلوب اور دبدبہ شاہی ہو وے

۲۲ (۲۲) اور لوگ چلائے کہ یہہ خدا کی آواز ہی نہ آدمی کی

خوشامدی لوگ روٹی کے طالب خدا کے منکر ایسے کفر کے کلمے بہت بکا کرتے ہیں (ف) ان لوگوں نے مسیح خدا کے بیٹے کو جو فروتن ہو کے آیا پسند نہ کیا کہ اُنکا خدا ہووے جو حقیقت میں خدا تھا مگر لاف زن بدکار ہیرودس سے بہت خوش ہیں اور اُسے اپنا خدا بتلاتے ہیں کہ یہہ خدا کی آواز ہے نہ آدمی کی اور ظاہر ہے کہ وہ خوشامد سے ایسا بکتے تھے اُن کا مطلب تو یہہ تھا کہ کسی طرح اُسکو خوش کریں تاکہ اُس کے ملک سے کھانا پاویں تب اُنہوں نے اُس کی تعریف میں ایسا مبالغہ کیا کہ اُس کی آواز کو خدا کی آواز بتلایا

۲۳ (۲۳) وہیں خدا کے فرشتے نے اُسے مارا اِسلئے کہ اُسنے خدا کو عزت ندی اور کیڑے پڑ کے مر گیا

(خدا کو عزت نہ دی) اپنی تعریف سنکے بہت خوش ہوا کہ مجھے لوگوں نے خدا کی سی عزت دی ہے دل خوشی سے پھولا کیونکہ وہ تعریف طلب آدمی تھا (ف) یاد رکھنا چاہئے کہ جو لوگ اپنی تعریف سے خوش ہوا کرتے ہیں اُن کے دل میں ایک بڑا بھاری مرض ہے اور وہ مہلک ہے بعض وقت بیجا تعریف سے بھی خوش ہوتے ہیں اور برباد ہو جاتے ہیں خدا کو بُرا معلوم ہوتا ہے اکثر لوگ تاویلیں کر کے کہا کرتے ہیں کہ تعریف سُننے سے کیا نقصان ہے اصل میں تعریف اُس کی ہے جسنے ہم میں یہہ خوبی رکھی مگر اُنکا دل چونکہ پھولا کرتا ہے اِسلئے وہ خطرناک حالت میں ہیں کبھی تعریف سے خوش نہ ہونا چاہئے اور بیجا تعریف کرنیوالے کو روکنا چاہئے ہمیشہ فروتنی دل میں رہنی چاہئے (۱۰-۲۶) پطرس کہتا ہے میں بھی تو آدمی ہوں (۱۴-۱۵) اے مردو تم یہہ کیا کرتے ہو ہم بھی تو آدمی ہیں تمہارے ہمجنس - بس دیکھو خدا کے لوگوں کا کیا حال ہے اور دنیا کے لوگوں کا کیا حال ہے زمین آسمان کا فرق ہے (فرشتے نے اُسے مارا) اِسلئے کہ وہ ایسی تعریف سُن کے خوش ہوا اور پھولا اور اُسنے خدا کو عزت نہ دی نہ کہا کہ میں آدمی ہوں تم کیا کفر بکتے ہو اور اِسلئے اور بھی اُسکا قصور ہوا کہ وہ داخلی یہودی تھا خدا کے کلام سے واقف تھا خدا کی عزت کو جانتا تھا پر شیطان بن گیا کہ خدا کا مرتبہ آپ پاوے (ف) خدا کے فرشتے نے ایک دفعہ اسور کے لشکر گاہ میں ایک لاکھ پچاسی ہزار آدمی جان سے مارے تھے (۲ سلاطین ۱۹-۳۵) پھر دیکھو (۱ تواریخ ۲۱-۱۵ و ۱۶) (ف) یوسیفس کہتا ہے کہ یہہ معاملہ اُن ایام جلسہ کے دوسرے دن میں ہوا تھا جب تماشا گاہ چھت تک بھر گئی تھی اور صبح کا وقت تھا اُسپر سورج کی کرنیں خوب چمکتی تھیں تب لوگوں نے پکارا کہ آج تک ہم نے تجھے صرف آدمی جانا تھا لیکن اب تجھے ایک خدا جانتے ہیں بادشاہ نے اُنہیں منع نہیں کیا اور ذرا بھی ناخوش نہیں ہوا اُسیوقت ایک جانور بشکل اُلو اُسکے سر پر اُڑتا ہوا نظر آیا اور اُس کے پیٹ میں ایک سخت مروڑا اُٹھا تب اُسنے اپنے احباب کی طرف متوجہ ہو کے کہا تمہارا خدا ابھی مرنے پر ہے جسکو تم نے ابدی جانا تھا تب اُسکو جلدی اُٹھا کے محل میں

لیگئے اور پانچ دن تک یہہ ٹروسے کا عذاب برابر رہا اور ۶ر اگست ۴۴ء میں مرگیا (۵۴) برس کی عمر ہوئی اور سات برس بادشاہت کی (ف۳) دیکھو خونی آپ مارا گیا پر جسے وہ مارنا چاہتا تھا وہ زندہ رہ پھر ایک بڑا واعظ ہو کے خدا کی کلیسیا کے لئے مفید ہوا (ف۴) وہ پہلے خلعت پہنکر سورج کی کرنوں کی چمک سے بہت اچھا معلوم ہوا پر خدا کی نظروں میں یعقوب رسول کے خون میں رنگا ہوا لباس اُسکا تھا وہ تخت پر بیٹھا تھا پر اُس کے دل کے تخت پر شیطان کا جلوس تھا (ف۵) اُسکا دادا بھی جو مسیح کی پیدایش کے وقت بیت اللحم کے بچوں کا خونی تھا ایسی ہی سخت بیماری سے مرا تھا اُس کے پیٹ میں بھی جوئیں پیدا ہوگئی تھیں اور اُس سے وہ مرا تھا (ف۶) اِسوقت سوچو کہ اس شخص نے خدا کا لفظ اپنی نسبت سُنا اور خوش ہوا اور فوراً کیا حال ہوا پر مسیح خداوند نے دعویٰ کیا کہ میں خدا ہوں (یوحنا ۱۰-۲۹ و ۲۰-۲۸ متی ۱۶-۱۶ یوحنا ۵-۱۸) تو بھی وہ سرفراز ہوتا گیا اِسکا سبب یہہ ہے کہ وہ حقیقت میں خدا تھا (ف۷) فرشتے نے مارا آدمیوں نے فرشتے کو نہیں دیکھا مگر اُن لوگوں نے جن میں خدا کی روح تھی اُسے پہچانا اسلیئے یہاں لکھا ہے کہ فرشتے نے مارا لوگ جو بے ایمان ہیں یوسیفس کے قول کو مانتے ہیں پر لوقا کے بتلائے ہوئے فرشتے پر ہنستے ہیں کیونکہ لوقا پردہ اُٹھا کے صاف صاف فاعل کو بتلاتا ہے پر دنیا کہتی ہے کہ عجیب بیماری تھی کہ پیٹ میں فوراً کیڑے پڑ گئے حکیم کہتے ہیں کہ کسطرح پیٹ میں جواں پڑ گئی نوشتہ بتلاتا ہے کہ خدا کے فرشتے نے مارا (ف۸) بڑے بڑے ظالم بادشاہوں کے گھرانے کے لئے خدا کو سواروں کی فوج کشی کی ضرورت نہیں ہے اکثر کیڑے کام دیتے ہیں اگر خدا مارنا چاہے تو ایک ذرہ سی چیز اُنھہ کے ہلاک کر سکتی ہے پر جب خدا بچاوے تو ملک کی ساری فوجیں نہیں مار سکتی (ف۹) ملک کا فایدہ بادشاہوں کی خوشامد کرنے سے نہیں ہوتا ہے مگر خدا کی مہربانی سے ہوتا ہے (ف۱۰) فرشتے نجات کے وارثوں کی خدمت کرتے ہیں اور خدا کے لوگوں کے چار طرف خیمہ زن ہیں پر کافر بادشاہ کو سزا دیتے ہیں پطرس فرشتے کے وسیلہ سے بچایا گیا ہیرودس اُسی فرشتے کے وسیلہ سے ہلاک کیا گیا (ف۱۱) فرشتے آدمیوں کے دوست ہیں یا دشمن ہیں اس قاعدہ پر کہ آدمی خدا کے دوست ہیں یا دشمن ہیں (ف۱۲) اب پطرس پھر یروشلم میں آکر ہر کہیں پھر سکتا ہے کیونکہ جو اُس کی جان کے خواہاں تھے مر گئے (متی ۲-۲۰) ایک ہیرودس دوسرے ہیرودس کے بعد مرتا جاتا ہے تاکہ سب خاندان اُنکا فنا ہووے کہ اُنہوں نے خدا کی مخالفت پر کمر باندھی تھی (ف۱۳) مسیح کی زندگی اب اُسکے اعضا میں ہے جو کوئی اُس کے اعضا کو یعنے کلیسیا کو ستاتا ہے وہ مسیح کو ستاتا ہے (ف۱۴) فرعون پر بھی مصیبت آئی تھی جوؤں سے اور مکھیوں سے ہیرودس پر بھی مصیبت آئی کیڑوں سے جو فوراً اُس کے پیٹ میں پیدا ہوگئے تھے ایک اور موذی کلیسیا کا تھا فلادیوس جس کے بدن سے بہ کثرت جیتے کیڑے نکلے تھے اور اُس نے کہا تھا کہ میرے اِس مرض کا ذکر کسی سے نہ کرو کہ عیسائی لوگ خوشی نہ کریں یہہ بات ترتلین صاحب کہتے ہیں - پھر یوسیبوس کہتا ہے شہنشاہ مکسیمنین کے حق میں کہ یکایک پھوڑے اُس کے شکم میں پیدا ہوئے اور

بیشمار کیڑے پڑ گئے تھے کریزاستم صاحب کہتے ہیں کہ مرقد جو شہنشاہ جولین کا چچا تھا جس نے عیسائیوں کو بہت دکھہ دیا اور عشاء ربانی کے مقدس برتنوں پر لاتیں ماریں تھیں اُسکا پیٹ بگڑ گیا تھا اور کیڑے پڑ گئے تھے پھر اپاکریفا میں اپنی انطاکیس کے حق میں مذکور ہے کہ اُس کے پیٹ میں بھی کیڑے پڑ گئے تھے (ف۱) لوقا نہیں کہتا کہ ہیرودس اس سبب سے مرگیا کہ اُسنے کلیسیا کو ایذا دی تھی بلکہ وہ یوں کہتا ہے کہ اِسلئے موت اور مصیبت آئی کہ خدا بنا تھا پس خدا کا حریف کوئی نہیں رہ سکتا جو آج کے روز خدا مانے جاتے ہیں کل کے روز گور بر ہونگے (ف۱) ایسے لوگوں کو چھوٹے اور حقیر جانوروں سے سزا دیجاتی ہے اور وے کیڑوں سے کھائے جاتے ہیں تاکہ ساری مغروری اور شیخی نکلجاوے (ف۱) وہ لوگ کیڑوں سے سزا دیئے جاتے ہیں جو بھول جاتے ہیں کہ میں کیڑا ہوں (ف۱) یہہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ آدمیوں کی خوشامد نہایت مکروہ بات ہے اس سے خدا کا قہر نازل ہوتا ہے ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں آدمی کی خوشامد سے ایسا ڈرتا ہوں جیسے رعد سے دل ہل جاتے ہیں اور یہہ بھی سچ ہے کہ جو لوگ آدمیوں کی تعریف کو پسند کرتے ہیں وہ اکثر خدا کی تعریف نہیں کرتے ہیں (ف۱) کتاب اعمال میں دو سال ہیں جو اُن ممالک کی دنیاوی تواریخ میں بھی بہت مشہور ہیں پہلا ۴۴ سنہ ع جس میں یہہ ہیرودس کا عبرت افزا واقعہ گذرا اور دوسرا ۶۰ سنہ ع ہے جسمیں فیلکس نے یہودیہ کی حکومت کو چھوڑا اور چلا گیا

۲۴

(۲۴) پر خدا کا کلام بڑھا اور پھیلا

یہاں شادیانہ کا گیت ہے کہ جب موذی بادشاہ گرانا چاہتا تھا تب کلیسیا کی عمارت اور بھی زیادہ مضبوط اور پائدار ہوئی (ف) فرعون کے زمانہ میں جب اُسنے کلیسیا کو دکھہ دیا تب کلیسیا اتنی بڑھی کہ کبھی دوسرے زمانہ میں اتنی ترقی نہیں ہوئی جسوقت دیکھتے ہو کہ عیسائیوں کو تکلیف بہت دیجاتی ہے تب جانو کہ خدا کا دین اب بڑھیگا اور ہمیشہ ایسا ہوا ہے جب چپ چاپ ہیں تب کچھہ ترقی نہیں ہے (ف) دنیاداروں میں اتنی طاقت تو ہے کہ سچائی کو چند روز اپنے غوغے اور حکومت اور جسمانی زور اور ایذا سے دبا دیں مگر نیست نہیں کرسکتے اور نہ کم کرسکتے ہیں وہ ہمیشہ بڑھتی ہے (ف) دیکھو ہندوستان میں کسقدر مخالفت سچائی کے برخلاف ہوتی ہے مگر ہر سال میں خدا کی جماعت کا شمار کچھہ کا کچھہ ہوتا جاتا ہے اور مخالف اپنے اپنے وقت پر دور اور دفع ہوتے جاتے ہیں اور اُن کی تقریریں برباد ہوتی ہیں بلکہ جو مسیح کے سخت مخالف تھے ہم نے ہمیشہ برباد ہوتے دیکھا یہہ باتیں کچھہ سرسری نہیں ہیں مگر یقینی ہیں اور سچی ہیں

۲۵ (۲۵) اور برناباس اور سولوس اُس خدمت کو تمام کرکے اور یوحنا کو بھی جو مرقس کہلاتا ہے ساتھ لیکے یروشلم سے پھرے

شاید اسی وقت میں پولوس نے ہیکل کے درمیان رویا دیکھا ہو کہ خدا نے کہا اُٹھہ میں تجھے غیر اقوام میں بھیجونگا (اعمال ۱۳-۲ و ۲۲-۱۷ سے ۲۱) بعض کہتے ہیں کہ ان ہی دنوں میں ہوا کہ وہ تیسرے آسمان تک اُٹھایا گیا (۲ قرنتی ۱۲-۲) (خدمت کو تمام کرکے) چندہ پہونچا کے جسکے لئے انطاکیہ سے یہاں آئے تھے (۱۱- ۲۹ و ۳۰) (یوحنا کو بھی جو مرقس کہلاتا ہے ساتھ لیکے) اِسلئے کہ برناباس کا بھانجا تھا اُسنے اپنی بہن کے بیٹے کو ساتھ لیا ہوگا (کلسی ۴-۱۰) (ف) جوانوں کی مدد کرنا اور اُنہیں کلام کی خدمت کے لئے طیار کرنا اور ساتھ رکھنا جب تک کہ خدمت کے لائق ہوں بزرگوں پر واجب ہے نہایت مناسب ہے کہ پرانے خادم دین یہہ کام کریں (ف) یہاں پہلے برناباس کا نام لکھا ہے اور اُس کے بعد پولوس کا مگر جب پولوس نے اپنا کام غیر قوموں میں شروع کیا (۱۳-۹) تب اُس کا نام ہمیشہ پہلے آنے لگا کیونکہ سب کام مناسب طور سے ہوتے ہیں اور کسی کے مرتبہ اور درجہ کو بھی نہیں چھوڑتے ہیں سب کچھہ کی رعایت ہے کام اور کلام میں بھی

تیرواں باب

۱ (۱) اور انطاکیہ کی کلیسیا میں کئی نبی اور معلم تھے یعنے برناباس اور شمعون جو نیگر کہلاتا ہے اور لوکیوس قورینی اور مانایین جو چوتھائی کے حاکم ہیرودس کا دودھہ بھائی تھا اور سولوس

(۱۳ باب کے شروع سے آخر کتاب تک) وہ بات پوری ہوتی ہے کہ تم میرے گواہ ہوگے دنیا کی حد تک (اعمال ۱-۸) (ف) ۱-باب سے ۷ باب تک یہودیہ کے درمیان کلیسیا بنتی ہے اور یہہ پہلا حصہ اس کتاب کا ہے- ۸ باب سے ۱۲ باب تک غیر قوم میں کلیسیائیں قایم ہوتی ہیں یہہ دوسرا حصہ ہے- ۱۳- باب سے ۲۸ باب تک دنیا کی حد تک انجیل چلنا شروع کرتی ہے (ف) اب یروشلم کی کلیسیا کا ذکر نہیں آتا ہے مگر انطاکیہ کی کلیسیا پر زور ہوتا ہے اب وہ مرکز ہوتا ہے (ف) آج تک کلیسیا نے خاص کام مشنری یا رسالت کا انتظام کے ساتھہ نہیں کیا تھا ہاں بعض شاگردوں نے البتہ کیا تھا اور اُن کی محنت اور جفاکشی کے وسیلہ سے کلام الٰہی پھیل بھی گیا تھا مگر اب انطاکیہ سے معلم لوگ خاص انتظام کے ساتھہ بھیجے جاتے ہیں تاکہ کلیسیاؤں کے

انتظام ہوجاویں کلیسیا پہلے کوئی بات مشکل نکڑ لیتی ہے تب اُسکے لئے قانون تجویز ہوتے ہیں (کئی نبی اور معلم تھے) یعنے بڑے بڑے شخص جو کلام کے خادم تھے اول برنباس تھا اور سب سے پیچھے پولوس تھا شاید عمر میں سب سے چھوٹا تھا اسلئے اُسکا نمبر آخر میں ہے (لوقیوس) وہ شخص ہے جسکو پولوس نے سلام بھیجا تھا (رومی ۱۶-۲۱) شاید یہہ وہی آدمی ہے جو قورین سے آیا اور جس کے وسیلہ سے انطاکیہ میں انجیل پھیل گئی (۱۱-۲۰) (شمعون نیگر) خوب معلوم ہے کہ یہہ حبشی آدمی تھا افریقیہ کا باشندہ (ف۲) بدشکل لوگوں میں بھی خوبصورت روحیں رہ سکتی ہیں اور کلیسیا میں بہت بدشکل لوگ ہیں جن میں نہایت خوبصورت روح ہے (مانایئن) نام ہے ایک شخص کا اور یہہ وہی لفظ ہے جو (۲ سلاطین ۱۵-۱۴) میں مناحم لکھا ہے اس شخص نے ہیرودس متوفی کے ساتھ طفلی میں ایک ہی عورت کا دودھ پیا تھا اُسکا رضاعی بھائی تھا (ف۱) دیکھو ہیرودس مخالف کے محل کے لوگوں میں بھی کوئی کوئی ایماندار تھا بلکہ محل شاہی میں سے ایک آدمی منادی بھی تھا (ف۲) مانایئن اور ہیرودس دو بھائی تھے ایک لیا گیا ایک چھوڑا گیا (ف۳) اِس مانایئن کی عمر پنتالیس اور پچاس کے درمیان تھی شاید اسنے مسیح خداوند کو بھی دیکھا ہو (ف۴) اکثر شریروں کے گھر میں سے بھی نیک لوگ نکلتے ہیں دیکھو اخیاب کے گھر میں عبدیاہ تھا (۱ سلاطین ۱۸-۳) اور نیرو قیصر کے خاندان کے بھی بعضے عیسائی تھے (فلپی ۴-۲۲) اور ہیرودس کے دیوان کی عورت جسکا نام یوحنہ تھا ایک اُن عورتوں میں سے تھی جنھوں نے مسیح کی خدمت کی تھی (لوقا ۸-۱ سے ۳) (ف۵) یہہ پانچ آدمی ہیں جن سے انطاکیہ کی کلیسیا کی بنیاد قایم ہوئی لکھا ہے کہ یہہ نبی اور معلم تھے نبی سے مراد یہاں وہ نبی نہیں ہے جو پیشگوئی کرتا ہے بلکہ منادی کرنیوالے نبی تھے اُن میں خدا کی روح تھی تاکہ مسیح کے دلکے موافق کلام سناویں (۱۱-۲۷) ایسے لوگوں کے نام رسولوں کے ساتھہ لکھے ہوئے ہیں (۱ قرنتی ۱۲-۲۸ وغیرہ) اِن لوگونکا کام بموجب (متی ۲۸-۲۰) کے شاگرد بنانے اور تعلیم دینے کا تھا (ف) اسوقت لوگ کہا کرتے ہیں کہ کلیسیا کا انتظام خوب ہوگیا ہے جب کہ بڑے بڑے خوبصورت گرجا اور مدرسے اور مشن کے گھر بنجاتے ہیں اور سب کو اچھی تنخواہیں ملتی ہیں اور پادریوں کے کپڑے اور سواریاں درست ہوتی ہیں مگر انطاکیہ کی کلیسیا میں اِن باتوں کا ذکر نہیں ہے بلکہ انتظام کلیسیا کا اُسوقت خوب کہنا چاہئے کہ اچھے مناد اور معلم وہاں ہوں جو روح سے خدمت کرتے ہوں

(۲) اور جب وے خداوند کی بندگی کرتے اور روزہ رکھتے تھے روح القدس نے کہا میرے لئے برنباس اور سولوس کو الگ کرو اُس کام کے لئے جس کے واسطے میں نے اُنھیں بلایا ۲

(بندگی اور روزہ) یہہ اچھی طیاری تھی خدمت کے لئے جب تک مناد یہہ نہیں کرتے کام کے لائق نہیں ہیں

خود مسیح خداوند نے کام کی طیاری کا طور یہی دکھلایا ہے (متی ۴-۲) (ف۱) جب پیٹ بھرا ہے تب سستی موجود ہے اور روحانی عبادت اور پڑھنا لکھنا بھی مشکل سے ہوتا ہے اور روح القدس نہیں آتا ہے (ف۲) اسوقت جب لوگ خدمت کے لئے طیاری کرتے ہیں تو ہمیشہ مباحثہ کی باتیں یاد کرنا اور پڑھنا یہہ بہت کرتے ہیں مگر دل کی درستی روح کے لئے کم کرتے ہیں اور اسلئے ہمیشہ نقصان رہتا ہے عیسائی دین روحانی بات ہے پہلے معلم کی روح میں صفائی فروتنی روح القدس سے آنی چاہئے تب وہ خدمت کے لائق ہے (روح القدس نے کہا) شاید کسی نبی کے مُنہہ سے روح القدس نے کہا یا سب کی روحوں پر اِسبات کا القا روح القدس سے ہوا (میرے واسطے برنباس اور سولوس کو الگ کرو) الگ کرو یہی لفظ لکھا ہے (گلاتی ۱-۱۵ و ۱۶ ا رومی ۱-۱) ہیں کہ وہ انجیل کے لئے الگ کیا گیا (ف۱) نہیں لکھا کہ خداوند کے لئے الگ کرو مگر روح القدس کہتی ہے کہ میرے لئے الگ کرو جس کے واسطے میں نے بلایا پس روح القدس خدا ہے جو کوئی کہے کہ روح القدس نہ کوئی شخص ہے اور نہ خدا ہے تو اُسکا جواب کیا ہے جو یہہ عبارت کہتی ہے (ف۲) پرانی کلیسیا روح القدس پر اعتقاد رکھتی تھی ہم روح القدس کی شخصیت اور الوہیت کے منکر ہو کے ہلاک نہوں (ف۳) پولس کی رسالت اِسی سے شروع ہوئی ہے یہہ پہلا وقت ہے کہ وہ بھیجا جاتا ہے نہ اپنی مرضی سے جاتا ہے بلکہ خدا کی روح اُسے الگ کر کے بھیجتی ہے وہ ترتیب سے چنا جاتا اور الٰہی اختیار سے بھیجا جاتا ہے مسیح خداوند نے بارہ کو چن لیا مگر پیچھے اُنہیں رسالت کے کام پر بھیجا پس جبکہ خدا تعالیٰ لوگوں کو کلیسیا میں بلا لیوے تو آویں اور صبر کریں جسوقت تک کہ روح القدس سے طیاری اور ارسال ترتیب کے ساتھہ ہووے پس اسوقت بھی جب لوگ کلیسیا سے چُنے جاتے اور بھیجے جاتے ہیں اڑدنیش وغیرہ تو یہہ وہی دستور ہے جو خداوند نے کلیسیا میں قایم کیا ہے اِس پر ہنسنا یا تحقیر کرنا کلام سے ناواقفی ہے (ف۴) پولس کو غیر قوموں کا رسول ہونیکے واسطے پہلے خداوند نے بُلایا تھا پر جب اُسنے وفاداری سے کام کو سیکھہ لیا تب اُسکو روح القدس آدمیوں کے وسیلہ سے مخصوص کر کے بھیجتا ہے کہ اپنا کام کرے (ف۵) جب الٰہی حکم کلیسیا نے پایا تو فوراً مان لیا اور اُنہیں بھیجا (رومی ۱۰-۱۵) اور جب تک بھیجے نہ جاویں کیونکر منادی کریں۔ یہاں پولس کا زور اِسی بات پر ہے کہ جب تک خدا کلیسیا کے وسیلہ سے اپنے انتظام کے موافق رسالت نہ دے تو کیونکر منادی کریں (ف۶) اِسوقت بعض لوگ کیا کہا کرتے ہیں کہ کیا پرواہ ہے کلیسیا کی اور بزرگان دین کی ہم آپ سب کچھہ ہیں ہم خود جاوینگے اور کام کرینگے یہہ تو مناسب ہے کہ ہر عیسائی کچھہ کام کرے کہ اُسکا واجب ہے مگر اِس ارسال رسل میں دست اندازی کرنا اور اسے کچھہ چیز نہ جاننا یہہ ہٹ دھرمی اور نفسانی جوش کی بات ہے جسپر کچھہ برکت نہ ہوگی

۳ (۳) تب اُنہوں نے روزہ رکھکے اور دعا مانگ کے اور اُنپر ہاتھہ رکھہ کے اُنہیں رخصت کیا

(تب اُنہوں نے) یعنے کلیسیا کے بزرگوں نے اِن دو شخصوں کا اڑدنیش کیا اور اُنہیں رسالت کے کام پر مخصوص کیا

اِس طرح پر کہ روزہ رکھا دعا مانگی اور اُنپر ہاتھہ رکھے تب رخصت کیا (۶-۶) کے ذیل میں دیکھو وہ خدا کے فضل کے سپرد کئے گئے (۱۴-۲۶) کو دیکھو (ف) یہہ دو بلاہٹیں تھیں ایک روح القدس سے دوسری کلیسیا سے جن میں خدا کی روح بستی ہے (ف) جہاں کلیسیا زندہ ہے وہاں غیر قوم کی طرف کلیسیا کی بڑی ترقی ہوگی

(۴) پس وے روح القدس کے بھیجے ہوئے سلوکیہ کو گئے اور وہانسے جہاز پر کپرس کو چلے ۴

(آیت ۳) میں ہے کہ کلیسیا نے بھیجا تھا یہاں ہے کہ روح القدس کے بھیجے ہوئے تھے پس ظاہری اور اندرونی باتیں ساتھہ ساتھہ چلتی ہیں ظاہری نشان ہیں اور اندرونی فضل ہے دیکھو (۲۳ قانون چرچ انگلنڈ کا) جب خدا بلاتا ہے تو ہر خادم ہر سمت کو ملیا ہے اور خدا کی مرضی کچھہ اشاروں سے ظاہر ہو جاتی ہے (ف) شروع میں بارہ رسولوں سے کام جاری ہوا ہے اور اب کلیسیا سے کام جاری ہوتا ہے کبھی کبھی ایک آدمی سے کسی جگہ کام جاری ہوا ہے اور جب وقت آتا ہے تب کلیسیا سے کام جاری ہو جاتا ہے پہلے ایک چھوٹا سا پانی کا سوتا نکلتا ہے اور پھر بڑی ندی ہو کے زور سے بہتی ہے (ف) کلسیا عام عیسائیوں کی محنت کو نہیں روکتی ہے بلکہ خوش ہوتی ہے کہ جسقدر وہ کر سکتا ہے کرے انطاکیہ کی کلیسیا میں سب نے کام کیا سب نے محنت کی تب بہت ترقی ہوئی خادم دینوں کو چاہیئے کہ عام عیسائیوں کی محنت سے خوشی کریں اور اُن کی مدد بھی کریں جیسے انطاکیہ میں ہوا اگر خادم دین ہی سب کام کرے تو کلیسیا سست ہو جاتی ہے چاہئے کہ سب پر کام کا بوجھہ ہووے تاکہ ایک کا بوجھہ سب کی لاٹھی ہو (ف) برنباس قوم کا لاوی اور مالدار اور کپرس کا آدمی تھا عمر میں پولوس سے زیادہ تھا سنجیدہ اور کشادہ دل بھی تھا (۱۱-۲۴) اور نرمی سے باتیں کرتا تھا اسلئے مقبول ہوتا تھا (۴-۳۶) لوگ اُس کی باتیں خوشی سے سُنتے تھے وہ روح اور ایمان سے بھرپور تھا خوف خطرہ سے نہ ڈرتا تھا اُس کے مواعظ میں سے کوئی نمونہ اب دنیا میں باقی نہیں رہا (ف) پولوس اکثر بولنے والا تھا اور عالم تھا اُس نے یہودیوں کو اور یونانیوں کو بہت وعظ سنائے اُس کے بہتسے نمونہ باقی ہیں (ف) یہہ دونوں شخص نو مرید نہ تھے بلکہ کام سے خوب واقف تھے اُن کی آزمایش ہو چکی تھی (ف) مشنری کا کام نو مریدوں کو دینا نہ چاہیئے بلکہ اُنکو جن کی آزمایش ہو گئی ہے جو دُکھہ اُٹھا سکتے ہیں جنہوں نے آپ کو خدمت الہٰی کے لئے الگ کیا ہے (ف) ضرور ہے کہ آدمی انجیل کی خدمت کے لئے آپ کو دنیا سے الگ کریں اگر دنیا سے الگ نہوں تو ہمیشہ گڑگڑاہٹ رہتی ہے نفع نقصان اور ترقی اور تنزل تنخواہ کے لئے (ف) یہہ آفت اسوقت ہندوستان کی دیسی کلیسیا میں شدت سے ہے کہ لوگ آپ کو الگ تو نہیں کرتے مگر نوکری کے لئے عہدے مانگتے ہیں اور بڑی بڑی تنخواہ کے طالب ہیں اور جب نہیں پاتے ہیں تو اپنے بچوں کے سامھنے یا اپنے خاص دوستوں کے سامھنے بلکہ بعض وقت عام لوگوں کے سامھنے بھی گڑگڑاتے ہیں اور یہہ گڑگڑاہٹ نہایت

مُبہی تاثیر کرتی ہی خاصکر خادمان دین کی کُڑکُڑاہٹ زہر ہی (ف) دس برس ہوئے کہ امرت سر شہر میں اڑ ڈنیشن کے لئے لارڈ
بشپ کلکتہ کے حضور میں بندہ راقم امتحان دیکر اُن کے کمرے سے باہر نکلا وہاں ہمارے ایک معزز عیسائی دوست موجود تھے
اُنہوں نے پوچھا کہ امتحان کیسا ہوا اور کیا حکم تم نے پایا میں نے کہا کہ بشپ صاحب نے حکم دیا ہی کہ کل تیرا اڑڈنیشن ہوجائیگا
اُنہوں نے کہا مبارک ہو پر اے بھائی تم حرام چیزیں نہ کھایا کرنا جیسے بہت لوگ پادری ہوکے حرام چیزیں کھانی شروع کر دیتے ہیں کہا
کیونکر کہا ہمیشہ تنخواہ پر کُڑکُڑایا کرتے ہیں کہ اگر ہم سرکاری نوکری کرتے تو آج ہماری اتنی تنخواہ ہوتی اور دیکھو ہماری جماعت کے
فلاں فلاں لوگ اتنا پاتے ہیں پر ہمیں یہہ کچھہ ملتا ہی جس میں ہمارا گذر بھی نہیں ہوتا ہی پس تم ایسا نہ کرنا آجتک آزاد ہو اگر بڑی
نوکری کی خواہش ہی تو سرکار موجود ہی کہیں تلاش کر کے اچھی نوکری پا سکتے ہو پر جب اڑڈنیشن ہوا تو تم نے آپ کو خدا کے سپرد کیا
اور دنیا سے الگ ہوئے پس جو کچھہ خدا بخشدیگا اُسی پر قناعت کر کے شکر گذار رہنا اور ناپاک کُڑکُڑاہٹ سے اپنا مُنہہ گندہ نکرنا
الغرض اِس دس برس کے عرصہ میں میرے دل میں بھی کئی بار اِس ناپاک کُڑکُڑاہٹ نے دخل پایا مگر فوراً اُس دوست کی بات
یاد آئی اور کُڑکُڑاہٹ اُڑ گئی اور دل میں تسلّی آئی بشپ صاحب سے بہت سی نصیحتیں سُنیں تھیں جن کو بھول گیا بیبل
میں بہت کچھہ دیکھتا ہوں جو یاد نہیں رہتا پر اُس دوست کی بات کو نہیں بھولتا کیونکہ بار بار مجھے ڈوبتے ہوئے کو اِس نصیحت
نے سنبھالا ہی (ف) خادم دین کا کام جو کوئی کرنا چاہتا ہی اُس کو چاہئے کہ آپ سے اُسکا ارادہ نہ کرے پر جب خدا
بُلاوے اور کلیسیا چُن لے تو انکار بھی نہ کرے پر آپ کو دنیا کی بیہودہ باتوں سے الگ کر کے انجیل کی خدمت کے لئے
خدا سے مخصوص جانے اور دُکھہ و سُکھہ میں راضی رہے اور جو کچھہ خدا بخشدے اُسپر قناعت کرے خدا پادری بناتا ہی نہ سوسائٹی
خدا کے نوکر میں نہ سوسائٹی کے ہاں سوسائٹی کے وسیلہ سے خدا کام کرتا ہی خدا جو کچھہ مناسب جانتا ہی سوسائٹی کے دل میں
ڈالتا ہی تب وہ ہمارے پاس بھیجدیتے ہیں تب ہم شکر گذاری کے ساتھہ قناعت کر کے یہہ سب کچھہ خدا سے جانتے ہیں پھر
آدمیوں پر کُڑکُڑانے کا کیا سبب ہی ہاں یہہ سبب ہی کہ ایمان نہیں ہی نہیں جانتے کہ انتظام کلیسیا کا اُس سے ہی جو شمعدانوں کے
درمیان پھرتا ہی اور خدا کی روح ہی جو کلیسیا میں موثر ہی پر وہ جانتے ہیں کہ آدمی اپنی مرضی سے بندوبست کر رہے ہیں خدا
کا اِس میں دخل نہیں ہی تب آدمیوں پر کُڑکُڑاتے ہیں بھلا میں پوچھتا ہوں کہ جب سوسائٹی نہ ہووے اور کوئی تنخواہ دینیوالا
نہ رہے تو کیا ہم مسیح کے خادم نہ رہینگے کیا مسیح ہماری روز کی روٹی نہ دیگا پھر ہم کسپر کُڑکُڑاوینگے کہ ہمارے پاس دولت نہیں ہی
جب ہم نے آپ کو اُسکے لئے الگ کیا ہی تو وہ آپ ہمارے مناسب بندوبست کریگا اُسپر بھروسہ کر کے خدمت میں رہنا چاہئے
پر یہہ جب ہوتا ہی کہ خدا کی روح ہمارے اندر آجاوے کسی بھائی کو اِن باتوں سے رنج نہ گذرے میں دوستی اور محبت اور
خیر اندیشی سے یہہ کہتا ہوں (ف) پہلا سفر مشنری کا (۱۳ باب ۴ سے ۱۴ باب ۲۶ تک) ہی اور کپرس جزیرہ کا ذکر آیت

ہے سے ۲ انک) لکھا ہے (سلوکیہ) یہہ انطاکیہ کا بندر ہے وہاں سے (۱۶میل) سلوکیہ کو اسلئے گئے کہ وہاں سے جہاز میں سوار ہو جاویں کیونکہ کپرس کو جانا چاہتے تھے شاید برناباس کا ارادہ ہوا کہ اپنے وطن سے ہو کے گذرے اور روح القدس نے یوں ہی ہدایت کی تھی اور اُنکے سفر کی راہ میں کپرس کا جزیرہ تھا (ف) جب سلوکیہ میں آئے تو یہہ دونوں رسول مڈیٹرین سمندر کے کنارہ پر آگئے جہاں تمام دنیا کی قوموں کا ہجوم تھا آمدفت کے سبب سے (۲ف) خدا ہمیشہ مشنریوں کو بتلاتا ہے کہ کہاں جانا چاہئے

۵ (۵) اور سلامیس میں پہونچ کے یہودیوں کے عبادت خانوں میں خدا کا کلام سُنانے لگے اور یوحنا بھی اُنکا مددگار تھا

(سلامیس) جزیرہ کپرس کا پایہ تخت تھا یعنے یونانی پایۂ تخت اور جزیرہ مذکور کے پورب کی طرف تھا سمندر کی راہ سے سلوکیہ کے بہت نزدیک تھا (یہودیوں کے عبادت خانوں میں) ظاہر ہے کہ بہت یہودی وہاں ہونگے اسلئے کہ بہت سے عبادت خانے وہاں تھے یا ایک سے زیادہ تو ضرور ہی تھے کیونکہ جمع کا لفظ ہے اسی طرح دمشق میں بھی بہت سے عبادت خانے تھے مگر قرنتس اور تسلونیقیہ میں صرف ایک عبادت خانہ تھا (۱۷-۱ و ۱۸-۴) (ف) ہمیشہ دستور رہا کہ پہلے یہودیوں کے پاس جاتے تھے پھر غیر قوم کی طرف (رومی ۱-۱۶) پہلے یہودی پھر یونانی کے لئے خدا کی قدرت ہے (یوحنا مددگار تھا) یعنے مرقس بھی بطور مددگار کے ساتھ تھا (۱۲-۲۵) لفظ مددگار اُس شخص کی نسبت بھی لکھا ہے جو عبادتخانہ کا خادم کہلاتا ہے (لوقا ۴-۲۰) جسکو مسیح خداوند کتاب دیکر بیٹھ گیا تھا (ف) سلامیس میں منادی تو ہوئی مگر اِس کا کچھ ذکر نہیں ہے کہ کچھ کامیابی اُسوقت ہوئی یا نہیں ہوئی

۶ (۶) اور تمام ٹاپو میں پافس تک گذر کے اُنہوں نے کسی یہودی جادوگر اور جھوٹے نبی کو جسکا نام بریسو تھا پایا

(پافس) یہہ شہر جزیرہ کے دوسری طرف تھا یعنے پچھم اور دکھن کے کنارہ پر تھا سلامیس سے (۱۰۰) میل اور یہہ اُس جزیرہ کپرس کا رومی پایۂ تخت تھا جہاں روم کا صوبہ رہتا تھا (ف) وینس دیوی جو عیش عشرت اور عشقبازی کی دیوی کہلاتی ہے یہاں اُسکا بڑا مندر تھا اور لوگوں کا یہاں بڑا ہجوم رہتا تھا یہہ شہر شیطان کا قلعہ تھا یہاں شیطان پرستی انتہا کی تھی مقدس اتھاناسیس کہتے ہیں کہ عیش عشرت اور بُری خواہشوں کو یہہ لوگ خدا جانتے تھے (ف)

اِس شہر میں بھی انجیل آئی تاکہ شیطان کو شکست دے (بریسو) یعنے یسوع کا بیٹا (جادوگر) رومی لوگ جادوگروں کو بہت چاہتے تھے اور اُنسے شگون وفال دریافت کرتے تھے جیسے اسوقت ہندؤں میں ہورہا ہے اور بعضے مسلمان بھی تعویذ گنڈے اور رمالی وفال کشائی اور ٹونٹگی کرتے ہیں اور بعضے جاہل عیسائی بھی اِس ملک کے کرتے ہیں مگر کلیسیا سے چوری چوری یہہ کام کہیں کہیں جاہلوں میں ہوتے ہیں اور یہہ وہی اُنکا پورانا خمیر ہے جو یہہ لوگ اپنی پورانی قومیت میں سے لائے ہیں اور یہہ نشان ہے اُن کی بے ایمانی کا (ف۱) یہہ جادوگر جو اُنکو ملا برتسیو یہودی آدمی تھا اسکو لازم تھا کہ اپنے آباء کے خدا کو پہچانتا پر اُس نے ایمان کو چھوڑ دیا اور خدا سے الگ ہوکے کافر ہوا پولوس رسول (آیت ۸) میں اسے شیطان کا فرزند بتلاتا ہے (ف۲) اِسکا نام تو برتسیو تھا اور اُس سے یہودیت نکلتی تھی اِسلئے شاید ذات چھپانے کو یا اور کسی سبب سے اُسنے اپنا نام علماس رکھا تھا اِس لفظ کا مصدر علم ہے ترجمہ میں الیماس لکھا ہے علماس چاہئے تھا (ف۳) یہہ علماس ایسے شریر شہر میں کمانے کھانے اور عشرت کرنے کو گیا ہوگا چنانچہ اِسوقت بھی اکثر بڑے بڑے عیاشی کے شہروں میں اِس قسم کے فن فریب کے لوگ کہیں کہیں سے آنکلتے ہیں اور خوب دھوکھے دیا کرتے ہیں اور آپ کو کچھہ چیز ظاہر کیا کرتے ہیں وہ بڑے نقصان کا باعث ہوتے ہیں پر احمق لوگ اُن کے دم میں آجاتے ہیں

(۷) وہ سرگیوس پولوس حاکم اور صاحب تمیز کے ساتھہ تھا اُسنے برناباس اور سولوس کو بُلا کے چاہا کہ خدا کا کلام سُنے ۷

(بُلا کے) یعنے حاکم نے خود رسولوں کو بُلایا کلام سُننے کو مگر پہلے یہہ لوگ خود نہیں گئے جب بُلایا تب گئے ہاں عبادت خانوں میں خود چلے جاتے تھے کیونکہ وہاں جانے کو راہ کھلا تھا (حاکم) یہہ شخص حاکم تھا یعنے صوبہ تھا (ف۱) واضح ہو کہ روم کی سلطنت میں دو قسم کے صوبہ تھے اول وہ جو بادشاہ کے ماتحت تھے دوئم وہ جو کمیٹی یا مجلس کے ماتحت تھے یہہ حاکم جسکا یہاں ذکر ہے مجلس کے ماتحت تھا نہ بادشاہ کے ایسے حاکموں کو (پروکونسل) کہتے تھے اور انکو جو صرف بادشاہ کے ماتحت تھے (پروکیوریٹا) بولتے تھے لوقا اُسکو پروکونسل بولتا ہے (ف۲) پہلے قیصر اوگسطس نے اِس جزیرہ کپرس کو اپنے ماتحت رکھا تھا پھر اُس کے بعد قیصر نے اِس جزیرہ کو کونسل کو واپس کردیا تھا اور اب کونسل کی طرف سے یہہ شخص سرگیوس پولوس پروکونسل تھا (ف۳) اعمال کی کتاب میں دو پروکونسل مذکور ہیں ایک تو یہہ شخص ہے اور دوسرا گلیو ہے (۱۸-۱۲) یہہ شخص کلام سُننے کو طیار تھا پر گلیو ان باتوں سے بے پرواہ تھا (ف۴) اِس شخص کی نسبت لکھا ہے کہ وہ صاحب تمیز تھا صاحب تمیز وہ ہے جو سیدھا سچائی کی طرف دیکھتا ہے نہ دہنے بائیں مگر سچائی کو تلاش کرتا ہے

ہر صاحب تمیز ایسا ہی کرتا ہے بہت ہیں جو عقلمند مشہور ہیں پر نہایت ہی احمق ہیں عقلمند وہی ہے جو دنیا کے کاروبار بھی ہوشیاری سے چلاتا ہے اور عاقبت کو بھی برباد نہیں کرتا

۸ (۸) پر الیماس جادوگر نے (کہ یہی اُس کے نام کا ترجمہ ہے) اِس خواہش سے کہ حاکم کو ایمان سے پھیر دے اُن کی مخالفت کی

(الیماس) یعنے علماس انگریزی میں عین نہیں ہے اِسلئے مترجم نے الف سے لکھا ہے یہی اسکے نام کا ترجمہ ہے یعنے علماس کا ترجمہ ہے ہوشیار وجادوگر (ف) ہوشیار ونجومی وجادوگر یہہ ایک ہی بات ہے (متی ۲-۱) میں جو لفظ مجوسی لکھا ہے وہ لفظ اور یہہ لفظ ایک ہی ہے یعنے (میکائی) (انکی مخالفت کی) جیسے یاناس اور یمبراس نے موسیٰ کی مخالفت کی تھی (۲ تمطاؤس ۳-۸) مگر یاناس ویمبراس مصری اور غیر قوم کے لوگ تھے پر یہہ یہودی بر یسوع تھا (ف) فرعون نے آپکو جادوگروں کے سپرد کیا اور برباد ہوا سرگیوس پولوس نے اگرچہ ایک جادوگر خواہ دل لگی کے طور پر خواہ اعتقاد کے طور پر رکھہ تو چھوڑا تھا مگر آپ کو اُس کے سپرد نہیں کیا بلکہ آپ کو خدا کے اور مقدسوں کے سپرد کیا (ف) دیکھو یہودی خدا سے پھرتے ہیں اور غیر قوم خدا سے لپٹی جاتی ہیں (ف) امیر آدمیوں کے پاس ہمیشہ ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو انہیں خدا سے پھیرتے ہیں اور بدی میں مشغول رکھنا چاہتے ہیں تاکہ اُن کے مزے بنے رہیں (ف) تواریخ میں لکھا ہے کہ ماریوس بزرگ - پم پیوس - کلاسٹس - جولیس - طبیریوس - شہنشاہ یہہ سب کے سب اپنے اپنے ساتھہ جادوگروں کو رکھتے تھے اور نپولین شہنشاہ فرانس جو ابھی مرا ہے ایسے دانائی کے زمانہ میں بھی اپنے ساتھہ جادوگر رکھتا تھا اگسطوس قیصر ہمیشہ جادوگروں کے علاج یعنے تعویذ گنڈے وغیرہ اپنے پاس رکھتا تھا تاکہ جب آسمان گرجے تو اُسکا نقصان نہ ہو اور رات کو اکیلا رہنے سے ہمیشہ ڈرتا تھا

۹ (۹) تب سولوس یعنے پولوس نے روح القدس سے بھرے ہوئے اُسپر نظر کر کے کہا

(پولوس) اب سولوس کا نام بدل گیا اِسوقت سے لیکے آگے کو ہمیشہ پولوس لکھا ہے نئے نام لوگوں کو دینا پرانا دستور ہے اِسوقت عبرانی نام کے عوض رومی نام اُسکا ہو گیا کیونکہ اب سے غیر قوموں میں رسالت کا کام شروع کر دیا ہے اور اُنکا رسول ہوا ہے اب وہ بھی جان گیا کہ میں غیر قوموں کا رسول ہوں اِسلئے غیر قوم کے لفظ سے بھی کچھہ تاثیر ہو گی (ف) اب پولوس بولتا ہے اور برنباس بھی اُسے بولنے دیتا ہے کیونکہ جان لیا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے

غیر قوموں کا رسول ہو (ف) جیسے شمعون سے پطرس ہو گیا جب مسیح نے اُسے بلایا اور کہا کہ میں اِس پتھر پر اپنی کلیسیا بناؤنگا
اور جیسے زبدی کے بیٹے بوانرگس یعنے رعد کے فرزند ہو گئے (مرقس ۳-۱۰ و ۱۷) اسی طرح ساؤل سے پولوس ہو گیا نام کے
تبدیل سے کام اور زندگی کے تبدیل پر اشارہ کیا گیا ہو۔ اسیطرح ابراہیم کا نام ابیرام ہو گیا یعنے بہت قوموں کا باپ
(نظر کی) یعنے بہ نظر دھمکی اور خفگی کے اُسکی طرف دیکھا (روح القدس سے بھرے ہوئے) یعنے الہام کی روح اُسوقت
اُسپر تھی تب دھمکی نہ صرف پولوس سے تھی مگر خدا سے تھی کیونکہ روح القدس انسانی جوش اور بیجا غضب کے ساتھ ہرگز
نہیں ہوتی ہو جب ہو تو صاف ظاہر ہو کہ خدا کا غصہ بوسیلہ پولوس کے اُسپر تھا

۱۰ (۱۰) اے شیطان کے فرزند سب مکر اور فریب سے بھرے اور ہر طرح کی راستی کے دشمن کیا
خداوند کی سیدھی راہوں سکے کج کرنے سے باز نہ آویگا

پولوس نے روحوں کی شناخت کی طاقت زیادہ پائی تھی (۲ قرنتی ۱۲-۱۰) وہ پہچان گیا کہ اُس کے دل کا
کیا حال ہو اب اُسکے چہرہ پر سے برقعہ یا نقاب اُتار کے اُسکی روحانی حالت اُسکو دکھلاتا ہو اور کہتا ہو اے شیطان
کے فرزند الخ کیونکہ وہ خدا کی سیدھی راہوں کو کج کرنا چاہتا تھا مکر اور فریب سے بھرا تھا شرارت کرنے میں بڑا
چستر اور ہوشیار تھا (باز نہ آویگا) یعنے بدی کو نہ چھوڑیگا یہہ شیطان کی صفت ہو کہ باز نہ آوے اور لوگوں کو گمراہ
کرنا نہ چھوڑے شیطان کی روح اُس میں تھی اِسلئے شیطان کی صفت اُسمیں آگئی تھی (ف) دیکھو جو لوگ بدی سے باز
نہیں آتے ہیں شیطان اُن کی روحوں میں گھس بیٹھتا ہو (ف) اسکا نام بریسوع تو تھا مگر یسوع کا مخالف تھا دوسرا نام
علماس تھا یعنے عالم ہوشیار تو بھی مکاری سے بھرا تھا سکھلانیوالا تھا تو بھی راستی کا دشمن تھا پس بعض لوگ اچھا
نام لیکر اور عالم و اُستاد بنکر بھی جھوٹھے نبی اور شیطان کے فرزند ہوتے ہیں پس جھوٹھے نبیوں سے خبردار رہنا چاہئے
اور ہر معلم اور شاندار آدمی کی بات پر فریفتہ نہ ہونا چاہئے سوچنا چاہئے کہ کیا سکھلاتا ہو (ف) دیکھو جادوگر لوگ
کیسے بدی میں بھرے ہوئے ہوتے ہیں پس جادوگری سے سب عیسائیوں کو بچنا چاہئے جو لوگ بیماری یا تنگی کے
وقت اُن کی باتیں سُنتے ہیں اور مانتے ہیں وہ سب بے ایمان ہیں خدا کو چھوڑ کے شیطان سے مدد مانگتے ہیں

۱۱ (۱۱) اور اب دیکھہ خداوند کا ہاتھہ تجھپر ہو اور تو اندھا ہو جائیگا اور مدت تک سورج کو نہ دیکھیگا اور
وہیں اُسپر تاریکی اور اندھیرا چھا گیا اور ڈھونڈھتا پھرا کہ کوئی اُس کا ہاتھہ پکڑ کے لے چلے

یہہ معجزہ بطور سزا کے تو ہوا مگر اسمیں بالکل رحمت سے انقطاع نہیں ہی بلکہ اِسلئے تھا کہ چند روز کے دُکھ سے ابدی آرام اور سچی توبہ کی طرف وہ متوجہہ ہووے جب پولوس کلیسیا کو ستاتا تھا تو وہ بھی اندھا ہوگیا تھا پھر اُس نے بینائی پائی جب دل سیدھا ہوگیا چند روزہ نابینائی سے دل میں ابدی روشنی آگئی تھی دیکھو کیا لکھا ہی (۱ تمطاؤس ۱-۲۰) تاکہ تنبیہہ پاکے کفر نہ بکیں (ف) یہہ پولوس رسول کا پہلا معجزہ ہی جو یہودی آدمی پر بطور سزا کے ہوا کام کے شروع کے وقت برپا اور اُسکا پھل یہہ ہوا کہ ایک امیر غیر قوم کا حاکم عیسائی ہوگیا (ف۲) اعمال میں سزا کے دو معجزوں کا ذکر ہی اول جب یہود کے درمیان کلیسیا کی بنیاد ڈالی گئی تھی حننا و صفیرا جان سے مارے گئے تھے اور دوسرا یہہ معجزہ ہی کہ جب غیر قوم کے رسول نے غیر قوموں کے درمیان کام کا شروع کیا تھا اور دونوں سزائیں یہود پر تھیں (ف۳) کوئی نہ کہے کہ یہہ الیاس کی روح تھی جسنے آسمان سے آگ نازل کی یا جسمانی غیرت تھی ہرگز نہیں مسیح برباد کرنے کو نہیں آیا بلکہ جان بچانے کو آیا ہی پر یہہ معجزے بھی رحم کے معجزے تھے بدی سے روکنے کو اور خدا کا جلال ظاہر کرنے کو اور اِسلئے بھی کئے گئے تھے کہ کوئی نہ جانے کہ صرف رحم ہی رحم ہی بلکہ سزا بھی ہی تاکہ اُس سے ڈریں

۱۲ (۱۲) تب حاکم یہہ ماجرا دیکھکے خداوند کی تعلیم سے حیران ہوا اور ایمان لایا

(تعلیم سے حیران ہوا) کیونکہ اِس تعلیم کی صداقت پر معجزہ سے گواہی ہوئی (مرقس ۱-۲۷) (ایمان لایا) عیسائی ہوگیا پر یہہ معلوم نہیں ہی کہ اُسکے بپتسما پانے سے اور کیا کیا پھل لگے اور یہہ بھی معلوم نہیں ہی کہ کب تک پافس میں رہا فقط اتنا ہی معلوم ہی کہ جادوگر یوں مغلوب ہوا اور حاکم نے نئی پیدایش پائی (ف) اِنجیل ہمیشہ فتحمند ہی دنیا کی ساری دانائی اور طاقت پر اور شیطان کے سارے زور پر (ف۲) یہاں اِنجیل کے مقابلہ پر تین باتیں تھیں دنیاوی حکمت اور دنیاوی طاقت اور جسمانی خواہشیں تینوں پر اِنجیل نے فتح پائی

۱۳ (۱۳) اور پولوس اور اُسکے ساتھی پافس سے جہاز کھول کے پمفیلیہ کے پرگا میں آئے اور یوحنا اُنسے جدا ہوکر یروشلم کو پھرا

(پولوس اور اُسکے ساتھی) اب اِس کتاب میں اکثر پولوس کا ذکر ہوتا ہی کیونکہ اُسکی رسالت کا کام شروع ہوگیا اور وہ سب ساتھیوں میں مقدم ٹھہرا اب سب اُس کے ساتھی ہیں (پرگا میں) پرگا شہر پمفیلیہ کا پایہ تخت تھا

پاف سے اُتر اور پچھم کیطرف اسیقدر دور جسقدر سلوکیہ سے سلامیس تھا (ف) پہلے پولوس برنباس کے ساتھہ اُسکے وطن کپرس کی طرف کو گیا اب برنباس پولوس کے ساتھہ پولوس کے وطن کی طرف کو جاتا ہی جو کلکیہ کے پچھم میں تھا (یوحنا جدا ہوا) یعنے مرقس یروشلم کو چلا آیا شاید سفر سے تھک گیا یا خوف خطرہ سے ڈر گیا یا کوئی اور سبب ہوگا ظاہر تو یہہ ہی کہ اپنی والدہ مریم کے پاس جانا چاہتا ہوگا (ف) کلام الٰہی مقدسوں کی کمزوری کو ہرگز نہیں چھپاتا یہہ شخص انہیں چھوڑکر جدا ہوا خدمت کا موقع کھودیا ہل پر ہاتھہ رکھہ کے پیچھے دیکھنے لگا منادوں کو ایسا نہ چاہیئے (ف) ہر ایماندار اقرار کرتا ہی کہ میرا پاؤں پھسل گیا مگر اے خدا تیری رحمت نے مجھے تھام لیا (زبور ۹۴-۱۸) اسی سبب سے پولوس نے دوسرے سفر پر مرقس کو ساتھہ لیجانے سے انکار کیا اور اسی سبب سے برنباس اور پولوس میں بھی سفر کی جدائی ہوئی (۱۵-۳۸) اسکے بعد ایک برس جب گذر گیا تو پولوس نے مرقس کی اس خطا کو معاف کردیا تھا (کلسی ۴-۱۰) اور خدا کی خدمت کے لئے مفید بتلایا اور کہا کہ وہ میرے کام کا ہی (۲ تمطاؤس ۴-۱۱) ہم سب لوگ ٹھوکریں کھا کے خدا کے کام کے لائق ہوتے ہیں پر جب ہم ایک دفعہ ٹھوکر کھاویں تو چاہیئے کہ پھر کھڑے ہو کے آگے بڑھیں سست ہو کے پڑے نرہیں

۱۴ (۱۴) اور وے پرگا سے گذر کے پسدیہ کے انطاکیہ میں پہونچے اور سبت کے دن عبادتخانہ میں جا بیٹھے

(پرگا سے گذر کے) معلوم نہیں کتنے دن پرگا میں رہے مگر جب پولوس پھر واپس آیا تو پرگا میں کام کیا تھا (۱۴-۲۵) (پسدیہ کے انطاکیہ میں) یہہ ایک اور انطاکیہ ہی اُسکو دوسرا انطاکیہ کہنا چاہیئے یہہ انطاکیہ پرگا کے اُتر کی طرف ہی اور رستہ اُسکا پہاڑوں کی گھاٹیوں میں سے تھا وہاں ندی کا پانی زور سے بہتا تھا اُس زمانہ سے آج تک وہاں چوروں کا بہت خطرہ ہی دریاؤں کے خطرہ سے اور چوروں کے خطرہ سے یہہ سفر ہوا تھا (۲ قرنتی ۱۱-۲۶) اور یہہ موسم گرمی کی تھی پس گرمی کے شروع میں پرگا کے سب باشندے معہ اپنے گلوں کے پہاڑوں کی طرف چلے گئے تھے اور وہاں آدمی نرہے تھے شاید اسی سبب سے پولوس اور برنباس پرگا میں نہ ٹھہرے اور اسی سبب سے خوف کھا کے مرقس جدا ہو گیا ہو

۱۵ (۱۵) اور توریت اور نبیوں کی تلاوت کے بعد عبادتخانہ کے سرداروں نے اُنہیں کہلا بھیجا کہ اے بھائیو اگر کچھہ نصیحت کی بات لوگوں کے لئے تمہارے پاس ہو تو کہو

(تلاوت کے بعد) عام بندگی میں یہود دیکا یہہ دستور تھا کہ توریت اور نبیوں کی کتاب میں سے کچھہ پڑھا کرتے

تھے کیونکہ موسیٰ نے توریت کی تلاوت کا یوں حکم دیا تھا پھر عزرا نے نبیوں کی کتاب کے پڑھنے کا بھی حکم دیا تھا اسلئے دونوں کتابوں میں سے پڑھا کرتے تھے تاکہ ایک سال میں سارا کلام الٰہی جماعت میں پڑھیں چنانچہ چرچ انگلنڈ کا بھی یہی دستور ہی کہ وے ہر عام بندگی میں دو ورد پڑھا کرتے ہیں کہ سال میں بیبل کو جماعت میں سناویں (ف تلاوت کے بعد وعظ ہوتا تھا جیسے اب بھی ہوتا ہی پس یہہ دستور جو اب گرجوں میں جاری ہی اگلے پیغمبروں اور بزرگونکا ہی نہ انگریزونکا ایجاد کیا ہوا اسلئے یہہ پسند کے لائق ہی (کہلا بھیجا) عبادت خانے کے سرداروں نے جان لیا کہ معلم آگئے ہیں اُن کی نصیحت سُننا چاہئے اسلئے کہلا بھیجا کہ اگر کوئی نصیحت کی بات تمہارے پاس ہو تو اب دستور کے موافق وعظ کرو (ف دیکھو جب باہر کے معلم آجاتے ہیں تو اُنکو مناسب ہی کہ چپ چاپ بیٹھے رہیں اور گرجوں کے مقیم پادری صاحبوں کو چاہئے کہ اُنسے درخواست کریں کہ بھائیوں کو کچھہ نصیحت سناویں اگر اُنکا دل بھی چاہے رسولوں نے کچھہ زور نہیں کیا کہ ہم سناوینگے جب تک کہ خود سرداروں نے درخواست نہیں کی

۱۶ (۱۶) تب پولوس نے کھڑے ہوکے اور ہاتھہ سے اشارہ کرکے کہا اے اسرائیلی مردو اور خدا ترسو سُنو

(کھڑے ہوکے) کھڑے ہوکے وعظ کرنے کا دستور بھی رسولوں کا ہی نہ انگریزوں کا (اشارہ کرکے) اشارہ کرنیکا پولوس کا دستور تھا جیسے خاص واعظوں کے خاص طور ہوتے ہیں (۲۱—۴۰) (ف اکثر دیکھا جاتا ہی کہ اچھے واعظ جو روح القدس سے بھرے ہوئے نصیحت کرنے کو کھڑے ہوتے ہیں تو منہہ سے بولتے ہیں اور اُنکا دلی جوش اُنکے اعضا کو بھی مناسب حرکت دیتا ہی اور ایسے وعظ زیادہ موثر ہوتے ہیں اور بعض ہیں جو چپ چاپ کھڑے ہوئے کچھہ مِن مِن باتیں کیا کرتے ہیں یہہ لوگ کم مفید ہیں اور خوب جگا نہیں سکتے باتیں تو درست کہتے ہیں اور اچھے بھائی ہیں پر سوئی ہوئی روحوں کو جگا نہیں سکتے اور بعض ہیں جو خوب چلاتے ہیں اور بے مناسب حرکات بھی کرتے ہیں وہ بھی اچھے نہیں ہیں کیونکہ نامناسب حرکات اعضا کو دینا سنجیدگی کے خلاف ہی اسلئے توسط کا راستہ یہہ ہی جو پولوس کا تھا کہ اُسنے مناسب اشارہ کیا اور لوگوں کے خیالوں کو اپنی طرف متوجہ کیا اور خدا کا کلام روحانی جوش سے سُنایا (ف) یہہ پہلا وعظ ہی اِس عالم رسول منادکا اور یہہ ایک نمونہ ہی کہ کسطرح خدا کے فضل سے آدمی ساری نعمتوں کو خدا کی خدمت میں خرچ کرنے سکتا ہی (ف دیکھو جسکا دل روح القدس سے بھرا ہی تو اُس کی زبان بھی بولنے کے لئے بھری ہی کچھہ محتاج فکر کا نہیں ہی کہ الفاظ چن چن کر نکالے اور اٹک اٹک کر بولے مناداوں کو چاہئے کہ اُن کے دل ہر وقت پاک مضمون سے بھرے رہیں تاکہ جب موقع پاویں کلام کی جھڑی آدمیونکی

روحوں پر لگا دیویں یہہ نہ کہیں کہ میں طیار ہو کے نہیں آیا خدا کا خادم ہر وقت طیار ہے (ف) اگر کوئی کہے کہ میں ہر وقت کیونکر طیار رہوں تو اُسکو کہو کہ راقم کتاب کی نصیحت اِسباب میں یوں ہے کہ ہر ایک عیسائی کو خاصکر منادی کرنیوالوں کو لازم ہے کہ ہر وقت اپنی روح میں خدا کے سامنے حضوری میں رہے اور تین وقت یعنے صبح شام اور دوپہر کو دعا مانگنے کا اپنا دستور زندگی بھر کے لئے آپ واجب جانکر ادا کرتا رہے اور اپنا سارا وقت کلام الہٰی پر سوچنے میں کاٹے دنیاوی ضرورت اگر کوئی پیش آوے تو فوراً اُس کام کو کرکے کتاب کے پاس آنا چاہئے گویا کتاب کا کیڑا ہو گیا پر وہ لوگ جو آپ کو مسیح کی خدمت کے لئے مخصوص جانتے ہیں اور دن بھر حقہ کشی یا یاروں میں ٹھٹھہ ہنسی کرتے ہیں اور کبھی وقت سرسری طور پر کوئی باب بھی کتاب کا پڑھہ لیتے ہیں اور معمولی طور پر دعا بھی کر لیتے ہیں ناممکن ہے کہ وہ ہر وقت منادی پر طیار رہیں اور اگر اپنے عہدہ کے لحاظ سے اُٹھینگے بھی تو کچھہ مفید باتیں نہیں سُنا سکینگے (اسرائیلی مردو) یعنے اے یہودیو (اے خدا ترسو) یعنے اے وہ لوگو جو یہودی نہیں ہو مگر خدا سے ڈرتے ہو پس وہ قوم اور غیر قوم سب کو خطاب کرکے بولتا ہے

۱۷ (۱۷) اِس قوم اِسرائیل کے خدا نے ہمارے باپ دادوں کو چن لیا اور قوم کو جب ملک مصر میں پردیسی تھے سرفراز کیا اور بدست بالا اُنہیں وہاں سے نکالا

(چن لیا) یہہ کام پہلے ہوا (سرفراز کیا) یہہ کام چن لینے کے بعد ہوا (نکالا) سرفراز کرکے نکالا اور کنعان میں بسایا اور آرام میں داخل کیا (بدست بالا) یعنے آسمانی ہاتھہ کی طاقت سے یہہ ہوا نہ اُنکی نیکی کے سبب پر محض اپنے فضل سے اور اپنی مرضی سے یہہ کیا اور کب ایسا کیا جب (پردیسی تھے) یعنے پست حال تھے تب اُس نے سرفرازی بخشی محض اپنے فضل سے

۱۸ (۱۸) اور برس چالیس ایک جنگل میں اُنکی برداشت کی

(برداشت) یہہ وہی لفظ ہے جو سپٹواجنٹ میں لکھا ہے (استثنا ۱-۳۱) اُٹھایا گیا یعنے جیسے باپ اپنے بچہ کو سفر میں کندھے پر اُٹھاتا ہے یا جیسے عقاب پروں پر اُٹھاتا ہے یا دائی بچے کی پرورش کرتی ہے (گنتی ۱۱-۱۲) اپنی گود میں لے جسطرح پرورداہ دودھہ پیتے بچے کو گود میں لیتی ہے (استثنا ۳۲-۱۰ سے ۱۲) اُسنے اُسے ویران زمین اور سنسان اور ماتم انگیز بیابان میں پایا وہ اُسکے گرد و پیش رہا اور اُسنے اُسے تربیت کیا اُسنے اُس کی محافظت اپنی آنکھہ کی پتلی کے طرح کی جس طرح عقاب اپنے کوندھے کو ہلاتا ہے اور اپنے بچوں کے اوپر تھرتھراتا ہے اور اپنے بازوؤں کو پھیلا کے اُنہیں لیتا ہے اور اپنے

پروں پر اُنہیں اُٹھاتا ہی اُسی طرح فقط خداوند ہی نے اُن کی رہبری کی اور اُسکے ساتھہ کوئی اجنبی معبود نہ تھا (استثنا ۳۲ -۱۱-۱۲) بنی اِسرائیل کی ناشکرگذاری اور سرکشی جو بیابان میں ہوئی زیادہ بیان کی ہی مگر پولوس صرف یہہ بتلاتا ہی کہ خدا نے اُنکے ساتھ نہایت سلوک کیا یہہ تعجب کی بات ہی کہ خدا اتنی برداشت کرے اور قوم اسقدر سرکشی کرے تو بھی یہہ ہوا کہ خدا نے ضرور اُن کی اور اُنکی اولاد کی برداشت کی تس پر بھی ہمیشہ خدا برداشت نہیں کرتا ہی اسلئے بیابان میں اُسنے اُنہیں سزا بھی دی (۱ قرنتی ۱۰-۵)

(۱۹) اور زمین کنعان میں سات قومیں ہلاک کیں اور اُنکا ملک اُنہیں بانٹ دیا ۱۹

(سات قومیں) کون تھیں حتی جرجاسی اموری کنعانی فرزی حوی یبوسی دیکھو (استثنا ۷-۱) کو

(۲۰) اور بعد اُس کے تخمیناً ساڑھے چار سو برس یعنے سموئیل نبی تک اُنہیں قاضی دیئے ۲۰

(۱ سلاطین ۶-۱) میں لکھا ہی کہ خروج کے وقت سے سلیمان تک (۴۸۰) برس تھے پر یوسیفس مورخ لکھتا ہی کہ خروج سے عمارت ہیکل تک (۵۹۲) برس تھے اور اس حساب کے موافق تفصیل یوں ہی

بیابان میں — ۴۰ برس
یشوعہ کا عہد — ۲۵
ساؤل کی سلطنت — ۴۰
داؤد کا عہد — ۴۰
سلیمان کے عہد کے — ۴

۱۴۹

پس (۱۴۹) کو یوسیفس کے (۵۹۲) سے نفی کرو تو (۴۴۳) برس ہوتے ہیں جو پولوس نے تخمیناً کہہ کے سموئیل تک کا وقت بتلایا ہی

مگر کوئی اور مفسر کہتا ہی کہ ابراہیم کی پہلی بلاہٹ سے کنعان میں بسنے تک کا یہہ ذکر ہی اس تفصیل سے کہ اضحاق کا تولد مسیح سے (۱۹۵۸) برس پیشتر ہوا اور پھر وہ کنعان میں مسیح سے (۱۵۱۱) برس آگے آیا اُن دو تعدادوں کا حاصل تفریق (۴۴۷) برس ہوتے ہیں اور یہہ تخمیناً کر کے کہا گیا ہی

کوئی اور مفسر کہتا ہو کہ پیدائش اصحاق سے خروج تک (۴۰۵) برس تھے اور عہد اصحاق کے ختنہ کے وقت باندھا گیا تھا (پیدائش ۲۱-۱۲) پھر کنعان میں آکر سات برس تک تقسیم نہیں کی تھی اسلیئے (۴۰۵ + ۷ × ۴۰) بیابان کی تعداد ملکر (۴۵۲) برس کی ہے اور یہی تعداد تخمیناً کرکے ساڑھے چارسو برس بتلائے گئے تھے۔ یعنے اُس نے زمین کو تقسیم کیا قرعہ سے ساڑھے چارسو برس کے تمامی کے آخر میں پس ساڑھے چارسو برس پورے ہوئے تقسیم زمین کے دن تک یہہ معنے آیت کے ہیں

۲۱ (۲۱) اُسوقت سے اُنہوں نے بادشاہ چاہا اور خدانے بنیمین کے گھرانے میں سے ایک مرد قیس کے بیٹے ساؤل کو چالیس برس کے لئے اُنہیں دیا

(۴۰ برس) ان چالیس برس کا ذکر عہد عتیق میں نہیں ہے لیکن یوسیفس اقرار کرتا ہے کہ یوں ہی ہے

۲۲ (۲۲) اور اُسے اُٹھا کے داؤد کو مبعوث کیا کہ اُنکا بادشاہ ہوا اور اُسپر گواہی بھی دیکے کہا میں نے یسی کے بیٹے داؤد ایک مرد کو اپنا دل پسند پایا جو میری سب خواہشوں کو بجا لاویگا

(اپنا دل پسند) یہہ بھی عہد عتیق میں صاف صاف کہیں نہیں لکھا ہے مگر ایسا نتیجہ کئی جگہ سے نکلتا ہے (اسموئیل ۱۳-۱۴) خداوند نے ایک شخص اپنے دلخواہ کو طلب کیا ہے۔ پھر اسیطرح دیکھو (زبور ۷۸-۷۰ سے ۷۲ و ۸۹-۲۰) (اُسے اُٹھا کے) یعنے ساؤل کو رد کرکے داؤد کو مقرر کیا (ف) ممکن ہے کہ خدا کسی آدمی کو چن لیوے اور پھر اُس کی شرارت کے سبب اُسے رد بھی کر دیوے ساؤل کو اپنی مرضی سے نہیں مگر اُسکے گناہ کے سبب خدانے رد کر دیا تھا (اسموئیل ۱۳-۱۴) (میری سب خواہشوں کو بجا لاویگا) ساؤل نے ایسا نہیں کیا مگر داؤد کریگا (ف) داؤد کریگا خدا جانتا ہے کہ داؤد اپنی مرضی سے خدا کی فرمانبرداری کریگا ایسے لوگ بہت کم ہیں کہ خدا کی اطاعت اپنی مرضی سے کریں پر خدا ایسے ہی لوگوں کو پیار کرتا ہے (ف) آدمی کو نیک نیت ہونا ضرور ہے اسکے بعد وہ سب نیک عمل بھی ایمان کی طاقت سے کریگا

۲۳ (۲۳) اُسی کی نسل سے خدانے اپنے وعدے کے موافق اسرائیل کے لئے نجات دینوالے یعنے یسوع کو مبعوث کیا

(مبعوث کیا) یعنے پیش کیا آدمیوں کے سامنے اُسے لایا (ذکریا ۳-۸) دیکھہ میں اپنے بندے شاخ نامی کو پیش لاؤنگا

(اُسی کی نسل سے) یہاں زور ہی نسل پر یعنے انسان ہو کے داؤد کی نسل سے آیا (متی ۱- الوقا ۱۸ - ۳۸ و ۳۹ یشعیا ۱۱-۱) (ف) پیشگوئیوں میں مسیح موعود کا کام پیش ہوا ہی کہ وہ نجات دہندہ ہی نجات دینے کو آویگا سو لفظ یسوع کے یہی معنے ہیں (متی ۱-۲۱) (ف) خدا کے کلام کو جسقدر پڑھتے ہیں اُسیقدر زیادہ صاف معلوم ہوتا ہی کہ تمام الہام میں مسیح پیش کیا گیا ہی اور وہ خلاصہ ہی

(۲۴) جسکے آنے سے آگے یوحنا نے اسرائیل کی ساری قوم کو توبہ کے بپتسما کی منادی کی

پولوس رسول لوگوں کے خیالوں کو جو داود اور بزرگوں پر قایم تھے کھینچکر مسیح کی طرف لاتا ہی اب کہتا ہی کہ یوحنا نے اُس کی راہ طیار کی تھی داؤد اور یوحنا اور سب لوگ نوکر تھے اپنے اپنے زمانہ میں سب مسیح کی خدمت کرتے تھے پر مسیح ابد تک بچانیوالا ہی

(۲۵) اور جب یوحنا اپنے دور کو پورا کرنے پر تھا اُسنے کہا تم مجھے کون سمجھتے ہو میں وہ نہیں ہوں بلکہ دیکھو وہ میرے بعد آتا ہی جسکی جوتیوں کا تسمہ میں کھولنے کے لایق نہیں ہوں

اُسنے صاف صاف گواہی مسیح پر دی اور اُسکا رتبہ دکھلایا اور آپ مسیح ہونیکا اقرار کیا اور اپنے بعد آنیوالے کو مسیح بتلایا

(۲۶) ای بھائیو ابراہیم کی نسل کے فرزندو اور جو تم میں خدا سے ڈرتے ہوں تمہارے لئے اِس نجات کا کلام بھیجا گیا ہی

یعنے ای یہودیو اور ای داخلی یہودیو میں تم دونوں سے خطاب کرکے کہتا ہوں کہ تم دونوں کے پاس نجات کا کلام بھیجا گیا ہی کہ تم اِس شہر کے خدا ترس لوگو اُسپر ایمان لاؤ اور نجات کو حاصل کرو

(۲۷) کیونکہ یروشلم کے رہنیوالوں اور اُن کے سرداروں نے اُسے نجانکے نبیونکی باتیں جو ہر سبت کو پڑھی جاتی ہیں اُسپر فتوی دینے سے پوری کیں

(نہ جانکے) جیسے لکھا ہی کہ اُنہوں نے اُسے نہیں جانا اور نادانی سے اُس کے ساتھ بدسلوکی کی (ف) مسلمان

(ف۱) لعاذر کفن پہنے ہوئے قبر سے نکلا تھا یہہ دکھلا کے کہ ابھی کفن اُترا نہیں گیا ہے پھر مریگا اور کفن پہنیگا مسیح خداوند نے اپنے دفن کا کفن قبر میں چھوڑ دیا تھا کیونکہ پھر اُسے کفن کی ضرورت نہ ہوگی وہ قیامت کی زندگی کا جی اُٹھنا اُٹھا تھا پس قیامت کا شروع یسوع مسیح سے ہوگیا (نعمتیں دونگا) دیکھو کیا لکھا ہے (یشعیاہ ۵۵-۳) میں کان جھکاؤ اور مجھہ پاس آؤ سنو تاکہ تمہاری جان زندہ رہے میں تم سے ابدی عہد باندھونگا اور داؤد کی سچی نعمتیں تمہیں دونگا (ف۲) ابدی عہد کی سب دولت اور تمام نعمات الٰہیہ جو دنیا کی سب چیزوں سے زیادہ پاک نعمتیں ہیں سچی اور یقینی نعمتیں ہیں صرف خیالی باتیں نہیں ہیں مگر یقینی ہیں اور اب مسیح سے زیادہ تر یقینی ثابت ہوتی ہیں کیونکہ خدا نے اپنی ذات پاک کی قسم کے ساتھہ دینے کا وعدہ کیا ہے (زبور ۸۹-۳۵) میں نے ایک بار اپنی قدوسی کی قسم کھائی میں داؤد سے جھوٹھہ نہ بولونگا (۲ سموئیل ۲۳-۵) اگرچہ میرا گھر خدا کی بہ نسبت اِس ڈول کا نہیں لیکن اُسنے ایک ابدی عہد جو سب چیزوں میں آراستہ اور پائدار ہے میرے ساتھہ کیا ہے (ف۳) مسیح خداوند ابد تک زندہ ہے تاکہ اپنے وصیت نامہ کی تکمیل دیکھے اور یہہ نعمات جو اُسنے اپنے خون سے مول لی ہیں ہمارے ہاتھہ میں آویں پر یہہ نعمات بدون قیامت کے نہیں ملسکتی (ف۳) خدا کا وعدہ تھا کہ داؤد کو ابدی سلطنت ملجاوے اِسلئے ضرور ہوا کہ اِس ابدی سلطنت کا سلطان موت کے قبضہ میں نرہے (ف۴) پطرس نے بھی یہی باتیں سنائی تھیں (۲-۲۷ سے ۳۱) اور اب دوسری طرز پر پولس رسول بھی یہی باتیں سناتا ہے پس یہہ دونوں رسول تبلاتے ہیں کہ یہہ نہ داؤد کے حق میں ہے مگر مسیح یسوع خداوند کے حق میں ہے

۳۵ (۳۵) اِسلئے وہ دوسرے مقام میں بھی کہتا ہے کہ تو اپنے قدوس کو سڑاہٹ دیکھنے نہ دیگا

دنیا کے شروع سے نہیں ہوا کہ کوئی انسان قبر کی سڑن ندیکھے مگر ایک یسوع مسیح ہے جس نے سڑن نہیں دیکھی اور قبر میں ہو آیا حنوک اور الیاس مرے نہیں اور نہ قبر میں گئے اِسلئے اُنہوں نے سڑن نہیں دیکھی پر مرکے سڑن نہ دیکھنا یہہ کام اُسی کا ہے جس نے ہمارے لئے قبروں میں روشنی اور امید داخل کی کہ اُسکے وسیلہ سے ہم بھی جی اُٹھینگے

۳۶ (۳۶) کیونکہ داؤد تو اپنے وقت میں خدا کا ارادہ بجالا کے سوگیا اور اپنے باپ دادوں سے جا ملا اور سڑن دیکھی

(بجالاکے) وہ جو خدا کے دل کے موافق تھا اُسنے آپ کو خدا کے سپرد کیا تاکہ اُس کے کام کے لئے ایک آوزار ہووے اور اُس کی مرضی بجالاوے (ف۱) مبارک ہیں وہ لوگ جو خدا کی مرضی بجالا کے مرجاتے ہیں کیا ہی نامبارک ہیں وہ آدمی

جو اپنے دلی خواہش بجا لا کے فوت ہو جاتے ہیں داؤد کیسا مبارک بندہ تھا جو خدا کی مرضی بجا لا کے مرگیا (ف) کوئی نہ سمجھے کہ داؤد نے کبھی گناہ نہیں کیا یا آنکہ وہ بے خطا اور بے گناہ معصوم رہا ہرگز نہیں بشریت کے سبب گناہ بھی ہوئے مگر اُسکا دلی ارادہ خدا پرستی کا تھا اور اُسنے خدا کے حکموں کو مانا اور اپنی کوشش سے اور خدا کے فضل سے خدا کے ارادے بھی بجا لایا جب بھول اور خطا ہوئی تب توبہ کر کے خدا سے معافی پائی (اپنے وقت میں) یہاں سے سیکھنا چاہئے کہ اپنے وقت میں ہمارا واجب یہہ ہے کہ خدا کی خدمت کریں دوسرے زمانہ میں دوسرے لوگ پیدا ہونگے اور خدا کی مرضی بجا لاوینگے ہمیں صرف اپنے وقت کی جواب دہی کرنا ہے اگرچہ ہم آیندہ زمانہ کے لئے بھی خیر اندیشی کی راہ سے اچھے بندوبست کرینگے تو بھی وہ ہمارے ہی زمانہ کا کام ہے (ف) داؤد اپنے زمانہ کے لئے برکت تھا مگر بہت لوگ ہیں جو اپنے زمانہ میں لعنت ہیں اپنی جان کے لئے وبال جمع کرتے ہیں اور دوسروں کے حق میں شیطان ہیں (ف) کوئی سچا عیسائی اپنے لئے نہیں جیتا (رومی ۱۴-۷) سب خدا کے لئے جیتے ہیں کہ اُسکی خدمت اور لوگوں کے فایدہ کے کام کریں (سوگیا) اگرچہ مرگیا مگر اُسکی موت بمنزلہ نیند کے ہے کہ وہ پھر جاگیگا (جا ملا) اپنے آبا سے (قاضی ۲-۱۰ اپیدایش ۲۵-۸ و ۱۷) یہانسے معلوم کرنا چاہئے کہ بعد موت کے روحیں برباد نہیں ہو جاتی ہیں بلکہ زندہ رہتی ہیں اور اُن مقدسوں میں جو ہم سے آگے مرگئے ہیں جا ملتی ہیں (ف) داؤد اپنے زمانہ کا کام کر کے سوگیا مسیح ہر زمانہ میں جیتا ہے تاکہ ہر زمانہ میں کاہن کا کام اپنے مقدسوں کے لئے کرے (زبور ۲-۱۷) اُسکا نام ابد تک باقی رہیگا جب تک کہ آفتاب رہیگا اُسکے نام کا رواج ہوگا لوگ اُسکے باعث اپنے تئیں مبارک کہینگے ساری قومیں اُسے مبارک بادی دینگی (زبور ۸۹-۲۹) اُسکی نسل کو ابد تک پائداری بخشونگا اور اُس کے تخت کو بھی آسمان کے دنوں کے برابر (سڑن دیکھی) داؤد نے سڑن دیکھی کہ مرگیا روح آسمان میں گئی بدن قبر میں سڑ گیا پس اصلی مطلب اِس پیشگوئی کا وہ پورا نہ کر سکا کیونکہ یہہ پیشگوئی اُسکے حق میں نہ تھی مگر اُسکے حق میں تھی جو جی اُٹھا اور سڑن نہ دیکھی وہ مسیح یسوع ہے

(۳۷) پر جسے خدا نے اُٹھایا اُس نے سڑاہٹ نہیں دیکھی ۳۷

تب پیشگوئی اُس کے حق میں تھی اور داؤد کا ذکر وہاں اِسلئے ہوا کہ یہہ اُسکی نسل سے ظاہر ہونیوالا تھا

(۳۸) پس اَی بھائیو تمہیں واضح ہو کہ اُسی کے وسیلہ تم کو گناہوں کی معافی کی خبر دیجاتی ہے ۳۸

گنہگار کو پہلے ضرورت معافی کی ہے اور انجیل کی پہلی برکت معافی ہے (ف) تمام دنیا میں کوئی ایسی ہولناک چیز نہیں ہے

میرے شاگرد ہو گے (یوحنا ۸-۳۸) خدا کے فضل کو مضبوطی سے پکڑنا چاہئے تاکہ کوئی چیز اُس سے جدا نہ کرسکے

۴۴ (۴۴) اور دوسرے سبت کو قریب سارے شہر کے لوگ خدا کا کلام سننے کو اکٹھے ہوئے

اس ہفتہ میں شہر کے درمیان ان باتوں کی بابت لوگوں نے بہت فکر کیا اور بہت باتیں پائیں اور اسلئے یہودیوں کے ساتھ غیر قوم ہجوم کرکے عبادت خانے میں آپہونچے کہ نجات دہندہ کی باتیں سُنکر ایمان لاویں

۴۵ (۴۵) پر یہودی اتنی بھیڑ دیکھکے ڈاہ سے بھر گئے اور خلاف کہتے اور کفر بکتے ہوئے پولوس کی باتوں سے خلاف کیا

(ڈاہ سے بھر گئے) یعنے حسد اور غصہ اور غضب سے بھر گئے کہ اسقدر لوگوں کا ہجوم یسوع مسیح کے نام پر ہو گیا ہم اتنی مدت سے یہہ عبادت خانہ کھولے بیٹھے ہیں ہمارے سُننے کو اتنے لوگ کبھی نہ آئے اب کہ یہہ شخص آئے اور یسوع کی خبر دیتے ہیں تو اتنے لوگ اُن کے سُننے کو آئے (ف) اسوقت بھی جب مسیح کی باتیں سُننے کو لوگ جمع ہوتے ہیں تو پیر فقیر اور مشایخ اور مولوی پنڈت لوگ ایسے ہی خفا ہوتے ہیں کیونکہ وہ دیکھتے ہیں کہ ہماری کساد بازاری ہوئی اور دوسری بات نے رونق پکڑی تب جل جاتے ہیں کیونکہ وہ نہ سچائی کے طالب ہیں مگر اپنی عزت کی فکر میں ہیں (کفر بکتے ہوئے خلاف کیا) یہہ نشان ہی اسبات کا کہ دل میں شیطان تھا جو اپنی بولی بولا جو کچھ دلمیں بھرا ہی وہ مُنہہ پر آتا ہی کفر مُنہہ سے نکلا اسلئے کہ اندر کفر تھا شیطان کی سلطنت میں زلزلہ آیا تب شیطان بولا اور اپنے ہتھیار نکالے جو ایذا دینے کے ہتھیار ہیں (ف) دنیا میں کوئی چیز ایسی ہیبتناک نہیں ہی اور نہ کوئی گناہ اس سے بڑا ہی کہ جب یہودی لوگ یا ڈھیٹ غیر قوم مسیح کا نام سُنکر قہر و غصہ میں آتے ہیں اور کفر بکتے ہیں مَعَاذَ اللہِ مِن ذالِک

۴۶ (۴۶) تب پولوس اور برنباس دلیر ہوکے بولے ضرور تھا کہ خدا کا کلام پہلے تمہیں سُنایا جاوے پر اسلئے کہ تم اُسکو رد کرتے اور آپ کو حیات ابدی کے لایق نہیں سمجھتے ہو دیکھو ہم غیر قوموں کی طرف رجوع ہوتے ہیں

(پہلے تمہیں) اسلئے کہ تم وعدے کے فرزند تھے اور مسیح کا حکم بھی تھا کہ پہلے تمہیں کلام سنایا جاوے (آیت ۵ ولوقا ۲۴-۴۷) (ف) پہلے انہیں سُنانا اسلئے نہ تھا کہ وہ لیاقت زیادہ رکھتے تھے اور دانا زیادہ تھے مگر اسلئے

کہ خدا نے اُنسے وعدہ کیا تھا کہ نجات دہندہ تمہارے درمیان سے آویگا اور اُسکی برکات پہلے تمہارے لئے ہیں اگرچہ وہ بیوفائی کریں پر خدا وفادار ہے وہ پہلے اُنہیں سنواتا ہے جو پہلے سے نوتہ دیئے گئے تھے (رد کرتے ہو) موت کو پیار کرتے ہو خرد کو قبول نہیں کرتے (امثال ۸-۳۶) اپنے اوپر آپ موت کا فتویٰ دیتے ہو گناہ سے نجات کی حاجت نہیں جانتے ہو میں تمہیں آسمانی دولت دینا چاہتا ہوں تم لینے کو ہاتھہ نہیں پھیلاتے ہو بلکہ ہاتھہ سکیڑتے ہو (آپکو حیات ابدی کے لائق نہیں سمجھتے ہو) کیونکہ تمہارا سرکشی کے ساتھہ انکار اور رد کرنا ثابت کرتا ہے کہ تم آپ کو حیات کے لائق نہیں جانتے ہو تب دیکھو خدا کی برکت اب غیر قوم کی طرف جاتی ہے (ف) دیکھو آدمی کا کتنا بڑا درجہ ہے وہ آزاد ہے مجبور نہیں ہے اُسے اختیار ہے وہ چاہے زندگی کو مسیح سے لیوے یا اُسے رد کرے (ف۲) یہاں لکھا ہے کہ تم آپ کو حیات ابدی کے لائق نہیں جانتے حالانکہ ہر فرد بشر حیات ابدی کو پسند کرتا ہے اور اُسے لینا بھی چاہتا ہے اور جانتا ہے کہ مجھے وہ درکار ہے اور لینا چاہئے کوئی آدمی دیدہ و دانستہ اُسے چھوڑنا نہیں چاہتا مگر چونکہ وہ لوگ ایسے کام کرتے ہیں جو حیات ابدی کے برخلاف ہیں اگرچہ وہ حیات ابدی ہی کے پانے کی باطل امید سے مخالفت میں کوشش کریں تو بھی ہٹ دھرمی اور بے راہ روی اور دنیاوی غرض کے تقدم سے صاف اور صریح باتوں کا انکار یہہ ظاہر کرتا ہے کہ یہہ لوگ اِس حیات ابدی کے لائق آپ کو نہیں جانتے جبکہ دنیا اور دنیا کی شان شوکت اور دنیا کے مزونکو اور دنیاوی عزتوں کو حیات ابدی سے زیادہ پیار کرتے ہیں تو یقیناً آپ کو حیات کے لائق نہیں جانتے اگرچہ منہہ سے کہیں کہ ہم اُسے پسند کرتے ہیں فقال (دیکھو ہم غیر قوموں کیطرف رجوع ہوتے ہیں) یہہ بھی مسیح کے حکم کے موافق ہے (۱-۸ و ۳-۲۶ و رومی ۱-۱۶) اگرچہ تم اسپر تعجب کرو مگر تمہارا رد کرنا اب ہمیں یہیں چھوڑ اُدھر جانے پر اُبھارتا ہے (ف) خدا کا قوم آپ خدا کو چھوڑتا ہے غیر قوم خدا کی قوم بنتے ہیں تم آپکو اچھے سمجھکر برباد ہوتے ہو وہ جو بربادی کے فرزند ہیں ایمان لاکے حقیقی اچھے ہوتے ہیں

(۴۷) کیونکہ خداوند نے ہمیں یوں حکم دیا کہ میں نے تجھکو غیر قوموں کا نور مقرر کیا تا کہ تو دنیا کے آخر تک نجات کا باعث ہو

(حکم دیا) دیکھو کیا لکھا ہے (یشعیا ۴۹-۶) وہ فرماتا ہے یہہ تو کم ہے کہ تو یعقوب کے فرقونکے برپا کرنے اور اسرائیل کے بچے ہوؤں کے پھیر لانے کے لئے میرا بندہ ہو بلکہ میں نے تجھکو غیر قوموں کے لئے نور بخشا کہ تجھہ سے میری نجات زمین کے کناروں تک بھی پہونچے (تجھکو) یعنے مسیح کو (ف) چونکہ پولوس روح القدس سے بھرا ہوا بولتا ہے اور مسیح کی نسبت یہہ باتیں کہتا ہے کہ خداوند نے ہمیں جو رسول اللہ ہیں یہہ حکم دیا کہ لوگوں کو سناویں کہ خدا نے مسیح کو غیر قوموں کا نور

مقرر کیا ہی اور دنیا کے آخر تک وہی نجات کا باعث ہی پس وہ یشعیا کی آیت کا مضمون سناتا ہی ظاہر عبارت سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ اپنے حق میں بولتا ہی مگر فی الحقیقت اپنے حق میں نہیں مگر اُسکے حق میں بولتا ہی جس کی بابت پیشتر سے یشعیاہ نے خبر دی تھی اور حقیقت میں یہی بات تھی کیونکہ سب کی روشنی کا نور مسیح ہی جو ابد تک جیتا اور سب کو روشن کرتا ہی پولس خادم ہی اپنے زمانہ میں خدمت کرتا ہی پر وہ نور نہیں ہی (یوحنا ۱-۸ و ۹) وہ نور نہ تھا بلکہ نور پر گواہی دینے آیا سچا نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر آدمی کو روشن کرتا ہی

۴۸ (۴۸) تب غیر قومیں اِن باتوں کو سُنکے خوش ہوئیں اور خدا کے کلام کی تعریف کرنے لگی اور جتنے حیات ابدی کے لئے ٹھہرائے گئے تھے ایمان لائے

(خوش ہوئیں) اسبات کو دریافت کرکے کہ ہمارا عیسائی ہونا نہ فقط رسولوں کی کوشش سے ہی مگر الٰہی بندوبست سے ہی کیونکہ اُنہوں نے اُن دلیلوں سے جو پولس نے سنائیں معلوم کر لیا کہ خدا کا بندوبست یوں ہی اور یہی سبب خوشی کا ہوا (ف) اِنجیل سے اور عیسائی دین سے ہمارا دل اُسیوقت خوشی حاصل کرتا ہی جب ہمیں عہد عتیق اور جدید سے معلوم ہوجاتا ہی کہ ہم خدا کی مرضی کے موافق عیسائی ہوئے ہیں اور یہہ خدا کی سچی باتیں ہیں تب ہمیں ایسی خوشی حاصل ہوتی ہی کہ پھولے نہیں سماتے کیونکہ ہم نے خدا کو پایا اور اُس کی راہیں ہم پر ظاہر ہوئیں (کلام کی تعریف کرنے لگے) کیونکہ کلام سے یقینی طور پر ان باتوں کا ثبوت ہوگیا اور جو باتیں پوشیدہ تھیں ظاہر ہوگئیں تب اُنہوں نے ایمان کی فرمانبرداری سے مہر کر دی کہ خدا سچا ہی (یوحنا ۳-۳۳) تب خدا کے کلام نے جلال پایا (۲ تسلونیقی ۳-۱) (ٹھہرائے گئے تھے) یعنے علم ازلی اور برگزیدگی کی فہرست میں خدا نے مقرر کئے تھے سب برگزیدے لوگ (ایمان لائے) یعنے اپنے ایمان کا اقرار کیا اُس آیت کے موافق کہ جو کوئی میرا اقرار کریگا میں بھی اُسکا اقرار کرونگا (متی ۱۰-۳۲) (ف ۱) بعضوں نے رد کیا (آیت ۴۶) بعضوں نے قبول کیا آیت ہذا (ف ۲) جنہوں نے رد کیا اپنی مرضی سے نجات کو چھوڑا جنہوں نے قبول کیا اگرچہ وہ خدا کے گہرے ارادہ سے مقرر تھے تو بھی اپنی مرضی سے قبول کیا اُنہوں نے اپنی نیک نیت اور اچھا ارادہ خدا کے کلام کی طرف رکھا تب خدا نے اپنی پروردگاری سے اُن کی مدد کی اُنہوں نے اُن باتوں کو سمجھا اور مانا کیونکہ کوئی نیکی بغیر الٰہی مدد کے ہو نہیں سکتی ہی پر الٰہی مدد اُنکے شامل حال ہی جو نیک نیتی سے اُس کی طرف متوجہ ہیں (ف ۳) پس اگرچہ انسان پورے آزاد ہیں تو بھی سب کچھہ خدا سے ہی اور یہہ ایسا بھید ہی کہ انسان کی عقل کو اسمیں دخل نہیں ہی جب خدا کی طرف دیکھتے ہیں تو سب کچھہ اُس سے ہی جو نیکی ہی وہ سب اُس سے ہی خدا سے بدی اور دکھہ ہرگز نہیں ہی کیونکہ خدا منصف اور پر محبت خدا ہی اور جب آدمی کی طرف

دیکھتے ہیں تو ظاہر ہے کہ انسان اپنی مرضی سے بدی و نیکی کا مرتکب ہوتا ہے پس لفظ ٹھہرائے گئے خدا کے ازلی ارادے اور اور برگزیدگی سے علاقہ رکھتا ہے جو بے انصافی کے ساتھ ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ اُس خدا سے ہے جو پاک اور قدوس اور محبت کا خدا ہے اور انصاف سے بھرپور ہے پس انسان کی ہلاکت انسان ہی کی طرف سے ہے اور اُسکی نجات خدا کی طرف سے ہے (ف) خدا کے کلام میں ساری نیکی اور سب کی نجات خدا سے بیان ہوئی ہے اور ساری بدی اور ہلاکت شیطان یا انسان سے ظاہر کی گئی ہے (ف) خدا بہتوں کو کلیسیا میں بلاتا ہے تب وہ آتے ہیں خدا کا ہاتھ مناد کے ساتھ رہتا ہے تب اُسکی منادی سے لوگ آتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں پس کام کا کرنیوالا خدا ہے اور مناد ایک وسیلہ ہے ایمان الٰہی بخشش ہے خدا دیتا ہے

۴۹ (۴۹) اور خدا کا کلام تمام ملک میں پھیل گیا

(تمام ملک میں) یعنے اُس تمام علاقہ میں (پھیل گیا) پولوس اور برنباس کے وسیلہ سے اور نو مریدوں کی سرگرمی سے جیسے خمیر تین پیمانہ آٹے میں عورت نے ملا کے سب آٹا خمیر کیا تھا (ف) وہ مخالفت اور پھوٹ جو یہود سے ظاہر ہوئی جہاز کے لئے مثل ہوائے مخالف کے تھی پر اہل جہاز اُس سے بھی کام نکالتے ہیں (ف) سچائی اگرچہ ایسی مخالفت ہوا سے ذرا کنارہ پر جاتی ہے تو بھی آگے بڑھتی ہے اور سب کو گھیر لیتی ہے پس جب کہیں مخالفت دیکھو تو مت گھبراؤ جلدی پھیل جاؤ گے

۵۰ (۵۰) پر یہودیوں نے خداترس اور عزت دار عورتوں اور شہر کے رئیسوں کو اُبھارا اور پولوس اور برنباس پر فساد اُٹھایا اور اُنہیں اپنی سرحدوں سے نکال دیا

(عورتوں) یہودیوں نے اپنا مطلب عورتوں کے وسیلہ سے پورا کرنا چاہا (ف) انجیل کے پھیلانے میں اور روکنے میں بھی عورتوں سے بڑی تاثیریں ظاہر ہوئی ہیں عورتیں خوب مردوں کو اُبھارتی ہیں اور اُنسے بڑی تاثیرات ہوتی ہیں انگریز لوگ اپنی عورتوں کو خوب تعلیم دیتے ہیں اور جب اُن میں دینداری تاثیر کرتی ہے تو ملک میں خوب دینداری پھیلتی ہے مگر افسوس کہ ہندوستان کے لوگ اِس بات سے خوب واقف نہیں ہیں کہ عورتوں کے وسیلہ سے کیا کیا اچھے کام ہو سکتے ہیں شریر لوگ یہہ تو جانتے ہیں کہ شرارت کا کام عورتوں کے وسیلہ سے خوب ہوگا اسیواسطے اُنہوں نے عورتوں کو عیسائی دین کے برخلاف اُبھارا (ف) یہہ عورتیں جنہیں اُبھارا خداترس اور عزت دار عورتیں تھیں اُنہیں بہکایا ہوگا کہ موسوی شریعت کے برخلاف پولوس منادی کرتا ہے تم خدا کی توریت کی مدد کرو پس وہ بھی دھوکھے میں

آگئیں کیونکہ اصل بھید اُنہیں معلوم نہ تھا اُنہوں نے جسقدر مخالفت کی وہ نادانی کی غیرت سے ہوئی تھی (رئیسوں کو) رئیس لوگ شہر میں با اختیار ہوتے ہیں اور یہہ ملّا لوگ جب دیکھتے ہیں کہ ہمارے مخالف آئے تو رئیسوں کی طرف جایا کرتے ہیں اور اُنہیں اُبھارا کرتے ہیں کہ مسیح کی مخالفت کریں رئیسوں کو چاہئے کہ ملّانے لوگوں کی باتوں سے خدا کی مخالفت نہ کریں بلکہ خود سوچ و فکر کر کے کام کریں وہ لوگ جو دوسروں کے اوزار بنتے ہیں اور شریروں کے ہاتھ میں بیجان لاٹھی کی مانند آجاتے ہیں اُنہیں جوابدہی خدا کے سامھنے کرنی ہوگی کیونکہ خدا نے سب کو کچھہ نہ کچھہ عقل بخشی ہے (فساد اُٹھایا اور نکالدیا) یہہ بہت آسان بات ہے مگر جواب دینا اور کلام سے اور عقل سے مُنہہ بند کرنا مشکل ہے یہہ تو نہیں کر سکتے اور دل جلا جاتا ہے کہ دنیا عیسائی ہوئی جاتی ہے تب یہہ کام کرتے ہیں کہ فساد اُٹھاویں اور اپنے شہر و نسے نکالیں (ف۱) وہ اگرچہ نکالتے ہیں پر اسمیں انجیل کا فایدہ ہے کہ یہاں کام کرلیا اب دوسری جگہ میں کام کرنے کو جاتے ہیں تاکہ انجیل سارے ملک میں پھیل جاوے (ف۲) مخالف آگ بجھانا چاہتا ہے پر انگارے اُٹھا کے چارطرف پھینکتا ہے تاکہ سارے ملک میں آگ لگجاوے (ف۳) انجیل کی الہی طاقت اِس سے خوب ظاہر ہوتی ہے کہ اُس کے مقابلہ میں مخالفوں کی طرف سے صرف فساد اور ایذا دیکھتے ہیں نہ جواب (ف۴) انجیل حالت سابقہ میں آدمیونکو ہرگز نہیں چھوڑتی ہے یا تو ایمان لاکے نجات اور روح سے بھر جاتے ہیں یا غصہ اور کفر سے بھر کے ہلاکت میں جاتے ہیں موم دل پگھل جاتے ہیں سنگ دل سخت ہو جاتے ہیں

۵۱ (۵۱) تب وے اپنے پاؤں کی گرد اُن پر جھاڑ کے اکونیم میں آئے

(گرد جھاڑ کے) یہہ دکھلا کے کہ تمہاری نجات کا ذمہ ہم سے اُٹھہ گیا اور یہہ وہ کام تھا جسکا حکم مسیح خداوند نے دیا تھا (متی ۱۰۔ ۱۴ لوقا ۹۔ ۵) (ف) افسوس ہے اُس شہر پر اور اُن لوگوں پر جہاں سے عیسائی لوگ گرد جھاڑ کے نکلتے ہیں (ف۲) معلوم ہوتا ہے کہ اِن بزرگوں کو اِن یہودیوں نے بہت ہی ناراض کیا اور بڑی ہی تکلیف دی ہوگی جو وہ اِس ہیبتناک شکل سے اُنہیں چھوڑتے ہیں (اکونیم میں آئے) اِس انطاکیہ پسیدیہ والے سے (۹۰) میل دکھن و پورب کے گوشہ میں تھا اور دربی سے پچھم میں (۴۰) میل تھا

۵۲ (۵۲) اور شاگرد خوشی اور روح القدس سے بھر گئے

(شاگرد) یعنے وہ عیسائی جو اِس شہر میں ہوئے تھے وہ تو جلاوطن نہیں کئے گئے وہ اپنے شہر میں رہے مگر پولوس و برنباس نکالے گئے تھے اور نکالے جانے سے نو مریدوں کا کچھہ نقصان نہیں ہوا بلکہ (خوشی و روح سے بھر گئے) معلوم

کی تکلیفات کے دیکھنے سے شاگردوں میں بہت ہمت آتی ہی (ف) یہہ تعجب کی بات ہی کہ نکالے جانے کے سبب اور جفاکشی اور بے حرمتی کے باعث چاہیئے کہ شاگرد خوف زدہ اور نا امید اور حیران ہوتے یا تتر بتر ہو جاتے پر یہہ نہیں ہوا بلکہ ان مصیبتوں کے سبب خوشی اور روح القدس سے بھر گئے پست حالی کے عوض سربلندی ہوئی اسیواسطے لوقا اسکا ذکر کرتا ہی کہ یہہ کچھہ ہوا اور اسکا نتیجہ یہہ ہوا اِس سے بھی ظاہر ہی کہ خدا کا ہاتھہ بھائیوں کے ساتھہ تھا (ف ۲) طوفان کے بعد ہمیشہ بڑا آرام آتا ہی مصیبتوں میں کلیسیا شادیانہ بجاتی ہی دُکھہ کے بعد اُنہیں بہت مزہ ملتا ہی جیسے بارش کے بعد گھاس سبز ہو جاتی ہی (ف) ہیرودس کی مصیبت کے بعد بھی ایسا ہی ہوا تھا (۱۲-۲۴) اور سانہڈرم کے سامھنے کوڑے کھانے کے بعد بھی یوں ہی ہوا تھا (۵-۴۱) جب مسیح خداوند سے جسمانی جدائی ہوئی اور وہ صعود فرما ہو گیا تو چاہیئے تھا کہ دنیا کے دستور کے موافق دوست کچھہ غم کرتے مگر خوشی سے بھر گئے تھے (لوقا ۲۴-۵۲)

چودھواں باب

(۱) اور اکونیم میں یوں ہوا کہ وے ایک ساتھہ یہودیوں کے عبادت خانے میں گئے اور اس طور پر کلام کیا کہ یہودیوں اور یونانیوں کی بڑی جماعت ایمان لائی

(۱ سے ۲۸) تک اُن واقعات کا ذکر ہی جو اکونیم میں واقع ہوئے اور اسی میں لُسترہ اور دربی کا بھی ذکر ہی اور پھر انطاکیہ کلاں کو واپس جانیکا بیان ہی (شہر اکونیم کا ذکر) دیکھو (۱۳-۵۱) کے ذیل میں (عبادت خانہ میں گئے) دیکھو (۱۳-۴۴) کے ذیل کو (یہودیوں اور یونانیوں) یونانیوں سے مراد یہاں پر داخلی یہودی ہیں (ایک ساتھہ) یعنے رفاقت سے گئے یہہ نہایت خوبی کی بات ہی کہ شاگرد ساتھہ ساتھہ چلتے ہیں جب کلام سنانے جاتے ہیں اور ایسی رفاقت سے بڑا فایدہ ہوتا ہی پولوس اور برنباس کا ساتھہ ساتھہ چلنا اور ایک دل ہو کے کام کرنا ہمارے لئے اچھا نمونہ ہی اب بھی چاہیئے کہ مناد ایک دل ہو کے ساتھہ ساتھہ بازاروں میں اور دیہات وغیرہ میں جایا کریں (ف) اگرچہ پسیدیہ کے انطاکیہ میں دُکھہ اُٹھایا تو بھی وہی دل اور وہی کام اور وہی دستور عبادت خانوں میں جانے کا رہا صرف جگہ کو بدل دیا یہہ ثبات قدمی اور سنجیدگی کی بات ہی اُن لوگوں کے دل قایم تھے اور مضبوط وہ سرکنڈے کی طرح ہلنے والے نہ تھے وہ سب جنکے خیالات یسوع مسیح پر قایم ہیں ایسے ہی ثابت قدم لوگ ہیں اور ایسوں ہی کے کام پر برکت بھی ہوتی ہی

(بڑی جماعت ایمان لائی) ابھی تک کچھ معجزہ نہیں ہوا تو بھی لوگ ایمان لائے پس ہر جگہ اور ہر وقت معجزے ضرور نہیں ہیں صرف خدا کا کلام سنانا بس ہے بوقت مناسب خدا معجزہ بھی دکھلاتا ہے مگر انتظام یوں ہے کہ کلام سنیں اور سوچیں اور ایمان لاویں (اس طور پر کلام کیا) یعنے وعظ کیا مگر مفصل بیان نہیں ہے کہ کیا وعظ کیا تھا اور بھی کہیں پولس کے وعظ کا مفصل ذکر نہیں آتا ہے جب تک کہ قلعہ کی پوڑی پر اُسنے اپنے ہم وطنوں کو وعظ کیا اُسکا مفصل ذکر ہے

۲ (۲) پر بے ایمان یہودیوں نے غیر قوموں کے دل بھائیوں کے خلاف اُبھارے اور بدگمان کر دیئے

(بے ایمان یہودی) یعنے وہ یہودی جو یسوع کو مسیح نہیں مانتے تھے (لفظ بے ایمان) جسکا ترجمہ ہے اُس اصلی یونانی لفظ کے معنے یہہ ہیں کہ ایمان نہ لانا اور عمل نہ کرنا پس ایمان دل کا کام ہے اور عمل اعضا کا کام تب ایمان میں عمل بھی ضمناً شامل ہے کیونکہ ایمان کا پھل اعمال ہیں (غیر قوموں کو اُبھارا) غیر قوموں سے مراد وہ عیسائی ہیں جو ایمان لائے تھے اُس شہر میں اور وہ غیر قوم کے لوگ تھے یعنے نئے مریدوں کے دل میں شک ڈلوائے (ف) یہود نہ صرف آپ نہ آئے مگر آنیوالوں کو بھی روکا (ف) سب عیسائی ایماندار نہیں ہوتے ہیں بہت سے بے ایمان بھی شامل عیسائیوں میں ہو کے عیسائی کہلاتے ہیں اسلئے عام عیسائی اور حقیقی عیسائی میں فرق ہے (ف) اکثر بے ایمان لوگ نو مریدوں پر حملے کیا کرتے ہیں جانتے ہیں کہ یہہ کمزور ہیں اور ہم انہیں برباد کر سکتے ہیں پر مضبوط عیسائیوں سے ذرا الگ الگ رہتے ہیں اور دور سے جلا کرتے ہیں (ف) نئے مریدوں کو چاہیئے کہ اپنی حفاظت اِن شریروں سے بہت کریں اُن کی صحبت سے بچیں اور اُن کی تقریروں کو پرکھیں بلکہ جب تک دین عیسائی کو خوب دریافت نہیں کر لیا تب تک اُنکی طرف توجہ بھی نہ کریں اگر اپنی جان بچانی منظور ہے تو یہہ کریں کیونکہ شیطان بڑا ہوشیار ہے اور وہ اپنے فرزندوں کے وسیلہ سے کام کرنا چاہتا ہے (ف) عیسائی ہونے سے پیشتر میں نے سب کی باتیں بہت غور سے سُنیں پر جب خدا نے میرے دلکو یسوع مسیح میں قرار بخشا تب میں نے بعد بپتسما کے اپنا سارا دل کلام کی باتوں کے دریافت کرنے میں لگا دیا اگرچہ بہت لوگ لاہور میں میرے ایمان کے درپے ہوئے کبھی مصیبتوں سے ڈراتے تھے کبھی نالایق عیسائیوں کے قصے سُناتے تھے کبھی بے ایمان عالموں کے اعتراض نکال لاتے تھے تا کہ میرے دلکو مسیح سے ہٹا دیں اور اُنکی یہہ بھی کوشش تھی کہ مجھے مضبوط بھائیوں کی صحبت سے الگ کریں پر میں اُن کی طرف سے گونگا اور بہرہ ہوا اور کلام پر سوچتا رہا تب خدا نے مجھے سنبھالا پر اب وہ حضرت نہیں آتے اگرچہ بہت جلتے ہیں

۳ (۳) پس وے بہت دن وہاں تو رہے اور خداوند کی بابت جو اپنے فضل کے کلام پر گواہی دیتا اور اُنکے ہاتھوں سے نشانیاں اور کرامتیں دکھاتا تھا دلیری سے باتیں کرتے تھے

(رہے) اگرچہ مخالفت بہت ہوئی تو بھی وہاں رہے اور بولتے بھی رہے اسلئے رہے کہ وہاں باوجود مخالفت کے ایماندار لوگ بھی بہت تھے اور مخالفت بھی ایک سبب وہاں رہنے کا تھا (یوحنا ۱۱-۶) جب اُسنے سُنا کہ وہ بیمار ہی تو اُس جگہ جہاں وہ تھا دو دن اور رہا (ف) کام بڑھانے کی ضرورت ہی تاکہ کلام خوب جڑ پکڑے (ف) یہہ اچھا نہیں ہی کہ ایک دفعہ وعظ سناویں اور پھر چلے جاویں یا بیس گاؤں میں پانچ پانچ منٹ منادی کرکے اپنے تنبو میں چلے آویں اور صبح کو کوچ کرکے دوسرے علاقہ میں پہونچیں جیسے رپوٹ بھرنیوالے منادکیا کرتے ہیں ایسی بات سے کیا فایدہ ہی اور وہ جو کہتے ہیں کہ مسیح خداوند نے حکم دیا تھا کہ چلتے چلتے منادی کرو کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی وہ کلیسیا میں قایم کرنے کے مطلب پر نہ تھا بلکہ ایک اشتہار تھا اُنکے درمیان جو پشتوں سے مسیح کے منتظر تھے پر غیر قوم جو مسیح کے نام سے بھی واقف نہیں ہیں اور بیبل کو کبھی سُنا بھی نہیں بلکہ اپنے پرانے بیہودہ خیالات میں دھسے ہیں اُنکے درمیان کچھ بہت محنت کرنا چاہئیے (دلیری سے) باتیں کرتے تھے اگرچہ کچھ ظاہری زور اور دنیاوی کمک اُن کے پاس نہ تھی تو بھی دلیر تھے اسلئے کہ اُن کا بھروسہ اُسپر تھا جسنے قوت اور طاقت نکلتی ہی اور سب کا خدا ہی جو مقلب القلوب ہی جس نے آپ اس دین کو ظاہر کیا جو آپ اسے پھیلاتا ہی جو اُن کے ہاتھوں سے (نشانیاں اور کرامتیں دکھلاتا ہی) کیونکہ وہ لوگ خدا کی عزت کرتے تھے تب خدا بھی اُنہیں یوں عزت بخشتا تھا کہ اُنکے ہاتھوں سے ایسے کام ظاہر ہوویں (۱ سموئیل ۲-۳۰) وے جو مجھے تعظیم کرتے ہیں میں اُنکو بزرگی دونگا پر وے جو میری تحقیر کرتے ہیں بیقدر ہونگے

۴ (۴) پر شہر کے لوگوں میں پھوٹ پڑی بعضے یہودیوں اور بعضے رسولوں کے ساتھ ہوئے

یہہ ویسی ہی بات ہی جیسے دہنے اور بائیں والوں کے حق میں پیشگوئی مسیح کی تھی (متی ۱۰-۳۴ سے ۳۹) (ف) اسی مطلب کے لئے مسیح آیا تھا کہ دنیا میں پھوٹ پڑے اور تاریکی کی سلطنت میں زلزلہ آوے (ف) اِسوقت بھی یہہ پھوٹ ہر ملک میں جہاں انجیل جاتی ہی پڑتی ہی اور قیامت کے روز یہہ پھوٹ نہایت ہولناک طور پر پڑیگی ابھی اس پھوٹ کے برے نتیجے اگر آدمی چاہیں تو بھلے ہوسکتے ہیں پر قیامت کے دن اس پھوٹ کے بد نتیجے بد ہی رہینگے اور بھلے نتیجے بھلے ہی رہینگے (ف) اِسوقت دنیا میں اِس پھوٹ والوں پر نظر کرو ایک طرف صلح پاکیزگی سچائی رحم پیار محبت اور قدرت وغیرہ

ہیں اور ایک طرف کینہ بغض تعصب کفر عیاشی دنیاداری غرور بیرحمی بدزبانی بیگری ایذارسانی اور سب طرح کی شرارت ہی پس صاف نظر آتا ہی کہ ایک طرف دوزخ ہی اور ایک طرف بہشت ہی سچے متلاشیوں کو چاہئے کہ اِس پر سوچیں کہ اِدھر کیا ہی اور اُدھر کیا ہی

۵ (۵) اور جب غیر قوموں نے اور یہودیوں نے اپنے سرداروں سمیت ہنگامہ برپا کیا تاکہ اُنہیں بے عزت اور سنگسار کریں

(ہنگامہ برپا کیا) یہہ کام ایک طرف سے ہوا یعنے اُن کی طرف سے جو یہودیوں کے ساتھہ ہوئے تھے اور یہہ کام اِس مطلب سے ہوا کہ (اُنہیں بےعزت اور سنگسار کریں) کیا خوبی نکلی جہاں شیطان ہی وہاں سے بُرائی نکلتی ہی اب ہندوسلمانوں میں سے بھی یہی چیزیں نکلتی ہیں ہاں اُن میں بھی کچھہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیاوی تعلیم پائی ہی اور وہ بظاہر صلح جو اور خیراندیش اور بردبار ہیں پر دلوں کا اندیشہ یہی ہی (ف) سنگسار کرنا چاہتے تھے یہہ الزام لگا کے کہ ہماری شریعت کے مخالف ہیں (استثنا ۱۳-۶) جیسے استیفان پر بھی کیا تھا (۶-۱۳) اور مسیح پر بھی کرنا چاہتے تھے (یوحنا ۱۰-۳۳)

۶ (۶) وے اِس سے واقف ہو کے لکاؤنیہ کے شہروں لسترہ اور دربی اور اُن کی گرد نواح میں بھاگ گئے

(واقف ہو کے) کسی طرح سے خبر ملی ہوگی (ف) بعد خبر کے اُنہوں نے فکر کیا ہوگا کہ کیا مناسب ہی آیا برداشت کرنا یا کہیں چلے جانا پر مناسب جانا کہ چلے جاویں اِسلئے چلے گئے بموجب (متی ۱۰-۲۴ و اعمال ۱۲-۱۷) (ف) آندھی سچائی کے تخم کو دوسرے علاقوں میں اوڑاتی ہی یہہ بھی خدا کی حکمت ہی (ف) ایسا بھاگنا بُرا نہیں ہی نامردی نہیں ہی شرم کا باعث نہیں ہی بلکہ نہایت دانائی ہی خیرخواہی ہی اِس میں خوبی ہی یہہ ایسی بات ہی جیسے مرکھنے بیلوں کے سامھنے سے عقلمند آدمی ہٹ جاتا ہی (ف) کچھہ ضرور نہیں ہی کہ عیسائی لوگ ہمیشہ دُکھہ میں پڑے رہیں اور بے عزتی کی برداشت کریں بے عزتی کی برداشت کا بھی ایک وقت ہی ہر حال میں اُسکے اندر رہنا کچھہ ضرور نہیں ہی (ف) واعظ کو صرف ایک ہی جگہ میں رہنے کا حکم نہیں ہی جہاں لوگ سنتے ہیں وہاں جانا چاہئے جہاں نہیں سُنا چاہتے اُس جگہ کو چھوڑنا مناسب ہی (ف) ایسی مصیبت کے وسیلہ سے کبھی کبھی خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو دوسری جگہ میں بلاتا ہی اور وہاں اُنسے کوئی کام لیتا ہی (ف) ایمانداروں کے لئے ہمیشہ ایک جائے پناہ موجود ہی اگر ایک جگہ نہ رہنے دیں تو دوسری جگہ میں جاکے آرام پاوینگے اور جو ساری زمین پر

نر ہنے دیں تو خدا باپ کے پاس آسمان میں جاکے حقیقی آرام میں داخل ہو جاتے ہیں (لقاؤنیہ) نام ہے ایک علاقہ کا جو ایشیاء کوچک میں تھا (لسطرہ) نام ہے ایک شہر کا جو علاقہ لقاؤنیہ میں تھا ایکونین سے دکھن کی طرف (۴۰) میل (ف۱) اسی شہر لسطرہ کا رہنیوالا تمطاؤس تھا وہاں وہ یونانی آدمی رہتا تھا جس کی عورت کا نام یونیقی تھا اور اِس یونیقی کی والدہ لوئیس تھی اور لوئیس تمطاؤس کی نانی تھی اور یونیقی اس کی ماں تھی (۲ تمطاؤس ۱-۵ و اعمال ۱۶-۱) (ف۲) معلوم ہوتا ہے کہ اس شہر میں اِسوقت پولوس کو تمطاؤس ملا اور پولوس کے ہاتھہ پر ایمان لایا یعنے اسی سفر میں اسی جگہ پر وہ عیسائی ہوگیا اگرچہ یہاں اِسکا ذکر نہیں ہے پر یونہیں ہے اِسبات کی دلیل کہ پولوس کے وسیلہ سے وہ عیسائی ہوا (۱ تمطاؤس ۱-۲) میں ہے کہ وہ اُسکو اپنا حقیقی فرزند بولتا ہے اِسلئے کہ وہ ایمان میں اُس کے وسیلہ سے شامل ہو کے نیا مخلوق ہوا اور اِسبات کی سند کہ وہ اسی موقع پر عیسائی ہوا (اعمال ۱۶-۱) میں ہے وہاں اُسکو شاگرد بتلایا گیا ہے کیونکہ وہ اِس ملاقات پر شاگرد ہو کے اُس ملاقات پر شاگردوں کے شمار میں آیا ہے نہ تو مریدوں کے اور یہہ سند بھی ہے کہ اِن مقامات میں جو دُکھہ ہوئے تمطاؤس ان سب سے خوب واقف تھا (۲ تمطاؤس ۳-۱۱) (دربی) ایکونین سے (۶۰) میل پورب میں تھا اور یہہ شہر گایوس کا جنم بھوم یا مولد تھا (اعمال ۲۰-۴) کو دیکھو

۷ (۷) اور وہاں خوشخبری دیتے رہے

وقت برباد نہیں کیا نالش کرنے کے منصوبوں سے اور شکایت میں دردسری کرنے سے بلکہ اُس خیال ہی کو چھوڑ دیا (ف۱) مصیبتوں کے بعد بعض لوگ اُنکے بہت چرچے کیا کرتے ہیں اور جو کوئی دوست ملتا ہے اُس کے سامہنے بڑے قصے مدت تک سُناتے رہتے ہیں اِسمیں بڑا نقصان ہے بعض وقت تو شیخی مزاج میں آجاتی ہے کہ میں نے خداوند کے نام پر ایسی مصیبت اُٹھائی اور اگر یہہ نہ ہو تو وقت تو ضرور ہی برباد ہوتا ہے البتہ کوئی مناسب وقت ایسا بھی آتا ہے کہ یہہ ذکر کئے جاویں نصیحت کے موقع پر جلال الٰہی اور اپنی کمزوری دکھلانے کے لئے رسولوں نے وقت خراب نہیں کیا اُسی کام میں مشغول رہے جو خدا نے دیا تھا (ف۲) جب سورج زمین کا ایک حصہ چھوڑ دیتا ہے تو دوسرے حصہ پر روشنی دیتا ہے اسیطرح ان لوگوں نے پہلی جگہ کو چھوڑ دیا تو اب اس علاقہ میں خوشخبری کی روشنی چمکاتے ہیں اگر انہیں ایسا دُکھہ نہ ہوتا اور یہہ وہانسے نہ آتے تو ہزاروں یہاں کے آدمی اِس خوشخبری سے محروم رہتے

۸ (۸) اور لسطرہ میں ایک مرد پاؤں کا ناتوان بیٹھا تھا وہ جنم کا لنگڑا اور کبھی چلا نہ تھا

اعمال کی کتاب میں تین لنگڑوں کا ذکر ہے جنہوں نے صحت پائی (۳-۲ و ۹-۳۳) میں دو لنگڑے ہیں اور یہہ تیسرا ہے (کبھی چلا نہ تھا) کیونکہ جنم کا لنگڑا تھا اُسنے پیدا ہوکے اگرچہ اوروں کو چلتا دیکھا مگر آپ چلنے کا مزہ کبھی نہیں اُڑایا (ف) سب جانتے ہیں کہ یہہ بیماری لاعلاج تھی کسی دنیاوی عقلمند حکیم وغیرہ کی اور نہ کسی فرشتہ کی اور نہ کسی مخلوق کی طاقت ہے کہ اُسے صحت بخشے (ناتوان بیٹھا تھا) بیکسی کی حالت میں کوئی اُٹھا کے لیجاوے تو کہیں جاوے (ف۱) بھائیو اپنے صحیح سلامت اعضا پر خدا کا شکر کرو اور اپنے اعضا سے خدا کی خدمت کرو یہہ بے نہایت مہربانی خدا کی ہمپر ہے کہ اُس کے فضل سے صحیح سلامت چلتے پھرتے ہیں (ف۲) جب پہلے پطرس رسول انجیل لیکے یہودیوں میں آیا تو ایک لنگڑا ملا اور اُس نے مسیح سے چلنے کی طاقت پائی (اعمال ۳-۲) اور یوں انجیل یہودیوں میں گھس گئی اور یہودی عیسایوں کی ایک کلیسیا یروشلم میں قایم ہوگئی اب کہ پولوس کے کام کا شروع ہے کہ وہ غیر قوموں میں انجیل کو لیجاوے تو اُسے بھی ایک لنگڑا ملا تاکہ مسیح سے صحت پاکے چلے اور یوں انجیل غیر قوموں میں چلی جاوے پس نتیجہ یہہ ہے کہ یہودی اور غیر قوم ہر دو ناتوان اور لنگڑے تھے خدا کی راہوں میں نہیں چل سکتے تھے تب مسیح کی طاقت نے ہر دو قوم کو چلنے کی طاقت دی پس یہہ ہر دو لنگڑے نمونہ ہیں ہر دو قوم کی بیکسی اور روحانی ناتوانی کی حالت دکھلانے کو اسپر سوچو سب آدمی روحانی لنگڑے ہیں خدا کی طرف چلنے کی طاقت نہیں رکھتے جب تک کہ خدا کا فضل چلنے کی طاقت نہ بخشے (رومی ۵-۶) کہ جب ہم کمزور تھے مسیح عین وقت پر بے دینوں کے لئے موا۔

(۹) اُسنے پولوس کو باتیں کرتے سُنا اور اُس نے اُسپر نظر کر کے اور یہہ جانکے کہ اُسے چنگا ہونیکا ایمان ہے

اِس مقام پر عبادت خانہ کا ذکر نہیں ہے شاید وہاں عبادت خانہ نہ تھا کیونکہ وہاں بہت یہودی نہ تھے پہلا لنگڑا پطرس کو عبادت خانہ کے دروازے پر ملا تھا پر یہہ لنگڑا عبادت خانہ کے دروازہ پر نہیں ملا کسی اور مقام پر مل گیا یہودی عبادت گاہ کے دروازہ پر تھے مگر خدا کے نزدیک نہیں جا سکتے تھے مسیح نے اُنہیں جانے کی طاقت بخشی اور غیر قوم عبادت گاہ سے بھی دور تھی اور خدا سے بھی دور تھی اُنہیں بھی وہ طاقت چلنے کی دیتا ہے اور وہ وقت آگیا ہے کہ نہ تو اس مقام پر نہ اُس مقام پر مگر روح اور راستی سے خدا کے پرستار اب خدا کی عبادت کرینگے (جانکے) پولوس جان گیا کہ اُسے چنگا ہونے کا ایمان ہے کیونکہ خدا نے پولوس کو یہہ طاقت بخشی تھی کہ روحوں کو پہچانے (۱ قرنتی ۱۲-۱۰) اس لنگڑے نے پہلے پولوس کو (باتیں کرتے سنا تھا) ایمان سُننے سے آتا ہے اُسنے انجیل کی باتیں سنیں اور اُس میں ایمان آیا اور

اُسنے قوی امید رکھی کہ میں خدا سے نجات پاؤنگا جس مسیح کی باتیں پولوس کرتا ہے وہ مجھے بھی صحت دیسکتا ہے اور ساری آفات سے بچاسکتا ہے ایسا ایمان اُسمیں پیدا ہوگیا اور پولوس اُس کی طرف نظر کرکے بوسیلہ خدا کی روح کے جان گیا کہ اِسمیں ایمان چنگا ہونیکا ہے (ف ۱) جسوقت صرف بدن کی صحت کی بابت یا جسمانی چیزوں کے ملنے کی بابت بھی آدمیوں میں ایمان آتا ہے اور وہ اپنا بھروسہ اُسپر قایم کرتے ہیں تو اُس سے روحانی برکات بھی پاتے ہیں کیونکہ اصل نجات یہہ ہے کہ روحانی آفات سے بچائے جاویں مگر روح آدمی کی کچھہ علاقہ رکھتی ہے دل اور بدن سے بھی اِسلئے جسمانی اور روحانی سب طرح کی برکتیں مسیح سے پاتے ہیں (ف ۲) جب مسیح دنیا میں تھا تو اُسنے نہ فقط آپ نجات دی مگر رسولوں کو بھی چنگا کرنے کی طاقت بخشدی تھی وہ اب بھی روحانی طور پر اپنے بندونکو ایسی طاقت بخشتا ہے کہ وہ دوسروں کی نجات کا باعث ہوتے ہیں (ف ۳) اس لنگڑے نے چپ چاپ باتیں سُنکے آپ کو مسیح کے سپرد کردیا اور ایمان کے ہاتھہ سے اُسے پکڑا تب نجات دینیوالے کی روح پولوس میں ہوکے اُسپر متوجہ ہوئی کہ وہ خلاصی پاوے

(۱۰) بڑی آواز سے کہا اپنے پاؤں پر سیدھا کھڑا ہو اور وہ اُچھلا اور چلنے لگا ۱۰

(بڑی آواز سے) تاکہ سب اردگرد کے لوگ سنیں اور جانیں کہ مسیح کی طاقت کیسی ہے (اپنے پاؤں پر سیدھا کھڑا ہو) یہہ بات مسیح کی روح پولوس میں بولتی تھی یہہ کہتے ہی وہ شخص (اُچھلا) کیونکہ کبھی نہیں چلا تھا چلنا نہیں جانتا تھا اِسلئے اُچھلا (ف ۱) کامل صحت فوراً ہوگئی کیونکہ کامل علاج ہوگیا جو آدمیوں سے نہوسکتا تھا خدانے صحت بخشی ٹانگیں درست ہوئیں قوت چلنے کے فوراً آگئی (چلنے لگا) پہلے اُچھلا پھر قدم زمین پر ٹیکے اور معمولی عادت پر چلنے لگا (ف ۲) لفظ چلنے لگا یونانی میں استمرار کا صیغہ ہے کہ وہ چلتا رہا یعنے پوری صحت پائی اور ہمیشہ کو چلنے پھرنے لگا (ف ۳) دیکھو ایک آدمی کے کلام سے دوسرے آدمی کے ایمان پر کیا ہوا اور دوسرے کا ایمان پہلے کے کلام کے ساتھہ کیا علاقہ رکھتا ہے اِسبات پر غور کرنا چاہئے (ف ۴) ہندوستان میں ایک فارسی نقل مشہور ہے کہ پیر من خس است و اعتقاد من بس است۔ مگر یہہ باطل بات ہے کیونکہ بدون سچے اعتقاد کے مراد برآری ہرگز نہیں ہوتی ہے دیکھو سچے خدا کی طاقت ہے اور سچا ایمان لنگڑے میں ہے تب صحت بھی پوری ہے (ف ۵) جنہوں نے خدا کی قدرت کو پولوس سے یوں نکلتے دیکھا ہوگا وہ کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ اُسکے

۱۱ (۱۱) اور لوگوں نے یہہ جو پولوس نے کیا تھا دیکھہ کے اپنی آواز بلند کی اور لکاؤنیہ کی بولی میں کہا دیوتے آدمی کے بھیس میں ہم پر اُترے ہیں

(لکاؤنیہ کی بولی) کوئی ٹھیک نہیں بتلا سکتا کہ اُنکی زبان وحشی زبان تھی یا کوئی گنواری بولی تھی مثل پنجابی وسندھی وگجراتی وغیرہ کے مگر گمان ہی کہ شاید یونانی وصوریانی زبان کی ملاوٹ سے کوئی زبان ہوگی (دیوتے اُترے ہیں) اُنہیں یقین ہوگیا کہ یہہ آدمی نہیں بلکہ آدمی کے بھیس میں دیوتا ہیں کیونکہ اُنہوں نے وہ کام دیکھا جو صرف خدا ہی سے ہو سکتا ہی (ف۱) تمام مخلوقات اسیواسطے آہ مارتی ہی کہ خدا ہمارے پاس آوے پر یہہ آرزو جو مرکوز فی الروح ہی کہیں نظر نہیں آتی مگر صرف بیت اللحم میں (ف۲) سب سے زیادہ وحشی لوگ بھی اپنے دلونمیں یہہ آرزو دکھلاتے ہیں کہ نادیدنی خدا کو مجسم دیکھیں کہ وہ آدمی کی صورت میں آکے ہم سے بولے اور یہہ آرزو سب کے دلمیں خالق سے رکھی گئی ہی اور اسکی تکمیل بھی واجب ہی سو مسیح میں ہوئی (ف۳) دیکھو ایک رومی عالم سسرو ثابت کرتا ہی کہ دیوتا کی صورت آدمی کی صورت ہی اور تمام غیر قوم کے لوگ دیوتا کو آدمی کی صورت میں مانتے اور جانتے ہیں اسی قلبی آرزو اور عقل کی تحریک سے مگر دھوکھے کھا گئے ہیں کہ اُنکو جو خدا نہیں ہیں خدا جان لیا پر حقیقی خدا یسوع مسیح میں ظاہر ہی کہ اُسنے خدا ہو کے آدمی کا جامہ پہنا اور دنیا میں ظاہر ہوا (ف۴) غیر قوموں میں بھی سچائی آمیز خیالات ہیں اُن کی غلطی بھی سچائی کے ساتھہ لپٹی رہتی ہی اُنکے خیالات میں اُلوہیت انسانیت میں آتی ہی پر غلطی یہہ ہی کہ مخلوق کو خدا جانتے ہیں رومن کتھولک مقدسوں کی ایسی تعظیم کرتے ہیں جیسے خدا کی چاہئیے وہ پاپا صاحب کے پیر کی اُنگلی کو چومتے ہیں اور کوئی عقل کی پرستش کرتا ہی اور کوئی بہروپیوں کو مان بیٹھا ہی اور کوئی مبالغہ کی تعریف سُن کے کسیکا پیرو ہو گیا ہی کوئی گلنے بجانیوالوں کی پرستش کرتا ہی اور کوئی حسن پرست ہی (ف۵) سبب یہی ہی کہ انسانیت کی سرفرازی اور دل کا آرام اسیمیں ہی کہ خدا کو شکل میں دیکھیں (ف۶) مسلمان کہتے ہیں کہ ہم اسکے قایل نہیں ہیں مگر وہ بھی قیامت پر الٰہی دیدار کے قایل ہیں کہ کسی شکل میں خدا کو دیکھینگے اور اسوقت بھی خیالی حضوری سے دلکو آرام دینا چاہتے ہیں اور مٹی کے قبلہ سے کچھہ تسلی پاتے ہیں بلکہ مرتے وقت اُسکی طرف مُنہہ کرتے ہیں اور قبر میں بھی اُسکی طرف مُنہہ کر کے مدفون کئے جاتے ہیں کیونکہ بدون اُسکے کہ کچھہ سامنے ہو آرام نہیں ہی

۱۲ (۱۲) اور برنباس کو ذیوس کہا اور پولوس کو ہرماس اِسلئے کہ وہ کلام کرنے میں پیشوا تھا

(ذیوس) یعنے دیوتاؤنکا باپ (ف) برنباس کو ذیوس اِسلئے بھی کہا کہ وہ سنجیدہ اور سفید ریش باوقار آدمی تھا اور

پولوس جوان تھا اور قد اور شکل میں ایسی کچھہ بزرگی نمایاں نہ تھی (۲ قرنتی ۱۰-۱) میں پولوس جو روبرو تو تم میں حقیر پر پیٹھہ پیچھے دلیر ہوں (۱ قرنتی ۲-۳ و ۲ قرنتی ۷) کو بھی سوچو (ہرماس) یہہ بھی ایک دیوتا تھا اور ذیوس کا ایلچی تھا اُسکے عوض بولتا تھا چونکہ پولوس بول رہا تھا اور جوان بہادر تھا وہ ہرماس ٹھہرا اور وہ جو بڈھا سفید ریش برنباس چپ تھا اُسے بڑا شخص ذیوس بتلایا (الغرض خواہ مخواہ مردوے آدمی) شخص شکین ہر کہیں عزت پاتا ہے پس بھائیو ذرا شکل صورت سے بھی باہر اچھے بنکر نکلا کرو کیونکہ شکل سے بھی کچھہ تاثیر پڑتی ہے کچھہ رعب داب ہوتا ہے (ف) یہہ وحشی لوگ اپنے دین سے کچھہ واقف تھے تب تو اپنے خیالات ان بزرگوں پر جما دیئے اکثر لوگ ایسا کرتے ہیں کہ اپنے خیالات غیر موقع پر جماکے ایک ڈھکوسلا نکالتے ہیں (ف) یہہ لوگ اپنے دل کا گھر کرایہ دیتے ہیں اُسکو جو گھر کا مالک نہیں ہے یعنے لائق نہیں ہے کہ دلوں میں سکونت کرے ذیوس و ہرماس کو مالک جانتے ہیں اور رسول جو مالک کے نوکر ہیں انہیں مالک خیال کرتے ہیں اور اُنہیں ہرماس و ذیوس بتلاتے ہیں ہرماس و ذیوس اگر کوئی بھلے لوگ تھے تو خدا کے نوکر اور مخلوق تھے یا موہوم شخص ہونگے

۱۳ (۱۳) اور اُس ذیوس کے پوجاری نے جو اُن کے شہر کے باہر تھا بیل اور پھولوں کے ہار پھاٹکوں پر لا کے لوگوں کے ساتھہ قربانی کرنے کا ارادہ کیا

(ذیوس کا پوجاری) ذیوس کی صورت شہر کے پھاٹک پر تھی گویا شہر کی حفاظت کے لئے وہاں بنائی گئی تھی اُسکا پوجاری یعنے مجاور آیا یہہ سمجھہ کے کہ ذیوس و ہرماس اُترے ہیں (بیل لایا) تاکہ اُس کے لئے قربانی کرے (پھولوں کے ہار لایا) تاکہ قربانگاہ کو سجاوے (لوگوں کے ساتھہ) بہت لوگ اِس حرکت کے کرنے کو آئے

۱۴ (۱۴) جب برنباس اور پولوس رسولوں نے یہہ سُنا تو اپنے کپڑے پھاڑے اور باہر لوگوں میں دوڑے اور چلّا کے بولے

(رسولوں نے) اس مقام پر لوقا ان لوگوں کو رسول بولتا ہے کہ وہ رسول اللہ ہیں یعنے برنباس اور پولوس خدا کے رسول ہیں کیونکہ ان کی تقرری یا ارڈنیشن (۱۳-۱۰) میں ہو چکی ہے (ف) اِس مقام پر پھر برنباس کا نام پہلے آتا ہے اسکا سبب یہہ ہے کہ لوگوں نے اُسے ذیوس کہا تھا جو ہرماس سے زیادہ بزرگ تھا اِسلئے لوقا بھی اُسکا نام مقدم کرتا ہے (ف) اِس مقام پر دین مسیحی پہلا مقابلہ بت پرستی کے مذہب کے ساتھہ کرتا ہے یہودیت کے ساتھہ آج تک اِس دین نے مقابلہ کیا تھا مگر اب بت پرستی سے مقابلہ کرتا ہے تاکہ اُسکی قباحت اور اپنی پاکیزگی کو دکھلاوے اور سب پر ظاہر ہو جاوے کہ

دین عیسائی بت پرستی سے کتنا فرق رکھتا ہی اور یہہ بیان جو آتا ہی عیسائیوں کا پہلا عذر ہی (اپنے کپڑے پھاڑ کے یعنے نہایت غم و افسوس اُنکی اُس نالایق حرکت پر دکھلاکے لوگوں کے درمیان دوڑے آئے کہ بت پرستی کے باعث ہم نہ ہوویں (ف) رسولوں نے ہرگز نہ کہا کہ اگر یہہ لوگ ہمارے ایسے معتقد ہوئے اور ہماری ایسی حرمت کی تو اب انجیل کے پھیلانے میں ہماری خوب مدد کرینگے اور ہمارے قابو میں آجاوینگے اور سب ہماری مانینگے اور عیسائی ہوجاوینگے جو کچھہ کرتے ہیں کرنے دو ہمارا فایدہ ہی یا ہم اُنہیں بآہستگی سمجھاوینگے وہ تو ہمیں خدا جانتے ہیں تو ہماری بات خوب سُنینگے اور پھر ہم اُنسے کہینگے کہ حقیقی خدا مسیح یسوع میں مجسم ہوا ہی اُسکو مانو اُنہوں نے ہرگز ایسا خیال نہیں کیا بلکہ کپڑے پھاڑ کے دوڑے کہ منع کریں اور بھید کو فاش کریں کہ ہم کون ہیں اور یہہ اسلئے کیا کہ بد وسیلہ سے کبھی نیک نتیجہ نہیں نکلا کرتا یعنے بدی کا انجام بدی ہی بدی کا انجام نیکی کبھی نہیں ہی اسکے سوا خدا کی عزت اُن کے خیالات میں بھری ہوئی تھی نہیں چاہیئے کہ ہم خدا کی ہی عزت پاویں اور پاکیزگی اور خداپرستی کے پھیلانیوالے ہوکے بددینی کے کام کی مہلت دیں نہیں چاہیئے کہ ہم گناہ عظیم کا باعث ہوویں وہ نہیں چاہتے کہ ہم مکاری سے خدا کا دین پھیلاویں اور اپنی حکمت عملی کو بھی کام میں لاویں وہ پاکیزگی اور سچائی سے بھرپور ہیں (ف۲) دیکھو خدا کے بندوں کے دل کا احوال اور دنیا کے لوگوں کے دل کی حالت (۱۲-۲۱ سے ۲۳ تک لکھا ہی کہ ہیرودیس بادشاہ کو جب لوگوں نے خدا بتلایا تو وہ بہت خوش ہوا اور اب ان مقدسوں کو لوگوں نے جو خدا بتلایا تو جل گئے اور کپڑے پھاڑ کے باہر نکل آئے (ف۳) افسوس ہی کہ رومن کیتھولک لوگ اور یونانی کلیسیا میں رسولوں سے دعائیں کرتے ہیں اور اُن کی مورتیں تعظیم کے لئے اپنے عبادت خانوں میں رکھتے ہیں اور جب کسی مقدس کی ہڈی بھی ملتی ہی تو اُسے بھی پوجتے ہیں پر رسول خدا کو عزت دیتے ہیں اور ایسی تعظیم سے نفرت کرتے ہیں دیکھو پروٹسٹنٹ لوگ رسولوں کی راہ پر ہیں یا نہیں خدا کے بندے کبھی عزت نہیں لیتے نہ آدمی کی بھول سے اور نہ بد دستورات سے

۱۵ (۱۵) ای مردو تم یہہ کیا کرتے ہو ہم بھی تو آدمی ہیں تمہارے ہمجنس اور تمہیں خوشخبری دیتے ہیں تاکہ اِن باطل بتوں سے کنارہ کرکے زندہ خدا کی طرف پھرو جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچھہ اُن میں ہی پیدا کیا

پہلے زمانہ میں یہودیوں کے درمیان بھی بار بار بت پرستی ہوئی اور آفتیں آئیں مگر بابل کو اُٹھہ جانے کے بعد یہودیوں میں سے بت پرستی اُٹھہ گئی تھی اسوقت جو کچھہ رسول کہتے ہیں یہہ دین عیسائی کی تاثیر سے ہی الہی عزت کے

حق میں سچی دین خدا کی عزت کا طالب ہے سچے عیسائیوں کے دل پر خدا کی بیعزتی سے بڑا زخم لگتا ہے (ہم بھی تو آدمی ہیں) تمہاری مانند ہیں یا ہم غیر جنس نہیں ہیں دُکھہ بیماری موت میں مبتلا ہیں خوراک پوشاک کے محتاج ہیں محض آدمی ہیں تم ہمیں خدا کی عزت کیوں دیتے ہو خدا تو مبارک ہے پاک ہے وہ سرچشمہ ساری خوبیوں کا ہے اُسمیں زندگی ہے وہ بے تبدیل ہے اور مخلوقات سے الگ ہے اگرچہ سب جگہ حاضر و ناظر ہے پر اُس کی ذات پاک ممتاز ہے پس تم اِن باطل تبوںسے کنارہ کرو ہماری نسبت خیال صحیح پیدا کرو کہ ہم انسان ہیں خدا نہیں ہیں اور اس بیل کو اور ان پھولوں کے ہاروں کو دور کرو کہ یہہ سب واہیات باتیں ہیں ایسی بات سے ہمیں نفرت ہے اور تم غلطی میں ہو (ف) رسولوں کی تقریر سے ظاہر ہے کہ اُن لوگوں پر غضبناک اور سخت ناراض نہ تھے بلکہ اُن کے ساتھہ محبت دکھلاتے تھے اور اُنہیں غلطی سے نکالتے تھے پس چاہئے کہ ہم بھی نامناسب حرکات کرنیوالوں پر سختی سے شریر کی مانند نہ گرجیں بلکہ محبت آمیز باتوں سے اُنہیں غلطی سے نکالیں (ف) یہاں ذکر ہے ایک خدا کا پس رسول ظاہر کرتے ہیں کہ بہت سے خدا نہیں ہیں مگر ایک ہی خدا ہے اور نہ آنکہ سب کچھہ خدا ہے ہرگز نہیں بلکہ واحد خدا ہے اور مخلوقات اور خدا میں جدائی ہے ذات کے اعتبار سے

۱۶ (۱۶) اور اگلے زمانہ میں سب قوموں کو چھوڑ دیا کہ اپنی اپنی راہ چلیں

(اگلے زمانہ میں) یعنے آدم سے ابراہیم تک سب قومیں چھوڑی ہوئی تھیں پھر ابراہیم سے مسیح تک اگرچہ ایک قوم یہود کو ہدایت ہوئی مگر تو بھی اِسوقت تک کہ پولوس غیر قوموں کا رسول ہوکے آیا سب قومیں چھوڑی ہوئی ہیں اور اب اِنجیل شریعت سارے جہان کی طرف جاتی ہے (چھوڑ دیا) تاکہ اپنی عقل اور اپنی کوشش سے سب کام کریں (ف) اگرچہ خدا نے اپنے خاص بندوں کو خاص طور پر ہدایتیں کیں تو بھی سب قومیں چھوڑی ہوئی نظر آتی ہیں اور کیوں چھوڑ دیا اِسلئے کہ اپنی اپنی راہ پر چلیں (ف) کیا خدا نے بغیر وسیلہ ہدایت کے چھوڑ دیا ہرگز نہیں بلکہ اُسنے عقل بخشی جس کے وسیلہ سے وہ خدا کو پہچان سکتے تھے (رومی ۱-۲۰) اُسکی ابدی قدرت اور الوہیت دنیا کی پیدایش سے اُس کے کاموں پر غور کرنے میں معلوم ہوتی ہیں یہانتک کہ اُنکو کچھہ عذر نہیں ہے۔ پس عقل فی الجملہ خداشناسی کا وسیلہ اُن کے ساتھہ تھا کہ اُس کے وسیلہ سے خدا کی ہستی کے قایل ہوں اور اُس کی طرف لو لگاویں اور اپنے دلی انصاف کے موافق کام کریں اور اسیلئے بڑی جوابدہی بھی اُنپر نہ تھی کیونکہ جسکو جتنا دیا گیا اُس سے اُسیقدر مانگینگے (ف) اگر کوئی کہے کہ کیا عقل کافی وسیلہ ہدایت کا ہے بغیر الہام کے یہہ تو ہرگز نہیں ہے بلکہ کافی وسیلہ ہدایت کا عقل اور الہام ہر دو ہیں اور عقل اگرچہ ایک وسیلہ ہے مگر پورا کامل وسیلہ نہیں ہے جواب یہہ ہے کہ حقیقت میں یوں ہی ہے کہ عقل کافی وسیلہ نہیں ہے اور چھوڑے جانے کے معنے

بھی یہی ہیں کہ بغیر الہام کے عقل کے بھروسہ پر چھوڑ دیا جو کافی وسیلہ نہ تھا مگر اُنسے جو ابد ہی بھی اسی غیر کافی وسیلہ کے موافق ہی جہانتک اِس غیر کافی وسیلہ سے ہدایت پا سکتے ہیں وہاں تک ۔ پہ پس اُنسے ہی پر اُن سے زیادہ تر بازپرس ہی جنکو عقل اور عقل کا روشن کرنیوالا الہام بھی دیا ہی دیکھو انصاف آخری کا بیان ہیل یوں بتلاتی ہی (رومی ۲–۱۲) جنہوں نے بغیر شریعت کے گناہ کئے وہ بغیر شریعت کے ہلاک ہونگے اور جنہوں نے شریعت کے تحت گناہ کئے انکا انصاف شریعت کے وسیلہ ہوگا (ایت ۱۴) میں ہی کہ وے اپنے لئے آپ ہی شریعت ہیں (آیت ۱۵) میں ہی کہ شریعت کا کام اپنے دلونمیں لکھا ہوا دکھلاتے ہیں پس حاصل کلام یہہ ہی کہ انسان کے دلپر خدا نے شریعت کا خلاصہ لکھا ہی جو اُس کی تمیز میں چمکتا ہی اور وہ دس حکموں کا بھی عطر ہی یعنے یہہ کہ خدا کا قایل ہونا اُس سے ڈرنا اُس کی تعظیم کرنا اُس کے خوف سے اور برادرانہ حق کے سبب کسی کو تکلیف نہ دینا سب کچھہ دلی انصاف سے کرنا یہہ بات وہ لوگ بھی جانتے اور مانتے ہیں جنہوں نے شریعت کو نہیں پایا اسلئے کہ خدا نے اُن کے دلوں پر اسکو نقش کیا ہی پس جب لوگ چھوڑے گئے تو اُن کے پاس ہدایت کا وسیلہ یہی خلاصہ شریعت مکتوب فی القلوب تھا اب اگر اُنہوں نے اُسکے موافق کام کیا تو بجا کام کیا اور جو اُسکے خلاف کیا تو سزا کے لائق ٹھہرے پس خدا نے جو اُنہیں چھوڑ دیا اسکے یہہ معنے ہیں کہ الہام نہیں دیا اور الہام والی بازپرس بھی اُن کے ذمہ نہیں رکھی پر تمیز کی بازپرس کے وہ ذمہ دار رہے (ف ۱۴) شاید کوئی کہے کہ اگر کسی نے اپنی تمیز کے موافق کام کیا ہی تو وہ نجات پاویگا پس نجات کا انحصار مسیح پر نہیں رہا کیونکہ مسیح خداوند تو صرف الہام کی کتابوں سے ظاہر ہوا ہی جواب یہہ کہ جیسے شریعت اِلٰہی کا خلاصہ دلونمیں مرقوم ہی ویسے ہی انجیل کا خلاصہ بھی دلوں میں مرقوم ہی جیسے یہہ دل پر نقش ہی کہ نیکی کرنا چاہئے اور بدی سے بچنا چاہئے ویسے ہی یہہ بھی دلپر نقش ہی کہ ہم شرمسار ہیں یہہ دلپر نقش ہی کہ نیکی کرنا چاہئے اور بدی سے بچنا چاہئے ویسے ہی یہہ بھی دلپر نقش ہی کہ ہم شرمسار ہیں ہم سے نیکی نہیں ہوئی خدا اپنے فضل سے ہمیں بچاوے تو بچینگے اگرچہ ہم خدا کے فضل کو نہیں جانتے کہ وہ کیا چیز ہی اور کیونکر فضل ہوگا تو بھی کچھہ معافی پانے کی امید خدا سے دل میں ہی جس کے سبب سے ہم نالایق لایق ہونیکی امید رکھتے ہیں پس جو کوئی اُسوقت میں تمیز کے موافق کام کرکے اور خدا کی مہربانی پر بھروسہ کرکے دنیا سے گیا وہ ضرور نجات پاویگا کیونکہ خدا کی مہربانی اور فضل جسے وہ نہیں جانتا تھا مسیح تھا جیسے دلی شریعت کے خلاصہ کی تفصیل بیبل تھی ویسے ہی مطلوب فضل کی بنیاد مسیح اور اُس کی انجیل تھی اور جیسے بدون شریعت کے شریعت کا خلاصہ بس تھا ویسے ہی بغیر انجیل کے انجیل کا خلاصہ بس تھا تب سب کی نجات مسیح سے ہی پر جب شریعت اور انجیل سامہنے آئی اور اُس کی آواز کان میں آگئی تو اب اگر کوئی چاہے کہ میں بیبل کو نہ مانوں اور دلی شریعت اور مطلوب دلی فضل پر نگاہ رکھکے بچ جاؤں تو وہ بغیر سب کچھہ تسلیم

کرنے کے ہرگز نہ بچیگا کیونکہ جو کوئی فضل کو رد کرتا ہی اور پھر کچھہ اور طرح کا فضل خدا سے مانگتا ہی وہ فضل کا طالب نہیں
ہی بلکہ بکواسی ہی اُس کے سامھنے تو فضل پیش ہوا وہ نہیں مانتا پھر کہتا ہی کہ فضل کر فضل کر پر وہ جو بغیر تفصیل سننے
کے بھروسہ کرنے مرگیا اُسکا حق ہی کہ اس فضل میں سے حصّہ پاوے (ف) پس خدا نے سب کو چھوڑ دیا اسکے یہہ
معنے ہیں کہ الہام نہیں دیا مگر عقل کے بھروسہ پر چھوڑا تاکہ دیکھا جائے کہ کیا کرتے ہیں سو اُن میں سے ہر ایک نے اپنی
راہ لی اور پراگندہ بھیڑیوں کی مانند ہر کوئی ایک راہ کو چلا پر اب خدا نے آخری دنوں میں ایسا کیا کہ انجیل کے وسیلہ
سے سب کو ہدایت فرما کر راہ راست پر لاتا ہی (ف) ان صدیوں میں کہ لوگ چھوڑے ہوئے رہے یہہ بات خوب
تجربہ میں آگئی کہ دینی معاملات کے درمیان عقل انسانی کافی وسیلہ ہدایت کا ہرگز نہیں ہی اس بات کا تجربہ خوب
ہوگیا عالموں اور جاہلوں کے درمیان خصوصاً یونانیوں اور رومیوں کے درمیان کہ باوجود کثرت عقل کے ہمیشہ
گمراہی میں رہے (ف) اس چھوڑے جانے میں یہہ بات بھی خوب معلوم ہوگئی کہ گناہ کیا چیز ہی اور کیسا مہلک
ہی گناہ خدا سے جدائی کا باعث ہی اور سب گنہگار محتاج ہیں کہ کسطرح خدا سے میل ملاپ حاصل کریں (ف) جسوقت غیر
قوم کے لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا دین بہت پورانا دین ہی تب ہمارا جواب یہی ہی کہ یہہ تمہاری سزا ہی اور عدالت الٰہی سے
بہت دن ہوئے چھوڑے ہوئے ہو اب خدا نے تم پر رحم کیا ہی اور تمہیں ملایا ہی بہت پورانا دین تو ہی مگر اس میں کچھہ خوبی
نہیں ہی کیونکہ عقلی راہ ہی اور ہر راہ جو آدمی اپنے لئے دین کے معاملہ میں نکالتا ہی باطل ہی جب تک الٰہی مہر اُس پر نہو

(۱۷) تسپر بھی اُسنے احسان کرنے اور آسمان سے ہمارے لئے پانی برسانے اور میوہ کی فصلیں ۱۷
پیدا کرنے اور ہمارے دلوں کو خوراک اور خوشی سے بھر دینے میں آپ کو بے گواہ نہیں چھوڑا

(بے گواہ نہیں چھوڑا) اُنکے پاس دلایل اور وسایل موجود رکھے تاکہ اندھیرے میں ٹٹولنے کا موقع پاویں (ف)
الٰہی گواہی بت پرستوں کے پاس بھی موجود ہی وہ بے عذر نہیں ہیں (ف) یہہ جواب ہی اُس اعتراض کا جو کہتے ہیں کہ
خدا اُنسے کیوں ناراض ہی جنہیں شریعت نہیں دی اور جن کے پاس پیغمبر نہیں آئے اُنکا یہی جواب ہی کہ بے گواہ نہیں
چھوڑے گئے تھے شریعت کا خلاصہ اُن کے دلوں پر لکھا تھا جسکو اُنہوں نے نہیں مانا اس لئے خدا اُنسے ناراض ہی
اور وہ سزا کے لایق ہیں (ف) پیدایش مخلوقات اور پرورش الٰہی اس بات کی گواہ ہی کہ خدا ہی اور اُسکی اطاعت واجب
ہی (پانی برسانے سے) لقاؤنیہ کے علاقہ میں ہمیشہ بارش کم ہوا کرتی تھی تو بھی ضرورت کے موافق اُنہیں خدا پانی
دیتا رہتا تھا پس وقت پر پانی دینا دلیل ہی غیر قوم کے لئے خدا پر کہ وہ آدمیوں کی ضروریات سے واقف ہی بارش آسمان سے

آتی ہے یہہ موسم سورج پر موقوف ہے آدمی کی تجویز سے بارش نہیں آسکتی اور نہ رک سکتی ہے اور نہ اندازہ ہوسکتی ہے بارش ہمارا کا نشان ہے جیسے کوئی دوست نہ خط لکھے اور نہ کچھہ مُنہہ سے کہے مگر نعمات اور تحایف اپنے دوست کے پاس پونہیں بھیجدے ایسے ہی خدا بارش بھیجتا ہے پس خدا کی پرورش سے ظاہر ہے کہ اُس کی قدرت اور دانائی اور نیکی کثرت سے ہے حاصل کلام آنکہ ہر چیز دکھلاتی ہے کہ خدا نے مجھے پیدا کیا اور ہر چیز کی پرورش وخوشی دکھلاتی ہے کہ خدا کی نیت ہماری طرف نیک ہے

۱۸ (۱۸) اور یہہ کہکے لوگوں کو بہ مشکل اپنے لئے قربانی چڑھانے سے باز رکھا

(بمشکل) جیسے پطرس نے بمشکل کرنیلوس کو روکا تھا (۱۰-۲۶) (ف) گنہگاروں کو روکنا کہ گناہ نہ کریں مشکل بات ہے جب اُن کی عادت ہوگئی ہے گناہ کرنے کی تب وہ مشکل سے باز آتے ہیں دین کے بارہ میں جو غلطیاں اور بھول آدمیوں سے ہوتی ہیں وہی باتیں طفلی سے سیکھتے آئے ہیں اُن کی اصلاح بہت مشکل ہے بڑی جانفشانی کرنی ہوتی ہے تب عادات بیہودہ سے لوگ باز رکھے جاتے ہیں (ف) لڑکپن سے ہندو مسلمان میں بڑی غلطی چلی آتی ہے اب اُس کی اصلاح کے لئے عیسائی لوگ نہایت مشکل میں پھنسے ہیں غلطیوں نے ایک جال کے موافق آدمیوں کی روحوں کو گھیر رکھا ہے اُنکا سلجھانا کیسا مشکل ہے توبھی ناممکن نہیں ہے (ف) عیسائی مناددوں کو چاہئے کہ اس جنجال میں پھنسے ہوئے لوگوں کو دیکھہ کر نہ گھبراویں ضرور وہ درست ہونگے مگر مشکل اُٹھانے سے خدا پر بھروسہ کرکے محنت کرتے رہو جب سے دین عیسائی یہاں آیا ہے تب سے بڑی محنت خدا کے لوگ کرتے ہیں کتابیں لکھتے ہیں وعظ کرتے ہیں اُن کی غلطیاں اُنہیں بتلاتے ہیں لکھہ دیتے ہیں مدارس میں تعلیم دیجاتی ہے نمونے دکھلائے جاتے ہیں اور اُن کی اس سب محنت کا پھل یہہ تو ابھی نظر آگیا ہے کہ لوگوں کے خیالات میں کچھہ کا کچھہ فرق ہوگیا ہے اور بہت ہیں جو تبدیل بھی ہوتے جاتے ہیں آخر کو انجیل کی بڑی فتح نظر آتی ہے پس کر ہمت کی باندھکر کام کرتے رہیں تمہاری محنت بیفایدہ نہیں ہے سب غیر قوموں کے ممالک میں اسی طرح انجیل نے فتح پائی ہے سب مخالفتیں اور سب خیالات اُن کے انجیل سے رفتہ رفتہ اوڑا کرتے ہیں

۱۹ (۱۹) اور یہودی انطاکیہ اور اکونیم سے آئے اور لوگوں کو اپنی طرف مایل کرکے پولوس کو سنگسار کیا اور یہہ سمجھہ کے کہ مرگیا اُسے شہر کے باہر گھسیٹ لیگئے

(انطاکیہ) یعنے پسدیہ والے انطاکیہ سے آئے اور اکونیم سے بھی (ف ۱۹) یہہ لوگ اُنہیں منادوں کو تکلیف دینے
کے لئے آئے اتنا سفر اُٹھا کے آئے تا کہ منادوں کے کام کو روکیں اور ستاویں جیسے پولوس بھی بڑا سفر اُٹھا کے دمشق
میں گیا تھا کہ عیسائیوں کو باندھکر لاوے خدا کے لوگ بڑا سفر اُٹھا کے کلام سنانے اور جانیں بچانے کو جاتے ہیں مگر
شیطان کے خدمتگار بھی سفر اُٹھا کے مقابلہ کو پہونچتے ہیں شیطان سست نہیں ہے پر اپنے کام میں چست ہے کیونکہ اُسے
اپنا گھر جلتا نظر آتا ہے اسلئے وہ چلاتا ہے (ف ۲۰) شاید کوئی کہے کہ جب کوشش دونوں طرف سے دیکھی جاتی ہے تو ہم کیونکر
جانیں کہ خدا کے لوگ کونسے ہیں جواب یہہ ہے کہ تم اُنکو اُن کے پھلوں سے پہچانو گے ہر کوئی اپنے ہتھیاروں سے جنگ
کرتا ہے پس دیکھو اُن مخالف یہودیوں کے پھل مارنا بلوہ کرنا شریروں کو ملانا فساد اُٹھانا تھا پر مسیحی لوگوں کا پھل صلح کاری
محبت خدا پرستی بتلانا تھا صبر کے ساتھہ (مایل کرکے) یعنے بازاری لوگوں کا ہجوم کرکے (سنگسار کیا) دیکھو پولوس خود
کہتا ہے کہ میں ایک دفعہ سنگسار کیا گیا (۲ قرنتی ۱۱-۲۵) یہہ اُسی وقت کی بات ہے کہ یہاں کے لوگوں نے یہودیوں کی
برانگیختگی سے اُسپر پتھروں کا مینہہ برسایا (ف ۲۱) پہلے اِن لوگوں کا ارادہ تھا کہ اکونیم میں اُسے ماریں مگر وہاں وہ
اُن کے قابو میں نہ آیا تھا اب یہاں آکے اُنہوں نے اپنے دل کی خواہش پوری کی (ف ۲۲) اِس وقت مقابلہ
کرو (آیت ۱۸ و ۱۹) کو اِس معاملہ کے ساتھہ کہ یہہ وہی لوگ تھے جنہوں نے ایک دفعہ اُسے دیوتا سمجھا اور الٰہی
عزت قربانی کی اُسے دیتے تھے اب سنگسار کرتے ہیں لوگوں کا کیا اعتبار ہے کبھی عزت دیتے ہیں کبھی بے عزتی کرتے
ہیں اُن کی بات کو قیام نہیں ہے پس اِن کی تعریف سے نہ خوش ہونا چاہئے اور اُن کی تحقیر سے نہ دل شکستہ ہونا چاہئے
دنیا بے مروت ہے قابل بھروسہ کے نہیں ہے کبھی ہار لاتے ہیں کہ پرستش کریں کبھی پتھروں کی بوچھاڑ دیتے ہیں کہ مار ڈالیں اِسیطرح مسیح
خداوند کو ایک وقت ہوشعنا پکارتے تھے دوسرے وقت صلیب دے صلیب کرتے تھے (ف ۲۳)
مگر پولوس نہ ہاروں سے بہلایا جاتا ہے نہ پتھروں سے ڈرتا ہے یہہ خدا کے لوگوں کا مزاج ہے (ف ۲۴) اگر پولوس
ہرماس دیوتا ہونا قبول کر لیتا تو شاید تخت پر بٹھلایا جاتا یا پیرجی ہوکے ڈولی میں نکلتا یا سنہری رتھہ میں
باجے گاجوں کے ساتھہ مور کی دُمہ کے مورچھل ہلاتے ہوئے بازار میں درشن دینے کو لیجاتے اور سامہنے گرکے
عورت مرد اُسے سجدے کرتے مگر جب وہ مسیح کا وفادار سپاہی ہوکے سچائی پر گواہی دینے سے باز نہیں آتا
تو پتھراؤ کرکے شہر سے باہر نکالا جاتا ہے پس اے بھائیو یا تو جھوٹھوں کے ساتھہ جھوٹھے بنکے چند روزہ
عیش اُڑاؤ اور پھر ابد تک غضب الٰہی کے قہر میں جلو یا پیغمبروں کے ساتھہ سچائی پر گواہی دیکے دُکھہ اُٹھاؤ
اور ابدی آرام کو حاصل کرو یہہ تمہاری مرضی ہے (ف ۲۵) شیطان جب آدمی کی جان اور روح کو برباد کرنیسے ناامید

ہوجاتا ہی تو اُس کے بدن پر حملہ کرتا ہی کہ بدن ہی کو توڑ ڈالے مگر حقیقی عقلمند لوگ بدن کی کچھ پرواہ نہیں کرتے اپنی روحونکا
زیادہ فکر کرتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ دنیا کے لوگ بدن کا نقصان کرسکتے ہیں لیکن روحوں کا کچھ نقصان نہیں کرسکتے
ہیں جب تک کہ روحیں اُن کے سپرد نہ کیجاویں پر خدا بدن اور روح دونوں کو سزا دینے سکتا ہی اس لئے اُسکی
مخالفت زیادہ تر خطرناک بات ہی (مردہ سمجھا) حال آنکہ وہ ادھموا ہوکے دم کشیدہ سا ہوگیا تھا پر وہ لوگ
سمجھے کہ مرگیا ہی کیونکہ پتھر بہت مارے تھے اور وہ گر پڑا تھا پر خدا نے اپنی طاقت سے اُس کی زندگی اُس میں رکھی
تھی (باہر گھسیٹ) لیگئے جیسے استیفان کو کیا تھا (۷-۵۸) اسوقت پولوس کو استیفان کا دُکھ یاد آیا ہوگا (۸-۱)
خدا اپنے بندوں کو ایسی مصیبتوں کے وسیلہ سے بھی کچھ سکھلاتا ہی اور وہ ایسے دُکھ اُٹھا کے ظاہر کرتے ہیں کہ خدا کے
وفادار سپاہی ہیں وہ کمزور بھائیوں کی تسلی کے لئے نمونہ ہی (ف) پولوس نے کیسا دُکھ اُٹھایا تاکہ مسیح میں قایم رہے
مسیح میں اُس نے کیسی خوبی دیکھی جسپر اُسکا دل ایسا فریفتہ ہوگیا کیا وہ عزت کا طالب تھا یا روپیہ پیسے کا اُسے شوق
تھا ہرگز نہیں اگر کچھ بھی ایسی بات ہوتی تو یہاں دیوتا بن جاتا اور سب اُس کے ساتھ ہو جاتے کیا اُسے وہم ہوگیا تھا
یا وہ نادان جاہل تھا ہرگز نہیں وہ تو ایسا بڑا عالم تھا کہ اُس کے اقوال سُنانا علماء جہان کی عزت ہی اُسکی بیدار
مغزی اُس کی تعلیم سے ظاہر ہی پس اور کچھ بات نہیں ہی مگر یہہ کہ اُسنے سچائی کو پایا اور مضبوطی سے تھام لیا

(۲۰) پر جب شاگرد اُسکے گرد اکٹھے ہوئے وہ اُٹھہ کے شہر میں آیا اور دوسرے دن برنباس کے ساتھ
دربی کو چلا گیا

(شاگرد) اُس کے گرداگرد اکٹھے ہوئے مُردہ سمجھہ کے وہ چھوڑ گئے اور شاگرد بھی مردہ اُٹھانے کو جمع ہوئے
تھے (ف) پولوس کی کوشش اُس شہر میں بیفایدہ نہیں تھی بلکہ وہاں شاگرد تھے اور اُس کی تعلیم سے ایمان لاکے
کچھہ لوگ وہاں مسیح کے ہوگئے تھے اور ایمان میں بھی مضبوط تھے کہ اس بلوہ کے وقت میں اپنے بزرگ کی خدمت کے
لئے حاضر ہوئے اُنمیں ضرور لڑکا تمطاؤس بھی ہوگا (۱۶-۱ و ۳) اُسوقت پولوس (اُٹھہ کے شہر میں گیا) وہ اُٹھہ کھڑا
ہوا شاید بیہوش تھا ہوش میں آگیا یا مرگیا تھا خدا نے معجزہ کے طور پر پھر اُسے اُٹھا دیا جیسے (میکہ ۷-۸) میں لکھا ہی
کہ ای میرے دشمن تو مجھہ پر شادمانی مت کر کیونکہ جب میں گرونگا تو اُٹھونگا جب اندھیرے میں بیٹھونگا تو خداوند میرے
لئے نور ہوگا (ف) جب دشمن جانتے ہیں کہ مسیح کی بادشاہت برباد ہوئی اور اُسکا نام مٹ گیا تب عیسائی اُٹھتے
ہیں (ف) شاگرد جو جمع ہوئے شاید گاڑنے کے لئے جمع ہوئے تھے مگر وہ تو جی اُٹھا جیسے لکھا ہی کہ گرائے جاتے ہیں

مگر ہلاک نہیں ہوتے (۲ قرنتی ۴-۹) (ف) پولوس اُٹھ کے شہر میں آیا جہاں سے گھسیٹ کے لئے گئے تھے اب وہاں اپنے پیروں سے آیا اور یہہ فوراً کام ہوا اس سے ظاہر ہی کہ ضرور معجزہ کے طور پر یہہ معاملہ ہوا ورنہ ایسے شکستہ حال کو جو پتھروں سے چور کیا گیا چلنا مشکل تھا پر فوراً اُس میں چلنے کی طاقت آگئی (ف) خدا کا کام اُسنے تمام نہیں کیا تھا ابھی اُسکا بہت کام دنیا میں باقی تھا اِسلئے خدا نے پھر اُٹھایا اور جو اُسکا کام تمام ہوجاتا تو وہ مقدسوں میں آرام کرتا اور سو رہتا (دوسرے دن دربی کو چلا گیا) اُس شہر میں پھر بازاری منادی نہیں کی منادوں کو ہوشیار رہنا چاہئے کہ کب وقت منادی کا ہی اور کب وقت نہیں ہی کیونکہ کام کا ایک وقت ہی اور کام سے باز رہنے کا بھی ایک وقت ہی

۲۱ (۲۱) اور اُس شہر میں خوشخبری دے دیکے اور بہتوں کو شاگرد کرکے لسطرہ اور اکونیم اور انطاکیہ کو پھرے

دو کام ہمیشہ کرتے تھے شاگرد کرنا اور تعلیم انجیل کی دینا ایک کام سے زندگی آتی ہی اور دوسرے کام سے زندگی کی پرورش ہوتی ہی (متی ۲۸-۱۹ و ۲۰) مگر اِس شہر میں جہاں سنگسار ہوا شاگرد تو کئی کئے لیکن تعلیم دینے کا وقت ہاتھ نہ آیا (ف) ہندوستان میں شاگرد تو کئے جاتے ہیں مگر تعلیم کم دیجاتی ہی بنیاد ڈال کے ردہ پر ردہ نہیں رکھتے ہیں کہ عمارت پختہ ہوجاوے بوٹے لگاتے ہیں مگر پرورش بوٹوں کی کم کرتے ہیں بچے پیدا ہوتے ہیں مگر بچوں کو شیر پلا کے پرورش کرنے میں کوشش کم کیجاتی ہی اور یہہ بڑی غلطی ہی اور یہی سبب ہی کہ کلیسیا میں کمزوری بہت ہی (ف) دربی میں آکے خوشخبری دی اور بہت لوگ عیسائی ہوئے مگر معلوم نہیں ہی کہ وہاں کچھ ایذا پہونچی یا نہیں مگر پولوس نے تمطاؤس کو لکھا ہی کہ انطاکیہ میں مجھے کیسی تکلیف ہوئی مگر دربی کا ذکر عمداً چھوڑ دیا ہی (۲ تمطاؤس ۳-۱۱) دربی میں کلام سُنا کے پھر (لسطرہ اور اکونیم اور انطاکیہ کو پھرے) یہہ مشنری سفر دربی میں تمام ہوگیا تھا تو بھی جلدی سے اپنے گھر کی طرف واپس نہیں گئے اگر اُن کی مرضی ہوتی تو کلکیہ سے سیدھے اپنے وطن کی طرف کو جاسکتے تھے مگر اُنکا خیال کسی دنیاوی وطن پر نہ تھا وہ اپنے گھر کا آرام تلاش نہ کرتے تھے اِسلئے پھر اُسی مقام کی طرف کو واپس آئے جہاں دُکھ پایا تھا اور سنگسار بھی ہوا تھا اور اِس طرف کو پھر اِسلئے آئے کہ وہاں اپنے خاوند کی بھیڑوں کو جنگل میں اکیلا چھوڑا تھا وہ خبرگیری کے محتاج تھے اِسلئے اُنہوں نے خوف خطرہ کی کچھ پرواہ نہیں کی

۲۲ (۲۲) اور شاگردوں کے دلوں کو تقویت دیتے اور نصیحت کرتے تھے کہ ایمان پر قایم رہو اور کہا کہ ضرور ہے ہم بہت مصیبتیں سہکے خدا کی بادشاہت میں داخل ہوں

(دلوں کو تقویت دیتے) دو کام اوپر مذکور ہوئے ہیں (آیت ۲۱) مگر یہاں تیسرا کام بھی نظر آتا ہے شاگرد کرنا تعلیم دینا دو کام ہیں تیسرا کام تقویت بخشنا بھی ہے کہ اُنہیں ایمان پر قایم رہنے کو اُبھاریں کہ استقامت دلی اور تسلی و اطمینان کا باعث بھی ہوویں (بعد برداشت مصایب بادشاہت الٰہی میں داخل ہونگے) ایسی بات وہی آدمی بول سکتا ہے جو سچا عیسائی ہے جھوٹھے عیسائی یا سست ایمان لوگ ایسی بات نہیں بول سکتے اُنہیں اپنے گڑگڑانے اور شکایتوں کے سنانے سے کہاں فرصت ہے وہ یوں کہا کرتے ہیں کہ میں نے تو عیسائی ہوکے بڑے بڑے دُکھ اُٹھائے ہیں ہمنے تو عیسائی ہوکے کچھ آرام نہیں پایا جب ہم ہندو و مسلمان تھے کیا مزے میں رہتے تھے اب تو چار طرف سے ہم ستائے جاتے ہیں بابا دنیا میں تو ہمنے عیسائی ہوکے دُکھ ہی دُکھ پایا اب دیکھئے مرنے کے بعد کیا ہوگا ایسے بے ایمان لوگ نہ تقویت کا باعث ہیں مگر کمزوروں کے دل ہلانے کا سبب ہیں پادریوں کے سامنے دینداری کی باتیں کیا کرتے ہیں پر گھر میں عورتوں اور بچوں اور اپنے دلی دوستوں کے سامنے بلکہ بعض وقت غیر قوموں کے سامنے بھی یوں بولا کرتے ہیں اور اسکا سبب یہی ہے کہ عیسائی تو ہوئے مگر تعلیم نہیں پائی نہیں جانا کہ عیسائی دین کیا چیز ہے آج تک دین کے معاملہ میں جاہل ہیں (ف) دنیاوی مذاہب عزت اور دولت اور دنیاوی مال متاع کا وعدہ اس دنیا میں کرتے ہیں مگر مسیح کے دین میں دُکھ مصیبت اور بڑی بڑی تکلیفوں کا وعدہ دنیا میں ہے اگر کوئی ہمارے ساتھ دُکھ اُٹھانا چاہے تو مسیح خداوند کے دین میں آجاوے کہ ابدی زندگی اُس کی ہے جو دنیاوی آرام کا طالب ہے وہ یہاں سے چلا جاوے کیونکہ ہمیں ضرور ہے کہ دُکھ اُٹھا کے الٰہی بادشاہت میں داخل ہوں نہ مزے اُڑا کے (ف) جسطرح آگ سے اینٹیں پک جاتی ہیں اور تب وہ گھر میں لگانے کے لایق ہوتی ہیں اسیطرح آتش دُکھ سے ایماندار پختہ ہوکے ابدی گھر میں لگانے کے لایق ایک خشت ہو جاتے ہیں (ف) پولوس کے زخموں سے لہو بہتا تھا تو بھی وہ منادی کرتا تھا کہ انجیل خدا کا کلام ہے اور اُسکے زخم بھی منادی کرتے تھے کہ ایمان سے کیا ہوتا ہے (ف) آرام اور خوشی سے کلیسیا سوکھ جاتی ہے دکھوں سے سرسبز ہوتی ہے (ف) جو کچھ آنسوؤں کے ساتھ بوتے ہیں اُسیکو خوشی کے ساتھ زیادہ کاٹتے ہیں (ف) خدا کے باغ میں جسقدر زیادہ درخت کاٹے جاتے ہیں اسیقدر زیادہ میوہ پیدا ہوتا ہے (ف) رسولوں نے کبھی اس بات سے تسلی نہیں دی کہ اب تکلیف جاتی رہی آرام آیا بلکہ اُنکی تسلی اِسمیں تھی کہ اب اور تکلیف آتی ہے (ف) جب ہمارے پیشوا اور ہمارے بادشاہ ابن اللہ نے کانٹوں کا تاج پہنا تو اُسکی

رعیت اور اسکے اعضا گلاب کے ہاروں سے آراستہ ہونگے اُن کے قدم پھولوں پر نہیں مگر خاروں پر چلینگے جب تک کہ سفر تمام ہو (رومی ۸-۱۷) (لسطرہ میں آیا) یہاں سنگسار ہوا تھا (اکونین میں آیا) (یہاں بے عزت ہوا تھا) (انطاکیہ فسیدیہ والے میں آیا) (یہاں سے نکالا گیا تھا جسکا ذکر (۲۰) برس بعد اپنے آخری خط میں پولوس نے خود کیا ہے (تمطاؤس ۳۰-۱۲) (ف ا) دُکھہ جو سچائی کے سبب سے ہے وہ آسمان کا تنگ راستہ ہے مگر اُسکے انجام پر سُکھہ ہے (ف ۲) دُکھہ دروازہ ہے پائمگر ہے گھر نہیں ہے دُکھہ کا آخر ہے سُکھہ کا آخر نہیں ہے (ف ۳) دیکھو بنی اسرائیل نے بیابان میں کیسا دُکھہ اُٹھایا اور جب کنعان میں آئے تو کیسے باغات اور مکان بناکر آرام میں رہے یہہ نمونہ تھا ہمارے لئے تاکہ ہم آسمانی سفر کی کیفیت سے واقف ہوں

(۲۳) اور اُنہوں نے ہر کلیسیا میں اُنکے لئے بزرگ مقرر کرکے اور روزہ کے ساتھہ دعا مانگ کے اُنہیں خداوند کے جسپر ایمان لائے تھے سپرد کیا ۲۳

(بزرگ مقرر کئے) اُنہوں نے بزرگ مقرر کئے تاکہ کلیسیا میں پیشوائی کا کام کریں جہاں جماعت ہے ضرور ہے کہ اُنہیں اُنہیں کے درمیان سے بزرگ مقرر کئے جاویں تب اُس کلیسیا کی خوب پشتی ہوتی ہے اور مسیح کی بھیڑیں پراگندہ نہیں رہتی ہیں (ف ا) رسولوں نے بزرگ مقرر کرنے میں یہاں پیش روی کی تو بھی بزرگوں کے چُننے میں کلیسیا نے مدد کی تھی یونانی میں ایسا لفظ ہے جس کے معنے ہاتھہ اُٹھانے کے ہیں یعنے عیسائیوں نے بزرگ چُنے اور رسولوں نے مقرر کئے بغیر مرضی شاگردوں کے خاص عہدہ کے لئے کوئی مقرر نہیں ہوا دیکھو (۲ قرنتی ۸-۱۹) میں ہے کہ وہ کلیسیاؤں کا چُنا ہوا بھی ہے پس چُننے کا کام ہمیشہ کلیسیا سے لیا گیا ہے پر مقرر کرنے کا کام کلیسیا کا نہیں ہے یہہ کام مشنریوں کا ہے جیسے یہاں شاگردوں نے چُنے پر پولوس و برنباس نے مقرر کئے اسطرح ہوا جیسے (۶ باب میں) مقرر ہوئے تھے جب رسول جمع ہوئے اور بھائیوں نے سات ڈیکن چن لئے جنہیں رسولوں نے مقرر کیا تاکہ اُن کے درمیان پھوٹ نہ ہووے سبکے درمیان موافقت رہے پر یہاں اسلئے مقرر کئے کہ دشمنوں کے درمیان یہہ لوگ تھے اور رسولوں سے اب ذرہ جدائی ہوتی ہے پس ضرورت ہے کہ اپنا انتظام آپ کریں (ف ۲) یہاں قسیس کے درجہ کا ذکر ہے کہ وہ دوسرا درجہ ہے پولوس و برنباس اُسقف ہوکے قسیسوں کو مقرر کرتے تھے نہ ڈیکنوں کو کیونکہ وہ لوگ بزرگ تو پہلے ہی تھے مگر اُن کو جو بزرگ تھے مقرر کیا قسیس کے درجہ پر (۱۱-۳۰ و ۱۵-۲ و ۴ و ۶ و ۲۲) پر بھی سوچو (ف ۳) لینگی صاحب کہتے ہیں کہ تقرری کے طور میں کچھہ شک ہے کہ کسطرح پر ہوا معلوم نہیں ہے کہ پولوس و برنباس نے اپنی رائے کے موافق لوگوں کو چن لیا یا کلیسیا نے چُننے کا حصہ لیا گمان ہے کہ

کلیسا سے ہوا ہوگا تو بھی یقین ہی کہ کلیسیا کی ترتیب و انتظام الہی ہدایت سے ہوا یعنے خدا کی محبت سے یہہ کام ہوا (ف) اولس ہوسن صاحب کہتے ہیں کہ نئے مریدوں میں ایسی طاقت نہ تھی کہ کلیسیا کا انتظام اُن کے ہاتھہ میں دیا جا سکتا مگر ضرور اُن میں ایک دو خاص شخص ایسے تھے جو اِس عہدے کے لایق تھے اور کسی کے دل میں اُن کی نسبت اعتراض نہیں ہوا اِسلئے وہ مقرر کئے گئے - پر اکثر مفسر ایسا بولتے ہیں کہ کلیسیا نے ہاتھہ اُٹھا کے لوگوں کو پسند کیا تھا اور رسولوں نے مقرر کیا تھا اور یہہ کہ یہہ خادم دین اُنہیں عیسائیوں میں سے چنے گئے تھے جو نئے مرید تھے نہ پرانے شخص تھے جیسے سپہ سالار لوگ قلعہ داروں کو نصیحت دیتے ہیں اور اُن افسروں کو مقرر کرتے ہیں جو لائق ہیں (ف) راقم کتاب کا خیال یہہ ہی کہ ضرور نئے مریدوں میں سے یہہ لوگ مقرر کئے گئے تھے اگرچہ نئے مریدوں میں سے ایسے عہدوں پر مقرر کرنے سے پولوس نے منع کیا ہی پر وہ حکم مصلحت کے طور پر ہی لیکن ضرورت کے وقت لاچاری سے خود پولوس نے نئے مریدوں کو مقرر کیا وہ کیا کرے پرانے آدمی وہاں کہاں سے لاوے اور جماعت کو بے سر و پا چھوڑنا بھی مشکل تھا اِس سبب سے ایسا کیا (ف ۶) ہر کلیسیا میں اگرچہ بزرگ کئی کئی شخص مقرر کئے گئے تھے تو بھی دیکھتے ہیں کہ جزیرہ کریت واِفسس میں ایک ہی سردار گذریہ تھا یعنے بڑا بزرگ جیسے رسولی کلیسیا میں ایک فرشتہ تھا دیکھو (مکاشفات ۲ و ۳ باب تمام) (روزہ کے ساتھہ دعا) یعنے وہی طور آزمایش کا کام میں لائے جس طور سے یہہ خود مقرر ہوکے آئے تھے (۱۳-۳) اگرچہ یہاں ہاتھہ رکھنے کا ذکر نہیں ہی مگر قیاس چاہتا ہی کہ ضرور ہاتھہ رکھے گئے ہونگے (سپرد کیا) کسکے سپرد کیا خداوند یسوع مسیح کے سپرد کیا جسپر وے ایمان لائے تھے (ف) یہاں سے ظاہر ہی کہ خداوند یسوع مسیح خدا ہی وہ جانتے تھے کہ جب خدا شہر کی نگہبانی نہ کرے تو پاسبانوں کا جاگنا عبث ہی مسیح اُن کی حفاظت کر سکتا ہی جیسے بادشاہ اپنے جواہرات اور خزانہ کی حفاظت کرتا ہی ذرا انکال کے دیکھو (یرمیاہ ۱۷-۵ سے ۸ و ۱ پطرس ۴-۱۹) کو (ف ۲) یہاں پر بھی تین کام وقوع میں آئے کلام سُنا کے تقویت دی اور اُنکا مناسب انتظام کیا اور دعا کر کے خدا کو سونپا (ف ۳) خدا پر پورا بھروسا رکھا اور اُنکا انتظام بھی کیا تاکہ یہہ لوگ اپنے انتظام مقررہ کے موافق کام کریں اور خدا آپ اپنا کام اُن میں کرے (ف ۴) دستورات کا کچھہ بہت ذکر نہیں ہی اور دعا کا بہت ذکر ہی تو بھی انتظام کے لئے کچھہ دستورات کلیسیا میں درکار ہیں تاکہ ہر آدمی اپنی رائے کے موافق دوسروں سے جدائی کا باعث نہ ہو اور سب کچھہ خوبی کے ساتھہ ہووے اِسلئے دستورات بھی عمدہ چیز ہیں اور سب سے بہتر وہ دستورات ہیں جو کلام سے نکلتے ہیں اور قدیم سے کلیسیا میں چلے آتے ہیں

۲۴ (۲۴) اور فسیدیہ سے گذر کے پمفیلیہ میں آئے

یعنے اُسی راہ سے لوٹ کر آئے جس راہ سے گئے تھے (۱۳-۱۳ و ۱۴)

۲۵ (۲۵) اور پرگا میں کلام سنا کے اتالیہ کو گئے

(کلام سنا کے) پہلے جب وہاں گئے تھے تو کلام نہیں سُنایا تھا (۱۳-۱۳) اب لوٹتے ہوئے یہاں کلام سُنایا (ف) کلام سے مراد ہے مسیح خداوند کا نام کیونکہ وہ ہی کلام اور کلمہ ہے اُس کا ذکر یہاں سُنایا تھا اور جہاں کہیں انجیل کے مناد کلام سُناتے ہیں وہاں یہی مطلب ہے کہ خداوند یسوع مسیح کا ذکر کرتے ہیں جو خدا ہے اور اُسکا نام سُناتے ہیں (اتالیہ کو) یہہ اتالیہ پمفیلیہ کا بندر تھا اُسکے وسیلہ سے مصر اور سور کی سوداگری ہوتی تھی

۲۶ (۲۶) اور وہانسے جہاز پر انطاکیہ میں آئے جہاں سے اُس کام کے لئے جو اُنہوں نے پورا کیا خدا کے فضل کے سپرد کئے گئے تھے

(انطاکیہ) میں آئے جہاں سے گئے تھے اور اسوقت سلوکیہ کی راہ سے آئے یروشلم کے بعد یہہ انطاکیہ بڑا اسٹیشن یا دینی دارالعلوم تھا (۱۳-۲ و ۳) و ۱۵-۲) ان لوگوں نے دعا کر کے خدا کے فضل پر تکیہ کیا تھا اور یوں سفر کا شروع ہوا اب تمام ہوا یہہ سفر خدا کی شکرگذاری کے ساتھہ (ف ۱) مشنری کا کام جو اسوقت بھی ہوتا ہے یہہ کام عین دین عیسائی کے شروع سے چلا آتا ہے اور یہہ کام تمام کلیسیا کا تھا نہ ایک دو آدمی کا کلیسیا نے بھیجا وہ لوگ گئے (ف ۲) یہہ کام ہمیشہ خطرہ اور مصیبت کے ساتھہ ہوتا ہے مگر خدا کا فضل اسکے شامل حال رہتا ہے جبکہ مشنری لوگ نیک نیتی سے آتے ہیں بڑی برکت ہوتی ہے (ف ۳) جو کوئی اس کام پر مقرر ہو کے باہر بھیجا جاتا ہے اُسکو چاہئے کہ اکونین اور لسطر کی مصیبتوں کو یاد رکھے کیونکہ آج تک عیسائیوں سے ویسی ہی دشمنی کیجاتی ہے پر خدا نگہبان ہے تو بھی سارے ایمانداروں کو چاہئے کہ اپنی دعاؤں سے اُس بھائی کو سنبھالیں جو باہر گیا ہے

۲۷ (۲۷) اور اُنہوں نے پہونچکے اور کلیسیا کو جمع کر کے سب کچھہ جو خدا نے اُنکے ساتھہ کیا اور یہہ کہ غیر قوموں کے لئے ایمان کا دروازہ کھولا بیان کیا

(دروازہ) نہ صرف ظاہری طور پر کہ اُن کے کان تک خدا کا کلام سنا سکیں مگر ایسا دروازہ کھولا کہ دل کے اندر بات تاثیر کر سکے ایمان کی راہ سے (۱۶-۱۴ و ا قرنتی ۱۶-۹ و ۲ قرنتی ۲-۱۲) (ف) دروازہ کھولا خدا نے

ان مناد وں کی خدمت کی چابی سے (متی ۱۶-۱۹) آسمان کی بادشاہت کی کنجیاں کیا ہیں کلام اور کلام کی خدمت (ف۲)
صرف وہی سارے دروازے کھول سکتا ہے جو داؤد کی چابی رکھتا ہے (مکاشفات ۳-۲۰) (ف۳) خداتعالیٰ منادوں کے منہہ
کا دروازہ کھولتا ہے اور سُننے والوں کے کان کا دروازہ کھولتا ہے خدا ممالک کے دروازے بھی کھولتا ہے کہ انجیل وہاں چلی جاوے
جنپر یہہ دروازے کھلے ہیں اُنپر آسمان کا دروازہ بھی آخرکو کھولا جائیگا یہہ کام انسان کا نہیں ہے خدا سے ہے (ف۴) خدا
نے دروازہ کھولا (۱ قرنتی ۱۶-۹ و کلسی ۴-۳) تو بھی انہوں نے کام کو پورا کیا (آیت ۲۶) یہہ لوگ خداوند کے ساتھہ
ہمخدمت ہوئے (۲ قرنتی ۶-۱) تو بھی برکت ترقی پھل عزت خدا سے ہے (یوحنا ۱۴-۱۲ سے ۱۴ و ۱ قرنتی ۱۵-۱۰) کو بھی دیکھو
(غیر قوموں کے لئے) دروازہ کھلا پہلے یہودیوں کی کترن بھیگی تھی اور ساری زمین خشک تھی اب یہودیوں کی کترن خشک
ہے اور ساری زمین سیراب ہے اس بھید کو (قاضی ۶-۲۷) میں دیکھو اور اسکے ساتھہ (متی ۱۱-۲۵ و ۲۶) بھی (ف۵)
یہہ بات مناسب اور حق ہے کہ مشنری مجالس میں مناد اپنی خدمت کی رپورٹ سناویں جیسے ان رسولوں نے سنائی کیونکہ جن
لوگوں نے انکو بھیجا ہے وہ سب ماجرا سُنیں اور خدا کی ستایش کریں اور لوگوں کے دل بھریں مگر ایسی رپورٹ سنانیوالوں
کو بڑی احتیاط کرنا چاہئے کہ اپنی خدمت پر فخر نہ کریں دیکھو رسولوں نے سارے کام جو ہوئے خدا کی طرف منسوب کر کے
بیان کئے کہ اُسنے یوں یوں کیا نہ یہہ کہ ہم نے یوں کیا ہاں کہہ سکتے ہیں کہ فلاں فلاں کام خدا نے ہمارے وسیلہ سے
کیا (ف۶) اس زمانہ میں بھی ایسی رپورٹ بار بار کچھہ سننے میں آیا کرتی ہے مگر اکثر ایک بڑا افسوس ہم ہندوستانیوں کے
دل میں ہوا کرتا ہے وہ یہہ ہوتا ہے کہ خالص رپورٹ بہت کم سننے میں آتی ہے جو پاک اور موثر ہے مگر کچھہ مبالغہ ہوتا ہے جبکہ حد
سے زیادہ بڑھا کے بات سنائی جاتی ہے اور کچھہ غرض بھی بعض وقت ایسی رپورٹ میں پائی جاتی ہے اور کچھہ فخر بھی ہوتا ہے
کہ لوگ ہماری تعریف کرینگے پس بھائیو تم جو ایسی رپورٹ سنانیوالے ہو خالص رپورٹ بلا ملونی کی سنایا کرو اور سننیوالوں کو
چاہئے کہ خدا کا شکر کریں جب اچھی باتیں سنتے ہیں اور خدا سے دعا بھی کریں کہ کام پر برکت دیوے

۲۸ (۲۸) اور وے شاگردوں کے ساتھہ وہاں مدت تک رہے

(مدت تک) اس مدت کا ٹھیک اندازہ معلوم نہیں ہے مگر انطاکیہ کے مشن کے شروع سے یروشلم کی مجلس تک (۴ یا ۵)
برس ہوئے تھے اگر مشن کے کام میں قریب دو برس کے باہر رہے ہونگے تو دو یا تین برس وہاں رہے ہونگے (شاگردوں
کے ساتھہ) نہ اپنے اپنے گھروں میں خدا کی خدمت سے الگ ہو کے مگر جب مقدس لوگ آرام کرتے ہیں تب بھی وہ دوسرے
کام کا شروع کر دیتے ہیں وہ آرام میں بھی کام کرتے ہیں کیونکہ وہ لوگ اپنے سارے وقت کو خدا کی خدمت میں صرف کرتے

ہیں جب باہر کام کرکے آتے ہیں تب گھر پر کام کرتے ہیں (ف) میرے گمان میں کام کا موقع ہر حالت میں عیسائی کو ہی پر یہہ کچھہ بات نہیں ہے کہ منادی کرکے آئے اور بیکار بیٹھے ہوئے ادھر اودھر کی باتیں کرنا یا سست پڑے رہنا کچھہ نہ کچھہ کام خدا کا کرنا چاہئے موقعے بہت ہیں

پندرھواں باب

(۱) اور بعضے یہودیہ سے آکے بھائیوں کو تعلیم دینے لگے کہ اگر تم موسیٰ کے طریق کے موافق ختنہ نہ کرواؤ نجات نہیں پا سکتے ۱

اب کچھہ فساد اُٹھا اور یہہ پہلا فساد ہے کلیسیا میں جوشن کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد وقوع میں آیا اور یہہ تو ایک بڑا بھاری سوال پیش آیا اور اُسکے ساتھہ مباحثے اور ترددات اور جدائیاں بھی پیش آئیں شیطان نے جلدی سے جدائی کا تخم کلیسیا میں بویا تاکہ قیام سے پیشتر کلیسیا ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوے اسلئے اسکا جواب دینا ضرور ہوا اور اسی لئے ختنہ کی بابت یروشلم کی بڑی مجلس ہوئی اور یہہ عیسائیوں کی پہلی مجلس تھی (بعضے لوگ آئے) یہہ لوگ فریسیوں میں سے تھے مگر عیسائی ہو گئے تھے بدلیل (آیت ۵) کے (ف) تب یہہ فساد کلیسیا کے اندر سے اُٹھا نہ باہر سے اندرونی فساد زیادہ تر مضر ہوتے ہیں نسبت بیرونی فسادوں کے (ف) بعض کہتے ہیں کہ اس فساد کا پیشوا اسمی سرنتھس ایک شخص تھا اسی نے ایمانداروں کو پہلے پطرس کے برخلاف اُبھارا تھا جب کرنیلیوس وغیرہ کو بپتسما ملا تھا (۱۱-۲) اور اُسی شخص نے پولوس کے برخلاف بھی لوگوں کو اُبھارا تھا جب اُسنے طیطس کا ختنہ نہیں کروایا تھا دیکھو (گلاتی ۲-۳ و ۴) اس شخص سرنتھس کے ساتھہ ابیون بھی شریک تھا جس کے شاگرد ابیونٹی کہلائے تھے یہہ لوگ مسیح خداوند کو صرف ایک مشہور شخص جانتے تھے اور اُس کی عزت سے واقف نہ تھے (نجات نہیں پا سکتے) یہہ بات ان لوگوں نے صاف صاف کہی کچھہ ریاکاری سے پردہ پوشی میں بدعت نہیں سکھلائی بلکہ صاف عیسائیوں کو سُنایا کہ بغیر ختنہ کے غیر قوم جو عیسائی ہوئے ہیں نجات نہیں پا سکتے چاہئے کہ شریعت موسوی کے موافق ختنہ بھی کراویں تب نجات ہوگی (ف) پہلے پطرس نے بھائیوں کو بتلایا تھا کہ نجات بغیر ختنہ کے ہو سکتی ہے (۱۱-۱۸) اب یہہ لوگ علانیہ کہتے ہیں کہ بغیر ختنہ کے نجات نہیں ہو سکتی (ف) یہہ نئی تعلیم تھی جو رسولوں نے سنائی تھی کہ غیر قومیں بغیر

ختنہ کے یہودیوں کے ساتھہ میراث الٰہی میں شراکت پیدا کرینگی مگر یہود میں سے بعض نافہم کوتاہ اندیش لوگوں کو تعصب نے پکڑا اور اُنہوں نے اسکی مخالفت کی اگرچہ وہ بھی عیسائی تھے مگر بورا اپنا خمیر یہودیت کا نہیں نکلا تھا جیسے آجکل بھی بعض مسلمان اور ہندو عیسائی ہوتے ہیں اور بعض بعض میں سے اُنکے پورانے خمیر کی تاثیر مدت تک نہیں نکلتی ہے وہ مسیحی تعلیم میں کچھہ محمدیت اور کچھہ ہندویت ملایا کرتے ہیں ایسے ہی ان فریسیوں نے کیا۔ خدا کی کلیسیا نے نامختون لوگونکو انطاکیہ میں قبول کیا تھا اِسلئے یہہ بدعتی لوگ انطاکیہ کو جائے جنگ جانتے تھے (ف۳) تکرار بنیادی باتوں میں تھا کہ آیا ختنہ نجات کے لئے ضرور ہے یا نہیں غیر قوم یہودی بنکے عیسائی بنیں یا بغیر ختنہ کے کلیسیا میں شامل ہوجاویں (ف۴) ختنہ سے مراد یہہ تھی کہ تمام شریعت یہود پر عمل کرنا چاہئے پس جیسے کہ یوحنا کے بپتسما سے مراد اُس کی ساری تعلیم تھی (۱-۲۲ ولوقا ۲۰-۴) ویسے ہی ختنہ سے مراد موسیٰ کی شریعت کی تعلیم تھی گویا یہہ لفظ خلاصہ کے طور پر استعمال کئے جاتے تھے اسیطرح مسیح کا بپتسما پولنے سے مراد مسیح کی ساری تعلیم کا قبول کرنا ہے (ف۵) ختنہ کا دستور کچھہ موسیٰ ہی سے نہیں تھا بلکہ بزرگوں سے تھا (یوحنا ۷-۲۲) یعنے ختنہ کا حکم ابراہیم کو اور اُس کی نسل کو تھا (پیدائش ۱۷-۱۰ سے ۱۲) تو بھی ختنہ کے حکم سے پہلے ابراہیم راستباز ٹھہر چکا تھا (رومی ۴-۱۰) پس ختنہ کے سبب سے راستبازی نہ تھی مگر ختنہ نشان تھا اُس راستبازی کا جو نامختونی میں اُسمیں تھی پھر ختنہ نجات کا موقوف علیہ کیونکر ہوسکتا تھا (ف۶) یہہ بدعتی لوگ دین مسیحی کو چھوڑنا تو نہیں چاہتے تھے اِسلئے کہ ایمان لائے تھے اور اُس میں کچھہ خوبی دیکھی تھی مگر چاہتے تھے کہ مسیح کے بدلے میں کوئی اور چیز مقرر کریں تاکہ اُس سے نجات ہووے نہ مسیح سے اُنہوں نے مسیح کے دین کی بڑی مخالفت کی اور خدا کے دین کو بہت بگاڑا اور بڑے بھاری اصول میں ہاتھہ ڈالا وہ بولے کہ مسیح کا کفارہ اور موسوی شریعت دونوں شامل ہوجاویں تو بہتر ہے جیسے اسوقت بھی بدعتی لوگ مسیح کا فضل اور اپنے نیک کام اور مقدسوں کی سفارش ملاکے اس سے نجات کے امیدوار ہیں یعنے خدا اور اُسکے ساتھہ آدمی بھی مل کے نجات کا کام کرینگے پس خلاصہ سوال کا یہہ ہے کہ آیا مسیح اکیلا نجات کے لئے کافی ہے یا اُسکے ساتھہ کچھہ اَور بھی ملانا ہوگا رسول سکھلاتے تھے کہ صرف مسیح سے نجات ہے یہہ کہتے ہیں کہ نہیں شریعت کے اعمال بھی ضرور ہیں فرق تو بہت ہے (ف۷) بدعتی لوگ چاہتے تھے کہ کلیسیا میں ذات بھی آجاوے کہ بغیر ذات یہودی کے کوئی عیسائی نہیں ہوسکتا چاہئے غیر قومیں ختنہ کرکے پہلے داخلی یہودی ہوں پھر مسیح سے نجات پاویں

۲ (۲) پس جب پولوس اور برنباس کے اور اُنکے درمیان بہت تکرار و بحث ہوئی تو اُنہوں نے یہہ ٹھہرایا کہ پولوس اور برنباس اور اُنمیں سے اور بعضے اِس مسئلے کی بابت رسولوں اور بزرگونکے پاس یروشلم میں جائیں

(بہت تکرار و بحث ہوئی) اگرچہ صلح اچھی چیز ہے اور بہت بھاری بات دینداری کی یہہ ہے کہ کلیسیا میں یگانگت ہووے
مگر ایسی حالت میں پولوس و برنباس چپ نہیں رہ سکتے تھے اور نہ کوئی دیندار چپ رہ سکتا ہے کہ ایسی بات پر صبر کر کے
خاموش رہے اور خدا کے دین کی بنیاد کو خراب کرنے دے جھوٹھی تعلیم کو قبول کر کے صلح قایم رکھنیوالا کلیسیا کو اور
اپنی روح کو بھی برباد کرنیوالا ہے (ف۱) اگرچہ بیشمار لوگ کلیسیا میں سے نکل جاویں تو جانے دو مگر انجیل کی سچائی پر قایم
رہو کیونکہ انجیل کی سچائی جانسے علاقہ رکھتی ہے (ف۲) بہت سا مباحثہ اور بڑی تکرار سچائی کے دپے ہو کے کرنا بہت ہی
بہتر ہے اُس صلح سے جہاں سچائی نہیں ہے (حکایت) جرمن کے ایک بڑے بادشاہ نے جب ایلچیوں کو دینی مجلس میں
بھیجا تو یوں کہا کہ لفظ فقط اپنے ساتھ لانا ورنہ واپس نہ آنا ہرگز ہرگز میرے سامھنے نہ آنا جب تک لفظ فقط ساتھ
نہ لاؤ یعنے فیصلہ اسبات پر ہووے کہ نجات صرف مسیح سے ہے نہ اَور کسی چیز کے ملانے سے پس اگر مگر کچھہ چیز نہیں ہے
نجات صرف مسیح سے ہے ہر ایماندار کے لئے (ف۳) ایمان کی سلامتی کے لئے جانفشانی کرنا حکم ہے (یہودا-۳) (ف۴) پولوس
ایسے لوگونکو نہیں کہہ سکا کہ خیر جیسے تھے ویسے تھے یعنے اُسنے اغماض نہیں کیا اِسلئے کہ یہہ بات اغماض کی نہ تھی (ف۵) اِن
بدعتیوں کی تقریر سے نئے مریدوں کے دلوں میں گھبراہٹ اور زلزلہ تو ضرور آگیا تھا جسکا ذکر (آیت ۲۴) میں ہے اسلئے پولوس
نے کوشش کرنا ضرور جانا پولوس نے کبھی ایسی باتوں کی برداشت نہیں کی اُسنے پطرس رسول کو بھی ملامت کی اور اُسکی
ذرہ سی کمزوری کی بھی اِس بارہ میں برداشت نہ کرسکا (گلاتی ۲-۱۱ سے ۱۳) (یروشلم میں جائیں) معلوم ہوتا ہے کہ ان
بدعتیوں نے یہہ کہا ہوگا کہ یروشلم کی کلیسیا ہماری طرف ہے جو عقیدہ ہم سکھلاتے ہیں وہی عقیدہ رسولونکا اور سب بزرگان
یروشلم کا ہے تم انطاکیہ کے درمیان جدا عقیدہ رکھتے ہو کہ نجات صرف مسیح سے ہے اور کہ غیر قوم بلا ختنہ عیسائی ہوسکتی
ہیں اسواسطے اہل انطاکیہ نے ان لوگوں کو اصل حال دریافت کرنے کے لئے یروشلم میں بھیجا (اور بعضے) یعنے پولوس
و برنباس کو بھیجا اَور اَور بعضوں کو بھی بھیجا مگر معلوم نہیں کہ وہ کون تھے صرف ایک کا نام بعضوں میں سے معلوم ہے اور
بس اور وہ شخص طیطس تھا جو یونانی تھا اور غیر مختون تھا اور اُسکو شاید اسلئے بھیجا کہ یونانیوں کو آزادگی رہے شاید اور
بھی ساتھہ جانیوالے غیر مختون ہونگے (ف۱) اب پولوس پہلی ملاقات کے (۱۴) برس بعد یروشلم میں جاتا ہے (گلاتی ۲-۱)
(ف۲) مگر دیکھو (گلاتی ۲-۲) میں لکھا ہے کہ الہام سے اشارہ پاکے یروشلم کو گیا لیکن یہاں لکھا ہے کہ کلیسیا نے بھیجا تھا
پس ضرور وہ شخص روح القدس اور کلیسیا ہر دو سے بھیجا گیا خدا کی روح نے اُسے باطن میں جانیکا اشارہ کیا اور خدا کی
کلیسیا نے ظاہر میں کہا کہ اس مطلب کے لئے وہاں جاویں پس وہ چلا گیا (ف۳) اس پندرھویں باب میں رسولوں اور
بزرگوں کا نام چار دفعہ آیا ہے جسپر زور ہے (آیت ۴ و ۶ و ۲۲ و ۲۳) کو دیکھو اور بھائیونکا لفظ بہت دفعہ آیا ہے (آیت

اور ۳و ۷ و۱۳ و۲۲ و ۳۲ و ۳۳ و۳۶ و ۴۰) کو دیکھو پس مطلب یہہ ہے کہ اِس پہلی مجلس میں جو اس بڑے مقدمہ کے انفصال کے لئے ہوئی اُس میں تین قسم کے لوگ جمع تھے رسول لوگ تھے اور بزرگ لوگ تھے یعنے پادری اور بھائی لوگ تھے یعنے عام عیسائی مقدس لوگ (ف) اِسوقت جو مجلسیں ہوتی ہیں اُنمیں کچھ فرق نظر آتا ہے کبھی کبھی عام عیسائی جمع ہوتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ پادریوں کو شامل کریں کیونکہ کسی طرح کا اُنکو اُنسے رنج ہوتا ہے مگر ایسا تو بہت ہی کم ہو لیکن اکثر ہوتا ہے کہ بزرگان دین عام عیسائیوں کو نہیں ملاتے ہیں بلکہ ولایتی مشنری دیسی پادریوں کو بھی داخل ہونے نہیں دیتے یہہ کہکے کہ روپیہ ہمارا ہے ہم ولایت سے چندہ جمع کر کے لائے ہیں اِسلئے تم سے الگ ہو کے مجلس کرینگے تمہارا اِس مجلس میں کچھہ دخل نہیں ہے اگرچہ خدانے تمہیں اپنے کلام کے خزانوں میں دخل دیا اور گھر کے مختار کی مانند بنایا مگر ہم اپنے فانی پیسوں کے حساب میں دخل نہ دینگے اور کلیسیا کا انتظام بھی تم سے صلاح لیکر نہ کرینگے اگرچہ کلیسیا میں تمہیں لوگوں کی ہیں اور جتنا پیسہ تمہاری طرف سے آتا ہے اُسکو ہم کچھہ تمہارا حصہ بھی نہیں سمجھتے اور بعضے کہتے ہیں کہ تمہارا کچھہ اعتبار ہی نہیں ہے یہی باتیں بے برکتی کی ہیں اور اِسی سبب سے فرق ہوتا جاتا ہے اور آخر کو اس فرق کا بدنتیجہ نکلیگا ہم نے خدا کے کلام میں کہیں نہیں دیکھا کہ کبھی رسولوں نے یا بھائیوں نے یا بزرگوں نے ایسے فرق کے ساتھہ مجلس کی ہو مگر ایسی باتوں سے لوگ یہہ سمجھتے ہیں کہ حکومت اور ماتحتی قایم رکھنا چاہتے ہیں (ف) پولوس اس مجلس میں انفصال کے لئے آیا اگرچہ وہ کچھہ اُنکا دبیل نہ تھا (گلاتی ۲-۵) اور رسولوں سے بھی پولوس کو کچھہ خاص حاصل نہیں ہوا (گلاتی ۲-۶) توبھی اچھا ہوا کہ وہ گیا اور یہہ مجلس ہوئی کہ سب کی رائے اِس نازک مقدمہ میں کھل گئی (ف) رسولوں نے اپنی رائے پیش کی اور رائے کا سبب بھی بتلایا یہہ نہیں کہا کہ ہم رسول ہیں اِسلئے تم سب کو ہماری اطاعت چاہئے مگر سب کے ساتھہ ملکے رائے سُنائی اور دلیل بھی دی

۴ (۳) سو وے کلیسیا سے وداع ہو کے غیر قوموں کی رجوع لانے کا بیان کرتے فونیکی اور سامریہ سے گذرے اور سب بھائیوں کو بہت خوش کیا

(وداع ہو کے) یعنے کلیسیا نے اُنہیں وداع کیا تھوڑی دور ساتھہ چلکے اور یہہ دکھلاکے کہ اس سفر کا مطلب ہمارے سلئے بہت بھاری بات ہے اور تم اس مقدمہ میں ہمارے وکیل ہو یروشلم کی کلیسیا کے ساتھہ (فونیکی وسامریہ سے گذرے) اُسی شارع عام سے گئے تھے جو رومی سڑک کہلاتی تھی اور اُتر سے دکھن کی طرف کو جاتی تھی اس سڑک کے نشان آج تک دنیا میں قایم ہیں۔ فونیکی اور سامریہ جو راہ میں آئے وہاں اُنہوں نے غیر قوموں کی رجوع لانے کا بیان

سنایا فونیکی میں بھی عیسائی تھے (۱۱-۱۹) اور وہ اکثر صور میں رہتے تھے (۲۱-۳ و ۶) اور صیدا میں بھی رہتے تھے (۲۷-۳) اب معلوم ہوا کہ انکی محنت جو فونیکی میں ہوئی تھی اُسکا پھل یہہ تھا کہ وہاں جماعتیں تھیں

۴ (۴) اور جب یروشلم میں پہونچے کلیسیا اور رسولوں اور بزرگوں نے اُنکی خاطرداری کی اور اُنہوں نے جو کچھہ کہ خدا نے اُن کے ساتھہ کیا تھا بیان کیا

(پہونچے) یہہ پولوس رسول کا تیسرا سفر تھا یروشلم کی طرف بعد عیسائی ہونے کے (خاطرداری کی) نہ دوستانہ طور پر مگر ایلچی جانکر اور یہی سبب تھا کہ تمام کلیسیا اُن کی خاطرداری پر جمع ہوئی اگر دوستانہ خاطر ہوتی تو چند شخص خاطرداری کے لئے بس تھے پر اب ساری کلیسیا جمع تھی اسلئے کہ انطاکیہ کی کلیسیا کے بھیجے ہوئے وکیل آتے ہیں اور جمع تھے اس لئے کہ سنیں کہ غیر قوموں میں کیا کیا ہوا اور اسلئے بھی کہ اس مقدمہ کا فیصلہ سنیں (بیان کیا) سب وہ باتیں اور واقعات سُنائے جو خدا نے اُن کے وسیلہ سے وہاں کام کئے تھے (ف) خدا کام کرتا ہے آدمی وسیلہ ہیں یہ وہ آنکھہ اور وہ عقل جو پہچانتی ہے کہ یہہ خدا کے کام ہیں مبارک ہے (ف) خادم دینوں کو سوچنا چاہئے کہ خدا نے کیا کیا کام اُن کے وسیلہ سے کئے ہیں شاید کوئی ہے جو ایک دو کام بتلا سکیگا کہ خدا کے کام ہیں جو میرے وسیلہ سے ہوئے

۵ (۵) اور فریسیوں کے فرقے میں سے بعضے جو ایمان لائے تھے اُٹھے اور کہنے لگے کہ اُنکا ختنہ کرنا اور حکم دینا کہ موسیٰ کی شریعت پر چلیں ضرور ہے

(فریسیوں میں سے) یہہ وہ لوگ تھے جو زلوتس کہلاتے تھے یعنے شریعت کے غیرتمند ایمان لائے تھے) یعنے یسوع مسیح پر ایمان لاکے عیسائی ہوگئے تھے (ف) ہر ایمان آدمی کے دل میں سے کمزوری اور تاریکی کو دفع نہیں کرسکتا ہے ہاں صرف ایک ایمان ایسا ہے جسے زندہ اور موثر ایمان کہتے ہیں (ف) کلیسیا میں ہمیشہ شریروں سے پھوٹ نہیں پڑتی ہے بلکہ بعض وقت ایماندار بھی پھوٹ کا باعث ہوتے ہیں کیونکہ اُنکا ایمان عقلی اور ضعیف ہوتا ہے اور تمام پرانی تاریکی نکل نہیں جاتی ہے اسلئے وہ لوگ پھوٹ کا باعث ہو جاتے ہیں (ف) لفظ فریسی کے معنی ہیں جدا کیا گیا یعنے وہ لوگ جنہوں نے آپ کو سب سے زیادہ پاک جانکر ممتاز ٹھہرایا پر یہہ مغروری کی بات ہے (ختنہ) کرنا ضرور ہے یعنے اُن لوگوں کا جو انطاکیہ میں ایمان لائے ہیں اور جنکا ذکر پولوس نے سنایا ہے (ف) اُنکا یہہ مطلب ہے کہ یہہ لوگ جو ایمان لائے ہیں ایماندار تو ہیں عیسائی بھی ہوئے ہیں مگر اُنکا حق نہیں ہے کہ ابراہیم کی برکات حاصل کریں جب تک کہ ختنہ نہ ہو اور شریعت موسوی پر نہ چلیں

۶ (۶) تب رسول اور بزرگ جمع ہوئے کہ اسبات پر سوچیں

اگرچہ پولس چاہتا تھا کہ وے جو اُنہیں پریشان اور بیقرار کرنیوالے ہیں کاٹ ڈالے جائیں تو بھی اُسنے نہیں کہا کہ سچے عیسائی ان تکراروں سے الگ ہوجاویں اور بزرگوں اور رسولوں نے بھی نہیں چاہا کہ فرقے ہوجاویں بلکہ (جمع ہوئے) کہ اس بارہ میں سوچیں (ف۱) جب کلیسیا میں بدعتیں نظر آویں تو جہانتک ہوسکے اُسبات پر سوچیں جس کے سبب جھگڑا ہی اور جہانتک ہوسکے کوشش کریں کہ لوگ فرقے فرقے نہ ہوویں یہہ حواریوں کا دستور نہ تھا جیسے اب ہی کہ ایک ادنی سی بات پر جدائیاں ہوجاتی ہیں اور فرقے فرقے ہوگئے ہیں لازم ہی کہ جب تک خدا میں اور بعض لوگوں میں پوری جدائی نظر نہ آوے تب تک جدائی نہ کریں (ف۲) بدعات کے دور کرنے کی اچھی تدبیر یہہ ہی کہ بزرگان دین جمع ہوکر سوچیں کہ کیا درست ہی (ف۳) اسوقت جو کلیسیا میں بہت فرقے نظر آتے ہیں اور یہہ آفت یورپ کی کلیسیاؤں سے ہندوستان میں بھی آگئی ہی یہہ اچھی بات نہیں ہی اگر سب فرقوں کے بزرگ جمع ہوکر نیک نیتی سے سوچیں اور ایک دوسرے کی نزدیکی چاہئے نہ جدائی تو امید ہی کہ کسیقدر میل ملاپ ہوجاویگا مگر جب کہ وہ اُن کی طرف کچھہ آویں اور وہ اُن کی اور جبکہ ہر ایک اپنی طرف کو کھینچتا ہی تو ضرور جدائی ہوتی ہی کاشکے ہندوستان میں یہہ بلا سرسبز نہ ہو بلکہ سب آپس میں بھائی ہوکے مسیح کی خدمت کریں (ف۴) رسول اور بزرگ جمع ہوتے تھے مگر ساری کلیسیا بھی وہاں تھی (آیت ۱۲ و ۲۲ و ۲۳) کو دیکھو (ف۵) دیکھو جب بڑی بات کا فیصلہ کرتے تھے تو رسولوں اور بزرگوں نے جمع ہوکے دروازہ بند نہیں کیا تھا جیسے اب دروازہ بند کرکے کمیٹیاں کرتے ہیں وہاں دروازہ کھلا تھا اور سب بھائی سُنتے تھے کہ کیا ہوتا ہی اور بولنے کی اجازت بھی تھی اگرچہ فیصلہ صرف رسولوں نے کیا تھا مگر ہر عیسائی بولنے کو اُس مجلس کا ممبر تھا (ف۶) یہہ عیسائیوں کی پہلی مجلس تھی اور بے شک یہہ مجلس ہر زمانہ کی تمام کلیسیاؤں کی نمونہ تھی پس ہر مجلس میں چاہئے کہ پادریوں کے ساتھہ تمام عیسائی بھی شامل ہوویں مگر دعا اور ایمان سے آویں اور فروتنی نیک نیتی خوش خلاقی سے بات کریں اور ہوشیاری سے بولیں صاف گوئی کو عمل میں لاویں اور جب عام مجلس ہو تو بولنے کی عام اجازت بھی چاہئے

۷ (۷) اور جب بڑی بحث ہوئی پطرس نے کھڑے ہوکے اُنکو کہا اے بھائیو تم جانتے ہو کہ اگلے دنوںمیں خدا نے ہم میں یہہ پسند کیا کہ غیر قومیں میرے مُنہہ سے انجیل کی بات سُنیں اور ایمان لاویں

(بڑی بحث ہوئی) اسکا ذکر کہ کیا کیا بولے یہاں نہیں ہی مگر یہہ کہ بحث زیادہ بڑھ گئی ایک دوسرے کو کاٹتا ہوگا

اور ایک دوسرے کے ساتھ اتفاق بھی کرتے ہونگے (ف) جب دو دھاتیں ٹکراتی ہیں تب چنگاریاں نکلتی ہیں ایسے
وقت میں رسول چپ چاپ رہتے تھے (مگر پطرس کھڑا ہوا) اسلئے کہ وہ شروع سے کلیسیا میں اول درجہ رکھتا تھا نہ فوقیت
میں مگر پہلا خادم تھا اسکے سوا خود اُسنے غیر قوموں سے اول شخص کرنیلیوس کو بلاختنہ کلیسیا میں شامل کیا تھا اسلئے وہ
کھڑا ہوا اور بولا (ف) پطرس کی تقریر پر غور کرکے دیکھو کہ بطور رائے مدلل کے بولتا ہے نہ بطور حکومت کے اگر وہ کلیسیا کا
روحانی حاکم بنگیا تھا بقول بعض لوگوں کے تو اب نہ بطور رائے پیش کرنے کے مگر بطور اختیار کے بولتا اور اگر اُسکا فتوی
بے خطا ہوتا تو پھر مجلس عام کی کیا ضرورت تھی اس مقدمہ کا مرافعہ صرف پطرس کے سامھنے کیا جاتا نہ مجلس کے سامھنے
مگر اب تو مجلس کے سامھنے مقدمہ پیش ہے پس آجکل پاپا صاحب کیا کرتے ہیں اسپر بھی سوچنا چاہئیے (ف) ہمیشہ امور
مشکیہ کے درمیان حاکم شرع سے فتوی نہیں ہوسکتا ہے اور نہیں جایز ہے کہ ایک شخص سے فتوی لیا جاوے مگر یہہ کام
مجلس عامہ کا ہے (ف) اس مقام میں پطرس کا نام آخری دفعہ آیا پس پھر اعمال کی کتاب میں اُسکا نام نہیں آتا ہے
اُسکے ذکر کا خاتمہ یہاں ہے کہ وہ غیر قوموں کی نسبت یوں رائے دیتا تھا اور جماعت میں مثل سب بھائیوں کے وہ بھی ایک بھائی
تھا ہاں معزز رسول تھا مگر کلیسیا کا حاکم نہیں تھا اُس کے فتوے اور اُسکی رائے سے ظاہر ہے کہ انجیل کا قانون یوں ہے کہ کلیسیا
عام ہووے سب دنیا کے لئے جیسے پولوس منادی کرتا ہے نہ خاص ہووے یہودیوں کے لئے جیسے بعضے فریسی عیسائی
بولتے ہیں (ف) پطرس جو یہودیوں کا رسول تھا اُس کی رائے یہہ تھی کہ پولوس کا بیان درست ہے جو غیر قوموں کا رسول ہے
وہ ٹھیک اپنی رسالت کا کام کر رہا ہے اب پطرس کا بیان سنو (اگلے دنوں میں) یعنے بہت دن کی بات ہے اوایل زمانہ
انجیل میں یوں ہوا (ف) کرنیلیوس کے عیسائی ہونے سے آج اس مجلس کے وقت تک (۱۵) برس کے عرصہ کا ذکر ہے اسلئے
پطرس اس عرصہ کو اگلے دن بولتا ہے (خدا نے ہم میں یہہ پسند کیا) اس مقدمہ کا فیصلہ نہ صرف اپنی رائے سے ہے مگر اس سے
ہے کہ خدا کی مرضی اسطرح سے ظاہر ہوئی ہے اور وہ زور کرتا ہے ایک واقعہ پر کیونکہ خاص واقعات خدا کی ٹھیک مرضی کو بتلاتے
ہیں کرنیلیوس کا واقعہ صاف الہی مرضی کو دکھلاتا ہے پس پطرس کا یہہ بیان ہے کہ تم کیوں ایسے معاملہ میں شک کرتے ہو خدا کی
مرضی تو پندرہ برس گذرے ہیں کہ پولوس کے بیان کے موافق ہم پر ظاہر ہو چکی ہے (ف) بعض جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پطرس و برنباس
بھی اس فرقہ یعنے فریسی عیسائیوں کی طرف کچھہ مایل ہوئے تھے دورنگی کے طور پر جسپر پولوس نے پطرس کو ملامت بھی کی
تھی مگر تو بھی اس مجلس کے وقت اظہار حق کے لئے پطرس ذرا بھی کسیکی رعایت نہیں کرتا بلکہ صاف اُن یہودیوں کے
خلاف بولتا ہے کیونکہ حق پر فکر کا مقام ہے (ف) شاید یہی سبب ہے کہ پولوس و پطرس ایک دوسرے کو دہنا ہاتھہ دے کے
گئے تھے ایک غیر قوموں کے پاس اور دوسرا ختنوں کے (گلاتی ۲-۹) (میرے منہہ سے انجیل کی بات سنیں) خدا

نے اس خدمت کے لئے شروع میں مجھے چن لیا تھا کہ میرے منہہ سے غیر قوموں میں انجیل کی بات سنائی جاوے (ف) خداوند تعالیٰ خاص کام کے لئے خاص لوگوں کو چن لیا کرتا ہی دیکھو کیا لکھا ہی (اتواریخ ۲۸-۴ سے ۶ تک (ف) اگرچہ انجیل کا سنانا تمام کلیسیا کا کام تھا اور اب بھی تمام کلیسیا کا کام ہی تو بھی خاص لوگ ہیں جو اس خدمت کے لئے چنے جاتے ہیں (ف) انجیل کا لفظ یہاں لکھا ہی ایک اور جگہ بھی انجیل کا لفظ ہی (۲۰-۲۴) میں پس دو دفعہ لفظ انجیل اس کتاب اعمال میں آیا ہی اور اکثر جگہہ طریقہ یا کلام یا خدا کی تعلیم کہا گیا ہی

۸ (۸) اور خدا نے جو دلکی جانتا ہی اُنپر گواہی دی کہ اُنکو بھی ہماری طرح روح القدس دی

(دلکی جانتا ہی) یعنے دل کا احوال جانتا ہو ہمیشہ خدا تعالیٰ ادمی کے دلکی طرف دیکھتا ہی اور اُسکا مرتبہ و منصب اسی دلی حالت پر خدا کے سامھنے موقوف ہی (گواہی دی) خود خدا نے گواہی دی کہ غیر قومیں بلا ختنہ کلیسیا میں شامل ہو سکتی ہیں (ہماری طرح روح القدس دی) دیکھو (۱۰-۴۴ و ۴۵ و ۱۱-۱۵) کو (ف) خدا یہودیوں کی طرفداری نہیں کرتا اور نہ اُنہیں ذلیل کرتا ہی مگر دونوں قوموں کو برابر فضل دیتا ہی یہہ دلیل پطرس کی صاف جواب ہی اُن مخالفوں کے لئے (ف) تمام الہام یعنے ہر دو عہد نامہ تواریخی واقعات پر موقوف ہیں الٰہی واقعات صاف الٰہی مرضی کو دکھلاتے ہیں اور یہہ طریقہ جسمیں خدا کام کرتا ہی یہی تعلیم ہی (ف) دنیاوی مذہب اور الٰہی دین میں یہہ بھی ایک گہرا فرق ہی کہ خدا کا دین واقعات کے موافق ہی اور واقعات میں سے نکلتا ہی اور واقعات اُسپر گواہی دیتے ہیں پر آدمی کی بناوٹ خیالی بات ہی

۹ (۹) اور ایمان سے اُنکے دل پاک کر کے اُن میں اور ہم میں کچھہ فرق نہ رکھا

(پاک کر کے) یہہ فریسی جانتے تھے کہ یہہ نامختون لوگ ناپاک ہیں پس پطرس بتلاتا ہی کہ ایمان سے خدا نے اُن کا دل پاک کیا ہی (ف) پاکیزگی کی اصل جگہہ دل ہی خدا نے اُسی اصلی جگہہ کو پاک کر کے سارے ظاہری فرق دور کر دیئے اور یہودی و غیر قوم سب ایک ہو گئے (گلاتی ۳-۲۸) (ف) ایمان سے نہ صرف راستبازی حاصل ہوتی ہی مگر دل بھی پاک ہوتا ہی (ف) پاکیزگی کا وسیلہ صرف ختنہ نہیں ہی مگر ایمان ہی اور ایمان خدا کی بخشش ہی خدا دیتا ہی تب آتا ہی ایمان زندہ کام کرنیوالی چیز ہی (ف) نئے عہد نامہ کا ختنہ ایمان ہی جس کی طرف بپتسما اشارہ کرتا ہی پس یہہ ایمان ایسا ختنہ ہی کہ سارے جسم کو اور روح کو بلکہ بتدریج تمام خواہشوں کو بھی پاک کرتا ہی پس جس نے یہہ دلی پاکیزگی پائی اُسے کچھہ حاجت نہیں ہی شریعت کی طہارت کی جو ختنہ وغیرہ سے مطلوب ہی ساری شریعت اسی طہارت کا سایہ تھا جب

یہہ پائی گئی تو پھر سایہ کی کیا حاجت ہی (ف) یاد رکھنا چاہئے کہ پاکیزگی کا شروع نہ عقل سے ہی نہ جسم سے نہ ہاتھہ نہہ سے مگر دل سے ہی جب دل میں پاکیزگی آئی تو سب جگہ پھیل جاتی ہی مگر جب اور کسی عضو میں ہی تو سب جگہ پہنیں پھیل سکتی اور فی الحقیقت پاکیزگی نام اسی پاکیزگی کا ہی جو دل میں آتی ہی اور سب ظاہری پاکیزگیاں اُسکے پر تو یا عکس میں جیسے کسی شخص کا دھوپ میں سایہ دیکھتے ہو پر سایہ میں کیا ہی کچھہ بھی نہیں ہی (ف) مسیح خداوند کا خون آدمی کے دل کو پاک کرتا ہی تب عقل بھی تمام بیہودہ اور نامناسب خیالات سے پاک ہوتی ہی اور ساری بدعتیں بھی اُس سے نکلتی ہیں اور سب کام جو جو روح یا اعضا سے واقع ہوتے ہیں پاک ہوجاتے ہیں (ف) تجربہ کار لوگ جانتے ہیں کہ نہ ریاضت نہ خیرات نہ صوم نہ صلوٰۃ اور نہ کوئی ذکر فکر اور نہ علوم وغیرہ سب کوئی چیز نہیں ہی جو آدمی کے دل میں یہہ تاثیر دکھلاوے کہ دل پاک ہوجاوے یہہ بات صرف مسیحی ایمان میں ہی کہ دلکو پاک کرتا ہی اور یہی سبب ہی کہ ہم مسیح پر فریفتہ ہیں کیونکہ جو پاکیزگی مسیحی ایمانسے ہمارے دلونمیں آگئی ہی اُسنے سب جہان کی چیزون کو مسیح کے سامھنے ہماری نظروں میں حقیر کردیا ہی اور یہہ صداقت کی گواہی ہمارے پاس موجود ہی

۱۰ (۱۰) پس اب تم کیوں خدا کو آزماتے ہو کہ شاگردوں کی گردن پر جوا رکھو جسکو نہ ہمارے باپ دادے اور نہ ہم اُٹھا سکتے تھے

(آزماتے ہو) یعنے کیوں مرضی الٰہی کے خلاف بولتے ہو خدا نے تو اپنی مرضی کرنیلیوس پر ظاہر کردی ہی اور تم سب جانتے ہو پھر کیوں خدا کی مخالفت کرتے ہو (کہ شاگردوں کی گردن پہ جوا رکھو) یعنے ظاہری رسومات کے بوجھہ کا جوا اُنکی گردن پر کیوں رکھتے ہو مسیح کا جوا تو آسان ہی اور ہلکا ہی (متی ۱۱-۲۹ و ۳۰) پس مسیح کا جوا ہٹا کے دوسرے بوجھہ کا جوا کیوں رکھتے ہو کہ وے تمام شریعت کو پورا کریں (گلاتی ۵-۱ سے ۳) (جسکو نہ ہمارے باپ دادے اور نہ ہم اُٹھا سکتے تھے) جب آدمی کا مزاج روحانی ہوجاتا ہی اور جسقدر روحانی زیادہ ہوتا ہی اُسیقدر وہ معلوم کرتا ہی کہ میں شریعت کی برداشت نہیں کرسکتا اُٹھا نہیں سکتا اور یہہ کہ تمام رسومات اور قربانیوں سے آدمی کا دل کامل نہیں ہوسکتا (عبرانی ۹-۹ و ۱۰) نہ کچھہ زندگی آسکتی ہی (گلاتی ۳-۲۱) یہہ تو موت کی خدمت ہی (۲ قرنتی ۳-۷) (ف) پطرس کا یہہ مطلب نہیں ہی کہ شریعت خدا کی نہایت سختی ہی مگر وہ کہتا ہی کہ انسان نہایت کمزور ہیں اپنے واجب بھی ادا نہیں کرسکتے (ف) اس بات کو خوب یاد رکھنا چاہئے کہ جو لوگ بڑا بوجھہ لادتے ہیں اور لوگوں پر سخت بھار رکھتے ہیں وہ ہرگز اچھے معلم نہیں ہیں اچھا معلم ہمیشہ بوجھہ کو ہلکا کرتا ہی اور یہہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ مسیح کا بوجھہ ہلکا ہی پس جو بھاری بوجھہ ہی وہ مسیح کا نہیں ہی (ف) کام

سے محنت سے کچھ ثواب نہیں ملتا جیسے بیل جوئے کے نیچے سختی اُٹھاتے ہیں پھر آخر کو خوراک کے لئے ذبح کئےجاتے ہیں یہی حال ہی انکا جو صرف شریعت سے راستبازی تلاش کرتے ہیں ساری عمر شریعت کی باتیں مانتے ہیں کوشش کرتے رہتے ہیں آخر کو مزدوری یہہ ہی کہ ابدی موت سے مریں کیونکہ ناممکن ہی کہ وے شریعت سے راستباز ٹھہریں پس جب شریعت سے نا امید ہی رہے تو موت انکا بدلہ ہی پر ایمان ہی جس کے وسیلہ سے راستباز ٹھہر کے بچ جاتے ہیں

۱۱ (۱۱) بلکہ ہمکو یقین ہی کہ خداوند یسوع مسیح کے فضل سے ہم اُن کی طرح نجات پاوینگے

(اُنکی طرح) جیسے وے بغیر شریعت کے صرف ایمان سے بچینگے ویسے ہی ہم بھی صرف ایمان کے وسیلہ سے بچینگے کیونکہ نہ وے شریعت کو پورا کر سکتے ہیں اور نہ ہم اور نہ ہمارے باپ دادے (مگر خداوند یسوع مسیح کے فضل سے) بچ جاتے ہیں اگلے بزرگ مسیح کو آنیوالا جانتے تھے اور اسی ایمان سے بچ گئے ہم اُسے آیا ہوا جانتے ہیں تب انکا ایمان اور ہمارا ایمان ایک ہی (ف) لوقا کا مطلب یہہ ہی کہ اس عقیدہ کو چھوڑنا نہیں چاہئے بلکہ مضبوطی سے پکڑنا چاہئے کہ خدا کے بیٹے نے اپنی موت سے رسومات کی شریعت کو ہمارے لئے پورا کیا اور اپنے جی اُٹھنے سے شریعت اخلاقی کو بھی پورا کیا پس یہودی کے لئے ختنہ کچھ مفید نہیں ہی اور غیر قوم کے لئے نامختونی کچھ مضر نہیں دونوں کے لئے فضل الٰہی کافی ہی وہ فضل جو مسیح یسوع کی موت اور حیات میں ظاہر ہوا

۱۲ (۱۲) تب ساری جماعت چپ رہی اور وے برنباس اور پولوس کا یہہ بیان سُننے لگے کہ خدا نے کیسی نشانیاں اور کرامتیں اُنکے وسیلہ غیر قوموں میں ظاہر کیں

(چپ رہے) پہلے بڑا مباحثہ کیا مگر اب چپ ہوئے کیونکہ پطرس کی زبان سے وہ دلیلیں سنیں جو سچی اور برحق تھیں اور جنسے مُنہہ بند ہوا اور غور کے کان کھل گئے اور دل نرم ہو گیا فضل کی باتوں نے شریعت کے جوش کو دبا لیا تب چپ ہوئے اور اُن واقعات کے سُننے پر دھیان لگایا جن میں خدا کا ہاتھہ کام کرتا ہوا صاف نظر آتا ہی (برنباس و پولوس یہاں پھر برنباس کا نام پہلے آیا کیونکہ پولوس کی نسبت یروشلم کے لوگ برنباس کو زیادہ جانتے تھے اور وہ عمر میں بڑا شخص تھا (خدا نے اُنکے وسیلہ سے کیا کیا معجزات ظاہر کئے) یہہ ذکر کہ کیا کیا معجزات غیر قوموں کے درمیان واقع ہوئے بڑا جواب تھا اُس سوال کا جو مجلس میں پیش ہوا تھا کہ خدا نے غیر مختونوں کے درمیان کرامتیں اور معجزے ظاہر کئے اور بغیر ختنہ کے روح القدس اُنہیں بخشی اور مختونوں و غیر مختونوں کو برابر برکات عنایت کیں پس اب کیا

ضرور ہی کہ شریعت کا بوجھہ اُنپر ڈالا جاوے (ف) یہاں ذکر نہیں ہی کہ کیا کیا معجزات اُنہوں نے سُنائے مگر ظاہر ہی کہ وہی باتیں سُنائی ہونگی جو پچھلے بابوں میں مذکور ہیں (ف) عیسائی مذہب کی حقیت پر یہہ سب سے بڑی دلیل ہی کہ زندگی کا کلام انجیل میں اور اعمال میں معجزوں کے ساتھہ سنایا گیا ہی اور یہہ سب معجزات بھی اُسی عجیب مسیح کے ہیں جن میں نہ مبالغہ ہی نہ بے انصافی کی بات ہی مگر رحم اور الہٰی تاثیر نظر آتی ہی

۱۳ (۱۳) بعد اُسکے کہ وے چپ ہو رہے یعقوب کہنے لگا ای بھائیو میری سُنو

ایک وقت ہی بولنے کا اور ایک وقت ہی چپ رہنے کا (واعظ ۳-۳ سے ۸) مجلس میں باری باری سب بول سکتے ہیں (۱ قرنتی ۱۴-۳۱) کیونکہ خدا بے انتظامی کا بانی نہیں ہی خدا کی روح عیسائیوں میں رہتی ہی تب وہ سب کام ادب و انتظام سے کرتے ہیں مگر جہاں خدا کی روح نہیں ہی وہاں گڑبڑی غل شور مچاتے ہیں اپنی اپنی بولتے ہیں اور ایک دوسرے کی نہیں سنتا عیسائیوں کا ہمیشہ یہہ دستور ہی کہ ایک ایک کرکے بولتا ہی ایک دوسرے کے بیان میں ہرج نہیں کرتا ہی نہ ایک کی بات پر دوسرا بے توجہہ ہو کے اُسکی حقارت کرتا ہی اور اُنہیں کہنا نہیں پڑتا کہ ذرا سُنئے تو سُنئے تو (ف) ہندو مسلمانوں کا یہہ حال ہی کہ پوری بات نہیں سُنتے بلکہ فقرہ فقرہ پر ساتھہ ساتھہ بولتے جاتے ہیں تاکہ کچھہ نتیجہ کلام کا ہاتھہ میں نہ آوے (یعقوب کہنے لگا) یہہ یعقوب رسول نہیں ہی وہ تو مدت گذری کہ ہیرودیس کے ہاتھہ سے شہید ہو چکا مگر یہہ دوسرا یعقوب ہی جس کی طرف پطرس نے اپنی خلاصی کی خبر بھیجی تھی (۱۲-۱۷) اور اسی نے پولوس سے یروشلم میں ملاقات کی تھی (۲۱-۱۸) یہہ یعقوب خداوند مسیح کا بھائی ہی دیکھو گلاتی ۲-۹) (ف) پطرس کی تقریر خدا کے کام سے علاقہ رکھتی تھی مگر یعقوب کی تقریر خدا کے کلام سے علاقہ دکھلاتی ہی اور مطلب و حاصل ہر دو بیان کا واحد ہی پس مطلب واحد کے ثبوت پر دونوں شخصوں نے اچھی دلیلیں سُنائیں یہاں سے عیسائیوں کو بیان کا طور سیکھنا چاہئے فروتنی اور بحث اور ترتیب اور بیانات میں ترقی بزرگوں کی تقریریں میں سے نکلتی ہی

۱۴ (۱۴) شمعون نے بیان کیا ہی کہ کس طرح پہلے خدا کو پسند آیا کہ غیر قوموں میں سے ایک گروہ اپنے نام کا چن لے

(شمعون) یعنے پطرس نے (۲ پطرس ۱-۱) اُسکا پہلا نام جو عبرانی نام ہی وہی بولتا ہی کیونکہ یہہ دونوں شخص عبرانی تھے ایک عبرانی جب دوسرے عبرانی کا نام لیتا ہی تو اُسے یہودی لفظ سے یاد کرتا ہی (ف) ایسی بول چال بعض اہل

ہم قوم اور ہم ملک لوگوں میں زیادہ خوشنما اور پیاری ہوتی ہے (غیر قوموں کو) دیکھو (۱۰ وا باب کو) (اپنے نام کا چن لے) اور اسکا شروع کرنیلیوس سے ہوا (ف) حکم تھا کہ تثلیث مبارک کے نام پر ساری قوموں کو بپتسما دو اسکا مطلب یہہ ہے کہ دنیا کے سب لوگوں میں سے ایک برگزیدہ جماعت نکالی جاویگی اور وہ گروہ خدا کے نام کی ہوگی وہ دنیا کی نہیں ہیں جیسے مسیح دنیا کا نہ تھا اور سب دنیا دار دنیا کے ساتھہ برباد ہونگے

۱۵ (۱۵) اور اسپر نبیوں کی باتیں متفق ہیں چنانچہ لکھا ہے

(نبیوں کی باتیں) یعنے سب نبیوں کی باتیں اگرچہ الفاظ جداگانہ ہوں پر مطلب واحد پر سب متفق ہیں (لکھا ہے) مثال ایک جگہ سے پیش کرتا ہے اور وہ جگہ (عاموس ۹-۱۱ و ۱۲) ہے یہہ باتیں وہاں لکھی ہیں

۱۶ (۱۶) کہ بعد اسکے میں پھر دونگا اور داؤد کے گرے ہوئے مسکن کو بناؤنگا اور اُسکے ٹوٹے پھوٹے کی مرمت کرکے اُسے پھر کھڑا کرونگا

یعقوب کا مطلب ان آیات کے پیش کرنے سے یہہ ہے کہ خدائے ازلی کی مرضی اور نیت ان آیات سے یوں ثابت ہے کہ نجات داؤد کے مسکن سے تمام آدم زاد کے بقیہ کی طرف بہہ نکلیگی (ف) اِس پیشگوئی کا کچھہ عکس اُسوقت نظر آیا تھا جب یہودی لوگ بابل کی جلاوطنی سے واپس آئے تھے اور عزرا کے وسیلہ سے ہیکل کی تعمیر پھر ہوئی تھی مگر خاص طور پر پوری ہوئی اُسوقت کہ مسیح خداوند آیا اور نجات کی راہ ساری قوموں کے لئے کھولدی اور اخص طور پر اُسوقت پوری ہوگی جب یہودی اب پھر اپنے وطن میں جمع ہونگے اور جلال الٰہی تمام دنیا پر سایہ کریگا (۲-۱۹ سے ۲۱) (میں پھر دونگا) یعنے رحمت اور آرام کے ساتھہ خداوند یسوع مسیح پھر آویگا اپنے بندونکی ملاقات کے لئے (مسکن) محل کا ذکر نہیں ہے مگر مسکن یا ڈیرہ یا خیمہ کا ذکر ہے اس سے اشارہ ہے خاندان داؤدی کی طرف اور یہودی ہیکل کی طرف (ف) نبی کہتا ہے کہ مسیح کے پھرنے کے وقت یہودی ہیکل گری ہوئی ہوگی اور اُسکا خاندان نہایت پست حالی میں ہوگا جیسے کہ اِسوقت یروشلم کا حال ہے (ف) ابن داؤد جو داؤد کا بھی خداوند ہے وہ آویگا اور بحال کریگا اور غیر قوموں کو بھی ساتھہ لیگا اور نئے طور سے بحالی ہوگی مگر اُسی بنیاد پر جو سابق کی ہے خداوند پھر کلیسیا کو بحال کریگا اور سب غیر قومیں بھی اُس میں نجات پاوینگی بغیر ختنہ کے صرف مسیح خداوند کے نام سے (ف) نئے عہد نامہ کا زمانہ بحال کرنیکا زمانہ ہے بحالی کا شروع ہوا ہے کہ غیر قومیں بھی بغیر ختنہ کے خداوند پر ایمان لاکے الٰہی برکات حاصل کرتی جاتی ہیں مگر بڑا وقت بحالی کا

آنیوالا ہی یعنے یہہ پیشگوئی مسیح کی پیدائش کے دقت سے پوری ہونی شروع ہوگئی تھی لیکن آمدثانی میں کامل ہوگی

(۱۷) تاکہ آدمیوں کی بقیہ اور وہ سب غیر قومیں جو میرے نام کی کہلاتی ہیں خداوند کو ڈھونڈھیں یوہیں خداوند جو یہہ سب باتیں کرتا ہی فرماتا ہی ۱۷

(آدمیوں کا بقیہ) یعنے وہ لوگ جو یہودی قوم سے باہر ہیں پر خداوند کے ہیں (سب غیر قومیں) جنہیں خداوند کا نام سنایا جاتا ہی جب وے ایمان لاویں تو یہہ برکات پاوینگے (ف) داؤد کے مسکن کی عمارت شروع ہوگئی ہی جو روحانی طور پر خدا کے لئے ایک مسکن طیار ہوتا ہی کہ سارے آدم زاد پر روح القدس بہائی گئی ہی مسیح کی موت سے زندگی کا چشمہ سب طرف پھوٹ نکلا ہی

(۱۸) خدا کو قدیم سے اپنے سب کام معلوم ہیں ۱۸

(قدیم سے) یعنے قدیم سے خدا کی نیت یوں ہی کہ یہودیوں کی ٹوٹی ہوئی کلیسیا کو پھر کھڑا کرے اور اُن کے مسکن کو پھر بنا وے اور بڑا لمبا چوڑا مسکن کھڑا کرے جسمیں ساری ایماندار قوم بھی شامل ہوں (ف) خداوند اپنے کاموں کو اکیلا آپ کرتا ہی جیسے نبیوں کے صحایف میں خبر دی تھی کہ میں آپ کرونگا اب جو یہہ غیر قومیں شامل ہوتی ہیں یہہ کام خداوند کا ہی وہی یہہ کرتا ہی کیونکہ وہ غیر قوموں کا بھی خالق اور باپ ہی جیسے یہودیوں کا باپ ہی وہ غیر قوموں کو بھی پیار کرتا ہی جیسے شروع میں اِن یہودیوں کو بھی کیا تھا

(۱۹) پس میری صلاح یہہ ہی کہ اُنپر جو غیر قوموں میں سے خدا کی طرف پھرے ہیں بوجھہ نہ ڈالیں ۱۹

(میری صلاح) یعنے مجھہ یعقوب کی رائے یہہ ہی۔ دیکھو یعقوب کلام الہی سے دلیلیں دیکے اپنی رائے صاحب اختیار کی مانند رسولوں میں اور جماعت میں پیش کرتا ہی اسلئے کہ وہ یروشلم کا بشپ یا اسقف تھا (بوجھہ نہ ڈالیں) یعنے خدا کا کام چل رہا ہی ظاہری رسومات کا بوجھہ اُسکو روکیگا اور نقصان ہوگا ظاہری رسومات کا بوجھہ کام کو دباویگا رسومات جس مطلب پر رکھی گئی ہیں وہ مطلب بغیر رسومات کے بھی نکلتا ہی تب کیا ضرور ہی کہ بوجھہ ڈالیں اور ختنہ کا حکم دیں (ف) دیکھو یعقوب بھی یہودی تھا اور اسقف تھا اور اُس شہر کا جہاں یہودی بکثرت تھے اور اُنکے درمیان اُسکا کام تھا اور

وہ جانتا تھا کہ اس جماعت میں بہت ہیں جو ختنہ چاہتے ہیں تو بھی اُسنے ایسی رائے دی یہہ رائے محبت اور سچائی کے بغیر تعصب کے تھی اور اِس تمام مجلس کا یہی فتویٰ ہوا کہ ایماندار لوگ رسوم شریعت کے بوجھہ سے آزاد ہیں کیونکہ ایمان کے وسیلہ سے مغز شریعت اُن میں ہی (ف) یہہ فتویٰ سچائی سے ہی نہ اِسلئے کہ نامور آدمیوں کی رائے یوں ہوئی یا آنکہ اس رائے پر بہت ہاتھہ اُٹھے نہ اِسلئے کہ لوگوں کے دو حصہ کرکے ووٹ لیگئے مگر روح کی یگانگت سے سب کی یہہ رائے ہوئی کہ نو مریدوں کو بیفاید باتوں میں دق نہ کریں یہی خدا کا مطلب ہی کہ بغیر ختنہ کے لوگ ایمانسے نجات پاویں (ف) شکی باتوں میں سب آزاد تو ضرور ہیں کہ اپنی اپنی رائے پیش کریں مگر چاہئے کہ سب کچھہ محبت سے ہووے اور یگانگت اور موافقت خدا کے کلام سے اور بھائیوں سے نہ چھوڑیں اس مجلس میں سب کو بولنے کی اجازت تھی چھوٹے اور بڑے سب بولتے تھے مگر جب خدا کی روح کے ساتھہ دعا کرکے اُنہوں نے یہہ کام کیا تھا تب پوری موافقت اُن میں ظاہر ہوئی اور غلامی کے جوئے تلے دوبارہ جوتے نہیں گئے

۲۰ (۲۰) بلکہ اُن کو لکھہ بھیجیں کہ بتوں کی نجاستوں اور حرامکاری اور گلا گھونٹے اور لہو سے پرہیز کریں

چار چیزوں کا ذکر یہاں ہی (بتوں کی نجاست) اِسلئے کہ غیر قوموں کے درمیان بت پرستی بہت تھی اور جب وے بتوں کو قربانی چڑھاتے تھے تو قربانی کا کچھہ حصہ چڑھانیوالونکو بھی ملا کرتا تھا جیسے پرشاد ملا کرتے ہیں یا مسلمانوں میں مقبروں سے یا نذر نیاز سے تبرک ملا کرتے ہیں اِن باتوں سے پرہیز کرنیکا سبب یہہ تھا کہ غیر قوم بت پرستوں پر یہہ بات ظاہر کریں کہ ہم جو عیسائی ہیں بت پرستی سے بالکل الگ ہو گئے ہیں بلکہ ہمیں اُنسے نفرت ہی (رومی ۱۴-۱۵ اور ۱ قرنتی ۸-۱۰ اور ۱۱) دوسری بات (حرامکاری تھی) یعنے حرامکاری سے الگ رہیں (ف) شاید کوئی تعجب کریگا کہ ایسے بڑے گناہ کو ان چیزوں کے ساتھہ ملا کے بیان کیا ہی یہہ چار چیزیں جو بیان ہوئی ہیں رسمی شریعت کی ہیں مگر حرامکاری اخلاقی شریعت سے متعلق ہی اور وہ باقی تین چیزیں یہودیوں کے لئے ٹھوکر کا باعث تھیں مگر یہہ گناہ سب جہان کے لئے ٹھوکر کا باعث ہی تو جاننا چاہئے کہ اِسکا شمول ان تین چیزوں کے ساتھہ اِسلئے کیا گیا ہی کہ بت پرستونکے درمیان حرامکاری ایک خاص گناہ تھا سب درجے کے لوگ اسمیں بغیر شرم کے شامل تھے بڑی بے پرواہی کے ساتھہ حرامکاری غیر قوموں میں جاری تھی اور ہمیشہ بت پرستی کے ساتھہ زناکاری ہوتی تھی اُنکے مذہب کا ایک حصہ حرامکاری بھی تھی جیسے اِسوقت بھی ہندوؤں میں بت پرستی کے ساتھہ حرامکاری کا رواج ہی وے حرامکاری کو بڑا گناہ نہیں جانتے

اُنکے مندروں کے ساتھہ حرامکار عورتیں بھی متعلق تھیں اب جو لوگ اُن میں سے عیسائی ہوئے ہیں چاہئے کہ
اس بیہودہ عادت سے منع کئے جاویں اگر اُن میں یہہ اپنی قدیم عادت رہی تو نہ وہ عیسائی ہیں اور نہ اُنسے عیسائی
لوگ ملاپ رکھہ سکتے ہیں اور وہ دین کی بڑی بیعزتی کا باعث ہونگے تیسرے (گلا گھونٹے جانور کھانے سے منع کیا
چوتھے لہو کے کھانے سے منع کیا یہہ حکم نوح کے وقت سے جاری تھا اور موسیٰ کی شریعت میں اسکی ممانعت ہوئی تھی
(ف) حکم تھا کہ لہو زمین پر بہایا جاوے تب گوشت کھایا جاوے لیکن جسوقت حقیقی لہو زمین پر بہایا گیا اور مسیح کلوری
پہاڑ پر موا اُسوقت ساری قربانیوں کے نمونے پورے ہوگئے پھر اس حکم کی پابندی کی حاجت نہ رہی مگر اسوقت
بھی یعقوب کچھہ عرصہ کے لئے غیر قوموں کو یہہ حکم دیتا ہے اسلئے کہ یہودی عیسائی اپنی پرانی عادت کے سبب ٹھوکر
نہ کھاویں کہ جب اُنہیں لہو کھاتے دیکھیں تو اُنکے ساتھہ رفاقت نہ کرینگے (ف) یعقوب نے اِن بعض رسمی باتوں کو تھوڑا سا
بوجھہ بھی اُسوقت غیر قوموں پر رکھا اس مصلحت سے کہ کلیسیا کے شروع کا زمانہ ہے مناسب ہے کہ غیر قوم عیسائیوں میں اور یہودی
عیسائیوں میں رفاقت بنی رہے اور میل ملاپ ہوجاوے (ف) اِسلئے بھی ان رسمی باتوں سے منع کیا کہ ابھی ہیکل قایم تھی
اور وہاں قربانیاں ہوتی تھیں تاوقتیکہ ہیکل گرائی نہ جاوے اُس کی عزت مناسب ہے پس جب تک ہیکل قایم ہے رسمی
شریعت رہی خاصکر ان امور میں ممانعت کی گئی اور ختنہ کا حکم نہیں دیا گیا اگرچہ وہ بھی رسمی شریعت کی بات تھی
مگر اُسکا حکم دینے سے دین مسیحی کے اصول میں نقصان آتا تھا اور وہ رسم بنیادی بات ٹھہرتی تھی پس سب کچھہ مناسب
کیا (ف) رسول لوگ دیکھتے تھے کہ عشاء ربانی میں لہو اور گوشت نہ اصل لہو اور گوشت ہے مگر باطنی لہو اور گوشت کا
نمونہ ہے ورنہ وہ لوگ جو لہو کھانے سے منع کرتے ہیں آپ لہو و گوشت کیوں کھاتے پس وہ خوب جانتے تھے کہ یہہ حقیقی
لہو و گوشت نہیں ہے وہ ایک باطنی فیضان کا نمونہ ہے یہہ سند رومن کیتھولک کے خیال کو صاف کاٹتی ہے کہ وہ لوگ جو
عشاء میں لہو و گوشت کو بعینہ لہو و گوشت جانتے ہیں درست نہیں ہے (ف) حاصل کلام آنکہ اگرچہ اُسوقت گلا گھونٹے
جانور اور لہو کے کھانے سے مصلحتاً وہ لوگ منع کئے گئے مگر اب کوئی عیسائی ان دستورات کی قید میں نہیں ہے وہ وقت
نکل گیا وہ مصلحت اب نہ رہی اب حقیقی آزادگی کا ظہور ہے (۱ قرنتی ۱۰-۲۳ سے ۲۶) سب کچھہ میرے لئے حلال ہے پر سب
فایدہ مند نہیں سب کچھہ میرے لئے حلال ہے پر سب ترقی نہیں بخشتا ہے (ف) عیسائیوں کو چاہئے جو چاہیں کھاویں
مگر کسیکے لئے ٹھوکر کا باعث نہ ہوویں سور اگرچہ پاک ہے مگر اہل اسلام کو ٹھوکر نہ کھلانیکے سبب اگر نہ کھاویں تو بہتر ہے
پس اپنی آزادگی کو دوسروں کی ٹھوکر کا باعث نہ کریں

۲۱

(۲۱) کیونکہ اگلے زمانہ سے ہر شہر میں موسیٰ کی منادی کرنیوالے ہوتے آئے ہیں کہ وہ ہر سبت کو عبادت خانوں میں پڑھا جاتا ہے

یہہ سبب ہے ایسا حکم دینے کا کہ مدت مدید سے موسیٰ کی کتاب ہر شہر میں سنائی جاتی ہے اور ہر سبت کو اُسکی کتاب پڑھی جاتی ہے جسمیں شریعت رسمی کا بہت ذکر آتا ہے اب جہاں عیسائی اور یہودی رلے ملے رہتے ہیں تو چاہئے کہ انکی رعایت سے ان دو تین باتوں کو بھی عیسائی عمل میں لاویں ورنہ یہودی خفا ہو کے اُنسے ملنا چھوڑ دینگے اور نفرت کرینگے اِسمیں کچھہ فایدہ نہیں مگر نقصان ہے پس آزادگی کے دونوں شقوں میں سے اس شق پر مصلحتاً عمل کریں

۲۲

(۲۲) تب رسولوں اور بزرگوں کو ساری کلیسیا سمیت پسند آیا کہ اپنے میں سے کئی مرد چن کے پولوس اور برنباس کے ساتھہ انطاکیہ میں بھیجیں یعنے یہودا ملقب بہ برساباس اور سیلاس کو جو بھائیوں میں مقدم تھے

(ساری کلیسیا) نہ صرف رسولوں اور بزرگوں نے اس رائے کو پسند کیا مگر ساری کلیسیا نے پسند کیا (ف) انجیل کی آزادگی ساری کلیسیا سے مروج ہوئی سب نے اتفاق کیا کہ یہہ بات مناسب اور کلام کے موافق ہے ہاں بزرگوں اور رسولوں نے تو سب کچھہ کیا مگر تمام کلیسیا کا اتفاق تھا (چنکے بھیجیں) یعنے لایق اور معتبر لوگوں کو چن لیں کہ وہ جاویں (یہودا ملقب بہ برساباس) یہہ وہ یہودا نہیں ہے جو یعقوب کا بھائی تھا (۱-۱۳) اور نہ وہ یہودا ہے جو تدی کہلاتا تھا (متی ۱۰-۳) اور وہ یہودا بھی نہیں ہے جو یوسف برساباس کا بھائی تھا (۱-۲۳) لیکن یہہ کوئی اور یہودا ہے اور اس سے زیادہ اسکی بابت کچھہ معلوم نہیں ہے (سیلاس) یا سلوانس یہہ وہ شخص ہے جو سفر دویم میں پولوس کا ساتھی تھا (ایت ۴۰) اس شخص کی طرف پولوس نے ہمیشہ اپنا میل محبت بہت دکھلایا ہے اور تین خطوں میں اُس کا نام اپنے نام کے ساتھہ ملایا ہے (۱ تسلونیقی ۱-۱ و ۲ تسلونیقی ۱-۱ و فلپی ۱-۱) (ف۱) یہہ دونوں شخص بھائیوں میں مقدم تھے جیسے اِسوقت بھی کلیسیا میں بعض بھائی مقدم نظر آتے ہیں جو خدا کو بہت پیار کرتے ہیں اور کلیسیا اُنہیں عزت دار بھائی جانتی ہے ایسے ہی یہہ شخص تھے پس انکو اسلئے چن لیا تاکہ انطاکیہ کی جماعت بھی ان کی عزت کرے اور اس بزرگ مجلس کے فتوے کی بھی عزت ظاہر ہو کہ یہہ فتویٰ بہت بھاری بات ہے کہ تمام جہان کی غیر قوم عیسائیوں سے علاقہ رکھتا ہے (ف۲) (آیت ۳۲) میں ہے کہ یہہ لوگ نبی تھے شاید مقدم اسی سبب سے ہوئے کہ وہ نبی تھے خدا کی روح اُن میں تھی

(ف) دیکھو خدا کا انتظام فریسی عیسائیوں نے آکے انطاکیہ کی کلیسیا میں کیسا جھگڑا اور اختلاف ڈالا اور بھائیوں کے دل پریشان کر دئے اسلئے پولوس یروشلم کیطرف بھیجا گیا اور یہاں آکے سیلاس نبی کے ساتھ ملگیا اور اب کیسے مقدس لوگ وہاں جاتے ہیں اور سیلاس پولوس کے مشنری سفر دنکا ساتھی ہوگیا یہہ سب کچھہ فریسیوں کے اعتراض کے سبب سے ہوا خدا نے بدی میں سے نیکی نکالی پس آدمی نہیں جانتا کہ کس کس چیز سے کیا کیا ہونیوالا ہی پس ہرگز ہرگز نہیں چاہئے کہ ہم اپنے دشمنوں کی مخالفت سے پریشان ہوویں شاید خدا کی مرضی اور باطنی انتظام کا یہہ ایک حصّہ ہی جس سے ہمارے لئے کچھہ خوبی نکلیگی اگر ہم نیک نیتی سے رہیں تو سب کچھہ ہمارے فایدہ کے لئے ہی ۔

۲۳ (۲۳) اور اُنکے ساتھہ یہہ لکھہ بھیجا کہ انطاکیہ اور سوریا اور کلکیہ کے بھائیوں کو جو غیر قوموں میں سے ہیں رسولوں اور بزرگوں اور بھائیوں کا سلام

(لکھہ بھیجا) دیکھو لکھنے کا ذکر مسیحی دین کی باتوں کی بابت پہلی دفعہ یہاں آیا ہی اگرچہ لکھنے کا ذکر (یوحنا ۲۰-۳۱ و ۲۱-۲۴ و ۲۵) میں بھی ہی مگر وہ انجیل اس کتاب کے بہت دنوں بعد یوحنا رسول نے لکھی ہی اسلئے لکھنے کا پہلا ذکر یہاں ہی نہ وہاں رحلہ لکھنے کا ذکر بولنے کے ساتھہ (خروج ۱۷-۱۴) میں یوں ہی تب خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ یادگاری کے لئے کتاب میں اسے لکھہ رکھہ اور یشوع کے کان میں یہہ کہدے کہ میں عمالیق کا نام نشان آسمان کے تلے سے مٹا دونگا ۔ مگر نئے عہدنامہ میں پہلا ذکر لکھنے کا جب آیا تو غیر قوموں کی طرف خطاب ہی کہ یہودیوں اور غیر قوموںکا فرق مسیح کے سبب سے مٹ گیا (ف) یاد رکھنا چاہئے کہ جب کسی بڑی بھاری مجلس کا فتویٰ یا کوئی مضمون مفید ہووے تو چاہئے کہ قلمبند ہو جایا کرے کیونکہ لوگ سنانے میں اکثر غلطیاں کرتے ہیں پر لکھنے میں وہ مضمون عبارت کے درمیان بندھا رہتا ہی عیسائیوں میں ایک کہاوت ہی کہ (فقط لکھے ہوئے کلام پر بھروسہ کرتے ہیں اگرچہ لوگ کچھہ بولیں) دیکھو بے لکھی باتیں یعنے وہ باتیں جو مدت بعد قلمبند ہوتی ہیں جنکو حدیث بولتے ہیں کسقدر غلطیوں سے بھری ہوئی ہیں اور اُنسے کیسے اختلافات دنیا میں پیدا ہوئے ہیں اور اُنھیں ماننے والے کیسی راستی سے الگ ہو جاتے ہیں (ف) لکھا ہوا فتویٰ جو سب بزرگوں اور بھائیوں اور رسولوں کے اتفاق سے نکلا وہ جاری بھی ہوگیا اسیطرح اگر جماعت اور پادری سب ملکے کام کریں تو اُنکے انتظام بھی جاری ہونگے اور جب اختلاف ہی تب برکت اُڑ جاتی ہی (ف) دیکھو خط جو لکھا گیا سب کی طرفسے تھا نہ صرف رسولوں کی کیونکہ سب لوگ مسیح کی خدمت کرتے ہیں اور سب مسیح کا بدن ہیں (ف) سلام جس لفظ کا ترجمہ ہی وہ لفظ یونانی میں (خیرین) ہی اور یہی لفظ (یعقوب ۱-۱) میں ہی اور فلادیوس لیسیس کے خط میں بھی یہی لفظ ہی پس یعقوب کا محاورہ یہہ معلوم ہوتا ہی

اُس سے کچھہ ظاہر ہے کہ یہہ خط جو مجلس کی طرف سے لکھا گیا یعقوب حقیقت خداوند کے بھائی کے ہاتھہ سے لکھا گیا تھا اور لوگ جو سلام کا لفظ عہد جدید میں کہیں لکھتے ہیں اُنکا محاورہ دوسرا لفظ ہے وہ (اریتی ہی) (کلکیہ) معلوم ہو گیا کہ کلکیہ میں بھی عیسائی جماعت ہو گئی تھی جیسے سوریا اور انطاکیہ میں تھی اور شاید کلکیہ کی جماعت پولس کے وسیلہ سے اُسی عرصہ میں بن گئی تھی جب وہ یروشلم سے ترسس کو گیا تھا (۹-۳۰) اور جب انطاکیہ سے برنباس کے ساتھہ آیا تھا (۱۱-۲۵ و ۲۶) انہیں وقتوں میں وہاں جماعت بن گئی تھی

۲۴ (۲۴) ازبسکہ ہم نے سنا کہ بعضوں نے ہم میں سے جنکو ہمنے حکم نہیں کیا جا کے تمہیں باتوں سے گھبرا دیا اور تمہارے دلوں کو یہہ کہکے پریشان کیا کہ ختنہ کرنا اور شریعت پر چلنا ضرور ہے

(ہم میں سے) یعنے بعض ہم میں سے گئے بغیر حکم کے (ف۱) شاید وہ شخص یوں بولے ہونگے کہ ہم یروشلم کے بزرگوں کی رائے سناتے ہیں (ف۲) یاد رکھنا چاہئے کہ روح القدس کبھی اُن لوگوں کو باہر نہیں بھیجا کرتی ہے جو انجیل کے پھیلانے میں رسوم کے سکھلانیوالے ہیں یہہ نفسانی جوش اور غرض کی باتیں ہیں جو لوگ آکر بجائے انجیل کے رسومات سکھلاتے ہیں (گھبرا دیا) یعنے اُن کی تعلیم گھبراہٹ کا باعث ہوئی انجیل گھبراہٹ کا باعث نہیں ہے وہ تسلی کا باعث ہے پس جھوٹے معلم اپنی طرف سے ہوتے ہیں نہ روح القدس کی طرف سے وہ نہ سکھلاتے بلکہ خراب کرتے ہیں وہ نہ تسلی کا باعث ہیں مگر گھبراہٹ کا سبب ہیں یہہ علامتیں جھوٹے معلموں کی یاد رکھنا چاہئے (ف۱) دیکھو جھوٹے معلم یہودیہ سے آئے تھے اور کلیسیا کے درمیان سے آئے تھے کلیسیا کے اندر سے اُلٹی باتیں بولنیوالے اُٹھتے ہیں (۲۰-۲۳) شیطان چاہتا ہے کہ بھیڑوں کو پھاڑ کھاوے تب وہ اپنے لئے کلیسیا ہی میں سے لوگوں کو نکالتا ہے کہ نقصان کا باعث ہو جاویں (ف۲) یاد رکھو کہ جو کچھہ سچائی اور یگانگت سے تعمیر کیا جاتا ہے وہ سب مخالفت اور بدعت سے گر جاتا ہے پس بھائیو جھوٹے معلموں سے ہوشیار رہو (ہمنے حکم نہیں دیا) تب اُنکا بیان اپنا تھا نہ بزرگوں اور رسولوں کا وہ کلیسیا سے الگ تھے اگرچہ آپ کو عیسائی بتلاتے تھے اِسوقت بھی بہت لوگ ہیں جو آپ کو عیسائی بتلاتے ہیں اور کلیسیا کے خیالات سے الگ خیالات رکھتے ہیں اور اپنی مرضی کی باتیں سنایا کرتے ہیں

۲۵ (۲۵) سو ہم نے جمع ہو کے مناسب جانا کہ کئی مرد چن کے اپنے عزیزوں برنباس اور پولس کے ساتھہ

(جمع ہوکے) یعنے متفق الرّائے ہوکے جیسے (۲-۱) میں لکھا ہے گویا سب میں ایک ہی روح ہے سب سچائی پر متفق ہیں جب
ایسی یگانگت ہوتی ہے تو قوت بہت ملتی ہے

۲۶ (۲۶) جو ایسے آدمی ہیں جنہوں نے اپنی جانیں ہمارے خداوند یسوع مسیح کے نام پر فدا کی ہیں تمہارے
پاس بھیجیں

(فدا کی ہیں) یعنے اپنی جانوں کو اُنہوں نے عزیز نہیں جانا جان بھی دینے کو خداوند کے لئے ہمیشہ طیار رہے (ف ۱)
سابق زمانہ میں کلیسیا کے درمیان ایسا دستور نہ تھا کہ ایک دوسرے کی تعریف مجلس میں کریں جیسے آج کل ہوتا ہے وہ صرف
مسیح کی تعریف کرتے تھے لیکن اب اس خط میں پولوس و برنباس کی تعریف یروشلم کی کلیسیا کرتی ہے جن میں تمام بزرگ اور
رسول اور عوام عیسائی بھی شامل ہیں یہہ سب ان دو شخصوں کی تعریف کرتے ہیں دستور کے برخلاف اسکا ایک خاص
سبب ہے وہ چاہتے ہیں انطاکیہ کی کلیسیا پر ان شخصوں کا رتبہ ظاہر کریں تاکہ جواب ہووے اُن معترضوں کو بھی جو پولوس
و برنباس کے خلاف وہاں بولتے تھے پس یہہ لوگ اپنی رائے بتلاتے ہیں کہ پولوس حقیقی رسول ہے اور جب پولوس فتویٰ
دیوے تو تمام کلیسیا کو معلوم ہووے کہ سب کی مرضی سے ہے (ف ۲) ہر مسیحی خادم کو یہاں سے یہہ سیکھنا چاہئے کہ اس خدمت
میں اپنی جان بھی خداوند کے لئے دریغ نہ کرے اور مسیح کا جان نثار خادم بنے جیسے پولوس و برنباس تھے

۲۷ (۲۷) پس ہم نے یہودا اور سیلاس کو بھیجا اور وے آپ زبانی وہی بیان کرینگے

یعنے منہہ کی گواہی لکھی ہوئی خط کے ساتھہ تاکید کے لئے بیان کرینگے (ف) کلام کا صرف پڑھنا ہی کافی نہیں ہے
مگر زبان سے بھی سنانا چاہئے تب یقین اور تاثیر بہت پیدا کرتا ہے ۔

۲۸ (۲۸) کیونکہ روح القدس کو اور ہمیں پسند آیا کہ ان ضروری باتوں کے سوا تم پر اور بوجھہ نہ ڈالیں

(روح اور ہم) جیسے مسیح نے فرمایا تھا کہ روح القدس اور تم بھی میرے گواہ ہوگے پس وہ کہتے ہیں کہ روح نے ہماری
ہدایت کی گویا روح نے ہمارے وسیلہ سے یہہ کام کیا جو ہم نے کیا جان بوجھہ کے کیا کہ یہہ خداوند کا کام ہے جو اُس نے ہمارے وسیلے
سے کیا ایسی یہہ فتویٰ اور اس بنیادی مسئلہ کا جواب خداوند نے ہمارے وسیلہ سے تمہیں دیا ہے کہ غیر قوم مومنوں پر غلامی کا بوجھہ
نہ ڈالیں جس سے انجیل کی آزادگی جاتی رہے (ف ۱) مطلب یہہ ہے کہ ہم یہودی لوگ فتویٰ دیتے ہیں کہ غیر قوم کو ختنہ کی

ضرورت نہیں ہے کلیسیا کے بزرگوں کو جایز نہیں ہے کہ کوئی ایسا نیا قانون جاری کریں جو نجات سے علاقہ رکھتا ہو اُنکا کام صرف یہہ ہے کہ مسیحی مقررہ قانون پر عمل درآمد کریں (ف۲) روح القدس نے ضرور اس مسلہ کے حل کرنے میں اُن کی ہدایت کی تھی تو بھی شاگردوں کی یہہ کوشش ہوئی کہ مجلس کر کے دعا کے ساتھہ صلاح کی پس خواب میں اُن کی ہدایت نہیں کی گئی مگر جب وہ مناسب طور سے حق بات پر سوچنے کے لئے جمع ہوئے تو حقیقی محنت کا پھل پایا کہ روح کے فیضان سے حقیقی بات کا انکشاف اور القاعدا نے اُنہیں بخشا پس معلوم ہوا کہ روح کی پاک تاثیر انسانی آزادگی کے ساتھہ ہے

۲۹ (۲۹) کہ بتوں کے چڑھاوے اور لہو اور گلا گھونٹے (جانور کو کھانے) اور حرامکاری سے پرہیز کرو انسے اگر تم آپ کو بچائے رکھو گے تو خوب کرو گے سلامت رہو

یعنے ایک حکم کہ حرامکاری سے بچو یہہ تو نہایت ضروری بات ہے جو ہر زمانہ میں سب کو چاہئے باقی تین باتیں رسمی شریعت کی اِسلئے لکھی گئی ہیں کہ کم زور یہودی جو عیسائی ہوئے ہیں ٹھوکر نہ کھاویں نہ اِسلئے کہ ہر زمانہ میں یہہ فرض ہوں (ف) اس مجلس میں کیسا حکم تھا کہ سب کو سنبھالنا چاہتے تھے مگر وہ لوگ جو اس وقت بعض رسمیات پر ایسا زور دیتے ہیں کہ ہر ایک حالت میں سب انکو فرض بتلاتے ہیں وہ اس مجلس کا مزاج نہیں رکھتے ہیں وہ کمزوروں کو طاقت نہیں دیتے مگر بوجھہ سے دباتے ہیں اگرچہ سب کو بعض رسوم پسند نہ ہوں تو بھی کہتے ہیں کہ ضرور مانو پس وہ امور جو آزادگی کے ہیں اُنھیں مناسب آزادگی دوسروں کی ترقی کے لئے کام میں لانی چاہئے

۳۰ ۳۱ (۳۰) سو وے رخصت ہو کے انطاکیہ میں آئے اور جماعت کو اکٹھا کر کے خط دیدیا (۳۱) اور وے اُسے پڑھکے اس تسلی سے خوش ہوئے

(خوش ہوئے) اِسلئے کہ یہودی غلامی سے آزادگی پائی (ف) ایک چھوٹا سا خط پا کے خوش ہوئے ہیں کسقدر خوشی لازم ہے جبکہ ہمنے سارا نوشتہ اللہ کا پایا ہے (ف۲) اچھی مجلس کا اچھا پھل ہوتا ہے یہہ مجلس سب لوگوں کے لئے نمونہ تھا محبت کا یہہ اسلئے نہیں جمع ہوئے تھے کہ بحث کر کے ایک دوسرے کا منہہ بند کریں یا ایک دوسرے پر ملامت کریں یا طعن آمیز باتیں کر کے ایک دوسرے کی طبیعت کو خراب کریں یا نالش کر کے ایک کو جرم لگا دیں اُن میں کچھہ حیلہ اور

دفانہ بھی وہ صلح چاہتے تھے اور سچائی پر گواہی کے طالب تھے تب یہہ راستی نکلی اور دنیا کے آخر تک اس فیصلہ سے کتنی روحوں کی سلامتی ہوئی اور اہل شرع کے دکھو نسے بچے

۳۲ (۳۲) اور یہودا اور سیلاس نے کہ وے بھی نبی تھے بھائیوں کو بہت باتوں سے نصیحت کر کے تقویت دی

(یہودا و سیلاس) نہ صرف خط سنا کے بیٹھ رہے مگر خدمت کی کیونکہ وہ (نبی تھے) جیسے پولوس و برناباس بھی نبی تھے (۱۱-۲۷ و ۱۳-۱) (ف) خدا کے لوگ سستی نہیں کرتے ہیں جب ایک کام تمام کرتے ہیں تب دوسرا کام شروع کر دیتے ہیں آرام سے گھر میں نہیں بیٹھتے ہیں (تقویت دی) ایسی باتیں سنا کے کہ نجات مسیح سے مفت ملتی ہے صرف ایمان کے وسیلہ سے دیکھو (آیت ۹ و ۱۱) (ف) اس تقویت اور نصیحت کا یہہ پھل ہوا کہ یہودیوں اور غیر قوموں کا پورا میل ملاپ ہو گیا

۳۳ (۳۳) اور وے چند روز رہکے صحیح و سلامت بھائیوں سے رخصت ہوئے اور رسولوں کے پاس لوٹ گئے

اس آیت کا مضمون صاف ہے

۳۴ (۳۴) پر سیلاس کو وہاں رہنا پسند آیا

یہہ فقرہ بہت سے قدیمی نسخوں میں نہیں ہے بعض میں ہے اسکا سبب کچھہ معلوم نہیں ہے

۳۵ (۳۵) اور پولوس اور برناباس انطاکیہ میں رہے اور بہت اور وں کے ساتھہ خداوند کا کلام سکھلاتے اور سناتے تھے

(سکھلاتے اور سناتے تھے) اندر والوں کو سکھلاتے تھے اور باہر والونکو سناتے تھے یہی دو کام خادم دینوں کے ہیں بشارت سنانا اور ایمانداروں کو تعلیم دینا کہ دین کی گہرائی کو دریافت کریں (ف) انہیں ایام کے اندر وہ معاملہ بھی ہو گیا تھا جو پطرس کی ملامت کے بارہ میں ہے دیکھو (گلاتی ۲-۱۱ سے ۱۴) (ف) پولوس و برناباس اکثر انطاکیہ میں رہتے تھے گویا وہ اُنکا صدر مقام تھا کبھی کبھی اس میں بہت فایدہ ہے کہ بڑے بڑے واعظ ایک ہی شہر میں جمع کئے جاویں اور

اور کبھی اس میں بھی فایدہ ہے کہ ایک شہر میں بڑا مشن ہووے اور اطراف میں چھوٹے مشن ہوں پر ہر ایک بات میں مسیح اپنے بندوں کی ہدایت کرتا ہے جب وہ بلاتا ہے تب آدمی آتے ہیں جب وہ کھینچتا ہے تب وے رجوع لاتے ہیں جب وہ حکم کرتا ہے تب وے کھڑے ہوتے ہیں چاہئے کہ جب وہ کچھ کام لینا چاہے تو زور سے اُٹھیں جب وہ دل میں آرام دیوے تب آرام کریں

۳۶ (۳۶) اور چند روز بعد پولوس نے برنباس کو کہا آؤ ہر ایک شہر میں جہاں ہمنے خدا کا کلام سنایا پھر جا کے اپنے بھائیوں کو دیکھیں کہ کیسے ہیں

(۳۶ سے ۴۰ تک) برنباس و پولوس میں جو تکرار ہوئی اُسکا ذکر ہے (پولوس نے برنباس کو کہا) اسکا سبب یہہ تھا کہ انطاکیہ میں بہت معلم تھے اور مدت سے جمع ہوئے تھے اِسلئے پولوس نے بہتر جانا کہ برنباس کو لیکر پھر سفر کرے نہ اسلئے کہ کوئی نیا مشن جاری کرے مگر اسواسطے کہ جہاں پہلے کلام سنا چکے تھے وہاں جا کے وہاں کے بھائیونکی حالت کو دیکھیں کہ مسیح میں کیونکر ترقی کرتے ہیں (ف ۱) مناسب نہیں ہے کہ کلیسیا کا نیا بوٹا لگا کر سینچا نہ جاوے (اقرنتی ۳-۶) کیونکہ شیطان شریر بہت جلدی کڑوا دانہ بوتا ہے (متی ۱۳-۱۹) زمیندار کا کام کبھی تمام نہیں ہوتا جبتک کہ غلہ ٹھکانے سر نہ پہونچ جاوے بلکہ پھر دوسری فصل کا کام شروع ہو جاتا ہے ہل چلاتا ہے بیج بوتا ہے نیلاؤ کرتا ہے آبپاشی کرتا ہے فصل کاٹتا ہے بھوسا جدا کرتا ہے یہی حال خادمانِ دین کا ہے اُنکو بھی کلیسیا کی بہت خدمت کرنی پڑتی ہے (ف ۲) خادم دین کا یہی کام نہیں ہے کہ کچھ وعظ گرجا میں سناویں اور بیماروں کی خبر لیں اور ملاقات کر کے مزاج پوچھیں اور اُنکے گھروں میں حقے پیکر آیا کریں بلکہ ہوشیار چوکیدار کی مانند اُنہیں جگاویں اور اپنی تعلیم اور تاثیر کے وسیلہ سے اُنکی روحوں میں کچھ کلام بھی کریں تاکہ اُن کی پاسبانی کے وسیلہ سے وہ سب کھرے گیہوں نکل آویں (ف ۳) پولوس و برنباس پھر جاتے ہیں تاکہ نئے شاگردوں کو دیکھیں کہ قایم ہیں یا نہیں ترقی کرتے ہیں یا ٹھہر گئے ہیں تاکہ اُن کی بابت فکر یا شکر کریں یہہ سب پادریوں کے لئے نمونہ کی بات ہے خواہ وے دیسی پادری ہوں یا ولایتی اُنہیں ہمیشہ اسبات کا فکر چاہئے کہ کلیسیا کس حالت میں ہے پولوس نے ہمیشہ نئے مریدوں کی فکر کی اور بڑی محبت دکھلائی اور ہمیشہ آرزومند تھا کہ اُنکا منہہ دیکھے اور اُنکی کمتی کو پورا کرے (رومی ۱-۱۱ و ۱۲ و ۱۵-۳۲)

۳۷ (۳۷) اور برنباس کی صلاح تھی کہ یوحنا کو جو مرقس کہلاتا ہے اپنے ساتھ لیچلیں

(کیونکہ وہ اسکا بھانجا تھا (کلسی ۴-۱۰) یہہ وہی مرقس ہے جس نے انجیل لکھی ہے

۳۸ (۳۸) لیکن پولوس نے مناسب جانا کہ اس شخص کو جو پمفیلیہ میں اُنسے جدا ہوا اور اس کام کے لئے اُنکے سنگ نہ گیا ساتھ نہ لیجائیں

دیکھو ۱۳-۱۳)

۳۹ (۳۹) تب اُن میں ایسی تکرار ہوئی کہ ایک دوسرے سے جدا ہو گیا اور برنباس مرقس کو لیکے جہاز پر کیپرس کو روانہ ہوا

(ایسی تکرار ایک تکرار کے بعد دوسرا تکرار پیش آیا پہلے پطرس اور پولوس میں تکرار ہوا جب پولوس نے پطرس کو ملامت کی تھی اسکے بعد پولوس و برنباس میں جو بڑے رفیق تھے تکرار ہوا (ف) خدا کا کلام پاک ہے وہ بڑے بڑے رسولوں اور نبیوں میں بھی جو کمزوریاں ہیں دکھلاتا ہے (ف) برنباس تسلی کا بیٹا یا نصیحت کا فرزند کہلاتا تھا مگر اکثر دیکھا جاتا ہے کہ جب کوئی شخص آپ کو کسی بات میں مضبوط جانتا ہے تو وہ اُسی میں گرتا ہے (ف) لسترہ کے لوگوں سے ان رسولوں نے سچ کہا تھا کہ ہم بھی تو تمہارے مانند آدمی ہیں (ف) ایسی تکرار ہوئی یونانی میں ہے خفگی ہوئی تیزی کے ساتھ (ف) ضرور وہ دین سچا ہے جو اپنے معلمان کی کمزوریوں سے گھٹ نہیں جاتا مگر زیادہ بڑھتا ہے تب وہ اپنی طاقت سے پھیلنے والا ہے انجیل اگر آدمیوں سے ہوتی تو جلدی فنا ہو جاتی عیسائیوں میں بہت کمزوریاں ہیں ان کی کمزوریاں انجیل کو برباد کر ڈالتیں مگر نہیں وہ تو اور بھی بڑھتی ہے اب کہ تکرار ہوئی تو اسکا کیا نتیجہ ہوا یہہ کہ جدائی ہوئی سفر میں دو سفر ہو گئے دو طرف انجیل چلی گئی اب تو دونا کام ہو گیا (ف) انجیل ایک خزانہ ہے پر مٹی کے برتنوں میں رکھا ہے (۲ قرنتی ۴-۷) پر ہمارا یہہ خزانہ مٹی کے باسنوں میں رکھا ہے تاکہ ظاہر ہووے کہ قدرت کی بزرگی ہم سے نہیں بلکہ خدا سے ہے عیسائیوں کی کمزوری میں خدا کا زور ظاہر ہوتا ہے (۲ قرنتی ۱۲-۹) کیونکہ میرا زور کمزوری میں کامل ہوتا ہے (ف) اب دریافت کرو کہ اس تکرار میں کسکا قصور تھا آیا برنباس کا یا پولوس کا اسمیں تو کچھ شک بھی نہیں ہے کہ ضرور مرقس نے پہلی دفعہ ان لوگوں کو سفر میں اکیلا چھوڑ دیا تھا اور آپ یروشلم کو چلا آیا تھا پر چھوڑ دینے کا ٹھیک سبب معلوم نہیں کہ کیا تھا شاید سفر سے تھک گیا تھا یا خطرہ اور خوف جو اُس سفر میں تھا اُس سے ڈر گیا تھا یا محنت کرنے سے جی چرایا تھا پس پولوس نے کہا کہ اس شخص نے ہمیں ایک دفعہ سفر میں چھوڑ دیا تھا اب ہم دوسرے سفر میں اسے ساتھ نہیں لیچلتے بموجب (امثال

۲۵-۱۹ کے) مصیبت کے وقت بے اعتماد انسان کا اعتماد کرنا اُس دانت کی مانند ہی جو ٹوٹا ہوا ہو اور اُس پاؤں کی مانند
ہی جو بند سے اُکھڑ گیا ہو۔ یہبات پر برنباس نے ضرور کہا تھا کہ جو عیسائی کو ایک قصور کے سبب بالکل رد کرنا مناسب
نہیں ہی ہاں وہ میرا رشتہ دار ہی اور اس رشتہ داری کے سبب میں اُس سے خوب واقف ہوں وہ فی الحقیقت ایسا ہی
بزدل نہیں ہی وہ جوان چاہتا ہی کہ ایک دفعہ پھر آزمایا جاوے تاکہ اپنا سابق کا داغ مٹاوے پس اُسکی درخواست قبول
کرنا چاہئے کہ ساتھ چلے۔ اسمیں بھی شک نہیں ہی کہ مرقس نے اسکے بعد ایسی ہی دلاوری دکھلائی اور ایک عرصہ کے
بعد پولوس نے بھی اُسے قبول کرلیا پھر پولوس کا بھروسہ اُسپر ہوگیا اور پوری تسلی اُسکی بابت ہوگئی اور اُسنے کہا کہ وہ خدمت
کے لئے کام کا ہی (کلسی ۴-۱۰ و ۱۱) اسطرح سے جو میرے ساتھ قیدی ہی اور مرقس برنباس کا بھانجا جس کی بابت تم نے حکم
پائے اگر وہ تمہارے پاس آوے تو اُس کی خاطر کرو اور یسوع ملقب بہ یُسْتُس یہہ سب جو مختونوں میں سے ہیں تمکو سلام کہتے
ہیں صرف یہی خدا کی بادشاہت کے واسطے میرے ہم خدمت ہیں جو میرے لئے تسلی کا باعث ہوئے (۲ تمطاوس ۴-۱۱)
لوقا اکیلا میرے ساتھ ہی مرقس کو اپنے ساتھ لے آ کیونکہ وہ اس خدمت میں میرے کام کا ہی (ان مقاموں سے ظاہر ہی کہ
آیندہ سفروں میں اُس جوان نے وفاداری سے خدمت کی یہانتک کہ وہ جو اُسکو پہلے قبول نہ کرتا تھا اب کس پیار سے
قبول کرتا ہی) شاید اب کوئی کہے کہ برنباس اسوقت جو محض حق پر تھا تب پولوس کی غلطی ہی کہ اُسنے اس جوان کے قبول
نہ کرنے میں اسوقت سخت مزاجی دکھلائی تو اسکا جواب یہہ ہی کہ پولوس بھی حق پر تھا وہ یہہ نہیں کہتا تھا کہ مرقس بُرا آدمی ہی
اور کسی دوسرے کام کے بھی لایق نہیں ہی مگر یہہ کہتا تھا کہ ایسے سفر میں ساتھ لیجانا مناسب نہیں ہی بہتر ہی کہ وہ
یہاں دوسرا کام کرے اور برنباس کی رائے اسلئے نہیں قبول کرتا تھا کہ برنباس نرم دل آدمی تھا (۴-۳۶ و ۱۱-۲۴)
اُسکا گمان تھا کہ یہہ شخص نرمی دل اور رشتہ داری کے سبب شاید اسوقت اچھی رائے نہیں دیتا ہی اور اس سے پہلے
پطرس کے ساتھ تکرار کے وقت اسی نرمی دل کے سبب سے ایک غلطی بھی برنباس کی ظاہر ہوچکی تھی (گلاتی ۲-۱۳)
اور باقی یہودیوں نے بھی اُسکے ساتھ مکر کیا یہانتک کہ برنباس بھی اُن کی ریا میں شریک ہوا (ف۸) دونوںکے پاس
دلیلیں تھیں مگر دونوں کے مزاج برابر نہ تھے فضل سے ہر کسی کا خاص مزاج جاتا نہیں رہتا ہی ہاں ہر خاص مزاج بھی
پاک ہوجاتا ہی یہاں دونوں کے پاک مزاج ظاہر ہیں کہ دونوں نیک نیت ہیں مگر مزاج کی جدائی بھی ظاہر ہی خصوصیت
مزاج کے سبب سے (ف۹) دونوں حق پر تھے مگر تو بھی نتیجہ میں اختلاف تھا (ف۱۰) بہتر تھا کہ آپس میں فیصلہ کرکے
بغیر اس تکرار کے جدا ہوتے مگر تکرار کرکے جدے ہوئے یہہ ضرور دونوں کی کمزوری ہوئی پس کوئی آدمی آدمیوں پر
فخر نہ کرے (۱ قرنتی ۳-۲۱) (ف۱۱) مرقس کے دل میں کتنا غم پیدا ہوا ہوگا کہ ایسی تکرار کا باعث ایسے عمدہ شخصوں کے

درمیان میں ہوں تو بھی خدا نے اِس بُرائی میں سے بھلائی نکالی کہ ایک سفر کے عوض دو سفر ہو گئے اور دونا کام خداوند کا
ہوا اور پھر اُن میں بھی میل اور رفاقت ہو گئی اختلاف کی وجہہ درمیان سے اُڑ گئی بلکہ زیادہ رفاقت آ گئی اسوقت کے
بعض عیسائیوں کے مانند وہ نہ تھے کہ نسلاً بعد نسلاً بھی بعض میں دشمنی چلتی ہے اور بغیر موت کے دشمنی دور نہیں ہو سکتی
ہے یہہ روح کا پھل نہیں ہے مگر بے ایمانی کا پھل ہے اور ہندو مسلمان کی روح ہے نہ عیسائی روح (ف۱۲) کوئی رسول کوئی نبی
کوئی مقدس کوئی آدمی بے عیب اور بیقصور اور بے خطا نہیں ہے صرف ایک شخص ہے جو یسوع مسیح ہے اُسمیں کوئی داغ
اور چین نہیں ہے وہ قدوس ہے وہی ایک کامل انسان اور کامل خدا ہے وہی بھروسہ کے لائق ہے اُسی پر نظر ٹھہرتی ہے وہی پورا
آسرا ہم سبکا ہے (ف۱۳) رسولوں اور نبیوں نے غلطی اور خطا اپنی رائے میں ہو سکتی ہے مگر الہام میں وہ غلطی نہیں کر سکتے کیونکہ
الہام نہ اُن کی رائے ہے مگر وہ روح القدس کے وسیلہ سے بیان ہوتا ہے اُسکا دینیوالا خدا ہے وہ خدا کا کلام ہے نہ اُنکا (ف۱۴)
کوئی شخص عیسائیوں کے درمیان بعض وقت تکرار دیکھہ کے نہ کہے کہ وہ کیسے عیسائی ہیں ضرور وہ سچے عیسائی ہیں اور
تکرار اُن میں بھی ہوتا ہے مگر عداوت ابدی نہیں ہوتی ہے ہم عیسائیوں کا تکرار دیکھہ کے ہرگز ٹھوکر نہیں کھا سکتے مگر عداوت
ابدی دیکھہ کے کہتے ہیں کہ وہ عیسائی نہیں ہیں فریب سے کلیسیا میں گھسے ہوئے ہیں کیونکہ دشمنی جو دلوں میں مرکوز
ہو جاتی ہے وہ موت ہے اور مسیح سے مطلق جدائی ہے بعض لوگ ہمنے کلیسیا میں ایسے بھی دیکھے ہیں کہ دلوں میں پوشیدہ
عداوت رکھتے ہیں اور ظاہر میں میل ملاپ دکھلاتے ہیں پر موقع پر وہ عداوت نیش مارتی ہے اور ظاہر ہو جاتی ہے (ف۱۵) بعض
وقت ایک اور آفت بھی ہمیں نظر آتی ہے کہ جب ایماندار آپس میں کسی تکرار کے باعث جدائی دکھلاتے ہیں تو اُس کے دوست
اُسکی طرف اور اُسکے دوست اُسکی طرف ہو کے ایک میدان جنگ قایم کر دیتے ہیں یہہ ساری باتیں جسمانی مزاج کی
ہیں چاہئے کہ یہہ لوگ اُن دونوں بھائیوں کے درمیان کی آگ کو بجھاویں نہ آنکہ اُسپر زیادہ لکڑیاں ڈال کے خوب
آگ بھڑکاویں (ف۱۶) مقدسونکی کمزوریاں ہیں اور اُن گناہوں میں جو مدت تک دلوں میں حکومت کرتے ہیں بہت فرق ہے پہلی
شکل تقدس میں خلل انداز نہیں ہے مگر دوسری شکل صاف بے ایمانی کو دکھلاتی ہے (ف۱۷) برنباس نرم دل تھا اُسنے کمزوروں
کی برداشت کی پولوس سخت باپ کی مانند تھا اُسنے سختی سے بچے کی تنبیہ کی تاکہ درست کرے پس کلیسیا میں دونوں قسم
کے بزرگوں کی ضرورت ہے تو بھی نہایت ضرور ہے کہ تکرار سے بچیں اور جب دیکھیں کہ سب آدمی برابر نہیں ہیں نہ سب کی رائے
برابر ہے اور کوئی اُن میں سے اپنی رائے پر قایم رہنا مناسب جانتا ہے تو اب اتنی بات کو ہرگز ہاتھہ سے نہ جانے دیں کہ سب
کچھہ محبت کی روح سے کیا جاوے اور اختلاف بغض کو نہ جننے پاوے (ف۱۸) اعمال کی کتاب میں یہاں برنباس کا ذکر
تمام ہوتا ہے پھر اُسکا نام اس کتاب میں اب نہیں آتا ہے وہ اپنے وطن کی طرف چلا گیا اور پولوس پورب کی طرف

۴۰ (۴۰) پر پولوس سیلاس کو منظور کر کے اور بھائیوں سے خدا کے فضل کے سپرد ہو کے چلا گیا

(دو دو چلے گئے) جیسے مسیح نے بارہ کو اور ستر کو بھی دو دو کر کے بھیجا تھا (مرقس ۶-۷، لوقا ۱۰-۱) جب برنباس پولوس کے پاس سے چلا گیا تو اُسکے عوض سیلاس آ گیا اور جب مرقس چلا گیا تو تمطاؤس آ گیا کلام کی خدمت کا کام کسی آدمی پر موقوف نہیں ہے مگر خدا سے ہوتا ہے جب ایک چلا جاتا ہے خدا دوسرے کو کھڑا کرتا ہے اسیطرح آج تک کلیسیا میں کام چلتا ہے (ف۱) تکرار تمام ہو گیا محبت و توبہ و سچائی کا پھل قایم رہ گیا لیکن پولوس و برنباس اور مرقس و لوقا وغیرہ سب بہشت میں اکٹھے ہو کے آرام میں ہیں وہاں کچھ جدائی اور تکرار نہیں ہے اسیطرح خدا کلیسیا کی سب جدائیاں ختم کریگا اور سب پاک ہو کے مسیح کے ساتھ ابدی رفاقت میں رہینگے یہاں دنیا میں شاید بعض وقت کسی عیسائی بھائی سے ہم ذرا خفا ہو کے اُس کی طرف نفرت دکھلاتے ہیں مگر وقت آویگا کہ ہمارا اور اُسکا جو حقیقی رشتہ روحانی ہے ظاہر ہوگا اور وہ اور ہم اکٹھے ہو کے ابدی مکانوں میں فرشتوں کی مانند مسیح کے ساتھ رہینگے پس بھائیو سب کچھ سوچ سمجھ کے کیا کرو (ف۲) (بھائیوں سے خدا کے فضل کے سپرد ہو کے گیا) شاید دعا کے ساتھ بھائیوں نے اُسے رخصت کیا جیسے (۱۳-۳) میں ہے

اب پولوس کا دوسرا مشنری سفر شروع ہوا (۱۵-۴۱ سے ۱۸-۲۲) تک اسکا ذکر ہے

۴۱ (۴۱) اور سوریا اور کلکیہ میں گذر کے کلیسیاؤں کو تقویت دیتا پھرا

(آیت ۴۱ سے ۱۶ باب ۴ تک) کلیسیاؤں میں دورہ کرنے کا بیان ہے (سوریا اور کلکیہ سے گذر کے) شاید اُسی رستہ سے گیا جسکا ذکر (۹-۳۰) میں ہو چکا ہے جب یروشلم سے ترس میں جاتا تھا (ف۱) پولوس ملک کے بیچ میں گیا لیکن برنباس جزیروں اور سمندروں کے کنارہ پر گیا یعنے سلامیس اور پافس کی طرف جو کپرس کے جزیرے میں تھے اور پولوس دربی و لسترہ و اکونین و فسیدیہ والے انطاکیہ کی طرف کو گیا (تقویت دیتا پھرا) عیسائی دین کا پھیلانا اسی بات پر موقوف ہے کہ پولوس نے نہ صرف کلیسیائیں قایم کیں مگر تقویت بھی دی (ف۲) نو مرید ضرور کم واقف ہوا کرتے ہیں اور تجربہ کاری انتظام مجالس اور انتظام جماعت کے بارہ میں نہیں رکھتے ہیں اسیلئے پولوس نے بار بار اُن کی ملاقات کی تا کہ ایمان میں قوی ہو جاویں اور اور بزرگ بھی ہر ایک جماعت کے اوپر مقرر کئے اور جب اُنہیں چھوڑا تو خداوند کے سپرد کر کے گیا جیسے (۱۴-۲۱ سے ۲۳) میں ہے تو بھی کچھ عرصہ کے بعد پھر ملاقات کرتا تھا تسلی دینے کے لئے اور مدد کرنے کے لئے بھی اسیطرح عمارت اُٹھتی تھی کہ ردہ پر ردہ رکھتا تھا مگر اُسکا خاص کام یہہ تھا کہ غیر قوموں کے درمیان بنیاد کلیسیا کی قایم کرے (۱ قرنتی ۳-۶ سے ۱۰)

سولہواں باب

۱ (۱) اور وہ دربی و لسترہ میں پہونچا اور دیکھو وہاں تمطاؤس نام ایک شاگرد تھا جسکی ما ایماندار یہودی عورت تھی پر باپ یونانی تھا

(تمطاؤس) مرقس کی عوض اللہ نے اُسے دیا پولوس اُسے ایمان میں اپنا بیٹا کہتا ہے (۱ تمطاؤس ۱-۲) اس شخص نے اس دوسری ملاقات سے پہلے ہی بھائیوں کے دلوں میں جگہ پائی تھی اس سے ظاہر ہے کہ پہلی ملاقات میں وہ عیسائی ہوگیا تھا اُن خوف خطرہ کے دلوں میں جسکا ذکر (۱۴-۱۹ و ۲۰) میں ہے یہہ اُن میں سے ایک تھا جنکو پولوس نے تقویت دی تھی اور نصیحت کی تھی کہ ایمان میں مضبوط رہیں اور اُبھارا بھی تھا کہ بہت دُکھہ اُٹھا کے خدا کی بادشاہت میں شریک ہونا ضرور ہے (۱۴-۲۱ و ۲۲) (ف) اس شخص کی نانی میں بے ریا ایمان تھا اور نانی کے وسیلہ سے اسکی والدہ یونیکی میں وہ ایمان آیا اور والدہ کے وسیلہ سے وہی ایمان تمطاؤس میں آیا تھا - یہہ شخص لڑکپن سے نوشتوں سے واقف تھا (۲ تمطاؤس ۳-۱۵) اور اُس کی بابت پیشگوئیاں بھی ہوئی تھیں کہ وہ کیسا شخص ہوگا (۱ تمطاؤس ۳-۱۵) شاید کسی نبی سے پیشگوئیاں ہوئی ہونگی یا جسوقت یہہ بپتسمہ پانے کو تھا اُسوقت مقدسوں نے اُسکی نسبت پیشگوئیاں کی ہونگی (۱ تمطاؤس ۴-۱۴) اِسکا باپ یونانی تھا یہہ بات شریعت کے برخلاف تھی (استثنا ۷-۳) نہ اُنسے بیاہ کرنا اس کے بیٹے کو اپنی بیٹی نہ دینا نہ اپنے بیٹے کے لئے اُسکی کوئی بیٹی لینا (عزرا کے ۱۰ باب میں) اِسکا ذکر صاف ہے (ف) کوئی کہتا ہے کہ شریعت میں منع تھا کہ یہودی مرد غیر عورت سے شادی کرے لیکن یہہ منع نہ تھا کہ عورت یہودی غیر قوم کے مرد سے شادی نہ کرے جیسے آستر نے کیا تھا مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہہ رواج ہوگیا تھا ورنہ یہہ شریعت کے ضرور برخلاف تھا چنانچہ استثنا کی آیت بالا میں دیکھو پس یہہ شادی جو یونیکی سے اِس یونانی نے کی تھی خلاف شرع یہودی کے ہوئی تھی کنعان میں یہہ دستور نہ تھا مگر دوسرے ملکوں میں ایسا ہوتا تھا (ف) معلوم نہیں کہ تمطاؤس کا باپ اسوقت جیتا تھا یا نہیں مگر گمان غالب ہے کہ مر گیا تھا یا اُسنے اُسے چھوڑ دیا ہوگا (ف) معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت یونیکی نے فکر کیا ہوگا کہ میں یہودی عورت ہو کے بے ایمان یونانی سے شادی کی گئی ہوں تو اُسے کسقدر غم ہوا ہوگا شاید اسی غم سے اپنے باپ دادوں کے خدا کی طرف اُسنے اپنا دل لگایا اور بہت متوجہ ہوئی اور جو کچھہ اُسنے اپنی

والدہ سے سیکھا تھا اُسے یاد آیا تب اُسمیں بیرپا ایمان پیدا ہوگیا (ف) اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جب ہم اپنے گناہوں سے واقف ہوکر پریشان ہوتے ہیں اور آپ کو سخت مریض پہچانتے ہیں تب ہمیں حکیم پیارا معلوم ہوتا ہی اور اُسکے علاج پر ہم دل لگاتے ہیں تب ہم میں صحت آتی ہی یعنے ایمان (ف) ایماندار لڑکی کی شادی بے ایمان مرد سے ہرگز نہ کرنی چاہئیے وہاں برکت کی کیا امید ہی (ف) اس عورت یونیقی نے طفلی میں اپنے بیٹے تمطاؤس کی تعلیم میں بھی محنت کی تھی کہ وہ لڑکائی سے نوشتوں سے واقف تھا اور والدہ کے ایمان کی تاثیر سے اُسمیں بھی پاک ایمان آگیا تھا جب پولوس وہاں آیا تو تمطاؤس میں مسیحی ایمان کے حاصل کرنیکا پورا مادہ موجود تھا اچھی تعلیم سے اچھی استعداد پیدا ہوتی ہی (ف) نیک والدہ سے بچوں میں ہمیشہ برکت آتی ہی (حنا) سموئیل کی ماں کیسی نیک تھی اُسنے اپنے بچے کو کیسی نیکی کی راہ پر ڈالا (مریم) مسیح خداوند کی والدہ کیسی نیک تھی (سلومی) جوزبدی کے دو بیٹوں کی ماں تھی کیسی اچھی تھی (یونیقی) تمطاؤس کی والدہ کیسی ایماندار تھی (مونیقا) اگسطین کی والدہ نہایت نیک عورت تھی خدا کی بادشاہت یعنے کلیسیا میں نیک ماؤں کا بڑا درجہ ہی اور جس کلیسیا میں نیک عورتیں ہیں وہاں کیسی برکت ہوتی ہی

(۲) اور وہ لسطرہ اور اکونیم میں بھائیوں کے نزدیک نیک نام تھا

(نیک نام تھا) حال آنکہ اسوقت کچھ بہت عمر کا نہ تھا بلکہ لڑکا تھا کیونکہ دس برس بعد پولوس اُسے جوان بتلاتا ہی (۱ تمطاؤس ۴-۱۲) کہ کسی کو اپنی جوانی کی حقارت نہ کرنے دے نہ صرف اپنے وطن لسطرہ میں نیک نام تھا مگر اکونیم میں بھی اُسکی نیکی بھائیوں میں ظاہر تھی (ف) کیا ہی مبارک ہیں وہ جوان عیسائی لڑکے جو کلیسیا میں نیک چلن مشہور ہیں پر افسوس اُن بچوں پر جنھیں ہر کہیں بدمعاش کہتے ہیں

(۳) اُسے پولوس نے چاہا کہ اپنے ساتھ لیچلے سو اُسکو لیکے اُن یہودیوں کے سبب جو اُس نواح میں تھے اُسکا ختنہ کیا کیونکہ وے سب جانتے تھے کہ اُسکا باپ یونانی تھا

(ساتھ لیچلے) کیونکہ سارے ساتھیوں میں سب سے زیادہ پیارا اور کام کا آدمی یہہ جوان تھا (فلپی ۲-۱۹ سے ۲۲) تک نکالکے دیکھو کہ کیا لکھا ہی وہ خالص دلسے خدا کا خادم تھا اُسکی خدمت بے ریا تھی - ایسے لوگ بھی خدا تعالیٰ کلیسیا میں بھیجتا ہی اب بھی ہیں اور آیندہ کو بھی ہونگے (۱ قرنتی ۴-۱۷) میں وہ عزیز اور دیانتدار فرزند کہلاتا ہی (۱ قرنتی ۱۶-۱۰ و ۱۱) میں ہی کہ وہ میری طرح خداوند کا کام کرتا ہی اور کہ کوئی اُسے حقیر نہ سمجھے (۱ تسلونیقی ۳-۱ سے ۴) تک دیکھو کہ وہ خدا کا خادم مسیح کی خوشخبری میں ہمارا ہمخدمت ہی (ف) پولوس نے اُسے لائق سمجھا کہ ساتھ رہے اُس میں دو طرح کی لیاقتیں

تھیں بڑی لیاقت تو یہہ بھی کہ بے ریا ایمان اُسمیں تھا اور وہ خدا کی خدمت میں سرگرم سپاہی تھا دوسری لیاقت یہہ تھی کہ والدہ کی طرف سے یہودی تھا اور والد کی طرف غیر قوم تھا اسلئے غیر قوموں میں خدمت کے لایق تھا اور یہودیوں میں بھی اور نوشتوں سے بھی خبردار تھا پس علمی لیاقت اور روحانی لیاقت اور قومی لیاقت بھی اُس میں تھی (ف) یہی پہلا شخص ہے جو غیر قوموں میں سے مشنری ہوا اب تک غیر قوموں سے شاید کہیں کہیں کلیسیا کے خادم تو بنے تھے مگر مشنری ابتک کوئی نہ ہوا تھا تمطاؤس پہلے ہوا (ف) شاید کوئی کہے کہ غیر قوم میں کا مشنری طیطس پہلے ہوا ہے جیسے (گلاتی ۲-۳) سے کچھ سمجھا جاتا ہے تو جواب یہہ ہے کہ یہہ ذکر جو طیطس کی نسبت ہے اس واقعہ سے پیچھے کا ہے (ختنہ کیا) پس ضرور اسکا باپ مرگیا تھا کیونکہ یہودیوں کا دستور تھا کہ بغیر اجازت باپ کے کسی لڑکے کا ختنہ نہ کیا جاوے مگر یہاں پولوس کے حکم سے ختنہ ہوتا ہے جو اُسکا ایمان میں باپ ہے اسلئے کہ جسمانی باپ مرگیا ہے (ف) اس ختنہ کی پولوس کو ضرورت تھی کہ یروشلم میں فساد نہ اُٹھے اِس فساد میں اُس کی جان کا خطرہ تھا پولوس اُسے ساتھہ لیکر یہودیوں میں منادی کر سکتا تھا کیونکہ نامختون یونانی اُسکا مددگار تھا اسلئے وہ اُس سے نفرت کرتے کیونکہ یہودی ختنہ کے عاشق تھے جیسے مسلمان کٹی ہوئی موچھوں سے خوش ہیں اور چونکہ تمطاؤس والدہ کیطرف سے یہودی تھا اور یونانی باپ کے سبب سے ابتک ختنہ نہیں پایا تھا اسلئے یہودی اُسکو مثل مرتد کے ناپاک جانتے تھے پس پولوس نے خوب کیا کہ رفع فساد اور حکمت عملی کے لئے اُسکا ختنہ کروایا اچھے خادم دوراندیشی کے ساتھہ مناسب کام کرتے ہیں (ف) طیطس کا ختنہ پولوس نے نہیں کرایا تاکہ سب پر ظاہر ہو جاوے کہ نجات کے لئے ختنہ کی کچھہ ضرورت نہیں ہے اور یہہ کہ تمطاؤس کا ختنہ ایک خاص مطلب سے تھا (ف) جب تمطاؤس کا ختنہ کرایا تو پولوس یہودی بنگیا تاکہ یہودیوں کو بچاوے (۱ قرنتی ۹-۱۹) (ف) گمان ہے کہ ایسے وقت پر بہت گواہوں کے سامنے تمطاؤس نے قسیس کا درجہ پایا ہو (۱ تمطاؤس ۴-۱۴ و ۶-۱۲ و ۲ تمطاؤس ۱-۶) نیک نامی کے سبب جو اُس کی مشہور تھی بہت لوگ جمع ہوئے ہونگے کہ اُسکا ارڈینیشن دیکھیں اور بہت دعائیں ہوئی ہونگی وہ نیا مرید نہیں تھا مگر دیر کا عیسائی تھا اور نیک نام بھی تھا اسلئے اُسکو اسوقت ارڈینیش ملگیا تو بھی پولوس نے بغیر رضامندی اور لوگوں کے ایسا نہیں کیا بلکہ اُسنے اور بزرگوں کو بھی اُسپر ہاتھہ ڈالنے میں شریک کیا اور اُس سے بھی اقرار سب کے سامھنے لیا جیسے اسوقت تمام کلیسیا کے سامھنے اسقف وغیرہ سب سے اقرار لیتے ہیں جو قسیس یا ڈیکین کا درجہ پاتے ہیں۔ پولوس اُس سے آپ بخوبی واقف تھا تو بھی بغیر اوروں کی گواہی کے ہاتھہ نہیں ڈالا (ف) یہاں سے یہہ بھی معلوم ہوگیا کہ تمطاؤس کا باپ یہودی مرید بھی نہ تھا اگر وہ یہودی مرید بھی ہوتا تو ضرور طفلی میں تمطاؤس کا ختنہ کرواتا

۴ (۴) اور جب وے شہروں میں گذرتے تھے اُن قانونوں کو جو رسولوں اور بزرگوں نے یروشلم میں مقرر کئے حفظ کرنے کو پہونچایا

(جنکا ذکر ۱۵-۲۳ سے ۳۰) تک لکھا ہے یعنے مسیحی منادی اور سب روحانی تعلیم کے ساتھہ یہہ قانون بھی پہونچاتے تھے

۵ (۵) سو کلیسیائیں ایمان میں استوار ہوئیں اور گنتی میں روز بروز بڑھتی گئیں

جب کلیسیائیں بڑھہ جاتی ہیں تو اُن میں کوشش بھی زیادہ شروع ہوجاتی ہے جیسے ہر ایک عیسائی جب اُس میں زندگی الٰہی آتی ہے تو وہ زیادہ کوشش کرتا ہے جب کلیسیا میں اور آدمی میں ایمان مضبوط آجاتا ہے تو ضرور ترقی کی ہے (ف) ایمان میں استواری اور شمار میں لوگوں کی ترقی ہونا یہہ دو بڑی باتیں ہیں چاہئے کہ خادم دین اس مطلب پر دعا اور کوشش بھی کریں (ف) اسوقت لوگونکا عجب حال ہے بعض تو ایک کلیسیا دوسری کلیسیا کے برخلاف کھڑا کرنا چاہتی ہیں اور بعض نئے نئے نام دیکر جماعتیں جماعتوں میں سے نکالتے ہیں یا بعض عیسائیوں کو عیسائیوں میں سے الگ کرکے سمجھتے ہیں کہ اُنہوں نے خوب کلام کی خدمت کی ہے مگر تمام نوشتہ میں ایسے کام کے لئے کہیں اجازت نہیں ہے بلکہ کلام کے خلاف ہے سچے عیسائیوں کا یہی منشا ہے کہ سب عیسائی یگانگت میں رہیں تاکہ ایمان میں مضبوطی اور خیالات میں اتفاق پیدا ہو اور کلام کی خدمت اتفاق سے کریں آجکل ہندوستان میں ایسے کام بھی کہیں ہوتے ہیں کہ لوگ ایک کلیسیا کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے ایک نئی کلیسیا بناتے ہیں یہہ دکھلانے کو کہ ہماری کلیسیا اتنی بڑی ہے اور یہہ کام نیک نیتی سے نہیں ہوتا ہے اس سے کچھہ ایمان میں مضبوطی بھی نہیں آتی ہے بلکہ اور زیادہ کمزوری پیدا ہوتی ہے خدا ہماری حفاظت کرے کہ ہم ایسی بھرتی سے بچیں - آیت بالا پر نظر کرنا چاہئے کہ خدام دین کی خدمت سے جماعت میں ایمان کی مضبوطی اور شمار کی ترقی ہونا چاہئے نہ یہہ کہ دوسرے مشن کے عیسائیوں کو اپنے پاس نوکری دیکر ایک جماعت بناویں اور کہیں کہ ہماری سوسائیٹی کے کام پر اتنی برکت ہوئی ہے کہ فلاں فلاں جگہ جماعتیں قایم ہوگئی ہیں ناظرین آپ سمجھہ لیویں کہ یہہ حال کن لوگوں کا ہے میں برادرانہ محبت سے اپنے سب مشنری بھائیونکو صلاح دیتا ہوں کہ اُسی کو ترقی جانیں جسکا ذکر آیت بالا میں ہے اور بھرتی کو ترقی نہ سمجھیں

۶ (۶) اور جب وے فروگیہ اور ملک گلاتیہ سے گذرے اور روح القدس نے اُنہیں آسیا میں کلام سنانے سے منع کیا

(فریگیہ) ایشیاء کوچک میں کوہ تورس کے نزدیک اتروپچھم کی طرف واقع ہی (گلاتیہ) فریگیہ کے اوتر میں ہی (ف)
اسیوقت اسی سفر میں گلاتیہ کی کلیسیا کی بنیاد ڈالی گئی تھی اور اسیوقت فریگیہ میں بھی کلیسیا قایم ہوئی تھی اور اُن کی بنیاد
پولوس سے ڈالی گئی تھی دیکھو (گلاتی ۱-۲ و ۴- ۱۹ و ا قرنتی ۱۶-۱) کو اور یہہ کلیسیائیں پولوس کے تیسرے مشنری سفر میں
موجود تھیں (ف) ہم نہیں بتلا سکتے کہ اُن دو کلیسیاؤں کا مفصل بیان لوقا نے کیوں نہیں لکھا شاید اُسکا ارادہ تھا کہ جلدی
یورپ کا بیان شروع کرے اِسلئے اُنپر اشارہ کرکے آگے لکھنے لگا اور یہہ تو ضرور مشکل ہی کہ سب کچھ بیان ہو سکے (یوحنا ۲۱-۲۰)
اسیطرح بہت سی باتوں کا بیان اناجیل میں تھوڑا تھوڑا لکھا ہی کوئی انجیل یہہ نہیں بتلاتی کہ کوئی اور بھی انجیل لکھی گئی ہی متی ایسا
بیان کرتا ہی کہ گویا وہی ایک اِنجیل لکھنیوالا ہی مرقس و لوقا اور یوحنا بھی اسیطرح لکھتے ہیں اور اعمال میں پولوس کے خطوط کا
کچھہ بھی ذکر نہیں ہی بلکہ یہہ بھی نہیں بتلایا گیا کہ کبھی پولوس نے کوئی خط بھی کسیکی طرف لکھا تھا تو بھی تمام ٹکڑے عہد جدید کے
ایک ہی روح سے ہیں اور الہامی ہیں اور آپس میں اتفاق بھی رکھتے ہیں پر یہہ بات نہ انسان کی کوشش سے ہی مگر خدا
کی روح سے ہی (ف) یہانسے سیکھنا چاہئے کہ کسی پادری یا پاسٹر کے کام کی رپورٹ مفصل ہمیشہ مطلوب اور درکار نہیں
ہی اور اُن کی کوششوں کا انجام اُنکی تعریف نہیں ہی اسبات میں خوشی ہی کہ اگرچہ میرا نام گم ہو وے تو بھی میرا نام آسمان پر
لکھا ہی (لوقا ۱۰-۲۰) اسپر کہ روحیں تمہاری تابع ہیں خوش مت ہو بلکہ اس سے خوش ہو کہ تمہارے نام آسمانپر لکھے ہیں (ف)
اہل گلاتیہ اسیا کے لوگ نہیں تھے بلکہ وہی قوم گال جنکو لوگ سلٹک کہتے تھے جیسے ایرلنڈ و فرانس کے باشندے نکلے
ہیں (ف) مسیح خداوند سے تین سو برس پہلے گال یعنے فرانس سے یہہ لوگ نکلے اور اُنکا ایک حصہ بہت لڑائیوں کے
بعد ایشیاء کوچک کے درمیان سکونت پذیر ہوا اور گال سے گلاتیہ کہلائی (روح القدس نے کلام سنانے سے منع
کیا) شاید کسی نبی کی زبانی یا اندرونی ہدایت سے کیونکہ باطنی تاثیرات ہمیشہ ناچیز نہیں ہیں اور پولوس تو پیغمبر تھا اُسکے
دل میں روح القدس سے ہدایتیں الہامی تھیں کہاں کلام سنانے سے منع کیا (اسیا میں) یعنے سمندر کے پوربی
کنارہ کے نزدیک جسے رومی لوگ ایشیا کہتے تھے (ف) صرف ایک مدت تک وہاں کلام سنانے سے منع کئے
گئے تھے کیونکہ تھوڑے عرصہ کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ بڑی کوشش اور کامیابی کے ساتھہ وہاں محنت کی گئی تھی
اور سب نے اسیا میں خدا کا کلام سُنا تھا یہودیوں نے بھی اور غیر قوم نے بھی (۱۹-۱۰) (ف) اسوقت منع کئے جانے
کی یہہ وجہہ تھی کہ خداوند کا ارادہ تھا کہ پہلے یورپ میں نئے کام کا شروع ہو جاوے پر یہہ لوگ چاہتے تھے کہ اسیا میں
افسس شہر کی طرف جاویں خدا نے اس ارادہ کو پسند نہیں کیا اور وہاں کلام سنانے سے ابھی منع کیا یورپ کی طرف
پہلے بھیجا (ف) شاید کوئی پوچھے کہ اسکی کیا وجہہ تھی کہ انہیں یہاں چھوڑکر وہاں یورپ میں روشنی بھیجی گئی اسکا جواب

پورب کی طرف جانے سے منع کیا گیا اور شمال کی طرف جانے سے بھی روکا گیا تب وہ جان گیا کہ پچھم کی طرف جانے کا
دروازہ کھلا ہے (ف) اور یقین ہے کہ اسوقت اُسے مسیح خداوند کا وہ قول بھی یاد آیا ہوگا جو خداوند نے اُسسے کہا تھا کہ میں تجھے
دور غیر قوموں میں بھیجونگا (۲۲-۲۱) پورب کی طرف اکثر شہروں میں منادی ہو چکی تھی اب پچھم باقی تھا (ف) جو لوگ
بھیجے جاتے ہیں اور جن ملکوں میں بھیجے جاتے ہیں تو چاہئے کہ ہمیشہ الٰہی روشنی اور ہدایت کے طلبگار ہوں مگر اسکے ساتھ
کچھہ ہوشیاری کو بھی کام میں لاویں کہ خدا کا مطلب دریافت کریں اور روحانی تحریکات اور باطنی اشارات کو بھی سمجھیں
اسکے سوا خدا کا شکر بھی کریں ممانعت پر بھی اور رہنمائی پر بھی کیونکہ دونوں صورتوں میں اُسکا فضل شامل ہے (ف) خدا ہمارے
ناروا جوش کو تھام لیتا ہے اپنے فضل سے اور ہماری سُستی کے وقت اپنے فضل سے ہمیں اُبھارتا ہے اُسکی بزرگی ابدتک ہووے

۸ (۸) سو وے موسیہ سے گذر کے تروآس میں آئے

(موسیہ سے گذر کے) یعنے موسیہ میں کچھہ نہیں ٹھہرے فوراً اُس جگہہ کو چھوڑ دیا (تروآس میں اُتر آئے) طرواس شمال
مشرق کیطرف بحیرہ اُجیں کے کنارہ ایشیا کوچک کے حد پر ہے یہہ وہی طرواس ہے جہاں ٹرائی کی لڑائیاں ہوئی ہیں جنکا
ذکر ہومر نے یونانی میں کیا ہے اور اسکا بیان تمام دنیا میں مشہور ہے اب کہ پولوس طرواس میں آگیا اور ایشیا کوچک کی
سرحد پر آ کھڑا ہوا تو ضرور اُسکے دل میں خیال آیا ہوگا کہ اب کوئی نیا کام خدا ہمارے وسیلہ سے کرنا چاہتا ہے جو ہمیں یہاں
لایا ہے

۹ (۹) اور پولوس نے رات کو رویا دیکھا کہ ایک مقدونی مرد کھڑا ہوا اُسکی منت کرتا اور کہتا ہے کہ
پار اُتر اور مقدونیہ میں آ کے ہماری مدد کر

(رات کو رویا) ہوا رویا ہوتا ہے جاگتے وقت اور خواب ہوتا ہے سوتے وقت پس جب یہہ رویا ہوا تو اگرچہ رات تھی مگر
وہ جاگ رہا تھا سو نہیں رہا تھا (مقدونی مرد) یعنے مقدونیہ کا آدمی پوشاک سے اور کلام سے معلوم ہوا ہوگا کہ مقدونیہ کا
آدمی ہے (ف) رومیوں کے وقت میں یونان کے دو حصے تھے پہلا حصہ مقدونیہ کا بسمت شمال تھا اور دوسرا حصہ دکھن
کی طرف اخیا کا تھا (منت کرتا ہے) یہہ منت اُس کی ظاہر کرتی تھی کہ اہل مقدونیہ کو انجیل کی بڑی حاجت ہے گویا وہ چلاتے
ہیں کہ خدا کا کلام اُن کی جان بچانے کے لئے اُنہیں جاوے (ف) اگرچہ وہ لوگ انجیل سے اور مسیح سے اور پاک نوشتوں سے
کچھہ واقف نہ تھے نہ اُنکا ایمان اُنپر تھا مگر وہ نجات کے لئے طیار تھے پس اُن کے دل کی طیاری اس رویا میں پولوس پر خدا

سے یوں ظاہر کی گئی (ف) تمام ملک یونان میں علم اور ہنر خوب بھرا ہوا تھا گویا علموں کا خزانہ وہ ملک تھا اور رومی عملداری کے سبب سے قانون اور طاقت بھی وہاں بہت آگئی تھی مگر انسان کی ابدی سلامتی ان چیزوں سے ہو نہیں سکتی ہے اور نہ دلی بیماری کو ان چیزوں سے صحت مل سکتی ہے اسلئے وہاں کے لوگ بھی چلاتے ہیں اُس علم اور اُس علاج کے لئے جس سے حقیقی شفا ہوتی ہے جو انجیل سنانیوالے دیسکتے ہیں سب عالم اور سب جاہل سب حاکم اور سب محکوم سب امیر اور سب غریب خدا کی کلام اور مسیح کے فضل کے برابر محتاج ہیں اور بغیر اسکے اُنمیں سے کسی کی جان بچ نہیں سکتی اور نہ روح میں سیری آسکتی ہے اور نہ روح کی خواہشیں پوری ہو سکتی ہیں (ف ۲) اگر ہمارے کان کھلے ہوتے اور ہماری آنکھیں صاف دیکھتیں تو ہم جانتے کہ ہمارے چاروں طرف ایسی ہی چلاہٹ ہے کہ انجیل کا فضل اُن کے پاس پہونچایا جاوے تب عیسائی سب اُٹھتے اور حکم کے موافق ساری قوموں کو انجیل کی منادی سناتے (ف) واضح رہے کہ یہہ جو پولوس نے دیکھا خواب نہیں تھا بلکہ رویا تھا تمام عہد جدید میں خواب کا بہت ہی کم ذکر ہے صرف یوسف کا ذکر ہے اور پیلاطوس کی بی بی کے خواب کا ذکر ہے ہاں پُرانے عہدنامہ میں خواب کا ذکر زیادہ ہے پر اب کہ انجیل آئی کچھہ حاجت خواب کی نہیں ہے ساری مرضی اللہ کی ظاہر ہو گئی ہے اب اکثر خیالات ہوتے ہیں پر بہت شاذ و نادر خواب ہوتا ہے (ف) رویا کیا ہے ایک انکشاف ہے جاگتے میں آنکھوں کے سامنے سے پردہ ہٹا کے خدا کچھہ دکھلاتا ہے پولوس کو رات کے وقت رویا ہوا یقین ہے کہ وہ اپنے سفر کی بابت کچھہ فکرمند بیٹھا ہوگا اور سوچتا ہوگا کہ کچھہ معلوم نہیں ہوتا ہے کہ خدا کی مرضی کدھر لیجانے کی ہے اور اس حالت میں خواہ زبان سے خواہ صرف اپنے دل میں خدا سے ہدایت کا طالب ہوگا تب خدا نے فوراً رویا عنایت کیا اور اپنی مرضی ظاہر کر دی اسوقت کچھہ حاجت نہیں ہے کہ رویا ہو یا خواب دکھائی دے صرف کلام کی ہدایت اور روح میں مرضی الٰہی کے دریافت کی اُمنگ دعا کے ساتھہ بلا غرض جسمانی کے ہونا چاہئے خدا آپ دل میں ڈالیگا کہ کیا بہتر ہے ہمارا سردار کاہن خداوند مسیح جو پردہ کے اُس طرف ہے ہماری سب باتوں کی پیشوائی اور ہدایت کرتا ہے اُسپر ہمارے کی آس ٹھہری ہے۔

(۱۰) جوں اُسنے رویا دیکھا وونہیں ہم نے مقدونیہ میں جانیکا ارادہ کیا یہہ یقین کر کے کہ خدا نے ہمکو اُنہیں خوشخبری دینے کے لئے بُلایا ۱۰

(ہمنے) یہاں کتاب کا لکھنیوالا لوقا خود متکلم ہے (لفظ ہم کا) پہلا وقت ہے اسلئے کہ لوقا اب آگیا ہے سب کچھہ اب دیکھتا ہے (ف ۱) تھوڑی دیر کے لئے (۱۷-۱) میں جدا ہوا تھا مگر پھر آگیا تھا (۲۰-۵) میں اور پھر کتاب کے آخر تک ساتھہ رہا (ف ۲) شاید پولوس یا کوئی اور ساتھی یہاں کچھہ بیمار ہوا ہے اسلئے لوقا کو جو طبیب تھا بُلا لیا ہے اب چار آدمی ہو گئے ہیں

۱۳ (۱۳) اور سبت کے دن شہر کے باہر ندی کنارہ گئے جہاں دعا مانگنے کا دستور تھا اور بیٹھ کے اُن عورتوں سے جو اکٹھی ہوئی تھیں باتیں کرنے لگے

(سبت کے روز) یعنے شہر میں داخل ہو کے جو پہلا سبت آیا اُس سبت کے روز کا یہہ ذکر ہے (شہر کے باہر ندی کنارہ) کیونکہ فلپی میں کوئی یہودیوں کا عبادت خانہ نہ تھا جیسے اور جگہ میں عبادت خانے تھے (۱۷-۱) اور یہاں اِس لئے عبادت خانہ نہ تھا کہ یہودی تھوڑے تھے تو بھی شہر کے باہر ندی کنارہ کوئی جگہ مقرر تھی جہاں سبت کو کچھ لوگ جمع ہو جاتے تھے تب یہہ بھی وہاں گئے (ندی کنارہ) اس ندی کا نام گنگٹیز تھا (ف) وہاں دو دریا تھے ایک گنگٹیز دوسرا اسٹرموین اور آگسطس کی بڑی لڑائی ان دو دریاؤں کے درمیان کے میدان میں ہوئی تھی (اکٹھی ہوئی تھیں) یعنے عورتیں بہت سی آئی تھیں مرد کم تھے اور یہہ عورتیں بھی سب یہودی نہ تھیں غیر قوم کی عورتیں بھی تھیں (ف) جماعت چھوٹی تھی وہ بھی عورتوں کی جماعت تھی اور عبادت بھی کچھ شان و شوکت سے نہ تھی مگر سادہ طور پر عبادت تھی تو بھی تمام یورپ کا پہلا پھل یہاں پایا گیا (ف) تمام یورپ میں سب سے پہلا عیسائی ایک عورت تھی جسکا ذکر اب آتا ہے وہ وہاں حاضر تھی (بیٹھ کے) بیان کیا کیونکہ کھڑے ہو کے بولنے کا دستور یہاں نہ تھا اسلئے کہ جماعت چھوٹی تھی (باتیں کرنے لگے) رسول ہر وقت بولنے کو طیار رہتے تھے جہاں موقع پایا وہاں بولے خواہ جنگل میں خواہ شہر میں خواہ پہاڑ پر خواہ میدان میں خواہ دریا کے کنارہ خواہ کسی جگہ سننیوالے خواہ ہزار ہوں خواہ دس یا ایک ہی کیوں نہو وہ بولتے تھے جیسے مسیح نے سامری عورت سے باتیں کیں اور فلیپس نے خوجہ سے (ف) عیسائیوں کی عبادت بندگی موقوف نہیں کسی خاص وقت اور کسی خاص جگہ پر (پیدایش ۲۴-۶۳) اضحاق شام کے وقت دھیان کرنیکو میدان میں گیا۔ صور کی کلیسیا نے سمندر کے کنارہ گھٹنے ٹیک کر دعا مانگی (اعمال ۲۱-۵) قیدخانہ میں پولوس و سیلاس نے آدھی رات کو دعا مانگی (۱۶-۲۵) مچھلی کے پیٹ میں یونس نے دعا مانگی (یونہ ۲-۲) علی ہذا القیاس بہت سے طور میں غرض یہہ ہے کہ جب موقع اور جب ضرورت ہوا اور جب وقت ہاتھ آوے دعا کرتے ہیں اور مسیح کی بات بولتے ہیں (ف) رائی کا دانہ چھوٹا سا ہے مگر بڑا درخت ہوتا ہے کلام کی بات بظاہر حقیر سی نظر آتی ہے مگر بڑا پھل لاتی ہے اور ملک کو دبا لیتی ہے پولوس نے اُسوقت بیٹھ کے ایک عورت کے دل میں کلام کا بیج بویا (ف) اِسوقت پولوس کا نمونہ سب انجیل کی منادی کرنیوالے لوگ دیکھیں کہ ایک عورت سے چپ چاپ باتیں کرتا ہے کچھ زور بھی نہیں کرتا اور بڑے بڑے مضامین بھی کھینچکر نہیں لاتا مگر آہستگی اور نرمی سے زندگی کی باتیں چند عورتوں کو سُناتا ہے جس کا پھل نہایت مبارک دیکھتے ہیں (ف) اس وقت جب ایک بڑے منادصاحب تشریف لاتے

ہیں تو بڑی جماعت بغیر وعظ بھی نہیں کرتے اور جب وعظ کرتے ہیں تو بڑی کوشش سے چن چن کر مضامین عالیہ سنلتے ہیں پر پھل خاک بھی نہیں لگتا

(۱۴) اور شہر طواطیرہ کی ایک خداترس عورت لودیہ نام قرمز بیچنیوالی سنتی تھی اُسکا دل خداوند نے کھولا کہ پولوس کی باتوں پر دل لگایا ۱۴

(لودیہ) یہہ نام یونانیوں اور رومیوں میں عام تھا اکثر عورتوں کے لودیہ نام تھے (طواطیرہ) نام شہر کا ہی لودیہ وہاں کی رہنیوالی تھی یہہ شہر ملک لودیا اور فرگیا کی سرحد پر تھا اور یہہ شہر رنگ کے بارہ میں مشہور تھا جیسے پہلے صور و صیدا بھی مشہور تھے (ف) یہودیوں میں یہہ غیر قوم عورت ملگئی تھی کیونکہ اُن کے ساتھ قرمز کی سوداگری کے سبب میل ملاپ ہوگیا تھا اور خدا کے دین کی باتیں اُسنے یہودیوں سے سُنی تھیں اور عبادت الٰہی بھی کرنے لگی تھی (ف) ظاہر ہی کہ مالدار عورت تھی کیونکہ سوداگری کرتی تھی اور اسقدر وسعت بھی رکھتی تھی کہ اپنے گھر ان چاروں مناّدوں کو لیگئی کہ مہمانی کرے (ف) دیکھو جو لوگ دوکانداری کرتے ہیں وہ دینداری بھی کرسکتے ہیں خواہ مرد ہوں خواہ عورتیں پر وہ لوگ سست اور مردہ ہیں جو دوکانداری میں دینداری نہیں کرتے بلکہ دوکانداروں کو دینداری کرنے کی بہت فرصت ہی (خداترس عورت) یعنے نو مرید یہودی جو پہلے غیر قوم تھی (سنتی تھی) باتیں سنتی تھی کان کے رستے سے زندگی دل میں آگئی (ف) دیکھو خدا کا کلام زندگی اور موثر زندہ کلام ہی جو کوئی دل لگاکے خدا کی باتیں سُنتا ہی اُس میں زندگی آجاتی ہی (ف) کبھی کبھی چھوٹی چھوٹی باتوں سے تمام خیالات بدل جاتے ہیں بلکہ ساری زندگی اولٹ پلٹ ہوجاتی ہی (ف) یہہ عورت بندگی کرنے کو گئی تھی بڑی بھاری دولت اسکے ہاتھ آگئی بھائیو گرجا میں جانا چاہئے اور جو کچھ سنایا جاتا ہی اُسپر دھیان لگانا چاہئے (ف) اسیا میں کلام سُنانے سے روح نے منع کیا تھا مگر یہہ عورت طواطیرہ شہر کی تھی جو اسیا کا ایک شہر ہی یہاں یورپ کی فیلپی میں سوداگری کی تقریب سے رہتی تھی تو بھی سب سے پہلے ایمان لائی پس یہہ عورت یورپ میں فروکش تھی اہل یورپ سے نہ تھی (اُسکا دل خداوند نے کھولا) اصل میں وہ لفظ ہی جسکا ترجمہ ہی کہ بالکل کھولدیا یعنے دلپر سے پردہ ہٹادیا باتوں کو سمجھ گئی (خداوند نے کھولا) یعنے یسوع مسیح نے پس وہ مقلب القلوب ہی اُسکا اختیار آدمیوں کے دلپر ہی اسلئے کہ وہ خدا ہی (ف) جیسے مسیح نے شاگردوں کا ذہن کھولا تھا کہ نوشتوں کو سمجھیں (لوقا ۲۴—۴۵) جسپر بیٹا ظاہر کیا چاہتا ہی اُسکا دل کھولتا ہی (متی ۱۱—۲۷) پولوس نے اسی مطلب پر دعا دی ہی کہ وہ تمہارے دل کی آنکھیں روشن کرے کہ تم سمجھو (افسی ۱—۱۸) (ف) جب مسیح خداوند کھولتا ہی تو کسی کی طاقت نہیں ہی کہ بند کرے (مکاشفات ۳—۷) (ف) یہاں سے ظاہر ہی کہ سب آدمیوں کے دل بند ہیں

گناہ کا پردہ پڑا ہی اسلیئے الہی سچائی دلوں میں آ نہیں سکتی پس جب اُسکا فضل کسی پر ہوتا ہی تو وہ اُسکے دل کو کھولتا ہی اور یہی بات ہی جس کی فکر سب کو لازم ہی کہ خدا اُن کے دلونکو کھولے (ف) خداوند یسوع آدمیوں کے دلوں کے نزدیک آتا ہی کہ اُنکی دلوں کو کھولے پر لوگ آپ کھولنے نہیں دیتے (مکاشفات ۳-۲۰) دیکھہ میں دروازہ پر کھڑا ہوں اور کھٹکھٹاتا ہوں اگر کوئی میری آواز سُنے اور دروازہ کھولے تو اُس پاس اندر آونگا۔ اس عورت نے پہلے کان لگا کے اُسکی آواز جو پولوس کے مُنہہ سے آتی تھی سُنی اور اپنے دل میں اُسے آنے کی اجازت دی تب اُسنے اُس کے دل میں آکے گناہ کا پردہ دل پر سے ہٹایا اور اُسکا دل کھولا اور خدا کی باتیں سمجھی مسلمان لوگ کہتے ہیں کہ کوئی آدمی عیسائیوں کی بات نہ سُنے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اُن کی باتیں موثر ہیں دل اُلٹ جاتا ہی پس بھائیو سُننا بڑی چیز ہی اور سنانا بھی بڑی خدمت ہی (ف) دل کے کھلنے میں دو کام ہوتے ہیں انسان کا کام یہہ ہی کہ دل کو سپرد کرے خدا کا کام یہہ ہی کہ دلکو کھولدے جو کوئی نہیں چاہتا کہ میرا دل کھولا جاوے خدا بھی اُسکا دل نہیں کھولتا کیونکہ کچھہ جبر نہیں ہی پر جو ڈھونڈھتا ہی پاتا ہی (دل لگایا) یعنے دل ہر جگہہ دی اُسکا دل ان باتوں کو ایسا پی گیا جیسے پیاسا آدمی خوشی سے پانی پیتا ہی کیونکہ خداوند نے اُسکے دل کو کھولا وہ جان گئی کہ یہہ زندگی کی باتیں ہیں انہیں روح میں آنے دوں پس وہ فوراً ایک نئی مخلوق ہوگئی (ف) ایک چھوٹے سے وعظ سے یہہ ساری جماعت عیسائی نہیں ہوئی مگر صرف ایک بی بی عیسائی ہوئی پھر اُسی بی بی سے ایک کلیسیا کی بنیاد قایم ہوگئی کیونکہ وہ اور اُسکا سب گھرانہ اُسیوقت عیسائی ہوا اور پھر رفتہ رفتہ وہاں عیسائی بڑھنے لگے تب وہ نیک ایماندار بی بی اُس کلیسیا کی بنیاد ہوگئی

۱۵ (۱۵) اور جب اُسنے اپنے گھرانے سمیت بپتسما پایا تھا تو منت کرکے کہا کہ اگر تمہیں یقین ہی کہ میں خداوند پر ایمان لائی تو میرے گھر میں آ رہو اور ہمیں زبردستی لیگئی

(بپتسما پایا) فوراً اُسی جگہہ۔ یہہ پہلا وقت ہی کہ پولوس کی محنت کے ساتھہ بپتسما کا ذکر آیا ہی پس ضرور اور جگہہ میں بھی ایسا ہوا ہوگا کہ یا تو آپ اُسنے بپتسما دیا یا اوروں سے دلوایا ہوگا (ف) پہلا ذکر ہی کہ ایک گھرانہ سب کا سب عیسائی ہوگیا گھرانے میں بال بچے سب شامل ہیں تو ضرور سب کو بپتسما ملا ہوگا اگر یہہ لوگ بچوں کو بپتسما ندیتے تو ضرور لوقا اِس بات کا ذکر کرتا اور ضرور وہ عورت بھی اس ایمان میں شک لاتی کیونکہ بچوں کو فضل میں شریک نہ دیکھتی (ف۲) فضل کا عہدنامہ پُرانے عہدنامہ کے ساتھہ علاقہ رکھتا ہی اگرچہ نشان بدل گئے ہیں مگر مراد نہیں بدلی ہی رسول یہودی ہوکے ضرور بچونکو بھی بپتسما دیتے تھے جیسے بچوں کا پہلے ختنہ بھی کرتے تھے (ف۳) اگر یہودیونکو پُرانے عہدنامہ کے حقوق بغیر ختنہ کے دیئے گئے ہوں

تو ضرور ختنہ کا نشان کہ بپتسما ہے وہ بھی عیسائیوں کو نہ دیا گیا ہوگا سترہ سو برس تک مسیح کے بعد کسی عیسائی نے بچوں کو بپتسما دینے کا انکار نہیں کیا اٹھارہویں صدی میں بچوں کے بپتسما کے منکر ایک محض واہیات دلیل لیکے ظاہر ہوئے ہیں (ف۲) اس مقام پر اور آیت (۳۳) میں سارے گھرانے کے بپتسما کا ذکر ہے اور تعجب ہے کہ دونوں گھرانوں میں ایک بھی بچہ نہو مسیحی دین خاندان اور گھرانے کو بھی عیسائی کرتا ہے اسکا یہہ خاصہ ہے یہہ الٰہی تعلیم نہیں ہے کہ آدمی صرف اپنا فکر کرے اور سارے گھرانے سے غافل رہے خدا کی مرضی ہے کہ تمام گھرانہ مسیح میں ایک ہو جاوے خود مسیح نے بھی اپنے پاس بچوں کو بلایا (ف۳) ارجن صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے یہہ بچوں کے بپتسما کا دستور رسولوں سے پایا ہے جسٹن مارٹا وارنیوس وسپرن بھی اسکا ذکر کرتے ہیں (اگر تمہیں یقین ہے کہ میں ایمان لائی) تو میرے گھر میں چلو وہاں مہمان رہو (ف۴) جب آدمی میں ایمان آتا ہے تو وہ تعلیم اور معرفت میں ترقی کا مشتاق ہوتا ہے اور جن کے وسیلہ سے ایمان پایا اُنکا شکر گذار بھی ہو جاتا ہے اور خدا کا بھی شکر کرتا ہے ایمان محبت سے اثر کرتا ہے اسلئے آدمی کا دل اُن لوگوں سے لپٹ جاتا ہے جنکے وسیلہ سے ایمان پایا ہے (ف۵) یہہ لودیہ عورت ضرور اُن دو شخصوں میں سے ایک تھی جنہوں نے پولوس کی دفعہ ضرورت کے لئے کچھ بھیجا تھا (فلپی ۴-۱۰ و ۱۵-۱۶)

(۱۶) اور ایسا ہوا کہ جب ہم دعا مانگنے جاتے تھے ایک لونڈی ہمیں ملی جسمیں غیب دانی کی روح تھی اور جو غیب گوئی سے اپنے مالکوں کے لئے بہت کچھہ کماتی تھی ۱۶

(جاتے تھے) یعنے خاص جگہ پر جو شہر کے باہر ندی کنارہ تھی (غیب دانی کی روح تھی) (ف۱) اُس جگہ ایک خاص دیوتا تھا جسکو (پیتھین آپالو) کہتے تھے اُس کی پوجا کیجاتی تھی اور وہ دیوتا ایک خاص سانپ تھا اور غیب گوئی کے بارہ میں مشہور تھا جیسے ہندوستان میں گوگا پیر سانپوں کا مالک مشہور ہے یونان کی ساری بت پرستی اس دیوتا سے علاقہ رکھتی تھی شاید اُس لونڈی نے اس دیوتا سے غیب دانی کی روح پائی ہو کیونکہ وہ شیطان تھا شیطان کبھی کبھی اپنے لوگوں میں اپنی روح کا اثر ضرور ظاہر کرتا ہے اور اگر ایسا نہو تو لوگ اُسکے پھندے میں بھی نہیں پھنس سکتے ہاں اکثر بیوقوفی اور جہالت سے یہہ کام ہوتے ہیں مگر کہیں شیطان کی روح کی تاثیر بھی ضرور دیکھی جاتی ہے (ف۲) اب پولوس کی کشتی یہودیوں کے تعصب سے نہیں ہے مگر عین شیطان سے جنگ ہے (ف۳) اُس شہر میں جو جادوگری رمل افسوں گری اور فال تعویذ کا بہت چرچہ تھا گویا ان چیزوں کے یہہ لوگ مغلوب تھے (ف۴) وہ ایک تپائی پر اُس لونڈی کو بٹھلاتے تھے اور گویا (پیتھین آپالو) کی روح اُس میں آتی ہے خیال کرتے تھے اور وہ غیب گوئی کرتی تھی جیسے اِس ہمارے ملک میں پیرزادیوں کے سر پر شیخ سدو یا چہل تن یا عوض خاں آیا کرتے ہیں اور وہ غیب گوئی کرتے ہیں لوگ اُنسے اپنی مراد پوچھنے جاتے

ہیں جیسے یہاں فریب ہوتا ہے ایسے وہاں بھی ہوتا تھا اور جیسے یہاں شیطان کی روح نظر آتی ہے وہاں بھی تھی

۱۷ (۱۷) وہ پولوس کے اور ہمارے پیچھے آکے چلاتے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ آدمی خدا تعالیٰ کے بندے ہیں جو ہمکو نجات کی راہ بتاتے ہیں

(چلاتے تھے) کیونکہ اُس گندی روح نے جو اُس میں تھی معلوم کر لیا تھا کہ یہہ لوگ خدا تعالیٰ کے بندے ہیں یعنے خاص برگزیدے اللہ کے ہیں اور اُنکا کام نجات کی راہ بتانا ہے وہ روح خدا کی قدرت کو جانتی تھی اور اُس کی خوبی کا اقرار بھی کرتی تھی جیسے مسیح کو بھی گندی روحوں نے پہچان لیا تھا (متی ۸-۲۹ لوقا ۴-۳۴) جب مسیح کی روح رسولوں میں تھی تو جیسے مسیح کو بھی پہچان لیا تھا رسولوں کو بھی پہچان لیا (ف) بعض وقت شیطان سچ بات بھی بولتا ہے تاکہ لوگ اُسکے زیادہ معتقد ہوں

۱۸ (۱۸) یہہ اُسنے بہت دنوں تک کیا آخر پولوس دق ہوا اور پھر کے اُس روح کو کہا کہ میں تجھے یسوع مسیح کے نام سے حکم دیتا ہوں کہ اُس سے نکل جا اور وہ اُسی گھڑی نکل گئی

(بہت دنوں تک) اُسی راہ میں آتے جاتے کہا (دق ہوا) نہ اپنی تکلیف دیکھکر مگر اُس لونڈی کی جان پر رحم کر کے اُسکے دل میں خفگی اور افسوس بھی آگیا کیونکہ آدمی کی جان کے دشمن میں ایسی طاقت دیکھی (یسوع مسیح کے نام) رسول کی طاقت یسوع مسیح پر موقوف تھی کیونکہ یسوع مسیح خداوند خدا ہے (ف) قریب تمام دنیا پر سانپ پرستی پھیلی ہوئی تھی اور سانپ تو شیطان ہے مسیح اسلئے آیا کہ شیطان کے کام کو برباد کرے پس اُسکے لوگ بھی شیطان کے کام برباد کرنے کی طاقت اُس سے پاتے ہیں (ف۲) اگرچہ شیطان نے ان لوگوں کی تعریف کی تو بھی مسیح خداوند شیطان کی تعریف نہیں چاہتا بیدین لوگوں کی تعریف مکروہ چیز ہے ایک شخص نے کہا ہے کہ میں نے کیا بدی کی ہے کہ ایسے لوگ میری تعریف کرتے ہیں ایسونکی تعریف کی کچھ پرواہ نہیں ہے

۱۹ (۱۹) پر جب اُسکے مالکوں نے دیکھا کہ اُن کی کمائی کی امید جاتی رہی تو پولوس اور سیلاس کو پکڑ کے بازار میں حاکموں کے پاس لے چلے

جب بدروح نکل گئی تو نفع کی امید بھی نکل گئی یہہ دلیل ہے اس بات پر کہ حقیقی دیو ضرور اُسمیں تھا (ف) اعمال کی کتاب میں دو مقام پر نفع کی امید کے سبب سے ایذا ہوئی ایک تو یہاں دوسرے (۱۹-۲۴ و ۲۵) میں (ف۲) یہہ پوجاری لوگ

اور برہمن اور ملانے مسیح کے دین کی ترقی کو بڑے خوف کے ساتھہ دیکھتے ہیں اور جسقدر دین عیسائی پھیلتا ہے اُن کے نفع کی امید جاتی ہے تب یہہ جل کے ایذا دینے کو اُٹھتے ہیں دین مسیح نے اُنکے مندر اور مساجد خالی کر دیئے ہیں قبروں کے میلے کی بُرائی اور دغابازی کی کمائی کو ظاہر کر دیا ہے تب نفع اُنکا کم ہو گیا ہے اور ہوتا جاتا ہے مسیح کا دین بعض ہنروں کو بھی منع کرتا ہے مثلاً رنڈیوں کو اور شراب فروشی کو اور ناچ راگ رنگ کو بھی اِسلئے شریر لوگ زیادہ عیسائیوں سے جلتے ہیں (بازار میں) یعنے چوک میں چبوترہ کی طرف جہاں کچہری لگی ہوئی تھی (ف) اگر ہم شیطان کو دق کریں تو شیطان ہمیں بھی دق کرتا ہے اگر شیطان کی طرف ہم سے مخالفت نکلی تو شیطان سے ہماری طرف مخالفت نکلتی ہے

(۲۰) اور اُنہیں سرداروں کے آگے لیجا کے کہا یہہ آدمی جو یہودی ہیں ہمارے شہر کو بہت ستاتے ۲۰

(سرداروں) یعنے فوجداری کے حاکموں سے (ف) یہہ اور بھی بڑی دلیل ہے کہ ضرور معجزہ ہوا ہے اگر معجزہ نہ ہوتا تو وہ لوگ اُنکا ایسا علاج نہ کرتے (یہودی ہیں) یعنے حقیر جنسے سب ناخوش ہیں اور رومیوں کے سامنے قابل بھروسے کے نہیں ہیں (ف) مسیح کے دین پر ایک آفت یہہ بھی تھی کہ اکثر لوگوں نے عیسایت اور یہودیت میں فرق نہیں جانا یہودیوں کی حقارت اور تکلیف عیسائیوں پر بھی آپڑی جسقدر وہ لوگ یہود کے دین سے متنفر تھے اُسیقدر عیسایت سے نفرت کی اور نہ جانا کہ یہہ اَور بات ہے اور وہ اور بات ہے (ف) یہودیوں نے دین عیسائی کو بت پرستی سے زیادہ بدتر سمجھا حالانکہ مسیحی دین بت پرستی کا سخت مخالف تھا اور یہودیت کی بیہودگی کا بھی مخالف تھا (ہمارے شہر کو بہت ستاتے ہیں) ایک جگہ لوگوں نے کہا کہ جہان کو اُلٹ دینیوالے آئے ہیں (۱۷-۶) (ف) الٰہی بادشاہت یعنے دین عیسائی سے شیطانی سلطنت یعنے دنیا کی تاریکی ضرور ہٹجاتی ہے ان لوگوں نے جان لیا کہ ضرور اسمیں کچھہ ہے شہر میں اور لوگوں میں خیالات میں اور سب باتوں میں اس سے تبدیل ہوئی جاتی ہے اسلئے کہا کہ بہت ستاتے ہیں (ف) ان لوگوں نے ضرور ستایا تو تھا مگر ایسا ستایا تھا جیسے فرشتہ نے بیت حسدا کے حوض کے پانی کو ہلایا تھا تاکہ بہتری ہووے (ف) اسمیں کچھہ شک نہیں ہے کہ بعد ایمان کے جب مسیح کے ہوتے ہیں تو ہر خواہش کو مسیح کا بناتے ہیں اور اُس کے لئے جیتے ہیں بلکہ اور گرد کے بے ایمانوں میں بھی روشنی کی کچھہ کرنیں چمک جاتی ہیں اور دیں تبدیل ہوتی ہے تب ابلیس ضرور ستایا جاتا ہے کیونکہ مسیح بدیکی برداشت نہیں کرسکتا ہر نیکی کو بھی خالص بناتا ہے تمام شیطانی حکومت کو مسیح اپنا دشمن جانتا ہے اس جہان میں بھی اور اُس جہان میں بھی ایسا دشمن کہ اُسے ہر طرح سے برباد کرنا چاہے دوستی سے خواہ حکمت سے خواہ زور سے (ف) وہ جسنے زہر کھایا ہے

آسے تے کرائی جاتی ہی تب کسیقدر اسنے تکلیف ہوتی ہی مگر یہہ تکلیف اسکی جان بچانے کو ہی اسیطرح انجیل زہر کو آدمی سے نکالتی ہی اور یہی اسکے لئے زندگی بخش علاج ہی

۲۱ (۲۱) اور ہمیں ایسی رسمیں بتاتے ہیں جنہیں قبول کرنا اور عمل میں لانا ہم کو جو رومی ہیں روا نہیں

(یہہ بات بھی سچ ہی) کیونکہ انکے شریعت میں حکم تھا کہ کوئی آدمی نیا دیوتا ظاہر نکرے مگر یہاں نہ صرف ایک نئے دیوتا کا ذکر ہوتا ہی مگر تمام رومی مذہب کو باطل تبلایا جاتا ہی بلکہ سب جہان کے دین سوا اسکے باطل ٹھہرائے جاتے ہیں (ف) اگر کمائی میں نقصان نہ آتا تو ضرور یہہ لوگ اُن کی منادی کی پرواہ نکرتے اب غصہ کا سبب تو اور ہی اور ظاہر کچھہ اور کرتے ہیں اپنا غضب دین کے پردہ میں چھپاتے ہیں (۱۷-۶ و ۷ و ۱۹-۲۵ و ۲۷) (ہمکو جو رومی ہیں) یہہ بات بھی بڑے حیلہ کے ساتھہ کہی کیونکہ رومیوں کا نام سب سے زیادہ نامور تھا جیسے یہودیوں کا نام سب سے حقیر تھا جیسے اسوقت بھی کہا جاتا ہی کہ میں انگریز ہوں وہ کالا آدمی ہی پس وہ کہتے ہیں کہ ہم رومی ہوکے یہودیوں سے نقصان اُٹھاتے ہیں اسلئے انہیں سزا دینا چاہیئے کیونکہ حکم تھا کہ کوئی رومی یہودی نہ بنایا جاوے مگر یہہ لوگ بنانا چاہتے ہیں

۲۲ (۲۲) اور لوگ بھی مل کے اُنکی مخالفت پر اُٹھے اور سرداروں نے اُن کے کپڑے پھاڑ کے اُنہیں بید مارنے کا حکم دیا

اسیطرح افسس میں ہوا (۱۹-۲۸ و ۳۴) اور اسیطرح یروشلم میں ہوا (۲۱-۳۰) اسیطرح مسیح کے ساتھہ کیا (لوقا ۲۳-۱۸) (کپڑے پھاڑ کے) سپاہیوں کو حکم دیا تھا کہ اُنکے کپڑے اِسطرح سے پھاڑیں کہ وہ ننگے ہو جائیں یونانی میں وہ لفظ ہی جسکے معنے ہیں سختی سے کپڑے پھاڑے تھے اور برہنہ اسلئے کیا کہ خوب کوڑے کھاویں (بید مارنے کا حکم دیا) بغیر تحقیقات مقدمہ کے اُنسے کچھہ جواب طلب نہیں کیا صرف اُن کی نالش پر مارنا شروع کر دیا (آیت ۳۷) اسیطرح پولوس تین بار بعزت ہوا ہی (۲ قرنتی ۱۱-۲۵) (ف) یہہ مارنے کا حکم خاص اُن الفاظ میں یوں دیا تھا کہ (پکڑو اُنکے کپڑے پھاڑو اور مارو) رومی لوگ اسیطرح سزا دیتے تھے

۲۳ (۲۳) اور اُنہیں بہت مار کے قید خانہ میں ڈالا اور داروغہ کو تاکید کی کہ بڑی ہوشیاری سے اُنکی نگہبانی کرے

(بہت مارا) ایسا کہ زخم ہوگئے اور خون بھی جاری ہوا (قیدخانہ میں ڈالا) بغیر خون دھوئے (آیت ۳۴) (ف) یہودیوں کی شریعت میں چالیس کوڑے سے زیادہ کسی کو مارنے کا حکم نہ تھا مگر یہاں بیشمار کوڑے مارے گئے اسلئے پولس کہتا ہے کوڑے کھانے میں حد سے زیادہ) (۲ قرنتی ۱۱-۲۳) (ف) جب سے مسیح گنہگاروں میں شمار ہوا اُسکے نوکروں کو بھی یہہ عزت ملی کہ کوڑے وقید اُسکے لئے عزت سے اُٹھادیں دُکھ پانے سے جان دینے سے رسولوں کی فتحیابی ہمیشہ کو ہوئی جسمانی ہتھیاروں سے کبھی نہیں لڑے اور نہ بہت سے عذر سنائے مگر چپ چاپ تکلیف کی برداشت کی

۲۴ (۲۴) اُسنے یہہ حکم پاکے اُنہیں اندر کے قیدخانہ میں رکھا اور اُن کے پاؤں کاٹھہ میں ٹھوک دیئے

(اندر کے قیدخانہ میں) یہہ قیدخانہ بہت نم اور سردی سے بھرا تھا اُس میں اوپر سے ایسا پانی ٹپکتا تھا کہ آدمی دو چار روز سے زیادہ وہاں جی نہ سکتا تھا اندھیرا بھی اُسمیں تھا اور زنجیریں بھی تھیں (کاٹھہ میں ٹھوک دیئے) وہاں باوجود اس سب سختی کے کاٹھہ بھی تھا پس لکڑی اور لوہے سے بندھے ہوئے تھے پیر کاٹھہ کے سوراخ میں تھے اور بدن میں زخموں کا درد بھی تھا (ف) مبشران انجیل کے پاؤں کبھی ایسے خوبصورت نہیں ہیں جیسے زنجیروں سے کاٹھہ میں خوبصورت ہیں (ف) رحمن صاحب کی گردن میں لوہے کا طوق ڈالا گیا تھا اور پاؤں کاٹھہ میں تھے اور اوپر کی طرف کو کھینچا ہوا تھا تاکہ شہ رگ شکنجے میں ٹوٹ جاوے

۲۵ (۲۵) قریب آدھی رات کے پولوس اور سیلاس دعا مانگتے ہوئے خدا کی تعریف گاتے تھے اور قیدی اُنہیں سُنتے تھے

(دعا کرکے گیت گاتے تھے) خدا کی تعریف میں جیسے مسیح نے اپنے شاگردوں کے ساتھہ گیت گایا تھا (ف) شاید وہی گیت ہوگا جو (زبور ۱۱۳ سے ۱۱۸ تک ہے) خدا رات کو بھی گیت گانے کا ذوق بخشتا ہے (ایوب ۳۵-۱۰) بدن کو زخم سے درد دُکھ تو بہت ہوا لیکن دل روح القدس کی تاثیر اور محبت الٰہی سے ایسا بھرا ہوا تھا کہ دُکھ درد کچھہ بھی معلوم نہیں ہوا بلکہ خوشی دل میں تھی جو خاص خوشی ہے اور صرف سچے عیسائیوں کو مصیبت کے وقت بھی عنایت ہوتی ہے (ف) دل آسمان میں ہوتا ہے تو بدنی تکلیف کم معلوم ہوتی ہے یہی سبب ہے کہ پطرس قیدخانہ میں جب صبحکو مرنے پر تھا آرام کے ساتھہ سو رہا تھا (ف) آدھی رات کو گاتے تھے کوئی وقت اور کوئی جگہ بندگی اور عبادت کے لئے مخصوص نہیں ہے مگر دل کی طیاری ہر وقت مطلوب ہے (ف) جب گھراؤ میں پھنس جاتے ہیں تو خدا وہاں سے زیادہ سُنتا ہے (ف) یہہ درد برداشت کرنا ایسی بات نہیں کہ

جیسے فقیر لوگ تکالیف اور درد کی برداشت کرتے ہیں جب افیون یا بھنگ کے نشہ میں درد کی برداشت کیجاتی ہی بیوقوفی کی غیرت
مدد کرتی ہی یا بیہودہ خیال دل میں جمع ہوتے ہیں مگر صحیح سالم مزاج نکا تھا جانتے تھے کہ کسقدر تکلیف ہوئی مگر اندھیرے
میں اور عذاب کی حالت میں روح سے زبان گاتی تھی (ف) شرم اور درد پر روح کی فتح کا شادیانہ تھا (ف) جب خدا کے
حضور سے دکھہ درد جاتا رہتا ہی تب موت کا دروازہ دعا اور گیت کے وسیلے سے آسمان کا دروازہ بنجاتا ہی (ف) آدمی مقدس
نہیں ہو سکتا کسی جگہ سے نہ مکہ سے نہ کاشی سے نہ یروشلم سے مگر جگہ مقدس ہو جاتی ہی مقدس آدمیوں سے یہہ قیدخانہ ایک
مقدس گرجا بن گیا تھا (ف) ہمارے خوبصورت گرجوں میں آرام سے بیٹھکر دعا کرنا اور خوشی سے باجے پر گیت گانا بہت
آسان ہی کچھہ دکھہ نہیں بلکہ عزت پاتے ہیں اور بھائیوں میں دیندار کہلاتے ہیں لیکن ایسے قیدخانہ میں بعد کوڑوں کے
گیت گانا حقیقی عیسائیوں کا کام ہی بہت ہیں کہ اگر ذرا سی بھی تکلیف روحی اُنپر آجاوے تو دعا بندگی سب بھول جاتے
ہیں اور شکایتوں کے ڈھیر لگا دیتے ہیں (ف) سچے عیسائیوں کا گرجا قیدخانہ ہی اور وقت اُنکا دوپہر رات ہی اور جماعت
اُن کی قیدی لوگ ہیں اور پادری اُنکے پولس و سیلاس دو قیدی ہیں جو نہ ممبر پر جلوہ افروز ہیں بلکہ کاٹھہ میں ٹھوکے
ہوئے ہیں (ف۱۱) دنیا مسیح کی اُس روحانی طاقت سے بالکل ناواقف نہیں ہی وہ جانتے ہیں تو بھی سختی دل کے سبب
نہیں مانتے ہیں (ف۱۲) یہہ واقعہ نمونہ ہی بیشمار مسیحیوں کی شہادتوں کا جو اُسوقت سے لیکر آجتک وقت بوقت وقوع میں آئے ہیں
ہر وقت ہر جگہ میں روح نے شادیانہ بجایا ہی (ف۱۳) یہہ اُسی روح کی طاقت کا بیعانہ ہی جو تھوڑے دنوں کے بعد بہت زور
کے ساتھہ عام دنیا میں پھیلی تھی (ف۱۴) یہہ پہلا وقت تھا کہ انجیل ملک یورپ میں سُنائی گئی اور وہاں کی منادی کا
یہہ پہلا نتیجہ تھا اب دیکھو کہ اُن ممالک میں کیسی روشنی پھیلی ہی پس شروع میں بڑی مخالفت عدم برکتی کی دلیل نہیں ہی (قیدی سُنتے
تھے) تعجب کے ساتھہ کان لگائے ہوئے تھے کہ یہہ کیسے لوگ ہیں اور کیا گاتے ہیں اور کیسے خوشی میں ہیں انہیں یہہ دکھہ درد
کچھہ بھی یاد نہیں ہی جس میں سب لوگ چلا چلا کر کراہتے ہیں

(۲۶) تب ناگاہ بڑا زلزلہ آیا یہاں تک کہ قیدخانہ کی نیو ہل گئی اور فی الفور سب دروازہ کھل گئے اور سب کی بیڑیاں گر پڑیں ۲۶

(گیت اور دعا جو کی گئی خدا کے سامھنے اُسکا جواب یہہ خدا سے ہوا) (زلزلہ) یہہ نشان ہوا اس بات کا کہ خدا کی قدرت
درمیان میں آئی ہی کہ سچائی کو اور الٰہی غیرت کو ظاہر کرے (ف) اسیطرح ایک زلزلہ اُسوقت بھی آیا تھا جب مقدس کریزاستم
اسقف روم نے بادشاہزادے کی طرف سے دکھہ اُٹھایا تھا یہہ مشہور بات ہی (ف۲) گیت اور دعا میں بڑی تاثیر

ہی دیکھو (۲ تواریخ ۲۰-۲۲) خدا کی تعریف اور اُسکے سامھنے چلّانا زمین و آسمان ہر دو کو ہلا دیتا ہی دیکھو زلزلہ آیا زمین ہل گئی اور وہ طاقت جس طاقت سے زمین ہل گئی اللہ کی طاقت تھی اُس طاقت کو کس نے اُبھارا گیت اور دعا نے اُبھارا تھا (ف) اسوقت ایک بڑا معجزہ ہوا کہ زلزلہ آیا مگر اس سے بڑا معجزہ اور بھی ہوا کہ داروغہ کا دل ہل گیا (نیو کا ہلنا دروازوں کا کھلنا زنجیروں کا ٹوٹنا صرف زلزلہ عادی سے نہیں ہو سکتا ہی مگر یہہ سب کچھہ خدا کی قدرت سے معجزہ سے ہوا (ف) خداوند سب مصیبتوں کی زنجیروں کو توڑتا ہی اور گناہ اور قبر کے بندھن بھی کھولدیتا ہی اور کلام کے واسطے راہ بناتا ہی (ف) دنیا جانتی ہی کہ ہم نے کلام کو قید کر لیا ہی انجیل سنانیوالے قید ہیں یا اُنکے ساتھہ شور و غل کر کے ہم نے اُن کے کلام کو دبا لیا ہی مگر یہہ خیال خام ہی کلام بند نہیں ہوتا ہی وہ زلزلہ کے ساتھہ راہ نکالتا ہی

(۲۷) اور جب داروغہ جاگ اُٹھا اور قیدخانہ کے دروازے کھلے دیکھے تو یہہ سمجھکے کہ قیدی بھاگ گئے تلوار کھینچ کے چاہا کہ آپ کو مار ڈالے

(داروغہ جاگ اُٹھا) ایسے سخت زلزلہ کے سبب کہ ناگاہ ایک آفت سی آگئی داروغہ صاحب سو رہے تھے اب جاگ اُٹھا کام کیا تھا قیدیوں کی حفاظت اور خبر گیری اور اُنکی نسبت حکم کی تعمیل کرنا یہہ اُنکے نگہبان تھے (ف) لیکن اور نگہبان تھا جو رات کو نہیں سوتا تھا وہ قیدیونکا کراہنا سُنتا تھا اور وہ جانتا تھا کہ کون مظلوم اور کون ظالم ہی وہ خدا ہی جو اپنے بندوں پر ترس کھاتا ہی (۱۲۱ زبور-۴) دیکھہ وہ جو اسرائیل کا نگہبان ہی ہرگز نہ اونگھیگا نہ وہ سوئیگا) اس حقیقی نگہبان نے جیسے اپنے بندوں پر رحم کھایا اسیطرح داروغہ پر بھی ترس کھایا کیونکہ وہ بیوقوفی کے سبب خودکشی کرنے چاہتا تھا اُسنے اُسے ابدی زندگی بخشدی (ف) داروغہ کو یقین ہوا کہ قیدی بھاگ گئے اب میں اس غفلت کے جرم میں ضرور قانوناً مارا جاؤنگا کیا ضرور ہی کہ دنیا کے سامھنے بےعزتی کی موت مروں بہتر ہی کہ تلوار لیکر آپ کو مار ڈالوں (۲۰-۲۲)، (ف) اسی فلپی شہر میں اسیطرح بروٹس اور کاسی یوس سپہ سالاروں نے آپ کو مار ڈالا تھا یونانی و رومی لوگوں میں خودکشی کا کچھہ رواج سا تھا غم اور پریشانی کے وقت ایسے کام کرتے تھے خاصکر شہر فلپی خودکشی کے بارہ میں مشہور تھا - بڑی جہالت اور نادانی کی بات یہہ ہی ہندوستان میں بھی کبھی کبھی ایسے معاملہ دیکھے جاتے ہیں لیکن کوئی چالیس برس کا عرصہ گذرا ہوگا کہ اس نا ملایم حرکت کا رواج زیادہ تھا اب یہہ کام کم ہوتا ہی یہہ انجیل کی برکت ہی جہاں انجیل جاتی ہی وہاں خودکشی گھٹ جاتی ہی انجیل فہمید بخشتی ہی جنہوں نے انجیل نہیں پڑھی اُن میں بھی کچھہ کچھہ انجیل کی روشنی علمی بوسیلہ دنیادی مدارس کے یا بوسیلہ سرکاری قوانین کے یا کسی نہ کسی طرح سے پہونچی ہی ملک میں ضرور روشنی آئی ہی اور روز بروز ترقی ہی اور جیسے اور اور بھی بہت سے بیہودہ خیالات

ہنستے جاتے ہیں اسیطرح خودکشی وغیرہ بھی ہنستی جاتی ہی پہلے تو یہہ عالم تھا کہ چھوٹے چھوٹے لڑکے والدین کو ڈرایا کرتے تھے کہ ہم خودکشی کرینگے میں کنوئیں میں ڈوب مرونگا یا میں زہر کھالونگا یا میرے اپنا گلا کاٹ لونگا تب والدین انکا مطلب پورا کرکے منت کے ساتھ خودکشی سے روکتے تھے اور ہندو مسلمانوں کی بہت سی عورتیں جو خاوندوں سے گھروں میں دکھ اُٹھاتی تھیں زندگی سے لاچار ہوکر خودکشی کرتی تھیں میں نہیں کہتا کہ اب یہہ باتیں نہیں رہیں مگر یہہ کہ بہت کم سُننے میں آتی ہیں جیسے پہلے ہم سُنتے تھے وہ حال اب نہیں ہی (ف) آپ کو مار ڈالنا تو آسان ہی ہر کوئی یہہ کرسکتا ہی نشہ پیکر یا افیون کھاکے بدمعاشی کرکے جو کوئی چاہے اپکو مار ڈالے لیکر کوئی آپ کو زندہ نہیں کرسکتا (حکایت) مجھے لڑکپن کی ایکبات یاد ہی کہ ایک پٹھان کا لڑکا اپنے والدین کو جب وہ اُسے مکتب میں بھیجتے تھے تو خفا ہوکر کہتا تھا کہ اگر تم میرے پڑھانے میں اسیطرح ہر روز مجھے تکلیف دوگے تو میں گھر سے نکل جاؤنگا اور فقیر ہو جاونگا ایک دن اُسکے باپ نے چلاکر کہا کہ ای نامراد فقیر ہونا کچھہ مشکل نہیں ہی کپڑے پھینکدیئے خاک مُنہہ پر ڈالی ہاتھہ میں بھیکھہ مانگنے کا پیالہ لیا اور چل نکلے یہہ کام تو ہر کوئی کرسکتا ہی اسمیں کیا بہادری ہی جو تو یہہ کریگا مگر بہادری ہی امیر ہونے میں محنت اور جفاکشی سے لیاقت پیدا کرکے امیر ہونے کی تمنا تیرے دل میں کیوں نہیں ہی تو پٹھان کے گھر میں جولاہوں کی طبیعت کا لڑکا کہاں سے پیدا ہو گیا - یہہ سب سچ ہی کہ نیچے گرنا آسان ہی پر بلندی پر چڑھنا مشکل ہی بگاڑنا آسان ہی بنانا مشکل ہی داروغہ صاحب بھی آپ کو مارنا چاہتے تھے بہت آسان تھا مگر پولس ہمیشہ کی زندگی کی راہ اُن سب کے سامہنے کھولتا تھا صرف لفظ انجیل میں زندگی ہی چاہو تو اُسکے مغز کو کھول کے دیکھہ لو (ف) اب داروغہ میں ایمان آنے کا وقت آیا ہی مگر نئی زندگی سے پہلے دیکھو کیسی ناامیدی اُسکے دل میں آگئی کہ وہ خودکشی کرنے پر امادہ ہوگیا مسیح کھوئی ہوئی بھیڑوں کو بچانے آیا ہی خودکشی کا مشتاق بھی اُس سے نجات پاسکتا ہی

۲۸ (۲۸) تب پولوس بڑی آواز سے پکارا اور کہا اپنے تئیں ضرر مت پہونچا کیونکہ ہم سب یہیں ہیں

(بڑی آواز سے پکارا) جلدی کرکے بلند آواز سے پکارا کہ اُسکے کان میں جلدی خبر پہونچے اور وہ نہ مرے کیونکہ وہ حماقت کا کام کرنے لگا اندھا کنوئیں میں گرنے لگا غافل کے پیچھے سے شیر آگیا اسلئے چلاکر خبردار کرنا پڑا تاکہ اس بدکام کو روک دیوے (ف) رات کے سبب داروغہ نے پولس کو نہیں دیکھا مگر پولس اُسے دیکھتا تھا اگرچہ کمرے چھپے تھے تو بھی خدا کی طرف سے ہوا کیونکہ خداتعالی کچھہ کام داروغہ کے دل میں کرنیوالا تھا اور پولس کی بزرگی داروغہ پر ظاہر کرنا خدا کو منظور تھا اسلئے خدا نے پولس کو دکھلایا کہ وہ آپ کو خودکشی میں ڈالتا ہی تو چلا کے منع کرے یعنے یہہ کام الہی تحریک سے اور اُسکی حکمت سے ہوا (ضرر مت پہونچا) یہہ ایک ہدایت ہی جو اپنے دلی آرام میں سے بولتا ہی نہ مغروری سے اور خودنمائی سے کہ میں

وہ شخص ہوں جسنے معجزہ کرکے خلاصی پائی ہی اور بھاگنے میں بھی جلدی نہیں کی کہ نکل بھاگے جب خدا آزاد کرتا ہی تب کون پکڑ سکتا ہی پس اپنے دلی آرام میں ہوکے مزہ سے کہتا ہی کہ آپ کو ضرر مت پہونچا خودکشی کرکے دنیا سے مت نکل اور آپکو ابدی ہلاکت میں مت پہونچا (ف) وہ لوگ کیا جانتے تھے کہ خودکشی کرنیوالے ابد تک خدا کی رحمت کا مُنہ نہ دیکھینگے ہمیشہ کی زندگی اُن کی نہیں ہی جو لوگ خودکشی کرتے ہیں وہ مطلق بے ایمان اور دوزخی ہیں اس ملک میں بھی لوگ اِسبات کو نہیں جانتے یہہ بھید انجیل نے ظاہر کیا ہی کہ کسی خونی میں حیات ابدی نہیں بستی ہی اور وہ جو اپنا خونی آپ ہی وہ زندگی سے محروم ہی اِسلئے پولوس نے اُسکی جان پر رحم کرکے اُسے اِس حرکت سے منع کیا (ہم سب یہیں ہیں) یعنے کوئی قیدی نہیں بھاگا اگرچہ سب کی بیڑیاں گر پڑیں اور دروازے کھل گئے خدا کی رحمت نے نہ صرف اپنے بندوں پر فضل کیا مگر اُنپر بھی فضل کیا جو اُنکے گیت اور دعا کو سنتے تھے (ف) قیدیوں کے نہ بھاگنے کا سبب یہہ ہوا کہ وہ سب حیران اور ہکے بکے رہ گئے اُنہوں نے دیکھا کہ اس پولوس قیدی میں کوئی آسمانی تاثیر ہی کہ ہم بغیر انسان کی مدد کے ایسی خلاصی دیکھتے ہیں یہہ کیا بات ہی کہ خدا اُس کی ایسی سُنتا ہی پس حیرانی نے کسیکو بھاگنے کی فرصت نہیں دی سب وہیں حاضر تھے (ف) دیکھو اس زلزلہ میں اور جب کہ جہاز ٹوٹ گیا تھا (۲۷ باب) تب قیدی چین میں رہے تھے (ف) دیکھو پولوس قیدی قیدخانہ میں اپنے نگہبان کو اور اپنے چوکیداروں کو سنبھالتا ہی اور اُنہیں بھی ہدایت کرتا ہی کہ کیا کرنا چاہئے اپنے کو ضرر مت پہونچا خدا کے لوگ سب کے ہادی ہیں (ف) جو لوگ بھلائی سے بھاگتے ہیں اور آپ کو نقصان میں ڈالتے ہیں جو بُرائی سے بُرے طور سے نکلتے ہیں یہاں سوچنا چاہئے کہ مسیح میں سب کے لئے پناہ ہی پس آپ کو ضرر نہ پہونچاویں مسیح کے پاس جاویں (ف) تو اپنا نقصان نہ کر پس کوئی اور بھی تیرا نقصان نہیں کر سکتا تو گناہ مت کر گناہ سے آدمی کا نقصان ہوتا ہی (ف) اہل دنیا کی تسلی کیسی کچی ہی کہ آپکو پھانسی دیکر یا قتل کرکے تھوڑی سی بدی سے خلاصی دیں مگر ابدی بدی میں پھنس جاویں انجیل سب کو حکم دیتی ہی کہ کوئی اپنا نقصان نہ کرے ساری بُرائی کو خدا اُنسے دور کر نے سکتا ہی (ف) پس کوئی آپ کو ضرر نہ پہونچاوے نہ زہر سے نہ تلوار سے نہ پستول سے نہ بندوق سے نہ رسّی سے نہ نشے بازی سے نہ بدمعاشی سے نہ بدزبانی سے مگر خدا کیطرف نظر اُٹھاوے وہ ساری بُرائیوں سے بچانے پر قادر ہی اور مذہبوں میں ان باتوں کی کچھہ پرواہ نہیں ہی مگر عیسائی دین ان باتوں سے منع کرتا ہی اور یہہ بھی اُسکی بڑی فضیلت ہی

(۲۹) تب وہ چراغ منگواکے اندر دوڑا اور کانپتا ہوا پولوس اور سیلاس کے پاؤں پر گرا ۲۹

دیکھو داروغہ صاحب سب قیدیوں کے سامھنے دو قیدیوں کے آگے گھٹنے ٹیک کر سر جھکاتے ہیں اور کانپتے ہیں

اپنی عزت اور عہدہ کے واسطے اپنے شکرگذار ہیں ہیں نہ صرف اس سے خوش ہیں کہ اُنکے وسیلہ سے جسمانی موت سے بچ گیا مگر جاگے ہوئے دل کے دروازہ کے سبب سے یہہ کرتے ہیں اگرچہ بظاہر آدمیوں کے قدموں میں گرتا ہے مگر فی الحقیقت اُسے خدا کے سامہنے گرتا ہے جسے پہلے نہ جانتا تھا

۳۰ (۳۰) اور اُنہیں باہر لاکے کہا کہ اے صاحبو میں کیا کروں کہ نجات پاؤں

(باہر لایا) اُس تاریک کوٹھری سے جو نکمی تھی (ف) اگر قیدیوں کے لئے فکرمند ہوتا تو پھر فوراً باندھہ لیتا مگر وہ تو باہر نکال لایا اور نجات کا سوال اُنسے کیا کہ اصلی اور بنیادی بات کو اُنسے پاوے (ف) یہہ سوال دل کے جوش سے ہے کہ میں کیا کروں کہ الہٰی قہر سے بچوں وہ الہٰی سزا سے اب ڈر گیا اُس کی تمیز میں دوزخ کے درد کا شروع اب ہو گیا جس سے نجات چاہتا ہے (ف) اُسکا دل طیار ہے کہ جو اُنسے نجات ملسکے میں لونگا سب کچھ جو کرنے سکتا ہوں نجات کے لئے کرونگا ہر طرح سے اطاعت کے لئے طیار ہوں جو کچھہ ارشاد کریں میں بجا لاؤں تاکہ نجات پاؤں (ف) ابھی تو مرنے پر طیار تھا ہلاکت ابدی میں جاتا تھا اور ایک نیا گناہ کہ خودکشی ہے کرنے پر تھا۔ ابھی فوراً کیا ہوا کہ مرنے کو طیار نہیں ہے مگر زندگی ڈھونڈتا ہے یہہ کیسی تاثیر فوراً دلمیں آگئی (ف) شام کے وقت انجیل کا دشمن تھا آدھی رات کو انجیل کے سامہنے ہاتھہ جوڑے ہوئے کھڑا ہے اور غلامی کا دعویٰ کرتا ہے اور بھیکہ مانگتا ہے (ف) وہ جو آزاد تھا آپ کو گناہ کی بند میں قیدی دیکھتا ہے وہ جو قیدی تھے اُن کے پاس نجات ہے وہ خلاصی یافتہ ہیں قیدیوں نسے پوچھتا ہے کہ میں قید سے کیونکر چھوٹوں یہہ کیا ہو گیا (ف) شہر میں مشہور تھا کہ یہہ لوگ نجات کی راہ بتاتے ہیں (آیت ۱۷) اب کہ زلزلہ آیا اور دل کی آنکھیں کھلیں اب معلوم ہوا کہ ضرور یہہ لوگ نجات کی راہ جانتے ہیں اب اُنہیں خوب پہچانا جب تک آسمانی تحریک سے خدا آدمیوں کے دلوں کو نہ ہلادے وے کسی انجیل سنانیوالے کی عزت سے واقف نہیں ہو سکتے ہیں اور جب جان جاتے ہیں کہ یہہ کون لوگ ہیں تو اُسوقت اُن کی بات ماننے کو طیار ہو جاتے ہیں پس اے میرے بھائیو کلام سناؤ مگر دعا کرکے خدا سے قوت بھی سامعین کے دل میں تاثیر کے لئے نکالو

۳۱ (۳۱) اُنہوں نے کہا خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا اور تو اور تیرا گھرانا نجات پاویگا

(کیسا سادہ سیدھا جواب ہے) پولس نے نجات دہندہ کا نام بتلایا جو سب شکستہ دلوں کو ایمان کے وسیلہ سے نجات بخشتا ہے (ف) پولس پہلے مطلب اصلی کو پیش کرتا ہے اور اُسکی ساری تعلیم پیچھے دینے سکتا ہے فقط اسی ایک نجات پر

پہلے اسکے دل کو قایم کرتا ہی جو سب نجات پانیوالوں کا ٹھکانا ہی اسی سارے سوالوں کا یہی ایک جواب ہی کہ مسیح کو پیش نظر رو ح کے
رکھنا چاہیئے باتوں کی چنداں ضرورت نہیں ہی کیونکہ بغیر اسکے نجات نہیں ہو سکتی ہی صرف اُسپر ایمان لانا چاہیئے نہ اس سے کم
اور نہ اس سے زیادہ مگر یہی مطلوب ہی کہ یسوع مسیح پر ایمان لاوے (ف۲) مسیح پر ایمان رکھنا بھی نشان ہی ہر نجات یافتہ کا کوئی
صلیب کا نشان رکھتا ہی اور کوئی شیر ببر کا اور تاج کا نشان رکھتا ہی مگر حقیقی نشان جو ہر عیسائی کے دل میں مطلوب ہی وہ
یہہ ہی کہ مسیح پر ایمان ہو اور دل کی آنکھہ اُن کی طرف تاکتی ہو یہہ سب ہی ساری خوبیاں اس سے نکلتی ہیں اور ساری دولت
دو جہان کی اسی سے حاصل ہوتی ہی اگر یہہ نہیں ہی تو سب کچھہ خاک اور دھول ہی (ف۳) داروغہ کہتا ہی کہ میں کیا کروں کہ
نجات پاؤں پولوس کہتا ہی عیسیٰ پر ایمان لا اس سے تیری اور تیرے سب گھرانے کی نجات ہوگی اُس سے کچھہ نقدی نہیں
مانگتا نہ اُسے کچھہ خیرات بانٹنے کو کہتا ہی نہ کہتا ہی کہ نماز پڑھا کر اور نہ کوئی وظیفہ بتلاتا ہی نہ مراقبہ نہ شغل نہ کسی مکان کی زیارت
کرنے کو کہتا ہی نہ دکھشنا دان مانگتا نہ کسی دریا میں نہلانے کا حکم دیتا ہی صرف جواب یہہ دیتا ہی کہ یسوع مسیح پر ایمان لا اور
بچ جا - یہہ اسلئے ہی کہ جب اُسپر ایمان لایا تو ایک جڑ اور تخم سے ہر ایک نیک کام خود بخود ہوویگا اور وہ یہہ بھی دکھلاتا ہی کہ اعمال
سے نجات نہیں ہی مگر صرف ایمان سے بچتے ہیں - وہ نہیں کہتا کہ بڑی محنت سے دعا کیا کر اور نہیں کہتا بدی سے الگ ہو
نیکی کی پیروی کر تب تو نجات پاویگا چنانچہ یہہ بات ساری دنیا کے لوگ بولتے ہیں کہ بدی سے بچنا نیکی کرنا موجب نجات
ہی مگر یہہ جھوٹھی بات ہی نیکی کرنا ضرور اچھا ہی مناسب ہی پسندیدہ ہی بدی سے الگ رہنا نہایت لایق اور فرض بات ہی مگر اس
سے نجات نہیں ہو سکتی ہی اور بدون مسیحی ایمان کے ناممکن اور محال ہی کہ کوئی آدمی بدی سے الگ ہو سکے اور نیکی کرنے پر
قادر ہو پس نجات کا موقوف علیہ مسیح ہی نہ نیکی لیکن مسیح جو ساری خوبیوں کا سرچشمہ ہی وہ خود ایک مجسم نیکی ہی اگر وہ دل میں
آجاوے تو اُس نیکی سے بچینگے مسیح ہمارے گناہ اُٹھا لیجاتا ہی اور اپنی راستبازی ہمیں بخشدیتا ہی جب یہہ ہوتا ہی تو ہم لوگ
نیک ہیں نہ اپنی نیکی سے مگر اُسکی نیکی سے اور اُسکی نیکی کامل ہی وہی موجب نجات ہی (رومی ۳ - ۱۹ سے ۲۶ و ۲ قرنتی ۱۵ - ۲۱
گلاتی ۲ - ۱۰ سے ۱۳ و افسی ۱ - ۶ و ۷ و ا پطرس ۲ - ۲۴) ان آیتوں میں ایسی بات کا بادلیل ثبوت ہی کہ نجات صرف مسیح سے
ہی پس کون نجات پاویگا وہ شخص جو اُسپر بھروسہ رکھتا ہی اور کوئی بشر مطلق نجات کا منہہ نہ دیکھیگا اُسپر ایمان لانا کیا ہی یہہ
ہی کہ صحیح خیال اُسکی نسبت ذہن میں آجاوے کہ وہ انسان اور خدا ہو کے ایک مسیح نجات دہندہ اور گناہوں کا کفارہ خدا
کی طرف سے ہی وہ ابدی بادشاہ ہی اُسکے ہاتھہ میں خدا کی مرضی ہی وہی خود مختار اور مالک گھر کا ہی اُسپر نظر قایم ہونیکا نام ایمان
ہی (یشعیاہ ۴۵ - ۲۲) میری طرف رجوع لاؤ تاکہ تم نجات پاؤ اے زمین کے کناروں کے سارے رہنیوالو کہ میں خدا ہوں اور
میرے سوا کوئی نہیں (یوحنا ۳ - ۱۴ و ۱۵) جو کوئی اُسپر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو بلکہ حیات ابدی پاوے (ف۴) مرتد

شہنشاہ جولین نے ہمیشہ عیسائیوں پر یہہ تہمت لگائی کہ اندیکھی چیزوں پر ایمان لانا تمہارا کام ہی یہہ تمہاری دانائی ہی اور آج تک شریر لوگ یہی بولتے ہیں کہ بس یہی تمہاری دانائی ہی کہ اندیکھی چیزونکا یقین کرتے ہو مگر ہم لوگ فخر کے ساتھہ ایسے اندیکھے خدا پر اور ایسے اعتقاد پر خوشی سے قایم ہیں اور اسی میں سلامتی دیکھتے ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ بغیر اسکے نجات نہیں ہوسکتی اور ضرور یہہ ہماری حکمت ہی یہی ہماری دانائی ہی اسکے سامہنے ساری دنیا کی دانائی ہیچ ہی ضرور یہی سچ ہی کہ نجات مسیح سے ہی ایمان کے ہاتھہ سے اُسے پکڑنا حکمت اور راستبازی اور پاکیزگی اور خلاصی ہی (۱ قرنتی ۱-۳۰) جو فخر کرے سو خداوند پر کرے ۔ یہی ایمان ہی جو محبت سے تاثیر کرتا ہی اور دل کو صاف کرتا ہی (۱۵-۹) اور یہی ایمان ہی جو دنیا پر غالب ہوتا ہی (۱ یوحنا ۵-۴) یہی ایمان ہی جو شیطان کے جلتے تیروں کو بجہا سکتا ہی (افسی ۶-۱۶) یہہ تاثیریں اِس ایمان سے تجربہ میں آگئی ہیں اور سب ایمان جھوٹے ڈھول ہیں اور خالی ہیں تاثیر اُن میں نہیں ہی اُنہیں بھی تجربہ کر کے دیکھہ لیا ہی اور اس ایمان کا اہل جہاں کہیں دنیا میں نظر آویگا اُس میں یہہ تاثیریں ضرور ملینگی اور ایمانوں کے اہل جسقدر ملینگے خاک دھول سے بھرپور اور ان پاک صفتوں سے خالی ملینگے اِسلئے یقیناً یہہ ایمان موجب نجات ہی

۳۲ (۳۲) اور اُسکو اور سب کو جو اُس کے گھر میں تھے خداوند کا کلام سنایا

یعنے اس ایمان کا مفصل حال بیان کیا کہ مسیح کون ہی کیونکر آیا ثابت ہوا کیا حکم دیگیا اور کیا کیا واردات واقع ہوئیں سبکو یہہ بیان سنایا تاکہ اُس نجات کو پہچانیں جسکو اُن کے سامہنے پیش کیا (ف) دیکھو خدا کی قدرت کہ قیدخانہ گرجا بنگیا دعا اور گیت وہاں ہوئے خدا کی روح وہاں آئی وعظ بھی وہاں ہوا بپتسما بھی وہاں ہوا جب خدا کی برکت آتی ہی تو دنیا میں کچھہ سے کچھہ ہوجاتا ہی

۳۳ (۳۳) اور اُسنے رات کی اُسی گھڑی اُنہیں لیکے اُنکے زخم دھوئے اور وہیں اُسنے اور سبنے جو اُسکے تھے بپتسما پایا

(لیکے) شاید قیدخانہ سے نکالکے دوسرے گھر میں لایا (زخم دھوئے) پہلے زخموں کی کچھہ پرواہ نہیں کی زخمیوں کو تھہرے باندھکر زمین پر بُری جگہ کے اندر ڈالدیا اور آپ بے پرواہ آرام سے سویا جیسے دنیا میں ہوتا ہی کہ بہت مقدس رات بھر کراہتے ہیں پر شریر آرام سے اور بیفکر سوتے ہیں پر جب ایمان آیا تو داروغہ بنا دور ہوا مگر طبیعت اُس کی بدلکے حکیم اور میزبان کی طبیعت ہوگئی یہہ مسیحی ایمان کا پھل پہلا نظر آیا (ف) اس ایمان سے شیر کے بچے بّرے ہوجاتے ہیں اور عقاب اور گدھہ کبوتر بنجاتے ہیں (بپتسما پایا) اُسی رات میں یہہ بپتسما بڑی جلدی ہوگیا اِسکا سبب یہہ ہوا کہ

وہ خداوند جو آدمیوں کو توبہ اور ایمان رفتہ رفتہ بخشتا ہی اُسنے اس شخص کو سب کچھہ ایک لحظہ میں بخشدیا اُس میں قدرت ہی کہ چاہے انتظام کے موافق روح میں ترقی بخشے چاہے دفعتاً بڑی اندھیری سے کسی کو نکال لیوے (ف) گمان بھی نہیں کرسکتے کہ اس رات کے وقت میں گھر کے اندر یہہ بپتسما غوطہ سے ہوا ہو اور کہ پولوس جو زخمی تھا معہ داروغہ اور اُسکے سب خاندان کے دریا پر یا تالاب پر کہیں گیا ہو پس ضرور چھینٹے کا بپتسما دیا تھا جیسے سب مشنوں میں سوا ربابٹسٹ لوگوں کے رواج ہی پولوس نے خود بھی غوطہ کا بپتسما نہیں پایا تھا (اعمال ۹-۱۸ و ۱۹) پس نجات غوطہ ہی کے بپتسما پر موقوف نہیں ہی چھینٹے پر بھی نجات ہی بپتسما تو ایک روحانی بات ہی جو مسیح خداوند آدمیوں کو دیتا ہی مگر اُسکا نشان یہہ پانی کا دستور ہی خواہ چھینٹا ہو یا غوطہ اسمیں بحث کرنا یہہ تکرار لفظی ہی جو ڈاہ اور موت کو پیدا کرتا ہی اور نادان لوگ اسپر زور دیتے ہیں جو عیسائی دین کی اصلی خوبی سے ناواقف ہیں خیال میں نہیں آتا کہ حنناپولوس کو جو اندھا تھا ڈولی میں اُٹھا کے دریا پر لیگیا ہو (ف۲) داروغہ نے اور اُسکے سارے گھرانے نے اُسیوقت بپتسما پایا یہہ کیا مبارک بات ہی کہ آدمی معہ اپنے گھرانے کے بپتسما پاوے سب اُسکے لوگ اُسکے ساتھہ رہیں یہہ بخشش کسی کسی کو کبھی کبھی عنایت ہوتی ہی جیسے یہودیوں میں دستور تھا کہ گھر کے سب مرد ختنہ پاویں اسیطرح دین عیسائی کا یہہ دستور ہی کہ سب بپتسما لیویں (ف۳) داروغہ نے رسولوں کے بدن کے زخم دھوئے رسولوں نے اُسکے دل کی ناپاکی کو دھویا مقدسوں کی خدمت میں بڑی برکت ہی

۳۴ (۳۴) اور اُنہیں اپنے گھر لاکے دسترخوان بچھایا اور اپنے سارے گھرانے سمیت خدا پر ایمان لاکے خوشی منائی

(خوشی منائی) کیونکہ حقیقی خوشی اُسکے دل میں آگئی (خدا پر ایمان لاکے) کیونکہ پہلے بت پرست آدمی تھا خدا سے ناواقف مگر اب خدا پر ایمان لایا (ف۱) اگر یہہ شخص داخلی یہودی ہوتا تو یہاں یوں لکھا جاتا کہ مسیح پر ایمان لایا (ف۲) فلپی شہر کا یہہ دوسرا گھرانا تھا جو ایمان لایا پہلا گھرانا لودیہ کا تھا یہہ دو گھرانے اب یہاں مقدس ہوئے اور فوراً مہربان ہوگئے اور ان خاندانوں میں نئی زندگی آگئی کیونکہ عیسائیت کا پہلا نتیجہ یہی ہوتا ہی کہ خاندانوں میں فرق آجاتا ہی ایمان دلوں میں سرگرمی کے جوش پیدا کرتا ہی اور نئے خیالات اور نئے ارادے ہو جاتے ہیں چالاکی ہوشیاری اور کشادہ دلی آجاتی ہی (ف۳) فلپی لوگ ہمیشہ مہماں نوازی میں مشہور تھے اور یہہ داروغہ ضرور اُن لوگوں میں سے تھا جو پولوس کے بہت زیادہ پیارے تھے جنکی نسبت اُسنے کہا کہ میری خوشی اور میری تاج دیکھو (فلپی ۴-۱ و ۴ ۱سے ۱۶)

۳۵ (۳۵) جب دن ہوا سرداروں نے پیادوں کو بھیجا اور کہا اُن آدمیوں کو چھوڑ دے

(چھوڑ دے) خود بخود پہچان گئے کہ ہم نے بڑی بے انصافی کی ہے کیونکہ قانون کے برخلاف بلا تحقیق جرم کوڑے مارے ہیں (ف) شاید زلزلہ سے بھی ڈرے ہوں کیونکہ زلزلہ تمام شہر میں ہوا اور سخت زلزلہ تھا اگرچہ انکو ابھی خبر نہیں ہوئی کہ اُس زلزلہ سے بیڑیاں بھی گر پڑیں تھیں اور عجب قدرت قیدخانہ میں نظر آئی مگر شہر ہی میں جب اُنہوں نے اس زلزلہ کی سختی کو دیکھا تو اُن کے دل میں خیال گذرا کہ آج ہمنے اُن غریب مسافروں پر ناحق ظلم کیا ہے اور سخت قید میں ناحق ڈالا ہے وہ کسی دنیاوی مقدمہ میں بھی ماخوذ نہیں ہیں مگر صرف خدا کا نام سناتے ہیں شاید اُن کے وبال سے یہہ زلزلہ آیا ہے یہہ خدا کی قدرت اُنکے سبب ظاہر ہوئی ہے بہتر ہے کہ وہ چھوڑ دیئے جاویں اسلئے علی الصباح پیادوں کو سرداروں نے بھیجدیا یہہ کہکے کہ وہ چھوڑ دیئے جاویں جہاں چاہیں چلے جاویں ہم کچھ اب مزاحمت نہیں کرتے ہیں

۳۶ (۳۶) تب قیدخانہ کے داروغہ نے پولوس کو ان باتوں کی خبر دی کہ سرداروں نے کہلا بھیجا کہ
۳۷ تمہیں چھوڑ دیں پس اب نکلکے سلامت چلے جاؤ (۳۷) پر پولوس نے اُنکو کہا اُنہوں نے ہمیں جو رومی ہیں بے ملزم ٹھہرائے ظاہراً ابیدمار کے قید میں ڈالا اور اب ہم کو چپکے نکالتے ہیں ایسا نہو بلکہ وے آپ آکے ہمیں نکال لیجلیں

(ظاہراً ابیدمار کے) یعنے بازاری لوگوں کے سامہنے بدن برہنہ کرکے مارا اور اُسمیں بڑی بیعزتی ہماری ہوئی (ف) چار برس بعد بھی پولوس اس رسوائی کو یاد کرتا ہے کہ ہم نے شہر فلپی میں بڑی رسوائی اُٹھائی (۱ تسلونیقی ۲-۲) اور یہہ کوڑے بھی بے (ملزم ٹھہرائے) مارے نہ کچھ مقدمہ کیا نہ گواہ سُنے نہ مدعاعلیہ سے جواب سُنا نہ جواب طلب کیا صرف مدعیوں کی نالش سُنکے مارنے لگے ایسی بے انصافی ہماری نسبت کی اور ہم درجہ میں (رومی ہیں) یعنے رومیوں کے حقوق ہمیں حاصل ہیں اور قانون میں بعد ثبوت جرم بھی رومی کو کوڑے مارنے کا حکم نہیں تھا اور قسم کی سزا مثل جرمانہ وغیرہ کے ہوسکتی تھی (ف) یہانسے ظاہر ہے کہ سیلاس بھی رومی تھا جیسے پولوس رومی تھا (اب ہمکو چپکے نکالتے ہیں) تاکہ کوئی نہ جانے اور بیچارے مظلوم کہیں چلے جاویں اور بات دب جاوے (آپ آکے ہمیں نکال لے چلیں) سب لوگوں کے سامہنے تاکہ معلوم ہوجاوے کہ ہم بیقصور مارے پیٹے گئے ہیں اب حکام کو سمجھہ آئی ہے اور نادم ہیں اپنے بدکردار سے مارا اور قید کیا تم نے اب نکالو بھی تم ہی

آسکے تاکہ ہماری بیقصوری اور تمہاری خطا ظاہر ہو (ف ۱) سوچو کہ پولس نے کیا کہا کیسی بات یہہ کہی اُس میں کیسی روح تھی اُسکا مزاج روحانی تھا یا جسمانی تمہیں لوداور آدمیوں میں کیا فرق تھا وہ غصہ نہیں ہوا اور شور نہیں مچایا اور نہیں کہا کہ میں اپنے رومی حق کے لئے اور ایسی بے انصافی کے لئے عدالت بالا میں اب مرافعہ کرکے تمہیں سزا چکھاؤنگا اور فلاں فلاں دفعہ اور فلاں قانون سے اب تمہاری خبر لونگا اُسنے تو یہہ بھی نہیں کہا کہ میرے پاس آکے معافی مانگو ورنہ ہتک عزت کے لئے سزا دلاؤنگا اس مزاج کو دیکھو اور اسوقت کے اکثر عیسائیوں کے مزاج کو بھی دیکھنا کہ ذراسی بات پر سرخ منہہ بناکے عدالت میں سزا دلانے کو ہر وقت طیار ہیں اسکا سبب یہی ہے کہ مسیحی روح نہیں ہے (ف ۲) جب وہ مارتے تھے اُسوقت چپ چاپ مار کھائی کچھہ نہیں بولا وہ جانتا تھا کہ شیطان اُنپر سوار ہے اب وہ کسکی سُنتے ہیں جو کچھہ کرتے ہیں کرنے دو مگر جب بولنے کا وقت آیا تو وفاداری کے ساتھہ اپنا حق بتلایا (ف ۳) رسولوں نے کوئی بات دینی یا دنیاوی خواہ خاندانی وغیرہ کو حقیر نہیں جانا سب کچھہ مناسب طور سے کیا نہ اپنے واسطے مگر مالک کے لئے (ف ۴) انجیل سے سب کچھہ ظاہر ہوتا ہے کبھی کبھی ایسے دنیا میں ظاہر ہوتا ہے مگر آنیوالے جہان میں سب آشکارا ہو جائیگا (متی ۱۰- ۲۶ و ۲۷)

۳۸ (۳۸) اور پیادوں نے یہہ باتیں سرداروں سے بیان کیں جب اُنہوں نے سُنا کہ وے رومی ہیں تو ڈر گئے

(ڈر گئے) یہہ سُنکے ڈرے کہ ہمنے رومیوں کو مارا اسبات سے نہیں ڈرے کہ ہم نے عیسائیوں کو مارا اور نہ اسبات سے ڈرے کہ ہم نے ناحق خدا کے بندوں کو مارا مگر اس سے ڈرے کہ رومیوں کو مارا تب یہہ سلطنت کا خوف تھا نہ خدا کا دنیا خدا سے نہیں ڈرتی مگر دنیاوی حکام سے بہت ڈرتے ہیں پر وہ لوگ جو خدا کے ہیں خدا سے زیادہ ڈرتے ہیں اور جنکے دل میں خدا کا خوف ہے اُنکے کام اکثر درستی سے ہوتے ہیں (ف) سلطنت کا خوف اکثر دلوں کو نہیں سدھارتا مگر خدا کا خوف دلونکو بھی سدھارتا ہے

۳۹ (۳۹) اور آکے اُنہیں منایا اور باہر لاکے منت کی کہ شہر سے نکلکے چلے جائیں

(آکے) اب خود آئے اب دوسری بار پیادوں کی معرفت کچھہ پیام نہیں بھیجا مگر خود آئے کیونکہ آپ کو مقام مانذم میں دیکھا (منت کی) پہلے اُنپر حکم کرتے تھے اب اپنے قیدیوں کی منت کرتے ہیں تاکہ ہمیں قیصر سے کچھہ سزا نہو وے (یسعیاہ ۶۰- ۱۵) اُسکے بدلے کہ تو ترک کئے گئے اور تجھہ سے نفرت ہوئی ایسا کہ کسی آدمی نے تیری طرف گذر بھی نہ کیا میں تجھے

شرافت دائمی اور پشت در پشت کے لوگوں کا سرو بنا ونگا (مکاشفات ۳-۹) دیکھہ میں کرونگا کہ وے آویں اور تیرے پاؤں کے
پاس سجدہ کریں (باہر لا کے) یعنے قیدخانہ سے باہر سڑک پر لا کے پہنچی کی اور سڑک پر اسلیئے لائے کہ وہ چلے جاویں شہر
میں نہ رہیں خوف تھا کہ شہر میں اُنکے رہنے سے خلقت اُبھاری جاویگی مسیحی دین پر اور ہماری بت پرستی میں خلل پڑیگا اُنکی
ویسی ہی منت تھی جیسے شیطان کی منت (متی ۸-۲۹) میں مذکور ہے (ف) مگر راقم کے گمان میں بھی یہ خوف ہوگا کہ ہمارے
دشمن لوگ شاید انہیں اُبھارکے اپیل کراویں کیونکہ اکثر حکام وغیرہ کے مخالف ایسے موقعے تلاش کیا کرتے ہیں لیکن اُن
سرداروں کو یہہ معلوم نہ تھا کہ مسیحی روح کے یہہ لوگ ہیں انسے بدی نہیں نکلتی ہے

۴۰ (۴۰) سو وے قیدخانہ سے نکل کے لودیہ کے یہاں گئے اور بھائیوں کو دیکھہ کے اور اُنہیں دلاسا
دے کے روانہ ہوئے

اب کہ اپنی بے قصوری ثابت ہوئی کہ ظالم حکام نے خود آکے معافی مانگی تب جلدی سے معافی دیکے روانہ ہوتے
ہیں (ف) ان لوگوں کے حلم کو اور بزرگی کو ملاحظہ کرنا چاہیئے اور یہہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ انکے رومی ہونے سے دین میں کچھہ
نقصان نہیں ہوا مگر دنیاوی بات دنیا میں کام بھی آئی (لودیہ کے یہاں گئے) دیکھو لودیہ کتنی دلیر ایمان میں ہوگئی تھی کہ انکو
حکام کے ہاتھہ سے اپنے گھر میں آنے دیا اور نہ ڈری کہ سب لوگ جانینگے کہ لودیہ اُن کی طرف ہے (ف) یہاں آکے اُنہوں نے
ظاہر کیا کہ ہم زور و زبردستی سے نہیں نکل آئے ہیں مگر پوری آزادگی ہماری حکام کی طرفسے ہوئی ہے کیونکہ ہم بے قصور تھے اب
ہم جہاں چاہیں جاسکتے ہیں (بھائیوں کو دیکھہ کے) یعنے لودیہ کے سب خاندان سے ملاقات کرکے اور داروغہ کے خاندان
سے بھی ملاقات کرکے (ف) اور اسی عرصہ میں ضرور ہے کہ اور لوگوں نے بھی انجیل کو قبول کیا ہوگا (دلاسا دے کے)
یعنے تسلی اور نصیحت دے کے اور اپنی مصیبت کے پاک بھید بتلا کے (روانہ ہوئے) چلے گئے مگر سب نہیں گئے اُن میں
سے دو وہاں رہ گئے دیکھو جو لکھا ہے (۱۷-۱۴) کے ذیل میں (ف) ایک تو وہاں تمطاؤس رہ گیا جو اُنکے لئے فکرمند تھا
(فلپی ۲-۱۹ سے ۲۵) دوسرا وہاں لوقا رہ گیا (۱۷-۱) اس شخص کی تعریف پولوس کے خطوط میں ہے (ف) لوقا اپنے کام
اور اپنے نام کا ذکر انجیل میں اور اعمال میں بھی ہرگز کچھہ نہیں کرتا ہاں پولوس نے خطوط میں اُسکا ذکر کیا ہے پردہ اور ادب اور
انکسار اور فروتنی اور الہی جلال کے لئے آپ کو فروتن بناتا ہے ہاں اعمال میں فقط یہہ معلوم ہے کہ وہ کب آیا کب گیا سو بھی
ضمیروں کے وسیلہ سے کہ تیں تم وے (۱۷-۱) یہاں لکھا ہے کہ (وے گذر کے) یہہ لفظ وے (۲۰-۵) میں پھر

ہم ہوگیا ہی پس اسی سے ثابت ہی کہ کب آیا اور کب گیا (ف) لکھا ہی کہ روانہ ہوئے پس جس کام کے لئے آئے تھے وہ کام پورا کرکے چلے گئے اور جو کچھ کر سکتے تھے سو کرکے چلے گئے اور بہت کام کر گئے

سترہواں باب

(۱) تب وے امفپلس اور اپلونیہ سے گذرکے تسلونیقی میں جہاں یہودیوں کا عبادت خانہ تھا آئے

اب تسلونیقیہ اور بیریا اور اتھینی کے واقعات کا ذکر ہوتا ہی (تب وے) کیونکہ لوقا خود فلپی میں رہگیا اور پولوس وسیلاس وتمطاؤس چلے گئے اِسلئے وہ نہیں کہتا کہ ہم۔ مگر کہتا ہی کہ وے یعنے بغیر میرے (امفپلس) فلپی سے (۳۳) میل دکھن وپچھم کیطرف ہی (اپلونیہ) امفپلس سے دکھن وپچھم میں (۳۰) میل ہی (ف) یہاں سے ظاہر ہی کہ اُس بڑی اور پکی رومی سڑک سے چل کے گئے تھے جو جنوب جاری تھی اسی سڑک کے سبب سے انجیل دور دور گئی اور اِس سڑک نے انجیل کے پھیلانے میں بہت مدد کی جیسے آجکل ہندوستان میں ریلوے سے اور بڑی پکی سڑک سے انجیل کو بہت مدد ملتی ہی (تسلونیقی میں آئے) جو اپلونیہ سے (۳۷) میل پچھم میں تھا یہہ شہر مقدونیہ کے علاقہ میں سب سے بڑا شہر تھا آبادی میں اور بحر کے کنارہ پر تھا اس شہر کو لوگ مقدونیہ کے سب شہروں کی والدہ یا اُم کہتے تھے اور اُسکا یہہ نام تسلونیقیہ اِسلئے رکھا گیا تھا کہ تسلونیقیہ سکندر اعظم کی بہن تھی جسنے اپنے ایک سپہ سالار سے شادی کی تھی جسکا نام کسمندر تھا پس اِس تسلونیقیہ بادشاہزادی کے نام سے وہ شہر تسلونیقی کہلاتا تھا آج تک ۷۰ ہزار آدمی کی آبادی وہاں ہی اُن میں نصف یہودی ہونگے یہہ جگہ انجیل کے لئے بڑی موقع کی تھی دیکھو (۱ تسلونیقی ۱۔ ۸) کیونکہ تم سے خداوند کی کلام کی شہرت فقط مقدونیہ اور اخیہ میں نہیں ہوئی بلکہ ہر جگہ تمہارا ایمان جو خدا پر ہی مشہور ہوا یہاں تک کہ ہمارے کہنے کی کچھ حاجت نہیں۔ اور یہہ لفظ شہرت کا جو یہاں لکھا ہی اسکے معنے تُرہی پھونکنے کے ہیں (عبادت خانہ تھا) فلپی میں کوئی عبادتخانہ نہ تھا فقط ایک چھوٹی سی جگہ شہر کے باہر دریا کنارے تھی امفپلس اور اپلونیہ میں بھی کوئی عبادت خانہ نہ تھا اس بڑے شہر تسلونیقی میں تھا اور اُس علاقہ کے یہودیوں کے لئے یہہ تسلونیقی مشہور جگہ تھی

(۲) اور پولوس اپنے دستور پر اُنکے پاس اندر گیا اور تین سبت بھر اُنکے ساتھ نوشتوں سے باتیں کیں

(اپنے دستور پر) اُسکا دستور تھا کہ ہر جگہ کام کا شروع اگر ممکن ہو تو یہودیوں سے کرتا تھا اور دستور اُسکا اپنا ایجاد نہ تھا مگر اسلئے تھا کہ مسیح خداوند نے بھی اپنا کام یہودیوں سے شروع کیا تھا (لوقا ۴-۱۶) دیکھو پولوس چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی خداوند کے نقش قدم پر چلنے کو اپنی عادت اور اپنا دستور بناتا تھا اُسمیں نشان پر دوڑنے کی روح تھی ہم لوگ بڑی بڑی باتوں کو بھی بدقت قبول کرتے ہیں (اندر گیا) یعنے عبادت خانہ کے اندر گیا اور مخالفت سے کچھہ نڈرا ابھی اتنا دکھہ فلپی میں اُٹھایا تھا اور پھر دُکھہ اُٹھانے کو حاضر ہی ہوا اسلئے وہ ان تسلونیقیوں سے کہتا بھی ہے (۱ تسلونیقی ۲-۲) اگرچہ ہمنے آگے فلپی میں بڑا دکھہ اور رسوائی اُٹھائی جیسا تم جانتے ہو تو بھی خدا کی خوشخبری بڑی جانفشانی سے تمہیں سنانے کو اپنے خدا میں ہمت پائی (تین سبت بھر) یعنے تین ہفتہ تک کلام سُنایا (ف) اور تین ہفتہ میں خدا کے لئے ایک کلیسیا بن گئی اب ہندوستان کے بعض شہروں میں تین برس تک بھی کلیسیا نہیں بنتی ہے اسکام کے لئے خوش نیتی اور خوش مزاجی اور خلوص بہت درکار ہے ہماری تندمزاجی اور غرور اور سستی اور عیش طلبی اور دنیاداری اور مکاری اسوقت مانع ہے اور عجب حالت اسوقت منادوں کی ہے

(۳) اور کھولا اور ثابت کیا کہ مسیح کو دکھہ اُٹھانا اور مُردوں میں سے جی اُٹھنا ضرور تھا اور یہہ کہ یسوع جس کی میں تمہیں خبر دیتا ہوں وہی مسیح ہے

(کھولا) یعنے آیتوں کے روحانی مطالب جو اُنکی نظروں سے پوشیدہ تھے اُن کے سامھنے کھولدیئے (اور ثابت کیا) دلیلیں لا کے کہ جو مضامین میں بتلاتا ہوں حقیقت میں یہہ درست ہیں اور یونہی مطلب ہے (ف۱) اُسنے دو کام کئے اول چھلکا اُتارا و دوم مغز اُنکے سامھنے رکھدیا تاکہ ابدی زندگی کی غذا اُنہیں کھلاوے (ف۲) کھولا ایمان کی چابی سے اور جو کچھہ کمرے میں یا صندوق میں پوشیدہ تھا دکھلایا (ف۳) بیبل کو بہت غیر قوم بھی پڑھتی ہیں مگر بھید کو جلدی نہیں پاتی اچھے منادوں کا یہہ کام ہے کہ بھید کو کھولدیں اور خزانہ ظاہر کردیں (ف۴) اُسنے کیا کھولا یہہ کہ یہی یسوع مسیح ہے اور ضرور تھا کہ وہ دکھہ اُٹھاوے اور مرجاوے اور پھر مُردوں میں سے جی اُٹھے یہی مطلب اور منشا پرانے عہدنامہ کا ہے یہی اُس کتاب کی علت غائی ہے (ضرور تھا) اس لفظ پر زور ہے اور زور اسلئے ہے کہ اگر خدا کا بیٹا نہ آتا اور دکھہ نہ اُٹھاتا

تو بنی آدم کو ہرگز نجات نہ ملتی جیسے اب اسکے منکر نجات کا منہہ ابد تک ہرگز نہ دیکھینگے کیونکہ سارے نوشتوں کا خلاصہ یہی ہی
(ح ۱) اس شہر میں پولوس کے وعظ صرف نوشتوں کے مطالب کے انکشاف پر تھے نہ اپنے دل کی رائے ظاہر کرتا تھا نہ عقلی
باتیں کرتا تھا نہ فیلسوفی اور دنیاوی حکمت کے لکچر دیتا تھا مگر عہد عتیق کے مطالب کھولتا تھا کہ صحیح معنے سناوے اور حقیقی تفسیر
دکھلاوے (ف) یہودیوں کے درمیان اسی قسم کے وعظوں کی ضرورت تھی مگر اس ملک میں جہاں بہت لوگ بیبل کو قبول
بھی نہیں کرتے اور اپنے بیہودہ خیالات میں مبتلا ہیں ہمیں عقلی اور حکمت کی باتیں بھی کرنی پڑتی ہیں تا کہ عقلی دلایل سے
قایل کرکے حکمت حقیقی یعنے بیبل کی طرف اُنہیں لاویں اور جب وے بیبل کی طرف آتے ہیں تب بیبل سے دکھلانا پڑتا ہی
کہ یہی یسوع مسیح نجات دہندہ سب کا ہی تب اس ملک کا کام اُس ملک کی نسبت زیادہ مشکل ہی اور ایک بڑی وجہہ رکاوٹ
کی آجتک اس ملک میں یہہ بھی ہی کہ سرے سے بیبل ہی پر آجتک اُنکا ایمان نہیں ہی پس وہ اُس کے مغز کو کیونکر قبول
کرسکتے ہیں مناد وں کو چاہئے کہ پہلے بیبل کو منوائیں پھر مسیح کو دکھلائیں (ف) یہودی لوگ عہد عتیق کو مانتے تھے اور
مسیح کے بھی منتظر تھے اور اُسپر ایمان اُنکا آج تک ہی مگر وہ یہہ کہتے تھے کہ یہہ شخص یسوع جو ظاہر ہوا یہہ مسیح نہ تھا مسیح
کوئی اور شخص آویگا یہہ یسوع جو خود مر گیا اور اُس نے بڑا دکھہ اُٹھایا اور اُسنے بادشاہت فوج لشکر لیکر نہیں کی
پس یہہ مسیح نہ تھا پولوس نے ثابت کیا کہ نوشتہ صاف کہتا ہی کہ مسیح کو دنیا میں آکے دُکھہ اُٹھانا ضرور ہی اور یہہ کہ اُسکی
سلطنت روحانی ہی نہ جسمانی اور یہہ کہ یہہ شخص یسوع جو آیا تھا یہی مسیح تھا ان ان دلیلوں سے

۴ (۴) اور اُن میں سے بعضے یقین لائے اور پولوس اور سیلاس کے شریک ہوئے اور خدا ترس
یونانیوں کی بڑی جماعت اور بہتیری شریف عورتیں بھی

(خدا ترس یونانی) یعنے وہ جو یہودیوں کے ساتھہ بندگی میں شریک ہوتے تھے (۱۳-۴۳ و ۵۰) (ح ۱) یہاں
بھی عورتوں کا ذکر ہی جو اشراف تھیں نہ صرف یہودیوں میں سے بلکہ بت پرست ایمانداروں میں سے بھی تھیں (۱ تسلونیقی ۱-۹
و ۱۰) جہاں خدا کا فضل ہی وہاں آدمیوں میں طرفداری نہیں ہوتی ہی کیونکہ خدا کے سامہنے ہر جان برابر ہی خواہ چھوٹا بچہ ہو
یا بڑا آدمی خواہ عورت ہو یا مرد غلام ہو یا آزاد شریف ہو یا رزیل سب کی جان خدا کے سامہنے برابر ہی (ف) پولوس
اس شہر میں اپنے ہاتھہ سے محنت کرتا تھا تا کہ اپنا خرچ آپ پیدا کرے اور کسی پر کچھہ بوجہہ اپنا نہ ڈالے (۱ تسلونیقی ۲-۹
و ۲ تسلونیقی ۳-۷ سے ۹) پس مشقت اور تکلیف تو بہت ہوئی اسلئے بار بار اہل فلپی نے مدد بھی بھیجی (فلپی ۴-۱۵ و ۱۶)

(۵) پر بے ایمان یہودیوں نے ڈاہ سے بھرے بازاریوں میں سے کئی شریر مردوں کو اپنے ساتھہ لیکے اور بھیڑ لگا کے شہر میں ہنگامہ کر دیا اور یاسون کا گھر گھیر کے اُنہیں ڈھونڈھا کہ لوگون کے سامہنے کھینچ لاویں

یہاں دو قومیں مخالفت پر اُٹھیں اول یہودی جنہوں نے خدا سے بیوفائی کی دویم غیر قوم یونانی جنہیں ذرا سی روشنی بھی تھی (ڈاہ سے بھرے) یعنے حسد کے جوش میں تھے جوش تو اچھی چیز ہی مگر بیجا استعمال سے نہایت مکروہ اور مضر چیز ہی جیسے آگ جبتک انگیٹھی میں ہی مفید ہی اور جب کمرے میں پھیل جاوے تو سب گھر کو برباد کرتی ہی (بازاریوں میں سے) جو شہدے اور شریر بیکار لوگ ہیں اور ہر بدی کے لئے ہر وقت طیار ہیں بڑے شہروں میں ہر بازار میں ایسے لوگ ہوتے ہیں آجکل بھی اُن بازاری شہدوں سے مناّدوں کو بڑی تکلیف پہونچتی ہی اور ہمارے زمانہ میں اِسوقت کے سنجیدہ مسلمانوں کو بھی اِن شہدے بازاریوں کی مدد کا بڑا بھروسہ ہی یہہ اُن کے ہتھیار ہیں مسیح کی مخالفت میں اور وے خلوت میں اُنہیں اُبھارا بھی کرتے ہیں اور شاباشی بھی دیا کرتے ہیں پر ہماری تسلی ایسے تکلیف کے وقت میں اِس خیال سے ہوتی ہی کہ جیسے اُنکا مذہب ہی ویسے ہی اُنکے مذہب کے حامتی بھی ہیں (بھیڑ لگا کے) بلوہ کے طور پر (یاسون کا گھر) کیونکہ یاسون اُنکا مہماندار تھا اور وہاں رسول فروکش تھے (آیت ۷) شاید یہہ یاسون پولوس کا کوئی رشتہ دار ہوگا (رومی ۱۶-۲۱) اس وقت ایماندار عیسائی ہوگیا تھا (ف) ایسے شریر اور بدذات لوگ اگر عیسائی ہو جاتے تو دین عیسی پر ضرور تہمت لگائی جاتی مگر محمدی مذہب کی بنیاد کے وقت مدینہ کے انصار میں سے بہت لوگ ایسے تھے پر محمدی مذہب پر ایسے لوگوں سے تہمت نہیں لگائی جاتی ہی دیکھو صرف پیادوں نے بنظر انصاف چند کلمہ مسیح کی نسبت نیکی کے کہے تھے تسپر بھی یہودی یوں بولے (یوحنا ۷-۴۸ و ۴۹) کیا تم بھی گمراہ ہوئے کیا کوئی سرداروں یا فریسیوں میں سے اُسپر ایمان لایا پر یہہ لوگ جو شریعت کو نہیں جانتے ملعون ہیں (ف ۲) تسلونیقیہ شہر میں سب سے بڑے دشمن بے ایمان یہودی تھے اُنہوں نے منع کیا کہ غیر قوم کو بھی کلام نہ سناویں اپنے گناہوں کا پیالہ بھر دیا جب تک اُنپر غضب نہ آیا (۱ تسلونیقی ۲-۱۶) ہمیں غیر قوموں کو وہ کلام جس سے اُن کی نجات ہو سنانے کے مانع ہیں تا کہ اُن کے گناہ ہمیشہ کمال کو پہونچتے رہیں لیکن اُنپر غضب انتہا کو پہونچا۔ جب سے اُنہوں نے مسیح کو مصلوب کیا اُسدن سے برابر شرارت میں بڑھتے گئے یہانتک کہ خدا کا غضب یروشلم کی بربادی میں اُنپر آیا اور برباد ہوئے گناہ پر گناہ جمع کر کے اپنا پیالہ لبریز کر لیا تو بھی

یعنے اُن میں سے فضل کی بلاہٹ سے نجات پا گئے غیر قوموں نے خوشی سے روشنی کو قبول کیا اور آج تک بعض روشنی میں چلتے ہیں

(۶) اور اُنہیں نہ پا کے یاسون اور کئی بھائیوں کو شہر کے سرداروں پاس یوں چلّاتے ہوئے کھینچ لیگئے کہ یہہ شخص جنہوں نے جہان کو اُلٹ دیا یہاں بھی آئے ہیں

(نہ پا کے) کیونکہ کسی نے اُنکو باہر پھرنے سے منع کر دیا تھا (سرداروں) یہہ سات سردار تھے اُنکے عہدے کا نام (پولی تاک تھا) سات پولی تاک وہاں رہتے تھے (اُلٹ دیا) کیسی عمدہ گواہی ہی دشمنوں کے مُنہہ سے انجیل کی بابت (۱۶- ۲۰ و ۲۱) دیکھو دنیا کیسی ڈرتی ہی الٰہی بادشاہت سے دنیا مٹی کی ہی ہمیشہ ٹوٹنے سے ڈرتی ہی اُسکے مددگار ہزارہا ہزار آدمی ہیں تو بھی دس پانچ عیسائیوں سے ڈر کے جان نکلتی ہی اور جانتے ہیں کہ ان دو تین سے ہماری بربادی ہوتی ہی (ف) انجیل آدمیوں کے دلوں میں بڑا خوف اور زلزلہ ڈالدیتی ہی اور ضرور اُن میں بڑا تردد ہوتا ہی اور تلوار بھی چلتی ہی مگر انجیل فی الحقیقت صلح اور نجات اور ابدی زندگی بخشتی ہی یہہ لڑائی جو اُس کے ساتھہ ہوتی ہی آدمی کی شرارت کرتی ہی (یہاں بھی آئے ہیں) خدا کے دشمن خدا کے نوکروں کو درندوں کا لقب اور لباس پہناتے ہیں تا کہ سب کے سب اُنپر حملہ کر کے اُنہیں ہلاک کریں

(۷) اُن کی مہمانی یاسون نے کی ہی اور وے سب قیصر کے حکموں کے برخلاف چلتے اور کہتے ہیں کہ بادشاہ دوسرا ہی یعنے یسوع

(مہمانی یاسون نے کی ہی) یعنے گھر میں اُسنے اُنہیں جگہ دی ہی اور وہ سب قیصر کے مخالف ہیں (کہتے ہیں) یعنے اُنکا قول گرفت کے لایق ہی کہ وے ایک دوسرا بادشاہ بتلاتے ہیں اُنکا کوئی فعل تو بد نہیں ہی ورنہ فعل کو ضرور پیش کرتے جب افعال میں گرفت نہ کر سکے تب اقوال میں دست اندازی کرتے ہیں اور وہ بھی واہیات معنے بنا کر (ف ۱) یہودیوں کا بادشاہ جو پیدا ہوا کہاں ہی یہہ سُنکر ہیرودیس ڈر گیا (متی ۲- ۲ و ۳) اور پیلاطوس نے بھی اُس کی بادشاہت کے دعوی کو سُنکے خوف کھایا تھا (یوحنا ۱۸- ۳۳ سے ۳۸) اور اسی بات کے سبب پیلاطوس نے اُسے سونپ دیا تھا اب یہی تہمت ان رسولوں پر یہودیوں نے لگائی ہی وہ سمجھتے ہیں کہ یہہ ملکی بات ہی اسپر ضرور حکام خیال کرینگے اور اُنکو مفسد سمجھکر مارینگے ہمارا مطلب بر آویگا حقیقت میں رنج کا سبب تو اور کچھہ ہی کہ اُنہوں نے شاگرد بنانے شروع کر دئیے ہیں اور وہ بڑھتے جاتے ہیں اور نجات دہندہ مسیح یسوع کو بتلاتے ہیں اور نوشتوں سے ایسی دلیلیں لاتے ہیں کہ سب علماء یہود کا مُنہہ بند کر دیتے ہیں

بہتر ہے کہ اِس تہمت سے اُنہیں سزا دلاویں دشمنی کا سبب تو کچھہ اور ہے اور ظاہر کچھہ اور بات کہتے ہیں تمام بے ایمان مخالفوں کی یہی عادت ہے (ف) اب مسلمانوں کا یہی حال ہے کہ دین محمدی کا ثبوت نہیں دے سکتے اور اُن دلایل کا جواب ہرگز اُنکے پاس نہیں ہے جو عیسائی لوگ محمد صاحب کے عدم نبوت پر لاتے ہیں تب وہ اس دشمنی کو چھپا کر کہتے ہیں عیسائی ہمارے مذہب کی توہین کرتے ہیں اور قسم قسم کی باتیں بناتے ہیں یہہ بات صاف نہیں بولتے کہ ہمیں باطل طریق پر ثابت کر دیا ہے

۸ (۸) سو اُنہوں نے یہہ سُنا کے لوگوں اور سرداروں کو گھبرا دیا (۹) تب اُنہوں نے یاسون اور
۹ باقیوں سے ضامن لیکے اُنہیں چھوڑ دیا

(گھبرا دیا) اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ لوگ جھوٹھی باتوں سے بڑے بڑے لوگوں کو بھی گھبرا دیتے ہیں مگر دانائی کی بات یہہ ہے کہ عوام کی بات بلا تحقیق جلدی قبول نہ کیجاوے اِن حاکموں نے ضرور کچھہ دانائی کا کام کیا فلپی کے حکام کے موافق بلا تحقیق مارنے نہیں لگے جیسے کہ اِن یہودیوں کا منشا تھا بلکہ اُنہوں نے مناسب کام کیا کہ (ضامن لے کے) چھوڑا تا کہ سرکشی اور فساد نہووے اور شہر میں بے آرامی نہ آجاوے (ف) دیکھو انجیل کے وسیلہ سے یاسون پولوس کا کیسا دوست ہو گیا کہ اتنی بے عزتی کی برداشت کی اور اُس کے عوض آپ گرفتار ہو کر گیا اور ضمانت پر چھوٹ کے آیا اور پولوس کو ضرر نہ پہونچنے دیا اُسنے بھی اس تکلیف کو خداوند کے لئے مبارک جانا ارسطرخس اور سکوندس یہہ دو آدمی بھی تسلونیقی کے عیسائی ہو گئے تھے اور ضرور ہمدرد بھائی تھے ارسطرخس افسس کے جھگڑے میں پکڑا گیا تھا دیکھو (۲۰-۴ و ۱۹-۲۹) اور پھر افسس سے پولوس کے ساتھہ طرواس کو چلا گیا تھا اور پھر قیصریا سے اتالیہ کو گیا تھا (۲۷-۲) اور روم میں اُسکے ساتھہ قید ہوا تھا (کلسی ۴-۱۰) خدا اپنے لئے ہر جگہ سے آدمی چُن لیتا ہے مخالفوں میں سے اُس کے دوست نکل آتے ہیں

۱۰ (۱۰) لیکن بھائیوں نے فی الفور راتوں رات پولوس اور سیلاس کو بریہ کو بھیجدیا اور وے وہاں پہونچکے یہودیوں کے عبادت خانہ میں گئے

(سیلاس) کا نام تسلونیقیوں کے دونوں خطوط میں پولوس کے ساتھہ لکھا ہے اور تمطاؤس کا بھی نام ہے شاید وہ بھی وہاں تھا جیسے وہ بریہ میں تھا (آیت ۱۴ و ۱۵) کو دیکھو اور (۱۸ باب ۵) کو بھی دیکھو اور پھر (۱ تسلونیقی ۳-۲) (ف) شاید تمطاؤس تسلونیقیہ میں چھوڑا گیا اور پھر آکے بریہ میں پولوس کو ملا (ف۲) تسلونیقی کے عیسائی خدا کے کلام میں بڑے محنتی

تھے (ا تسلونیقی ۱-۳) اور امید میں صابر بھی تھے اور مسیح کے منتظر بھی تھے (ا تسلونیقی ۱-۱۰) پولوس کے وسیلہ سے خدا کی کلام نے اُن میں بہت تاثیر کی تھی (ا تسلونیقی ۲-۱۳) اور اُنہوں نے دُکھہ اُٹھایا (ا تسلونیقی ۲-۱۴ و ۲ تسلونیقی ۱-۴ سے ۱۱) پر بعض کجرو بھی تھے (۲ تسلونیقی ۳-۱۱ سے ۱۳) اِسوقت بھی ان بھائیوں نے بڑی محبت دکھلائی کہ پولوس کی حفاظت کی اور خدا کے لئے آپ دُکھہ اُٹھایا (راتوں رات) پولوس کو اُس مفسدہ کی جگہہ سے نکالدیا کیونکہ اب وہاں رہنا بیفایدہ تھا اب وہاں منادی کا وقت نہ رہا تھا کام چھوڑنے کا وقت آگیا تھا (ف) پولوس کا بڑا ارادہ تھا کہ پھر جلد ہی تسلونیقیہ میں لوٹ کر آوے لیکن شیطانی ہرج نے روکا (ا تسلونیقی ۲-۱۷ و ۱۸) اور آنے کی غرض یہہ تھی کہ اُنکی تعلیم میں کوشش کرے کہ اُن کے ایمان کی کمتیاں پوری ہوں (ا تسلونیقی ۳-۱۰) کیونکہ اُن نو مریدوں کی نسبت اُسوقت اُسے خوف تھا کہ مصیبت کے سبب لغزش نہ کھاویں جب اُنکے پاس جانے نہ سکا تو لاچار ہو کے تمطاؤس کو اُنکے پاس بھیجدیا اگرچہ آپ اکیلا رہا اور جب تمطاؤس لوٹ کر پھر پولوس کے پاس گیا اور اُن کے ایمان کا ذکر کیا تب اُسنے تسلی پائی (ا تسلونیقی ۳-۵ و ۷) اُسوقت اہل تسلونیقیہ نے پولوس کو راتوں رات (بریہ کو بھیجدیا) یہہ شہر تسلونیقیہ سے (۵۰) میل دکھن پچھم میں تھا آجتک اچھی آبادی وہاں ہے (ف) خدا کے لوگ جب ایک جگہہ کو چھوڑ دیتے ہیں تو صرف جگہہ کی تبدیل ہوتی ہے کام کی تبدیل نہیں ہوا کرتی اب بریہ میں کام کرنے کو آگئے (عبادت خانہ میں گیا) فوراً شہر میں داخل ہوتے ہی یہودیوں کے عبادت خانہ میں چلا گیا یہہ دلیری دیکھو کہ ابھی ایک عبادت خانہ میں تعلیم دینے کے سبب تسلونیقیہ میں ایسا فساد ہوا تو بھی یہاں آتے ہی فوراً یہاں کے عبادت خانہ میں گھس گیا کیونکہ اُسکا بھروسہ خدا پر تھا اور یہی بھروسہ اُس کی دلیری کا باعث تھا (ف) اسی جگہہ سے پولوس چاہتا تھا کہ تسلونیقیہ میں پھر واپس آوے مگر نہ آسکا (ا تسلونیقی ۲-۱۸)

۱۱ (۱۱) یہہ تسلونیقیوں سے نیک ذات تھے کہ اُنہوں نے بڑی خوشی سے کلام کو قبول کیا اور روز بروز نوشتوں میں ڈھونڈھتے رہے کہ یہہ باتیں یوں ہی ہیں کہ نہیں

(نیک ذات تھے) تسلونیقیہ میں بھی بہت یہودی عیسائی ہوئے تھے تو بھی بریہ کے یہودی تسلونیقیہ کے یہودیوں سے زیادہ سرگرم اور نیک دل تھے یہہ لوگ ابدی زندگی کو ڈھونڈتے تھے جو کوئی چاہتا ہے کہ خدا کی مرضی کو دریافت کرے وہ انجیل کی باتوں کو سمجھہ جاتا ہے (یوحنا ۷-۱۷) اگر کوئی اُسکی مرضی پر چلا چاہے وہ اس تعلیم کی بابت جان جائیگا کہ کیا خدا سے ہے یا یہہ کہ میں اپنی کہتا ہوں (ف) یہہ لوگ خالی برتن لائے تا کہ تیل سے بھر جاویں اُنہوں نے آپ کو

نجات کا محتاج جانا تب اُنہوں نے بہت کچھہ پایا (ف) دیکھو نیک ذاتی کیا چیز ہی یہی نیک ذاتی ہی کہ آدمی کا دل
خدا کا طالب ہو ایسے کو خدا کا کلام نیک ذاتی بتلاتا ہی اور دنیاوی لوگ کچھہ اور چیز نیک ذاتی جانتے ہیں پر حقیقی نیکذاتی
یہہ ہی (ف) نیک ذات ہونا بڑے خاندان میں پیدا ہونے سے بہتر ہی اور ہر خاندان کے لوگ نیک ذاتی حاصل کر سکتے
ہیں نیک ذاتی کسی خاندان پر موقوف نہیں ہی (ف) یہہ وہ نیکذاتی ہی جو ابراہیم کی روحانی نسل ہونے سے حاصل ہوتی ہی جس سے
خدا کے خاندان میں داخل ہو جاتے ہیں (نوشتوں میں ڈھونڈھتے تھے) یعنے یہہ بات تلاش کرتے تھے کہ پولوس کی تفسیر جو عہد
عتیق کی کرتا ہی درست ہی کہ نہیں (ف) اسوقت عیسائی لوگ نوشتوں میں بہت کم فکر کرتے ہیں اور پادری زیادہ کرتے ہیں
مگر بریہ کے لوگوں نے ایسا کیا جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ بڑا خزانہ پاتے ہیں (ف) کلیسیا میں ہندوستان کی اسیلئے زیادہ
کمزوری ہی کہ وہ نوشتوں میں رات دن نہیں ٹٹولتے اگر ٹٹولیں تو اُن کی آنکھوں کے سامہنے ایک بڑا خزانہ ظاہر ہوگا اور اُن کے
دل نور سے بھر جاوینگے لوگوں کو چاہئے کہ ہر معلم کی باتوں پر فکر کریں اور نوشتوں میں سوچیں کہ وہ شخص جو تعلیم دیتا ہی اُسکی
تعلیم درست ہی یا نہیں تاکہ دہوکھا نہ کھاویں صرف اس بھروسہ پر نرہیں کہ یہہ معلم پادری ہی جو کچھہ کہتا ہی مانا جاوے
نہیں خود ٹٹولنا چاہئے رومن کتھولک لوگوں کی مانند صرف معلموں کی بات پر بھروسہ کرکے گمراہ نہوں (ف) ایمان صرف کلام
سے مطلوب ہی نہ کسی معلم کی زبانی تعلیم سے روم کی کلیسیا اسیلئے مرتد ہوگئی کہ نوشتوں کو چھوڑ دیا اور پادریوں نے بھی کلام کے
پڑھنیوالوں کو سزا دینے کا قانون نکالا تھا کہ وہ نہ پڑھیں (ف) پاک نوشتے اُن کی زبان میں تھے اسیلئے تو وہ پڑھکر سوچ
سکے پس چاہئے کہ کلام کا ترجمہ ہر زبان میں ہووے تاکہ ہر کہیں کے لوگ اُسے پڑھہ سکیں رومی لوگوں نے کلام کا ترجمہ بھی
کرنے سے منع کیا تھا یہہ ساری باتیں خدا کا کلام روکنے کی تھیں جب سے کلام کا ترجمہ ہوا ہی دیکھو خداوند کا نام لینیوالے
کسقدر بڑھ گئے ہیں

(۱۲) غرض بہتیرے اُن میں سے ایمان لائے اور بہت سی یونانی شریف عورتیں اور مرد بھی

(ایمان لائے) یہہ ایمان سوچنے کا نتیجہ تھا دیکھو سوچنے سے کیا بڑی دولت ہاتھہ میں آتی ہی کہ دلمیں ایمان آجاتا ہی
(ف) مسلمان لوگ کلام کے پڑھنے سے لوگونکو منع کرتے ہیں تاکہ اُنہیں ایمان سے باز رکھیں کیونکہ کلام کے پڑھنے سے
ایمان آجاتا ہی (اُنمیں سے) یعنے یہودیوں میں سے (ف) یہی ایک جگہ ہی جہاں پولوس کو اُسکی قوم کے لوگوں نے قبول
کیا (یونانی شریف عورتیں بھی) یعنے اچھے لوگوں کی عورتیں بھی ایمان لائیں (ف) کبھی کبھی ایسا ہوتا ہی کہ سب سے پہلے
عورتیں ایمان لاتی ہیں اور پیچھے مردوں کو بھی کھینچتی ہیں (۱ قرنتی ۷-۱۶) کیونکہ ای عورت تو کیا جانتی ہی کہ اپنے خصم کو

بچاوے اور اے مرد تو کیا جانتا ہی کہ اپنی جورو کو بچاوے (ف) اس شہر میں اشیاء کوچک کی نسبت عورتوں اور مردوں کی تربیت بھی اچھی ہوتی تھی سلیم المزاج ہونے کے سبب سے

۱۳ (۱۳) جوں تسلونیقی کے یہودیوں نے جانا کہ پولوس بریہ میں بھی خدا کا کلام سناتا ہی وہاں بھی آئے اور لوگوں کو اُبھارا

دیکھو (۱ تسلونیقی ۲-۱۵ و ۱۶) جنہوں نے خداوند یسوع اور اپنے نبیوں کو بھی مار ڈالا اور ہمیں ستایا اور وے خدا کو خوش نہیں آتے اور سب آدمیوں کے مخالف ہیں اور ہمیں غیر قوموں کو وہ کلام جس سے اُن کی نجات ہو سنانے سے مانع ہیں تاکہ اُنکے گناہ ہمیشہ کمال کو پہونچتے رہیں لیکن اُنپر غضب انتہا کو پہونچا (ف) دیکھو دشمن پچاس میل سے آئے تاکہ بریہ میں اُنہیں شکار کریں جیسے تسلونیقیہ میں کرنا چاہا تھا اور ایکونیم میں بھی ایسا ہوا تھا جب پولوس لسترہ میں تھا (ف) اب پولوس نے خوب جانا ہوگا کہ میں نے خود بے ایمانی کی حالت میں کیا کیا تھا (ف) بے ایمان لوگ جسقدر بربادی میں کوشش کرتے ہیں اگر اتنی محنت ایماندار لوگ ترقی کے لیے کریں تو کتنا فایدہ ہو مگر ترقی میں کوشش کرنا مشکل ہی کیونکہ پہاڑ پر چڑھ جانا ہی پر برباد کرنا آسان ہی کیونکہ نیچے اُترنا ہی سنوارنا مشکل ہی بگاڑنا آسان ہی (ف) جیسے مسیح اپنے منادوں کو بھیجتا ہی اسیطرح شیطان بھی اپنے لوگوں کو بھیجتا ہی نہ یہہ اپنے کام سے تھک جاتے ہیں نہ وہ اپنے کام سے پر وقت آویگا کہ شیطان تھک جاویگا انجیل تعمیر کرتی ہی دنیا گراتی ہی ایک روح سے لڑتا ہی دوسرا جسمانی ہتھیاروں سے (ایات ۳ و ۴ و ۶ و ۱۱ و ۱۳)

۱۴ (۱۴) تب بھائیوں نے فی الفور پولوس کو رخصت کیا کہ سمندر کی طرف جائے لیکن سیلاس اور تمطاؤس وہیں رہے

(بھائیوں نے) یعنے بریہ کے نئے عیسائیوں نے اسیطرح کیا جیسے یروشلم میں (۹-۳۰) اور تسلونیقیہ میں بھی ہوا تھا (آیت ۱۰) (ف) گمان ہی کہ اسوقت پولوس کوئی ایک ہفتہ بریہ میں رہا ہوگا شیطان نے خلل ڈالا کہ بریہ میں نہ رہے (ف) جب خدا کا کام خوب ہوتا ہی تب اچانک شیطانی رکاوٹیں پیش آتی ہیں (ف) شاید انہیں بے ایمان یہودیوں کے وسیلہ سے تسلونیقیہ میں جانے سے روکا گیا جسکو وہ شیطانی رکاوٹ بتلاتا ہی (سمندر کی طرف جاوے) معلوم نہیں آگے کہاں جاویگا جب تک سمندر کے کنارہ پر نہ پہونچا اُسے معلوم بھی نہیں ہوا کہ آگے

کہاں کو جاویگا پر وہاں جا کے اتھینی کی طرف کو گیا اور معلوم ہوتا ہی کہ سمندر کی راہ سے گیا (ف۱) اتھینی سمندر کے کنارہ سے خشکی کی راہ (۲۵۰) میل تھی اور جب سمندر کی راہ سے جو اموافق ہوتی ہی تو تین روز کا راہ تھا (ف۲) معلوم ہی کہ بریہ کے بعض بھائی بھی ساتھ گئے تھے (سیلاس و تمطاوس وہیں رہے) تاکہ نئے مریدوں کو تسلی دیں (ف۳) معلوم ہی کہ تمطاؤس جلدی پھر پولوس کے پاس آگیا تھا فلپی سے تسلونیقیہ میں اور وہاں سے بریہ میں اور اہل فلپی نے تسلونیقیہ میں چندہ بھی بھیجا تھا (ف) اتھینی میں پولوس اکیلا گیا اور کئی بار مسیح کا کام اُسنے اکیلے ہوکے بھی کیا ہی مگر وہ ہمیشہ اکیلا رہنا نہیں چاہتا تھا وہ چاہتا تھا کہ دوسرا بھی کوئی میرے ساتھ ہووے دعا میں شراکت کے لئے اور خدمت میں مدد کے لئے اور دکھوں میں ساتھی ہونے کے لئے

۱۵ (۱۵) اور جو پولوس کے رہبر تھے اُسے اتھینی تک لیگئے اور سیلاس و تمطاوس کے لئے حکم لے کے کہ تا مقدور جلد اُسکے پاس آویں روانہ ہوئے

(حکم لیکے آئے) کہ ان دونوں کو اُسکے پاس بھیجدیں کیونکہ وہ اُنکا منتظر تھا (ایت ۱۶) اور یہہ جو رہبر تھے ضرور بریہ کے بعض بھائی ہونگے جو اُسے پہونچانے کو گئے تھے (ف۱) جب تمطاوس اُسکے پاس اتھینی میں آگیا تو پھر وہاں سے پولوس نے اُسے تسلونیقیہ میں بھیجدیا تھا (۱ تسلونیقی ۳-۱) شاید اُسے معلوم ہوا ہو گا کہ اتھینی میں محنت سے پھل بہت ہوگا اور تسلونیقی میں بڑی امید ہی اسلئے تمطاؤس کو وہاں بھیجا (ف۲) اسکے بعد پھر تمطاوس اُسکو قرنتس میں آکے ملا تھا (۱۸-۵) (ف۳) اب کہ پولوس اتھینی میں آگیا تو یہاں حکمت اور فیلسوفی کے مقام میں آپہونچا اب خدا کی حکمت اور دنیاوی حکمت کا مقابلہ ہوتا ہی یہہ شہر اتھینی جیسے کہ علم و ہنر سے بھرا تھا ویسے ہی بت پرستی اور نفس پرستی سے بھی مالامال تھا گویا شیطان کا گھر تھا بڑے تعجب کی بات ہی کہ جہاں علم و ہنر اور فلاسفی اور حکمت بہت ہی وہاں ضرور بت پرستی یا عیاشی اور شرارت بھی بہت ہی پر جہاں انجیل ہی وہاں سطح سے نیکی ہی علم آدمی کے دل کو روشن نہیں کرسکتا اور عقل کو بھی جیسے چاہئے عقبی کے لئے روشنی نہیں دیسکتا خدا کا خوف حکمت کا شروع ہی اور یہہ اور ہی حکمت ہی جسے دنیا نہیں جانتی

۱۶ (۱۶) اور جب پولوس اتھینی میں اُن کی راہ تکتا تھا اُسکا جی جل گیا کہ اُسنے شہر کو بتوں سے بھرا دیکھا

(بتوں سے بھرا) نیرو شہنشاہ کے دربار میں ایک مورخ تھا اُسنے لکھا ہی کہ اثینی میں بت پانا آسان ہی اس سے کہ کوئی آدمی وہاں ملے اور اسکا مطلب یہہ ہی کہ بت نہایت کثرت سے ہیں جیسے اسوقت کاشی یا بنارس بتوں سے بھرا ہوا شہر ہی (ف) تمام ملک یونان کے شہروں کی نسبت اِس شہر میں زیادہ بت پرستی تھی جیسے باغ درختوں یا پتوں سے بھرا ہوا ہوتا ہی ویسے ہی یہہ شہر دیوتاؤں اور تیرتھوں سے بھرا ہوا تھا (ف) معلوم ہوتا ہی کہ وہانکے لوگ بڑے پوجاری بتوں کے تھے اور بت پرستی کے مذہب کو بڑی ترقی اُنہوں نے دی تھی پر کیا اوروں کی نسبت کچھ اُن کی پاکیزگی زیادہ ہوئی ہرگز نہیں بلکہ اُنکا چال چلن نہایت بُرا تھا جیسے آجکل کاشی کے لوگوں کا چلن سب سے زیادہ خراب ہی حرامکاری جھوٹھ دغا فریب بیرحمی خودغرضی عیاشی گھمنڈ غرور بزدلی ایسی صفتیں ان بت پرستوں میں شدت سے آگئی ہیں یہہ اِس بت پرستی کے مذہب کا نتیجہ ہی اسکا انجام آپ سے سوچ لو (ف) اگرچہ وہ شہر بت پرست بڑا تھا تو بھی علم ہنر حکمت فیلسوفی صناعی اُس میں بکثرت تھی جیسے کاشی میں ہی بڑے بڑے پنڈت کاشی میں ہیں اچھی دستکاریاں وہاں ہوتی ہیں اور یہی حال فرانس کا ہی علم و حکمت دنیاوی کے ساتھ شرارت زیادہ پھیل سکتی ہی دیکھو وہ لوگ کیسی غلطی میں ہیں جو کہتے ہیں کہ مدارس اور رواج علوم کے سبب ہندوستان کی بت پرستی و شرارت دفع ہو جاویگی علم سے شرارت کا دفع ہونا محال ہی یہہ بات اِنجیل سے ہوتی ہی جو لوگ اِنجیل پھیلانا چاہتے ہیں ضرور ملک کی بہتری سکے وہ خواہاں ہیں پر جو علم سے یہہ تلاش کرتے ہیں وہ ہمیں اسکا جواب دیں کہ اثینی اور فرانس اور کاشی علم سے کیوں درست نہ ہوئے اُسوقت کہا جاتا تھا کہ اثینی تمام یونان کی آنکھہ ہی جیسے تمام دنیا کی آنکھہ یونان ہی (ف) سینیکا ستوئیقی نے کہا ہی بت پرستی سے کوئی اور تاثیر نہیں ہوسکتی مگر یہہ کہ گناہ کے سبب ساری شرم انسان کے دل سے جاتی رہتی ہی کیونکہ بت پرستی کرنیوالا آدمی ایسے معبودوں کی پرستش کرتا ہی جن کی چال چلن بھی ایسی ہی تھی پس ہندوستان کے ہندوؤں کی بت پرستی کے حق میں اور کیا کہا جاسکتا ہی مگر یہی حال اُنکا بھی اسوقت صاف دیکھتے ہیں (اُسکا جی جلگیا) کچھہ تماشا دیکھہ کے وہ خوش نہیں ہوا کہ کیسی کیسی خوبصورت عمارتیں اور بڑے بڑے مندر اور عمدہ عمدہ مورتیں اور عجب تکلفات اُنکی سجاوٹوں میں دیکھے کہ ایسی مورتیں تمام دنیا میں کہیں نہ تھیں جیسے ارتمس دیوی کی مورت جو پاتھینن کے مندر میں رکھی تھی پر پولوس یہہ سب کچھ دیکھہ کے خوش نہیں ہوا جیسے ہم لوگ دہلی کی جامع مسجد کو یا آگرہ کے تاج گنج کو یا امرتسر کے دربار کو دیکھکے خوش ہوتے ہیں پولوس اِسلیئے خوش نہیں ہوا کہ اُس کی باطنی آنکھیں کھولی ہوئی تھیں وہ غم سے بھر گیا اور اُسکا دل جل گیا جیسے مسیح خداوند بھی یروشلم کی ہیکل کی عمارت کو دیکھہ کے خوش نہ تھا کیونکہ دلوں کی عمارتیں اُجڑی ہوئی تھیں پر پتھر کی عمارتیں دیکھہ کے یہودی خوش

تھے (متی ۲۴-۱ و ۲) (ف) جب خوبصورت عمارتیں خدا کو بے عزت کرتی ہیں تو سچے عیسائی اُن کے دیکھنے سے خوش نہیں ہوتے ہیں مگر اُنکا دل جلتا ہے اُن لوگوں نے بدمعاشوں کو اپنا خدا بنایا تھا اُسکی پرستش ان بتوں کے پیرایہ میں کرتے تھے (ف) دین عیسائی علم و ہنر اور صناعی کو بلحاظ اُس کی تاثیر کے بہتر یا بدتر بتلاتا ہے نہ نفس ہنر کو ہنر اور صناعی فی نفسہ تو بہتر چیز ہے مگر اسکی تاثیر اگر بد ہے تو وہ ہنر بھی بد ہے والا بہتر ہے سچا ہنر وہ ہے جو نہ ایکطرف مگر تمام انسانیت کو دیکھتا ہے تصویرات اور مورتوں سے آدمی کے دل میں قسم قسم کے خیالات پیدا ہوتے ہیں اتھینی کی فحش مورتوں کے دیکھنے سے بدکاری کے خیالات پیدا ہوا کرتے تھے جیسے آجکل ہندؤں کی بعض مورتوں کے دیکھنے سے بھی تاثیر ہوتی ہے اور وہ کچھ نہیں سمجھتے اُن کی عورتیں بھی وہ فحش تصویرات دیکھتی ہیں اور آپ بدکار ہو جاتی ہیں اُنکے مرد بھی یہہ دیکھتے ہیں اور گناہ میں پھنسے رہتے ہیں (ف) پولوس کا دل تو جلگیا مگر اُس نے کلہاڑی ہاتھہ میں لیکر کسی بت کو نہیں توڑا جیسے مسلمان ہر جگہ بت شکنی کرنے کو موجود ہیں پولوس نے چاہا کہ اُن کے دلوں میں سے بت پرستی کو نکالے تب وہ خود بخود اپنے مقام پر سے گرینگے (ف) زرکسیس شاہ ایران نے یونانیوں کے مندر جلا دئے تھے جیسے محمود غزنوی نے اور اورنگ زیب نے ہندوستان میں کیا تھا مگر مسیحی دین نرمی سے چلاتا ہے اور دلیں سے نکالتا ہے سنجیدگی اور محبت کے ساتھہ اور ایسی بیخ کنی بت پرستی کی کرتا ہے کہ پھر کبھی اُس کی جڑ سبز نہیں ہو سکتی ہے (ف) یہہ پاتھینن کا مندر جو اتھینی میں بڑا بت خانہ تھا کچھہ عرصہ کے بعد عیسائیوں کا گرجا بن گیا تھا اور اتھینی کے لوگوں نے آپ ہی آپ بت پرستی سے ایسی نفرت کی تھی کہ آٹھویں صدی میں اتھینی اور یونان کی کلیسیا بتوں کو اپنے گرجوں میں برداشت نہ کر سکتی تھی اور اسیلئے رومی کلیسیا سے جدائی ہوئی تھی اور آجتک یونانی کلیسیا جو روس کی کلیسیا ہے اگرچہ گرجوں میں تصویریں رکھتی ہے مگر بت پرستی کی برداشت ذرا نہیں کر سکتی پر رومی لوگ تصویریں بھی اور پتھر وغیرہ کے بت بھی رکھتے ہیں اور بت یہی ہیں کہ تراشی ہوئی مورت خواہ مریم کی خواہ کسی مقدس کی خواہ مسیح کی ہے کیونکہ وہ مورت فی الحقیقت مسیح نہیں ہے

۱۷ (۱۷) سو وہ عبادت خانے میں یہودیوں اور خداترسوں سے اور بازار میں ہر روز اُن سے جو ملتے تھے گفتگو کرتا تھا

دیکھو پھر عبادت خانہ میں گیا اگرچہ تسلونیقیہ اور بریہ کے لوگوں سے ایسی جگہ جانے میں بڑی تکلیف پائی تھی تو بھی گیا اُسکا دستور تھا کہ یہودیوں سے کام شروع کرے جسقدر یہودیوں نے اُسے دُکھہ دیا اُسیقدر زیادہ اُسنے

اُنپر محنت کی اور زیادہ محبت بھی دکھلائی (ف) چاہئے کہ ہمارے دلوں میں بھی اُن کے لئے کچھ محبت رہے جو ہمارے
کے دشمن ہیں یعنے ہندو مسلمان اور لامذہب وغیرہ جو ہمارے مخالف ہیں ہم اُنہیں پیار کرتے رہیں شاید خدا
اُنہیں ہدایت کرے (ف) اِس عبادت خانہ میں جانے کے دو سبب خیال میں آتے ہیں یا تو اِسلئے گیا کہ شاید ان یہودیوں
میں سے کوئی خدا کا بندہ چُنا ہوا نکلے اور میری مدد اس ملک کی غیر قوم بت پرستوں میں منادی کے درمیان کرے
یا اِسلئے گیا ہو کہ یہودیوں کو ملامت کرے کہ تم اتنی بڑی بت پرستی یہاں دیکھتے ہو اور کچھہ نہیں بولتے ہو کیوں نہیں لوگوں کو
سمجھاتے (بازار میں) یعنے چوک میں جہاں بیکار آدمی بیٹھے رہا کرتے ہیں اور دن بھر کچھہ کام نہیں کرتے بکتے رہتے
ہیں اور تکا کرتے ہیں ہر بڑے شہر میں کوئی بازار یعنے چوک ایسا دیکھا جاتا ہے کہ وہاں کے شہدے مشہور ہوتے ہیں جیسے
دہلی میں چاندنی چوک ہے اور آگرہ میں کناری بازار اور پانی پت میں قلندر کا چوک اور امرت سر میں گورو کا بازار اور لاہور میں
لنڈہ بازار وغیرہ ہیں دانا آدمی اپنے لڑکوں کو ایسے چوکوں میں اکثر گھومنے سے منع کیا کرتے ہیں اور اس میں کچھہ شک
بھی نہیں ہے کہ یہہ چوک کی سیر بہت لڑکوں کو بگاڑتی ہے وہاں کے لوگ شیطان مجسم ہوتے ہیں پولوس ایسے بازار میں گیا
اور اکیلا بھی تھا (ف) انجیل کا جال وہاں ڈالنے کو گیا جہاں بہت سی مچھلیاں تھیں پر بڑی ہوشیاری سے گیا اُسنے
جا کے نہیں کہا کہ تم سب شیطان ہو اور دوزخی ہو جیسے بعض کٹھ کشت جنہیں کلام کی خدمت کرنا نہیں آتا ہے آجتک کرتے
ہیں جس سے لڑائی اور تکرار اور غصہ بھڑکتا ہے۔

۱۸ (۱۸) تب بعضے افقوری اور ستوئیقی عالم اُس سے بحثنے لگے اور بعضوں نے کہا کہ یہہ بکواسی
کیا کہا چاہتا ہے اوروں نے کہا کہ یہہ غیر معبودوں کی خبر دینیوالا معلوم پڑتا ہے کیونکہ وہ اُنہیں
یسوع اور قیامت کی خوشخبر دیتا تھا

(افقوری) یعنے افقورس کے شاگرد (ف) افقورس ایک شخص تھا مسیح سے (۳۰۰) برس پہلے اُسکے خیالات ایسے
تھے جیسے بعض لوگ اب بھی بولتے ہیں کہ سب پیدائش اور سب واقعات اتفاقی ہیں انتظام الٰہی کو اُن میں کچھہ دخل نہیں
ہے اور خدا کی پروردگاری بھی کچھہ نہیں ہے اور آدمی کی روح ایک فانی چیز ہے وہ بعد موت کے باقی نہیں رہتی ہے اور دنیا میں
کوئی ایسی خوشی نہیں ہے جیسی تندرستی اور دلی اطمینان میں خوشی ہے اور یہہ کہ انسان کی پیدائش سے غرض یہہ ہے کہ وہ خوشی
کرے جسطرح سے کہ ہو سکے خواہ پاک طور سے خواہ ناپاک طور سے پس یہہ سب افقوری لوگ ہر وقت خوشی کے جویاں تھے
عقلی خوشی اور نفسانی خوشی جو کچھہ ملے خواہ کسی طور سے ہاتھہ آوے لیتے تھے (۲ تمطاؤس ۳-۴) دغاباز بے لحاظ

بھولنے والے خدا سے زیادہ عشرت کے طالب (ف) ان لوگوں میں یہہ کہاوت یا ضرب المثل جاری تھی کہ (آؤ کھاویں
پیویں کہ کل مرینگے) (۱ قرنتی ۱۵-۳۲) دنیا میں دو قسم کے خیال لوگوں میں پائے جاتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ آؤ سب کچھہ
چھوڑیں اور سب چیزوں میں سے دلکو نکالیں اور خدا سے دل لگاویں کیونکہ کل مرینگے اور بعضے بولتے ہیں کہ آؤ سب کچھہ
کریں اور ساری شرارت سے لطف اُٹھاویں کیونکہ کل مرینگے پر اگر کوئی آدمی غور کرے تو معلوم ہوسکتا ہی کہ پچھلا خیال نادانی
اور جسمانی خواہشوں میں سے پیدا ہوا ہی اور پہلا خیال معرفت اور روح کی خواہش میں سے ہی ایک نہایت مشکل ہی ایک نہایت
آسان ہی ایک بات ہر کوئی کرسکتا ہی کیونکہ کشادہ دروازہ کی بات ہی پر ایک بات خواص سے ہوتی ہی جو تنگ راہ کی بات
ہی (ستوئیقی) یہہ لوگ ایک شخص مسمّی زینو کے شاگرد تھے یہہ بھی مسیح سے (۳۰۰) برس پہلے تھا اور یہہ ان فیلسوفوں
کے دوسرے مدرسہ کا تھا وہ ہمہ اوست کا قایل تھا اور کہتا تھا کہ سب کچھہ آپ ہی آپ کسی ضرورت کے تقاضے سے بنگیا
ہی اور کہ جو کچھہ دیکھنے میں آتا ہی یعنے مرئیات مثل بدن کے ہی اور جو کچھہ دیکھنے میں نہیں آتا یعنی غیر مرئیات وہ بمنزلہ روح
کے ہی اور اُسی کا نام خدا ہی اور یہہ لوگ یوں بھی کہتے تھے کہ سب کچھہ ضرورت سے یعنے قسمت سے ہوتا ہی پس کسی بات کی
پرواہ نہ کرنا چاہئیے نہ دُکھہ کی نہ سُکھہ کی جو کچھہ ہوتا ہی ہونے دو (ف) پس افقوری گویا خدا کے منکر تھے اور ستوئیقی خدا
کے گویا قایل تو تھے مگر ہمہ اوست کے ماننے والے تھے اور تقدیر کے قایل تھے (ف) لفظ ستوئیقی نکلا ہی اَستوئی سے
اور استوئی نام تھا ایک خوبصورت برآمدہ کا جسپر میراتھن مقام کی لڑائی کی بہت خوبصورت تصویرات نقش تھیں اسی
برآمدہ میں زینو نامے اس معلم نے تعلیم دی تھی کہ خدا دنیا کے مادہ میں رہتا ہی جیسے شہد چھتہ میں ہی پس چونکہ اِس
برآمدہ میں یہہ تعلیم زینو نے دی تھی اِسلئے اِس فرقہ کا نام اُسی برآمدہ کے نام سے جاری ہوگیا (ف) ان لوگوں نے
جہان کو خدا جانا یعنے مخلوق کو خالق بتایا اور اِسلئے انسان کا کچھہ ذمہ نرہا کیونکہ وہ کچھہ چیز نہیں رہا یہی سبب ہی کہ وہ
عدالت الٰہی سے نہ ڈرتے تھے سارے گناہ اُنکے لئے برابر تھے یا گناہ اُنکے خیال میں گناہ نہ تھا اور عقلمند آدمی وہ اُسے
کہتے تھے جس میں جوش نہ ہو نہ خفا ہو نہ رنجیدہ ہو جیسے ہمہ اوست والوں کا خیال ہی (ف) جیروم صاحب نے خوب
کہا ہی کہ انسانوں میں سے انسانیت کو نکالتے ہیں (ف) افقوری اور ستوئیقی یہہ دونوں فرقے انجیل کے مخالف تھے
جیسے اب بھی مخالف ہیں جیسے منکران خدا انجیل کے دشمن ہیں ویسے ہی ہمہ اوست والے لوگ انجیل کے مخالف اور انبیا
کے سلسلہ سے جدا ہیں (بکواسی) یہہ حقارت کا لفظ ہی اُن معلموں کی نسبت بولا جاتا تھا جو حقیقی معلم نہ تھے بلکہ ادھر اُدھر
سے باتیں اُڑا کر سکھلایا کرتے تھے اور خود خوشہ چین تھے یہی لفظ ان لوگوں نے پولوس کی نسبت بولا (ف) یہہ بات
کچھہ تعجب کی نہیں ہی کہ ایسا حقیر لفظ پولوس کی نسبت اُنہوں نے بولا حالانکہ پولوس کے خیالات نہایت فضل اور

لایق فکر کے تھے بلکہ ایسے خیالات تھے کہ اہل عقل سے کبھی حل بھی نہو سکتے تھے مگر یہہ جسمانی عقل کا خاصہ ہی کہ آدمی میں غرور پیدا کرے اور یہانتک اُسے اندھا کرے کہ وہ بلا فکر دوسروں کی تحقیر کا باعث ہو دے (ف) یہی حال اسوقت ہندوستان میں ہو رہا ہی کہ گھمنڈی عقل پرست مغرور لوگ بے تامل عیسائیوں کی تحقیر کرتے ہیں پر اُن میں جو کوئی ذرا فکر کرتا ہی گردن جھکا کے عیسائیوں میں آتا ہی اور اپنی سابقہ نادانی پر افسوس کرتا ہی پس عیسائی لوگ ایسی تحقیر سے پریشان نہیں ہوتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ وحشی بیل کا سر ہلانا اور یہہ تحقیر برابر ہی (غیر معبودوں کی خبر دینیوالا یعنے غیر ممالک کے معبودوں کی خبر دینیوالا معلوم ہوتا ہی ایسے لفظ کو پولوس نے پکڑ لیا (آیت ۲۴) اور اسی لفظ سے اپنے وعظ کو شروع کیا (ف) بازاری منادی میں مخالفوں کے منہہ سے کوئی لفظ پکڑ کے منادی کرنا بہتر ہی اُسپر وہ دھیان بھی لگاوینگے کیونکہ اپنے لفظ کی تفسیر سُنینگے اور آسانی سے قایل بھی ہونگے (ف) معبودوں جمع کا لفظ ہی کیونکہ یونانی لوگ جو بہادر تھے بعد موت کے دیوتا یا خدا جانے جاتے تھے جیسے ہندوستان میں بھی بہادر لوگ مثل رامچندر اور کرشن وغیرہ کے برہمنوں نے خدا بنا دیئے ہیں اور جیسے یُونکے درمیان رومی لوگوں نے بھی مقدس عیسائیوں کی پرستش شروع کر دی ہی جیسے پولوس رسول خبر دیگیا تھا (۱ تمطاوس ۴-۱) روح صاف کہتی ہی کہ پچھلے زمانوں میں کتنے لوگ گمراہ کرنیوالے روحوں سے اور دیوؤں کی تعلیموں سے جا لپٹکے ایمان سے برگشتہ ہونگے پس ان لوگوں نے یسوع مسیح کو بھی ایسا ہی ایک معبود سمجھا اور یہہ خیال کیا کہ پولوس ایک یکو اسی ہی کسی غیر ملک کے معبود کی خبر دیتا ہی تاکہ اُسکے وسیلہ سے کچھہ روپیہ پیسہ کماوے (ف) چونکہ پولوس دنیا کا طالب نتھا اور حقیقی معبود کی خبر دیتا تھا اِسلئے اُسکا کام بے پھل نہ رہا اور اُسنے ہزار ہا ہزار روحوں کو بچا لیا پر ان لوگوں کا علم اور ہنر جسپر انکا فخر تھا بے پھل رہا بلکہ بہت سی جانوں کا نقصان اُنہوں نے کیا (قیامت کی خبر) یعنے خوشخبری دیتا تھا یسوع کی کہ یکنی داتا نجات دہندہ یسوع ہی اور قیامت کی خوشخبری بھی دیتا تھا کہ وقت آنیوالا ہی جب سب مردے بھی اُٹھینگے اور سب روحیں پھر بدنوں میں آوینگی اور یہہ کہ یسوع مردوں میں سے جی اُٹھا ہی اور اُس نے قیامت کا کامل ثبوت دیا ہی۔ یہہ تعلیم اُنکے لئے نئی تعلیم تھی اور حیرانی کا باعث تھی بلکہ مشکل تھا کہ وے اُس پر یقین لاویں وہ روح کو فانی جانتے تھے یہاں روح کا غیر فانی ہونا بیان ہوتا ہی جو کبھی اُنکے خیال میں بھی نہ آیا تھا

۱۹ (۱۹) تب وے اُسے پکڑ کے اور یہہ کہکے کوہ مریخ پر لیگئے کہ آیا ہمیں معلوم ہو سکتا ہی کہ یہہ نئی تعلیم جو تو دیتا ہی کیا ہی

(کوہ مریخ) یعنے وہ پہاڑی جو قلعہ کے اُوتر اور پچھم کی طرف کو ہی جسکو آریوپیگس کہتے تھے یعنے ستارہ مریخ کا پہاڑ (ف) اسی جگہ پر سب سے بڑی کچہری سب سے بڑے گنہگاروں پر فتوی دینے کے لئے کیجاتی تھی اور ساری دینی باتوں پر فتوی اُسی جگہ دیا جاتا تھا پولوس کی ایسی زندگی بخش تعلیم کے لئے یہہ جگہ اتھینی میں نہایت لایق تھی اور پولوس کا مقدمہ اُسی جگہ فیصل کرنا چاہئے تھا (ف) اہل اتھینی کچھہ تعصب نہیں دکھلاتے تھے مگر حقارت کرتے تھے اور نئی بات کا تجسس بھی کرتے تھے پس اُسے قید کرکے نہیں لیگئے مگر نیا معلم جانکر بلا کے لیگئے لفظ پکڑکے جو لکھا ہی اُسکے یہہ معنے نہیں ہیں کہ زور زبردستی سے لیگئے بلکہ محبت سے لیگئے تھے (نہیں معلوم ہو سکتا ہی) پہلے اُنکا خیال تھا کہ ہم سب کچھہ جانتے ہیں اب ایک نئی بات سُنئے جسکو زیادہ دریافت کرنا چاہتے ہیں (ف) اکثر اہل عقل میں یہہ جہل پایا جاتا ہی کہ وہ جانتے ہیں کہ ہم بہت کچھہ جانتے ہیں پر اہل اللہ اگرچہ بہت کچھہ جانیں تو بھی جانتے ہیں کہ ہم سب کچھہ نہیں جانتے ہیں ہمارا علم ناقص ہی اور یہہ حقیقی بات ہی

۲۰ (۲۰) کیونکہ تو ہمارے کانوں میں انوکھی باتیں پہونچاتا ہی سو ہم جاننا چاہتے ہیں کہ اُنسے کیا غرض ہی (۲۱) پر سب اتھینی اور پردیسی جو وہاں جا کے رہے تھے اپنی فرصت کا وقت کسی اور عمل میں نہیں مگر نئی بات کہنے اور سُننے میں صرف کرتے تھے

۲۱

نئی بات میں ہر روز ترقی کرنے کا اُنہیں شوق تھا اور بات کی اُنہیں فرصت نہ تھی جب اپنے کاروبار دنیاوی سے فرصت پائی تھی تب نئی باتونکو دریافت کرنا چاہتے تھے یہہ بات تو بہت ہی اچھی اُن میں تھی ہندوستان میں یہہ بات نہیں ہی اپنے کاروبار کرتے ہیں جب فرصت ملتی ہی تو بیہودہ باتوں میں وقت برباد کرتے ہیں اسلیئے آج تک غلامی کی حالت میں ہیں اور تاریکی کے بند میں پھنسے ہیں (ف دیکھو نہ وحشی لوگ سفوطی (کلسی ۳-۱۱) اور جنگل کے حبشی نہ بیابان کے آدم خور سچائی سے اسقدر دور نہیں بھٹک گئے ہیں کہ اُسے پا نسکیں مادہ سب میں موجود ہی کہ دریافت کریں پرستی کرنا اور بات ہی اتھینی سب سے زیادہ خراب زمین تھی وہاں پر بھی پولوس نے الہٰی بادشاہت کا تخم بویا

۲۲ (۲۲) تب پولوس کوہ مریخ کے بیچ میں کھڑا ہوکے بولا ای اتھینیو میں دیکھتا ہوں کہ تم ہر صورت میں بڑے پوجاری ہو

(بولا) یعنے وعظ کیا (ف) غور کی بات ہی کہ جہاں پولوس کے وسیلہ سے بڑی بڑی جماعتیں بنگئی ہیں وہاں

اسکے وعظوں کا مفصل ذکر نہیں ہے بلکہ بہت تھوڑا اسا ذکر ہے مگر اس جگہ میں جہاں تھوڑا حاصل نظر آتا ہے اُس کا تمام وعظ مفصل لکھا ہے (بڑے پوجاری ہو) یعنے عبادت کا بڑا شوق رکھتے ہو کیونکہ عبادت کے نشان شہر میں چار طرف میں دیکھتا ہوں (ف) پولوس اپنا مطلب اُس بات سے شروع کرتا ہے جسمیں موافقت ہے وہ چاہتا ہے امر مسلمہ اور طریقہ مقبولہ کے وسیلہ سے انہیں اُن باتوں کی طرف اُبھارے جو مسیح یسوع میں ہیں اور جنہیں پانا ضرور ہے یہہ اچھا نمونہ ہے سب واعظوں کے لئے کہ بات مناسب طور سے اُٹھائی جاوے ایسے طریقہ سے کہ سامعین بلا حجت سنیں اور فکر کریں اگرچہ اُنکے خیالات کے برخلاف بعض خیالات وعظ کو سُنانے ہیں تو بھی امور مسلمہ پر بنیاد ڈالنے سے حجت کے لئے میدان نہیں رہتا ہے اور فکر کا دروازہ کھلتا ہے اور امور متنازعہ فیہ پر بنیاد وعظ کی ڈالنے سے سامعین پہلے ہی متنفر ہو جاتے ہیں تب محنت کا پھل کچھہ ہاتھہ نہیں آتا ہے (ف۲) پوجاری ہو یہہ لفظ ظاہر کرتا ہے کہ وہ لوگ دیوتاؤں سے ڈرنے والے ہیں تب تو اُن کی پوجا کرتے ہیں اگر کوئی آدمی غور کرے تو جانیگا کہ تمام باطل مذہبوں کی بنیاد خوف پر ہے الہی سزا سے ڈرتے ہیں پر ایسی بنیاد سے دل کی آسودگی نہیں ہوتی ہے ہاں صرف ایک عیسائی دین ہے جس کی بنیاد نہ صرف خوف پر ہے مگر خوف اور محبت اور خوشی پر اُس کی بنیاد ہے اور اسی سے دلکی سیری ہوتی ہے

---

۲۳ (۲۳) کیونکہ میں نے پھرتے اور تمہاری عبادتگاہوں پر نظر کرتے ہوئے ایک بیدی بھی پائی جسپر لکھا تھا نامعلوم خدا کے لئے پس جس کو تم بن جانے پوجتے ہو اُسی کی خبر میں تمہیں دیتا ہوں

(عبادتگاہوں پر نظر کرتے ہوئے) یعنے مندروں پر نظر کرتے ہوئے جو کثرت سے تھے (ایک بیدی بھی پائی) یعنے ایک قربانگاہ میں نے تمہارے مندروں میں دیکھی (نامعلوم خدا کے لئے) یہہ نام اُس قربانگاہ کا اُس پر لکھا تھا (ف) واضح ہو کہ کسی وقت میں کوئی سخت وبا اُس شہر پر آئی تھی اور اتھینی لوگ اپنے دیوتاؤں سے دعائیں اور مناجات کر کے تھک گئے تھے اور وہ وبا نہ جاتی تھی اُسوقت ایک شخص مسمی اَپینی ڈیرا نے صلاح کر کے یوں تجویز کی تھی کہ ایک قربانگاہ اُس خدا کے لئے بنانا چاہئے جو اس وبا سے بچانے پر قادر ہے اگرچہ ہم اُسے نہیں جانتے کہ وہ کون ہے اور کہاں ہے تو بھی کوئی حقیقی مالک ہے جو قدرت والا ہے اُسکے نام کی ایک قربانگاہ بنانا چاہئے اور اُسکا نام نامعلوم خدا کی قربانگاہ رکھنا چاہئے پس اُنہوں نے یہہ صلاح پسند کر کے ایک بھیڑ کو چھوڑ دیا تھا اور جہاں وہ بھیڑ لیٹ گئی تھی اُسی جگہ نامعلوم خدا کے لئے ایک قربانگاہ بنائی تھی اسی قربانگاہ کو پولوس نے سنداً پکڑ لیا اور حقیقت میں اُسی خدا کا نام بتانیوالا وہ رسول تھا (ف۲) جب پولوس یہودیوں کے عبادت خانوں میں گیا تو اُسنے توریت اور نبیوں کی کتابوں سے حوالہ دیا پر جب

ان لوگوں میں آیا تو نامعلوم خدا کی قربانگاہ سے کچھہ نکالتا ہی وہ بتلاتا ہی کہ ایک ایسا خدا تو ہی جسکو تم نہیں جانتے ہو تو بھی یہہ جانتے ہو کہ وہ لایق عبادت کے ہی یہہ تمہارے دین کی کمزوری ہی کہ جس کی عبادت واجب اور لازم ہی اور دلی تمیز نے جسپر اشارہ کر کے تم سے وہ بیدی ہنوائی ہی اُسے نہیں پہچانتے ہو تب ہر دیوتا کو راضی کرنا چاہتے ہو اور حقیقی خدا کو بھی راضی رکھنا چاہتے ہو پر اُسے نہیں پہچانتے (اسی کی خبر میں تمہیں دیتا ہوں) اسوقت پولوس مسیح کا اور اُسکے کفارہ کا ابھی ذکر نہیں کرتا ہی مگر زندہ خدا باپ کا ذکر کرنا چاہتا ہی اُن کی بت پرستی کے مقابلہ میں تاکہ اُنکے خیالات میں صحیح خدا کو قایم کرے پھر اُسکے بعد سب کچھہ بتلاویگا (ف) اگرچہ وہ لوگ حکیم تھے اور دنیاوی حکمت سے بولتے تھے تو بھی دنیا نے خدا کو حکمت سے نہیں جانا (۱ قرنتی ۱-۲۱) دنیاوی حکمت سے دین کی اصولی باتیں بھی ہاتھہ سے نکل گئیں اور زمانہ بزمانہ بیقراری اور شک اور گمراہی میں ترقی کرتے گئے تو بھی تمیز میں سچے خدا کے خیال کا کانٹا سا رڑکتا رہا کہ اُنہوں نے نامعلوم خدا کی بھی پرستش کی (ف) وہ عبادت جو آدمی کی اپنی رائے سے ہوتی ہی اگرچہ اُسمیں کچھہ کچھہ سچائی ہو تو بھی خدا کے آگے نامقبول ہی بلکہ خدا کو اُس سے نفرت ہی خدا کے سامہنے وہی عبادت مقبول ہی جو خدا نے آپ بتلائی ہی فقیر لوگ اگرچہ قسم قسم کی ریاضات اور عبادات اپنی تجویز سے کرتے ہیں لیکن جب تک خدا کے الہام کی کتاب کے موافق نہ کریں مقبول نہیں ہوسکتے ہیں (ف) یہاں پولوس حکمت دنیاوی کے ساتھہ نہیں آیا مگر خبر سنانے کو آیا اُس شخص کی جسکے حق میں وہ ٹٹولتے تھے اور پولوس اسوقت اللہ کا اور مسیح کا نام بھی نہیں لیتا لیکن اُنپر ایسا کو کھولتا ہی جسقدر وہ برداشت کرنے سکتے ہیں وہ پہلے کہتا ہی کہ خدا واحد ہی تمہارے شرک کے برخلاف ہی اور یہہ کہ اُسنے سب کچھہ بنایا ہی برخلاف افقوری تعلیم کے جو اتفاق کے قایل ہیں نہ کسی خاص ارادہ کے پھر انتظام الہی کا ذکر کرتا ہی برخلاف ستوئیقی تعلیم کے (آیت ۲۳ و ۲۴) پر یہہ کہ خدا ہر جگہ حاضر و ناظر ہی اور ہر علت کی علت وہ ہی (آیت ۲۵) پھر بتلاتا ہی کہ سارے آدمی ایک ہی لہو سے پیدا ہوئے ہیں برخلاف تمہارے خیالات کے کہ تم آپ کو سب سے زیادہ بزرگ جانتے ہو (جیسے ہندوستان میں برہمن سمجھتے ہیں) پھر بتلایا کہ خدا کی ایک روح ہی غیر ذی روح بتوں اور مردہ دیوتاؤں اور سب مخلوقات کے برخلاف اور سب سے زیادہ ممتاز پھر بتلاتا ہی کہ آدمی کے دل میں اُس کی ذات اور صفات کی بابت گواہی موجود ہی اور پیدایش مخلوقات سے بھی ظاہر ہی کہ خدا ہی اور اُسکے بعد کہتا ہی کہ سب لوگ ذمہ دار جواب کے ہیں سبکو اپنے اعمال کی جوابدہی کرنی ہوگی

۲۴ (۲۴) خدا جس نے دنیا اور سب کچھہ جو اُس میں ہی پیدا کیا اور وہ آسمان اور زمین کا مالک ہوکے ہاتھہ کی بنائی ہیکلوں میں نہیں رہتا

(پیدا کیا) یعنے نہ اتفاق سے نہ کسی ضرورت طبعی سے مگر مرضی اور ارادہ سے سب کچھہ پیدا کیا ہی برخلاف افقوری تعلیم کے (ف) یہہ لوگ خالق اور مخلوق میں کچھہ فرق نہیں دیکھنے سکتے تھے مکان اور مکین میں فرق نہ کرتے تھے اسلئے کہ دل میں تاریکی تھی پس پولوس چاہتا ہی کہ اُنکے دلکا اندھیرا دور کرے اِسلئے پیدایش جہان کے بیان سے شروع کرتا ہی (ف) خدا کے سچے دین کی یہہ بنیاد ہی کہ خدا خالق ہی اور اُسکا کچھہ علاقہ اپنی مخلوقات سے ہی مگر مخلوقات خدا نہیں ہیں اور نہ بے ارادہ پیدا ہوئے ہیں مخلوقات پر خدا موقوف نہیں ہی بلکہ مخلوقات خدا پر موقوف ہیں اور اُسکے محتاج ہیں تو بھی مخلوقات اور خالق میں اتحاد نہیں ہی اگرچہ کچھہ علاقہ ہی (ف) وہ لوگ بولتے ہیں کہ صفات خدا کی اُسکی ذات سے جدا نہیں ہیں اور مخلوقات صفات ہیں پس یہہ محض غلط ہی کیونکہ صفات اللہ کی نہ عین ذات ہیں نہ غیر ذات بلکہ عین عین ایک اور معیہ ہی جنمیں من وجہہ مغایرت ہی اور من وجہہ اتحاد ہی پر عین ذات ہرگز نہیں ہیں (ف) یہہ کیسی بیوقوفی کی بات اُنکی تھی کہ اُس کے لئے ایک دیدنی صورت بنائی اور پھر اُسے نامعلوم کہا (ف) پولوس کہتا ہی کہ جو واحد ہی نہ بہت سے جیسے ہمارے عقیدہ میں لکھا ہی (آسمان اور زمین کا مالک ہی) یعنے سب چیزیں اُس سے موجود ہوئی ہیں اور اُس سے بحال ہیں اور وہ اُن سب پر سلطنت کرتا ہی اور سب سے اطاعت چاہتا ہی کیونکہ اُسکا حق ہی کہ سب اُس کی اطاعت کریں لوگ قسمت کی قید میں نہیں ہیں مگر بندے ہیں (ہاتھہ کی بنائی ہوئی ہیکلوں میں نہیں رہتا ہی) یعنے سب سے زیادہ خوبصورت عمارت میں بھی وہ نہیں رہتا ہی جو بڑے ہنر سے آدمیوں نے آراستہ کی ہیں اور جسپر لوگ فخر کرتے ہیں نہ کسی مسجد میں رہتا ہی نہ کسی مندر میں اور نہ امرت سر کے دربار میں اور نہ کسی گرجا میں بلکہ وہ اُس دل میں رہتا ہی جو فروتن ہی (۱ سلاطین ۸-۲۷ یشعیا ۶۶-۱ و ۲ و اعمال ۷-۴۸)

۲۵ (۲۵) اور نہ آدمیوں کے ہاتھوں سے خدمت لیتا ہی گویا کہ کسی چیز کا محتاج ہو اُسنے تو آپ سب کو زندگی اور سانس اور سب کچھہ بخشا

پس ان بیشمار دیوتاؤں کے درمیان خدا نہیں ہی اور نہ خدا اُن کی مانند ہی یہہ سب آدمیوں سے خدمت چاہتے ہیں اگر آدمی انہیں قایم نہ کریں تو یہہ نہیں رہ سکتے یہہ سب محتاج ہیں پر وہ محتاج نہیں ہی (ف) یہہ بات سابق زمانہ سے ظاہر ہی

کہ خدا خدمت کا محتاج نہیں ہے (ایوب ۳۵-۶ سے ۸ و زبور ۱۶-۲ و ۵۰-۱۲ سے ۱۴ یسعیاہ ۴۰-۱۴ سے ۱۸) وہ سب پوجاریوں کی خدمت سے بھی بے پرواہ ہے (ف) آگسطین صاحب کہتے ہیں کہ اگر تو پاک ہیکل میں نماز پڑھنی چاہتا ہے تو اپنے دل میں دعا کر خدا کی ہیکل پاک ہے اور وہ فروتن دل ہے۔ وہ ہیکل کہاں ہے کہ جہاں میں خدا کو پاؤں اور اُس کی عبادت کروں جواب یہہ ہے کہ سب سے بڑی ہیکل تو آسمان ہے جہاں سب پاک روحیں خدا کے سامنے حاضر ہیں دوسری ہیکل مخلوقات میں جہاں خدا کی طاقت اور حکمت اور محبت ظاہر ہے تیسری ہیکل کلیسیا ہے جہاں وہ نامعلوم خدا معلوم ہو گیا ہے اپنے بیٹے کی انجیل کے وسیلہ سے چوتھی ہیکل انسان کا دل ہے اگر وہ روح کے وسیلہ سے اپنے دل میں اُسے رہنے دیوے (بخشا) یعنے سب کچھہ دیا زندگی اور سانس وغیرہ پس دینیوالا لینیوالوں کا محتاج نہیں ہے بلکہ لینے والے محتاج دینیوالے کے ہیں (۱ تواریخ ۲۹-۱۴) (ف) ہندوستان کے دکھن کی طرف اور چین میں بتوں کے کارخانہ کے بعض دروازوں پر ایسا تختہ لکھا ہوا آویزاں رہتا ہے کہ یہاں پورانے خداؤں کی مرمت ہوتی ہے اور نئے خدا بنتے ہیں یعنے پورانے شکستہ بت اگر کوئی چاہے تو یہاں لاکے مرمت کرا لیوے اور نئے بت جو تراشے جاتے ہیں چاہئے وہ خرید لے ان بت پرستوں کے خداؤنکا یہہ حال ہے اور سچے اور حقیقی خدا کو وہ نہیں جانتے جو پاک ہے اور محتاج مرمت کا نہیں ہے (ف) ہم لوگ جو خدا کی بندگی اور اطاعت کرتے ہیں اسلئے نہیں کرتے ہیں کہ وہ ہماری بندگی کا محتاج ہے یا آنکہ اُسے کچھہ دیتے ہیں کہ وہ ہمارا نقصان نہ کرے مگر ہم اُسکے محتاج ہیں کہ اُس سے سب برکات پاویں اسلئے اُس کی بندگی اور اطاعت کرتے ہیں

۲۶ (۲۶) اور ایک ہی لہو سے آدمیوں کی ہر قوم تمام روئے زمین پر بسنے کے لئے پیدا کی اور مقرری وقتوں اور اُن کی سکونت کی حدوں کو ٹھہرایا ہے

(ایک ہی لہو سے) کیونکہ لہو میں جان اور زندگی ہے (پیدایش ۱۱-۴ و احبار ۱۷-۱۱ و استثنا ۱۲-۲۳) پس یہہ زندگی کی نہر سارے آدم زاد میں ایک ہی چشمہ سے بہتی ہے (ف) پھر برہمن اور سید اور بیدی اور یہودی اور یونانی جُدے جُدے کہاں سے ہو گئے سب تو ایک لہو سے پیدا ہوئے ہیں حال آنکہ تمہارے شاعروں میں سے بھی کسینے کہا ہے کہ ہم سب خدا کی نسل ہیں (ف) ان سب جاہل بت پرست لوگوں کو یہہ تمام آدم زاد کی یگانگت بالکل نامعلوم ہے اور یہہ دنیا میں بڑی تکلیف کا باعث ہے کہ جدائی ہووے اور ایک آپ کو دوسروں سے ممتاز جانے یہہ نفسانی اور شیطانی باتیں ہیں (ف) اگرچہ مسلمان لوگ اپنے مُنہہ سے اپنی شریعت کے موافق کہتے ہیں کہ سب لوگ ایک ہی لہو سے ہیں مگر بات بات میں فخر نسبی کر کے دوسروں کی تحقیر اور اپنی بزرگی دکھلاتے ہیں اور یہہ نشان ہے اسبات کا کہ وہ سچائی سے الگ ہیں بعض

انگریز بھی ایسے ہی مغرور ہیں پر جو لوگ بیبل کے تابعدار ہیں وہ سب کو ایک ہی لہو سے جانتے اور ملنتے ہیں (ف۱۳) وہ لوگ جو بہت سے خدا مانتے ہیں وہ آدمیوں میں بھی بہت سا فرق نکالتے ہیں پر آدمیوں کی تواریخ انہیں صاف یگانگت کو دکھلاتی ہے (مقرری وقتوں الخ) یہہ بات بھی ستوئیقی کی قسمت اور افقوری کے اتفاق کے برخلاف تھی (ف۱) زمانہ جس میں لوگ رہتے ہیں اور ممالک کی حدود اور عمریں وغیرہ سب کچھہ انتظام الٰہی سے ہے ممالک کی حدود زمین پر موقوف نہیں ہیں اور نہ آب و ہوا پر نہ قوموں پر نہ دریاؤں پر نہ پہاڑوں پر بلکہ سب کچھہ انتظام ایزدی پر موقوف ہے (ف۱) بے دینی سب کو برباد کردیتی ہے اسرائیل بھی تتر بتر ہوگیا جب اُن میں بیدینی آگئی اور سب سے بڑا شہر اتھینی جو روم کی مانند تھا وہ بھی نہ رہا

(۲۷) تاکہ خداوند کو ڈھونڈھیں شاید کہ اُسے ٹٹولیں اور پاویں ہرچند کہ وہ ہم میں کسی سے دور نہیں ۲۷

(ڈھونڈھیں) یہی غرض سب موجودات سے ہے کہ خدا کو ڈھونڈھیں اسی مطلب سے خدا اپنی طاقت اور حکمت اور محبت دکھلاتا ہے (ٹٹولیں) جیسے اندھیری رات میں ٹٹولتے ہیں (پاویں) پانا خدا کا آدمی کی حکمت سے نہیں ہوسکتا اور نہ وہ اپنی دانائی سے پاسکتا ہے تو بھی موجودات کے دیکھنے سے خدا کا خیال آتا ہے اور جب اُس خیال کے درپے ہوتے ہیں تب پیغمبروں کے وسیلہ پاسکتے ہیں پس موجودات کا معاینہ فکر کے ساتھہ خدا کے پانیکا اسطرح پر گویا ایک دروازہ ہے جو کوئی تلاش کرتا ہے وہ پاتا ہے (استثنا ۴-۲۹) وہاں بھی جب تو اپنے خداوند خدا کا طالب ہوگا اور اپنے پورے دلسے اُسے ڈھونڈھیگا تو تو اُسے پاویگا (کسی سے دور نہیں ہے) خدا کا پانا اِسلئے مشکل نہیں ہے کہ وہ ہم سے دور ہے بلکہ اِسلئے مشکل ہے کہ ہم اُس سے اپنے گناہوں کے سبب سے دور ہیں (رومی ۱۰-۲۶ سے ۲۸)

(۲۸) کیونکہ اُسی میں ہم جیتے اور چلتے پھرتے اور موجود ہیں جیسا تمہارے شاعروں میں سے بھی کتنوں نے کہا ہے کہ ہم تو اُس کی جنس بھی ہیں ۲۸

(جیتے اور چلتے) جینا اول ہے پھر چلنا پس زندگی پہلے چاہیں تب حرکت بھی کرسکتے ہیں (موجود ہیں) یہہ جب بول سکتے ہیں کہ پہلے زندگی آوے اور حرکت سے ثابت ہو تب کہہ سکتے ہیں کہ موجود ہیں (ف۱) اگرچہ جمادات بھی موجود ہیں مگر اُنکے وجود کا ثبوت بھی ہماری موجودگی پر موقوف ہے اور ہماری موجودگی ہماری زندگی پر موقوف ہے اور یہہ سب کچھہ موقوف ہے اُس پر جس کا موقوف علیہ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہ خدا ہی ہے جو خود بخود موجود ہے جس کو آپ آنیوالا یا خدا کہتے ہیں کہ وہ خود آئندہ ہے وہ ازلی ہے اور سب پیدا کرنیوالا ہے اُسکی دانائی بیحد ہے جیسے اُس کی قدرت بیحد ہے اُس سے سب کچھہ موجود ہے ہمنے زندگی اور چلنا پھرنا اور موجود

ہونا اور سب احتیاج کی چیزیں اُس سے پائی ہیں اس سے ظاہر ہے کہ اُس میں علم اور دانائی ہے اور محبت اور قدرت بے حد ہے
اُسنے ہمارے بدنوں کے لئے کیسی کیسی چیزیں موجود کیں ہیں تو کیا رُوح کے لئے جو بدن سے افضل ہے اُسنے ہمارے روحانیہ موجود
نہ کی ہونگی ضرور کی ہیں (ف) لفظ ہم بولتا ہے کیونکہ ہم سب باپ سے موجود ہیں جو خدا ہی بیٹے میں جیتے ہیں روح میں چلتے
پھرتے ہیں (تمہارے شاعروں میں سے) یعنے تمہارے بعض شاعروں کے قول ایسے ہیں چنانچہ اُن میں سے ایک کا قول
سنایا جاتا ہے (ف) یہہ قول جو پولوس نے ذیل میں ذکر کیا ہے ایک شخص مسمیٰ ارتیس کا ہے جو اسوقت سے (۳۰۰) سو برس
پہلے دنیا میں تھا پس یہہ نقل (۳۰۰) برس سے دنیا میں چلی آتی ہے (ف) ایک تو یہہ قول اور اُسکے سوا دو اور قول کل
تین قول نئے عہد نامہ میں یونانی شاعروں کے منقول ہیں چنانچہ (اقرنتی ۱۵-۳۳) میں ہے کہ بُری صحبتیں اچھی عادتوں کو
بگاڑتی ہیں (طیطس ۱-۱۲) کریتی ہمیشہ جھوٹھے اور بُرے درندے اور آسکتی پیٹو ہیں (اُس کی جنس ہیں) یعنے ہم خدا کی جنس
ہیں (ف) اس قول کا مطلب اہل دنیا کچھہ کا کچھہ سمجھتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ ہم الوہیت کی جنس ہیں کوئی کہتا ہے کہ الوہیت کی نسل یعنے
اُس سے موجود ہیں پولوس کا مطلب یہی ہے کہ تمہارے شاعروں میں سے کسی نے کہا ہے کہ ہم خدا کی نسل ہیں مگر افسوس کہ اہل
ہمہ اوست اُسکا پہلا مطلب بیان کرتے ہیں اور وہ محض غلط ہے کیونکہ صفات الوہیت میں سے ہم میں کچھہ بھی پایا نہیں جاتا ہے
مگر ہم اُس سے موجود ہیں یعنے ہمہ از وست ہے نہ ہمہ اوست (ف) عیسائی لوگ اسکا مطلب اپنی نسبت بہت ٹھیک بول
سکتے ہیں کیونکہ اُن کی جسمانی اور روحانی زندگی خدا سے ہے پر غیر قوم نے ضرور خدا سے جسمانی زندگی پائی ہے اور روحانی
زندگی تو اُن میں ہے ہی نہیں

۲۹ (۲۹) پس خدا کی جنس ہو کے ہمیں یہہ خیال کرنا لازم نہیں کہ خدائی سونے یا روپے یا پتھر
یا کسی چیز کی مانند ہے جو آدمی کے ہنر اور تدبیر سے بنی

خدا نے زندگی کی سانس کے ساتھہ کچھہ پرتو اپنی روح کا انسان میں ضرور ڈالا تو ہی جس سے ہم خدا کی نسل کہلاتے
ہیں اور دیگر مخلوقات سے اشرف ہیں تو کیسی بڑی بیوقوفی ہے کہ ہم پتھر پر بھروسہ رکھیں خدا سب سے اعلیٰ ہے اور انسان
بھی ضرور مادے سے اعلیٰ اور افضل شکل میں ہے (ف) اتھینی لوگ ضرور یہہ بات جانتے اور کہتے بھی تھے کہ ان مورتونکو
ہم خدا نہیں جانتے ہیں پر خدا اُنکے وسیلہ سے ہمارے حواس پر ظاہر ہوتا ہے جیسے ہندو اور رومن کتھولک اور قبر پرست
لوگ بھی کہتے ہیں تو بھی پولوس نے اہل اتھینی کو کہا کہ تم ان چیزونکو خدا خیال کرنیوالے ہو جیسے ہم بھی ان سب بت پرستوں کو
کہتے ہیں کہ تم سنگ پرست ہو اگرچہ وہ کہیں کہ ہم ان بتوں کو خدا نہیں جانتے صرف ان کے وسیلہ سے نادیدنی خدا کا خیال

پیدا کرتے ہیں پس یہہ تاویل اُن کی سماعت کے لائق نہیں ہی وہ ضرور بت پرست ہیں اُنہوں نے خدا کو چھوڑ دیا (ف) انسان کی روح جو خدا کی صورت پر پیدا ہوئی ہی ہو نہیں سکتا کہ کوئی بشر انسانی روح کی صورت بنا نہ سکے تب خدا کی صورت بنانا کسقدر زیادہ محال اور گستاخی میں داخل ہوگا (ف) صورت اور مورت ایک دنیاوی چیز ہی جسکو آدمی نے اپنی مرضی کے موافق بنایا تب آدمی اُسکا خالق ہی تو کیا مناسب ہی کہ انسان اپنے مخلوق کو اپنا خالق سمجھے ضرور کاریگر اپنے کار سے زیادہ بزرگ ہی لیکن احمق کاریگر اپنے کار کو پوجتا ہی پس بت پرستی نہ صرف ایک شرعی گناہ ہی جسکو صرف عیسائی برا بتلاتے ہیں مگر وہ تو ایک عقلی گناہ بھی ہی جسکو ہر آدمی کی عقل بُرا بتلا سکتی ہی اگر فکر کرے کیونکہ عقلاً جائز نہیں ہی کہ خالق اپنے مخلوق کی پرستش کرے (ف) عیسائی لوگ ہمیشہ بت پرستی کے مخالف رہے اور خدا کا کلام اُسکا بڑا مخالف ہی جیسے کہ عقل بھی اُس کی مخالف ہی تو بھی آہستہ آہستہ یہہ بت پرستی یونان اور روم کی کلیسیا میں آگئی یہانتک کہ آٹھہ صدی کے درمیان نیس کی دوسری مجلس میں یہہ بات مقرر ہوئی کہ خدا کی مورت ایسی بندگی کے لائق ہی جیسے کہ خود خدا بندگی کے لائق ہی (ف) بندہ کا خیال ہی کہ شروع میں کچھہ اچھے مطلب پر بعض جسمانی کام لوگ شروع کرتے ہیں اور آہستہ آہستہ وہ بت پرستی کے درجہ پر آجاتے ہیں اسلئے نہایت مناسب ہی کہ جسمانی رسوم اور آسائیشوں اور تکلیفات پر زور نہ دیا جاوے صرف روحانیات پر متوجہہ رہیں اور سبکو اُسی پر اُبھاریں

۳۰ (۳۰) غرض کہ خدا جہالت کے وقتوں سے طرح دیکر اب سب آدمیوں کو ہر جگہ حکم دیتا ہی کہ توبہ کریں

(جہالت) تعجب کی بات ہی کہ اتھینی شہر میں جو اُسوقت مرکز علوم تھا جہالت کا ذکر کرتا ہی اور بتلاتا ہی کہ تمہاری زندگی جہالت میں برباد ہوئی اور اب تک جہالت میں پھنسے ہوئے ہو (ف) یہہ سچ بات ہی کہ اکثر بڑے بڑے عالم بڑی بھاری جہالت میں ہوتے ہیں اور نہیں جانتے (طرح دیکر) یعنے خدا نے طرح دی یعنے برداشت کی اور سزا کا فی الحال بندوبست نہیں کیا اُسنے اِس سرکشی کی برداشت کی اور اُسکو سہا تاکہ وے اپنے نقصان سے آپ واقف ہوں دیکھو (اعمال ۱۴-۱۶ اور رومی ۱-۲۴) لیکن (اب) برداشت نہوگی کہ نئی روشنی دنیا میں آگئی اور بے نہایت واقعات قدرتی مسیح کے وسیلہ سے دنیا میں ظاہر ہوگئے اور خدا کی ساری مرضی اُسکے کلام میں آدمیونکو بتلائی گئی اور سب دنیاوی خیالات جو ناقص تھے کلام سے رد ہوگئے اب چاہئے کہ سب توبہ کریں اور بچیں کیونکہ اب کچھہ عذر نہیں رہا اب توبہ چاہئے (سب آدمیوں کو ہر جگہ یہہ حکم ہی) اگرچہ اُسوقت ساری زمین پر انجیل نہیں سنائی گئی تھی مگر ساری زمین کی طرف کو چل پڑی تھی

اور پولوس کا ایمان تھا کہ اب انجیل سارے جہان میں پہونچیگی اسکی کیفیت اسوقت ہمیں خوب معلوم ہوئی ہی کیونکہ اسوقت قریب ساری دنیا کو انجیل نے گھیر لیا ہی اور رات دن چار طرف سرایت کرتی جاتی ہی دیکھو (کلسی ۱-۶ و ۲۳ و ۲ طیطس ۲-۱۱) (ف۱) پولوس کہتا ہی کہ یہودیونکا تنگ دین جو ایک کونے میں گھرا ہوا تھا اب کشادہ ہوکے سارے جہان کو دیا تا ہی توبہ کے لئے (لوقا ۱۳-۳ و ۵ و ۱۵-۱۰) (ف۲) اس وعظ میں پرانے عہدنامہ کا کچھہ ذکر نہیں ہی ہاں تسلونیقیہ کے لوگونکو جب پولوس نے نصیحت دی تھی تو ساری بنیاد کتب مقدسہ عہد عتیق پر تھی اسوقت اُسکا کچھہ ذکر نہیں ہی اور نہ کوئی فیلسوفی کی بات ہی اور نہ فصاحت کا ذکر ہی مگر سادے طور پر دین الٰہی کی بنیادی سچائی بتلاتا ہی کہ توبہ کرکے سچے خدا کی پرستش کیجاوے اور یہہ بھی بتلاتا ہی کہ سب سُننیوالوں کا ذمہ ہی کہ مانیں ورنہ جوابدہی خدا کے ساہمنے کرنی ہوگی پس جسقدر لوگ کوہ مریخ پر آئے تھے اور پولوس کی باتیں سنیں اُنکا ذمہ ہوگیا کہ ایمان لاویں ورنہ سزا پاوینگے

۳۱ (۳۱) کیونکہ اُسنے ایک دن ٹھہرایا ہی جس میں راستی سے دنیا کی عدالت کریگا ایک مرد کی معرفت جسے اُسنے مقرر اور مردوں میں سے جلاکے سب پر ثابت کیا ہی

کوہ مریخ پر جو اتھینی میں عدالت کی جگہ تھی پولوس حقیقی عدالت کا ذکر کرتا ہی اور بتلاتا ہی کہ آدمیوں کی عدالت میں اور آنیوالے جہان کی عدالت میں جو خدا سے ہوگی بہت بڑا فرق ہی وہ (راستی سے عدالت کریگا) کچھہ غلطی اور بے انصافی اور رعایت اور سہو اُس عدالت میں نہ ہوگا کیونکہ عدالت کرنیوالا عالم الغیب اور حقیقی منصف اور قادر مطلق اور پر محبت اور پاک ہی ساری باتیں اور سارے خیالات اور سارے منصوبے اور سب افعال آدمیوں کے اُسے معلوم ہیں پر یہہ عدالت (ایک مرد کی معرفت ہوگی) اُسکا نام ابھی نہیں بتلاتا ہی پہلے اُس کی بزرگی کو دکھلاتا ہی پھر موقع پر نام بھی بتلاویگا (ف) یہہ مرد مسیح ہی (یوحنا ۵-۲۲ و ۲۳-۲۷ و اعمال ۱۰-۴۲) میں اس شخص کا ذکر ہی (اُسنے مقرر کیا) یہہ شخص خدا کی طرف سے مقرر ہوا آدمیوں نے مقرر نہیں کرلیا نہ وہ خود اس امر کا مدعی ہوا جیسے دنیا میں لوگ اپنے لئے پیر پیغمبر اور گورو بناتے ہیں اس شخص کو خدا نے مقرر کردیا اور ثبوت اسکا یوں ہوا کہ دنیا کے لوگوں نے اُسے مار ڈالا تھا پر (خدا نے اُسے مردوں میں سے جلاکے) سب پر ثابت کیا کہ وہ مقرر کیا ہوا خدا کا ہی اور کہ وہ اپنے سب دعووں میں سچا اور برحق ہی کیونکہ آدمی مردہ آپ سے جی نہیں سکتا خدا کی قدرت کا ہاتھہ جو اُسکے جی اُٹھتے وقت نظر آیا یہہ ثبوت ہی کہ وہ سچا اور برحق ہی اگرچہ اُسکی موت سے پہلے بھی بہت سی دلیلیں اُسکے ثبوت پر اُسکے کاموں میں ظاہر ہوئیں مگر یہہ اُسکا جی اُٹھنا سب دلیلوں میں بھی زندگی بخش کام ہوگیا یہہ ایسی بات ہوگئی جیسے ستارے رات کو بھی چمکتے ہیں مگر ستاروں سے دن نہیں نکلتا ہی دن صرف سورج

سے نکلتا ہی مسیح کا مردوں میں سے جی اُٹھنا پوری روشنی کے لئے بمنزلہ دن کے ہوگیا (ف) وہ جو مردوں میں سے جی اُٹھا اُسنے سارے بنی آدم کو اپنی موت سے مول لیا وہ سب کو جلاویگا اور سب کی عدالت کریگا اُسکی مسند عدالت کے سامنے سب کو حاضر ہونا ہوگا (ف) اور وہ جو جی اُٹھا اب تک جی رہا ہی اور ابد تک جیویگا ہاں عدالت سے پہلے حکم دیا گیا ہی کہ سب آدمی ہر کہیں توبہ کریں تاکہ اُسکے سامنے کھڑے ہونے کے لایق ٹھہریں (ف) جب خدا نے توبہ کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ آدمی توبہ کر سکتے ہیں ہر زمانہ کے لوگ اور ہر جگہ کے لوگ اِس حکم کو بجا لا سکتے ہیں تب تو اُسنے حکم دیا پس چاہیئے کہ بلا عذر سب لوگ توبہ کریں اور ایمان لاویں اُسپر جو مردوں میں سے جی اُٹھا اور عدالت کریگا (ف) اور یہہ بھی معلوم رہے کہ توبہ کا حکم دیا جاتا ہی نہ صرف صلاح بتلائی جاتی ہی اور نہ ایک نصیحت کیجاتی ہی حکم الہی ہی کہ توبہ کرو اور ایمان لاؤ پس جو کوئی ابدی ہلاکت میں مرتا ہی وہ اِس حکم کی نافرمانی سے مرتا ہی اور ساری سزا کا مدار اسی حکم کی نافرمانی ہی کیونکہ سارے گناہوں کی معافی اسی حکم کی اطاعت پر موقوف ہی (ف) اس سارے وعظ میں مسیح یسوع کا نام ایک دفعہ بھی پولوس نے نہیں لیا اگرچہ اُسکے بیان بہت کئے اِسکا سبب یہہ تھا کہ اُس پاک نام پر وہ نادان بت پرست لوگ کفر نہ بکیں افسوس کی بات ہی کہ بازاروں میں یہہ کاتھلکش لوگ مسیح خداوند کے نام پر بہت بکواتے ہیں چاہیئے کہ اِس مقام سے کچھہ سیکھیں کہ غیر قوم اور بت پرستوں کے درمیان مسیح کا ذکر کیونکر کرنا چاہیئے ہم یہہ نہیں کہتے کہ اُسکا نام نہ لو مگر قرینہ اور موقع سے بیان کرو

(۳۲) اور جب اُنہوں نے مردوں کی قیامت کی سنی تب بعضوں نے ٹھٹھہ مارا بعضوں نے کہا کہ ہم یہہ بات تجھہ سے پھر سنینگے ۳۲

(قیامت کا ذکر سنکر ٹھٹھہ مارا) کیونکہ وہ لوگ قیامت کے قایل نہ تھے (ف) دیکھو یونانیوں کا دین دنیا کو جلال دینیوالا تھا اور وہ خوبصورت بتوں کی خوشنمائی پر فریفتہ تھے یعنے وہ سب اسی جہان کی خوبصورتی پر مایل تھے اور سب کچھہ اسی جہان کے لئے کرتے تھے آنیوالے جہان سے ناواقف تھے اور اُنکی نظروں میں آنیوالا جہان کچھہ چیز نہ تھا بلکہ بیوقوفی خیال کرتے تھے اسیلئے تو ٹھٹھہ مارا (ف) قیامت کا ذکر زندگی حال کی بطالت دکھلاتا تھا اُن کے سارے خیالات کو توڑتا تھا اِسلئے اُنہوں نے ٹھٹھہ مارا (ف) قیامت کا بیان ظاہر کرتا ہی کہ حقیقی زندگی موت میں سے ہی کیونکہ گناہ نے سب کچھہ بگاڑا ہی پس موت میں سے خدا زندگی کو پہونچاتا ہی پر وے لوگ جو قیامت اور عدالت کے منکر ہیں اور خدا کے غضب سے ڈرتے ہیں قیامت پر ٹھٹھہ مارتے ہیں کہ انکار قیامت کی آڑ میں چھپکر خدا کے غضب سے بچیں یہہ نادانی کی بات ہی

اُنکا خیال خدا کی بے حد قدرت پر نہیں ہو جو باتیں اُنکی طاقت سے ناممکن ہیں وہ خدا سے بھی ناممکن جانتے ہیں دیکھو دنیاوی علوم آدمی کے صحت خیالات کے لئے کافی وسیلہ نہیں ہیں

۳۳ (۳۳) سو پولوس اُن کے درمیان سے چلا گیا

سارا وعظ تمام بھی نہ ہوا ٹھٹھہ مارنے لگے تب خدا کے رسول نے اپنی زبان بند کی جیسے اِسوقت بھی ٹھٹھہ بازوں کے سامھنے سے اہل فکر اور حق گو لوگ چپ کر کے چلے جاتے ہیں (چلا گیا) معلوم ہو کہ پھر کبھی اُن میں نہیں آیا بالکل وہاں سے چلا گیا (ف) یہہ مقام اُنکے لئے عبرت کی جگہ ہو جو خیالی باتوں پر بہت زور دیتے ہیں اور نئے خیالات کو سچائی سے زیادہ پسند کرتے ہیں کلیسیا میں بھی ایسے لوگ کبھی کبھی نظر آتے ہیں جو خدا کے کلام سے زیادہ آدمیوں کے خیالات پر متوجہہ ہیں ایسیوں کو خدا بھی چھوڑ دیتا ہو اور وہ اپنی گمراہی میں ہلاک ہو جاتے ہیں (ف) منادوں کو چاہئے کہ ٹھٹھہ بازوں کو جسوقت کہ وے ٹھٹھہ کرتے ہیں چھوڑ کر چلے جاویں پر جب وہ آدمیوں کی طرح سُنتے ہیں تو اُنہیں سناویں ہم نے بعض جگہ میں دیکھا ہو کہ جب ٹھٹھہ باز ٹھٹھہ کرتے ہیں تو بعض مناد بھی اُنکے جواب میں ٹھٹھہ کرتے ہیں یہہ بات نہ صرف نامناسب ہو مگر انجیل کے حق میں بہت مضر بھی ہو اور اِس سے سختی پیدا ہوتی ہو (ف) یہہ وعظ پولوس کا غیر قوموں کے درمیان وعظ کرنیکا بڑا نمونہ ہو خاص کر ان باتوں میں کہ دلی جوش اور ایمان کی غیرت سے یہہ وعظ کیا گیا اور یہہ کہ تمہید اس وعظ کی کیسی عمدہ اُسنے اُٹھائی اور کیسی خوبی کے ساتھہ باتیں کیں اور یہہ کہ مسیح کا ذکر کیسے عمدہ طور سے اُسنے اُن میں کیا اور جب اُنہوں نے ٹھٹھہ مارا تو پولوس کچھہ خفا نہیں ہوا اور اپنے حلم کو ہاتھہ سے نہیں چھوڑا مگر چپکا چلا گیا ایسا چپکا چلا جانا بھی ہمارے لئے عقلمندی ہو

۳۴ (۳۴) پر کتنے مرد اُس سے مل کے ایمان لائے اُنمیں دایونوسیوس بھی کوہ مریخ کا ایک حاکم اور دمرس نام ایک عورت اور کتنے اور اُنکے ساتھہ تھے

(اُس سے ملکے) بعضے لوگ اُس سے آملے کیونکہ سب ٹھٹھہ باز نہیں تھے اُن میں کچھہ لوگ سنجیدہ اور اہل فکر بھی تھے اُنہوں نے پولوس کی باتوں کے مطلب پر غور کی اور اُنہیں درست پایا تب (ایمان لائے) مسیح خداوند پر (ف) مسیح خداوند ایک چٹان ہو بعض اُس پر گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں اور بعض اُس پر اپنا گھر بناتے ہیں اور نجات حاصل کرتے ہیں (دایونوسیوس) یہہ شخص حاکم تھا وہ بھی عیسائی ہوا (ف) تواریخ میں لکھا ہو کہ یہہ شخص اتھینی کا پہلا اسقف ہوا ہی

(ف) غور کی بات ہے کہ تسلونیقیہ اور قرنتس کے لوگ جہاں تجارت کا کام ہوتا تھا ایمان لائے اور خوشی سے انجیل کو قبول کیا مگر اتھینے کے لوگ جہاں علم کا بہت چرچا تھا ٹھٹھہ کرنے لگے دنیا کے کاروباری لوگ ایمان لاتے ہیں اور سرکشی بہت نہیں دکھلاتے مگر وہ لوگ جو علم پر بھروسہ رکھتے ہیں اُنکے دل زیادہ سخت ہوتے ہیں وہ مُنہہ سے علم کی بات بہت بولتے ہیں مگر کام ویسے نہیں کرتے جیسے بولتے ہیں اور جب علم ایک زبانی پیشہ ہوتا ہے تو دل نہایت سخت اور سیاہ ہوتا ہے دیکھو ہندوستان میں غریب و غربا محنتی اور دستکار لوگ خدا کے بیٹے پر ایمان لا کے نجات پاتے ہیں پر اکثر مولوی اور پنڈت لوگ جو خوشنما قبروں کی مانند ہیں کیسی مخالفت دکھلاتے ہیں اور کیسے غرور کی نظر سے دیکھتے ہیں گویا وہ سچائی سے خوب واقف ہیں ہاں وہ کچھ کچھ تو واقف ہیں پر دل سختی اور ساری خرابی سے بھرا ہے (ف۲) پولس نے دو خط تسلونیقیہ کو لکھے اور دو قرنتس کو بھی مگر اتھینی کو ایک بھی نہیں لکھا

اٹھارہواں باب

(۱) بعد اسکے پولوس اتھینی سے روانہ ہو کے قرنت میں آیا

(قرنت) ایک شہر ہے اُن سب پورانے شہروں میں سے جنکا ذکر تواریخوں میں ہے قرنت بھی ایک پورانا تواریخی شہر ہے یہہ شہر آبنائے قرنت پر واقع ہے درمیان دو یونانی سمندروں کے اس شہر کے نزدیک ایک سنگین پہاڑ ہے جسکی بلندی (۲۰۰۰) فیٹ ہے اُسپر ایک قلعہ تھا جسکو سمندر کا پل کہتے تھے یہہ شہر یونان کی دکھنی سمت کا دروازہ تھا اور اخیا کا سر تھا اور سب یونان کی روشنی گویا وہی شہر تھا اور وہ بندر تھا تجارت کے لئے سمندروں کی راہ سے لوگوں کی وہاں بہت آمدرفت تھی سال بسال وہاں پہلوانوں کی کشتی بازی ہوا کرتی تھی چھوٹے چھوٹے جہاز چاروں طرف اُسکی زمین پر (۳) میل تک کھینچے جاتے تھے۔ شروع میں دولت اور حشمت کے لئے وہ مشہور جگہ تھی مگر جب اُسے رومیوں نے برباد کیا تو وہ غریبی اور محتاجی میں مشہور ہو گیا۔ جولیس قیصر کے عہد میں پھر وہاں رومی آبادی ہوئی تھی اور اُسوقت پھر وہ شہر ترقی پکڑ کے پہلی حشمت اور دولتمندی کے برابر ہو گیا تھا اور اخیا کا پایہ تخت تھا اور پورب و پچھم کی اجناس کی تجارت میں مشہور تھا۔ مگر وہاں بدمعاشی اور تکرار اور خود غرضی بہت تھی اور وہ ناپاکی بھی تھی جو دینداری کی صورت میں ہوا کرتی ہے جسکو بہت سے لوگ اپنے دین کے ساتھ ملایا کرتے ہیں وہاں وینس دیوتا کی عبادت کیجاتی تھی اور اسلئے بھی شہر میں بہت سی

دولت جمع ہوئی تھی کیونکہ اُس دیوتا کے مندر میں بدمعاشی کے وسیلہ سے بہت سی نذر نیاز اور چڑھاوا آتا تھا غرض
اُن دنوں کے درمیان بدمعاشی کے بارہ میں کوئی دوسرا شہر ایسا نہ تھا جیسا قرنت بلکہ قرنت ایسا بدمعاش شہر تھا
جیسے اب ہمارے زمانہ میں یورپ کے درمیان پارس شہر ہے جو دولت حکمت حشمت رشوت ناپاکی اور بدی کا پایہ تخت ہے
اب خدا کا رسول اتھینی سے چلکر اِس شہر میں آگیا

۲ (۲) اور اکلا نام ایک یہودی پایا جو پنطس کا متوطن اور اُنہیں دنوں اپنی جورو پرسکلا کے ساتھہ
اتالیہ سے آیا تھا اِسلئے کہ قلادیوس نے حکم دیا تھا کہ سب یہودی روم سے نکلجائیں سو وہ اُنکے پاس گیا

(پنطس کا متوطن) اکلا پنطس کا باشندہ تھا وہ اُسکا مولد تھا (ف۱) پنطس اشیاء کوچک کے اُتر و پورب میں بحر اسود
کے دکھنی کنارہ پر (ف۲) عید پنتکوست کے دن اِس شہر پنطس سے بھی لوگ یروشلم میں آئے تھے (۲-۹) اور وہ عجیب تاثیر
روح القدس کی دیکھہ لی تھی اور گمان غالب ہے کہ ایمان بھی بہت لوگ وہاں کے لائے ہونگے (ف۳) پنطس کے عیسائی
بھائیوں کو پطرس رسول نے پراگندہ بھائیوں میں شامل کر کے بیان کیا ہے (۱ پطرس ۱-۱) (پرسکلا کے ساتھہ آیا تھا) اکلا
مرد کی عورت کا نام پرسکلا تھا اپنی بی بی کو لیکر یہہ شخص اتالیہ سے قرنت میں چلا آیا تھا (ف۴) پرسکلا یا پرسکا یہہ دو نام
اُس عورت کے تھے (ف۵) یہاں لوقا نے پہلے اکلا کا پھر پرسکلا کا نام لیا ہے مگر پولوس نے (رومی ۱۶-۳ و ۲ تمطاؤس
۴-۱۹) میں ہر دو جگہ پہلے پرسکلا کا نام پھر اکلا کا نام لیا ہے اِسکا سبب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ عورت مرد سے کچھہ زیادہ دیندار تھی
اِسلئے رسول نے حفظ مراتب سے نام لیا ہے پر لوقا واقعات کی ترتیب پر نظر رکھتا ہے (ف۶) ان دو شخصوں کی نسبت دیکھتے ہیں
کہ جہاں مرد کا نام آتا ہے وہاں بی بی کا بھی نام آتا ہے اور یہہ اِسلئے ہے کہ بی بی بھی دینداری کے سبب مشہور تھی مبارک ہے
وہ مرد جسکی بی بی بھی دیندار ہے اور مبارک ہے وہ عورت جسکا شوہر بھی دیندار ہے خدا کی برکت ایسے خاندان کے ساتھہ رہتی
ہے (ف۷) اکلا اور پرسکلا تو پہلے سے عیسائی تھے پر یہودیوں کے شمول میں اتالیہ سے نکالے گئے تھے کیونکہ سب عیسائی
بھی بشمول یہود روم سے خارج ہوئے تھے رومیوں نے عیسائیوں کو بھی یہودی سمجھا - یا اِسلئے اُنکے شمول میں نکالے
گئے کہ قوم سے یہودی تھے اگرچہ عیسائی تھے اور یہودیوں کے اتالیہ سے نکالے جانے کا سبب وہی تھا جو سوتی نیس
مورخ نے بتلایا ہے کہ یہودی ہمیشہ فساد برپا کیا کرتے تھے اِسلئے قیصر نے اُنکو اپنے پایہ تخت سے نکالدیا تھا کہ وہاں نرہیں
دنیا میں اور کہیں جا رہیں (ف۸) اکلا پولوس سے شاید کچھہ پہلے قرنت میں آیا تب تو پولوس اتھینی سے آکے اُسکے پاس
چلا گیا (ف۹) ایک خاندان عیسائی وہاں دیکھکے پولوس کا دل بہت خوش ہوا ہوگا کہ ہم مذہب اور ہم پیشہ لوگ خدا

نے پردیس میں دیئے جن سے بہت سی مدد ملسکتی ہو اور اکلا و پرسکلا نے بھی اگرچہ ایک مسافر یہودی عیسائی جانکر
پولوس کو قبول کیا پر جب اُنہیں معلوم ہوا ہوگا کہ یہہ خداوند کا چنا ہوا رسول ہو تو کیسی خوشی حاصل ہوئی ہوگی گویا اُنہوں نے
بن جانے فرشتے کی مہمانی کی دیکھو (عبرانی ۱۳-۲) (ف۱) پولوس خدا کی مرضی سے قرنت میں آگیا اُسنے باطنی تحریک
الہی کی پیروی کی کہ قرنت میں چلا آیا وہاں آکے کیا پایا ایک حقیقی رشتہ دار کا گھر مہمانی کے لئے اور کام اپنی رفع حاجت
کے لئے اور ایک کھلا ہوا دروازہ کلام الہی کی خدمت کے لئے خدا نے اپنے بندے کے لئے روحانی وجسمانی بندوبست
اور دلی آرام وہاں طیار کر رکھا تھا (ف۲) پولوس کو اتھینی کے لوگوں نے ٹھٹھہ مار کے نکالا اکلا کو اتالیہ سے قیصر نے
نکالا خدا نے دونوں کو اس بدمعاش شہر میں ملا دیا کہ ایک دوسرے کی مدد سے تقویت پاکے خدا کے کلام کی خدمت
کریں دیکھو قرنت میں کلیسیا قایم ہو گئی کیونکہ خدا کے بھیجے ہوئے لوگ وہاں آگئے (ف۳) جب کوئی کسی شہر سے نکالا
جاتا ہی تو اگرچہ وہ نہ جانے کہ کیوں نکالا جاتا ہوں مگر پیچھے ظاہر ہوگا کہ خدا کا کوئی مطلب اُسمیں تھا (ف۴) غیر ملک میں خدا
کے لوگ جلدی ایک دوسرے کو پاتے ہیں جن میں خدا کی روح ہے وہی روح ایک کو دوسرے کے پاس کھینچتی ہو یہہ وہی
بات ہو کہ جنہنے مسیح کے لئے اپنے بھائی بہن وغیرہ چھوڑ دیئے ہیں خدا اُنہیں غیر ملک میں بھائی بہن نئے دیتا ہو اور
اِس مضمون کا لطف وہ لوگ خوب جانتے ہیں جنکے تجربہ میں یہہ باتیں آچکی ہیں

(۳) اور اِس سبب کہ اُنکا ہم پیشہ تھا اُنکے ساتھہ رہا اور کام کرنے لگا کیونکہ اُنکا پیشہ خیمہ دوزی تھا ۳

(اُنکے ساتھہ رہا) معلوم ہوتا ہی کہ اکلا و پرسکلا مالدار شخص تھے بڑے بڑے سفر کرتے تھے اب اتالیہ سے قرنت میں
آئے ہیں پھر افسس کو چلے گئے تھے (۱۸-۱۹ و ۱قرنتی ۱۶-۱۹) پھر روم کو چلے گئے (رومی ۱۶-۳) پھر افسس میں چلے
آئے (۲ تمطاؤس ۴-۱۹) اور آخر کو اسی جگہ سکونت پذیر ہو گئے۔ اُسکے سوا کارخانہ بھی جسمیں خیمہ دوزی کا کام کیا جاوے
کھڑا کر لیا تھا جو بدون روپیہ کے ہو نہیں سکتا کیونکہ اِس پیشہ میں پہلے جیب سے روپیہ لگایا جاتا ہی پھر مال فروخت کیا
جاتا ہی (ف۱) یہاں کچھہ ذکر نہیں کہ اسوقت یہہ لوگ پولوس کے سبب عیسائی ہوئے ہوں یا نو مرید ہوں ہرگز نہیں وہ
تو مدت کے عیسائی معلوم ہوتے ہیں بہت بڑی گواہی پولوس اُنپر دیتا ہو اور اِسوقت جو پولوس کے ساتھہ اُنکی دوستی ہو گئی
ہمیشہ بڑھتی گئی تھی کبھی یہہ دوستی نہیں ٹوٹی (کام کرنے لگا) کیونکہ اُنکا کارخانہ خیمہ دوزی کا جاری تھا اُنہوں نے اپنے
ایک بھائی کو پایا اُسے بھی کام میں شریک کر لیا (ف۱) یہودیوں میں یہہ کیا اچھا دستور تھا کہ کوئی نہ کوئی پیشہ اپنے
لڑکوں کو ضرور سکھلاتے تھے تاکہ اُسکے وسیلہ سے خوراک و پوشاک پیدا کر سکیں افسوس ہم لوگ بچوں کو کوئی پیشہ نہیں سکھلاتے

ہیں اگر بڑی کوشش کیجاوے تو مدرسہ میں کچھہ علم پڑھاتے ہیں اس امید سے کہ یہہ سرکار میں کوئی نوکری پاویگا
پر سرکار ساری رعیت کو نوکری نہیں دیسکتی ہی ہزارہا لوگ نوکری کے لئے مارے پھرتے ہیں پر کوئی پیشہ ایک کو بھی
نہیں آتا دیکھو اہل پیشہ اپنا کام کرکے گذارہ کرلیتے ہیں اور نوکری والے محتاج اور غمزدہ بلکہ اکثر مفلس ہوتے ہیں بعض
وقت بھیکھہ مانگنے پر نوبت پہونچتی ہی علم تو اچھی چیز ہی چاہئے کہ سب پڑھیں مگر اُسکے ساتھہ کوئی حرفہ بھی سیکھہ رکھیں کہ
داشتہ آید بکار اگرچہ باشد سنرمار - مگر اس ملک کے لوگ اپنی بیوقوفی کے سبب حرفوں اور پیشوں کو قوموں پر موقوف سمجھتے
ہیں ضرور ہی کہ حجام کا پیشہ وہی کرے جو حجام ہی اور درزی کا کام وہی کرے جو درزی کا بیٹا ہی اور شریف لوگ اگر ان کاموں کو
کریں تو اُنکو بچشم حقارت دیکھتے ہیں اسی لئے لوگ اپنے بچوں کو کوئی پیشہ نہیں سکھلاتے کہ ہم شیخ سید مغل پٹھان ہوکے
بڑھئی اور نائی اور درزی نہ کہلائیں اگرچہ میر صاحب لاچار ہوکر نائی اور درزی کے دروازہ پر جاکے بھیک مانگلیں پر
اُسکا پیشہ سیکھہ کے محنت کی پاک روٹی ہرگز نہ کھاوینگے یہہ مغروری اور جہالت ہندوستان کے لوگوں کی طبیعت میں داخل
ہوگئی ہی پر یہودی لوگ ایسے نہ تھے دیکھو یوسف داؤد بادشاہ کا بیٹا ناصرہ میں نجار کا کام کرتا تھا اور اسوقت ہم دیکھتے
ہیں کہ پولوس رسول جو خدا کا برگزیدہ پیغمبر ساری دنیا کی غیر قوموں کا ہادی ہی جو صاحب معجزات بھی ہی اور دنیاوی طور
پر عالم فاضل بھی ہی اور بنیامینی فرقہ کا یہودی ہی اور جس نے دنیاوی عزت کی بابت رومی حق بھی حاصل کیا ہی وہ خیمہ
دوزی کا پیشہ کرکے اپنی خوراک و پوشاک پیدا کرتا ہی عیسائیوں کو چاہئے کہ ان غیر قوم کی عادات کو اپنے اندر آنے ندیں
بلکہ مقدسوں کے نمونہ پر چلیں اور اپنی اولاد کو علم کے ساتھہ کوئی پیشہ بھی سکھلایا کریں تاکہ جسمانی و روحانی فضل خدا کا کلیسیا
پر بہت ہووے اور اس سارے ملک پر جلدی غالب آویں (ف) یہودیوں میں باپ پر بیٹے کے حق تین تھے اول ختنہ
دویم شریعت اموزی سویم کوئی پیشہ سکھلانا - عیسائیوں پر بھی واجب ہی کہ اپنے بچوں کو بپتسما دلادیں جو بجائے ختنہ کے ہی
اور بیبل پڑھاویں جس سے اولاد کے چال چلن اور خیالات درست ہوجاویں اور کوئی کام سکھلاویں کہ وہ بیکار مارے نہ پھریں روٹی
کمانا سیکھیں (حکایت) یہودا نامی ایک ربی تھا یعنے یہودی عالم اُسنے کہا ہی کہ جو کوئی اپنے بیٹے کو پیشہ نہیں سکھلاتا وہ
بیٹے کے ساتھہ بدسلوکی کرتا ہی اور گویا اُسے چوری کرنا سکھلاتا ہی (ف) پولوس نے پیشہ سیکھا تھا کچھہ غریب آدمی کا بیٹا
نہیں تھا بلکہ وہ تو گملیل ایک مشہور ربی کی خدمت میں رہکر تعلیم پایا پر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ عیسائی ہونے کے سبب اُسکے دوست
اُس سے الگ ہوئے اور مال بھی جاتا رہا جیسے کہ اب بھی عیسائی ہوجانے کے سبب بعض وقت مالدار شخص غریب ہوجاتے
ہیں ایسے ہی پولوس کا حال ہوا کہ غریب ہوگیا اور اُسے ضرورت پڑی کہ محنت کرکے روٹی کماوے (۲۰-۳۴) بلکہ اُس کی
عادت تھی کہ ہاتھہ سے محنت کرکے کچھہ کماوے تاکہ کلیسیا پر بوجھہ نہ ہووے اور کوئی نہ کہے کہ وہ دنیاوی نفع کے لئے مناد ی

کرتا ہے جیسے کہ اب ہمیں بہت لوگ کہتے ہیں کہ ہم نوکری کے لئے انجیل سناتے ہیں - اگرچہ یہہ جھوٹھا داغ جو ہمپر لگایا جاتا ہے اسوقت انجیل کے مضر نہیں ہے پر اُسوقت ضرور کچھہ مضر ہوتا اسلئے خدا کے رسول نے اپنے ہاتھوں سے محنت کرکے روٹی کمائی کہ خدمت پر داغ نہ لگے (ف) کوئی نہ سمجھے کہ کلیسیا سے نوکری پاکے اور تنخواہ لیکر منادی کرنا بُرا ہے ہرگز نہیں اسلئے کہ شروع میں جب کلیسیاؤں کی بنیاد ڈالی جاتی تھی تو اُسوقت پولوس نے یہہ بہتر جانا سو بھی مصلحتاً مگر جب جماعتیں قایم ہوگئیں اور خدا کا کلام جماعتوں کے ہاتھہ میں دیا گیا تو اب کلام کا پھیلانا جماعتوں کا ذمہ ہے سو جماعتوں نے مناسب جانا کہ کوئی آدمی ہماری طرف سے کلام سُنادے اور اپنا سارا وقت ایسی خدمت میں خرچ کرے اُسکے ضروری حوایج کی ذمہ داری ہماری ہوگی پس اب ہمارے وسیلہ سے کلیسیا کلام کی پھیلانیوالی ہے اور یہہ بند و بست خدا کے کلام اور حکم کے موافق ہے - اگر پولوس بھی اُسوقت جماعتوں سے لیتا تو جایز تو تھا مگر اُسنے مصلحتاً نہ لیا اور اچھا کیا اور اب جو لیتے ہیں وہ بھی اچھا کرتے ہیں اور جو نہیں لیتے ہیں وہ بھی اچھا کرتے ہیں اگر نہ لینے کا غرور اُنمیں نہ ہو (ف) قرنت کے لوگوں نے پولوس کی مدد بہت کم کی ہے لیکن مقدونیہ کے لوگوں نے اور فلپی کے لوگوں نے خوب کشادہ دل اور کشادہ دستی سے اُسکی مدد کی تھی (۲ قرنتی ۱۱- ۸ سے ۱۰ و ۱ قرنتی ۹-۱۸) (ف) پولوس کا پیشہ خیمہ دوزی کا تھا اور اُسمیں کام اِسطرح سے ہوتا تھا کہ بکریوں کے بال سے کمبل بناکر اُن کمبلوں کا تمبو بنایا کرتے تھے کلکیہ کے علاقہ میں بکریاں بہت تھیں جس کے علاقہ میں ترسس پولوس کا وطن ہے پس معلوم ہوا کہ اُسنے یہہ پیشہ اپنے دیس میں سیکھا ہوگا (ف) اسوقت پادری لوگ دنیا کا کام کرنے سے شرماتے ہیں اور لوگ بھی اُنہیں ملعون کرتے ہیں کہ یہہ پادری ہوکے دنیا کا کام کرتے ہیں اور اگر کوئی پادری کلیسیا سے یا کسی سوسایٹی سے تنگ آکر چاہتا ہے کہ میں دنیا کا کام کرکے گذارہ کروں تو وہ بھی ملعون ہوتا ہے - اسبات میں میری یہہ رائے ہے کہ جنہوں نے آپکو خدا کے لئے الگ کیا ہے یعنے پادری کا عہدہ پایا ہے اُنہیں چاہئے کہ وہ کسی کی نوکری تو ہرگز نہ کریں کیونکہ وہ خدا کے نوکر ہیں ہاں اگر کوئی پیشہ یا تجارت یا زراعت کرکے گذارہ کرنا چاہتے ہیں تو وہ کرسکتے ہیں کیونکہ ایسے کاموں میں وہ آزاد ہیں پر نوکری میں وہ دوسرے کے محکوم ہوکے اپنے پاک علاقہ کو ذلیل کرتے ہیں اور سوسایٹی کی نوکری جو ہے یہہ خدا کی نوکری ہے نہ آدمی کی کیونکہ انجیل کی خدمت کے نوکر ہیں نہ دنیاوی کاموں کے پس پولوس کا نمونہ ہمیں یہہ دکھلاتا ہے کہ خادم دین اگر چاہیں تو پیشہ کرکے کھاسکتے ہیں نہ نوکری اور جو لوگ پیشہ کرکے کھاتے ہیں اُنہیں ملعون کرنا بیجا ہے پر اُنکو ضرور ملعون کرنا چاہئے جنہوں نے پادری کا نام رکھہ لیا ہے اور اپنا سارا وقت دنیا کی نوکری کو یا پیشہ کو دیا ہے اور پادری کا کام بالکل چھوڑ دیا ہے وہ اپنے اقرار سے پھرگئے ہیں اور خدا کی خدمت چھوڑکر شکم پروری کے درپے ہیں - پولوس کا پیشہ آزادانہ تھا کام بھی کرتا تھا اور خدمت الٰہی بھی کرتا تھا

(۴) اور وہ ہر سبت کو عبادت خانہ میں کلام سناتا اور یہودیوں اور یونانیوں کو قایل کرتا تھا

(یونانیوں) سے مراد وہ دخلی یہودی ہیں جو یونانیوں میں سے توریت پر ایمان لا کے یہودی مرید ہوگئے تھے - پولوس ان دونوں قسم کے لوگوں کو اپنی تقریر میں قایل کر دیتا تھا

(۵) اور جب سیلاس اور تمطاؤس مقدونیہ سے آئے پولوس نے کلام سنانے میں دل لگایا اور یہودیوں پر گواہی دی کہ یسوع وہی مسیح ہے

(مقدونیہ سے آئے) یعنے ملک مقدونیہ سے اور شہر تسلونیقیہ سے آئے جہاں سیلاس شاید تمطاؤس کے ساتھ گیا تھا جب پولوس نے تمطاؤس کو اتھینی سے واپس بھیجا تھا دیکھو (۱۷-۱۵) (دل لگایا) یعنے دل میں بہت جوش پیدا ہوا - یا مجبور ہوا روح القدس سے کہ روح القدس نے اُسکے دل میں جوش پیدا کیا یہی مطلب ہے (۲ قرنتی ۵-۱۴) میں کہ مسیح کی محبت ہمکو ترغیب دیتی ہے یعنے دل کو جوش کے ساتھ اُبھارتی ہے (فلپی ۱-۲۳) میں ہے کہ مجھے آرزو ہے کہ چھٹکارا پاؤں یعنے دل جوش مارتا ہے (ف۱) شاید اس جوش کا ظاہری سبب یہہ ہوا کہ سیلاس و تمطاؤس سے سُنا کہ مقدونیہ کے علاقہ میں دین کی بہت ترقی ہوئی ہے دیکھو (۱ تسلونیقی ۳-۶) (ف۲) یہہ حال وہاں کا سُن کے دل میں جوش آیا کہ قرنت میں بھی خوب محنت کر کے خوشخبری سناوے کہ وہاں بھی خدا کی برکت آوے اور کلیسیا بنجاوے (ف۳) معلوم ہوتا ہے کہ تمطاؤس و سیلاس دونوں بریا میں رہے تھے (۱۷-۱۴) پھر پولوس نے دونوں کو اتھینی میں بُلایا تھا اور پھر اتھینی سے تمطاؤس کو تسلونیقیہ میں بھیجا تھا (۱ تسلونیقی ۳-۱ و ۲) اب تمطاؤس پھر قرنت میں اُسکے پاس آگیا (موجب آیت بالا کے) (اور ۱ تسلونیقی ۳-۶) سے بھی یہہ ظاہر ہوتا ہے بلکہ تسلونیقیوں کے پہلے خط کے اول میں ہی تمطاؤس و سیلاس کا نام لکھا ہے (ف۴) جب اتھینی سے آیا تو غمگین اور متفکر تھا کیونکہ وہاں کے لوگوں نے انجیل کو قبول نہیں کیا تھا اور وہ اکیلا بھی تھا اور اب قرنت میں آیا پچھلا افسوس دل میں تھا غم اور افسوس خادموں کے دل کو کبھی کبھی کچھہ عرصہ تک پژمردہ سا بھی کر دیتا ہے پھر جب خدا کی مدد اپنے شامل حال دیکھتے ہیں تو دل پھر تر و تازہ ہوتا ہے اور خدمت کے لئے جوش پیدا کرتا ہے ہم خدا کی طاقت سے انجیل کی خدمت کرتے ہیں دنیا ہمارے دلی شوق کو دکھوں سے بجھاتی ہے مگر خدا کی روح اور قدرت کے اشارے روز بروز دل میں تازگی پیدا کرتے ہیں (ف۵) انہیں دنوں میں پولوس نے تسلونیقیوں کو اپنا پہلا خط لکھا تھا ۵۲ء کے ایام تخمیناً میں

اور یہہ خط بھی اسی روحانی جوش میں لکھا گیا جو خدا کی روح سے رسول کے دلمیں پیدا ہوا تھا مگر اس جوش سے صرف وہی لوگ واقف ہیں جو کلام کے پھیلانے میں گویا دردزہ کو سہتے ہیں جبتک کہ سامعین میں مسیح پیدا ہووے - دنیاوی لوگ ایسی بات کو نہیں سمجھتے ہیں

(۶) پر جب وے رد و بدل کرنے اور کفر بکنے لگے اُسنے اپنے کپڑے جھاڑ کے اُنکو کہا تمہارا خون تمہاری گردن پر میں پاک ہوں اب سے غیر قوموں کی طرف جاؤنگا

(اپنے کپڑے جھاڑے) یہہ بڑی خطرناک بات اُن یہودیوں کے حق میں ہوئی شاید اُنہوں نے بہت کفر بکا اور بہت سا جھگڑا بیجا کیا جس سے پولوس اُن کی طرف سے ناامید ہوا اور اُنہیں بُرے طور سے چھوڑا (ف) نحمیاہ نے بھی ایک دفعہ اپنے کپڑے جھاڑے تھے اور اس حرکت کا مطلب یوں بیان کیا تھا دیکھو (نحمیاہ ۵-۱۳) پھر میں نے اپنا دامن جھاڑا اور کہا کہ اسیطرح سے خدا ہر ایک شخص کو جو اپنے اس قول پر عمل نہ کرے اُس کے گھر سے اور اُسکے شغل سے جھٹک ڈالے وہ یوں جھٹکا جائے اور نکال پھینکا جاوے (ف۲) مگر پولوس نے اسلئے کپڑے جھاڑے کہ میں جو رسول اللہ ہوں اور خدا کا کلام میرے پاس پہونچا ہے کہ تمہیں سناؤں تاکہ تم بچ جاؤ اور جو نہ سناؤں تو میں تمہارا ہلاک کرنیوالا ہوں کے تمہارے خون کا جواب دہ ہوں پس میں نے تو کلام سنا دیا تم اُسے قبول نہیں کرتے پس اب میں تمہارے خون سے پاک ہوا میری ذمہ داری نہیں ہے تمہارا خون تمہاری گردن پر ہووے اسوقت ضرور پڑھکے دیکھو (حزقیل ۳۳-۴ سے ۹ تک) جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ اگر نگہبان تلوار آتی دیکھے اور لوگوں کو بیدار نہ کرے کہ وہ مارے جاویں تو اُن کے خون کی بازپرس خدا نگہبان سے کریگا پر جب وہ تُرہی پھونکے اور بیدار کرے پر وہ ہوشیار نہ ہوویں تو اُنکا خون اُنہیں کی گردن پر ہوگا - پولوس نے آنیوالے غضب کی بابت تُرہی پھونکی پر قرنت کے یہودی ہوشیار نہیں ہوتے ہیں اسلئے پولوس بری الذمہ ہو گیا (ف۳) پیلاطوس نے بھی تُرہی پھونکی تھی جب دیکھا کہ مسیح بیگناہ ہے اور ناحق اُسے قتل کرلتے ہیں تب ہاتھ دھو کے یوں تُرہی پھونکی کہ میں اس راستباز کے خون سے پاک ہوں پر کوئی ہوشیار نہ ہوا بلکہ وہ بولے کہ اُسکا خون ہم پر اور ہماری اولاد پر ہووے مگر تُرہی پھونکنے کے بعد پھر پیلاطوس اُنہیں غافلوں میں شریک ہو گیا اسلئے اُن سبکا خون اُنہیں کی گردن پر ہوا (متی ۲۷-۲۴ و ۲۵) کو دیکھو (اب سے غیر قوموں کے پاس جاونگا) جیسے پسدیہ کے انطاکیہ میں گیا تھا (۱۳-۴۶) (ف) پولوس نے اُن کے ساتھہ کچھہ دشمنی نہیں ظاہر کی بلکہ یہہ دکھلا کے کہ میں نوشتوں کا مفسر ہوں اور اُسکا شاگرد ہوں جو بچانے کو آیا ہے تمہارے ساتھہ بندگی کر کے تمہیں نصیحت دیتا تھا اب تم سرکشی کرتے ہو اسلئے تمہیں چھوڑتا ہوں اور غیر قوموں کو ہدایت کرونگا یہہ دکھلا کے اُنہیں چھوڑ دیا

ہوا کہ فیلسوفوں کی نسبت محنت کرنیوالے لوگ زیادہ خدا کے لئے طیار ہوتے ہیں دیکھو اہل علم کی سختی اور شرارت عوام جفاکش محنتی لوگوں کی نسبت ہمیشہ زیادہ دیکھی جاتی ہے پس مغرور حکیموں کی نسبت بدمعاشوں کی امید زیادہ ہے کہ وہ بچ جاویں اور اسیواسطے پولوس قرنتیوں کو کہتا ہے کہ بعض تم میں چور اور شرابخوار ناپاک وغیرہ تھے مگر اب غسل دلائے گئے ہیں

(۱۱) سو وہ ڈیڑھ برس وہاں ٹھہر کے اُنکے درمیان خدا کا کلام سکھاتا رہا

(ڈیڑھ برس) یعنے شروع آمد سے آخر تک ڈیڑھ برس وہاں رہا۔ اسی عرصہ میں اُسنے ۵۳ء میں دوسرا خط تسلونیقیوں کو لکھا تھا پہلے خط کے چھ مہینے کے بعد (ف) اِس ڈیڑھ برس میں بہت لوگ عیسائی ہوگئے مگر آجکل ڈیڑھ برس میں بہت کم لوگ عیسائی ہوتے ہیں اِسکا سبب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ پولوس نے پاک نیت سے بہت سی دعا اور بڑا صبر اور پورا بھروسہ کوشش کے ساتھ کیا تھا تب خدا نے اُسکے کام پر بہت برکت دی تھی آجکل ہمارے درمیان کہ ہم خادم دین ہیں بہت سے نقصان ہیں جس سے برکت کم ہوتی ہے (ف) کوئی کہتا ہے یہاں سے ثابت ہے کہ پولوس نے بہت محنت قرنت میں کی مگر کہیں نہیں لکھا ہے کہ پطرس نے بھی روم میں اسقدر محنت کی ہو جسپر رومی لوگوں کے سارے دعوے کی بنیاد قایم ہے کیا سبب ہے کہ ان لوگوں نے اپنا پاپا صاحب قرنت میں نہیں بٹھلایا

(۱۲) اور جب گلیو اخیہ کا صوبہ دار ہوا یہودی ایکا کرکے پولوس پر چڑھ آئے اور اُسے عدالت میں لے گئے

(صوبہ دار) یعنے جو پہلے مجلس کی طرف سے سینٹ کا تھا اب طبیریوس قیصر کی طرف سے حاکم بنگیا اور پرو کونسل کے نام سے کہلایا مگر قلادیوس قیصر نے پھر اس شخص کو مجلس کے حوالہ کیا تھا پھر وہ سینٹ کا ہو گیا تھا (ف) یہاں سے ظاہر ہے کہ انجیل ٹھیک ٹھیک تواریخ سے ملتی ہے مگر جعلی کتابیں ضرور کہیں کہیں تواریخ کے مخالف ہیں پر اُنسے کیا کام ہے (گلیو) یہہ شخص چھوٹا بھائی تھا مستمی سنیکا کا جو نیرو قیصر کا ایک مشہور اُستاد ہے اور وہ جو لوکن نام سے ایک بڑا شاعر مشہور ہے اُسکا یہہ گلیو چچا تھا (ف) اُس زمانہ میں گلیو خوش مزاجی کی بابت مشہور تھا اور وہ کبھی کسی سے خفا نہوتا تھا اور سخی بھی تھا مگر آخر کو نیرو قیصر نے گلیو اور سنیکا پر موت کا فتویٰ دیا تھا اور اسی حکم سے وہ دونوں بھائی مارے گئے تھے (یہودی چڑھ آئے) پولوس پر موقع پاکے کیونکہ خوش مزاج حاکم آگیا اور اُنہیں جرات ملی کہ ایسے وقت میں پولوس پر

حملہ کریں (ف) صلیب اُٹھانا سبھی لوگوں کا حصہ ہی (ف) دنیا پر کبھی بھروسہ نہیں کرسکتے دنیا کا ہمیشہ وہی مزاج ہی جب دنیادار ذرا موقع پاتے ہیں تو وہی دشمنی نظر آتی ہی جو راستی اور ناراستی میں پائی جاتی ہی

۱۳ (۱۳) اور کہا کہ یہہ شخص لوگوں کو بہکاتا ہی کہ شریعت کے برخلاف خدا کی عبادت کریں

(شریعت کے برخلاف) یعنے شریعت یہود کے برخلاف (ف) اُن کے دل میں یہہ تھا کہ جو بات شریعت یہود کے برخلاف ہی وہ خدا کی شریعت کے خلاف ہی کیونکہ شریعت یہود خدا کی شریعت ہی (ف) یہہ کچھ تعجب کی بات نہیں ہی کہ وے لوگ جو دین میں زیادہ غلطی کرتے ہیں سب سے پہلے بعض وقت بدعت کی تہمت لگاتے ہیں (ف) آیت (۱۵) میں گلیو نے صاف کہا کہ تمہاری شریعت کے خلاف ہی نہ خدا کی شریعت کے اسواسطے میں ایسی باتوں کا منصف بننا نہیں چاہتا ہوں (لوگوں کو بہکاتا ہی) خود گواہی دیتے ہیں کہ بہت لوگ اُس کی سُنتے ہیں اور مان لیتے ہیں پس ثابت ہی کہ پولس کی منادی بڑی تاثیر ہوتی ہی

۱۴ (۱۴) اور جب پولس نے چاہا کہ مُنہہ کھولے گلیو نے یہودیوں کو کہا پس ای یہودیو اگر کچھ ظلم یا شرارت ہوتی تو واجب تھا کہ میں صبر کرکے تمہاری سُنتا

دیکھو خدا تعالیٰ یہاں پولس کو یہودیوں کے کینہ سے بچاتا ہی اور اُسکا وسیلہ ایک بت پرست رومی بنتا ہی پولس کو مُنہہ کھول کے جواب دینے کا موقع بھی نہ آیا کہ خدا نے اُسکی مدد کی مدعی لوگ اپنا دعویٰ بھی سنا کے حاکم کی طرف سے مُنہہ بند کئے گئے جیسے شیر ببر کے مُنہہ خدا نے بند کئے تھے جب دانیال شیروں کی ماند میں ڈالا گیا تھا (ظلم یا شرارت ہوتی) تو البتہ میں ہاتھہ ڈالتا اور سُنتا کیونکہ ایسے جرموں کے لئے رومی عدالت سے سزا مقرر ہی مگر یہہ تمہارے مذہب کا جھگڑا ہی میں ایسے معاملہ میں دست اندازی کرنا نہیں چاہتا

۱۵ (۱۵) پر جب کہ یہہ مسئلہ تمہاری تعلیم اور ناموں اور شریعت کا ہی تو تمہیں جانو کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ ایسی باتوں کا منصف ہوں

میں دنیا دی باتوں میں فیصلہ کرنیوالا ہوں نہ دینی باتوں میں پس میرے اختیار کی حد سے باہر یہہ بات ہی (ناموں) یعنے نام مسیح کا یا یسوع کا جسکا جھگڑا کرتے ہو (ف) گلیو اس نام کی پرواہ نہیں کرتا حالانکہ اُس کی زندگی بھی اسی نام پر موقوف ہی

دیکھو اکثر لوگ یسوع مسیح کے نام کی طرف بے پرواہی دکھلاتے ہیں آخر کو معلوم ہو گا کہ یہی ایک نام ہے جو سارے جہان کی نجات کے لئے دیا گیا ہے آدمی جانتے ہیں کہ مسیح یسوع کا نام کچھہ چیز نہیں ہے مگر خدا جانتا ہے کہ مسیح یسوع سب کچھہ سب میں ہے

(۱۶) اور اُنہیں عدالت سے نکالدیا

(نکالدیا) اسلئے کہ وہ دق ہو گیا اُنکے دینی جھگڑے سنکے اُس کی طبیعت پراگندہ ہو گئی (ف) اُسکا مطلب یہہ تھا کہ تم لوگ اپنے فرایض آپ ادا کرو میں تمہارے دینی فرایض کا حاکم نہیں ہوں (ف) سب حاکموں کو ایسا چاہئے کہ دینی معاملات میں دست اندازی نہ کریں ہاں آپ بھی دینی پاکیزگی میں قایم رہیں مگر ہر ایمان کے لوگوں کو بد سلوکی سے بچاویں

(۱۷) تب سب یونانیوں نے عبادت خانے کے سردار سوستینس کو پکڑ کے عدالت کے سامہنے مارا اور گلیو نے اُس کی کچھہ پرواہ نہ کی

(سب یونانی) جو گلیو کے دوست اور دل چلے لوگ تھے اور یہودیوں سے ناراض تھے (سوستینس) یہہ عبادت خانہ یہود کا سردار تھا یا تو جب کرسپس سردار عیسائی ہو گیا تب اُسکو یہودیوں نے اپنا سردار بنایا ہو یا ہمیشہ سے دو سردار وہاں ہونگے (ف) ایک سوستینس ہے جسکو پولوس بھائی بتلاتا ہے (۱ قرنتی ۱-۱) ٹھیک معلوم نہیں ہے کہ یہہ سوستینس وہی شخص ہے یا کوئی دوسرا ہے اغلب ہے کہ دوسرا ہوا اور ممکن ہے کہ وہی ہو جو پہلے مخالف تھا پھر ایمان لاکے بھائی ہو گیا ہو (مارا) نہ جان سے مار ڈالا مگر لکڑی وغیرہ سے خوب پیٹا تھا پر جیتا چھوڑ دیا تھا گلیو نے کچھہ پروا اونکی یا یہہ بات تو ضرور ظلم اور شرارت کی تھی تو بھی اُسنے کچھہ پرواہ نہیں کی جس کی بابت پہلے کہا تھا کہ اگر کچھہ ظلم یا شرارت ہوتی تو میں تمہاری سُنتا (عدالت کے سامہنے) یہہ اور بھی بڑی شرارت ہے کہ حاکم کے سامہنے لوگ پیٹے جاویں (ف) راقم کا خیال ہے کہ بعض وقت جب عدالت سے کسیکو دھکے ملتے ہیں اور وہ دھکے کھانے والے لوگ واہیات بولتے ہیں تو چپراسی اُنہیں مارا بھی کرتے ہیں مگر کچھہ ذکر نہیں ہے کہ سوستینس نے کچھہ واہیات بولا ہو اُسے ناحق مارا وہ تو یہودیوں کا سردار اور پولوس کا مخالف ہو کے پولوس کو پٹوانے کے لئے گیا تھا اب یہودی نکالے گئے اور اُنکا سردار پیٹا گیا دوسرے کے لئے کنواں کھودنیوالا آپ کھاتے میں گرا (ف) کوئی کہتا ہے کہ اُن یونانیوں نے مارا تھا جو عیسائی ہو گئے تھے اور ختنہ نہیں کرایا تھا جنکو یہودی لوگ غیر مختون ہونے کے سبب سخت حقیر جانتے تھے اور پولوس اُنہیں بھائی جانتا تھا لیکن صاف ظاہر نہیں ہے کہ ایماندار یونانی مارنیوالے تھے یا بے ایمان اگر ایماندار تھے تو اُن عیسائیوں کا قصور ہے کہ اُس غریب کو مارا اگرچہ وہ پٹنے کے لایق تو تھا تو بھی عیسائی کو نہیں چاہئے

کہ کسی کو مارے مگر وہ نو مرید لوگ تھے جو عیسائی ہوئے ہیں اور آہستہ آہستہ دینداری اور عیسایت میں ترقی کرینگے مگر گلیو پر افسوس کہ اُسنے اُسے مار کھاتے دیکھا بھی اور کچھہ پرواہ نہیں کی سنیکا کہتا ہی کہ سب لوگ میرے بھائی گلیو کو پیار کرتے ہیں تو بھی یہاں سے ثابت ہی کہ وہ شخص نہ صرف دین کی طرف سے بے پرواہ تھا مگر بعض وقت ظلم دیکھہ کے بھی بے پرواہی کرتا تھا حاصل کلام آنکہ رسول بچ گیا اور تہمت لگانیوالا پیٹا گیا

(۱۸) اور پولوس اور بھی بہت دن وہاں رہا پھر بھائیوں سے رخصت ہوکے اور اسلئے کہ نذر مانی تھی قنکریہ میں سر منڈا کے جہاز پر سوریہ کو روانہ ہوا اور پرسکلا و اکلا اُس کے ساتھہ تھے۔ ۱۸

(بہت دن وہاں رہا) شاید کچھہ دورہ ادیدھر اُدھر کیا ہو (۲ قرنتی ۱-۱) میں اخیا کے سارے مقدسوں کا ذکر ہی (سوریا کو گیا) یعنے انطاکیہ کو چلا گیا جہاں سے غیر قوموں کا رسول ہوکے آیا تھا (پرسکلا و اکلا کو لیکر) یہاں پرسکلا عورت کا نام پہلے آیا کیونکہ وہ مرد سے کچھہ زیادہ طاقت پا گئی ہوگی شاید وہ ڈکنیس یعنے دین کی خادمہ ہوئی ہو (ف) سیلاس اور تمطاؤس اور ارسطاخس قرنت کا غراخی بھی اُسکے ساتھہ گئے تھے (رومی ۱۶-۲۳) اور گایوس بھی ساتھہ تھا جو جہاندار کہلاتا ہی اور ارسطاخس ہم سفر ہی (۲۷-۲) اور اُسکو ہم قیدی بھی کہا ہی (کلسی ۴-۱) اور ہم خدمت فلیمان بھی تھا (فلیمان ۲۴) دیکھو (اعمال ۱۹-۲۲ و ۲۹) (ف) سیلاس کا ذکر اسی موقع تک ملتا ہی پھر اُسکا ذکر مطلق نہیں آتا ہی شاید وہ یہاں سے رخصت ہوکر یروشلم کو چلا گیا ہو جہاں سے مقرر ہوکر آیا تھا کہ مجلس کا ایلچی ہووے اور انطاکیہ میں خط لیکر آوے (۱۵-۲۲) (ف) مگر یہہ بھی معلوم ہی کہ وہ اُسکے بعد پطرس کے ساتھہ رہا اور اشیاء کوچک میں کام کرتا تھا (۱ پطرس ۵-۱۲) (قنکریہ) یہہ پوربی بندر قرنت کا تھا شہر سے کوئی دس میل ہوگا وہاں بھی ایک کلیسیا ہوگئی تھی (رومی ۱۶-۱) (سر منڈا کے) جس لفظ کا یہہ ترجمہ ہی اُسکے معنی حلق کے ہیں یعنے اُسنے بال کٹوائے تھے منڈوائے نہیں وہ لفظ جسکے معنے منڈوانے کے ہیں وہ اور ہی جو (۲۱-۲۴) میں مذکور ہی (ف) اُس بال کٹوانے کا سبب یہہ تھا کہ اُسکے بال بہت بڑھہ گئے تھے کیونکہ (اُسنے منت مانی تھی) شاید وہ نذری ہوا ہو دیکھو نذری ہونے کا دستور (گنتی ۶-۱ سے ۲۱ تک) اور پھر دیکھو جو مسیح کے پہلے خادم نے کیا (لوقا ۱-۱۵ سے ۱۷ تک) (ف) بال کاٹنا یا منڈوانا کچھہ منت کا حصّہ نہیں تھا مگر منت سے آزادگی کا نشان تھا کہ اب منت پوری ہوگئی ہی وہ دن گذر گئے (ف) شاید پولوس نے کوئی منت خوف و خطرہ کے دنوں میں مانی ہوگی خدا نے اُس کی مراد پوری کی وہ اپنی منت کو پورا کرتا ہی (ف) منت ماننا کچھہ بُرا نہیں ہی مگر خاص خدا کی منت ماننا چاہئے نہ پیروں فقیروں سے جو کفر ہی مگر خدا سے منت ماننا اب تک جایز ہی یہہ ایسی بات ہی کہ کوئی کہے اگر خدا میرا یہہ

مطلب یہ کر دیوے تو میں خدا کے لئے یہہ کام کرونگا (ف) نذری لوگ جو منت مانتے تھے اُنکا یہہ دستور تھا کہ کوئی نشے کی چیز نہ کھاویں اور سر کے بال بڑھنے دیں نشے سے پرہیز اِسلئے تھا کہ جسم کے عیش کا انکار کریں اور اُس سے دست بردار ہوں اور بال بڑھلنے کا یہہ منشا تھا کہ یہہ بات ظاہر کریں کہ ہم جوئے کے نیچے دبے ہوئے ہیں جیسے عورت لمبے بال رکھہ کے خاوند کے جوئے تلے ہونیکا اظہار کرتی ہے (ف) اگر پولوس اپنی نذر پوری کرنے کو یروشلم میں جاتا تھا تو یہی سبب تھا کہ اُسنے جانے میں جلدی کی تھی کہ (۳۰) یوم میں وہاں جا پہونچے چنانچہ اسی سبب سے افسس کو جلدی چھوڑا تھا (آیت ۲۱) (ف) یہہ یہودی دستور کی نذر جو پولوس نے کی تھی اسکا سبب یہہ تھا کہ وہ قوم کا یہودی تھا اور خدا کی ہیکل جسمانی ابتک یروشلم میں قایم تھی جب تک وہ قایم تھی اُس کی عزت بھی تھی جب وہ گرائی گئی اب اُن دستورات کی پابندی نہیں رہی اب روحانی لوگ روحانی ہیکل میں قسم قسم پر منت مانتے ہیں آزاد ہیں کچھہ کسی دستور کی قید میں نہیں ہیں

۱۹ (۱۹) اور افسس میں پہونچکے اُس نے اُنہیں وہیں چھوڑا اور آپ عبادت خانہ میں جا کے یہودیوں سے باتیں کیں

(افسس) اشیاء کوچک کے اُس حصہ کا مشہور پایہ تخت تھا جسکو آئی رونیا کہتے تھے اور وہاں سے آٹھہ دس روز کا رستہ تھا (اُنہیں وہیں چھوڑا) یعنے اکلا اور پرسکلا کو افسس میں چھوڑا (ف) پولس کا دستور تھا کہ جہاں کلیسیا کا بوٹا لگاتا تھا وہاں اُسکے سینچنے کو کسی نہ کسی کو ضرور چھوڑتا تھا جیسے سیلاس اور تمطاؤس کو بریا میں چھوڑا تھا (۱۷-۱۴) اور طیطس کو کریت میں (طیطس ۱-۵) اسوقت پرسکلا و اکلا کو افسس میں چھوڑا جیسے تمطاؤس کو بھی افسس میں چھوڑا تھا (۱ تمطاؤس ۱-۳) اور شاید ارستس کو قرنت میں چھوڑ آیا تھا (۲ تمطاؤس ۴-۲۰) (عبادت خانہ میں گیا) کچھہ بڑی محنت سے بحث مباحثہ کر کے منادی کرنے کو اسوقت نہیں گیا مگر مسیح خداوند کا نام سنانیکو سرسری طور پر وہاں گیا تھا (ف) بعض وقت پر ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی جگہ چلتے چلتے سرسری طور پر مسیح کا نام سنا جاتے ہیں یہہ مفید ہے (آیت ۲۶) (یہودیوں سے باتیں کیں) نہ برابر ہر روز مگر ایک دو دفعہ کچھہ بولا تھا (ف) پہلے خدا کی روح نے اُسے منع کیا تھا کہ اُس جگہ میں بہت وعظ نہ کرے (۱۶-۶) اب وہ وقت گذر گیا تھا منادی کا وقت آگیا تھا تو بھی اُسنے بہت باتیں نہیں کیں دستور کے موافق کچھہ باتیں مسیح کے لئے بولکر چلا گیا تھا

۲۰ (۲۰) تب اُنہوں نے اُس سے درخواست کی کہ کچھہ دن ہمارے ساتھہ رہ پر اُسنے نہ مانا

(نہ مانا) اِسلئے کہ اُسے کچھہ امید وہاں اُسوقت نہ تھی کہ اور لوگ بھی عیسائی ہونگے ہر وقت لوگوں کی مرضی کے موافق کام نہیں کر سکتے خدا تعالیٰ جو مناسب جانتا ہی اپنے بندوں کو اُس کی طرف متوجہ کرتا ہی (اُنہوں نے درخوست کی) یعنے یہودیوں نے چاہا کہ کچھہ دن وہاں رہے (ف) یہودی لوگ ہر وقت مخالفت نہیں کرتے تھے مگر اکثر اُنکی مخالفت اُسوقت ہوتی تھی جب کہ بہت لوگ عیسائی ہونے شروع ہوتے تھے تب ڈاہ کی آگ اُن میں بھڑکتی تھی اسوقت بھی مسلمان لوگ پہلے بڑی محبت دکھلاتے ہیں پر جب دیکھتے ہیں کہ لوگ عیسائی ہونے لگے تب مناددں سے دشمنی کرتے ہیں

۲۱ (۲۱) بلکہ یہہ کہکے اُن سے رخصت ہوا کہ بہر صورت مجھے ضرور ہی کہ یروشلم میں آیندہ عید کروں پر خدا چاہے تو تمہارے پاس پھر آؤنگا اور افسس سے جہاز کھولا

(آیندہ عید، یعنے عید پنتکوست (پھر آؤنگا) سو پھر آیا اور وعدہ پورا کیا دیکھو (۱۹-۲۱)

۲۲ (۲۲) اور قیصریہ میں اُترکے یروشلم میں آیا اور کلیسیا کو سلام کہکے انطاکیہ کو گیا

(یروشلم میں آیا) عیسائی ہونے کے بعد یہہ چوتھی ملاقات اہل یروشلم سے پولس کی ہی (سلام کہکے انطاکیہ کو گیا) یعنے بہت نہیں ٹھہرا صرف ملاقات کرکے چلا گیا (ف) قیاس چاہتا ہی کہ اسوقت بھی الٰہی برکتوں کا ذکر یروشلم کے بھائیوں سے اُسنے کیا ہوگا جیسے (۱۴-۲۷) میں کیا تھا پس یہاں ضرور بتلایا ہوگا کہ یورپ میں کیونکر انجیل پھیلائی گئی نہ صرف چھوٹی جگہوں میں بلکہ فلپی اور تسلونیقیہ اور قرنت میں بھی

۲۳ (۲۳) اور وہاں چند روز کاٹکے روانہ ہوا اور ترتیب سے گلاتیہ اور فروگیہ کے ملک میں گذرتا اور سب شاگردوں کو تقویت دیتا تھا

(۲۳ سے باب ۲۱ کی آیت ۱۶ تک) اُسکے تیسرے مشنری سفر کا بیان ہی جو ۵۴ء یا ۵۸ء میں ہوا تھا (وہاں) یعنے انطاکیہ میں تھوڑے دنوں رہا اور پھر وہاں سے روانہ ہوا (ف) شاید پولس کو خیال بھی نہو گا کہ اب میں پھر انطاکیہ میں جیتا نہ آؤنگا یہہ آخری الوداع اہل انطاکیہ سے ہی (گلاتیہ) پہلے گلاتیہ میں گیا کیونکہ یہہ جگہ انطاکیہ کی راہ پر پہلے پہل آتی ہی (فروگیہ) پہلے بھی ایکبار یہاں آیا تھا (۱۶-۶) جبکہ لسطرہ سے آتا تھا (ف) نئی کلیساؤں سے ملاقات کی ضرورت مشنریونکو بہت ہوتی ہی کیونکہ آگ کا شعلہ اگر ہوا نکا نہ جائے تو جلدی بجھتا ہی (ف) گلاتیوں کے خط سے معلوم ہوتا ہی کہ بعض باتیں وہاں کی جماعتوں

میں درد انگیز اور نامناسب بھی واقع ہوتی تھیں جن سے اُسے غم ہوا پس ایسی باتیں بھی کلیساؤں میں ہو جایا کرتی ہیں (ف ۳)
ٹھیک معلوم نہیں ہے کہ گلاتیوں کا خط کس وقت لکھا گیا ہے مگر قیاس سے معلوم ہوتا ہے کہ تسلونیقیوں کے دوسرے خط کے لکھے
جانے کے بعد گلاتیوں کا خط لکھا گیا ہے اور یہہ کہ یہہ خط درمیان دوسرے اور پہلے سفر کے لکھا گیا ہے جو گلاتیہ میں ہوا تھا
(ف) (گلاتی ۱-۶) میں پولوس تعجب کرتا ہے کہ وے دوسری انجیل کی طرف اتنی جلدی مایل ہو گئے (ف) اس سفر میں
پولوس کی ایک بڑی نیت یہہ بھی کہ کنعان کے غریب عیسائیوں کے لئے چندہ کرے اور اُسے آپ لیکر یروشلم کو جاوے تاکہ
دکھلاوے کہ یہودیوں کے لئے غیر قوموں کو کتنی فکر ہے اور یہہ کہ غیر قوم کے عیسائی یہودیوں کے ساتھہ خداوند یسوع مسیح میں
ہو کے ایک ہیں اور یہہ اُن کا چندہ محبت کا ظاہری نشان ہے جو پھل ہے مسیحی ایمان کا اِسلئے اُس نے بڑی سرگرمی سے
یہہ کیا۔ دیکھو (گلاتی ۲-۹ و ۱۰ و ۱ قرنتی ۱۶-۱ سے ۴ و ۲ قرنتی ۸ و ۹ باب و رومی ۱۵- ۲۵ و ۲۶) کو (ف) پولوس نے
یہہ دستور مقرر کیا کہ ہر اتوار کو گلاتیہ اور اخیا کی کلیسیا ہفتہ وار چندہ جمع کریں اور یہہ دستور اُسی وقت سے تمام دنیا
کی کلیسیاؤں میں چلا آتا ہے (ف) اس سفر میں پولوس کے ساتھہ تماؤس و اراستس و گایوس و ارسطاخس اور طیطس بھی
تھے (۱۹-۲۲ و ۲۹ و ۲ قرنتی ۱-۱)

۲۴ (۲۴) اور اپلوس نام ایک یہودی اسکندریہ کا متوطن مرد فصیح اور نوشتوں میں زور آور افسس میں
پہونچا

(اسکندریہ) یہہ شہر مصر کے شمالی ممالک کا پایۂ تخت تھا سکندر اعظم نے اسے آباد کیا تھا اور اُسے اپنا نام دیا تھا تاکہ
تمام مغربی سلطنتوں کا وہ پایۂ تخت ہووے اور اُسکی آبادی مسیح خداوند سے (۳۳۲) برس پہلے ہوئی تھی اور وہاں بڑی آبادی
تھی اور دولت بھی اُس شہر میں بہت تھی بعض یونانی وہاں کے باشندے تھے اور بہت سے یہودی وہاں رہتے تھے فیلو
کہتا ہے کہ وہاں پانچ محلے یہودیوں کے تھے جن میں دس لاکھہ یہودی رہتے تھے وہاں پر یونانیوں اور یہودیوں اور ہندوستانیوں
اور عربیوں کے بھی خیالات ملگئے تھے پس اس شہر کا باشندہ اپلوس نامے ایک عالم آدمی افسس میں آیا (اپلوس) اس شخص
کا نام اور کچھہ اسکا ذکر آیات ذیل میں ملتا ہے (۱ قرنتی ۱-۱۲ و ۳-۴ سے ۶ و ۲۲ و ۴-۶) (ف) یہہ شخص افسس سے بھی کچھہ
علاقہ رکھتا تھا (۱۶-۱۲) اور جزیرہ کریت سے بھی اُسکا کچھہ علاقہ تھا (طیطس ۳-۱۳) اور یہہ آدمی بہت فصیح تھا یعنے خوش
بیان اور مدلل بیان کرنیوالا تھا اور نوشتوں میں زور آور تھا ایسا کہ قابل آدمی کہنا چاہئے (ف) خوش گوئی بھی ایک جوہر
ہے اور داد الہی چیز ہے اور یہہ صفت ملکی اور دینی انتظام میں بہت کارآمد ہے بشرطیکہ یہہ ہے کہ یہہ صفت نیکی کے کام میں صرف کیجاوے

اگر کوئی اسکو بدی کے کام میں صرف کرے تو اس صورت میں یہہ صفت گویا پاگل کے ہاتھہ میں ایک تلوار کی مانند ہوتی ہی جس سے بہت نقصان آدمیوں کی روحوں کا ہو جاتا ہی ہندوستان میں اور اور ملکوں میں بھی خاصکر عرب میں بہت سے شاعروں نے اس عمدہ صفت کا استعمال بُرے شعاروں اور فسانہ گوئی یا افترائی قصہ سازی میں کیا ہی اور بہت سے جاہلوں کو نقصان پہونچایا ہی (ف) یہہ شخص نہ صرف لفظی باتوں میں قابل تھا مگر اپنے دل میں بھی اسنے بہت خیالوں کا تجربہ کرکے کچھہ سیکھا تھا تو بھی اُسوقت اُسکے دل میں بہت روشنی نہ تھی ہاں ایک قسم کی روشنی تھی جسکا استعمال اُسنے اچھی طرح سے کیا تھا وہ جو تھوڑے مال سے اچھی سوداگری کرتا ہی اُسے ہمیشہ زیادہ ملتا ہی ناواقفی کے سبب کسی غلطی میں رہنا اور بات ہی اور دلپر شرارت کا اور ہٹ دھرمی کا پردہ ڈالنا اور بات ہی پہلا شخص آگے بڑھتا ہی اور دوسرا پیچھے ہٹتا ہی دیدہ و دانستہ

۲۵ (۲۵) اس شخص نے خداوند کی راہ کی تربیت پائی تھی اور جی لگا کے خداوند کی باتیں کوشش سے بولتا اور سکھاتا تا پر صرف یوحنا کا بپتسما جانتا تھا

(خداوند) یعنے یسوع مسیح کی راہ کی تربیت تو کچھہ پائی تھی (جی لگا کے) یعنے سرگرمی سے بولتا تھا کیونکہ اُس کے دل میں محبت تھی (ف) وہ جانتا تھا کہ مجھے خدا نے طاقت گویائی بخشی ہی اور چاہتا تھا کہ جو کچھہ خداوند کی راہ میں نے پائی ہی لوگوں کو بھی سکھلاؤں (سیکھاتا تھا) یعنے روز روز جماعتوں میں مسیح کی باتیں سُناتا تھا پر یہہ شخص جسقدر جانتا تھا بولتا تھا (ف) افسس کے یہودیوں نے پولوس سے بہت تھوڑا سیکھا ہی (۱۹-۲۱) شاید اپلوس نے وہاں بہت سکھلایا (صرف یوحنا کا بپتسما جانتا تھا) یہہ نئی روشنی جو پنتکوست کے دن نازل ہوئی تھی اس سے ناواقف تھا کیونکہ مسیح کی موت اور اُسکے جی اُٹھنے کا بیان بہت نہیں سُنا تھا اور نہ اُس کی گہرائی سے واقف تھا صرف یوحنا کا بپتسما جو توبہ کا بپتسما تھا اُسے معلوم تھا تب اُسکی تعلیم میں ضرور بہت روشنی نہ ہوگی صرف شریعت کی باتیں بولتا ہوگا (۱۹-۲ و ۳) دنیا میں ایسے عیسائی بھی ملتے ہیں جو الٰہی روشنی کی عین ڈیوڑھی پر کھڑے رہتے ہیں اور روشنی سے واقف نہیں ہوتے ہیں اگرچہ وہ کیسے ہی عالم کیوں نہوں پر یہہ آسمانی روشنی علم سے نہیں آتی ہی یہہ اوپر ہی بخشش ہی پس چاہئے کہ ایسے لوگ آگے بڑھیں اور کلیسیا کے اندر داخل ہوویں علم کے غرور میں باہر ہی برباد نہوویں

۲۶ (۲۶) اور وہ عبادت خانہ میں بھی دلیرانہ بولنے لگا اور اکلا و پرسکلا نے اُس کی سُن کے اُسے اپنے ساتھہ لیا اور اُسے خدا کی راہ اور زیادہ کوشش سے بتائی

(عبادت خانہ میں) یعنے پہلے وہ چھوٹی چھوٹی مجلسوں میں بولا کرتا تھا اب وہ عبادت خانہ میں بھی نصیحت دینے لگا (اکلا و پرسکلا) نے جب دیکھا کہ اس شخص میں سرگرمی اور محبت الہٰی ہی اور فصاحت اور دلیری بھی ہی اور یہہ بات اپلوس کے تقریریں سُن کے معلوم کی تب یہہ لوگ اُس سے خوش ہوئے اور اُسے اکیلا اپنے گھر پر لائے (اور اُسے زیادہ تبلایا) یعنے خدا کی سچائی کو اُسپر کھولدیا اور دین عیسائی کے بھید اُسے سمجھا دیئے جنکو وہ پہلے نہ جانتا تھا (ف) یہہ بھی خدا کی مرضی سے ہوا پولس نے اکلا اور پرسکلا کو افسس میں چھوڑا تھا کہ وہانکے لوگوں کو سکھلاویں ان لوگوں نے جو کچھہ پایا تھا دوسروں کو بھی دیا فضل الہٰی کا دریا ایک سے دوسرے تک بہتا ہی بیج کے چھوٹے چھوٹے دانے ہوا میں اُڑجاتے ہیں اور ادہر اُدھر گر کے بڑے درخت ہوجاتے ہیں (ف) دیکھو یہہ فصیح عالم کیسا فروتن تھا کہ ایک عورت اور اُس کے شوہر کے قدموں پر سیکھنے کو بیٹھہ گیا اسوقت دیکھو ان مولویوں اور پنڈتوں اور مغرور عیسائیوں اور انگریزی خواں بعض لوگوں کو کہ غرور کے مارے کیسی عمدہ بات کیوں نہ کہی جاوے خیال کر کے سُنتے بھی نہیں اپنے علم کے غرور میں منادوں کو بہ چشم حقارت دیکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم اتنا جانتے ہیں کہ کوئی دوسرا ہرگز نہیں جانتا تب اسکا نتیجہ یہہ دیکھتے ہیں کہ گمراہی کے گرداب میں پھنسکر مرجاتے ہیں اور اُن کی جان کے بچنے کی امید کہاں ہی سچا اور اچھا حاصل علم کا یہہ ہی کہ آدمی فروتن ہووے نہ صرف مُنہہ سے مگر دل سے اور جو کچھہ کان میں آتا ہی فروتنی سے اُسے پرکھے (ف) یہہ کیسی عمدہ بات ہی کہ بے علم لوگ عالموں کو سکھلاتے ہیں یہہ کچھہ نئی بات نہیں ہی دین عیسائی کی یہہ تو ایک مشہور بات ہی جس سے اس دین کا الہٰی ثبوت ہی اور یہہ بھی کچھہ نئی بات نہیں ہی کہ عالم لوگ بے علم لوگوں سے سیکھتے ہیں کیونکہ دین عیسائی کی تاثیر سے بڑے بڑے معلم بھی ایسے فروتن ہوتے ہیں کہ ہر وقت سیکھنے کو طیار رہیں (ف) یہاں دیکھتے ہیں کہ ایک عورت معلم ہی اور کیسی بڑی بھاری باتوں کی معلم ہی دیکھو کیا لکھا ہی (۲—۱۸)

۲۷ (۲۷) اور جب اُسنے اخیا اُتر جانے کا ارادہ کیا تو بھائیوں نے شاگردوں کو خط لکھہ کے درخواست کی کہ اُسکو قبول کریں اور اُسنے وہاں پہونچکے اُنکی جو فضل کے سبب ایمان لائے تھے بہت مدد کی

(اخیا) وہ جگہہ ہی جسکا پایہ تخت قرنتس تھا (ف) اپلوس نے ارادہ کیا کہ افسس کو چھوڑکر اخیا کو چلا جاوے شاید اکلا و پرسکلا نے مناسب جانا ہو کہ ایسا عالم شخص بہتر ہی کہ علاقہ قرنتس میں رہے یا شاید اُسنے خود چاہا ہو کہ اب افسس میں منادی کرے کیونکہ اُسنے پہلے وہاں بہت منادی کی تھی اور اُسوقت منادی کی تھی جبکہ عیسائی دین کی روحانی باتوں سے کم واقف تھا تب بھی تعلیم دی ہوگی اب کہ اُسپر زیادہ اسرار ظاہر ہوئے مناسب سمجھا کہ یہاں سے نکلجاوے یا اُسنے اپنی طاقت کے لئے اخیا کو پسند کیا ہو کیونکہ قرنتس خاص جگہہ تھی جہاں بہت فیلسوف عالم رہتے تھے پس ایسے فصیح عالم کا وہاں جانا مناسب سمجھا گیا ہو (بھائیوں نے)

یہہ پہلا ذکر ہی کہ افسس میں بھی بھائی لوگ رہتے تھے (آیت ۲۰ و ۲۱) سے ظاہر ہی کہ وہاں بعض لوگ انجیل کی طرف مایل تھے اور یہہ آیت بتلاتی ہی کہ وہاں بھائی لوگ بھی تھے تو قیاس چاہتا ہی کہ وہ جو پہلے مایل تھے اب اکلا و پرسکلا کی محنت سے عیسائی ہوکے بھائی ہوگئے تھے (خط لکھکے) یہہ خط افسس کے عیسائیوں نے اخیا کے عیسائیوں کو بطور سفارش کے اپلوس کے حق میں لکھا تھا (ف) یہہ خط سب سفارشی خطوط کا نمونہ ہی جو آج تک لکھے گئے اور لکھے جاتے ہیں جو بھائی لوگ دوسری جگہ کے بھائیوں کو لکھا کرتے ہیں اور ایسے خطوط سے درمیان کلیساؤں کی رفاقت ثابت ہوتی ہی (۱۵-۲۲-۲۳ و آیت ۲۵ سے ۲۷ و ۲ قرنتی ۳-۱) کو دیکھو (فضل کے سبب ایمان لائے تھے) دیکھو سب کا ایمان فضل کے سبب سے دلوں میں پیدا ہوا ہی (مدد کی) یعنے اپنی ساری طاقت سے اُنکی مدد اُسنے کی (ف) نہیں لکھا کہ اُسنے اپنی لیاقت سے کام کیا یا اِسلئے کہ اُسنے فلاں مدرسہ میں تعلیم پاکے ایسی لیاقت پیدا کی تھی کہ ایسے کام کے لایق ہوگیا مگر فضل الٰہی سے سب کچھہ ہوا لگانیوالا اور سینچنے والا کچھہ نہیں ہی مگر بڑھانیوالا جو خدا ہی وہی سب کچھہ ہی تو بھی فصاحت اور علم خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھہ کارآمد چیزیں ہیں اور بہت مفید ہیں

۲۸ (۲۸) کیونکہ نوشتوں سے ثابت کرکے کہ یسوع وہی مسیح ہی زور شور سے یہودیوں کو ظاہراً قایل کیا

(زور شور سے) یعنے روحانی طاقت سے مباحثوں میں وہ فتحیاب ہوا نہ صرف اُن کے عبادت خانوں میں بلکہ ظاہراً ہر مقام پر جہاں موقع بحث کا پایا یہودیوں کو قایل کردیا اُن کی واہیات دلیلیں توڑ ڈالیں اور صحیح دلایل پیش کئے ایسا کہ اُنکے مُنہہ بند ہوگئے یعنے دلیل میں رد ہوگئے (ف) مسیح خداوند اکثر ہم سب کو یوں فرماتا ہی کہ میں تمہاری جان بچانے کے لئے صلیب پر موا اور تمہارے لئے میں نے سخت جانفشانی کی اب تم بھی میرے لئے کیا کرتے ہو میں تمہاری جانفشانی اسلئے ہی کہ مسیح کو پاویں اور مسیح کی جانفشانی اِسلئے تھی کہ ہماری نجات ہو جاوے (ف) پہلے جہاں پولوس نے بیج بویا تھا وہاں اب اپلوس سینچتا ہی (۱ قرنتی ۳-۶) پس بنیاد ڈالنا پولوس کا کام تھا اور اُسپر ردہ رکھنا اپلوس کا کام ہوا تو بھی قرنتس کی کلیسیا میں تکرار ہوئی ہر ایک نے اپنے خاص اُستاد کا ذکر کرکے اُس کی تعریف کی کوئی بولا کہ میں اپلوس کا ہوں اور کوئی بولا کہ میں پولوس کا ہوں اور کسی نے سب سے بہتر پطرس کو بتلایا اور کوئی بولا کہ میں کسی کا نہیں صرف مسیح کا ہوں ایسے لوگوں کو پولوس نے اچھی نصیحت دی ہی اہل قرنتس علم کو بہت پسند کرتے تھے اور پولوس نے دنیاوی حکمت کو رد کرکے روح کی باتیں سنائیں تھیں اب کہ اپلوس آیا جو فصاحت اور علم کے ساتھہ روحانی باتیں سناتا تھا اِسلئے لوگوں نے اُسکی بہت تعریف کی پس اپلوس کے علم کی تعریف ہوئی نہ خداوند

مسیح کی جو ہمارے لئے مصلوب ہوا اور جو ساری خوبیوں کی بنیاد ہے اور جس کی وہ منادی کرتا تھا (ف) اکثر اسوقت بھی ایسا ہوتا ہے کہ جب کوئی عالم فاضل پادری صاحب آتا ہے اور اچھے وعظ سناتا ہے تو لوگ بڑی تعریف کرتے ہیں پر یہہ اُنکے علم کی تعریف ہوتی ہے چاہئے کہ ہم نہ آدمی کی فصاحت بلاغت پر بلکہ مسیح خداوند کی پاک تعلیم پر فکر کریں

اُنیسواں باب

۱ (۱) اور ایسا ہوا کہ جب اپلوس قرنت میں تھا پولوس اوپر کے اطراف سے گذر کے افسس میں آیا

یہہ سارا باب افسس ہی کے ذکر میں ہے افسس شہر اشیاء کوچک کا پایہ تخت تھا وہاں پورب کی بڑی بڑی سڑکیں ملتی تھیں چنانچہ ابتک وہاں پر اُن پورانی سڑکوں کے نشان موجود ہیں۔ یہہ بہت ہی بڑا شہر تھا تجارت کے لئے مشہور تھا اور وہاں ایک بڑا مندر بھی تھا اور بڑی تماشے گاہ بھی تھی (۱۹-۲۹) یہہ تماشے گاہ پتھر سے کھودی ہوئی تھی (ف) انطاکیہ قرنت اور افسس یہہ تین بڑے شہر ہیں جہاں پولوس نے منادی کی تھی (اپلوس قرنت میں تھا) یہاں پر بعض لوگ اپلوس کی تعلیم کو پطرس رسول کی تعلیم سے اچھا بتلانے تھے (۱قرنتی ۱-۱۲ و ۳-۴) اور یہہ بات شاید اِسلئے ہوئی کہ وہ اپنی تعلیم میں یونانی فیلسوفی کی باتیں بھی ملا کے بولتا تھا جیسے اسوقت بھی بعض منادی یونانی معقولات کے طور پر انجیل کی باتوں کو سُناتے ہیں بات تو وہی ہے مگر مخالف کے فایدہ کے لئے پیرایہ کلام کا سادگی سے معقولات میں استعمال کرتے ہیں اور بعض ہیں جو سادگی سے بولتے ہیں بعض لوگ معقولات کی طرز کو زیادہ پسند کیا کرتے ہیں جیسے کہ اہل دل سادگی کی طرف زیادہ مایل ہیں (پولوس افسس میں آیا) اوپر کے اطراف سے گذر کے یعنے گلاتیہ اور فرگیہ کے ممالک سے پہاڑوں کے درمیان ہوتا ہوا افسس میں آگیا (۱۸-۲۲ و ۲۳) اور یہاں اِسلئے آیا کہ پہلے وعدہ کر گیا تھا کہ انشاء اللہ پھر آونگا (۱۸-۲۱)

۲ (۲) اور کئی شاگرد پاکے اُنکو کہا کیا تم نے جب ایمان لائے روح القدس پائی اُنہوں نے اُسکو کہا کہ ہم نے تو سُنا بھی نہیں کہ روح القدس ہے

(شاگرد پانے) یعنے وہاں اُسکو عیسائی لوگ ملگئے (ف) ان لوگوں نے روح القدس نہیں پائی تھی اور کمزور عیسائی تھے

تو بھی شاگرد بتلائے گئے ہیں اسلئے کہ مسیح خداوند کو مانتے تھے اور روح القدس پانیوالے تھے عقلی ایمان بھی انہیں تھا اب روحانی
ہو جاتا ہی پس ایسے عیسائیوں کو بھی شاگرد اور بھائی جاننا چاہئے (جب ایمان لائے روح القدس پائی) یہہ انسے سوال کیا گیا
(ف۱) اسوقت ایسا سوال نہیں کیا جاتا ہی بلکہ بزرگ لوگ صرف بھائیوں کی رفتار سے دریافت کر لیتے ہیں کہ ان میں خدا کی روح
ہی یا نہیں (ف۲) پولس نے ایسا سوال اُنسے کیوں کیا راقم کا خیال ہی کہ پولس نے سُنا ہوگا کہ افسس میں اپلوس تعلیم دیکے گیا ہی اور
وہ صرف یوحنا کا بپتسما اسوقت جانتا تھا ضرور یہاں روحانی کمزوری ہوگی اسلئے اُسنے سوال کیا تاکہ اُنکے نقصان کو دفع کرے
یا خدا کی روح نے اُسے ایسے سوال پر اُبھارا ہوگا کہ وے بھائی بھی روح القدس کے جلال سے واقف ہو کے کامل ہوں (ف۳)
اسوقت جو بعضے بھائی عیسائیوں کو کہیں کہیں جمع کر کے پوچھتے ہیں کہ تم نے روح القدس پائی یا نہیں اور پھر درپے ہوتے ہیں
کہ اُنہیں دق کر کے اقرار کراویں یہہ بات اس مقام کے مناسب نہیں ہی (ف۴) کلام کا پانا اور روح القدس کا پانا
دو باتیں ہیں کلام کچھ خیالات ہیں جو عقل میں آتے ہیں روح القدس ایک تاثیر ہی خدا سے جو دل میں آتی ہی اور وہ خدا ہی جو دل
میں سکونت کرتا ہی (ہمنے تو سُنا بھی نہیں کہ روح القدس ہی) وہ تو اسیقدر جانتے تھے جسقدر اپلوس جانتا تھا (ف۵) کوئی نہ سمجھے
کہ اُن کی مراد یہہ ہی کہ اُنہوں نے روح القدس کا ایک اقنوم ہونا بھی نہیں سُنا ضرور یہہ تو اُنہوں نے سُنا تھا بلکہ سب یہودی جو
ایمان نہیں لائے وہ بھی روح القدس سے واقف تھے کیونکہ پرانے عہدنامہ میں اسکا بہت ذکر ہی اور یوحنا بپتسما دینیوالے نے
بھی اسکا ذکر کیا تھا (یوحنا ۱-۳۲ و ۳۳ متی ۳-۱۱ و ۱۶) پس مراد یہہ ہی کہ ہمنے نہیں سُنا کہ عیسائیوں کو روح القدس بھی دیجاتی
ہی (یوحنا ۷-۳۹) یعنے ہم نے نہیں سُنا کہ یوحنا بپتسما دینیوالے کی پیشگوئی پوری ہوگئی ہی یا نہیں (ف۶) دیکھو لکھا ہی کہ سموئیل
اب تک خداوند سے ناواقف تھا اسکا یہہ مطلب نہیں ہی کہ اُسنے کبھی خداوند کا نام بھی نہیں سُنا تھا (۱ سموئیل ۳-۷) بلکہ وہ
نہیں جانتا تھا کہ خدا تعالیٰ آدمیوں سے کیونکر باتیں بھی کیا کرتا ہی اسیطرح یہہ لوگ روح القدس کی نعمتوں سے اور قدرتوں
سے اور خواص سے ناواقف تھے اور اس سے بھی ناواقف تھے کہ مسیح روح القدس کے وسیلے آدمیوں کے دلوں میں سکونت
کرتا ہی اور اُنکے دلوں میں سے سلطنت شیطان کو دفع کرتا ہی اور الٰہی بادشاہت دلوں میں قایم کرتا ہی پس یہہ ناواقفی ایسی ہی
جیسے آجکل بھی بہت عیسائی ہیں جو باوجود اقرار تثلیث کے روح القدس کی نعمتوں سے ناواقف ہیں کیونکہ وہ روح القدس کی
بابت جیسا چاہئے سکھلائے نہیں گئے ہیں اور نہ روح کی نعمتیں اُنہوں نے پائی ہیں رسمی عیسائیت سے واقف ہیں محتاج
ہیں کہ کوئی اُنہیں سکھلائے اور بتلائے اور یہہ کہ وے ایمان میں مضبوط ہو کے روح القدس کی نعمتوں کو پاویں پس اُنہوں
نے سُنا بھی نہیں تھا کہ خدا کی روح جو اقنوم ثالث ہی وہ عیسائیوں میں سکونت پذیر ہی ہاں اتنا جانتے تھے کہ روح القدس
تو ہی اور پیغمبروں پر نازل ہوتی ہی اب یہہ نئی بات سُنتے ہیں کہ مسیح کے سب شاگردوں میں سکونت پذیر بھی ہو جاتی ہی

۳

(۳) اور اُس نے اُنکو کہا پس تم نے کس کا بپتسما پایا وے بولے یوحنا کا بپتسما

یہہ پچھلا وقت ہی کہ یوحنا اصطباغی کا نام اعمال میں سُنتے ہیں اب اُسکا ذکر پھر نہ آویگا اُسکے ذکر کا خاتمہ ہوتا ہی اور اسی بات پر خاتمہ ہوتا ہی کہ وہ بپتسما دینیوالا تھا (ف۱) اِسوقت ۵۴ء ہی جب اِس یوحنا نے مسیح کو بپتسما دیا تھا تو اُسوقت سنہ ۲۹ء تھا (۲۵) برس کے بعد اب بھی اُسکے شاگرد موجود ہیں اور بت پرستوں کے شہر میں موجود ہیں پس وہ بڑا نبی تھا اور اُس کے شاگرد بہت ہوئے تھے جو اب تک ہیں (ف۲) یوحنا کے شاگرد اب مسیح کی طرف آتے ہیں کیونکہ یوحنا نے اپنے شاگردوں کو یہہ سکھلایا تھا کہ مسیح نجات دہندہ ہی اور مسیح کی بہت سی باتیں یوحنا نے اپنی منادیوں میں سنائی تھیں ہاں بعض باتیں مفصل اور بعض مجمل تھیں جو خدا کی روح نے اُس سے بیان کرائیں اور وہ سب اشارات میں تھیں مسیح کی موت اور زندگی اور روح القدس کا نزول وغیرہ (کسکا بپتسما پایا یوحنا کا) یعنے یوحنا سے بپتسما پایا ہی یا یوحنا کی تعلیم پر بپتسما پایا ہی جیسے لکھا ہی کہ سب نے موسیٰ کا بپتسما پایا (۱ قرنتی ۱۰-۲) یعنے موسیٰ کی تعلیم پر ایمان لاکے جو ہی وہ موسیٰ کا ہی یسوع مسیح پر ایمان رکھتے ہیں یوحنا کے بتلانے سے پر شاگرد یوحنا کے ہوئے ہیں دیکھو یوحنا نے مسیح کی بابت کتنا کچھ سکھلایا تھا جس سے ثابت ہی کہ ضرور وہ مسیح کا منادی تھا شریعت کے خاتمہ پر

۴

(۴) پولوس نے کہا یوحنا نے توبہ کا بپتسما دیا اور لوگوں کو کہا اُس پر جو میرے پیچھے آتا ہی یعنے مسیح یسوع پر ایمان لاؤ

یعنے انجیل کی منادی کے دو حصے تھے پہلے وہ بنیادی باتیں تھیں جو ہونیوالی تھیں اور یوحنا وغیرہ نے سنائیں اب دوسری وہ عمارت کی باتیں ہیں جو ہوگئیں ہیں پس پہلی باتیں پنتیکوست تک انجام کو پہونچ گئی ہیں (یوحنا نے توبہ کا بپتسما دیا) جس میں تمام نیت اور ارادوں کی تبدیل کا بیان تھا اور وہ صرف پانی کا بپتسما تھا صرف توبہ کے لئے اسکی تجدید ضرور ہی کیونکہ مسیح آگیا اور موت و زندگی سے راہ نجات اور گناہوں کی معافی کا راہ کھولدیا ہی اب مسیح میں مغفرت کا بپتسما پاتا ہی جو توبہ کے بعد حاصل ہوتی ہی اب یوحنا کا بپتسما مفید اور کارآمد نہیں ہی آخری بپتسما مسیح یسوع کے نام پر ہی اور اُسکے بعد کوئی دوسرا بپتسما نہیں ہی یوحنا راستبازی کی راہ بتلانیوالا تھا نہ راستبازی دینیوالا مگر مسیح راستبازی دینیوالا ہی اور روح القدس بخشنیوالا ہی (ف۱) ہاں پہلے اس سے یوں بھی ہوا تھا کہ لوگوں نے مسیح سے اور اُسکے شاگردوں سے بھی بپتسما پایا مگر تو بھی روح القدس نہ پائی تھی کیونکہ اب تک مسیح اپنے جلال کو نہ پہونچا تھا (یوحنا ۷-۳۹) اب مسیح اپنے جلال کو پہونچ گیا اب جو

کوئی اُسکے نام پر بپتسما پاتا ہے روح القدس کا انعام بھی پاتا ہے تاکہ اُسکے راستباز ہونے پر مہر ہو۔ پس روح القدس کا بپتسما بھی اُٹھے ہوئے مسیح کے ہاتھہ سے ملتا ہے کیونکہ اب اُسکا سارا کام پورا ہو چکا ہے اور اِسلئے اب اُسکے سب کاموں پر مغفرت اور رحمت کی روشنی چمکتی ہے پس یہہ لوگ ان باتوں سے واقف نہ تھے جب تک کہ پولوس نے اُنہیں واقف نہ کیا اپلوس جب انمیں آیا تھا تو اُسنے یہہ باتیں نہیں بتلائیں صرف مسیح یسوع کا نام اور راستبازی کے کاموں کی منادی کی تھی کیونکہ وہ خود ان بھیدوں سے واقف نہ تھا پیچھے واقف ہوا اور پھر قرنت کی طرف کو چلا گیا (ف ۱) دیکھو پولوس رسول نے یوحنا کی کیسی عزت کی اور اپلوس کی بھی کچھہ تحقیر نہیں کی مگر خداوند کی راہ بتلائی ہمیں بھی چاہئیے کہ دوسرے معلموں کی عزت کریں اگرچہ وہ سب باتوں سے واقف نہ ہوں کیونکہ جسکو جسقدر عنایت ہوا ہے وہ اُسیقدر سکھلاتا ہے

۵ (۵) اُنہوں نے یہہ سُنکر خداوند یسوع کے نام پر بپتسما پایا

(بپتسما پایا) تو بھی پولوس کے ہاتھہ سے نہیں پایا (۱ قرنتی ۱-۱۴) شاید پولوس کے ساتھیوں نے بپتسما دیا ہو (خداوند یسوع کے نام پر) یسوع خداوند ہے باپ بیٹے روح القدس کے نام پر جو بپتسما دیا جاتا ہے وہ مسیح یسوع کے نام پر کہلاتا ہے کیونکہ اُسی کی تعلیم پر اور اُسی کے بھروسہ پر یہہ بپتسما ہے (ف ۱) کوئی نہ کہے کہ یہہ دوبارہ بپتسما ہے کیونکہ پہلا بپتسما عیسائی بپتسما نہ تھا وہ یوحنا کا بپتسما شریعت کا بپتسما تھا جو توبہ کے لئے تھا اور اس بپتسما کی طیاری کے لئے تھا جس کی بابت یوحنا نے کہا تھا کہ میں تو تمہیں پانی سے بپتسما دیتا ہوں پر وہ آنیوالا تمہیں آگ و روح سے بپتسما دیگا (ف ۲) مسیح کا بپتسما موت اور زندگی کا بپتسما ہے پس موت اور زندگی ایک بار ہے نہ بار بار مرنا اور جینا ہے اور نہ یہودی بار بار مختون ہو سکتے ہیں پس مسیح کا بپتسما دوبارہ نہیں چاہئیے (ف ۳) بابتشت لوگ جو دوبارہ بپتسما دیتے ہیں اور طفلی کے بپتسما کو بپتسما نہیں جانتے اور اسیطرح چھینٹے کے بپتسما کو بھی بپتسما نہیں سمجھتے اور اسلئے ایسے لوگوں کو بپتسما دوبارہ دیتے ہیں یہہ گناہ اور بڑی خطا ہے اور رسم پرستی ہے اِس میں کچھہ روحانیت کی بات نہیں ہے وہ مسیح کو دوبارہ مصلوب کرنا چاہتے ہیں اور اسمیں مسیح کی بیعزتی کرتے ہیں اُن کی اس بدعت سے بچنا چاہئیے یہہ محض مہمل خیال ہیں جو اُن میں پائے جاتے ہیں اور اس آیت پر قیاس کرنا کہ پولوس نے ان لوگوں کو دوبارہ بپتسما دلایا یہہ بھی واہیات ہے کیونکہ یہہ دوبارہ نہیں ہے بلکہ ایکبار ہے کیونکہ پہلا بپتسما مسیح کا بپتسما نہ تھا یوحنا کا تھا

۶ (۶) اور جب پولوس نے اُنپر ہاتھہ رکھے روح القدس اُنپر آئی اور وے زبانیں بولنے اور نبوت کرنے لگے

دیکھو جو لکھا ہے (۱۰ باب ۴۴ سے ۴۸ تک) کی ذیل میں ویسا ہی معاملہ یہاں گذرا ایندھن موجود تھا آگ لگانیوالے نے فور آ آگ لگائی کہ اُنہوں نے روح القدس پائی (ف) راقم کے خیال میں یہہ معاملہ یوں گذرا کہ پولوس کے ساتھیوں نے اُنہیں بپتما دیا اور پولوس نے دست ستقامت رکھا تب اُنہوں نے روح القدس کو پایا کیونکہ اُنکے دل روح القدس کے لئے طیار تھے (ف) روح القدس پولوس نے نہیں دی نہ اُسکا اختیار تھا کہ کسی کو روح القدس دیسکے یہہ کام مسیح خداوند کا تھا اُس نے روح دی ہاں پولوس نے ایمان کے ساتھہ ہاتھہ رکھے اور شاگردوں نے ایمان کے ساتھہ آپ کو حاضر کیا تب مسیح نے بھی اپنے وعدے کے موافق روح القدس بخشی (ف) یوحنا نے بنیاد ڈالی پولوس نے عمارت بنائی خداوند نے فضل بخشا پس اے بھائیو تم اپنے واجبات ادا کرو تب خداوند بھی اپنے وعدے کو پورا کریگا

(۷) اور وے سب مرد بارہ ایک تھے

اگرچہ وہاں اور بھی عیسائی تھے مگر وہ لوگ جو روح القدس سے کم واقف تھے صرف بارہ ایک تھے اب بھی جماعتوں میں زورآور اور کم زور لوگ رلے ملے رہتے ہیں مناسب تو ہی کہ ایسے لوگ تلاش کئے جاویں اور اُنہیں جمع کرکے سکھلایا جاوے اور اُنکے لئے دعا کیجاوے کہ زور پاویں مگر افسوس کی بات ہی کہ اسوقت جو مشنری باہر سے آتے ہیں وہ اکثر زورآور اور نامدار بھائیوں کو تلاش کرکے اُنسے بہت باتیں کرتے ہیں پر کمزور اور افسردہ دل بھائیوں کی طرف کم متوجہ ہوتے ہیں اور اگر کچھہ ذکر بھی آتا ہی کہ فلاں بھائی کمزور ہی تو یہہ لوگ اِس امید پر کہ وہاں کا پاسٹر اُنکی مدد کریگا اُنہیں چھوڑ دیتے ہیں اسبات پر نہیں سوچتے کہ اگر وہاں کے پاسٹر کی طاقت روحانی اُنکے دفع مرض کے لئے مفید ہوتی تو وہ اب تک ایسے کمزور کیوں رہتے مناسب ہی کہ اب دوسرے بھائی کی روحانی طاقت اُنکی مدد کرے شاید وہ بچ جاویں - افسس میں اکلا و پرسکلا بھی رہتے تھے جنہوں نے اپلوس جیسے فاضل آدمی کو بھی سکھلایا تو بھی اکلا و پرسکلا کی طاقت سے یہہ بارہ شخص مضبوط نہ ہوئے مگر پولوس کی منادی اور ایمان اور دست گیری سے دیکھو اُنہوں نے کتنی قوت پائی پس ہر معلم ہر روح کے لئے مفید نہیں ہی مزاج مختلف ہیں اور قوتیں بھی مختلف ہیں سب کو سب کہیں جہاں موقع ملے خدمت کرنا چاہئے

۸ (۸) اور وہ عبادت خانے میں جاکے دلیری سے بولتا اور تین مہینے تک خدا کی بادشاہت کی بابت گفتگو کرتا اور ترغیب دیتا رہا

پولوس نے ان بارہ لوگوں کے ساتھہ صرف پوشیدگی میں باتیں نہیں کیں مگر خداوند کا وفادار سپاہی ہوکے اُس کے لئے

علانیہ عبادت خانہ میں منادی کرتا رہا اور سب کو سکھلایا فضل کی باتیں چھتوں پر گویا پکار پکار سنائیں اور خدا کی بادشاہت جو دلوں میں آجاتی ہی اُس کی منادی عام روحوں کے سامہنے کی

(۹) پر جب بعضے سخت دل اور بے ایمان تھے اور لوگوں کے سامہنے اس راہ کو بُرا کہنے لگے اُسنے اُنسے کنارہ ہو کے شاگردوں کو الگ کیا اور ہر روز طرنس نام کے مدرسہ میں گفتگو کرتا تھا

(اس راہ کو) راہ کا ذکر (۹-۲) کے ذیل میں دیکھو (سخت دل) جسکو سورج نرم نہیں کرتا وہ سخت ہوتا ہی جو خدا کی کلام سے نرم نہیں ہوتا وہ تو پتھر ہی جسے فضل اور محبت نرم نہیں کرتی اُسے قہر کی آگ نرم کریگی پر اُسوقت کی نرمی سے کیا فایدہ ہی سورج جب چمکتا ہی اور اُس کی دھوپ زمین پر گرتی ہی تو کوڑے سے بدبو اور پھولوں سے خوشبو نکلتی ہی مسیح خداوند بہتوں کے گرنے اور اُٹھنے کے لئے رکھا گیا ہی (لوقا ۲-۳۴) تب پولوس نے کیا کیا یہہ کہ اُنسے الگ ہوگیا شریر جو درست ہونا نہیں چاہتے چاہئے کہ اُنہیں کچھہ عرصہ کے لئے چھوڑ دیویں اسیطرح پولوس نے قرنتس میں بھی کیا تھا (۱۸-۸) شاگردوں کو الگ جمع کیا ایک خاص جگہ میں تاکہ مضبوطی پاویں یا اسلئے کہ عبادت خانہ ہر ہفتہ میں تین بار کھلتا تھا ہر روز بحث کرنیکا موقع نہ تھا اس لئے اُسنے ایک خاص جگہ دوسری مقرر کی اور وہ جگہ (مدرسہ طرنس کا تھا) جہاں ہمیشہ بحث کرنے کو جانے لگا۔ ایشیا کوچک کے سب بڑے بڑے شہروں میں مدرسے ہوتے تھے اسی دستور پر یہاں افسس میں بھی طرنس کا مدرسہ تھا طرنس ایک شخص تھا فصیح اور یونانی فیلسوفی کی باتوں میں مشہور اُسکے نام سے یہہ مدرسہ مشہور تھا (ف۱) اسوقت عبادت خانہ سے کچھہ جدائی ہوئی مگر اسی جدائی کے سبب پولوس نے اُنکے تعصب سے کچھہ آزادگی پائی اور کچھہ اُنکی ایذا سے بھی بچا اور یہہ بھی خوف تھا کہ یہاں نئے مرید میں شاید ایذا سے کچھہ ٹھوکر کھاویں اسلئے وہ راہ جس میں ایذا اور جفاکشی کی شکل ہی ذرا چھوڑی جاوے اور ایسا طور برتا جاوے جس میں کام بھی خوب ہو چنانچہ یہہ ایسا موقع ملا کہ سب لوگ ہر روز وہاں سُن سکتے تھے (ف۲) کبھی کبھی ہم اپنی عادات کو بھی چھوڑتے ہیں تاکہ خداوند کی خدمت زیادہ زیادہ ہووے اور کچھہ فایدہ حاصل کریں اور بتلاویں کہ ہم نہ صرف عادات کے مگر مسیح خداوند کے غلام ہیں (ف۳) یہہ جدائی جو عبادت خانہ سے پولوس نے کی یہہ کلیسیا کی پھوٹ نہیں ہی اگر کلیسیا میں کفر بکا جاوے اور کلیسیا برخلاف مسیح کے ایذا دینے کو اُٹھے تو اُسے چھوڑنا پھوٹ نہیں ہی بلکہ بہتر بات ہی اُسنے شاگردوں کو بھی اُس عبادت خانہ سے الگ کر لیا اسلئے کہ جھوٹی کلیسیا سے جدائی مفید ہی بلکہ واجب ہی تاکہ تندرست بھیڑوں کو بیمار بھیڑوں سے الگ کریں کہ بیماری سب میں پھیل نہ جاوے اور اُنہیں جتا دیں کہ ہم تمہارے طور سے بیزار ہیں اور ہرگز تمہارے ساتھہ نہیں ہیں اور دنیا کو بھی دکھلا دیں کہ بے راہی کے سبب اپنے بھی چھوڑے جاتے ہیں

۱۰ (۱۰) یہہ دو برس تک ہوتا رہا یہاں تک کہ آسیا کے سب رہنیوالوں نے کیا یہودی کیا یونانی خداوند یسوع کا کلام سُنا

(دو برس) یعنے ۵۴ سے ۵۶ تک یوں تو وہ افسس میں تین برس رہا جس کا ذکر (۲۰-۳۱) میں ہے اور وہ جو اوپر (۱۹-۸) میں تین مہینے کا ذکر ہے وہ اُن دو برس سے علاوہ ہے اُس تین ماہ میں عبادت خانہ میں وعظ کیا کرتا تھا مگر طرنس کے مدرسہ میں دو برس کام کیا تو یہہ دو برس (۳) ماہ ہوئے باقی نو مہینے اور جن سے تین برس بموجب (۲۰-۳۱) کے ہوتے ہیں یہاں مذکور نہیں ہیں شاید یہہ نو مہینے اور ہیں جو پہلے یہاں رہا ہے سب وقت جمع کرکے تین برس کا ذکر ہے۔ اور کسی جگہ اتنا نہیں رہا جتنا افسس میں رہا (ف) انہیں دو برس کے عرصہ میں دوسری بار قرنتس میں بھی ہو آیا تھا جسکا ذکر نہیں ہے مگر جب وہ پھر قرنتس میں گیا جسکا ذکر ہے تو وہ تیسری ملاقات اہل قرنت سے تھی پس دوسری ملاقات کہاں گئی اِسلئے معلوم ہوا کہ اسی دو برس کے عرصہ میں کسی وقت دوسری ملاقات بھی کر آیا تھا دیکھو (۲ قرنتی ۱۲-۱۴ و ۱۳-۱) اور پہلی ملاقات کا ذکر ہے (۲ قرنتی ۱-۱۵ و ۱۶) میں جب مقدونیہ کو جاتا تھا اور جب مقدونیہ سے واپس آیا تھا تو دوسری کا ذکر ہے (ف) افسس سے قرنتس بہت دور نہ تھا جب ہوا برابر چلتی تھی تو آٹھہ دس روز کی راہ وہاں سے قرنتس تھا اِسلئے کوئی موقع پاکے ہو آیا ہوگا (ف) اِنہیں دو برس کے آخری حصہ میں اُسنے افسس سے قرنتیوں کو پہلا خط لکھا تھا دیکھو (۱ قرنتی ۱۶-۸) اور جب یہہ خط لکھا تو برابر منادی کرتا ہوا افسس میں تھا (۲۰-۱۸ سے ۲۱ و ۳۱) (سب یہودیوں اور یونانیوں نے کلام سُنا) یہہ بڑی ترقی کی بات ہے دیکھو اسیطرح جب قرنتس میں اُسنے آپ کو الگ کیا تھا تو انجیل کی بڑی ترقی ہوئی تھی (۱۸-۷ سے ۱۰) اب افسس میں آپ کو الگ کیا تو سب نے کلام سُنا (اسیا) یعنے وہ علاقہ افسس کا جو اسیا کا تھا اسی افسس کے حاکم کے ماتحت تھا (ف) یہی وہ بڑا دروازہ ہے جو پولس کے لئے کھلا تھا جسکا ذکر (۱ قرنتی ۱۶-۸ و ۹) میں ہے اور اسلئے اُس علاقہ میں بہت محنت بھی کی تھی اور اسی سبب سے یہہ جگہ کلیسیا کے لئے مثل ایک صدر جگہ کے ہوگئی تھی (۲۰-۱۷) اور مدت تک وہ جگہ صدر رہی تھی اور اور کلیسیائیں یہاں سے نکلی تھیں مثلاً کلسی میں اور لادوقیہ میں اور ہیرپلس میں یا تو پولس کی اپنی محنت سے یا اُسکے مددگاروں کی محنت سے جنکا ذکر (کلسی ۱-۷ و ۴-۱۲ سے ۱۷ و فلیمان ۲۳) میں ہے کہ اپفراس و اخیپس اور فلیمان اُسکے مددگار کیسے جانفشاں اور مستعد سرگرم تھے

۱۱ (۱۱) اور خدا پولس کے ہاتھوں سے بڑے معجزے دکھاتا تھا

(خدا دیکھاتا تھا) نہ پولوس اب بھی اگر چاہے تو خدا دکھلا سکتا ہے نہ کوئی پادری صاحب (بڑے معجزے) کیونکہ خدا آپ بڑا بزرگ ہے اور اُن کے سب جادوگروں سے اور سب موجودات سے بلند بالا ہے (زبور ۱۱۵-۲ سے ۹) یہہ خدا کی اُنگلی تھی جس سے کام ہوتا تھا (خروج ۸-۱۹) (ف) یہاں کسی زیارت گاہ کا ذکر نہیں ہے نہ کسی مردے کی قبر کا ذکر ہے نہ کسی بزرگ کی ہڈیوں اور تبرکات کا ذکر ہے جس سے معجزات ظاہر ہوتے تھے مگر خدا کا ذکر ہے جس کی قدرت ظاہر ہوتی تھی اور اُسی کی قدرت ابتک کلیسیا میں ظاہر ہے ہاں اپنے اچھے بندہ کے ہاتھہ سے یہہ کام کراتا تھا مگر نہ اُس کی ریاضت سے نہ حج کرنے سے نہ کسی تیرتھہ سے نہ رسوم کی بجا آوری سے پر اُس کے زندہ ایمان کے وسیلہ سے یہہ کام ہوتا تھا

(۱۲) یہاں تک کہ رومال اور پٹکے اُسکے بدن کو چھوا کر بیماروں پر ڈالتے تھے اور اُنکی بیماریاں دور ہوتی اور بُری روحیں اُنسے نکل جاتی تھیں

(پٹکے) جو کاریگر لوگ باندھتے تھے شاید خیمہ دوزی کے وقت پولوس بھی پٹکار کھتا ہو (رومال) جو اکثر لوگ جیب میں یا ہاتھ میں رکھتے ہیں پولوس کے بدن کو چھوا کر بیماروں پر ڈالتے تھے (ف) صحت دینے کی طاقت رومال اور پٹکوں میں نہ تھی نہ پطرس کے سایہ میں بلکہ طاقت مسیح میں تھی جسکو لوگ ایمان کے ہاتھہ سے چھوتے تھے (ف) پس ان چیزوں کے وسیلہ سے مسیح چھوا جاتا تھا جیسے دامن کے وسیلہ سے جب وہ دنیا میں تھا ایک عورت سے چھوا گیا تھا (مرقس ۵-۲۷ متی ۹-۲۰ و ۲۱ و لوقا ۸-۴۴ و متی ۱۴-۳۶) (ف) اُسنے آپ کہا تھا کہ ایماندار ان سے بڑے کام کرینگے (یوحنا ۱۴-۱۲) (ف) افسس میں جو یہہ کام ہوگئے اِسکا ایک خاص سبب تھا کہ وہاں یہودی اور یونانی جادوگر بہت رہتے تھے اُن کے مغلوب کرنے کو اور خدا کی قدرت ظاہر کرنے کو یہہ کام وہاں کئے گئے (ایت ۱۸-۱۹) (ف) کمزور وسیلوں سے بھی مسیح بڑے زور آور کام نکالتا ہے اُسنے رومال کے وسیلہ سے شیطان کے کاموں کو نیست نابود کیا (ف) خدا نے رسول کی تعلیم پر بڑی مہر لگائی کہ خدا کی مرضی کے موافق ہے اور اُسنے افسس کے نئے مریدوں کو بہت قوت اور زور اس سے بخشا تا کہ بوٹے جڑ پکڑیں (ف) روم کی کلیسیا کے معجزے جو آجتک لوگ سناتے ہیں وہ سچے اور حقیقی معجزے نہیں ہیں نہ اُنکا کچھہ ثبوت ہے اور نہ کلام کی گواہی اُنپر ہے پس اُن کے بارہ میں سکوت لازم ہے (بُری روحیں نکلجاتی تھیں) پس یہہ کام جادوگری سے نہ تھا جیسے (۸-۱۱ و ۱۳-۶) میں ذکر ہے بلکہ یہہ خدا سے تھا کیونکہ شرارت کا مخالف تھا شیطانی کام شرارت کے مخالف نہیں ہیں بلکہ موافق ہیں (ف) سب جادوگر بھی قایل ہوگئے کہ یہہ خدا کی قدرت ہے اور یہہ کہ پولوس کی طاقت سے نہیں ہے بلکہ یسوع کے نام سے ہے چنانچہ اُنہوں نے چاہا کہ ہم بھی اِس نام سے یہہ طاقت حاصل کریں مگر نتیجہ یہہ ہوا کہ مسیح نے جلال پایا (ایت ۱۷) کیونکہ وہ سارے معجزات کا چشمہ تھا (ف) اِس

جگہ میں خاص افسی نوشتے تھے اور وہ افسیوں کے تعویذات یا افسی نوشتے کہلاتے تھے افسیوں کی افسونگری مشہور تھی جو مسیح یسوع ابن اللہ کی قوت سے بجھ گئی

(۱۳) تب بعض دربدر پھرنولے جادوگر یہودیوں نے اختیار کیا کہ اُنپر جنہیں بُری روحوں کا سایہ تھا خداوند یسوع کا نام یہہ کہکے پھونکیں کہ ہم تمکو یسوع کی قسم دیتے ہیں جسکی پولوس منادی کرتا ہے

(دربدر پھرنولے یہودی) جیسے ہمارے ملک میں مشایخ اور پیر فقیر اور رمال و عامل دربدر پھرتے ہیں اور اس پیشہ سے روٹی کماتے ہیں مکاری اور شرارت سے بھرے ہوئے لوگ تعویذات اور فال کی کتاب لیکر پھرتے ہیں یہہ سب جادوگر ہیں کیونکہ جادو شامل ہے فریب بازی اور شیطانی طاقت کی تاثیرات کو بھی اگرچہ وے آپ کو عامل کہیں اور ہندوٗں کو جادوگر تبلاویں پر حقیقت میں یہہ اور وہ سب جادوگر ہیں (ف) جادوگری کی شیطانی طاقت بھی ہے جسکے لوگ منکر ہیں وہ حقیقت میں ایک طاقت ہے اور جتنی باتیں بھی ہیں پس مطلق اِس طاقت کا انکار کرنا بھی بےفکری کی بات ہے ہاں مسیح کے نام سے ہم پر اُس کی تاثیر نہیں ہو سکتی ہے کیونکہ مسیح نے گندی روحوں کو سوروں میں جگہ دی ہے (ف) یہودی جادوگری کرتے تھے یہہ خدا کا انصاف ہے کہ یہودی لوگ جو کلام صدق کے محافظ تھے جب سچائی سے پھر گئے تو نہایت مکروہ کام جادوگری میں پھنسے (ف) یہودی جادوگر چاہتے تھے کہ پولوس کی مانند بنجاویں مگر نہ ایمان میں اور سچائی کی پیروی میں پر اُس عزت کی قدرت میں جو اُسے خدا نے دی تھی اور چاہتے ہیں کہ یسوع کا نام لیکر کام کریں پر اُسے عزت نہ دیں نہ اُسپر ایمان لاویں یہہ جانتے ہیں کہ اُس میں طاقت ہے تو بھی اُسپر ایمان نہیں لاتے مگر اُسکے نام سے روٹی کمانی چاہتے ہیں (ف) جیسے مسلمان لوگ بھی عیسیٰ مسیح مصلوب پر ایمان نہیں لاتے مگر اپنے تعویذات میں بلاؤں کے دفع کرنے کو عیسیٰ کا نام آج تک لکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہہ نام بہت کارگر ہے آسیب اور بھوت بلا کے دفع کے لئے افسوس اُنپر جو اُسکا نام منہہ سے لیتے ہیں اور اُس کی قدرت کے قایل ہیں تو بھی اُسے اپنے دلوں میں جگہ نہیں دیتے

(۱۴) اور وے اسکوا یہودی سردار کاہن کے سات بیٹے تھے جو یہہ کرتے تھے

(سات) ان سات یہودیوں نے کیسی تاریکی کا کام اختیار کیا تھا کہ جادوگر بنے تھے اور افسس شہر میں جادوگری کرتے تھے اسی شہر میں بارہ غیر قوم کے لوگ تاریکی کو چھوڑ کر روشنی میں آئے تھے (آیت ۷) پر یہودی روشنی کو چھوڑ کر تاریکی میں جاتے ہیں (اسکوا) نام ہے کسی سردار کاہن کا کاہنوں میں چوبیس باری دار تھے شاید اُن میں سے کوئی باری دار اسکوا

بھی ہو جنکے یہہ بیٹے تھے بہرحال ہارون کی اولاد سے تھے ایسی ذلیل ہارون کی اولاد ہوگئی کہ اُس کے بیٹے جادوگری کرتے اور دربدر بھیک مانگتے پھرتے تھے یہہ بے ایمانی کا نتیجہ ہی (ف) افسوس کی بات ہی کہ ہم بار بار کلام میں اور دنیا میں بھی دیکھتے ہیں کہ شیطان اپنی خدمت کے لئے کاہنوں کے بیٹوں کو اور پادریوں کے بیٹوں کو بھی لیتا ہی ایلی سردار کاہن کے بیٹوں پر نظر کرو (۱سموئیل ۲-۱۲) اور اسجگہ اسکوا کے بیٹوں کو بھی دیکھو اور کتنے پادری صاحبوں کے بیٹوں کو دیکھو کہ شیطان بنگئے خدا ہماری مدد کرے تو ہم بچینگے دیکھو طپول صاحب حصار کے ڈپٹی کمشنر جو مسلمان ہوگئے ایک عورت کیلئے وہ ایک بزرگ پادری صاحب کے بیٹے تھے

۱۵ (۱۵) پر بُری روح نے جواب دیکے کہا یسوع کو میں جانتی اور پولوس سے بھی واقف ہوں پر تم کون ہو

یعنے مجھے قبول ہی کہ یسوع مسیح میں طاقت ہی میرے نکالنے کی اور یہہ کہ پولوس اُسکا خادم ہی اور وہ مسیح میں ہوکے مجھپر اختیار رکھتا ہی پر تم کون ہو تمہارا کیا حصہ ہی اس طاقت میں (ف) دیکھو شیطان کی روح بھی انکو رسوا کرتی ہی مسیح کا نام جب بے ایمان یہودی نے لیا تو اس سے مسیح کی سچائی پر کیسی گواہی ہوئی اور ناپاک روح نے بھی گواہی دی پر مسیح کا نام جب بے ایمان لوگ لیتے ہیں تو اُن کے لئے نقصان کا باعث ہی کیونکہ یہہ نام سب بے ایمانوں کو پیس ڈالنیوالا ہی (ف) ناپاک روح بھی اقراری ہی کہ مسیح اور بلیعال کی رفاقت نہیں ہوسکتی پس جو لوگ بغیر ایمان کے شیطان سے لڑنے کو جاتے ہیں نقصان اُٹھاکے آوینگے (ف) وہ لوگ جو سچائی کی تعریف کرتے ہیں پر اُن کے دل میں سچائی نہیں ہی اور وے جو معلم ہونا چاہتے ہیں پر روحانی علم سے بہرہ نہیں رکھتے اور وہ جو زبان سے مسیح کا نام لیتے ہیں مگر اپنے فعل سے اُسکا انکار کرتے ہیں اُن میں اتنی تاثیر البتہ پائی جاتی ہی جتنی الیشاع کے نوکر جیحازی میں تھی (۲سلاطین ۴-۳۱) پر الہی طاقت جب ملتی ہی جب مسیح کی روح حاضر ہوتی ہی (ف) شیطان جھوٹھا ہی مگر یہاں اُسنے بھی سچ کہا اس بات پر شیطان کی اعتبار کرسکتے ہیں کیونکہ وہ جو بولتا ہی اپنی بے عزتی اور نقصان کے لئے بولتا ہی اور یہہ اُسکا بولنا سچ ہی (ف) شیطان ضرور مسیح کا زیردست ہی جبکہ مسیح کے چھوٹے نوکر بھی اپنی زبان سے اُسے کچھ کہتے ہیں تو وہ اُنکا بھی مغلوب ہی مسیح کے نام سے پر اپنے غلاموں کا مغلوب وہ کیونکر ہو جاوے وہ غریب بھی سچا ہی

۱۶ (۱۶) اور وہ آدمی جس میں بُری روح تھی اُنپر لپکا اور غالب آکے اُنہیں جیت لیا یہانتک کہ وے ننگے اور گھایل اُس گھر سے بھاگے

دیکھو شیطان کی بدسلوکی اپنے وفادار بندوں سے کیسی ہی پس وے جو اُس کی بہت خدمت کرتے ہیں سب سے زیادہ ایذا اُس سے پاوینگے پہلے خوشامد کے سبب سے شیطان اپنوں کو ایک بڑا نام دیتا ہی اُسکے بعد دُکھہ دیا کرتا ہی اُس کی نوکری سے کوئی آدمی اور کچھہ کما نہیں سکتا مگر ابدی دُکھہ یہہ بڑا بے مروت اور بےوفا آقا ہی اسلیئے کہ اُس میں سے روحانی طاقت نیکی کرنے کی دور دفع ہو گئی ہی مگر بدی کرنے میں خوب طاقت رکھتا ہی (ف) راقم کے گمان میں ان یہودیونکی بڑی غلطی تھی کیونکہ اُنہوں نے اپنے آقا پر حملہ کیا اور حملہ کی طاقت اپنے اندر نرکھتے تھے عیسائی لوگ جو شیطان پر حملہ کرتے ہیں اسلیئے ہی کہ وے شیطان کے پورے مخالف ہیں اور حملہ کی طاقت مسیح سے پائی ہی تب فتحیاب ہوتے ہیں (ف۲) یہہ طاقت گھایل کرنے کی اور یہودیوں پر غالب آنے کی بھی جو اُس بدروح سے ظاہر ہوئی خدا کی اجازت سے ہوئی تھی (متی ۸-۲۸ مرقس ۵-۴ لوقا ۸-۲۹) شیطان میں طاقت تو بہت ہی مگر خدا نے اُس کے لئے بھی حد مقرر کی ہی اگر اُس کے لئے حد مقرر نہ ہوتی تو بڑا ہی نقصان پہونچاتا

۱۷ (۱۷) اور یہہ سب یہودیوں اور یونانیوں کو جو یروشلم میں رہتے تھے معلوم ہوا اور سبھوں پر خوف پڑا اور خداوند یسوع کا نام بزرگ ہوا

(معلوم ہوا) یعنے یہہ ماجرا شہر افسس کے سب لوگوں کو معلوم ہوا اور یہہ بات چارطرف پھیل گئی - دیکھو ان فریب خوردہ جادوگروں پر مسیح اور اُسکے لوگوں کے حق میں کیسی اچھی گواہی ہوئی (سبھوں پر خوف پڑا) سُننیوالے ڈر گئے اور مسیح کی بزرگی ہوئی (ف) دیکھو شیطان بھی اسوقت اُسکے جلال کے اظہار میں مددگار ہوا کیونکہ وہ سب کا خداوند خدا ہی (ف۲) اُسیوقت یسوع کا نام سُنایا گیا دو طرح سے پولوس کے اخراج دیو سے اور ان کے گھایل ہوکے بھاگنے سے پس مسیح کی بزرگی ہوتی ہی اُسکے بندوں کی فتح سے اور دشمنوں کی شکست سے

۱۸ (۱۸) اور بہتیروں نے اُنمیں سے جو ایمان لائے تھے آکے اپنے کاموں کا اقرار اور اظہار کیا

ایسا معلوم ہوتا ہی کہ بعضے لوگ جو بظاہر عیسائی تھے پر در پردہ ان جادوگروں سے فریب دیئے گئے تھے یہہ معاملہ دیکھکے

بھائیوں کے پاس آئے اور کہا کہ ہم نے بھی ان جادوگروں کی فریب بازی سے ایسے ایسے گناہ کے کام کئے ہیں اب ہم توبہ
کرتے ہیں کیونکہ اب ہمیں پورا یقین ہوا کہ پوری طاقت خداوند یسوع میں ہی اور جادوگر شیطان کے لوگ ہیں اور یہہ سب
مغلوب اور ذلیل ہیں جو کچھہ ہم سے ہوا غلطی ہوئی - یہہ بھی بڑا فایدہ اُسوقت ہوا کہ کمزور بھائیوں کا ایمان مضبوط ہو گیا
(ف) بڑے افسوس کی بات ہی کہ میں نے کئی ایک جگہ اُن جاہل عورتوں اور جاہل مردوں کو بھی دیکھا ہی جو عیسائی کہلاتے
ہیں اور مصیبت اور تکلیف کے وقت ملانوں سے اور جادوگروں سے مدد مانگتے یا اُنکے تعویذ گنڈے پادری صاحبوں سے
چوری چوری لاکر اپنے بچوں کے باندھتے ہیں یا اس خوف سے کہ اس گھر میں دیو ہی جادوگر سے گھر کلواتے ہیں مگر بھائیونکے
سامھنے ایسی باتیں نہیں کرتے پس یاد رکھنا چاہئے کہ ایسے شخص اب تک یسوع مسیح خداوند پر ایمان نہیں لائے ہیں وہ بالکل
بے ایمان اور کافر ہیں شاید کسی دنیاوی لالچ کے سبب عیسائیوں میں گھسے ہوئے ہیں اور یہہ پورا ناخمیر اپنے اندر اپنی پرانی
قوم میں سے ہمراہ لائے ہیں یہہ لوگ خداوند کی طاقت سے زیادہ دیوں اور شیطان کی طاقت کو جانتے ہیں ولایتی پادریوں
کو ایسے لوگوں کا پہچاننا مشکل ہی پردیسی لوگ جلدی ان کی رگ کو دریافت کر لیتے ہیں پس میں ایسے لوگوں سے یوں کہتا ہوں
کہ جب تک تمہارے خیال میں دیوں کی طاقت زیادہ ہی تم نے مسیح کو نہیں جانا اور تم ہرگز نہ بچوگے توبہ کرو اور اپنے گناہونکا
اقرار کرو اور یسوع مسیح خداوند کے نام سے سب پیر فقیروں اور دیوی دیوتاؤں اور آسیب بھوت شہید وغیرہ کو اپنے پاؤں
تلے پامال کر ڈالو کہ وہ کچھہ بھی نہیں ہیں اور اگر اُن میں کچھہ طاقت ہی بھی تو مسیح کی طاقت سے وہ مغلوب ہیں اور وہ تمہارا کچھہ
نقصان نہیں کر سکتے کیونکہ تم مسیح کے بندے ہو اور جب تک اُن کی طرف بہ نظر امید دیکھتے ہو تو تمہارا ایمان مسیح پر ہرگز نہیں ہی
فریب نہ کھاؤ آخر کو پچھتاؤگے (ف) دیکھو یہہ افسس کے ایسے عیسائی یہہ ماجرا دیکھکے اپنے گناہ سے واقف ہوئے اور خدا
سے ڈرے اور سب کے سامھنے آکے اقرار کر دیا کہ یہہ یہہ کام ہمنے بیجا اسمعاملہ میں کئے ہیں خدا کی روح نے انکو گناہ کی پہچان
دی اور سچی توبہ بھی بخشی (ف) جب تک گناہ پوشیدہ رہتا ہی تب تک گناہ کی طاقت بھی خوب قایم رہتی ہی جب ظاہر ہو جاتا
ہی تب اُسکے بند ٹوٹ جاتے ہیں پس وہ لوگ جو چوری چوری پوشیدگی میں میراں کا بکرا چڑھاتے ہیں یا شیخ سدو سے ڈرتے
ہیں یا پیر فقیروں کی نذریں مانتے ہیں تو اُنکا یہہ گناہ اندر اندر بڑی طاقت رکھتا ہی کہ اُنہیں اپنا مغلوب رکھے اور بے ایمان
کر کے مار ڈالے پس اسکو دل میں سے نکالو اور ساری ناپاکی تم سے دور رہے

۱۹ (۱۹) اور بہتوں نے جو جادوگری کرتے تھے اپنی کتابیں اکٹھی کر کے سب لوگوں کے آگے جلادیں اور
اُن کی قیمت کا حساب کیا اور پچاس ہزار روپیہ کی پائیں

(جادوگری کرتے تھے) یعنے بڑی محنت کے ساتھ افسونگری کرتے تھے (کتابیں اکٹھی کیں) یعنے جادوگری کی کتابیں
جمع کیں (جلادیں) یونانی میں استمرار کا صیغہ ہی یعنے لالا کے برابر جلاتے رہے اِسلئے کہ ان کتابوں سے ہم نے فریب کھایا ہی
اور نقصان اُٹھایا ہی اب مناسب نہیں ہی کہ یہہ کتابیں پاس رہیں مبادا اولاد کی خرابی ہوا اور اوروں کا نقصان ہووے
(ف) دنیا میں ہزار ہا کتابیں نفسانی اور شیطانی موجود ہیں جنسے لوگ بگڑتے ہیں اور عقلاً اور نقلاً وہ مجیّی ہیں مثلاً بُرے
شعروں کی کتابیں یا کوک شاستر کی کتابیں یا جھوٹھے قصہ کہانیاں جو شہوت انگیز ہیں اور افسانے اور قصے جو لوگوں نے
بُرے مطلب پر لکھے گئے ہیں اگرچہ ہم میں طاقت نہیں ہی کہ اُنہیں دنیا سے دور کریں کیونکہ شیطان کے فرزند اُن کی حمایت
کرتے ہیں تو بھی عیسائیوں کو لازم ہی کہ ایسی کتابوں سے پرہیز کریں کہ اُنسے روح کا اور بدن کا بھی بہت نقصان ہی کچھہ عرصہ
گذرا کہ ہندوستان ایسی کتابوں سے بھرا ہوا تھا اب کچھہ کمی ہوئی ہی کیونکہ اب سزا ملتی ہی اُنکو جو ایسی کتابیں چھاپتے ہیں
اور اس باب میں سرکار کی شکر گذاری کرنا چاہئے کہ بُری کتابوں کی ممانعت کی گئی ہی اور اس سے رعیت کا اور سلطنت کا
بھی فایدہ ہی (پچاس ہزار روپیہ کی تھیں) یہہ اُن جلائی ہوئی کتابوں کا تخمینا ہی اور ضرور اتنے روپیوں کی ہونگی کیونکہ اُس زمانہ
میں چھاپے خانے نہ تھے اور نہ اس کل کا ایجاد ہوا تھا قلمی کتابیں ہوتی تھیں اور بڑی قیمت سے بکتی تھیں مشکل تھا کہ سو
روپیہ کو بھی بیل ہاتھہ آوے مگر اب دو روپیہ کو ملتی ہی بس اُس زمانہ کی حالت کے خیال سے ممکن ہی کہ اسی قیمت کی ہووین
(ف) یہہ نشان اُن عیسایوں کے صحیح ایمان کا ہی کیونکہ جب نو مرید لوگ اپنے نفع کی چیز کو ایسی خوشی سے پھینکدیتے
ہیں تو ظاہر ہوتا ہی کہ اب اُنکا دل اُس چیز کی قید میں نہیں ہی اِسلئے کہ اُنہوں نے مسیح کی خاطر سے اپنا نفع بھی چھوڑ دیا (ف)
بُری آمدنی کی صورت کو اگرچہ کتنی ہی آمدنی کیوں نہو اگر کوئی عیسائی نہ چھوڑے تو وہ اب تک مسیح کو نہیں جانتا ہی بعض ہیں جو پہلے
گورونانک کے دربار سے کچھہ حصہ لیتے تھے یا فقیر ونکا چڑھاوا کھاتے تھے یا کسی دیوی کے مندر میں اُنکا حصہ تھا یا کسی کسبیوں
کے اڈے کے چودھری تھے یا رشوت لینے کا موقع خوب اُن کے پاس تھا اب کہ وہ عیسائی ہوئے تو چاہئے کہ مسیح کے
لئے اپنی اِس آمدنی کو چھوڑ دیں اور دل میں ذرا بھی افسوس نہ کریں ورنہ وہ مسیح کو نہیں سمجھتے ہیں (ف۳) افسس کے عیسائیوں
نے اپنی کتابوں کو جو بُری تھیں جلادیا تب خدا نے اُنہیں اچھی اور زندگی بخش بہت سی کتابیں اچھے مصنفوں سے عنایت
کرائیں مثلاً افسیون کا خط پولوس کے وسیلے سے اُنہیں دیا گیا اور مکاشفات کی کتاب یوحنا کے وسیلہ سے خدا نے خاص
اہل افسس کو لکھوا کے دی اور اگناشیوس نے بھی اُنہیں ایک اچھا خط لکھا دیکھو جہاں جادوگری بہت ہوئی اُسکے دفع کے
لئے خدا کا کلام کس شدت سے وہاں آیا پس شیطانی منتروں اور شیطان کے خیالات کے دفع کے لئے صرف کلام الہی کی
طاقت کافی ہی سو اسبات کو یاد رکھو جہاں شیطان کا بہت زور دیکھتے ہو وہاں کلام الہی کھولو سب بدی اس سے دور ہو جائیگی (ف۴)

بعض گھر ہندوستان میں ایسے ہیں کہ کوئی اُنہیں کرایہ پر نہیں لیتا اِس مشہور خیال سے کہ وہاں دیو بھوت بستے ہیں اور رہنیوالوں کو ستاتے ہیں مجھے بھی سفروں میں تین مقام ایسے ملے کہ وہاں بسنے سے لوگ ڈرتے تھے مگر میں تو انجیل شریف ہاتھ میں لیکر اور دل میں مسیح کی طاقت پر بھروسہ کرکے اُن دیو بھوتوں کی بے عزتی کرتا ہوا اُن گھروں میں چلا گیا اور دیر دیر تک وہاں رہا کبھی کچھہ تکلیف نہیں ہوئی بھوت بھی اُنکو بہت ڈراتے ہیں جو بے ایمان ہیں پر ایمان کی طاقت سے سب کچھہ مغلوب ہوتا ہی (ف) ان عیسائیوں نے ان کتابوں کو جلادیا نہیں کہا کہ ان کو بیچکر اُن کی قیمت رسولوں کو دیجاوے کہ غریبوں کو بانٹ دیں جیسے گھر اور زمینداری بیچکر قیمت رسولوں کے پاس لائے تھے یہہ نہایت اچھا کام کیا کیونکہ بُری چیزوں کو خدا کے لئے نذر نہیں چڑھا سکتے (استثنا ۲۳-۱۸) تو کسبی فاحشہ کی خرچی یا کتے کی قیمت کسی منت کے لئے خداوند اپنے خدا کے گھر میں داخل نہ کرنا خداوند تیرا خدا اُن دونوں سے نفرت کرتا ہی۔ دیکھو خدا ہمیں یوں کہتا ہی کہ اگر تیرا دہنا ہاتھ تیری ٹھوکر کا باعث ہووے تو اُسے کاٹ ڈال۔ البتہ مسلمان لوگ کسبی کے مال سے مسجد بنا سکتے ہیں یا ایسے اموال خیرات کرسکتے ہیں مگر یہہ اس لئے ہی کہ خدا کی عزت سے واقف نہیں ہیں پر مال کی قیمت سے خوب واقف ہیں (ف) اگر اسوقت یہودا اسکریوطی ہوتا تو کیا کہتا کہ کیوں پچاس ہزار روپیہ کی بربادی ہوئی یہہ قیمت غریبوں کو کیوں نہ دی گئی یا بیبل مول لیکر تقسیم نہ کی گئی یا کوئی نیکی کا فنڈ کیوں نہ قایم کیا گیا چنانچہ اب بھی یہودا کی روح والے لوگ جو خود لالچی ہیں ایسی تقریریں کرتے ہیں پر اُسکا یہی جواب ہی کہ خدا کو ایسے مال سے نفرت ہی اور خدا کے لوگ بھی ایسے اموال سے نفرت رکھتے ہیں پس یہہ نہ بربادی ہی مگر فایدہ کی بات ہی جو ہوئی دیکھو (یشعیا ۲-۲۰) اُس دن آدمی اپنی روپہلی مورتوں اور سنہلی صورتوں کو جو اُنہوں نے پوجنے کے لئے بنائیں چھچھوندروں اور چمگیدڑوں کے آگے پھینکدینگے۔ پھر دیکھو کیا لکھا ہی (خروج ۲۲-۱۸) تو جادوگرنی کو جینے مت دے پس جب جادوکرنے والے کو دنیا میں رہنے نہ دیں تو جادو کے اوزاروں کو کیوں رہنے دیں

۲۰ (۲۰) اسی طرح خداوند کا کلام نہایت بڑھ گیا اور غالب ہوا

پس یہہ کتابیں بھی خداوند کے کلام کے غلبہ سے جل گئیں اور جادوگری کا اعتقاد دلوں میں سے نکل گیا بطلان ہٹ گیا کلام صدق پھیل گیا

۲۱ (۲۱) جب یہہ ہوچکا پولس نے جی میں ٹھانا کہ مقدونیہ اور اخیہ میں سے گذرکے یروشلم کو جاوے اور کہا کہ وہاں ہو آنے کے بعد روم کو بھی دیکھنا مجھے ضرور ہی

ایسے خیالات اُس کے دل میں کب آئے جب افسس کے یہہ کام تمام ہوئے اور خداوند یسوع نے اُن اثنا جادوگروں کے دلوں میں فتح پائی اب آہستہ آہستہ دین بڑھتا رہیگا کلیسیا کی پختگی خوب ہوگئی اب مناسب ہے کہ رسول دوسری جگہ میں جاوے خداوند کا بہادر سپاہی ایک جگہ فتحیاب ہوکے اب دوسری جگہ کو جاتا ہے پولوس کی نیت اور ارادے کی طرف ذرا دیکھو جسقدر زیادہ فتح پاتا ہے اُسیقدر آگے بڑھتا ہے روم میں بھی منادی کا مشتاق ہے جو سب ملکوں کا بڑا پایہ تخت ہے جہاں ہر قسم کے آدمی موجود ہیں دیکھو (اعمال ۲۳-۱۱ و ۲۵-۱۲ رومی ۱-۱۳) (ف) کیا کبھی کسی سپہ سالار نے مثل سکندر اور قیصروں وغیرہ کے دنیاوی ممالک کی فتمندی میں زیادہ فتح چاہی ہے کہ پولوس نے روحانی فتحیابی میں اُنسے زیادہ فتح نہیں چاہی اور نہیں کی ضرور وہ سب سپہ سالاروں سے بھی بڑا بہادر سپاہی مسیح خداوند کا تھا ہر طرف ملکوں کو فتح کرتا پھرا ایسے ایسے لوگ خدا نے اکثر کلیسیا میں ظاہر کئے ہیں جو نہایت سرگرمی سے اِس خدمت میں مشغول رہتے ہیں پر یہہ محض انسانی طاقت سے نہیں ہے کوئی اور ہے جو یہہ کام آدمیوں کے وسیلہ سے آج تک کرتا ہے اور وہ خود مسیح خداوند ہے پولوس کامل مسیحی ایمان اور محبت سے کشادہ سمندر کی مانند ہوگیا تھا اُسنے اپنی ساری نیت پوری کی اور اُس کی نیت یہی تھی کہ مسیح جلال پاوے اگر کچھ بھی دنیاوی اپنی غرض دل میں باقی رہتی تو اتنی فتحیابی نہ کرسکتا چنانچہ ہم اسلیئے تھک جاتے ہیں۔ ہاں وہ روم میں اُسوقت گیا جب مسیح کا قیدی تھا قیدی ہوکے گیا تاکہ دنیاوی سلطنت کو فتح کرے۔ روم میں جانے کا ایک سبب یہہ بھی تھا کہ جیسے اُسنے اور اور کلیسیاؤں میں یروشلم کے غریبوں کے لئے چندہ کیا تھا روم میں بھی جاکے چندہ کرے

۲۲ (۲۲) سو اپنے مددگاروں میں سے دو یعنے تمطاؤس اور ارسطس کو مقدونیہ میں بھیجکے آپ کچھ دن اسیا میں رہا

یہہ لوگ اُسکے آگے گئے کہ اُسکی راہیں جو مسیح میں ہیں بھائیوں کو یاد دلاویں اور وہ خود بعد پنتکوست کے جانا چاہتا تھا (ف) یہہ ارسطس قرنتس کا خزانچی تھا افسس میں اُسنے پولوس کی خدمت کی تھی آخر کو پھر قرنتس میں جا رہا تھا (آپ اسیا میں رہا) یعنے افسس میں اور اُسکے علاقہ میں

۲۳ (۲۳) اور اُسوقت وہاں اس راہ کی بابت بڑا فساد اُٹھا

جگہ چھوڑنے کا وقت نزدیک تھا کہ فساد اُٹھا (اس راہ کی بابت) اُسکا ذکر (۹-۲) کے ذیل میں دیکھو (فساد اُٹھا) اور

وہ بڑا فساد تھا شاید اسی فساد کا ذکر پولوس نے (۱ قرنتی ۱۵-۳۲) میں یوں لکھا ہے کہ میں افسس میں درندوں کے ساتھہ لڑا

(۲۴) کیونکہ دیمیطریوس نام ایک سونار ارتمس کے مندر چاندی سے بناتا اور اس پیشہ والوں کو بہت کموا دیتا تھا ۲۴

(ارتمس) یونانی لفظ ہے لاطینی میں اسکو ڈیانا بولتے ہیں وہ افسی لوگوں کی ایک دیوی تھی جو محافظ کہلاتی تھی اور اُس کا ایک اور نام اسٹارٹی تھا شاید وہ کسی ہندوستانی دیوی کی مانند تھی (چاندی سے بناتا تھا) یعنے ارتمس دیوی کا جو بڑا مندر افسس میں تھا اُس کی نقل اور نمونہ پر یہہ سونار چاندی کے چھوٹے چھوٹے مندر گڑھا کرتا تھا اور بطور کھلونے کے مسافر لوگ وہ کھلونے اور مندر چاندی کے خرید کر لیجاتے تھے پرستش کے لئے تاکہ اُس مندر کی یادگاری اس نمونہ سے کریں اور یہہ چھوٹے چھوٹے بطور تعویذوں کے وہ بت پرست گلے میں لٹکاتے تھے اس دیوی کی بہت سی پستان تھیں گویا سب لوگوں کو بہت سی پستانوں سے شیر پلانیوالی خیال کیجاتی تھی (دیمیطریوس) نامے سونار نے ایک کارخانہ ان مندروں کے بنانے کا کھڑا کر رکھا تھا اور بہت سے کاریگر وہاں کام کر کے روٹی کماتے تھے (ف) یہہ سونار نمونہ ہے اُن لوگوں کا جو بہت بولتے ہیں کہ ہم خدا کے لئے سرگرم ہیں اور حقیقت میں وہ اپنا دنیاوی نفع تلاش کرتے ہیں اُنہیں عاقبت کی کچھہ فکر نہیں ہے مگر دینداری کے لباس میں کمائی کرتے ہیں (ف) رومی کلیسیا میں بھی یہی تماشا ہو رہا ہے کہ چھوٹی چھوٹی صلیبیں گلے میں لٹکاتے ہیں اور پطرس و مریم وغیرہ کی تصویرات رکھتے ہیں ان جہالت کے کاموں سے خدا کی پناہ ہے کہ دینداری سے دور ہیں اور دینداری کے نمونہ رکھتے ہیں

(۲۵) اُسنے اُنہیں اور اوروں کو جو اُس کام میں مشغول تھے جمع کر کے کہا اے مردو تم جانتے ہو کہ ہماری فراغت اسی کمائی سے ہے ۲۵

(اور اوروں کو) یعنے ساتھہ کے کاریگروں کو (مطلب آنکہ) ہماری معیشت یہی کام ہے پر پولوس بہتوں کو کہتا ہے کہ ہمارے مال مول نہ لیویں یہہ تو اُسنے سچ کہا اپنی کمائی کی بربادی پر درست فکر کیا کیونکہ اسیطرح ہے کہ انجیل ہمیشہ موافقت نہیں کرتی جھوٹے دیوتاؤں کے ساتھہ بلکہ اُن کے بدکاموں پر ملامت کرتی ہے اسی سبب سے دنیا ہمیشہ انجیل سے دشمنی کرتی ہے کیونکہ انجیل اُن کی مرغوب چیز کو چھوڑاتی ہے اسی سبب سے بت پرست ہمیشہ آہ مارتے اور انجیل پر دانت پیستے ہیں اگر اُنکے بت بھی جان رکھتے تو ضرور انجیل کو دیکھہ کر آہ مارتے اور کہتے کہ افسوس اب ہمیں کون نذر دیگا (ف) اہل دنیا ہمیشہ اُس جھوٹھے خدا کو پسند کرتے ہیں جس سے دنیاوی نفع ہوتا ہے (ف) لوتھر صاحب کے وقت میں بھی ایک آدمی تھا جس کا نام تیتسل تھا

جیسے پاپا لیوی صاحب نے روپیہ جمع کرنے کو دینداری کا لباس پہنا کے بھیجا تھا وہ شخص بھی یہی بات کہتا پھرتا تھا جو اسوقت دیمیطریوس کہتا ہی

۲۶ (۲۶) اور دیکھتے اور سُنتے ہو کہ صرف افسس میں نہیں بلکہ قریب تمام اسیا میں اسی پولوس نے بہت سے لوگ بہکا کے گمراہ کئے کیونکہ کہتا ہی کہ یہہ جو ہاتھہ کے بنائے ہیں خدا نہیں ہیں

کیا عمدہ گواہی پولوس کے حق میں دشمن سے ہی کہ اُس کی محنت سے بت پرستی نے کتنا نقصان اُٹھایا تھا - اگر کہو کہ دشمن نے اسمیں کچھہ مبالغہ کیا ہی تاکہ سامعین جوش میں آ کر پولوس پر حملہ کریں یہہ کہکے کہ ہاتھہ کے بنائے ہوئے خدا نہیں ہیں تو بھی یہہ ثابت ہی کہ اُن سب کا یقین تھا کہ بت خدا ہیں اگرچہ اُن کے علما کہتے ہیں کہ وہ خدا نہیں ہیں مگر اُن میں خدا رہتا ہی اور یہہ ہماری عبادت میں مددگار ہیں اِسیطرح روم کی کلیسیا ہمیشہ بولتی ہی پس اس صورت میں بھی اُنکی عبادت بت پرستی ہی اور پولوس نے ضرور اس سے منع کیا تھا (ف ۱) اُسوقت افسس کے لوگ اور اسوقت روم کے لوگ آپ کو بڑا عالم جانتے تھے تو بھی بت پرستی کرتے تھے جسکا مانع خدا کا کلام اور پولوس رسول بھی ہی (ف ۲) وہ کہتا ہی کہ پولوس ہمیں دُکھہ دیتا ہی جیسے بنی اسرائیل نے کہا تھا کہ الیاس ہمیں دُکھہ دیتا ہی (اسلاطین ۱۸ - ۱۷ و ۱۸) لیکن اُسوقت نہ الیاس موذی تھا بلکہ اخیاب وایزبل موذی تھے اور اتہام الیاس پر تھا اسوقت نہ پولوس موذی ہی مگر ارتمس کے پوجاری سونار موذی ہیں اِسیطرح آجکل نہ پروٹسٹنٹ موذی ہیں مگر رومن کتھولک موذی ہیں جو خدا کی راہوں سے الگ ہو کے پاک دین کو بت پرستی سے بدل بیٹھے ہیں اور بڑے احمق لوگ اُن میں شریک ہوتے ہیں جنہوں نے سچائی کو نہیں جانا

۲۷ (۲۷) اور نہ صرف یہی خطرہ ہی کہ ہمارا پیشہ بے قدر ہو جاوے بلکہ بڑی دیبی ارتمس کا مندر بھی ناچیز ہو جائیگا اور اُس کی بزرگی جسے تمام اسیا اور ساری دنیا پوجتی ہی جاتی رہیگی

(ہمارا پیشہ بے قدر ہو جائیگا) یہہ تو چھوٹی بات ہی اِس سے زیادہ بڑا نتیجہ یہہ ہی کہ اُنکا دین برباد ہونیوالا ہی - اگرچہ دلی مطلب دنیاوی سوداگری ہی مگر حیلہ بناتا ہی دین کے نقصان کا جیسے (۱۶ - ۱۹ سے ۲۱) میں ہی مخالفت کا حقیقی سبب دنیاوی نفع ہی (ارتمس کا مندر) دنیا کی سات عجایب چیزوں میں سے ایک یہہ مندر بھی عجیب چیز تھا مسیح سے (۵۰۰) برس پیشتر تعمیر ہوا اور صاف سفید سنگ مرمر کا تھا کسی شخص نے مسیح سے (۳۵۶) برس پیشتر عین اُسی رات میں جب سکندر اعظم تولد ہوا جلا دیا تھا لیکن وہ پھر بڑی شان و شوکت کے ساتھہ تعمیر کیا گیا اور (۲۲۰) برس تک عمارت کا کام وہاں جاری رہا تھا اور اشیاء

کی ساری مملکت نے اُسکے اخراج کا ذمہ لیا تھا وہ طول میں (۴۲۵) فٹ تھا اور (۲۲۲) فٹ چوڑا تھا اُس میں (۱۲۷) ستون تھے ہر ایک ستون (۶۰) فیٹ اونچا تھا اور ہر ایک اُن ستون میں سے ایک ایک بادشاہ سے بطور نذرانہ آیا تھا اور اُن ستون میں (۳۶) ستون نہایت منقش تھے۔ اُن میں سے بعض سنگ لیشم کے تھے۔ بعض ستون اُس کے اب تک استنبول کی بڑی مسجد میں موجود ہیں اور پہلے وہ سینٹ صوفایا کے بڑے گرجے میں تھے۔ سب سے زیادہ قیمتی لکڑی اور پتھر اُسکے اندر لگے تھے اور دیواریں مصوروں نے آراستہ کی تھیں لوگ کہتے ہیں کہ اشیاکے بچھم کی سب دولت وہاں رکھی تھی۔ اور اُس مندر میں ہمیشہ نئی خوبصورتی نکالی جاتی تھی نئی مورتوں اور تصویروں سے جو مصوران مشاہیر نکالتے تھے اب یہہ بھی معلوم نہیں ہے کہ وہ مندر کس جگہ میں تھا وہ ارتمس دیوی کی مورت بھی جاتی رہی جسکی بہت پستان تھیں اور جسے لوگ کہتے تھے کہ یہہ مورت آسمان سے نازل ہوئی ہے (آیت ۳۵) (ف) دیکھو انجیل کی طاقت کو کہ ایک آدمی کی منادی سے نہایت بڑی زبردست بت پرستی کیسی جلدی دفع ہوگئی۔ مت گھبراؤ انجیل سنائے جاؤ ہندوستان میں بھی نہ کوئی مسجد رہیگی نہ کوئی مندر سب ملک خدا تعالیٰ ان نجاستوں سے پاک کریگا پر سب کچھ وقت پر ہوتا ہے اور یہہ سب انکا غوغا برباد ہونیوالا ہی یہہ سب معرض زوال میں گھرے ہوئے ہیں پر وہ لوگ جو خدا کو نہیں جانتے ان باتوں کو نہیں سمجھتے ہیں اُنکی مت سُنو اپنا کام کئے جاؤ وہ یوں ہی اگر مکر کرتے ہیں خدا سے لڑکے کوئی فتح نہیں پا سکتا (ف) دیکھو دیمیطریوس اتنی بڑی شان و شوکت کے مندر کے لئے بھی فکرمند ہی نہیں کہتا کہ یہہ ایک غریب مسافر جس کے پاس کچھ سامان بھی نہیں ہے اُن کے اتنے بڑے مذہب کا کیا نقصان کرسکتا ہے مگر وہ ڈرتا ہے کہ بڑا مندر بھی برباد ہونیوالا ہے اسی پولوس کی منادی سے یہہ بات اُسکی تمیز نے اُسے بتلائی (ف) ان مخالفوں کی تمیز تو اکثر گواہی دیتی ہے کہ عیسائی دین ضرور غالب آویگا تو بھی خدا سے نہیں ڈرتے

(۲۸) وے یہہ سُن کے غصہ سے بھر گئے اور یوں کہہ کے چلّائے کہ افسیوں کی ارتمس بڑی ہے ۲۸

یہہ ایسی بات ہے جیسے لوگ پنجاب میں بولتے ہیں واہ گورو کی فتح۔ یا جے گنگا مائی کی جے یا مسلمان لوگ علی علی کرتے ہیں۔ بڑے جوش میں آگئے خاصکر یہہ سُنکے کہ ارتمس کا مندر بھی ناچیز ہو جائیگا۔ سونار نے بڑی تمہید کے ساتھ کہا پہلے اُن کے روزگار کا نقصان پیش کیا پھر مندر کی بربادی کا خوف دکھلایا تب تو نفس نے جوش مارا یہہ بیان کرنے کی حکمت ہے کہ نفسانی طمع اور دین کی پاسداری ہر دو کو مشتعل ہو جاوے سو ہوگئی کہ وے سب غصہ سے بھر گئے۔ اِس غصہ کا ایک بڑا سبب یہہ تھا کہ وہ لوگ اِس اپنے مندر کی بڑی عزت کرتے تھے اور اُنکا بڑا فخر اُسپر تھا یہاں تک فخر تھا کہ سکندر اعظم کا نام بھی

اپنے مندر پر لکھنے کا انکار کیا تھا اگرچہ سکندر نے کہا تھا کہ اگر میرا نام اس مندر پر لکھوگے تو میں تمام ممالک شرقی کی لوٹ کا مال تمہیں بخشدونگا تو بھی ان لوگوں نے اُسکا نام اس لائق نہ سمجھا کہ اُس بڑے عالیشان مندر پر لکھا جاوے اب سُنتے ہیں کہ یہہ مندر پولس کے سبب سے ناچیز ہوجاویگا اسلئے پولس کی طرف اُنکا غصہ بھڑکا

(ف) دیکھو یا تو اس مندر کی یہہ عزت تھی یا اب دنیا میں اُسکا نشان بھی نہیں ہے کہ کس جگہ میں وہ تھا پس ہمارے زمانہ میں جو سکھ لوگ امرتسر کے مندر پر فخر کرتے ہیں جو اس افسس کے مندر کے سامنے کچھ بھی چیز نہیں ہے یا مسلمان لوگ کعبہ پر فخر کرتے ہیں وقت آویگا کہ کچھ بھی نرہیگا دیکھو یہودیوں کی جسمانی ہیکل بھی نرہی جو سچا معبد تھا پس باطل معبدوں کی کیا امید ہے پس بھائیو کسی مندر پر اور کسی روضہ مبارک پر اور کسی تیرتھ وغیرہ پر ہرگز بھروسہ نرکھو صرف خدا پر فخر کرو تاکہ سچائی تم میں بسے (ف) جسوقت یہہ ہنگامہ ہوا وہ میلے کا وقت تھا اور مہینا مئی کا تھا (۱ قرنتی ۱۶-۸ و اعمال ۲۰-۱) میلے کے سبب بڑی بھیڑ بھاڑ وہاں تھی کُشتی بازی اور بڑی بدمعاشی عیاشی کے ساتھہ وہاں ضیافت تھی اور اُسیوقت اُن چاندی کے مندروں کی سوداگری کا وقت تھا اور ان کاریگروں کو اُسوقت بڑی نفع کی امید تھی پر اب سُنتے ہیں کہ ہمارا پیشہ بیقدر ہوجائیگا اسلئے غصہ بھڑکا (ف) یہہ لوگ اپنے شہر پر بھی فخر کرتے تھے کہ ہمارا شہر ایسے متبرک مندر کا خادم ہے کہ اُس کی صفائی اور حفاظت کرتا ہے جیسے مکہ کے لوگ کعبہ کے خادم ہونے پر فخر کرتے ہیں یا امرتسر کے سکھ دربار صاحب کے مہتمم ہونے پر فخر کرتے ہیں اور یہہ تو عام عادت ہے دیکھو محرر شہر نے کیا کہا (آیت ۳۵) افسیوں کا شہر گری ہوئی مورت کا پوجاری ہے جس لفظ کا ترجمہ پوجاری کیا گیا ہے وہ لفظ یہہ معنے رکھتا ہے کہ محافظ و عابد اور یہی سبب تھا کہ افسیوں کے سکہ پر اکثر لکھا جاتا تھا (مندر کا صفا کرنیوالا) جیسے خادم حرمین یا خادم کعبہ لفظ ہیں (ف) اب نہ افسس شہر ہے نہ وہ مندر ہے سب کچھ خاک میں ملگیا لیکن خدا کے کلیسیا کی بنیاد مضبوطی سے ڈالی گئی ہے اور دوزخ کے دروازے اُسپر بند ہیں (ف) پولس جگہ جگہ گیا تاکہ مضبوط قلعوں میں بھی شیطان پر حملہ کرے اور سب سے اونچے قلعوں کو بھی گرا دیوے نہ اپنی جسمانی طاقت سے بلکہ انجیل کی منادی سے (۲ قرنتی ۱۰-۴) اسلئے کہ ہمارے لڑائیوں کے ہتھیار جسمانی نہیں بلکہ خدا کے وسیلہ قلعوں کے ڈھا دینے پر قادر ہیں

۲۹ (۲۹) اور تمام شہر میں ہنگامہ ہوا اور سب ملکے گایوس اور ارسطرخس کو جو مقدونیہ کے رہنیوالے اور پولوس کے ہمسفر تھے پکڑکے تماشے گاہ کو دوڑے

ان بھائیوں کو پکڑ لیا کیونکہ پولس کو نہیں پایا شاید وہ اُسوقت اُن کے سامنے نہ تھا اسیطرح تسلونیقیہ میں یاسون بھائی کو پکڑ لیا تھا (۱۷-۵ و ۶) اور پکڑکے تماشے گاہ کی طرف لیگئے (ف) یہہ تماشے گاہ بڑی جگہ تھی (۵۶،۰۰۰) لوگ اُسمیں بیٹھ سکتے تھے انجیل

کی تماشے گاہ میں صرف (۳۷۴) ہزار بیٹھ سکتے ہیں اُن دنوں تماشے گاہ ایک عجیب چیز تھی اب سب کچھ وہاں ویران ہی (ف)
کبھی دینداری سے کبھی ایسا بلوہ نہیں ہوا کرتا ہمیشہ یہہ باطل لوگ بلوہ کرتے ہیں اور اکثر بلوہ کے باعث ایک دو نفسانی شخص
ہوتے ہیں اور ان ایک دو سے کچھہ ہجوم پیدا ہوتا ہی اور پھر سیلاب کی مانند یا جنگل کی آگ کی مانند یہہ فساد اُٹھتا ہی (ف)
پولوس ہاتھہ نہیں آیا ورنہ ضرور مار ڈالتے پر اُسکا بچانیوالا خدا بہت زور آور اور حکیم تھا (ف) شاید اسوقت اکلا دیہ سکلانے پولوس
کو اپنے گھر میں چھپایا یا کسی اور طرح سے اُس کی مدد کی ہو اور اُسیوقت کی مدد کے لئے پولوس نے اُن کے حق میں یہہ لکھا ہی (رومی
۱۶ــ ۳ و ۴) کہ میری جان کے بدلے اپنا سر دھر دیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ کسی بڑی زبردست کوشش سے اپنی جان پر
کھیل کے اُنہوں نے پولوس کو بچایا ہوگا کیونکہ یہہ لوگ افسس میں مدت سے رہتے تھے (۱۸ــ ۱۹) (ف) یہہ دو بھائی
جو پکڑے گئے اُنہیں سے ایک گایوس تھا لوگ کہتے ہیں کہ چار گایوس تھے ایک مقدونیہ والا جسکا ذکر یہاں ہی دوسرا گایوس
دربی کا تھا (۲۰ــ ۴) تیسرا گایوس قرنتس کا تھا (۱ قرنتی ۱ــ ۴ و رومی ۱۶ــ ۲۳) چوتھا گایوس ایک اور تھا جس کا ذکر یوحنا کے
تیسرے خط میں ہی اور یہہ پہلا گایوس ہی (ف) ارسطرخس کا ذکر یہاں ہی کہ وہ بھی پکڑا گیا اسکا ذکر (۲۰ــ ۴) میں بھی ہی یہہ شخص
روم میں بھی گیا تھا اور پولوس کے ساتھہ قیدی بھی تھا (کلسی ۴ــ ۱۰) اور اسکا وطن تسلونیقیہ شہر تھا (فلیمان ۲۴) دیکھو
دوڑے) شاید پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے لیگئے دیکھو شیطان کی مخالفت کیسا جوش اپنے شاگردوں میں ڈالتا ہی

(۳۰) اور جب پولوس نے چاہا کہ لوگوں میں جائے تو شاگردوں نے اُسے جانے نہ دیا

(لوگوں میں) یعنے تماشے گاہ میں وہ جانا چاہتا تھا اپنی جان کا فکر نہ کر کے اور اُن دو بھائیوں کی مصیبت کا شریک ہوکے
(جانے نہ دیا) یعنے شاگردوں نے مشکل سے اُسے روکا

(۳۱) اور آسیا کے بزرگوں میں سے بعضوں نے جو اُسکے دوست تھے اُسکے پاس (آدمی) بھیجکے منت کی کہ تماشا گاہ میں مت جا

(بزرگوں) اس لفظ کے ٹھیک معنے یہہ ہیں کہ اس حصہ کے حکام نے جو مندر و تماشے گاہ کے مہتمم تھے (ف) دیکھو
یہہ حکام اگرچہ عیسائی نہ تھے تو بھی پولوس کے دوست تھے چنانچہ ایک شخص انہیں سے عیسائی بھی ہوگیا تھا (۱۷ــ ۳۴) پس
یاد رکھنا کہ سب ہندو مسلمان ہمارے دشمن نہیں ہیں بعض اُن میں ہمارے دوست بھی ہیں خواہ دنیاوی طور پر خواہ دینی طور پر
کسی طرح سے ہوں بعض لوگ دوست بھی نکلتے ہیں اور وقت پر مدد بھی دیتے ہیں (اُس کے دوست تھے) یہہ دنیاوی دوستی

بھی کچھ چیزیں ہیں اور سب کو رکھنا چاہئے یہہ دوستی ایک دوسرے کی مدد کا باعث ہوجاتی ہے (ف) افسس میں بھی پولوس کے دوست تھے جو عیسائی نہ تھے اور روم میں بھی قیصر کے خاندان کے لوگ اُسکے دوست تھے (فلپی ۴-۲۲) ہر قسم کے لوگ اُسکے دوست ہوتے تھے اگرچہ دنیا عیسائی لوگوں سے بہت دشمنی کرتی ہے تو بھی حکام اور بزرگوں میں سے بعض لوگ دوست تھے ہمیں جومناہیں چاہئے کہ سب سے دوستی رکھیں اُنکی مدد بھی کریں تاکہ وہ بھی وقت پر ہماری مدد کریں اور یہہ دنیاوی برتاو ہے سب پر واجب ہے (ف) آدمی کی دوستی جب الٰہی فضل کے ساتھہ ملتی ہے تو بہت ہی خوب ہوتی ہے پر جب آدمی دشمنی کریں تو اُسوقت صرف خدا کا فضل ہی کافی ہے اُنہیں دشمنی کرنے دو

۳۲ (۳۲) اور بعضے کچھہ چلائے اور بعضے کچھہ کیونکہ جماعت گھبرائی تھی اور اکثروں نے نہ جانا کہ ہم کسلئے اکٹھے ہوئے ہیں

پیچھے معلوم ہوا ہوگا کہ سوناروں نے عیسائیوں پر بلوہ کیا تھا اپنی چاندی کے مندروں کی کم قدری کے سبب سے تب شاید بعض لوگ ہنسے ہونگے (ف) جمع تو ہوئے ہیں پر نہیں جانتے کہ کیوں جمع ہوئے ہیں دیکھو شیطانی تاریکی کی تاثیر اسیطرح مسیح خداوند نے کہا کہ وے نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں (ف) اس بلوہ میں کچھہ بھلے آدمی بھی ہونگے کیونکہ دستور ہے کہ ایسے ہجوم میں سب طرح کے لوگ ہوتے ہیں خواہ فساد کرنے کو خواہ تماشا دیکھنے کو پر وہ بھی نامناسب کام کرتے ہیں کہ بلا تحقیق شریروں کے ساتھہ جمع ہوکر ہجوم کا باعث ہوتے ہیں (ف) یہاں ہجوم کا اچھا بیان ہے کہ اہل ہجوم اکثر نہیں جانتے کہ ہم کیوں جمع ہوئے ہیں غوغا اُنکا ادھر اُدھر سے اکٹھے تو ہوگئے مگر نہیں جانتے کہ کیا بات ہے بلوہ بعض وقت مثل دیوانہ کے ہوتا ہے اور اُس سے صرف بدی نکلتی ہے یا جیسے درندہ جو کبھی کبھی اپنے نگہبان کو پھاڑتا ہے اور نہیں جانتا کہ وہ اُسکا محسن ہے

۳۳ (۳۳) تب اسکندر کو جسے یہودی دھکیاتے تھے بھیڑ میں سے آگے بڑھایا اور اسکندر نے ہاتھہ سے اشارہ کرکے چاہا کہ لوگوں کے سامہنے عذر کرے

(اسکندر) شاید یہہ وہی شخص ہے جسکا ذکر (۱ تمطاؤس ۱-۱۹ و ۲۰ و ۲ تمطاؤس ۴-۱۴) میں ہے کہ اُسنے پولوس کے ساتھہ بہت بدی کی اور وہ اُن میں سے تھا جو ایمان سے پھر گئے تھے اگر یہی ہے تو یہہ شخص مرتد تھا (یہودی اُسے دھکیاتے تھے) کہ وہ آگے ہوکر کچھہ بکے اور ذمہ فساد اور بلوہ کا یہودیوں پر نرہے بلکہ اسکندر پر آوے یا شاید وہ یہہ چاہتے ہونگے کہ اسکندر ٹھہرا عیسائیوں کے برخلاف لوگوں کو اُبھارے اور فساد اور بلوہ کا سبب عیسائیوں کو ٹھہرا دے (ف) شاید یہہ شخص زبان دراز

اور عیسائیوں کو دکھہ دینیوالا ہوگا یہودیوں نے چاہا کہ اُسے آگے کریں کہ وہ عیسائیوں پر الزام لگاوے (ف ۲) یہہ سکندر ریمی دھات کے کام میں کاریگر تھا اور اُنہیں سے تھا جو بت بناتے تھے یہہ پیشہ ٹھٹھیرے کا دیسے دنیا میں چلا آتا ہے (پیدائش ۴-۲۲) پس یہہ شریر ٹھٹھیرا آگے بڑھا اور ہاتھہ سے اشارہ کرکے لوگوں کو چپ کرنا چاہا کہ کچھہ بولے مگر جب لوگ پہچان گئے کہ یہودی آدمی بولنے کو کھڑا ہوا ہے اور سب جانتے تھے کہ یہودی ہمیشہ سے مفسد ہیں اور سارا دینی فساد انہیں سے اُٹھتا ہے

(۳۴) پر جب اُنہوں نے جانا کہ یہودی ہے تو سب آواز ملا کے دو گھنٹہ کے قریب چلاتے رہے کہ افسیوں کی ارتمس بڑی ہے

(یہودی ہے) کیونکہ سب بازاری لوگ جانتے ہونگے کہ سکندر کون ہے وہ جان گئے کہ یہودی ہے ضرور کچھہ اپنے مذہب کی بات بولتا ہے اسیلئے بلوہ ہے پس اُنہوں نے نہ چاہا کہ یہودی کی بات سنیں اِسلئے کہ یہودیوں کو فسادی بت پرستی کا دشمن جانتے تھے (دو گھنٹہ کے قریب چلاتے رہے) تاکہ وہ کچھہ بولنے کا موقع نہ پاوے اور ایسا چلائے کہ سب نے آواز ملائی کہ اُس کی آواز پر اُنکی آواز بلند ہوا اور چیخیں مارنے سے اور چلانے سے ثابت کریں کہ افسیوں کی ارتمس بڑی ہے (ف ۱) عوام کا چلانا دیوتاؤں کی بزرگی ثابت نہیں کرسکتا ہے یہہ تو مست لوگوں یا دلوانے آدمیوں کی بات ہے اسیطرح آجکل دیکھتے ہیں کہ جب بازار میں مسیح کی منادی ہوتی ہے اور ہندو مسلمان کے مذہب کی جڑ دلیلوں سے کٹجاتی ہے تب بازاری لوگ بڑا شور مچاتے ہیں کہ منادوں کی آواز نہ سنیں اور شور غل سے سچائی کو دبادیں آخر کو اُن کے مُنہہ تھک جاتے ہیں اور پھر راستی کی باتیں آہستگی سے سنائی جاتی ہیں یہہ چلانا اور فساد کرنا ہر ملک کے شریروں کا ہتھیار ہے (ف ۲) مگر خدا کے لوگ جنہوں نے خدا کی روح پائی ہے وہ کبھی متوالے نہیں ہوتے ہیں وہ ہوش میں رہتے ہیں (۲-۱۳ و ۱۵) پر بنگ نوش اور بازاری لوگ چلاکر ثابت کرتے ہیں کہ وہ شیطان کی روح کے وسیلہ سے مثل مدہوش کے ہیں اور ضرور یہہ ایک قسم کی بیہوشی ہے کیونکہ بری روح نے اُنکے ہاتھوں کو مار پیٹ کے لئے اور اُنکے دلوں کو تاریکی میں چھوڑا ہے اور کذب کا پیالہ اُن کے مُنہوں میں دیا ہے تب وہ اپنے بتوں کی تعریف میں مست ہوکر سچائی کو بھول جاتے ہیں

(۳۵) تب کاتب شہر نے بھیڑ کو ٹھنڈا کرکے کہا اے افسی مردو کون ہے وہ آدمی جو نہیں جانتا کہ افسیوں کا شہر بڑی دیبی ارتمس کا اور مشتری سے گری ہوئی مورت کا پوجاری ہے

(کاتب شہر) یعنے قانون کا محافظ جسکو کوتوال کہتے ہیں آپہونچا اور بولا (مشتری سے گری ہوئی مورت) وہ سمجھتے تھے

کہ مورت ارتمس دیوی کی مشتری ستارے سے گری ہی اور آسمان سے نازل ہوئی ہی تاکہ لوگ اسکی پرستش کریں (ف) رومن کتھولک بھی کہتے ہیں کہ بعض قدیمی تصویریں مریم صدیقہ کی آسمان سے گری ہیں اور اسیطرح مسلمان کہتے ہیں کہ کعبہ کا کالا پتھر جسے حجر اسود بولتے ہیں آسمان سے گرا ہی کیا تعجب ہی کہ ارتمس دیوی کی مورت کا پتھر اور کعبہ کا حجر اسود بھی آسمان سے گرا ہو کیونکہ اب بھی کبھی کبھی کہیں بڑے بڑے پتھر آسمان سے گرتے ہیں پر اب لوگ جان گئے ہیں کہ یہہ پتھر پہاڑوں میں سے ایک کشش کے سبب کھنچ کر اوپر کیطرف جاتے ہیں اور کہیں گرتے ہیں اسیطرح کیا تعجب ہی کہ حجر اسود اور ارتمس کی مورت کا پتھر بھی گرا ہو اور جاہلوں نے سمجھا کہ آسمان سے یہہ پتھر گرا ہی ضرور پوجنے کے لئے خدا نے بھیجا ہی اس غلطی میں مدت تک پھنسے رہے اور آہستہ آہستہ کسی موقع پر اُس کی مورت بھی تراشی گئی ہو کچھہ نشیب و فراز کرکے الحاصل وہ لوگ اُسے آسمان سے آئی ہوئی مورت جانتے تھے اور یہی سبب تھا کہ اُسکی اتنی تعظیم کرتے تھے (ف) افسیوں کا شہر اس مندر کا پوجاری ہی یعنے محافظ اور صاف رکھنیوالا (۱۳) شہر تھے اُسی اسیا میں جو دعویٰ کرتے تھے کہ ہم اس مندر کے محافظ ہیں اور سب میں بڑا محافظ افسیوں کا شہر افسس تھا پس کوتوال نے اہل شہر کی اور دیوی کی تعریف کی اور کہا کہ سب لوگ اس بات پر متفق ہیں گھبرانے کی کچھہ بات نہیں ہی (ف) دیکھو خدا کی شان یہی لوگ جو ارتمس دیوی کو ایسا بڑا جانتے تھے آخر کو آہستہ آہستہ خدا کے پرستار ہو گئے اور وہ دیوی خاک میں مل گئی مت گھبراؤ ان ہندو مسلمانوں کے شور سے آخر کو سب مغلوب ہونگے اور بہتیرے اُنہیں سے خدا کی پرستش مسیح یسوع میں ہوکے کرینگے یہہ شیخیاں سب ٹوٹ جاوینگی کیونکہ خدا کا مقابلہ انسانی تدبیر سے کرکے کوئی کبھی دنیا میں فتحمند نہیں ہوا ہی سچا خدا سب پر غالب ہی (ف) آسمان سے گرے ہوئے پتھر کو تو لوگ پوجنے پر بڑے خوش ہیں پر وہ جو آسمانوں کے آسمان سے اُترآیا اور مُنہہ سے بولا اور قدرت کاملہ بھی دکھلائی اور سب کی مدد بھی کی اور سب مشکلات کو حل بھی کیا اور اب سب کو آسمان پر کھینچتا ہی اُس سے نفرت کرتے ہیں جو حقیقی آسمانی ہی اُسے نہیں پوجتے جو پہاڑوں سے کشش کے سبب کوئی پتھر آپڑتا ہی اُسے خدا بنا لیتے ہیں دیکھو آدمیوں کی دلی تاریکی کہاں تک ہی (ف) اس شہر میں (۳) برس پولوس نے منادی کی پھر تمطاؤس نے کی پھر یوحنا رسول نے کی یہانتک کہ اُسی جگہہ بیٹھکر اپنی انجیل شریف بھی لکھی اور اُسی جگہہ مدفون بھی ہوا کتنی تاریکی کے بعد کتنی روشنی اُس جگہہ میں آگئی یہہ خدا کی شان ہی

۳۶ (۳۶) پس جبکہ یہہ باتیں خلاف کے قابل نہیں ہیں تو واجب ہی کہ چین سے رہو اور بے تدبیر کچھہ مت کرو

یعنے تمہارے شہر کے اور تمہاری دیوی کے برخلاف کوئی نہیں ہی کیونکہ یہہ عقیدہ سب کا مسلم ہی ایک دو شخص اگر مخالف بھی ہوں تو اُنسے کیا ہو سکتا ہی کچھہ نقصان نہیں کر سکتے پس تم کیوں بے چین ہو آرام سے رہو اور جو کچھہ کرتے ہو تدبیر سے کرو نہ گھبرا کے بلوہ سے

(۳۷) کیونکہ یہہ مرد جنکو تم یہاں لائے ہو نہ مندر کے چور نہ تمہاری دیوی کی تکفیر کرنیوالے ہیں

یہانسے ظاہر ہی کہ پولس نے اور اُسکے ساتھیوں نے اگرچہ علی العموم کہا کہ بت پرستی گناہ ہی اور عبادت اُسی اکیلے سچے زندہ خدا کی کرنا چاہئے مگر اُنکے خاص مندر اور مورت کی توہین ہرگز نہیں کی تھی اور نہ اُنکو کچھہ نقصان پہونچایا تھا (ف) منادوں کو یہانسے سیکھنا چاہئے کہ منادی میں کسی کے مذہب کی خصوصیت کے ساتھہ توہین نہ کریں تا کہ فساد نہ اُٹھے بلکہ دلایل سے اُنہیں قایل کریں ایسی باتیں بولیں کہ وہ خود اُن باتوں کا نتیجہ نکال کے اپنے مذہبوں کو چھوڑ دیں یہہ قدیمی دستور عیسائیوں کی منادی کا ہی اِسمیں نہ حاکم ہاتھہ ڈال سکتا ہی اور نہ عوام مگر احمقانہ طور پر اُن بزرگوں کا نام لینا اور اُن کی توہین کرنا منادی کی لیاقت کے برخلاف ہی (تکفیر) یعنے ایسا کچھہ نہیں کہا جس سے اُن کے دل رنجیدہ ہوتے اگر یہہ بزرگ کبھی دیوی کو گالی دیتے یا بے عزت کرتے تو ضرور اِس وقت اسبات کا بھی ذکر کسی نہ کسی سے ہوتا یہہ صاف اور پاک منادی پر ایک سبے ایمان کی گواہی ہی (ف) بعض مناد کہا کرتے ہیں کہ ہم لاچار ہیں وہ ہمیں اُبھارتے ہیں تب ہم اُن کے بزرگوں کے اوصاف دکھلا کے بتلاتے ہیں کہ وہ ایسے بُرے تھے اگرچہ یہہ ایک معقول عذر تو ہی مگر روحانی آدمی کے لئے نہ ایسی دلیل بس ہی بلکہ وہ نمونہ دیکھنا چاہئے جو (یہودا ۹) میں ہی کہ مقرب فرشتے میکائیل نے مباحثہ کے وقت شیطان کو ملامت نہیں کی اور نہ اُسے لعن طعن کیا بلکہ کہا کہ خدا تجھے ملامت کرے صبر کیا اسیطرح تم بھی کیا کرو۔ اوپر کے طور پر فتحمند ہو کے آنے سے نیچے کے طور پر شکست کھا کے بازار سے آنا زیادہ مفید ہی پس ہوشیار ہو اور اپنی عادات کو سُدھارو۔ کیونکہ توہین سے آدمی کا دل زخمی ہوتا ہی صحت نہیں پاتا پر تم صحت بخشنے کے لئے گئے ہو۔ سچا دین لعن طعن سے نہیں پھیلتا۔ ایسے بُرے ہتھیار مسیح نے تمہیں نہیں بندھوائے یہہ تم نے انہیں غیر قوموں سے لیکر آپ باندھے ہیں

(۳۸) پس اگر دیمیطریوس اور اُسکے ہم پیشہ کسی پر دعوےٰ رکھتے ہوں تو عدالت ہوتی ہی اور حاکم ہیں ایک دوسرے پر نالش کرے

(عدالت ہوتی ہی) یعنے کچہری کے خاص دن مقرر ہیں (حاکم ہیں) تاکہ عدالت کریں شہر بغیر حاکموں کے نہیں ہی کہ لوگ بلوے کریں حاکم تو موجود ہیں وہاں جاکے نالش کریں بعد تحقیقات مجرم کو ... ہوگی

(۳۹) پر اگر کچھہ اور چاہتے ہو تو شرعی مجلس میں فیصل ہوگا

یہانتک شیریں زبان سے کیسی عمدہ باتیں اس کوتوال نے سنائیں اور معقول دلیلوں سے بلوے کی اور غصہ کی آگ کو فرو کیا اور جو کہا سو واجب اور درست کہا (ف) فساد نہ تلوار سے مگر میٹھی زبان سے تھم جاتا ہی

(۴۰) کیونکہ ہم اس خطرے میں ہیں کہ آج کے باعث ہم پر فساد کی نالش ہو اِسلئے کہ کوئی سبب نہیں کہ اِس ہنگامہ کا جواب دیسکیں

اب وہ اُنہیں مجرم ٹھہراتا ہی اور قانون سے ڈراتا بھی ہی اور کیسی عمدہ عبارت میں بولتا ہی جسکا حاصل یہہ ہی کہ میں جو حاکم ہوں اور شہر میرے سپرد ہی میں اُس بلوہ کا جواب اور عذر حکام بالا کے سامہنے کیا پیش کرسکتا ہوں اگر کوئی حاکم بالا پوچھے کہ کیا سبب تھا جو ایسا بلوہ ہوا جسمیں خونریزی کا خوف تھا تو میں کیا بتلاؤنگا صرف یہی کہ دمیطریوس سونار نے اپنے ہم پیشہ لوگونکو لیکر عیسائیوں پر بلوہ کیا اگر اُسکا کسی پہ دعویٰ تھا تو وہ نالش کرتا وہ تو خودسر ہوکے آپ حکومت کرنے لگا اس صورت میں کیا ہوگا یہہ تو عدالت کی مخالفت ہی کہ لوگ آپ اپنے دشمنوں پر ہاتھہ ڈالیں

(۴۱) اور یہہ کہکے مجلس کو برخواست کیا

پتھر کی بیٹھک یا بنچوں پر سے لوگ اُٹھہ کھڑے ہوئے اور مجلس برخاست ہوئی لوگ ادہر اُدھر چلے گئے (ف۱) عیسائیوں کو بیئے گایوس وارسطرخس کو اُن مخالفوں کے ہاتھہ میں اُسنے نہیں چھوڑا بلکہ چھوڑا لیا اور چھوڑ دیا (ف۲) دیکھو خداتعالیٰ اپنے بندوں کی یوں مدد کرتا ہی اتنے بڑے بلوہ میں سے جیتے آئے یہہ محافظت کبھی خداتعالیٰ دوستوں کے ہاتھہ سے اور کبھی مخالفوں کے ہاتھہ سے بھی عنایت کرتا ہی اسبات پر خدا کا شکر ہو اور بھروسہ میں مضبوط ہونا چاہئے (ف۳) جب حاکم ہوشیار اور منصف ہوتے ہیں تب شہروں میں سب غریب غربا کو کیسا آرام ہوتا ہی ایسی بات پر بھی خدا کا شکر واجب ہی کہ اُسنے اچھے حاکم دیئے غریبوں کا دل ایسے حکام کو دعاء خیر کرتا ہی کیونکہ ایسے حاکم خدا کی بخشش ہیں پر برے حاکم بطور بلا کے آدمیوں پر نازل ہوتے ہیں اُنسے شہر میں بے چینی ہوتی ہی اور سب اُنہیں بد دعا کرتے ہیں پس حاکموں کو بھی چاہئے کہ اِس مقام سے کچھہ سیکھیں

بیسواں باب

۱ (۱) جب شور اور غل تھم گیا تھا پولوس شاگردوں کو اپنے پاس بلا کے اور وداع ہو کے روانہ ہوا کہ مقدونیہ کو جائے

اس حصہ میں جو باتیں آتی ہیں اکثر ہیں جو خطوط میں سے نکلتی ہیں چنانچہ ذیل میں دکھلایا جائیگا (مقدونیہ میں جانے) نہ انکے خوف سے اور نہ اُنکے نکلنے سے مگر اپنی خوشی سے چنانچہ اس فساد سے پہلے اُسنے آپ ارادہ کیا تھا کہ بعد عید پنتکوست کے افسس کو چھوڑیگا (۱ قرنتی ۱۶—۸) (ف) پولوس اُس مزدور کی مانند نہیں بھاگ گیا جو بھیڑیا آتے دیکھکر بھیڑوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ جب لڑائی تمام ہوئی اور صلح ظاہر ہوئی تب وہ گیا اور بھائیوں کو برکت کے ساتھ اور دعاؤں کے ساتھ اور آنسوؤں کے ساتھ اور وعدوں کے ساتھ اُس نے چھوڑا (ف) پہلے اُسکا ارادہ تھا کہ مقدونیہ کی راہ سے یروشلم کو جاوے (۱۹—۲۱) مقدونیہ و اخیہ میں سے گذر کے یروشلم کو جاوے اسکی تفصیل یوں ہے کہ اکثر جہاز قرنتس سے افسس کو جایا کرتے تھے دیکھو ایک جہاز میں پولوس افسس میں آیا تھا اور دوسرے جہاز میں اپلوس قرنتس کو چلا گیا تھا (۱۸—۱۸ و ۲۷) ایک روز جب پولوس افسس میں تھا تو اُس کے پاس کئی ایک بیٹے یا غلام ایک یونانی بی بی گلوی نام کے قرنتس سے آئے اور تین اور آدمی بھی قرنتس کے آئے جنکے نام یہہ ہیں استیفنس۔ فورتوناتس۔ اخائیکس اور یہہ لوگ اسلئے آئے تھے کہ پولوس سے بعض سوالات کے جواب حاصل کریں (۱ قرنتی ۱۶—۱۷) اور میں استیفان اور فورتوناتس اور اخائکس کے آنے سے خوش ہوں کیونکہ اُنہوں نے تم سے جو کم ہوا سو بھر دیا (۱ قرنتی ۷—۱) جن باتوں کی بابت تم نے مجھے لکھا سوالخ ان کی زبانی پولوس نے سنا کہ قرنتس میں لوگ فرقے فرقے ہو گئے ہیں اور کلیسیا میں بڑا تفرقہ پڑ گیا ہے (۱ قرنتی ۱—۱۱ و ۱۲) کیونکہ کلوئی کے لوگوں سے تمہاری بابت اے بھائیو مجھے معلوم ہوا کہ تم میں جھگڑے ہیں میرا مطلب یہہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک کہتا ہے کہ میں پولوس کا میں اپلوس کا میں کیفا کا میں مسیح کا ہوں (۱ قرنتی ۳—۳) جبکہ تم میں ڈاہ اور جھگڑا اور پھوٹ ہے تو کیا جسمانی نہیں ہو (۱ قرنتی ۱۱—۱۸) میں سُنتا ہوں کہ جب کلیسیا میں جمع ہوتے ہو تمہارے بیچ اختلاف ہیں اور اُسکو تھوڑا سا یقین جانتا ہوں۔ اسکے سوا پولوس نے یہہ بھی سُنا کہ وہاں کے عیسائی کچھ کچھ بدوں کے ہمنشیں ہونے لگے ہیں اور اُنکے گناہوں میں شریک بھی ہوئے ہیں (۱ قرنتی ۵—۱۱ و ۱۳) میں اُنکے ساتھ میل رکھنے کو بلکہ کھانا کھانے کو بھی منع فرماتا ہے

کہ طیطس کی دیری کا سبب یہی ہوگا کہ قرنتس میں کچھ درستی نہیں ہے تب مناسب جانا کہ طرواس کے بھائیوں سے رخصت لیکر علاقہ مقدونیہ یعنے فلپی کو جاوے (۲ قرنتی ۲-۱۳) اور ایک سبب طیطس کے بھیجنے کا یہہ بھی تھا کہ قرنتیوں سے کچھ چندہ یروشلم کے غریب عیسائیوں کے لئے منگوا لئے (۱ قرنتی ۱۶-۱ و ۲) اور اسی کا ذکر کرتا ہے (۲ قرنتی ۸-۶) میں کہ ہم نے طیطس سے درخواست کی کہ جیسا اُسنے شروع کیا تھا ویسا ہی تمہارے درمیان بھی اُس انعام کو پورا کرے (ف) طرواس سے چلکے فلپی میں آگیا اور یہاں اُسنے ایک مضبوط کلیسیا پائی یہہ کلیسیا لوقا کے وسیلہ سے مستحکم اور استوار ہوئی تھی کیونکہ لوقا وہاں رہتا تھا دیکھو (۱۶-۴) میں ہے کہ وے روانہ ہوئے یعنے وہ چلے گئے اور میں لوقا کتاب کا کہنیوالا فلپی میں رہگیا تھا (ف) جب فلپی میں آگیا تو دیکھا کہ اب تک بھی طیطس نہیں آیا تب اُسے زیادہ بے چینی ہوئی اسی کا ذکر (۲ قرنتی ۷-۵) میں ہے جب ہم مقدونیہ میں تھے ہمارے جسم کو کچھ آرام نہ تھا بلکہ ہم ہر طرح کی مصیبت میں گرفتار تھے باہر لڑائیاں اندر دہشتیں۔ آخر کو طیطس آگیا تب اُسکو بڑی تسلی ملی اُن باتوں کے سُننے سے جو اُسنے سُنائیں (۲ قرنتی ۷-۶ سے ۱۳) تک پڑھو طیطس نے سنایا کہ قرنتیوں نے اُس پہلے خط کو کانپتے اور تھرتھراتے ہوئے بڑے خوف کے ساتھ لیا اور طیطس کو بھی قبول کیا (۲ قرنتی ۷-۱۵) اور ساری ملاقات کو فروتنی کے ساتھ قبول کرلیا (۲ قرنتی ۷-۷ و ۸) اور اپنی چال بھی سدھاری (۲ قرنتی ۷-۱۱) اِسلئے پولس کا دل نہایت خوش ہوگیا۔ اور دوسرا خط قرنتیوں کو لکھا اور اُسی مقام یعنے فلپی سے طیطس اور دو اور شخصوں کے ہاتھ بھجوایا اور خدا کی بہت تعریف کی تو بھی قرنتس میں بعض ایسے عیسائی بھی تھے جو برابر گناہ کرتے تھے دیکھو (۲ قرنتی ۱۰-۱۰ و ۱۲-۲۰ و ۲۱ و ۱۳-۲ و ۱۰) ظاہر ایسا ہے کہ لوقا بھی اس دوسرے خط کے ساتھ گیا تھا اور اُن دو میں سے ایک تھا (۲ قرنتی ۸-۱۸ و ۲۲) اور دوسرا شخص شاید تروفمس تھا (اعمال ۲۰-۴) پولس چاہتا تھا کہ غریبوں کا چندہ بھی وہ لوگ اپنے ساتھ لاویں (۲ قرنتی ۸-۲۲ و ۲۳) (ف) جب یہہ دوسرا خط اُسنے طیطس وغیرہ کے ہاتھ سے روانہ کیا تھا تو آپ (الرکن) میں چلا گیا تھا جو بحر یونان اور اٹلی کے درمیان ہے یعنے بحر آدڑیا پر ہے (رومی ۱۵-۱۹) میں نے یروشلم سے لیکے چاروں طرف الرکن تک مسیح کی خوشخبری پھیلائی اور اُدھر چلے جانے کا سبب یہہ بھی تھا کہ وہ چاہتا تھا کہ جیسے پہلے خط کی تاثیر اچھی ہوئی ہے ویسے ہی میرے دوسرے خط کی تاثیر بھی اُن میں خوب ہووے اور اس تاثیر کے لئے کچھ دیر تک وہاں نہ جاوے اِسلئے الرکن کا سفر کر گیا دیکھو اچھا سوداگر نہ صرف نفع ڈھونڈھتا ہے مگر پہلے نفع کی حفاظت بھی کرتا ہے پولس نے صرف یہی نہیں چاہا کہ روحوں کو کماوے مگر یہہ بھی چاہا کہ اُن کی حفاظت کرے

۲ (۲) اُن اطراف سے گذر کے اور اُنہیں بہت نصیحت کرکے یونان میں آیا

یہہ تو معلوم ہی کہ افسس میں دیمیطریوس سونار کا فساد ماہ مئی میں ہوا تھا اور اُسکے بعد پولوس جلدی وہاں سے روانہ ہوگیا تھا اسوقت سے لیکر جب تک کہ طرواس میں دوبارہ آیا جب مقدونیہ سے واپس ہوا تھا تو عید فسح کے بعد دوسرے سال میں دس مہینے کا عرصہ ہوگیا تھا اور انہیں دس مہینوں میں سے تین پچھلے مہینے یونان میں گذرے تھے (۲۰-۲ و ۳) اور پہلے کے سات مہینے مقدونیہ اور الرکن کے سفروں میں تمام ہوئے تھے پس طرواس میں پہلی ملاقات کے وقت چندروز ہی رہا ہوگا جب مقدونیہ کی راہ پر تھا (۲ قرنتی ۲-۱۲ و ۱۳) وہانسے جہاز میں سوار ہوکے نیاپلس کو چلا گیا تھا (اعمال ۱۶-۱۱ و ۱۲) پھر طیطس کو فلپی میں ملا تھا (بہت نصیحت) یعنے جب کہ قرنتیوں کو نصیحت دیتا تھا تو اُسی حالت میں فلپیوں کو بھی بہت نصیحت دیتا اور اپنے پہلے ارادہ کا دوسرا حصہ اب پورا کرتا تھا (۱۹-۲۱) وہاں اپنا ارادہ ظاہر کرتا ہی کہ مقدونیہ سے ہوکر اخیہ کو جاؤنگا (ف) جب پولوس نے اپنا پہلا خط افسس سے قرنتیوں کو لکھا تھا تو اکلا و پرسکلا نے اپنا سلام اُس خط میں اہل قرنت کے لئے بھیجا تھا اور اُسوقت یہہ دونوں میاں بی بی اپنے گھر پر افسس میں تھے (۱ قرنتی ۱۶-۱۹) اسکے بعد یہہ دونو شخص روم کو چلے گئے تھے کیونکہ چند مہینوں کے بعد جب پولوس نے رومیوں کو خط لکھا تو وہ لوگ اُسوقت روم میں تھے اور اسیلئے اُنہیں سلام لکھا (رومی ۱۶-۳ و ۴) اسکے بعد یہہ دونوں افسس میں واپس چلے آئے تھے جب پولوس قید ہوا تھا تو وہ لوگ افسس میں تھے (۲ تمطاؤس ۴-۱۹) (ف۲) لکھا ہی کہ اُنہیں نصیحت کرکے یونان میں آیا (یونان سے مراد قرنتس ہی) جیسے پہلی آیت میں لفظ مقدونیہ ملک کی نسبت ہی حال آنکہ شہر فلپی میں تھا جو علاقہ مقدونیہ کا ہی اسیطرح اِس جگہہ لفظ یونان مراد قرنتس شہر سے ہی اب وہ قرنتیوں کے پاس آگیا (ف۳) تین مہینے تک وہاں رہا (آیت ۳) اور اس ملاقات کا احوال اور کچھہ معلوم نہیں ہی مگر اتنا جانتے ہیں کہ قرنتس میں آکے گایوس کے گھر میں مہمان تھا (رومی ۱۶-۲۳) اسکا گمان یوں ہوا کہ اب یہاں کام مشکل سے ہوگا کیونکہ بڑی پھوٹ اُس کلیسیا میں تھی تو بھی ایمانداروں کی ایک جماعت اُسے وہاں ملی تھی اور شاید اُسنے قرنتس میں ہوتے ہوئے نزدیک نزدیک کی اور کلیسیاؤنکی بھی ملاقات کی ہو- اور یہہ بھی جانتے ہیں کہ اسوقت اُسنے یہانسے یعنے قرنتس سے رومیوں کو اپنا خط لکھا تھا (رومی ۱۵-۲۵ و ۲۶) اور یہہ خط فیبی عورت کے ہاتھہ سے بھیجا تھا یہہ بی بی قنکریہ کی خادمہ تھی اور مالدار بھی تھی اپنے کسی کام کے لئے روم کو جاتی تھی تب اسکے ہاتھہ سے خط بھی بھیجدیا (رومی ۱۶-۱)

(ف۴) اگرچہ اِسوقت پولوس کو قرنتس میں کچھہ لوگ ایماندار بھی ملے تھے تو بھی وہاں کی کلیسیا میں بہت جھگڑے فساد اور شرارتیں تھیں اسیواسطے کلیمنس روم کے اُسقف نے جسکا ذکر (فلپی ۴-۳) میں ہی اِسوقت کے کچھہ عرصہ کے بعد اہل قرنت کو ایک خط لکھا تھا اور انہیں بہت سی ملامت جدائیوں کے سبب کی تھی یہہ بھی معلوم ہی کہ کلیمنس نے اپنا خط یروشلم کی

بربادی سے پہلے صحیح یا ممتاپولوس کی موت کے برس یا دو برس کے بعد اُس خط میں مصنف موصوف نے اہل قرنت
کی تعریف بھی کی تھی ایمان اور عبادات اور مہمان نوازی اور علوم روحانی کی ترقی کے بارہ میں اور اُنہیں سخی اور فروتن
بتلایا تھا مگر یہہ بھی پوچھا تھا کہ پھر تمہارے درمیان غضب اور جدائیاں فساد اور لڑائیاں کیوں ہیں کیوں مسیح کے
اعضا کو ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہو اور اپنے بدن کی سرکشی کرتے ہو پس یہہ حالت اُن کی تھی اور یہی گمان پولوس
نے کیا تھا جب دوسرا خط اُنہیں لکھا تھا (۲ قرنتی ۱۲-۲۱) مگر اس ملاقات میں جو کچھہ پولوس نے وہاں کیا اُسکا کچھہ
ذکر نہیں لکھا ہے (ف ۵) حاصل آنکہ پولوس کہتا ہے کہ میں اب تیسری بار تمہارے پاس آتا ہوں (۲ قرنتی ۱۱-۴) پہلی
ملاقات تو ظاہر ہے جو شروع میں ہوئی اور دوسری ملاقات جس کا ذکر چھوڑا گیا ہے وہ اُسوقت ہوئی تھی جبکہ وہ افسس
میں تین برس تک رہا تھا اور اب (آیت ۲) جو یونان میں آنے کا ذکر ہے یہی تیسری ملاقات ہے

(۳) اور تین مہینے کے بعد جب وہ جہاز پر سوریا کو جانیوالا تھا اور یہودی اُسکی گھات
میں لگے تب اُس کی یہہ صلاح ہوئی کہ مقدونیہ کی راہ سے پھرے

شاید اُسنے ارادہ کیا کہ کنکریہ کے بندر سے جہاز پر سوار ہو کے یروشلم کو جاوے کیونکہ اُس کا ارادہ تھا کہ میں
یروشلم کو جاؤں اور پھر روم میں پہونچوں (رومی ۱۵-۲۸ و اعمال ۱۹-۲۱) پر یہودیوں کو اپنی گھات میں دیکھکر ارادہ بدلا
اور مقدونیہ کی راہ سے پھرنے کا ارادہ کیا (ف ۶) وہ خوف خطرہ سے بھی اپنی حفاظت کرتا تھا جبتک کہ وقت نہ آوے
کیونکہ جسنے یہہ کہا کہ بدن کے قاتلوں سے مت ڈرو اُسنے یہہ بھی کہا کہ آدمیوں سے خبردار رہو۔ اب مقدونیہ کو جاتا ہے
اور یہہ پچھلی ملاقات اُنسے ہے اِسکے بعد پھر مقدونیہ میں نہیں آویگا اُسوقت تسلونیقیہ اور بیریا اور فلپی کے بھائیوں کو بھی دیکھتا گیا
اور پھر وہاں نہیں آیا (ف ۷) دیکھو اسوقت خشکی کے سفر میں اتنا بہت وقت خرچ کیا حالانکہ اُسے جلدی جانے کی
ضرورت تھی تاکہ مقرری وقت پر یروشلم میں پہونچے یہہ وقت اسلئے خرچ کیا کہ اُن بھائیوں سے آخری ملاقات کرتا جاوے

(۴) اور سوپاتر بریائی اور ارسطرخس اور سکوندس جو تسلونیقی کے تھے اور گایوس دربی
اور تمطاؤس اور تخکس اور ترفمس جو اسیا کے تھے اسیا تک اُس کے ساتھہ گئے

یہہ لوگ یروشلم کو پولوس کے ساتھہ گئے تھے تاکہ نامختون عیسائیوں کا نمونہ ہوویں پولوس کے خاص مختون کا
پھل اور اسلئے بھی کہ غیر قوم کا چندہ جو ساتھہ تھا یروشلم میں غربا مقدسین کو پہونچاویں (ف ۸) چندہ کا بہت ذکر

آتا ہو (۱ قرنتی ۱۶-۱ سے ۵ و ۲ قرنتی ۸ و ۹ باب تمام رومی ۱۵-۲۵ سے ۲۷) پس پولوس نے یروشلم کے غریبوں کے لئے بہت
کوشش کی تھی یہہ وہ غریب تھے جنہوں نے ابتدا کے وقت اور کال اور قحط کے وقت اپنا بہت مال کھویا تھا (اعمال ۱۱-۲۸ سے ۳۰)
یروشلم میں پولوس نے عیسائیوں کو بہت ستایا جب وہ اندھیرے میں تھا جب روشنی میں آیا تو اُسنے اُسجگہ کے لوگوں کی بہت
خدمت کی۔ اسکے سوا پطرس اور یوحنا اور یعقوب نے پولوس سے درخواست بھی کی تھی کہ یہہ کام ہمارے غریب بھائیوں کے لئے
کرے سو اُسنے کیا دیکھو گلاتی ۲-۹ و ۱۰) کو (ف) یہہ چندہ خاص مقدونیہ و اخیا کی کلیسیا سے ہوا تھا (رومی ۱۵-۲۶) یعنے
فلپی سے تسلونیقیہ سے بریا سے اور قرنتس سے اور بعض اور کلیسیاؤں سے بھی مثلاً گلاتیہ سے (۱ قرنتی ۱۶-۱) اور شاید افسس
سے بھی ہوا ہو (اعمال ۲۰-۲۵) پولوس نے چاہا کہ سارے غیر قوم عیسائی اس میں شریک ہوویں اِسلیئے حکم دیا کہ ہفتہ بہفتہ
کیا کریں (۱ قرنتی ۱۶-۲) اگر کوئی تھوڑا سا دیتا ہو مگر ہفتہ بہفتہ دیتا ہو تو بھی بہت ہو جائیگا۔ حکم تھا کہ ہفتہ کے پہلے روز یعنے
ہر اتوار کو کیا کریں اور ہر کوئی اپنے مقدور کے موافق دیوے (۱ قرنتی ۱۶-۲) اپنی تنخواہ یا مزدوری کا یا کسی اور طرح کی کمائی کا
مثلاً تجارت کا یا زراعت کا ایک خاص حصہ دیا کریں۔ مگر ہمیشہ دسواں حصہ دینے کا دستور تھا قدیم سے بموجب حکم الہی کے
دیا جاتا تھا (پیدایش ۲۸-۲۲ و احبار ۲۷-۳۰ و ۲ تواریخ ۳۱-۵ و ۶ و ۱۲ و نحمیا ۱۳-۱۲ و ملاکی ۳-۱۰) نہ تنگدلی سے
(۲ قرنتی ۹-۷) نہ اس سبب سے کہ اور لوگ بھی دیتے ہیں بلکہ غریبوں کی فکر کے سبب سے اپنا فرض جانکے (رومی ۱۵-۲۷)
یہودیوں سے غیر اقوام کو روحانی نعمتیں پہونچی تھیں تب غیر اقوام پر بھی فرض تھا کہ اپنی جسمانی چیزیں اُنہیں دیں تاکہ برابری
ہو جاوے (۲ قرنتی ۸-۱۳ و ۱۴) اسکا یہہ مطلب نہ تھا کہ کوئی غریب نرہے یا کوئی بڑا دولتمند نہ ہووے بلکہ یہہ مطلب تھا کہ جنکے
پاس ہو وہ اُنکی مدد کریں جن کے پاس نہیں ہو (یوحنا ۱۲-۸) جیسے بنی اسرائیل نے من کے بارہ میں کیا تھا (خروج ۱۶-۱۸) فلپی
اور تسلونیقیہ والوں نے غریبی کی حالت میں بھی دیا تھا (فلپی ۴-۱۵ و ۱۶) اور ایک خاص سبب یہہ بھی تھا کہ مسیح نے بھی ہمارے
لئے یوں کیا تھا کہ وہ غریب ہوا ہمارے لئے (۲ قرنتی ۸-۹) تاکہ ہمیں سب کچھ دیوے (۱ قرنتی ۳-۲۱ سے ۲۳) یہہ اُس کی
بخشش بیان سے باہر ہو (۲ قرنتی ۹-۱۵) پس جیسے لوگ دیتے ہیں ویسے پاوینگے بھی (۲ قرنتی ۹-۶ و امثال ۱۹-۱۷ و ۱۱-۲۴
و ۲۵) اور (متی ۱۰-۴۲ و اتھاؤس ۶-۱۸ و ۱۹) اس دینے سے دینے و لینے والے ملجاتے ہیں اور مغایرت نہیں رہتی ہو پولوس
چاہتا تھا کہ یہودیوں اور غیر قوموں کا میل یوں کراوے کہ وہ جو ایمان میں روحانی میل ہو اُسکا اظہار بیں ہووے اور یہہ روحانی
میل کا نشان اور دلوں کی یگانگت کا اظہار ہووے۔ ضرور اس بڑے چندہ کے سبب آپس میں بڑی محبت ہوئی ہوگی۔ پھر
دیکھو کہ پولوس نے کیسی ہوشیاری کی کہ ہر کلیسیا کے ممتاز لوگوں کو ساتھہ لیا تاکہ ہر کلیسیا گویا آپ یروشلم میں بوسیلہ وکیل کے
حاضر ہوکے چندہ پیش کرے یہی سبب تھا کہ اتنے لوگ اُسکے ساتھہ یروشلم کو جاتے تھے (۱ قرنتی ۱۶-۳ و ۲ قرنتی ۸-۱۸ و ۱۹

و۲۳ واعمال ۲۰-۴) اور اُس خط میں بھی دیکھو جو بوقت روانگی قرنتس سے روم کو لکھا تھا (رومی ۱۵-۲۵ و۲۶) آنکی منت کرتا ہی کہ تم لوگ روم میں ہو کے دعا کرو کہ یہہ چندہ مقدسوں کو یروشلم میں مقبول ہووے (ف) اب وہ لوگ جو اُس کے ساتھہ جاتے ہیں اُنپر غور کرو (۱) سوپاتر بریائی یہہ وہ شخص ہی جسکا ذکر (رومی ۱۶-۲۱) میں ہی اور وہاں سوسیپطر لکھا ہی یہی شخص ہی (۲) ارسطرخس یہہ تسلونیقہ کا باشندہ تھا دیکھو (۱۹-۲۹) کا ذیل (۳) سکوندس اس شخص کا اور کچھہ حال معلوم نہیں ہی مگر یہہ کہ اسکا نام یہاں دیکھتے ہیں ضرور معزز شخصوں میں سے ہی کیونکہ اُن کی فہرست میں ہی (۴) گایوس دربی کا اسی کا ذکر (۱۹-۲۹) میں ہی (۵) تمطاؤس یہہ شہر لسطرہ کا تھا اور یہہ دونوں شخص اشیاء کوچک کے اندرونی حصہ سے آئے تھے (۶) تخکس یہہ شخص معلوم ہی کہ وہ افسی تھا اور پولوس نے اُسے پھر روم سے افسس کو بھیجا تھا اور اُسی کے ہاتھہ سے افسیوں کا خط روم سے لکھکر روانہ کیا تھا (۲ تمطاؤس ۴-۱۲ وافسی ۶-۲۱ وکلسی ۴-۷ وطیطس ۳-۱۱) یہہ شخص اکثر رسول کے ساتھہ رہا ہی اور کئی جگہ بھیجا بھی گیا تھا اور رسول کی تسلی کا باعث تھا (۷) تروفیمس خاص افسس کا باشندہ تھا جس کے سبب یروشلم میں بے قصور ہوکے فساد کا باعث ٹھہرا تھا (۲۱-۲۹) اور مدت تک یہہ شخص پولوس کے ساتھہ رہا (۲ تمطاؤس ۴-۲۰) (ف) یہہ سات آدمی اُسکے ساتھہ تھے جب اُسنے یروشلم کا آخری سفر کیا تھا اور یہہ سب غیر قوم میں سے معزز عیسائی تھے (ف) اس باب کی پانچویں آیت میں جو لفظ (ہماری) لکھا ہی اُس سے ظاہر ہی کہ لوقا بھی ساتھہ تھا وہ اپنا نام فروتنی کے ساتھہ ادب سے اشارہ میں بتلاتا ہی بغیر فخر کے (امثال ۲۷-۲) دین مسیحی سے فروتنی اور حلم اور خوش اخلاقی اور غریبی پیدا ہوتی ہی (ف) اسوقت سے لیکر آخر تک لوقا پولوس کے ساتھہ رہا پھر جدا نہیں ہوا دیکھو (۲۱-۱۷ و۲۷-۱ و۲۸-۱۶ وکلسی ۴-۱۴ وفلیمان ۲۴ و۲ تمطاؤس ۴-۱۱) معلوم ہی کہ ایک وقت لوقا فلپی میں رہگیا تھا (اعمال ۱۶-۴۰ کے ذیل کو دیکھو- پھر اس شخص کو پولوس نے فلپی سے طیطس کے ساتھہ دوسرا خط دیکر قرنت کو بھیجدیا تھا اور یہہ قرنت میں جاکر پولوس کے لئے ٹھہر رہا تھا جب پولوس تیسری بار قرنت میں آیا اور چندہ لیکر وہانسے نکلا تب تک وہاں رہا اور بوقت روانگی اُسکے ساتھہ چلا اور یروشلم میں آیا اور پھر قیصریا میں اور پھر روم میں بھی اُسکے ساتھہ ہی رہا (ف) پہلے لوقا اکیلا پولوس کے ساتھہ طرواس کو گیا تھا اور سیلاس بھی تھا (ف) بعض لوگ عیسائی کی زندگی لینے کی گھات میں رہتے ہیں اور بعض اُس کے لئے اپنی جان دینے کو بھی طیار ہیں یہاں چند آدمی ہیں جنکا سپہ سالار پولوس ہی اور وہ روحانی جنگ کے لئے مخالفوں میں چلتے ہیں (ف) مسیح خداوند بھی آخری وقت پر اپنے شاگردوں کو جلیل سے لیکر یروشلم میں آیا تھا اب کچھہ کچھہ پولوس کا ویسا ہی نمونہ چمکتا ہی

۵

(۵) وے آگے جاکے طرواس میں ہماری راہ دیکھتے رہے

(طرواس میں) جہاں دو دفعہ پہلے بھی پولوس آچکا تھا (اعمال ۱۶-۸ و ۲ قرنتی ۲-۱۲) معلوم ہوتا ہی کہ اسیا تک تو وہ سب لوگ ساتھ ساتھ آئے اور وہانسے الگ ہوکے طرواس میں چلے گئے اور پولوس پیچھے رہا شاید چندہ کا روپیہ لیکر جہاز کی راہ سے یہہ لوگ آگے چلے گئے ہونگے اور وہاں جاکے منتظر تھے کہ پولوس اور لوقا پیچھے سے آکر وہاں اُنسے ملیں اور ہم سب کے سب ہمراہ چلیں اب پولوس اُس کام کو تمام کرچکا جسکو اُسنے اختیار کیا تھا اشیا کوچک میں اور مقدونیہ میں اور یونان میں یعنے کلیساؤں کی بنیاد ڈالنے کا کام جو اُسکا خاص کام تھا (۱ قرنتی ۳-۶ و ۱۰) ان مقامات میں کوئی جگہ نرہی تھی جہاں اُسنے اپنا کام نہ کیا ہو (رومی ۱۵-۱۹ و ۲۳) اب وہ چاہتا ہی کہ میں پچھم کے ملکوں میں جاؤں اور روم کو دیکھوں اور شاید ہسپانیہ کو بھی دیکھوں (رومی ۱۵-۲۲ سے ۲۴ و ۲۸ و ۲۹) مگر ضرور تھا کہ پہلے یروشلم کو جاوے تاکہ اپنے سارے کام کا ذکر وہاں کرے اور چندہ بھی دیوے دیکھو وہ حاکم کے سامہنے کہتا ہی کہ میں چندہ دینے کو آیا تھا (اعمال ۲۴-۱۷)

۶

(۶) اور فطیر کے دنوں کے بعد ہم فلپی سے جہاز پر روانہ ہوکے پانچویں دن طرواس میں اُنکے پاس پہونچے اور سات دن وہاں کاٹے

(ہم) یعنے لوقا اور پولوس جو فلپی میں رہے تھے (فطیر کے دنوں کے بعد) یعنے عید فسح کے دنوں کے بعد فلپی کو ہمنے چھوڑا (ف) یہہ لوگ وہاں عید ایسٹروی کے لئے ٹھہر گئے تھے تاکہ مسیح کے جی اُٹھنے کی عید کی یادگاری کرکے وہاں سے چلیں (ف) کوئی نہیں کہہ سکتا کہ غیر قوم کے عیسائی یہودیوں کی عید مانتے ہوں ہاں وہ مسیحی عید کو مانتے تھے اور ایسٹروی کی عید قریب تھی اِسلئے وہاں ٹھہر گئے تھے کہ کلیسیا کے ساتھ مسیح کے جی اُٹھنے کی عید کرکے چلیں (ف) اِس عید کے بعد پنتکوست کی عید آتی ہی تو یہہ عید اُنہوں نے یروشلم میں جاکے کی تھی سات ہفتوں کے بعد (اعمال ۲۰-۱۶ و ۲۱-۱۵) (ف) یہہ تین مہینے جو قرنتس میں گذر گئے یہہ جاڑے کے مہینے تھے (۱ قرنتی ۱۶-۶) (پانچویں دن طرواس میں پہونچے) پہلے جب طرواس سے فلپی میں گئے تھے تو تین دن میں پہونچگئے تھے (۱۶-۱۱ و ۱۲) اب پانچ دن میں آئے شاید جہاز میں ہوا کے سبب کچھہ حرج ہوا ہو (سات دن وہاں کاٹے) طرواس کی کلیسیا سے آخری ملاقات تھی اِسلئے وہاں سات دن رہے اور سات دن اِسلئے رہنا پڑا کہ اُنہیں ضرور تھا کہ اتوار کرکے جاویں اور آئے تھے پیر کے روز پس سات دن رہکے پھر پیر ہی کو روانہ ہوئے تھے چونکہ لوقا حاضر تھا اِسلئے ساری سرگذشت مفصل لکھتا ہی

(۷) اور ہفتہ کے پہلے دن جب شاگرد روٹی توڑنے کو اکٹھے ہوئے پولوس نے یہہ چاہکے کہ دوسرے دن روانہ ہو اُنسے باتیں کیں اور آدھی رات تک کلام کو طول دیا

اِس آیت سے اور (۱ قرنتی ۱۶-۲) سے خوب معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی لوگ اتوار کو جو خداوند کا دن ہے خوب مانتے تھے اور یہہ پہلا ذکر ہے کہ غیر قوم کے عیسائیوں نے اتوار کو یوں مانا ہے اور پولوس بھی اتوار ہی کی انتظاری میں طرواس کے درمیان ٹھہر گیا تھا اور اسیطرح (۲۱-۴) میں صور کے درمیان کیا تھا اور یہی حال ہٹولی میں گذرا تھا (۲۸-۱۴) (ف) اب بعض بدعتی کہتے ہیں کہ اتوار کا ماننا کیا ضرور ہے یہہ قدیم کلیسا کی مخالفت ہے (اکٹھے ہوئے) کیونکہ اتوار کو بندگی کے لئے اکٹھے ہونے کا دستور تھا نہ اپنے اپنے گھروں میں دعا کرتے تھے مگر مجلسیں کرتے تھے (ف) اتوار کے دن جو عیسائی لوگ جمع ہو کر بندگی کرتے تھے وہ یہہ دکھلاتے تھے کہ ہم وہ آرام کا دن خدا سے مانگتے ہیں جسکا ذکر (پیدایش ۲-۱ سے ۳) میں اور چوتھے حکم میں ہے آرام کا دن آیندہ آلاہی اُس کی یادگاری ہمیشہ سے اتوار کے دن ہوتی آئی ہے (ہفتہ کا پہلا دن) یعنے اتوار۔ ہفتہ کے ساتویں دن کی جگہ میں گیا کیونکہ اُسی دن میں مسیح خداوند مردوں میں سے جی اُٹھا تھا (مرقس ۱۶-۹) اور روح القدس بھی اُسی دن نازل ہوئی تھی پنتکوست کو (اعمال ۲ باب) کیونکہ مسیح سوا جمعہ کو ہفتہ کو قبر میں تھا اتوار کو جی اُٹھا اور اب یہاں سے سات ہفتے شمار کر کے معلوم کرلو کہ عید پنتکوست کس دن ہوئی تھی تب جانو گے کہ خدا نے اتوار کے دن روح القدس کو بھیجا تھا اور یوحنا رسول بھی اتوار ہی کو روح میں آگیا تھا (مکاشفات ۱-۱۰) مسیح خداوند جی اُٹھنے کے بعد اتوار ہی کو دو دفعہ نظر آیا تھا (یوحنا ۲۰-۱۹ و ۲۶) پس وہ دن عیسائیوں کے لئے مقدس ٹھہرا اور خداوند کا دن کہلایا (۱ قرنتی ۱۶-۱) پس یہودی سبت کی پاکیزگی خداوند کے دن کو دے گئے کیونکہ تمام برکات اُسکے ساتھہ متعلق ہو گئیں اور اُسی عہد میں عیسائیوں نے اس دن کو پکڑ لیا اور رسول مسیح کے بھی اسپر متفق ہو گئے جسٹن شہید دوسری صدی میں کہتا ہے کہ سب عیسائی اتوار ہی کو مانتے ہیں۔ اسیطرح پلینی ترجان شہنشاہ کے خط میں اتوار پر گواہی دیتا ہے کہ عیسائی اُس دن جمع ہوتے ہیں پس اب ہمارے لئے مسیح کا سبت اتوار کا دن ہے (روٹی توڑنے کو) کیونکہ عشاء ربانی لینے کو آئے تھے اِسلئے کہ پولوس حاضر تھا اور وہ آخر رخصت مانگتا تھا شاید عشاء ربانی ہر اتوار کو ہوتی تھی اُنہوں نے یوں ہی مناسب جانا تھا (ف) مسیح کے بدن کی توڑی ہوئی روٹی کے ساتھہ کلام کی روٹی بھی ملتی تھی یعنے وعظ ہوتا تھا کلام سے عشاء کے لئے طیاری ہوتی تھی اور عشاء سے ہاضمہ ہوتا تھا کلام کا عشاء کے ساتھہ وعظ کی بھی حاجت ہے اور دعاؤں کی بھی

(۸) اور بالاخانہ میں جہاں وے اکٹھے تھے بہت چراغ تھے ۸

بہت چراغوں سے بڑی روشنی ہوئی تھی اور اِس روشنی کی گرمی سے سستی بھی کم آئی ہوگی - اور چونکہ بڑی روشنی تھی اِسلئے سب نے معجزہ بھی خوب دیکھا ہوگا (ف) رات کی مجلسوں میں بڑی روشنی چاہئے تاکہ جو کچھہ ہوتا ہے سب دیکھیں اور بدگمانی نہ ہووے شیطان چاہتا ہے کہ رات کی مجالس میں اندھیرا ہووے تاکہ تاریکی کے کام ہوویں پر عیسائی بہت روشنی کرتے ہیں (بالاخانہ) اُسوقت گرجا نہ تھا صرف ایک بڑا کمرا تھا تیسری چھت پر - اور چھت پر کے کمرے میں اِسلئے جمع تھے کہ اکثر چھت کے اوپر کے کمرے بڑی ہوا کرتے ہیں بنسبت نیچے کے کیونکہ دیواروں کی رکاوٹ مثل نیچے کی چھت پر نہیں رہتی ہے (ف) یہہ بالاخانہ شاید کسی دولتمند عیسائی نے ایسے کام کے لئے دیا ہوگا جیسے قرنتس میں جسٹس نے کیا تھا (اعمال ۱۸-۷) (ف) شام کے وقت جمع ہوئے تھے شاید دن کے وقت مجلس نہیں کر سکتے ہونگے کسی سبب سے اس مجلس میں اکثر لوگ مالدار تھے اور بعض غریب بھی تھے تو بھی سب کے سب بڑے سرگرم تھے کہ نصف رات تک وعظ سُننے کو حاضر اور بیدار تھے اور کلام پر بہت فکر کرتے تھے (ف) پس اس آیت سے یہہ ثابت ہے کہ لوگ سرگرم تھے اور ہر اتوار کو عشاء ربانی کرتے تھے اور شام کو عشا کا دستور تھا نہ صبح کو جیسا اب گرجوں میں دستور ہے اور عشا کے معنے بھی شام کا کھانا ہے نہ صبح کا لارڈ سپر کے معنے بھی شام کا کھانا ہے اور مسیح نے بھی شام کو عشاء دی تھی پر اب لوگ صبح کو کرتے ہیں

(۹) اور یوتخس نام ایک جوان جو کھڑکی میں بیٹھا تھا بڑی نیند میں پڑا اور جب پولس دیر تک باتیں کرتا رہا وہ نیند کے مارے جھک کے تیسرے درجہ سے نیچے گر پڑا اور مردہ اُٹھایا گیا ۹

شاید کسیقدر باہر کیطرف جھکا ہوگا - اتوار کے دن ونکو خلاف حکم دنیا کا کام کر کے تھک گیا ہوگا جو رات کو وعظ کے وقت سو گیا یا اِسلئے کہ جوان تھا اور جوانوں کو بہت نیند آتی ہے وہ بھی سو گیا - دیکھو یہاں گرجے میں بیٹھے بیٹھے جماعت میں سے ایک کی موت آئی موت کا کیا بھروسہ ہے شاید گھر پر جا کر مریں یا گرجے میں بیٹھے بیٹھے مر جاویں - دیکھو گرجے میں رات کو سونیوالے کے لئے بھی موت آئی اُنکا کیا حال ہے جو دن کو گرجے میں سویا کرتے ہیں - اور اُنکے لئے بھی کچھہ عذر نہیں ہے وہ جو گرجے میں نہیں آتے وہ بھی گرجے کی طرف سے سوئے ہوئے ہیں - ایک جسم کی نیند ہے جس سے لوگ سو جاتے ہیں اور چھت سے گرتے ہیں اور ایک روح کی نیند ہے جس سے لوگ آسمان سے گرتے ہیں اور بالکل مر جاتے ہیں - یہہ آدمی بہت

اونچے سے گرا اور سخت زمین پر بھی گرا ایسا کہ مر گیا اور اٹھانیوالوں نے مردہ اٹھایا - لوگوں کو اسوقت بہت خوف آیا ہوگا کہ موت کا کیا اعتبار ہے ہر وقت طیار رہنا چاہیئے اور پولوس کو بھی فکر پیدا ہوا ہوگا کہ رخصت کے وقت بھائیوں میں ایک گھبرانے کے لئے غم کا باعث ہوا

۱۰ (۱۰) تب پولوس اُتر کے اُس سے لپٹ گیا اور گلے لگا کے کہا مت گھبراؤ کیونکہ اُسکی جان اُس میں ہے

(لپٹ گیا) جیسے الیاس پیغمبر سرپتا کی بی بی کے بیٹے سے لپٹ گیا تھا (۱ سلاطین ۱۷ - ۲۱) اور الیشاع سونمیت کے لڑکے سے لپٹ گیا تھا (۲ سلاطین ۴ - ۳۴) (ف) مسیح خداوند نے ایسا کبھی نہیں کیا اُسنے صرف حکم سے زندہ کر دیا (اُسکی جان اُسمیں ہے) جیسے مسیح نے کہا تھا کہ لڑکی مر نہیں گئی بلکہ جیتی ہے (مرقس ۵ - ۳۹) (مت گھبراؤ) یعنے بڑا شور و غل نہ کرو جب خدا کے حاضر ہونے کے نشان ہوتے ہیں تو چاہیئے کہ لوگ نادیدنی اشخاص یعنے فرشتوں کی حضوری پر فکر کریں اور گھبرا دیں نہیں اور خدا کی مرضی کے برخلاف شور و غل نہ کریں اُس کی ملک ہے جو چاہے وہ کرے پس مردے کے چپ چاپ کمرے کی بے عزتی نہیں چاہیئے - ہندو مسلمان بہت شور کرتے ہیں اور بعض نادان عیسائی بھی بیتاب ہوکر چیخیں مارتے ہیں اور واہیات بکتے ہیں یہہ خدا پر ملامت ہے اور اسبات کا اظہار ہے کہ اب ہماری امید بالکل کٹ گئی ہے خیر اگر مر گیا تو مر جانے دو آسمان پر ملینگے سب کو مرنا ہے تم بھی مر جاؤگے پھر کیوں چلاتے ہو خدا کو اپنا کام کرنے دو اگر تم صابر ہو تو اجر پاؤگے بکواس سے کیا فایدہ ہے صرف نقصان ہے

۱۱ (۱۱) اور اوپر جا کے اور روٹی توڑ کے اور کھا کے اتنی دیر تک باتیں کرتا رہا کہ فجر ہو گئی اسی طرح وہ روانہ ہوا

(روٹی توڑ کے) یعنے عشاء ربانی دیکے (۱-۷) (ف۱) شاگردوں نے یوتخس کو جیتا پایا یہہ ایک بڑا قیمتی انعام تھا جو رسول اللہ کے ہاتھ سے خدا نے اُنہیں دلوایا جس سے ایمان میں بڑی مضبوطی حاصل ہوئی ہوگی (ف۲) آج اگر کوئی پادری صاحب اسطرح رات بھر مجلس کرے تو کلیسیا کیسا شور مچاتی ہے رات بھر ایسا کرنا تو بہت ہی مشکل ہے مگر ڈیڑھ گھنٹہ سے زیادہ اگر گرجا میں وقت خرچ ہو جاوے تو سب کہتے ہیں کہ پھر ایسا نہو وے ورنہ ہم آنا چھوڑ دینگے انکے ایمان کا ضعف تو دیکھو ہاں اگر ناچ راگ رنگ کی مجلس ہو تو عورت مرد سب صبح تک خوب جاگتے ہیں اور خوش رہتے ہیں پر دینی مجلس میں جلدی تنگ آجاتے ہیں اِسکا سبب یہہ ہے کہ خدا سے زیادہ دنیا کا مزہ پیارا ہے اور جیسے اُنہیں دنیا کے مزہ میں لطف

آتا ہے ویسے خدا کی روحانی باتوں میں لطف نہیں آتا ہے پر طرواس کی کلیسیا میں ایمان اور کیسی سرگرمی تھی (حف) اگرچہ یہہ نصیحت میں نے لکھی ہے اُن سست لوگوں کے واسطے تو بھی آیت بالا کے بھروسے پر کوئی وعظ ایسا لمبا نہ کرے کیونکہ ہر واعظ پولوس نہیں ہے جسکے ہر لفظ میں روح کی تاثیر تھی اور نہ ہر کلیسیا طرواس کی کلیسیا ہے اور نہ ہر وعظ آخری رخصت کا وعظ ہے پس لوگوں کی حالت پر بھی غور کرکے بولنا چاہیئے تاکہ دل تھک نہ جاویں پس ایک گھنٹہ یا آدھا گھنٹہ حد دو گھنٹہ سے زیادہ وعظ نہ کیا جاوے۔ بلکہ آدھا گھنٹہ عام دستور وعظ کا بہتر ہے

۱۲ (۱۲) اور وے اُس لڑکے کو جیتا لائے اور بہت خاطر جمع ہوئی

کیونکہ جس ایمان کی محافظت کیلیئے اتنا لمبا وعظ سُنا اتنی محنت سے اُس ایمان پر خدا کی طرف سے اس معجزہ کی ایسی مہر بھی اُسیوقت ہوئی کہ کمال خاطر جمعی ہوگئی کہ ضرور سچا خدا عیسائیوں کے ساتھہ ہے اور یہہ دین خدا کا دین برحق ہے اور پولوس ضرور اُسی خدا کا بھیجا ہوا رسول ہے

۱۳ (۱۳) اور ہم کشتی پر آگے اسس کو گئے اس ارادہ پر کہ وہاں پولوس کو اپنے ساتھہ چڑھا لیں کیونکہ وہ وہاں پیدل جانے کی خواہش کرکے یوں ہی فرما گیا تھا

(اسس) طرواس سے خشکی کی راہ (۲۰) میل تھا وہاں سے پولوس گیا اور وہ سیدھی سڑک تھی قطر کی راہ مگر کشتی کی راہ جو پانی میں تھی وہ (۴۰) میل تھی اس صورت سے

تری کی راہ

اسس — خشکی کی راہ — طرواس
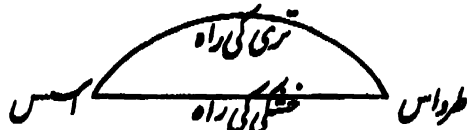
شاید پولوس نے چاہا کہ میں اتنی محنت کے بعد ذرا اکیلا ہو جاؤں۔ تاکہ پہاڑوں اور جنگلوں میں پیادہ چلکر خداوند سے مدد اور طاقت پاؤں اور اپنے خدا سے باتیں کروں اور آنیوالی مصیبتوں کے لئے فکر کرکے کچھہ سوچوں۔ مسیح خداوند نے بار بار ایسا کیا کہ اکیلا ہوکے کئی جگہ گیا (مرقس ۱-۳۵ و متی ۱۴-۱۳) اب پولوس بھی دُکھہ اُٹھانے کو جاتا ہے اسلیئے وہی کرتا ہے جو مسیح نے کیا (ف) بعضے وقت دل نہایت ہی چاہتا ہے کہ سب لوگوں سے الگ ہوکے ذرا سیر کریں اور کچھہ سوچیں اور کچھہ دعا کریں سو سب دیندار کبھی کبھی ایسا بھی کرتے ہیں

۱۴ (۱۴) سو جب وہ اسس میں ہمکو ملا ہم اُسے چڑھا کے مطولینی میں آئے

(مطولینی) جزیرہ لیزبوز کا پائے تخت ایک بڑا شہر تھا اور اسس سے (۳۰) میل بسمت دکھن واقع تھا (ف) یہہ تمام رات بندر میں کاٹی تھی

۱۵ (۱۵) اور وہاں سے کشتی کھولکے دوسرے دن خیوس کے سامنے آئے اور تیسرے دن سلموس میں پہونچے اور طرگولین میں رات کاٹ کے آئندہ روز ملیطس میں آئے

(خیوس) اب اُسکو سیو کہتے ہیں یہہ بہت بڑا خوبصورت جزیرہ اجین سمندر میں ہی (ساموس) یہہ بھی جزیرہ ہی جتنا دور خیوس لیزبوز سے ہی اُتنا ہی دور خیوس سے ساموس بسمت دکھن واقع ہی (طرگولین) یہہ شہر ہی جہاں اکثر اہل جہاز لنگر ڈالتے ہیں خشکی نزدیک ہی یہہ شہر ساموس جزیرہ کے نزدیک کوئی نصف میل دکھن میں ہوگا (ملیطس) دریائے میانڈر کے درمیان چین دہانہ پر ہی

۱۶ (۱۶) کیونکہ پولوس نے ٹھانا تھا کہ افسس سے گذر جائے ایسا نہ ہو کہ اسکو اسیا میں رہنے سے دیر لگے اسلئے کہ وہ جلدی کرتا تھا تاکہ اگر اس سے ہو سکے پنتکوست کے دن یروشلم میں ہووے

اس آیت سے اور آیت ۱۳ سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ فلپی سے پاترا تک پولوس نے اپنی مرضی سے سفر کیا اور شاید اپنے ہمسفروں کے لئے کوئی چھوٹی کشتی کرایہ پر لی ہو۔ جب پاترا میں پہونچا تو اُسنے کوئی جہاز سوداگروں کا پایا جس میں سوار ہو کر سور تک گیا تاکہ اسیا میں وقت نہ کاٹے یعنے اس علاقہ میں جسکا پائے تخت افسس تھا وہ چاہتا تھا کہ عید پنتکوست تک یروشلم میں پہونچ جاوے کیونکہ چار طرف سے لوگ عید کے لئے یروشلم میں جمع تھے وہ چاہتا تھا کہ وہاں جا کے بھی لوگوں سے چندہ لیوے اور یہہ چندہ جو لایا ہی سب ملا کر غریبوں کو دیوے۔ پس فسح سے پنتکوست تک سات ہفتے ہوتے تھے اُن میں تین ہفتہ تو گذر گئے اِسلئے اُسکے دل میں شک آیا کہ شاید وقت پر پہونچ سکونگا یا نہیں یہہ سبب تھا کہ افسس میں ٹھہرنا نہیں چاہتا تھا (اگر ہو سکے) یعنے اگر خدا کی مرضی ہووے کیونکہ تین ہفتے گذر چکے ہیں (ف) معلوم ایسا ہوتا ہی کہ وہ جانتا تھا کہ میرے لئے وہاں دکھ ہی شاید خدا نے اُسے خبر دی ہو تو بھی وہ یہہ جانکے وہاں گیا جیسے مسیح خداوند وہاں گیا تھا

(مرقس ۱۰-۳۲ لوقا ۱۸-۳۱)

۱۷ (۱۷) اور اُسنے ملیطس سے افسس میں کہلا بھیجکے کلیسیا کے بزرگوں کو بُلایا

(ملیطس سے افسس) قریب (۴۰) میل کے تھا آپ نہ گیا تاکہ ساری کلیسیا کو دیکھے مگر وہاں کے خادمان دین کو بُلایا اِسلئے کہ وہ جانتا تھا کہ وہاں جاکے جلدی نکلنا مشکل ہوگا (بزرگوں کو بلایا) یہہ لفظ بزرگ کا آیت (۲۸) میں اسقفوں کے معنے میں ہی پس وہ بڑا شہر تھا اور وہاں کئی ایک اسقف تھے (۱۴-۲۳) یہہ سب اسقف تھوڑے دنوں کے بعد ایک ہی اسقف کی اطاعت میں آگئے تھے یعنے تمطاؤس کی (۱ تمطاؤس ۱-۳- و ۵-۱۷ سے ۱۹) اور تمطاؤس کا یہہ کام تھا کہ قسیسوں اور ڈیکنوں کو مقرر کرے (۱ تمطاؤس ۵-۲۲) میں بھی لفظ تھا جو خادم دین کے درجہ دویم کے لوگوں کو بھی دیا گیا تھا مگر کچھہ عرصہ کے بعد یہہ لفظ خاص اُنہیں کا لقب ٹھہرا تھا جو درجہ اول رکھتے تھے (ف) کلیسیا کے لئے نہ صرف پاسبان بس ہیں مگر منتظم اور مدبر اور مشرف بھی چاہئیں جو قسیسوں کے ساتھہ صلاح کریں اور نصیحتیں دیویں اور اُبھاریں کیونکہ جو مدد واعظوں کو دیجاتی ہی وہ اُن کے سامعین کے لئے بھی ہی (ف) جب ایسے بزرگ لوگ کسی شہر سے ملاقات کے لئے آویں تو چاہئے کہ ادب اور خوشی سے قبول کئے جاویں

۱۸ (۱۸) اور جب وے اُس پاس آئے اُنہیں کہا تم جانتے ہو کہ پہلے ہی دن سے جب میں اسیا میں آیا ہر وقت کس طرح تمہارے ساتھہ رہا

اب وہ اُنہیں آخری نصیحت دیتا ہی اور اس نصیحت کے تین حصے ہیں پہلے وہ گذرے ہوئے وقت کی طرف دیکھتا ہی (آیت ۱۸ سے ۲۱ تک) پھر وہ آگے کی طرف دیکھتا ہی جہاں جاتا ہی (آیت ۲۲ سے ۲۷ تک) پھر اُنہیں خاص نصیحت دیتا ہی (آیت ۲۸ سے ۳۵ تک) پہلے حصہ کا مطلب یہہ ہی کہ تم آپ میری چال چلن سے اور میری وفاداری سے اور دیانتداری سے واقف ہو اور گواہ بھی ہو (ف) مبارک ہی وہ منادجو اپنے کام کے شروع سے آخر تک ایسا کرسکتا ہی کہ سُننے اور دیکھنیوالوں کی تمیز اُس کے حق میں اچھی گواہی دیوے (ف) پولوس اُن کی تمیز کو جگاتا ہی اور وہ خوشامد نہیں کرتا نہ خوشامد چاہتا ہی مگر سچائی کا طالب ہی (پہلے ہی دن سے) یعنے جسدن تمہارے شہر میں آیا تھا اُسی دن سے میں نے کیسا کام کرنا شروع کیا تھا نہ ایک دو روز آرام کرکے اور گھر کا بندوبست کرکے اور سب طرح سے خاطر جمعی کرکے جیسے ہم لوگ کرتے ہیں اُسنے پہلے ہی روز سے کام شروع کردیا تھا (ف) تجرد اور دنیا کے جنجال سے الگ رہنا بھی بہت ہی مفید ہی جسکو بخشا جائے ہم جو خانہ دار ہیں سارے کام خانہ داری

کے ہمیں کرنے پڑتے ہیں اور یوں ہم شرمندہ بھی ہیں کہ مزدور ہم سے خدمت میں قصور رہتا ہے جب کہیں جاتے ہیں تو دیر تک پہلے
بال بچوں کو آرام سے بٹھلانے کا فکر ہوتا ہے اور پھر کام شروع کرتے ہیں سو بھی سستی کے ساتھ وقت معینہ پر

(۱۹) کہ کمال فروتنی اور بہت آنسوؤں اور آزمائشوں کے ساتھ جن میں یہودیوں کی گھات لگانے سے پڑا خداوند کی خدمت کرتا رہا

(خدمت خدا کی) یہہ لفظ پولس کے منہہ سے چھہ دفعہ نکلا ہے اور کسی دوسرے رسول کے منہہ سے نہیں نکلا اور مسیح خداوند
نے دو دفعہ یہہ لفظ بولا ہے (متی ۶-۲۴ و لوقا ۱۶-۱۳) پولس کہتا ہے کہ خدا کی خدمت کی یعنے خدا اور دنیا دو کی خدمت نہیں
ہو سکتی مگر ایک کی خدمت ہو سکتی ہے سو میں نے خدا کی خدمت کی دنیا کی خدمت کو چھوڑ دیا (کمال فروتنی اور آنسوؤں کے ساتھ)
خدام دین کے آنسو کئی طرح کے ہوتے ہیں غم کے آنسو محبت کے آنسو خوشی کے آنسو۔ خدا کی خدمت میں نہ سارا دن خوشی
کا ہوتا ہے اور نہ سارا دن غم کا طرح طرح کی کیفیتیں دل پر طاری ہوتی ہیں مگر اس کام میں سب حالتیں مبارک ہیں۔ اس خدمت کو
فروتنی بہت درکار ہے بغیر فروتنی کے یہہ خدمت ہو نہیں سکتی۔ اس خدمت میں دکھہ اور امتحان بھی بہت ہے اگر دکھہ و امتحان
اس خدمت میں نہ ہوتا تو کچھہ برکت بھی نہ ہوتی ان آفات کے درمیان گھس کر خدمت کرنا ہے تو سپہ گری ہے ورنہ آرام میں تو سب
خدمت کے مدعی ہیں مگر خدا کی خدمت یوں ہوتی ہے جسکو آدمی نہ آسانی سے لیکن مشکل سے سیکھتا ہے اور وہ نہ صرف قواعد میں مگر
میدان لڑائی ہے (ف) دیکھو پولس اپنے آنسوؤں کے ذکر سے شرماتا نہیں وہ ستوئیکی نہیں تھا جیسے کہ اتھینے میں لوگ ملے تھے
(ف) یہہ رونا پولس نے مسیح خداوند کے مدرسہ میں سیکھا تھا کیونکہ مسیح بھی رویا تھا (ف) رونیوالونکا اجر دیکھو (زبور ۱۲۶-۵ و ۶)
وے جو آنسوؤں کے ساتھ بوتے ہیں خوشی کے ساتھ کاٹینگے بونے کے لئے بیج اٹھائے ہوئے وہ روتا ہوا چلا جاتا ہے اپنی پولیاں
اٹھائے ہوئے وہ خوشی کے ساتھ پھر آتا ہے (ف) عیسائی منادکا فخر یہہ نہیں ہے کہ دولتمند ہے یا عزت دار ہے مگر یہہ کہ دکھہ
سکھہ میں بھی انجیل کا خادم ہے اور اُسکی خدمت میں اپنی عمر خرچ کی ہے کوشش کے ساتھ (ف) پولس اکثر دکھہ میں رہا ہے نو مریدوں
کے لئے فکرمند تھا جنکے لئے بڑا درد زہ اٹھایا تھا اور یہودیوں کے سبب سے بھی دکھہ میں تھا جو ہمیشہ اُسکے گھات میں تھے کہ
اُسکے کام کو بند کریں اور اس کی جان بھی ہلاک کریں تو بھی فروتنی کے ساتھ خدمت کرتا رہا (ف) بہت عیسائی اسوقت ہیں
جو مسیح کی خدمت کرنا چاہتے ہیں بغیر آنسوؤں اور آزمائشوں کے وہ چاہتے ہیں کہ آسودگی اور فارغ البالی اور عزت کے حال
میں ہو کے خدمت کریں مگر مسیح کی خدمت بغیر فروتنی اور آنسوؤں اور آزمائشوں کے کرنا ناممکن ہے

(۲۰) اور کیونکر میں نے کوئی بات جو تمہارے فایدہ کی تھی نہ چھپائی بلکہ تمہیں خبر دی اور ظاہرًا اور گھر گھر سکھایا

(چھپائی) سب کچھہ جو مسیح سے پایا سو کہا ذرا بھی اس بات کا خوف نہ کیا کہ کوئی بُرا مانیگا یا کوئی ناراض ہوگا یا اس بات کا بھی خیال نکیا کہ یہہ لوگ سب کچھہ سیکھکر برابری کرینگے اور ہوشیار ہو کر اطاعت کم کرینگے انہیں پستی کی حالت میں رہنا مناسب ہے (ف) رومن کتھولک لوگ تو اپنے مریدوں کو کچھہ نہیں سکھلاتے بلکہ بیبل کے پڑھنے سے منع کرتے ہیں تاکہ سب اُنکے مُنہہ کی طرف دیکھتے رہیں یہہ کونسی روح ہے (گھر گھر سکھایا) دیکھو رسول نے گھر گھر ملاقات کی اُسنے صرف گرجا کی ملاقات کو کافی نہیں جانا جب تک کہ گھر گھر ایک ایک فردبشر کو نہ سکھلایا تو اب بتلاؤ کہ اُنکو کیا کرنا چاہئے جو جماعتوں میں نگہبان ہوتے ہیں اور کلیسیا میں لوگ کہا کرتے ہیں کہ پادری صاحب ہمارے گھر تو کبھی نہیں آئے مگر دولتمندوں کے ہمیشہ جایا کرتے ہیں (ف) مسیح کا دین چاہتا ہے کہ ہر ایک آدمی نجات پاوے اور سب کی نئی پیدایش ہو جاوے پس تو لازم ہے کہ ایک ایک سے ملیں اور سب کو سکھلاویں اور گرجا کی ملاقات کو غنیمت نہ جانیں خلوت میں اور جلوت میں سب کو سکھلاویں پولوس نے ایسا ہی کیا سبکو ایسا کرنا چاہئے پر ایسا نہیں ہوتا ہے عجب حال ہمارا ہے یہی سبب ہے کہ کلیسیا میں کمزوری اور کڑکڑاہٹ ہے اور بہت سی جانیں تباہ بھی ہو جاتی ہیں پاسبانوں کو چاہئے کہ کلیسیا میں گھر گھر جایا کریں بلکہ یہانتک محنت کریں کہ ہر مرد عورت اور لڑکوں سے اُنکی ایسی ملاقات ہووے کہ ہر کوئی اُنہیں اپنا دوست جانے اور سمجھے کہ پادری صاحب میرے ہی دوست ہیں (ف) دیکھو عیسائی دین یہہ نہیں بتلاتا کہ آدمی فقیر ہو کے گوشہ نشین ہو جاوے یا سب آدمیوں سے الگ ہو کے صحرانشین بنجاوے بلکہ یہہ بتلاتا ہے کہ سب سے ملاقات کرے اور سب کے سامہنے دین مسیحی کی باتیں بیان کرے اور سبکو سکھلاوے (ف) پولوس نے دو کام کئے سب کچھہ جو مفید تھا سکھلایا صرف خوشی کی باتیں یا عمدہ عمدہ قصّے یا اچھے اچھے احکام نہیں بتلائے مگر سب کچھہ بتلایا اونچ نیچ نشیب و فراز جزا سزا وغیرہ جو کلام میں ہے سب کچھہ سکھلایا پس دیانتدار خادم ہو کے پوری رسالت کا کام کیا کوئی بات باقی نہیں رہگئی جسکے لئے محمد صاحب آویں یا کوئی اور معلم آوے دوسرے یہہ کہ ظاہرًا گرجا میں اور باطنًا خفیتہً گھروں میں بھی جا کے سب کو بتلایا پس نجات کا سارا بیان سب کو ہر کہیں بتلایا یہہ نجنگی سے بنیاد ڈالنا تھا ایسا نہیں کیا کہ ایک حدیث چپکے سے ایک شاگرد کے کان میں سنادی اور دوسری حدیث کہیں جا کے کسی دوسرے کو کہدی لیکن ایسے وہی ایک تعلیم ہر کہیں سب کو بتلائی تاکہ دین عیسائی پورا اور کامل کلیسیا کو سونپے

۲۱ (۲۱) اور یہودیوں اور یونانیوں کو خدا کی طرف رجوع کرنے اور ہمارے خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانے کی گواہی دی

(گواہی دی) یونانی میں ہی پوری گواہی دی (یونانیوں اور یہودیوں کو) اسلئے کہ دونوں نجات کے محتاج اور بیماری میں برابر تھے ۔ دونوں کی صحت کے لئے ایک یسوع مسیح ہی (رجوع کرنے) یعنے توبہ کے لئے (اور ایمان لانے) یعنے تصدیق بالقلب واقرار بلسان کرنے کے لئے توبہ و ایمان یہہ ایک تبدیل ہی جو ہر آدمی انجیل میں آکر پاتا ہی خواہ یہودی ہو خواہ یونانی توبہ وہ حالت ہی جو دل میں پیدا ہوتی ہی اس علم سے کہ میں خدا کی شریعت کا مخالف ہوں میں نے اپنے گناہ سے ضرور اسکی بیعزتی کی ہی کیونکہ حقیقی شریعت دہندہ خدا ہی اور اُسکا حق ہی کہ بندے اُس کی اطاعت کریں پر میں نے نہیں کی - پس جب دل آپ کو الزام دیتا ہی تب دل میں غم اور خاکساری آتی ہی اور صرف خدا ہی کی طرف نجات کے لئے دیکھتا ہی اور پہلی حالت سے ہٹ جاتا ہی - یہہ توبہ ہی - اسکے بعد مسیح کی طرف ایمان آتا ہی جیسے خدا باپ کی نسبت توبہ آئی ہی اور اسکا سبب یہہ ہی کہ آدمی کا دل جب ایسا ہوا کہ اُس میں توبہ آئی تو وہ خوشی سے خدا کی گواہی قبول کرتا ہی جو اُسنے اپنے بیٹے پر دی ہی اور خدا سے میل ملاپ کا ہونا اُسی کے وسیلہ سے مان لیتا ہی اور جان لیتا ہی کہ شروع سے آخر تک میری نجات کی امید اسی پر ہی کیونکہ وہی اس کام کے لئے مقرر کیا گیا ہی اور وہ درمیانی ہی سارا فضل خدا کا گنہگاروں کو وہی بخشتا ہی پس یہہ ایمان ہی اور وہ اسی سے بچاتا ہی اور یہہ ایمان جو اُنہیں آتا ہی اس سے سب نیکی کے پھل نکلتے ہیں - یہہ ساری انجیل کی منادی کا خلاصہ ہی یعنے توبہ کے ساتھہ ایمان مسیح پر ایمان کی گواہی دیتا ہی مگر ایمان سے پہلے توبہ ضرور ہی ہاں ایک اور توبہ ہی جو ایمان کے بعد بھی ہوتی ہی وہ معافی کا پھل ہی جب دل بحال ہو جاتا ہی - اسلئے ایماندار اکثر بہت روتا ہی (لوقا ۷ - ۳۷ و ۳۸ و ۴۷) پر سوچو اور نتیجہ نکالو پھر (حزقیل ۱۶ - ۶۳) کو دیکھو تاکہ تو یاد کرے اور پشیمان ہووے اور شرم کے مارے اپنا مُنہہ پھر کبھی نہ کھولے جب کہ میں سب کچھہ جو تو نے کیا ہی معاف کرتا ہوں خداوند یہوواہ کہتا ہی (ف) پولوس نے ہرگز کبھی توبہ بغیر ایمان کے اور ایمان بغیر توبہ کے منادی نہیں کی اُسنے ہمیشہ توبہ و ایمان کی منادی کی (ف) اگر ایمان ہو اور توبہ نہو تو وہ ایمان باطل ہی اور بے بنیاد بات ہی اور وہ آدمی ہرگز نہ بچیگا جبتک اُسکے ایمان کے ساتھہ توبہ نہو (ف) حقیقی ایمان صرف شکستہ دل میں آتا ہی اور کہیں نہیں آسکتا محمدی لوگ ایمان سے ناواقف ہیں اسلئے کہا کرتے ہیں کہ فلاں شخص اگرچہ بدی میں پھنسا ہوا ہی مگر اُس میں ایمان تو ہی اور اسیطرح جاہل عیسائی بھی کہتے ہیں مگر یہہ بڑی غلطی ہی کیونکہ ایمان بغیر توبہ کے بے تسلی بات ہی جسکے آخر میں بالکل ناامیدی ہی (ف) توبہ غم کی پوڑی یا سیڑھی ہی جس سے اپنے دل کی گہرائی میں اُترتے ہیں اُس کے تین ڈنڈے ہیں پہلے شناخت اپنے گناہوں کی دوسرے اُنکے لئے

سخت افسوس میسرے نجات کی خواہش - پر ایمان آسمانی پوڑی یا سیڑھی ہے اُس سے آسمان کی بلندی پر چڑھتے ہیں اور خدا تک اور ابدی زندگی تک پہونچ جاتے ہیں اُسکے بھی تین ڈنڈے ہیں اول یہہ کہ مسیح کامل انسان ہے دویم آنکہ مسیح کامل خدا ہے کیونکہ مجسم ہوا ہے تیسرے یہہ کہ ہمارے لئے موا تاکہ خدا سے ہمارا میل کراوے پس دیکھو توبہ وایمان میں کیا کیا خوبیاں ہیں اور انمیں سے کیا نکلتا ہے اور انمیں کیسی یگانگت ہے پس بھائیو توبہ کے ساتھہ ایمان رکھو

(۲۲) اور اب دیکھو میں روح کا مقید یروشلم کو جاتا ہوں اور نہیں جانتا کہ وہاں مجھہ پر کیا گذریگا ۲۲

(۲۲ سے ۲۵ تک) آگے کی طرف دیکھتا ہے (میں) اس لفظ پر یونانی میں زور ہے (روح کا مقید) نہ زنجیروں کا مقید زنجیروں کا پیچھے ہوگا اب روح کا مقید ہے (ف) خدا کی روح اُسے کھینچتی ہے دُکھہ مصیبت اٹھانے کو کہ خطرہ کی جگہہ یروشلم میں جاوے مسیح کو خدا کی روح آزمایش کے لئے جنگل میں لیگئی تھی پھر مسیح نے یوں بھی کہا (لوقا ۹-۲۲) ضرور ہے کہ انسان کا بیٹا بہت دُکھہ اٹھاوے الخ (یوحنا ۹-۴) ضرور ہے کہ اپنے بھیجنے والے کی خدمت کروں (ف) آجکل لوگ اپنی مرضی کا ذکر بہت کرتے ہیں پولوس خدا کی مرضی کا فکرمند تھا (ف) وہ چاہتا تھا کہ یہودیوں کو آپ جاکے کہوں کہ دیکھو غیر قوم بھی مسیح پر ایمان لاتے ہیں اب تو چیتو اور چندہ پیش کرکے عبرانی بھائیوں کا میل غیر قوم کے عیسائیوں کے ساتھہ کراؤں (ف) اگرچہ اُسے خطرہ تو معلوم تھا تو بھی دل میں نہ خوف تھا پر خوشی تھی کیونکہ جانتا تھا کہ خدا کی ہدایت سے جاتا ہوں مجھے خدا لئے جاتا ہے تب موت میں اور خوشی میں جو کچھہ وہاں ہووے بڑی برکت نکلیگی وہ پہلوان بہادر سپاہی کی مانند میدان میں کودنے کو طیار تھا اسلئے کہ خدا کو اپنا مددگار جانتا تھا اور جان نثاری تک حاضر خدمت تھا (کیا گذریگا) میں نہیں جانتا کیونکہ آدمی ہوں مجھے غیب کا علم نہیں ہے ہاں بظاہر کچھہ خطرہ نظر آتا ہے تو بھی حقیقت حال معلوم نہیں ہے (ف) ایمان نہیں چاہتا کہ جبتک سب کچھہ مفصل معلوم نہ ہو نہ مانا جاوے - بلکہ ایمان صرف روح کی پیروی سے اندھیرے میں بھی گھسنا چاہتا ہے (ف) یہہ ضرور نہیں ہے کہ ہم آنیوالی چیزونکو آگے سے جانیں مگر ضرورت ہے کہ ہم انجیل سے طاقت پاویں شیطان کے مقابلہ کے لئے پس عیسائیونکو اپنی جانوں کا ایسا عاشق ہونا نہیں چاہئے جیسی غیر قوم اپنی جانونپر عاشق ہیں بلکہ مسیح کے لئے جان کھونے کو بھی ہر وقت طیار رہیں تاکہ جان بچاویں

(۲۳) مگر یہہ کہ روح القدس ہر شہر میں یوں کہکے گواہی دیتی ہے کہ قید و مصیبت تیرے لئے طیار ہیں ۲۳

(گواہی دیتی) پولوس کے دل میں اور بعضے نبیوں کے منہہ سے بھی جیسے (۱۳-۲ و ۲۱-۱۰) میں ہے (ف) جو لوگ خداوند یسوع مسیح کی خدمت بڑی جانفشانی سے کرتے ہیں وہ اکثر کسیقدر آنے والے امور میں کچھہ شناخت بھی رکھتے ہیں

مگر یہہ کلیہ قاعدہ نہیں ہی جزیہ ہی وہ جانتا تھا کہ قید اور مصیبتیں یہودیہ میں میرے لئے ہونگی انکا منتظر بھی تھا (رومی ۱۵-۳۰)
(ف) روح القدس نہ صرف مصایب کی خبر دیتی ہی۔ مگر مصیبتوں میں تسلی بھی دیتی ہی (آیت ۲۴)

۲۴ (۲۴) پر میں اُسے کچھہ نہیں سمجھتا نہ اپنی جان کو عزیز رکھتا ہوں تا کہ اپنا دور خوشی سے پورا کروں اور وہ خدمت بھی جو میں نے خداوند یسوع سے پائی کہ خدا کے فضل کی خوشخبری پر گواہی دوں

(کچھہ نہیں سمجھتا) حقیقت میں کچھہ نہیں سمجھتا تھا کیونکہ اُس کی واقعات سے ظاہر ہی۔ یہہ دلاوری خدا کی روح سے تھی اور اُسنے آپ کو خدا کی مرضی کے سپرد کیا تھا (جان کو عزیز نہیں رکھتا) مگر مسیح کی خدمت عزیز ہی یہہ ہی مسیح کے لئے جان کھونا تا کہ پھر پاویں جو لوگ اپنی جان کو زیادہ پیار کرتے ہیں وہ اچھی طرح خدمت نہیں کر سکتے
(اپنا دور خوشی سے پورا کروں) یہی بات لکھی ہی (۲ تمطاؤس ۴-۷) میں آخر تک پولوس کو اسبات کا خیال رہا کہ یہہ وقت ایک دور پورا کرنے کا ہی (ف) ہم بھی اپنے اپنے دور پورے کرتے ہیں مگر نادانی کے ساتھہ کہ گویا ہم دنیا سے کبھی نہ جائینگے پولوس مناسب طور سے اپنی زندگی خدا کی خدمت میں بسر کر کے دنیا سے جانا چاہتا تھا خوف خطرہ اور نقصان پر اُسکا فکر کم تھا مگر اپنے فرایض پر زیادہ مایل تھا اور یہہ بات اہل دنیا کے برخلاف ہی (ف) اگرچہ (۲۱-۱۳) میں اُسکا دل فدا ٹوٹ گیا تھا مگر نہ اپنے ارادہ سے ہٹا تھا بلکہ دوستوں کے رونے سے ذرا سا ملال جدائی کا آیا تھا اور اُسنے فوراً کہا کہ میرا دل کیوں توڑتے ہو میں اپنے ارادہ کو بدل نہیں سکتا ہوں (گواہی دوں) یونانی میں ہی کہ پوری گواہی دوں کہ یہہ انجیل خدا کے فضل کی انجیل ہی اور میں نے آپ کو بالکل خدمت خدا میں سونپ دیا ہی ہر بات کے لئے طیار ہوں اگرچہ موت کیوں نہ آوے اور اسکا ایک بڑا سبب یہہ بھی تھا کہ اُسنے یہہ خدمت عین مسیح خداوند کے ہاتھہ سے پائی تھی (ف) انجیل کا خلاصہ دیکھو یہاں ایک لفظ فضل میں ہی (ف) پولوس شریعت کا معلم نہ تھا مگر فضل کا معلم تھا اگرچہ لاکھہ لاکھہ وعظ نیک اعمال اور نیک اخلاق پر سنائے جاویں اور ایسی نصیحتوں کی ہزارہا ہزار کتابیں چھاپی جاویں تو بھی ہزار برس تک ایک بھی عیسائی نہیں ہو سکتا ہی مگر ایک لفظ سے سب کچھہ ہوتا ہی وہ فضل کا لفظ ہی چاہئے کہ آدمی کا ایمان اسکو سمجھہ لیوے کہ فضل کیا ہی اور فضل کی انجیل کیا ہی (ف) پولوس کو خدا نے بلایا اور رسول بنایا وہ فضل کو سمجھا پھر دیکھو وہ کیسا آدمی ہوا کہ وہ سب کلیسیا کے لئے نمونہ ٹھہرا اور کہ اُسنے کیسی اچھی خدمت کی لیکن اب ہمارے زمانہ میں پادری کے عہدہ کے لئے بامید تنخواہ لوگ خود گھس آتے ہیں نذر کرتے ہیں کہ پادری ہو جاویں بلکہ بعض ہیں جو اُسکے لئے رشوت بھی دیتے ہیں اور بڑی خوشامد کرتے ہیں اور جب ہو جاتے ہیں تو اُنسے

کچھہ برکت نہیں نکلتی بلکہ نفرت کا باعث ہوتے ہیں یہہ تو بہتر ہے کہ آدمی ایسی خدمت کا مشتاق ہو مگر صبر کرے جبتک کہ خدا خود نہ بلاوے جسکو خدا بلاتا ہے اُسے طاقت بھی بخشتا ہے

۲۵ (۲۵) اوراب دیکھو میں جانتا ہوں کہ تم سب جن کے درمیان میں خدا کی بادشاہت کی منادی کرتا پھرا میرا مُنہہ پھر نہ دیکھوگے

(میں جانتا ہوں) وہ جانتا تھا کہ اب میرا دور تمام ہونے پر ہے کیونکہ خدا نے ظاہر کیا تھا اُسپر اور وہ موت کا منتظر تھا (۲۱-۴ و ۱۰) اور مرنے کو طیار تھا (۲۱-۱۳) (ف) جب موت پر خیال آتا ہے تب واعظ بڑی سرگرمی سے وعظ کرتا ہے اور سامعین کے دل پر بھی بہت تاثیر ہوتی ہے پولس یہہ بھی جانتا تھا کہ یہہ میرا پچھلا وعظ ہے تو بھی ایک دفعہ پھر پولس ملیطس میں آیا تھا (۲ تمطاؤس ۴-۲۰) مگر یہہ آنا بہت برسوں کے بعد ہوا تھا شاید اُسوقت یہہ بزرگ جواب حاضر ہیں نہونگے یا مر گئے ہونگے یا دوسرے مقامات میں چلے گئے ہونگے (خدا کی بادشاہت) اسپر نوٹ ہے

۲۶ (۲۶) پس آجکے دن تمہیں گواہ رکھتا ہوں کہ میں سب کے خون سے پاک ہوں

(گواہ رکھتا ہوں) دو باتوں پر اول آنکہ حقیقی و سچی باتیں انجیل کی میں نے سنائیں دوم آنکہ وفاداری سے یہہ کام کیا جیسے صموئیل نے بھی بنی اسرائیل کو اپنی دیانت پر گواہ کیا تھا (۱ صموئیل ۱۲-۳ و ۵) (خون سے پاک ہوں) یہی بات (۱۸-۶ میں) بولا تھا اور اسکا سبب یہہ تھا کہ رسول اگر پوری نجات کی خبر لوگوں کو نہ دے تو خون اُنکا رسول پر ہوتا ہے اور جب پوری خبر دیگئی اور وہ نہ مانیں تو رسول پاک ہے پھر وہ اپنے خون کا آپ باعث ہوتے ہیں (حزقیل ۳-۱۷ سے ۲۱ و ۳۳-۸ و ۹) (ف) پولس اسبات پر گواہ نہیں لاتا کہ میں نے کامل طور پر خدمت کی اور کہ میں بڑا رسول ہوں مگر اسبات پر گواہی دیتا ہے کہ میں نے دیدہ و دانستہ کچھہ بیوفائی نہیں کی نہ کسیکو ٹھوکر کھلائی سب کی جان بچانے میں کوشش کرتا رہا (ف) اسوقت ہمارے درمیان کون ہے جو ایسی بات بول سکتا ہے ایک بھی نہیں ہم سب شرمندہ ہیں ہم سے اپنا فرض بھی ادا نہیں ہوا (ف) جو لوگ یہہ فقرہ نہیں بول سکتے کہ میں سب کے خون سے پاک ہوں چاہیئے کہ وہ اب یوں بولیں کہ اے خداوند تو ہمیں اپنے خون سے پاک کر کہ ہم ناپاک ہیں

۲۷ (۲۷) کیونکہ میں خدا کی ساری مرضی تم پر ظاہر کرنے سے باز نہ آیا

(ساری مرضی) یعنے وہ ارادہ اللہ کا جسے فریسیوں نے ٹالدیا تھا (لوقا ۷-۳۰) اور اب بھی بہت ہیں جو ٹالدیتے ہیں

(مطلب یہہ ہی) کہ اگر میں نے خدا کی ساری مرضی جو نجات کی بابت ہی اُنہیں نہیں بتلائی تو میں نے ضرور اُنکی جانوں کو برباد کیا (ف) دیکھو خدا کی ساری مرضی پولوس نے ظاہر کی ہی اب اس ساری مرضی پر اٹھارہ سو برس بعد ایک نیا قانون بھی نکلا ہی کہ پاپا صاحب تمام غلطی سے محفوظ ہیں اگر پولوس جیتا رہتا تو کیا کہتا کہ میری بتلائی ہوئی مرضی میں سے یہہ دقیقہ کہاں پوشیدہ تھا پس بھائیو خبردار جو کچھہ کلام میں ہی اُسی پر بھروسہ رکھو۔ آدمیوں کی تقریروں پر متوجہ مت ہو ایسا نہ ہو کہ الہی مرضی جو رسولوں کے وسیلہ سے ہم پر ظاہر ہوئی ہی۔ اُس میں کچھہ افراط و تفریط واقع ہو جاوے۔ اور ہم ہلاک ہو جاویں دیکھو کیا لکھا ہی (گلاتی ۱-۸) لیکن اگر ہم بھی یا آسمان سے کوئی فرشتہ کوئی دوسری خوشخبری تمہیں سناوے سوا اِسکے جو ہم نے تمہیں سنائی وہ ملعون ہووے۔ اب سوچو کہ یا تو پولوس نے خدا کی ساری مرضی نہیں سنائی اور وہ یہہ دعویٰ غلط کرتا ہی یا اُسنے ضرور سنائی پھر یہہ لوگ جو نئی باتیں ایجاد کرتے ہیں غلطی پر ہیں اپنی تمیز سے انصاف کر لو (باز نہ آیا) یہہ خاص فوج کے لوگوں کا محاورہ ہی جیسے سپاہی لوگ اپنی خدمت کرنے سے باز نہیں آتے ویسے ہی پولوس نے کیا نہ کسی تعلیم پر پردہ ڈالا نہ اُسکو اُلٹا یا نہ خوف کے سبب چپ کر گیا نہ لوگوں کے خوش کرنے کو کوئی بات بنا کے کہی مگر وہی کہا جو خدا سے پایا (ف) دیکھو یہہ وہی تعلیم ہی جسکو فریسیوں نے نہ مانا اور جسکو مسلمان اور ہندو بھی اب رد کرتے ہیں اور جسکے برخلاف برہم سماج بنگالی چند روز سے اُٹھے ہیں اور جسکے مخالف آدمیوں کی بدخواہشیں لڑتی ہیں۔ پس جو لوگ خدا کی مرضی پر چلنا نہیں چاہتے وہ سب اُسکے مخالف ہیں

(۲۸) پس اپنی اور سارے گلہ کی خبرداری کرو جسمیں روح القدس نے تمہیں نگہبان ٹھہرایا کہ خدا کی کلیسیا کو جسے اُسنے اپنے ہی لہو سے مول لیا چراؤ

(۱۸ سے ۳۵) تک نصیحتیں دیتا ہی یہہ تفسیر اچھی ہی (ف) وہ آدمی جو اپنی جان کی طرف سے غافل ہی اوروں کی جان کی نگہبانی ہرگز نہ کرسکیگا یہہ مناسب نہیں ہی کہ فرشتوں کی مانند وعظ سناویں اور آپ شیطانی زندگی کاٹیں (اپنی) چاہئے کہ پہلے اپنی طرف دیکھیں پر اس بات پر لحاظ رہے کہ اپنی طرف اتنا زیادہ نہ دیکھیں کہ گلہ کی طرف سے غافل ہو جاویں اور گلہ کی طرف اسقدر متوجہ بھی نہ ہوویں کہ آپ کو بھول جاویں پس ہر پادری کے لئے یہہ دو خطرہ ہمیشہ موجود رہتے ہیں اُن کے درمیان چلنا ہوگا (ف) منادوں اور پادری کو چاہئے کہ پہلے آپ پاک ہووے پھر اوروں کی پاکیزگی کا باعث ہووے اول خود تعلیم پاوے پھر اوروں کو تعلیم دیوے اول آپ منور ہو پھر روشنی کا باعث بنے اول آپ خدا کے نزدیک آوے پھر اوروں کو بلاوے پس اپنی اور گلہ کی خبرداری کا لحاظ ہر وقت رہے

(روح القدس نے نگہبان ٹھہرایا) یہہ عہدہ روح القدس نے بخشا تب روح القدس ایک اقنوم ہی اور خدا ہی (۵-۳و

۸-۲۹ و ۱۳-۲ و ۴) (ف) یہہ لوگ بظاہر رسول کے اشارہ سے اور کلیسیا کے چننے سے اس عہدہ پر مقرر ہوئے تھے (۲-۶ و ۶ و ۱۴-۲۳) اور دعا سے اور ہاتھہ رکھنے سے مقرر ہوئے تھے یہہ تو دیدنی بات تھی مگر یہاں پولوس کہتا ہی کہ تم نادیدنی الٰہی ہدایت سے اس عہدہ پر مقرر ہوئے ہو پس روح القدس کلیسیا میں سکونت کرتا ہی (نگہبان) یہاں بھی خاص اسقف کا لفظ یونانی میں ہی یہہ لفظ پانچ دفعہ آیا ہی ایک اس جگہہ میں ہی دوسرے (فلپی ۱-۱) تیسرے (اتمطاؤس ۲-۳) میں چوتھے (طیطس ۱-۷) میں پانچویں (۱ پطرس ۲-۲۵) (ف) ہر ایک بزرگ یا خادم دین گلہ کا نگہبان ہی مگر خاص اسقف نگہبانوں کا ظاہری نگہبان ہی اور سب پادری اُس کے برابر ہرگز نہیں ہیں اسکا عہدہ ان سب کے اوپر ہی رسولوں کی پشت دویم کے بعد یہہ لفظ اسقف خاص نگہبانوں کے نگہبانوں کو دیا گیا تھا لیکن اسوقت جبکہ پولوس نصیحت دے رہا ہی تو یہہ لفظ بزرگ کا درجہ اول اور درجۂ دویم کے بھی درمیان عام طور پر مستعمل تھا پھر مخصوص ہوگیا تھا (خدا کی کلیسیا) بعضے نسخوں میں خداوند کی کلیسیا لکھا ہی خدا کی کلیسیا کے معنے ہیں کہ خدا باپ کی کلیسیا ہی اور خداوند کی کلیسیا کے معنے ہیں کہ مسیح کی ہی تو بھی مطلب واحد ہی کیونکہ یونانی میں کیوراِئی بمعنے کلیسیا ہی جو کیور اس سے یعنے خداوند سے ہی پس کلیسیا کے معنے ہیں خداوند کی دُلہن اور عیسائیوں کی جماعت

(اپنے ہی لہو سے مول لیا) مسیح نے کلیسیا کو ایسا قیمتی جانا اور اُن کی جانوں کو ایسا عزیز سمجھا کہ اپنا لہو دیکر مول لیا (ف) جبکہ مسیح نے کلیسیا کو ایسا قیمتی جانا کہ اُسکے لئے اپنی جان دی تو کچھہ بڑی بات نہیں ہی کہ خادم دین اپنا پسینا بہا کے اُسکی خدمت کریں کیونکہ اُسنے تمہیں آپ اس کلیسیا کی نگہبانی کے لئے رکھا ہی (ف۲) مسیح کی کلیسیا کی قدر و منزلت وہی جانتا ہی جو خدا کو پہچانتا ہی کہ اس کلیسیا کی قیمت مسیح کا خون ہی (ف۳) یہاں صاف لکھا ہی کہ مسیح کی موت معاوضہ تھا آدمیوں کی موت کا

(۱ پطرس ۱-۱۸ و ۱۹ و ۱ قرنتی ۶-۲۰ مکاشفات ۵-۹) (ف۴) خدا کی محبت اس کلیسیا کی طرف اسی سے ظاہر ہی کہ اُسنے اپنے بیٹے ہی کو دریغ نہ کیا وہ جو خدا تھا اور خدا کے ساتھہ تھا اور مجسم ہوا اُسنے اپنا خون دیکے اس جماعت کو اپنے لئے خریدا (یوحنا ۱-۱ و ۱۴) اس لہو کی قیمت یہہ تھی جو خدا کی قیمت ہی پس کلیسیا کی قیمت خدا ہی اب کلیسیا خدا کا مال ہی خریدا ہوا (ف) کسی آدمی کے خون میں اتنی قدرت نہیں ہی کہ تمام جہان کی جانوں کو خرید لیوے پر مسیح کے خون کی قیمت اسلئے ایسی ہی کہ وہ خدا ہی (ف) یہانسے ظاہر ہی کہ اُس کی ایک کی موت سے تمام جہان کے گناہ مٹ گئے ہیں اور تمام آدم زاد کی آزادگی کے لئے وہ فدیہ ہوا ہی اور اُسی کی موت سے میراث ہماری ہوگئی ہی جو دولت ہمارے ہاتھہ سے آدم کے گناہ کے سبب نکل گئی تھی مسیح کی موت [illegible] پھر ہاتھہ میں آگئی ہی (ف) جو کوئی کہے کہ یہہ عقل کے خلاف ہی وہ نہ انسان کی روح کی قیمت جانتا ہی اور نہ خدا کو [illegible]

عدالت سے واقف ہی اور نہ گناہ کے وزن سے خبردار ہی (چراؤ) یعنے تعلیم دو اور کلام کے اسرار اُنکے سامہنے کھولدو کہ اُنکی روح کے لئے غذا ہووے نگہبانی اور چرانا کام خادم کے ہیں

۲۹ (۲۹) کیونکہ یہہ میں جانتا ہوں کہ میرے جانے کے بعد پہاڑنیوالے بھیڑیئے تم میں آوینگے جنہیں گلہ پر کچھہ ترس نہ آویگا

پہلے پولوس آیا پھر بھیڑیئے آوینگے جھوٹھے معلم ہلاک کنندے دنیاوی لوگ نوکری کرنیوالے عزت دنیاوی کے طالب درجے ڈھونڈھنے والے حکومت کے شوقین خودغرضی لوگ لالچی ایسے لوگ جب یہہ عہدہ پاتے ہیں تو جانتے ہیں کہ آرام حاصل ہوا اور دولت بھی ملیگی آیندہ کی کیا پرواہ ہی مگر سچا معلم پولوس آیندہ کی طرف دیکھتا ہی کہ کیا ہونیوالا ہی پطرس نے بھی یوں کہا تھا (۲ پطرس ۱-۱۵) میں کوشش میں ہوں کہ تم میرے کوچ کے بعد ان باتوں کو ہمیشہ یاد رکھو

۳۰ (۳۰) اور خود تم میں سے مرد اُٹھینگے جو اُلٹی باتیں کہینگے کہ شاگردوں کو اپنی طرف کھینچ لیں

(خود تم میں سے) یعنے افسیوں میں سے دیکھو ہمناؤس اور سکندر افسیوں میں سے شریر اُٹھے ہیں (۱ تمطاؤس ۱-۲۰) اور نیقلاؤس ایک بدعتی ایسی جگہ سے نکلا تھا جس سے نیقلائی فرقہ نکلا ہی (مکاشفات ۲-۱ سے ۶) اور ایک شخص فلیطس بھی تھا اُسی جگہ کا (۲ تمطاؤس ۲-۱۸) وہ قیامت کا منکر ہو بیٹھا تھا ہمناؤس کے ساتھہ ملکر اور فگلس اور ہرموگنس بھی نکلے تھے جو پولوس سے پھر گئے تھے (۲ تمطاؤس ۱-۱۵) (ف۱) یہہ دوسرا خط تمطاؤس کا خاص افسیوں کو لکھا گیا تھا اور اسیطرح یوحنا رسول بھی افسس میں بیٹھا ہوا چلاتا ہی کہ وے ہم میں سے نکلے تا کہ ظاہر کریں کہ ہم میں سے نہ تھے (۱ یوحنا ۲-۱۹) (ف۲) لفظ خود تم میں سے اگر خاص افسیوں سے مراد ہی تو اوپر دکھلایا گیا کہ کیسے کیسے اور کون کون لوگ بدعتی وہاں سے نکلے تھے اور جو لفظ تم میں سے خاص عیسائی جماعت پر اشارہ ہی تو یہہ مطلب ہی کہ عیسائی جماعت سے بعضے بدعتی فرقے بھی نکلینگے اور بعضے شریر عیسائی اُٹھینگے چنانچہ ایسا آجتک دیکھتے بھی ہیں کہ کلیسائی ظاہری میں سے بعضے شریر اُٹھے ہیں اور بدعت نکالتے ہیں مُنہہ سے بولتے ہیں کہ ہم خدا کے لئے غیرتمند ہیں مگر وہ پھاڑنیوالے بھیڑیئے ہیں اور لوگ اُنہیں قبول بھی کر لیتے ہیں اسلئے کہ وہ اندر سے ہیں اندر کا دشمن مشکل سے پہچانا جاتا ہی پر باہر کا دشمن دور سے نظر آتا ہی پر جو دشمن اندر سے اُٹھتے ہیں اُنسے زیادہ خوف ہی (ف۳) میں راقم اسکتاب کا کلیسیا کے اندرونی دشمنوں سے اسقدر ستایا گیا ہوں کہ اتنا دکھہ باہر کے دشمنوں سے میں نے نہیں پایا تب میں ان بیرحموں کی کیفیت سے زیادہ واقف ہوں اُنہیں ہرگز خدا کا خوف نہیں نہ کچھہ پرواہ دین کے جلال کی ہی صرف پیٹ کے بندے ہیں اور دوسروں کو بھی

پیٹ کا بندہ جانتے ہیں اور رات دن بیٹھے ہوئے بیکار منصوبے باندھا کرتے ہیں کہ تو یوں کہیو میں یوں کہونگا۔ میں اُس طرف سے
یہہ آفت اُٹھواؤنگا تو اس طرف سے یوں کر ڈالیو بھائی افسوس اس فرقہ کے لوگوں پر کہ کلیسیا میں پاکیزگی اور خوبی نہیں آنے
دیتے اور بھائیوں کے دل خراب کرتے ہیں اور اُنہیں پراگندہ کرتے ہیں لباس دینداری کا ہے مگر چاہتے ہیں کہ دوسرے لوگ مسیح کے
پاس سے چلے جاویں تو ہم خوب کلیسیا میں حکومت کریں (ف) سب عیسائیوں کو اپنی طرف اس وقت دیکھنا چاہئے کہ آیا میں تو
ایسا شخص نہیں ہوں اور کہنا چاہئے کہ ای خداوند کیا میں ہوں تب خداوند بتلاویگا کہ تو نے خود کہا (اُلٹی بات) سیدھی باتوں میں
کوئی کوئی اُلٹی بات ملا کے بولینگے اور یوں سب کچھہ خراب کرینگے (ف) جھوٹھہ کیا ہے نادرست اور اُلٹی بات کا بولنا پھر جھوٹھی
تعلیم میں کسیقدر سچائی تو ہے بلکہ عین بت پرستی میں بھی کچھہ سچائی ہے کہ آدمی کا دل صورت الہی کو سجدہ کرنا چاہتا ہے اور ایک
صورت الہی تو ہے اُسے چھوڑ کر بت بناتے ہیں یعنے مسیح کی صورت کو سجدہ کرنا چاہیے پر وہ اُسے نہیں بلکہ اُسکے عوض میں بت کو
سجدہ کرتا ہے یہہ اُلٹی بات ہے اسیطرح حج نماز روزہ اور اعمالی اعتقاد وغیرہ اُلٹی ہوئی سچائی نکلی ہیں اور اسیطرح اب تک شریر
لوگ سچائی کو اُلٹ کر کچھہ اور شکل نکالتے ہیں (اپنی طرف کھینچ لیں) منشا اُنکا یہہ ہوگا کہ جماعت کو اپنی طرف مایل کریں تا کہ
عزت پاویں (ف) ذرا ناظرین کو سوچنا چاہئے کہ اسوقت کتنے آدمی دیسی جماعتوں میں نظر آتے ہیں جو اُلٹی باتیں کر کے بڑی
حکمت سے کلیسیا کو اپنی طرف کھینچنا چاہتے ہیں مسیح کیطرف دیکھنا نہیں چاہتے اُنکا ارادہ ہے کہ جب کلیسیا ہماری طرف متوجہہ
ہوویگی تو آرام سے بیٹھہ کر عیش کرینگے وہ انگریز لوگ جو نیک نیت ہیں ان بھیدوں سے کم واقف ہیں کیونکہ ہندوستانی فطرت
سے آگاہ ہرگز نہیں ہیں پر ہم لوگ آپس میں ایک دوسرے کو کچھہ زیادہ جانتے ہیں پر ہماری کون سُنتا ہے (ف) پولوس نے
دو قسم کے دشمن بتلائے ایک تو باہر سے آوینگے (آیت ۲۹) دوسرے اندر سے اُٹھینگے (آیت ۳۰) باہر والوں کا نام بھیڑیا رکھا
ہے اور اُنکا منشا ہلاک کرنا ہے۔ اندر والوں کا نام اُلٹنے والا رکھا ہے اور اُنکا منشا جماعت کو اپنی طرف مایل رکھنے کا ہے اب وہ یہہ
بتلاتا ہے کہ ان دونوں قسم کے دشمنوں سے کیونکر بچوگے

۳۱ (۳۱) اِسلئے جاگتے رہو اور یاد رکھو کہ میں تین برس رات دن رو رو کے ہر ایک کو جتانے سے باز نہ آیا

(جاگتے رہو) یہی طور بچنیکا ہے ذرا غفلت آئی اور ان میں سے کوئی نہ کوئی دشمن غالب آیا جاگتے آدمی کے پاس کوئی چور
نہیں آتا ہے پس جاگنا خادم دینوں کا پہلا فرض ہے اور سب عیسائیوں کا بھی یہی کام ہے جو کوئی اپنی جان بچاتا ہے چاہئے کہ جاگتا
رہے (میں) یعنے میں نمونہ ہوں جاگنے میں اور سب خدمت کے کام میں اگر میرے نمونہ پر چلوگے تو اچھا ہے (تین برس) یعنے تین
مہینے عبادت خانہ میں (۱۹-۸) اور دو برس طرنس کے مدرسہ میں (۱۹-۱۰) اور اُس کے سوا بھی کچھہ وقت ہوا ہے جو ملا کے

تین برس ہوتے ہیں یا آنکہ تین برس سے مراد تیسرا برس ہو (ف۱) کریزاستم صاحب اپنی تفسیر میں کہتے ہیں کہ میں آپ ہتنبول کا
آسع لبشپ تین برس سے ہوں مگر میں نے پولوس کے برابر کام نہیں کیا (ف۲) پولوس یہاں اپنی سہ سالہ خدمت کا ذکر کرتا ہے
مسیح خداوند نے بھی تین برس خدمت کی تھی اور اپنا کام تمام کر کے مرنے کو گیا تھا اب پولوس بھی یروشلم کو جاتا ہے

۳۲ (۳۲) اے بھائیو اب میں تمہیں خدا اور اُس کے فضل کے کلام کو سونپتا ہوں جو قادر ہے کہ تمہیں کامل کرے اور سارے مقدسوں میں میراث دے

(خدا اور کلام فضل) ان دو کے سپرد کلیسیا کو کرتا ہے خدا قادر ہے اپنے بندوں کی حفاظت خوب کر سکتا ہے سب خطرات سے بچا سکتا ہے فضل اُسکا اگر شامل حال ہے تو ساری روحانی برکات آدمی کے شامل حال رہتی ہیں (ف) پولوس اس لفظ فضل کو بہت پسند کرتا ہے اور اسکا استعمال بہت کرتا ہے وہ فضل پاکے فضل کی کیفیت سے خوب واقف تھا کہ فضل محبت الٰہی کا چشمہ ہے اسی سے گنہگار لوگ برکت پاتے ہیں نجات اسی سے ہے ایماندار کا ہر قدم اسی سے بحال رہتا ہے اور یہہ فضل ازل سے ابد تک باقی رہتا ہے جسپر فضل ہو اُس سے پھر جدا نہیں ہو سکتا ہے وہ بچ گیا پولوس کلام الٰہی کو فضل کا کلام بتلاتا ہے گویا اُس سارے کلام میں فضل ہی کا بیان ہے ہر تعلیم اور ہر معلم اور ہر کام اسی سے پرکھا جاتا ہے کہ یہہ چیز کس بات پر موقوف ہے اگر فضل پر ہے تو درست ہے اور جو کوئی اور اُسکا موقوف علیہ ہے مثلاً آدمی کی کوشش وغیرہ وہ نادرست اور باطل بات ہے (کامل کرے اور سارے مقدسوں میں میراث دے) تین باتیں ہیں جو فضل سے ہوتی ہیں اول گناہوں کی معافی اور نئی زندگی دوسرے ترقی نئی زندگی میں تیسرے کامل ہونا ابدی میراث میں حصہ پانا اور یہہ سب کچھ قدرت الٰہی پر موقوف ہے اور وہی دلیسکتا ہے اور یہی عیسائی کے لئے منزلیں ہیں جن میں خدا اپنے فضل سے لیجاتا ہے اور وہ اپنی طاقت سے نہیں جا سکتا (ف) پولوس ان لوگوں کی حالت پر شروع سے آخری حالت تک نظر کر کے دعائے خیر دیتا ہے اور جسپر آپ بھروسہ رکھتا ہے اُسے سپرد کرتا ہے (۲ تمطاؤس ۱-۲)

۳۳ (۳۳) میں نے کسی کے روپے یا سونے یا کپڑے کا لالچ نہیں کیا

یعنے تمہارے مال کی طرف میرا لالچ نہیں ہوا میں نے صرف تمہیں چاہا کہ خدا کے پاس ملاؤں (۲ قرنتی ۱۲-۱۴) (ف) پولوس نے دنیا میں کسی سے تنخواہ یا طلب نہیں پائی وہ آخری جلال کا مشتاق تھا مگر اب بغیر تنخواہ کے کام نہیں کرتے ہیں مزدور مزدوری مانگتے ہیں (ف) اسوقت لکھنا چاہئیے کہ پولوس اکیلا تھا اور خاندان نہیں رکھا اسلئے اُسے گذراوقات کرنا مشکل نہ ہوا پادری لوگ بال بچے اور گھر بار رکھتے ہیں واجب ہے کہ وہ تنخواہ پاویں لیکن انکا قصور یہہ رہتا ہے کہ تنخواہ پر بہت

نظر جاتے ہیں چاہئے کہ کام کے لئے حاضر ہوں خدا اپنی کلیسیا کے وسیلہ سے آپ انکا سب بندوبست کریگا (ف۱) اور یہہ بھی لکھنا چاہئے کہ بعضے دولتمند پادری بھی ظاہر ہوتے ہیں جو تنخواہ نہیں لیتے اور خدمت کرتے ہیں اچھا تو کرتے ہیں مگر بعض میں ہم نے بہت غرور دیکھا ہے انکا فخر دل میں یہہ رہتا ہے کہ ہم بغیر تنخواہ کے کام کرنیوالے ہیں اور دوسرے لیکر کام کرنیوالے ہیں پس وہ حقیر ہیں ہم بہتر ہیں یہہ غرور انکا انہیں ہلاک کریگا اس غرور سے بہتر ہے کہ لیکر کام کیا جاوے کیونکہ وہ جو تنخواہ پاکر کام کرتا ہے شرمندہ رہتا ہے پس شرمندگی غرور سے بہتر ہے

۳۴ (۳۴) تم آپ جانتے ہو کہ انہیں ہاتھوں نے میری اور میرے ساتھیوں کی ضرورتیں رفع کیں

(انہیں ہاتھوں نے) پولوس اُن کے سامنے اپنے ہاتھ اُٹھا کے پیش کرتا اور دکھلاتا ہے جیسے (۲۶-۲۹) میں زنجیروں سے بندھے ہوئے ہاتھ اُٹھا کے دکھلائے تھے (ضرورتیں رفع کیں) پولوس نے ضرورت جسمانی کے لئے محنت کی اُسکا خیال اس بات پر نہ تھا کہ امیر آدمی کی طرح دنیا میں رہے بلکہ حاجت کو بس جانتا تھا آسمانی مسافر دنیا میں رفع حاجت کو بس جانتے ہیں پر دنیاوی مزاج عیش کے طالب ہیں (ف۱) ہاتھوں کو دکھلاتا ہے جن ہاتھوں سے خیمہ دوزی کی تھی (۱۸-۳) اور وہ اسبات کو کہ میں نے محنت کر کے روٹی کھائی کئی جگہ بیان کرتا ہے (۱ قرنتی ۴-۱۲ و ۹-۶ و ۱ تسلونیقی ۲-۹) اُسکا یہہ مطلب نہیں ہے کہ فخر کرے مگر نمونہ چھوڑتا ہے اور دکھلاتا ہے کہ یہہ سرگرمی جو دین میں تھی کسی نفع دنیاوی کے لئے نہ تھی مگر محض خدا کے لئے (ف۲) دنیا میں اور معلم جو ظاہر ہوئے ہیں اکثر لالچ سے کام کرتے تھے مثلاً محمد صاحب نے بڑی سرگرمی اسلام کے پھیلانے میں دکھلائی لیکن پانچواں حصہ مال غنیمت کا لیتے تھے

۳۵ (۳۵) میں نے سب باتیں بتائیں کہ یونہیں محنت کر کے کمزوروں کی مدد کرنا اور خداوند یسوع کی باتیں یاد رکھنا ضرور ہے کہ اُسنے کہا دینا لینے سے مبارک ہے

(یونہیں) یعنے جیسا میں نے کیا نہ صرف اپنی رفع حاجت کے لئے مگر اوروں کی مدد کے لئے بھی محنت کی تاکہ کمزوروں کو سنبھالوں جانیوالوں کو روکوں گرتے ہوؤں کو کھڑا کروں (مسیح کا قول یاد کرو کہ دینا لینے سے مبارک ہے) یہہ سنہلا قول ہے قول زرین ہے جو کلیسیا کی خزانچی میں رکھا ہے یہہ قول کہیں انجیل میں نہیں ہے مگر پولوس فرماتا ہے کہ مسیح کا قول ہے پس زبانی آیا ہوگا اور بھائیوں میں مشہور ہوگا ایسی باتیں سُنکر دل میں کیسا مزہ آتا ہے یہہ باتیں اُنہیں باتوں میں سے ہیں جسکا ذکر (یوحنا ۲۱-۲۵) میں ہے (دینا) نہ صرف نقدی دینا مراد ہے کیونکہ مسیح نے اور پولوس نے بہت نقدی نہیں دی پر جو کچھ کسی کے پاس ہو وہ

دیوے (ف) شاید پولوس اشارہ کرتا ہے اُس چندہ کی طرف جسکو لیکر اب یروشلم کو جاتا ہے (ف) مسیح خداوند خدمت لینے کو نہیں مگر خدمت کرنے کو آیا یعنے نہ لینے کو پر دینے کو آیا (خدا دیتا ہے لیتا نہیں ہے) اور ہم جسقدر اُسکے نام پر دیتے ہیں اُس سے زیادہ پاتے ہیں دیکھو اُس کی بھرپوری سے ہم سب نے فضل پر فضل پایا (ف) پس بھائیو تم بھی دو جو کچھ دیسکتے ہو یا نقدی یا نصیحت یا کسی طرح کی مدد یا تسلی جو کچھ ہو سکتا ہے کرو (لینا) بھی کچھ نقصان کی بات نہیں ہے جیسے حاجت ہے لیوے پر جو حاجت سے زیادہ لیتا ہے اور دوسرے کو لوٹ کے اپنا گھر بھرتا ہے اور راندن ہاتھ پھیلائے پھرتا ہے اور لینے پر زیادہ مستعد ہے یہہ مکروہ بات ہے

۳۶　(۳۶) اور اُس نے یہہ کہکے گھٹنے ٹیکے اور ان سب کے ساتھہ دعا مانگی

(گھٹنے ٹیکے) جیسے مسیح نے گھٹنے ٹیک کر دعا مانگی تھی (لوقا ۲۲-۴۱) اور پطرس نے بھی گھٹنے ٹیک کر دعا مانگی تھی (اعمال ۹-۴۰) اور جیسے دانیال تین دفعہ گھٹنے ٹیک کر دعا کرتا تھا (دانیال ۶-۱۰) اسکے سوا (اعمال ۲۱-۵ و افسی ۳-۱۴) کو بھی دیکھو (ف) پہلے عیسائیوں کا دستور تھا کہ ہمیشہ گھٹنے ٹیک کر دعا کرتے تھے لیکن اتوار کو کھڑے ہو کے دعا کرتے تھے اور ایسٹر دی کو اور پنتکوست کو بھی کھڑے ہو کے دعا کرتے تھے (ف) لوگ کہا کرتے ہیں کہ گھٹنے ٹیک کر دعا کرنا انگریزی دستور ہے دیکھو یہاں پیغمبروں کا دستور ہے انگریزوں نے بھی وہاں سے سیکھا ہے (ف) افسوس ہے کہ بعضے لوگ گرجاؤں میں گھٹنے ٹیک کر دعا کرنے سے شرماتے ہیں وہ آپ کو خدا کے سامنے جھکانے سے شرم کھاتے ہیں یہہ غرور کی بات ہے لکھا ہے کہ ہر گھٹنا اُس کے سامنے ٹیکیگا (ف) دعا میں بہ نسبت منادی کے زیادہ برکت ہے کیونکہ عین خدا کے حضور میں جاتے ہیں پس چاہئے کہ ادب سے حاضر ہوں

۳۷　(۳۷) اور وے سب بہت روئے اور پولوس کے گلے پر گر کے اُسے چومنے لگے

(بہت روئے) کیونکہ عیسائی لوگ نرم دل ہوتے ہیں وہ ستوئیقی نہیں ہیں کہ محبت کا جوش اُنکے دل میں نہو محبت کا چشمہ جو اُن کے دل میں ہے اکثر اُس سے آنسوؤں کا پانی بہا کرتا ہے (لوقا ۱۵-۲۰ و رومی ۱۶-۱۶ و ۱ قرنتی ۱۶-۲۰) (چومنے لگے) پیار کے سبب سے جو کوئی اوروں کو پیار کرتا ہے اور بھی اُسے پیار کرتے ہیں (ف) اگرچہ کیسے ہی پیارے لوگ کیوں نہ ہوویں ایک وقت اُنسے بھی جدائی ہوگی مدت تک ہم سفر ہو سکتے ہیں مدت تک ایک شہر میں رہ سکتے ہیں دیر تک ایک گھر میں بس سکتے ہیں آخر کو جدائی ہوتی ہے پس اُس رفیق کو پیار کرو جو ہر وقت ساتھہ ہے اور وہ مسیح خداوند ہے (ف) جب موت کے بپتسما کا وقت آتا ہے تو ہر کوئی اکیلا ہو کے اُسکو لیتا ہے (ف) وقت آویگا جو ابدی رفاقت کے ساتھہ آسمان میں ملاقات ہوگی

(۳۸) اور خاصکر اِس بات پر غمگین ہوئے جو اُسنے کہی تھی کہ تم میرا مُنہہ پھر نہ دیکھوگے اور اُسے جہاز تک پہونچایا ۳۸

رسول کے ساتھہ ان لوگوں نے کیسی وفاداری سے محبت دکھلائی افسیوں نے پولوس کی کیسی عزت کی کچھہ دنیاوی نفع پولوس سے اُنہیں نہ تھا مگر روحانی نعمتیں شدت سے پائی تھیں اسلئے وہ عزیز تھا یہاں سے ظاہر ہی کہ افسیوں نے روحانی نعمتوں کی قدر و منزلت خوب کی جیسے عیسائیوں کو چاہئے تھا (ف) بعض جگہہ میں ہم نے دیکھا کہ اگرچہ کیسی روحانی نعمتیں لوگوں کو ایک بھائی سے پہونچیں مگر کبھی اُس سے ملاقات کے بھی روادار نہ تھے لیکن جن ولایتی امیر پادریوں سے اُنہیں بہہ اور عزت پانے کی بڑی امید تھی اُنکی اتنی عزت ہوئی کہ اُنہیں میں سے بعضے لوگ بولنے لگے کہ یہہ ریاکاری عزت حاصل کرنے کے لئے ہی (ف) کچھہ عرصہ تک جدائی کے لئے اگر لوگوں کو اتنا غم ہوتا ہی تو کیا حال ہوگا جب بعضوں میں ابدی جدائی ہوگی پولوس کی جدائی میں تو یہہ تسلی تھی کہ پھر آسمان پر ملجاوینگے پر وے جو ہمارے رشتہ دار اور دوست بے ایمانی میں مر جاتے ہیں اُنسے تو ابد تک جدائی ہوتی ہی راقم کے خیال میں اس ابدی جدائی کا افسوس مقدسوں میں نرہیگا وقت آویگا کہ ساری ناپاکی ہم سے جدا ہوگی پس ناپاک رشتہ دار بھی ہم سے جدا ہونگے اُن کی محبت بھی ہمارے دل سے اُسوقت نکل جائیگی کیونکہ ہم خدا میں ہونگے اور خدا کو اُنسے نفرت ہی اسلئے ہم بھی اُنسے نفرت کرینگے تب ہمیں جدائی کا غم نہوگا ہاں دنیا میں ہمیں اُن کی جدائی کا بھی غم ہی لیکن یہہ سارا غم اُنہیں کو بہت ہوگا جنہوں نے بے ایمانی سے آپ جدائی کی ہی اور خدا کی راہوں کو چھوڑا ہی

اکیسواں باب

(۱) اور ایسا ہوا کہ جب ہم اُن سے جدا ہوکے روانہ ہوئے تو سیدھی راہ کوس میں آئے اور دوسرے دن رودس اور وہاں سے پطرہ میں ۱

اب یروشلم کے سفر کا بیان ہوتا ہی اور وہاں کے فساد کا ذکر آتا ہی (جدا ہوکے) یعنے مشکل اور درد کے ساتھہ جدا ہوکے کیونکہ دوستی کی جدائی بغیر غم کے نہیں ہوسکتی ہی پر وے جو خدا کو انسانوں سے زیادہ چاہتے ہیں خوشی خوشی احباب کو بھی چھوڑ دیتے ہیں الہی مرضی کی اطاعت کے سبب سے مسیح نے خود فرمایا کہ دیکھو ہم جاتے ہیں (لوقا ۱۸ - ۳۱ سے ۳۴) (سیدھی راہ کوس میں آئے) کوس ایک جزیرہ ہی جزیرہ ملطیس سے بہت بڑا ہی اور ۴۰ میل ملطیس سے دکھن کی طرف ہی اُسکے نزدیک خشکی ہی

براعظم کی یہاں آکے رات بھر رہے تھے اور دوسرے دن چلکے (رودس) میں آئے رودس بھی ایک جزیرہ ہے کوس کی جنوب مشرق میں (۵۰) میل ہے وہاں سے چلکر پترہ میں آئے (پترہ) ایک شہر ہے براعظم کے کنارہ پر ٹھیک رودس سے پورب کیطرف ہے

۲ (۲) اور ایک جہاز کو فونیکی میں جاتے ہوئے پا کے اُسپر چڑھے اور روانہ ہوئے

اُس جہاز کو جسپر یہاں تک آئے تھے چھوڑ دیا اور دوسرا پایا (فونیکی) دیکھو (۱۱-۱۹) کا ذیل (ف) یہہ تو معلوم ہے کہ پہلا جہاز کرایہ داروں کا جہاز تھا دوسرا جو اب ملا ہے یہہ سوداگروں کا جہاز ہے اُسی میں اب سوار ہوئے ہیں

۳ (۳) اور جب کپرس نظر آیا اُسے بائیں ہاتھ چھوڑ کر سوریا کو چلے اور صور میں لگا کیونکہ وہاں جہاز کا بوجھ اُتارنا تھا

(سوریا کو چلے) یہہ وہ علاقہ روم کا تھا جس کے متعلق فونیکی اور ملک کنعان بھی تھا (صور میں لگا) صور شہر سوداگری کے لئے پورب سے پچھم تک مشہور تھا (بوجھ اُتارنا تھا) سوداگروں کو اپنا مال وہاں اُتارنا تھا (ف) اس بوجھ اُتارنے کے سبب پولوس کو آنیوالے کام کے لئے فرصت مل گئی تھی

۴ (۴) اور شاگردوں کو پا کے ہم سات روز وہاں رہے اُنہوں نے روح کی معرفت پولوس کو کہا کہ یروشلم کو نہ جانا

(پا کے) یعنے تلاش کر کے بھائی لوگوں کو پایا کیونکہ یہہ جانتے تھے کہ صور میں بھائی لوگ ملینگے (۱۱-۱۹) (ف ۱) مسافر لوگ سفر میں دنیا کی عجایب باتیں تلاش کیا کرتے ہیں مگر عیسائی لوگ شاگردوں کو تلاش کرتے ہیں کیونکہ مسیح کی عجیب قدرت انہیں نظر آتی ہے (ف ۲) یہاں بوجھ اُتارنے کے لئے سفر سے رکے گئے تو بھی ایک برکت پیش آئی کہ شاگردونکو دیکھا (ف ۳) شاید یہہ صور کے شاگرد اُسی تخم کا پھل تھے جو خداوند نے خود بویا تھا (متی ۱۵-۲۱ مرقس ۷-۲۴) (سات روز وہاں رہے) اتوار بھی ضرور اُن بھائیوں کے ساتھ ہو گیا ہوگا جیسے (۲۰-۶ و ۷) میں ہوا تھا (روح کی معرفت کہا کہ یروشلم کو نہ جانا) یہہ مطلب نہیں ہے کہ خدا کی روح نے حکم دیا کہ پولوس کو وہاں جانے سے روکا گیا ایسا ہوتا اور پھر بھی پولوس جاتا تو بڑا گناہ تھا لیکن مطلب یہہ ہے کہ روح کی معرفت اُنہیں معلوم ہوا کہ اس شخص کے لئے وہاں مصیبت آویگی پس اتنی بات روح سے اُنہوں نے معلوم کر کے اپنی تجویز سے کہا کہ یروشلم کو نہ جا کیونکہ ہمیں روح اشارہ کرتی ہے کہ وہاں تیرے لئے خطرہ ہے دیکھو (آیت ۱۱ سے ۱۴ تک)

(۵) پر ہم اُن دنوں کو پورا کر کے نکلے اور چلے گئے اور سبھوں نے جوروں اور لڑکوں سمیت شہر کے باہر تک ہمکو پہونچایا اور ہمنے سمندر کے کنارہ پر گھٹنے ٹیک کے دعا مانگی ۵

بڑی محبت دکھلائی کہ عورت مرد اور بچے بھی باہر تک پہونچانے کو آئے اور دعا کے ساتھہ رخصت کیا (ف) اعمال کی کتاب میں یہہ پہلی جگہ ہے جہاں بچوں کا ذکر آیا

(۶) اور ہم ایک دوسرے سے وداع ہو کے جہاز پر چڑھے اور وے اپنے اپنے گھر کو پھرے ۶

ایک نے ایک سے ہاتھہ ملایا اور رخصت کیا یعنے اُن سبھوں نے اُن سبھوں سے مصافحہ کیا بچوں سے بھی اور بی بیوں سے بھی اور مردوں سے بھی ایمان سے ایک عجیب رشتہ داری مقدسوں میں ہو جاتی ہے ہر ایماندار دوسرے ایماندار کو اپنا بھائی سمجھتا ہے ایک دوسرے کے نزدیک جاتا ہے اور پاک ہاتھہ ملاتا ہے غیر قوموں کی طرح دور سے سلام سلام کر کے نہیں چلدیتے

(۷) اور ہم جہاز کا سفر تمام کر کے صور سے طلمیس میں پہونچے اور بھائیوں کو سلام کر کے ایک دن اُن کے ساتھہ رہے ۷

(طلمیس) نام ہے ایک شہر کا طلمی ایک شاہ مصر تھا اُس کے نام سے یہہ شہر مشہور تھا لیکن اب اسکو (اکر) یا عکا عربی بولتے ہیں یہہ شہر صور کا سب سے بڑا بندر تھا اور صور سے (۳۰) میل دکھن میں واقع ہے ہر زمانہ میں سپہ گری کے لئے مشہور جگہ رہا ہے (ف) یہاں بھی عیسائی بھائی ملے تھے جنہیں سلام کر کے ایک دن اُن کے ساتھہ رہ سکے

(۸) دوسرے دن پولوس اور ہم جو اُسکے ساتھی تھے روانہ ہو کے قیصریا میں آئے اور فیلبوس خوشخبری دینیوالے کے یہاں جو اُن ساتوں میں سے تھا اُتر کے اُس کے ساتھہ رہے ۸

(قیصریا) شہر اکر سے (۳۰) میل سمندر کے کنارہ پر تھا (خوشخبری دینیوالا) یہہ لفظ تین بار آیا ہے ایک تو یہاں دوسرے (افسی ۴-۱۱) میں تیسرے (۲ تمطاؤس ۴-۵) میں (ف) یہہ وہی شخص ہے جس کی خدمت سے سامریہ میں بڑی خوشی ہوئی تھی (۸ باب تمام) اور ان سات دکنوں میں اس شخص کا نمبر دوسرا تھا (ف) سات برس گذرے کہ اِسی شخص کو پولوس نے اس کے گھر سے نکالا تھا جب پولوس عیسائیوں کو دکھہ دیتا تھا (۸-۱) اور یہہ شخص قیصریا میں ابسا تھا اب خدا کی شان دیکھو

کہ خود پولوس اُسی کے گھر مہمان ہونے کو آیا ہی یہہ شخص جو قیصریا میں آبسا تھا اب تک یہاں موجود ہی (۸-۴۰) (ف ۲) جسے پولوس نے نکالا وہ اپنے گھر پولوس کو آج حاضر دیکھتا ہی - اور کچھہ ملامت نہیں کرتا پر پیار سے قبول کرتا ہی (ف ۲) کیسی خدا کی قدرت فیلپس دیکھتا ہوگا کہ بھیڑیا بھیڑ مہ کے آیا ہی مسیح کی سوح نے اُسے بدل ڈالا ہی (ف) یہہ تیسرا مرتبہ ہی کہ پولوس قیصریا میں آیا - (۹-۳۰ و ۱۸-۲۲ و اسوقت)

۹ (۹) اور اُس کی چار کنواری بیٹیاں تھیں جو نبوت کرتی تھیں

دیکھو فیلپوس ڈیکن نے شادی کی تھی تب تو اُس کی بیٹیاں ہوئیں پھر رومن کتھولک کیونکر کہتے ہیں کہ پادری کو شادی کرنا نہ چاہئے (ا تمطاؤس ۴-۲ و ۳) جو جھوٹھہ بولتے ہیں اُن کی تمیز سن ہوگئی ہی بیاہ کرنے سے منع کرتے ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ اُن خوراکوں سے پرہیز کریں جنہیں خدا نے پیدا کیا کہ ایماندار اور سچائی کے عارف شکرگذاری کے ساتھہ اُنہیں کھاویں (چار کنواری بیٹیاں نبوت کرتی تھیں) یوئیل نبی کی نبوت پوری ہوتی تھی (۲-۱۵ و ۲۸) کا ذیل دیکھو یہاں سے ظاہر ہی کہ خدا کی برکت اُسکے خاندان پر بھی تھی (ف) فضل کی بادشاہت مرد عورت میں کچھہ فرق نہیں کرتی ہی (گلاتی ۳-۲۸) سب کو برکت ملتی ہی (ف ۲) نبوت کرنا یعنے انجیل کی باتیں سنانا مراد ہی (ف ۳) صرف گرجا میں عورتوں کو منادی کرنا ناجایز ہی (ا قرنتی ۱۴-۳۴) اور اسطرح بازاروں میں بھی اور غرور کے ساتھہ کہ گویا ہمارا بھی کچھہ اختیار ہی انکو منادی کرنا نہیں چاہئے (ا تمطاؤس ۲-۱۲) مگر عورتوں اور گھروں اور خاص جگہوں اور موقعوں میں عورتوں کو بھی بولنا جایز بلکہ مناسب ہی سو وہ اسی طرح کرتی تھیں اگر وہ بازاروں یا گرجا میں یا عام مجلسوں میں کرتیں تو اُسوقت پولوس ضرور اُنہیں منع کرتا جیسے اُسنے اور جگہوں میں حکم دیا ہی مگر وہ جایز طور پر کرتی تھیں اِسلئے وہ منع نہیں کرتا بلکہ خوش ہوتا ہی (ف ۵) یہہ بیٹیاں کنواری تھیں اِسوقت بھی بہت سی کنواری بیٹیاں عیسائیوں کی منادی کرتی ہیں لوگوں کے گھروں میں جاتی ہیں اور نصیحت عورتوں کو دیتی ہیں یا اسکولوں میں لڑکیوں کو سکھلاتی ہیں اور جب چاہتی ہیں شادی بھی کرلیتی ہیں دیکھو یہاں لکھا ہی کہ چاروں اسوقت کنواری تھیں پر تواریخ سے ثابت ہی کہ پیچھے دو نے اُن میں سے شادی بھی کرلی تھی پس وہ نن اور راہبہ نہ تھیں یہہ نن اور راہبہ کا دستور ہی کلام کے برخلاف ہی ہاں کنواری رہنا جب تک دل چاہے اور جب دل چاہے شادی بھی کرلینا یہہ بات نہیں ہی کہ نن نام رکھہ کے شادی کرنے سے تمام عمر کو بند ہو جانا یہہ بدعت ہی انجیل کی ہدایت نہیں ہی

۱۰ (۱۰) اور جب ہم وہاں چند روز رہے اگبس نام ایک نبی یہودیہ سے آیا

(چند روز رہے) کیونکہ اب یقین ہو گیا کہ یروشلم نزدیک ہی وقت پر بخوبی پہونچ سکتا ہوں اسلئے چند روز بھائی فیلبوس کے پاس رہنا مناسب جانا ایسے دوست کی صحبت پھر دنیا میں کہاں ملیگی بڑی پنتکوست اِس شخص نے آنکھوں سے دیکھی رسولوں کو دیکھا کلیسیا کی بنیاد کے وقت یروشلم میں تھا مسیح کے لئے جانفشاں تھا مسیح نے اُس کی معرفت معجزے بھی دکھلائے تھے ایسے شخص کی قربت سے کتنا روحانی فایدہ ہو سکتا ہی جو بھرے ہوئے ہیں وہ اور بھی چاہتے ہیں پس بھائیو جب خاص لوگوں کی ملاقات کا موقع ملا کرے تو کچھ اُنکے ساتھ رفاقت کرنا سیکھو ایک دوسرے کا فایدہ بہت ہوتا ہی (اگبس) نام ایک نبی آیا شاید یہہ وہی نبی تھا جسکا ذکر (۱۱-۲۸) میں ہی (یہودیہ سے آیا) یہہ بات سُنکے آیا تھا کہ پولوس رسول قیصریا میں آیا ہی اُس کی ملاقات اور استقبال کو جاؤں دیکھو سچے بھائی سچے بھائیوں کو کسقدر پیار کرتے ہیں پر جہاں دو میں محبت نہیں ہی بلکہ بغض اور عداوت ہی اور ایک دوسرے کی شان کو دیکھہ کر جلنیوالا ہی جیسا حال ہم اب بہت دیکھتے ہیں تو جاننا چاہئے کہ یا تو دونوں جھوٹھے عیسائی ہیں یا ایک اُنہیں سے عیسائی نہیں ہی یہہ ناممکن ہی کہ ایک ہی روح دونوں میں ہو اور عداوت بھی قایم رہے

(۱۱) اور اُسنے ہمارے پاس آکے پولوس کا کمربند اُٹھا لیا اور اپنے ہاتھہ پاؤں باندھ کے کہا کہ روح القدس یوں کہتی ہی کہ اُس مرد کو جسکا یہہ کمربند ہی یہودی یروشلم میں یوں نہیں باندھینگے اور غیر قوموں کے ہاتھوں میں حوالہ کرینگے ۱۱

(آپ کو باندھا) بعض اگلے پیغمبروں نے بھی یوں ہی کیا ہی کہ آپ کو باندھا ہی اور کچھہ بتلایا ہی (یرمیاہ ۱۳-۱ و ۲۷-۲ یشعیاہ ۲۰-۲ حزقیل ۴-۱) (یہودی باندھینگے) مگر اُسے تو غیر قوموں نے باندھا تھا (آیت ۳۳ و ۲۸-۱۷) لیکن چونکہ یہودیوں کے اُبھارنے سے وہ باندھا گیا تھا اسلئے یہودی اُسکے باندھنیوالے تھے وکیل کا کام ہمیشہ کلام میں مؤکل کیطرف منسوب ہی جو بدی پر اُبھارتا ہی وہی بدکار ہی (ف) اس نبی نے یہہ نہیں کہا کہ ای پولوس تو وہاں مت جا مگر آیندہ مصیبت کی خبر دی کہ یہہ ہو گا (ف) جب پولوس دُکھہ کے نزدیک آیا تو اُسکے دُکھہ اُٹھانے کے حق میں نبوتیں بہت ہوئیں اسیطرح پرانے عہدنامہ میں مسیح کے دُکھہ اُٹھانے کی خبریں روز بروز زیادہ ہوتی گئیں جسقدر اُسکے آمد شریف کا وقت نزدیک آتا گیا اُسی قدر ایسی پیشگوئیاں ترقی کے ساتھہ بیان ہوتی گئیں یہانتک کہ اُسنے آکے دُکھہ اُٹھایا اور اسیطرح جسقدر مسیح کی موت نزدیک آتی گئی اُسیقدر مسیح خداوند خود اپنے دُکھہ اُٹھانے کی خبریں زیادہ زیادہ سناتا گیا پس آنیوالا دُکھہ اپنا عکس آگے کی طرف خوب ڈالا کرتا ہی تاکہ مسیح کے بندے اُسکے اُٹھانے کے لئے مضبوط اور ہوشیار ہو جاویں آفت ناگہانی میں نہ پھنسیں مگر معلوم کر کے مضبوطی سے ایمان کو تھام کر اُس میں کود جاویں (ف) خوف و خطرہ کے سبب ہرگز عیسائیوں کو باز نہ آنا چاہئے اُس کام سے جسکا کرنا فرض ہی اگرچہ راہ کے ہر قدم پر خطرہ کیوں نہ ہو اور اگرچہ اور لوگ منع کیوں نہ کریں تو بھی اُنکی

سُننا نہ چاہیئے (ف) اکثر خدا کے لوگ دُکھ کے بعد زیادہ فایدہ کے کام کرتے ہیں اُنکی اندرونی آلایش دُکھ کی آگ میں جلجاتی ہے وہ سونا خالص ہو جاتے ہیں اور ایسے وقت میں خدا تعالیٰ دل میں قوت پہونچاتا ہے اور ایسی باتیں سکھلاتا ہے جو پہلے روشن تھیں ۔ پس سیکھتے ہیں اور شدھرتے ہیں

۱۲ (۱۲) جب یہہ سُنا تو ہم نے اور وہاں کے لوگوں نے اُسکی منت کی کہ یروشلم کو نہ جاوے

دیکھو اسوقت معزز دیندار دوستوں کے مُنہہ سے شیطان کا امتحان پولوس کے لئے ہوا تاکہ دُکھ نہ اُٹھاوے جیسے مسیح خداوند کے لئے پطرس رسول روکنیوالا بنا تھا (متی ۱۶-۲۱ سے ۲۶) پطرس بولتا تھا مگر بات شیطان کی تھی اب بھی ساتھی بولتے ہیں ہر بات جو روکتی ہے وہ شیطان سے ہے (ف) بھائیو بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ مناسب اور واجبی کام سے دوست روکا کرتے ہیں اُن کی نظر جسم کی طرف ہوتی ہے پس ہر وقت دوستوں کی بھی ماننا مناسب نہیں پر روح کی دلی تحریک پر ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے

۱۳ (۱۳) پر پولوس نے جواب دیا کہ تم کیا کرتے ہو کہ روتے ہو اور میرا دل توڑتے ہو کیونکہ میں نہ صرف باندھے جانے بلکہ یروشلم میں خداوند یسوع کے نام پر مرنے کو بھی طیار ہوں

دیکھو لوتھر صاحب کا جواب جب وہ شہر وارمز میں شہنشاہی مجلس کے درمیان جاتا تھا ۱۵۲۱ء میں دوستوں نے منع کیا تھا کہ شاہی مجلس میں نہ جاوے لوتھر صاحب نے کہا اگرچہ وارمز شہر میں اسقدر شیطان ہوں جسقدر اس شہر کی چھتوں پر کھپریل ہیں تو بھی میں ضرور جاؤنگا کیونکہ خدا نے مجھے بلایا ہے (ف) جو عیسائی بے صلیب کے ہے وہ عیسائی ہے بغیر عیسیٰ کے (کیوں دل توڑتے ہو) رو رو کے میری جسمانی محبت کی آگ بھڑکاتے ہو اور ہمت اور دلاوری کو نقصان پہونچاتے ہو لڑتے سپاہی کو اور اُبھارنا چاہیئے تاکہ فتح پاوے نہ بزدل بنانا کہ شکست کھاوے تمہارا رونا اور کڑھنا اگرچہ میرے دلپر تاثیر کرتا ہے اور دل ٹوٹا جاتا ہے مگر میری نیت اور مرضی جو الٰہی اطاعت کے لئے ہے وہ مضبوط ہے دلپر تم اثر کر سکتے ہو نہ میری نیت پر سو میں ضرور جاؤنگا ۔ تمہاری کوشش بیفایدہ ہے کیونکہ تم صرف باندھے جانے سے ڈراتے ہو مگر میں تو مرنے کو بھی خداوند کے لئے طیار ہوں پس باندھا جانا کیا چیز ہے (ف) محبت ملنسار اور ترغیب پذیر تو ہے (یعقوب ۳-۱۷) لیکن اپنے فرایض سے باز رکھنیوالی نہیں ہے (ف) عیسائیوں کی محبت اپنے پادریوں کی طرف جو ہے چاہئے کہ ہمیشہ جگہ خالی رکھے اُس محبت کے لئے جو پادریوں کو مسیح خداوند سے ہے (۱ قرنتی ۱۱-۱) تم میرے پیرو ہو جیسے میں بھی مسیح کا ہوں

۱۴ (۱۴) سو جب اُس نے نہ مانا تو ہم یہہ کہکے چپ رہے کہ خدا کی مرضی ہو

(خدا کی مرضی ہو) جس چیز کو دل چاہتا ہے جب وہ بڑی محنت کے بعد بھی ہاتھہ نہیں آتی ہے تو چاہیئے کہ سارے کام خدا کو سپرد کریں اور اُس کی مرضی کے تابع ہوں کیونکہ ہماری ساری کوشش جو بیکار ہوگئی اس سے ظاہر ہوگیا کہ خدا کی مرضی کچھہ اور ہے پس آپ اُس کے تابع ہونا چاہیئے کیونکہ وہ بہتر جانتا ہے (ف) مسیحی دین کی یہہ بڑی فضلیت ہے کہ عیسائی ہر بات میں مرضی الہی کا تابع ہے اگرچہ اپنی مرضی کے برخلاف کیوں نہو وہ صابر ہوکے الہی مرضی کا تابع ہوتا ہے اگرچہ دکھہ اور نقصان کے ساتھہ کیوں نہ ہو۔ لوتھر صاحب کہتے ہیں کہ ایسا آدمی ہرگز غمگین نہیں ہوسکتا اُسکے ساتھہ جو چاہتے ہو سو کرو اگر مرضی ہو اُسے جلاؤ یا ڈباؤ یا قید کرو یا چھوڑ دو وہ کچھہ فکر نہیں کرتا سب کچھہ اُسکے فایدہ کے لئے ہے (ف) برنٹ صاحب کہتے ہیں کہ آنیوالے جہان میں ہماری خوشی اس سے نہیں ہوگی کہ دنیا میں بھی ہم آرام سے رہے تھے اور ہر بات میں کامیاب ہوتے تھے مگر خوشی اس سے ہوگی کہ خدا کی مرضی ہمارے وسیلہ سے پوری ہوتی تھی اسلئے ہم روز دعا کرتے ہیں کہ تیری مرضی جیسی آسمانپر ہے زمین پر بھی ہووے (ف) جب خود غرضی دل میں سے نکلجاتی ہے تو دل کیسا پاک اور آرام میں نظر آتا ہے اور یہی مسیح کی مانند ہونا ہے

۱۵ (۱۵) اور اِن دنوں کے بعد ہم اپنی طیاری کرکے یروشلم کو گئے

(اپنی طیاری) اپنی سواری وغیرہ کا انتظام کرکے گئے (یروشلم کو گئے) یہہ پانچواں وقت ہے کہ پولس عیسائی ہوکے یروشلم میں آیا اور اسی سے اُسکا آخری مشنری سفر تمام ہوا اگرچہ اُسنے اپنے ارادہ کا چوتھا اور پچھلا حصّہ جب تمام کیا تھا جب کہ روم کو گیا (۱۹-۲۱) پھر وہاں یسوع کا قیدی ہوکے گیا تھا (ف) دیکھو پولس جانتا تھا کہ یروشلم میں اُسکے لئے مصیبت ہے وہ اہل روم سے التماس کرتا ہے کہ دعا کریں تاکہ وہ یہودیہ کے بے ایمانوں سے بچا رہے اور اُس کی خدمت پسند ہووے (رومی ۱۵-۳۰ و ۳۱)

۱۶ (۱۶) اور قیصریہ سے کئی ایک شاگرد ہمارے ساتھہ چلے اور ہمیں مناسون کپرسی ایک قدیم شاگرد کے پاس لیگئے کہ ہم اُس کے یہاں مہمان ہونے کو تھے

(قدیم شاگرد) یعنے پورانا عیسائی تھا نہ بڈھا آدمی تھا (ف) شاید پنتکوست والوں میں سے تھا اُن کپرسی لوگوں میں سے ہوگا جنھوں نے یونانیوں کو منادی کی تھی (۱۱-۲۰) اور اسی سبب سے یروشلم میں رہتا تھا عزت دار اور مہماندار شخص تھا تجویز ہوئی تھی کہ پولس اُسکے گھر میں جاکے مہمان ہووے

۱۷ (۱۷) اور جب ہم یروشلم میں پہونچے بھائیوں نے خوشی سے ہمیں قبول کیا

(بھائیوں نے) یعنے کلیسیا نے (ف بھائیوں میں اور بزرگوں میں فرق ہی (آیت ۱۸) میں لفظ بزرگ کا لکھا ہی وہ خادم دین ہیں اور بھائی سب کلیسیا کے لوگ کہلاتے ہیں

۱۸ (۱۸) اور دوسرے دن پولوس ہمارے ساتھ یعقوب کے پاس گیا اور سب بزرگ وہاں اکٹھے تھے

(یعقوب) یہہ یروشلم کا اُسوقت اسقف تھا پس پولوس پہلے اسلئے اُس کے پاس گیا کہ وہ وہاں کی کلیسیا کا سرتھا (۱۵-۱۳) میں اُسی اسقف کا ذکر ہی۔ پولوس اسلئے بھی اُسکے پاس گیا کہ وہ چندہ جولایا تھا اُسکے سپرد کرے (ف) یاد کرو کہ یہہ وہی یعقوب ہی جسکے حق میں پطرس نے کہا تھا کہ میری مخلصی کی اُسے خبر دو (۱۲-۱۷) اور اُس مجلس کا میر مجلس بھی وہی تھا جو ختنہ کی بابت ہوئی تھی (۱۵-۱۳) اسی شخص کو (گلاتی ۱-۱۹ و مرقس ۶-۳) میں خداوند کا بھائی کہا گیا ہی دیکھو جو لکھا ہی (۱-۱۴) کے نیچے شاید اسی بزرگی کے سبب کلیسیا کا سرتھا کہ خداوند کا بھائی تھا نہ مگر سوتیلا یا چچیرا۔ یوسیبیوس کہتا ہی کہ اُسکا لقب تھا راستباز یعقوب وہ دشمنوں کے ہاتھ سے شہید ہوا ہی

۱۹ (۱۹) اور اُسنے اُنہیں سلام کرکے جو کچھ خدا نے اُنکی خدمت کے وسیلہ غیر قوموں میں کیا مفصل بیان کیا

(مفصل) یعنے شروع کے ذکر سے لیکر اسوقت تک جو جو ہوا تھا سب سنایا (۱۵-۴) سے لیکر اسوقت تک بلکہ (۱۴-۲۷) سے لیکر یہہ بات لفظ مفصل سے نکلتی ہی (خدا نے) جو کچھ کیا سو خدا نے کیا نہ پولوس نے وہ اپنی تعریف نہیں کرتا جیسے اسوقت لوگ کہا کرتے ہیں کہ میں نے یوں یوں کیا وہ بولتے تھے کہ خدا نے کیا ہمارے وسیلہ سے یہہ لوگ مسیح کو جلال دیتے ہیں اسوقت کے لوگ اکثر ہیں جو اپنے واسطے جلال تلاش کرتے ہیں اپنی تعریف کرکے

۲۰ (۲۰) اور اُنہوں نے یہہ سُن کے خداوند کی ستایش کی اور اسے کہا ای بھائی تو دیکھتا ہی کہ کتنے ہزار یہودی ہیں جو ایمان لائے اور سب شریعت کے غیرتمند ہیں

(خداوند کی ستایش کی) نہ پولوس کی جیسے پولوس نے بھی اپنی تعریف نہیں کی تھی پس وہ لوگ خدا کی تعریف کرکے ظاہر کرتے ہیں جو کچھ پولوس کے وسیلہ سے خدا نے کیا وہ سب حق اور مناسب طور سے ہوا اسلئے

خدا کی تعریف اور بزرگی ہووے کہ سب کچھ اُسنے کیا (افسیوں ۳-۶ و ۷) (کتنے ہزار) یونانی میں ہے کتنے دہا کے ہزار دنکے یا کتنے دس ہزار جس سے بڑی کثرت اُنکی مفہوم ہوتی ہے (ف دیکھو چھوٹا سارائی کا دانہ ۲۰ برس کے عرصہ میں کتنا بڑا درخت ہو گیا تھا اور آجتک بڑھتا جاتا ہے کہ دنیا گھیرلی ہے مگر یہہ دہا کے ہزاروں کے جو ہو گئے یہہ بھی یہودیوں کے درمیان ہوا جو مخالف تھے اور جو ساری قوموں سے زیادہ سخت دل اور متعصب تھے اِسمیں بھی کچھہ بھید تھا کہ مسیح کا نام غیر قوموں کو سُنایا گیا اور کہ یہودی وغیر قوم ہر دو جمع ہو کے ایمان لائے (اتھلاؤس ۳-۱۶)

۲۱ (۲۱) اور اُنہوں نے تیرے حق میں خبر پائی ہے کہ تو غیر قوموں میں سب یہودیوں کو سکھلاتا ہے کہ موسیٰ سے پھر جائیں کہ کہتا ہے کہ اپنے لڑکوں کا ختنہ مت کرو نہ شریعت کے دستوروں پر چلو

(تیرے حق میں خبر پائی ہے) یعنے یہہ جھوٹ بات تیری نسبت یہاں مشہور ہے (ف) پولوس نے ہرگز یہودیوں کو نہیں سکھلایا کہ وے اپنے بچوں کو مختون نہ کریں لیکن اُسنے یہہ سکھلایا تھا کہ یہودی لوگ زبردستی سے غیر قوم کو مختون نہ کریں۔ اور یہہ بھی کہا تھا کہ نجات کے لئے شریعت کے رسوم اور دستورات پر عمل کرنا نہ چاہئے کیونکہ نجات نہ شریعت پر ہے مگر مسیح سے ہے پھر یہودیوں نے کچھہ کا کچھہ اُڑایا تھا (ف) ابتک لوگوں نے بخوبی نہیں سمجھا تھا کہ غیر قوم کسطرح کلیسیا میں آنے سکتے ہیں آیا ختنہ کروا کے یا بغیر ختنہ کے یہودی عیسائی کہتے تھے کہ ختنہ کرا کے آویں لیکن پولوس نے اُنہیں بغیر ختنہ کے کلیسیا میں آنے دیا تھا اس لئے پولوس کو پسند نہیں کرتے تھے پرانی عادات کے خوگر اور انجیل کے اسرار سے کم واقف لوگ اب تک سچے معلموں کو اسی طرح ستایا کرتے ہیں اور اُن کی نسبت کچھہ بکا کرتے ہیں (ف) ہو نہیں سکتا کہ کوئی نیکی کرے اور دنیا اُسے ملامت نہ کرے کیونکہ نیکی دنیا کے موافق نہیں ہے دنیا بیوقوفی اور گمراہی سے خوش ہے دیکھو پولوس نے اُنکے اس دعوے کے حق میں کیا جواب دیا تھا (رومی ۱۴ و ۱ کا ۱۵) (ف) یہہ دشمنی جو اُسکے ساتھہ ان لوگوں سے ہوئی اُسکے مرنے کے بعد بھی نہیں مٹی یہہ یہودی عیسائی جو ختنہ کو ضروری چیز سب کے لئے جانتے تھے پولوس کی موت کے بعد ایک فرقہ بن کے ابیونی فرقہ کہلائے تھے اور پولوس کی اختیاری باتوں کو رد کرتے تھے اُن کی ایک کتاب اب تک موجود ہے جس کا نام کلیمنٹین ہے اسوقت کے ایک سو برس بعد لکھی گئی تھی اُس میں اُنہوں نے بڑے زور شور سے پولوس کی تعلیم پر حملہ کیا ہے

۲۲ (۲۲) اب کیا کریں لوگ بیشک جمع ہونگے کیونکہ سنینگے کہ تو آیا ہے

دیکھو مجلس پولوس کی طرف ہے اور اُسکی غلطی نہیں جانتے بلکہ اُسے حق پر جانتے ہیں اور عوام الناس کے فساد سے اُسے بچانا

چاہتے تھے اور کیسی مبارک اور خاص مجلس ہی جسکا میر مجلس یعقوب خداوند کا بھائی ہو اور سب بزرگ ممبر ہیں پہلے بھی جب انطاکیہ میں
ختنہ وغیرہ کا جھگڑا اُٹھا تھا تو یہہ بزرگ پولوس کے ساتھہ متفق تھے۔ اب بھی ہیں کیونکہ جانتے ہیں کہ وہ حق پر ہی اچھا ہوا کہ
اس مقدمہ کا ذکر ان لوگوں کے سامنے ہوا جس سے معلوم ہو گیا کہ سب بزرگ اُس کی تعلیم پر متفق تھے اب ہجوم اور بلوہ سے
کیا ہوتا ہی (ف) پس بھائیو دینی مقدمات کے انفصال کے لئے کلیسیا کے خواص کی رائے ضرور ہی عوام کی رائے اور صلاح
کچھہ چیز نہیں ہی پس اس مقام پر امریکہ کے لوگوں کی غلطی ہی کہ وہ عوام الناس سے رائے طلب کرتے ہیں دین کے معاملہ میں اُنہیں
خاص اشخاص کی رائے لینا چاہئے جو کلیسیا میں بزرگ ہیں اور کام میں بہت فکر رکھتے ہیں

۲۳ (۲۳) سو یہہ کر جو ہم تجھہ سے کہتے ہیں ہمارے پاس چار مرد ہیں جنہیں نذر ادا کرنا ہی

(ہمارے پاس) یعنے وہ چار یہودی عیسائی ہیں اسی مطلب کو لفظ ہمارے پاس میں ادا کیا ہی (نذر ادا کرنا ہی) یعنے وہ
نذری ہیں بموجب (گنتی ۶- ۱ سے ۵) کے وہ اسی ارادہ سے وہاں آئے ہوئے تھے کیونکہ بڑی عید کیوقت اکثر نذریں ادا کیجاتی
تھیں تاکہ بعد ادائے نذر عید میں شریک ہوویں (ف) بعضے لوگ تمام عمر کے لئے نذیر ہوتے تھے جیسے شمعون اور صموئیل اور
یوحنا اصطباغی تھے مگر اکثر لوگ (۳۰) یوم کے لئے نذیر بنتے تھے اور یہہ لوگ ہیکل میں آکے نذر گذرانتے تھے پھر اُن کے بال کاٹے
جاتے تھے اور قربانگاہ پر جلاتے تھے کبھی کبھی دولتمند لوگ غریب نذیروں کو کچھہ روپیہ بخشدیتے تھے تاکہ وہ اپنی نذر ادا کریں
اگرپا پادشاہ نے بھی ایسا کیا تھا کہ غربا کو نقدی دی تھی جسوقت اُس نے سلطنت پائی تھی اور یہہ اِسلئے کیا تھا کہ یہودیونکو خوش
کرے۔ اب بزرگوں کی یہہ صلاح ہی کہ پولوس اِن چار آدمیوں کے لئے نذر ادا کرنے کو خرچ دیوے اور سات روز تک اُن کے
ساتھہ رہے ہیکل میں تب سب جانینگے کہ پولوس شریعت کو مانتا ہی پس اُسکی باتیں سُننے کو طیار ہونگے اور یہہ کام مصلحتاً کیا جاوے
تاکہ کچے عیسائیوں میں جو ہزار ہا ہزار ہیں اور یہودی ہیں اور شریعت پر فریفتہ ہیں فساد نہ اُٹھے اور یہہ کام کچھہ گناہ بھی نہ تھا بلکہ
مناسب تھا کیونکہ خدا کے پورانے حکم تھے اور ابھی ہیکل قایم تھی جب تک ہیکل برباد نہ ہو اُس کی عزت اور تعظیم ضرور تھی اور عیسائی
دین کا یہہ قانون بھی ہی کہ کمزوروں کی برداشت کرنا اور دفعتاً آدمیوں پر بوجھہ ڈالکے اُنہیں برباد نہ کرنا بلکہ آہستہ آہستہ ہضم
کے موافق غذا پہونچانا دیکھو (۱ قرنتی ۹- ۱۹ سے ۲۲ و ۱۰- ۲۳ و ۳۱ سے ۳۳ و رومی ۱۴ باب تمام (ف۲) معلوم ہوتا ہی بلکہ صاف
ظاہر ہی کہ اُس وقت کے یہہ بزرگ دین عیسائی سے تو اسیطرح واقف تھے جیسے اب ہم ہیں اور یہی اُنکے خیالات تھے جو پولوس
نے سنائے ہیں مگر اُن گردنکش یہودیوں کے درمیان وہ بڑی دانائی سے خدا کا کلام سناتے تھے اور فساد سے بچتے تھے اور گلہ کو
چراتے تھے جسکا نتیجہ یہہ نکلا کہ سچائی بالکل غالب ہوئی اور وہ ہجوم دفع ہوا اگر وہ کٹھ ملانوں کی طرح کفر کفر بولتے تو کیا

مشکل تھا کہ یروشلم میں کلیسا قایم رہتی دانائی سے کام کرنا نہ عیب ہی بلکہ بہتر ہی تعصب سے کام کرنا کام کا برباد کرنا ہی

۲۴ (۲۴) اُنہیں لیکے آپ کو اُن کے ساتھہ پاک کر اور اُن کے لئے کچھہ خرچ کر تاکہ وے اپنا سر منڈاویں تو سب جانینگے کہ جو باتیں ہم نے تیرے حق میں سُنی ہیں سو کچھہ نہیں بلکہ تو آپ بھی شریعت کو حفظ کرکے درست چلتا ہی

یعنے رسومات شریعت کو پورا کرتا ہی کہ آپ کو دستور کے موافق پاک کرکے ہیکل میں سب کے سامھنے پیش کرے (۱۸-۱۸) کا ذیل بھی دیکھو تھوڑے دن گذرے کہ پولوس نے خود ایک نذر آپ مانی تھی تو اب بزرگ اُسکو مصلحتاً کہتے ہیں کہ یہہ محبت کا نشان دکھلا اور اُن کی مدد کر تاکہ وہ نذر ادا کریں (ف) اُسوقت تین قربانیاں ہوتی تھیں اور نذیروں کے بال قربانیوں کے نیچے جلائے جاتے تھے تاکہ اُن کی نذر قربانی کے وسیلہ سے قبول ہووے اور وے آپ بھی بالوں کے وسیلہ سے مقبول ہوں یہہ سب کچھہ ضرور مسیح کا نمونہ تھا جو اسگلے زمانہ میں ہدایت الٰہی کے سبب سے کرتے تھے کیونکہ حقیقی قربانی مسیح نہ آیا تھا اسوقت ان باتوں کی اگرچہ کچھہ ضرورت نہیں رہی کیونکہ مسیح کی قربانی ہو چکی ہی مگر جاہل عوام لکیر کے فقیر ہو رہے ہیں اور کچھہ ان حرکات کا بھید نہیں سمجھتے پس اس حکمت کے لئے کہ یہہ وحشی نفرت کرکے نہ بھاگیں یہہ رسم بھی کر دی آخر کار خود بخود درست ہو جائینگے اور خود باز آوینگے

(درست چلتا ہی) یعنے دستورات شریعت کو مانتا ہی تب وہ سب غیبتیں اور ملامتیں نہ قول سے مگر ایک دستور کے دیکھنے سے رد ہو جائینگی اور اسلئے نہ کسی غیر قوم شہر میں بلکہ خاص یروشلم میں ایسا کرتے دیکھیں تو زیادہ یقین کرینگے کہ شریعت کا مخالف نہیں ہی ابھی ہیکل کھڑی ہی انتظام یہہ دنظام ہر جاری ہی اور اُنکا سردار کاہن موجود ہی گویا پیٹر کھڑی ہی اگرچہ مکان بن چکا پس اوس کر تو بہتر ہی

۲۵ (۲۵) پر جو غیر قوموں میں سے ایمان لائے اُن کی بابت ہم نے ٹھہرا کے لکھا ہی کہ وے ایسی ایسی باتیں نہ مانیں مگر بتوں کے چڑھاوے اور لہو اور گلا گھونٹے جانور کے کھانے اور حرامکاری سے آپ کو محفوظ رکھیں

مطلب اُنکا یہہ ہی کہ غیر قوم کے عیسائی ان رسومات شریعہ کو نہ مانیں وے صرف اُن قوانین کو مانیں جو یروشلم کی مجلس نے پہلے تجویز کئے تھے جنکو پھر دوہرا کے سناتے ہیں پھر اور باتوں میں جو ایمان کی باتیں نہیں ہیں اور نہ تعلیمی امور میں اُن میں محبت

میں اکثر پائی جاتی تھی (باہر گھسیٹا) کیونکہ قتل کرنا چاہتے تھے اور نہیں چاہتے تھے کہ ہیکل اُس کے قتل سے ناپاک ہو جائے
کہ باہر نکال کے ماریں (ف) خون کرنے سے نہیں ڈرتے مگر خون کا داغ ہیکل میں کرنا بُرا جانتے ہیں گر کھاتے ہیں گلگلوں
سے پرہیز کرتے ہیں سب احمق و ریاکاروں کا یہی کام ہے کہ مچھر چھانتے اور اونٹ نگلتے ہیں (یوحنا ۱۸ : ۲۸)

۳۱ (۳۱) اور جب وے اُسکے قتل کے درپے تھے فوج کے سردار کو خبر پہونچی کہ تمام یروشلم میں فساد ہے

(خبر پہونچی) یعنے اوپر ٹیلے پر جہاں حاکم رہتا تھا خبر پہونچی (ف) یہہ ٹیلا ایک اونچا چٹان تھا وہاں ہیرودیس کلاں
نے ایک قلعہ بنایا تھا اور یہہ ہیکل کے احاطہ کے اوتر اور پورب کی طرف کو تھا اُسکو انطونیا کا قلعہ کہتے تھے مارک انٹونیس
کے نام سے (فوج کے سردار) جسکا نام قلادیوس لیاس تھا وہ سپاہیوں کا سپہ سالار تھا (۲۳ - ۲۸) اور اسکے پاس ایک ہزار
آدمی رہتے تھے جنکو کوہٹ کہتے تھے لگیون کا چھٹا حصہ جیسے یہاں کمپنی بولتے ہیں (ف) یوسیفس کہتا ہے کہ ہمیشہ عیدوں
کے وقت یہہ فوج ہتھیار بند رہتی تھی کہ فساد نہ اُٹھے (کیونکہ سرکار جانتی تھی کہ یہودی لوگ بڑے فسادی ہیں اور عیدوں کے
وقت اکثر جمع ہیں کیا تعجب ہے کہ بغاوت کریں) (ف) خدا کے بندوں کو مصیبت کے وقت مددگار تلاش کرنے کی حاجت نہیں ہے
سوائے خدا تعالیٰ کے۔ ایسوں کی مدد خدا آپ بھیجدیتا ہے اور ٹھیک وقت پر مدد آ پہونچتی ہے

۳۲ (۳۲) وہ اُسی دم سپاہیوں اور صوبہ داروں کو لیکے اُنپر دوڑا اور وے سردار اور سپاہیونکو دیکھ کے
پولوس کے مارنے سے باز آئے

(اُسی دم دوڑا) یہہ جانکے کہ شاید دیر کرنے سے کچھ نقصان نہ ہو جائے (ف) خدا کے بندوں کو اکثر مدد اور حفاظت
ملتی ہے ان لوگوں سے بھی جو الٰہی بادشاہت میں شریک نہیں ہیں (ف) اگر کوئی کہے کہ اچھی سلطنت سے کیا فایدہ ہے تو کہنا چاہئے
کہ یہی فایدہ ہے جو اس حکایت میں نظر آتا ہے (ف) دیکھو گڈریہ کتوں کے وسیلہ سے بھیڑوں کی نگہبانی کرتا ہے خدا نے بے ایمانوں
کے وسیلہ سے اسوقت اپنے بندے کو بھیڑیوں کے منہہ سے چھڑایا

۳۳ (۳۳) تب سردار نے نزدیک آکے اُسے گرفتار کیا اور دو زنجیروں سے باندھنے کا حکم دیا اور
پوچھا کہ یہہ کون ہے اور اُسنے کیا کیا

(گرفتار کیا) اُسنے سمجھا کہ کوئی فسادی ہے اور کوئی بڑا جرم اسنے کیا ہے جسپر یہودیوں کا بڑا دنگل جمع ہے پس پہلے فوراً اُسے

پکڑنا چاہئے (دو زنجیروں سے) بندھوایا دیکھو اگبس نبی کی پیشں خبری پوری ہوئی (۲۰-۲۳) اس حاکم نے اُس کی جان توبچائی مگر بلاتحقیق ایک بیجرم آدمی کو باندھ لیا صرف غوغے پر توجہ کرکے پردہ حاکم جو عالم الغیب ہو ایسی بے انصافی نہیں کرتا ہو اسلئے آدمیوں کی حفاظت اور عدالت کا کیا بھروسہ ہو سب جہان کا انصاف کرنیوالا سچا انصاف کریگا

۳۴ (۳۴) اور بھیڑ میں سے بعضے کچھہ چلّائے اور بعضے کچھہ سو جب شوروغل کے سبب کچھہ حقیقت دریافت نہ کرسکا تو حکم دیا کہ اُسے قلعہ میں لیجاؤ

اُسکا سوال یہہ تھا کہ اُسنے کیا کیا اور یہہ کون ہو نہایت واجبی اور مناسب سوال تھا مگر اُسکا جواب شافی کچھہ نہ ملا اسلئے کہ کوئی کچھہ بولنے لگا اور کوئی کچھہ ایک مُنہہ ہوکے ایک بات نہیں بتلا سکتے تھے کیونکہ اُسنے کیا کیا تھا جو وہ کہتے مگر شرارت سے اُسپر بلوہ کر بیٹھتے تھے اِسلئے بکنے لگے جو جس کے دل میں آیا یہی حال ہوتا ہو جھوٹھے گواہوں کا کہ وے اکثر متفق البیان نہیں ہوا کرتے ضرور اُنہوں نے کچھہ ایسی باتیں بولی ہونگی جس سے اس بلوہ کا الزام اُنپر نہ آوے اور پولوس ملزم ٹھہرے (ف) جھوٹھے لوگ ہمیشہ لوگوں کو فریب دینے کے لئے جھوٹھی باتیں بنا بناکے کیا کرتے ہیں جیسے لکھا ہو کہ وے اپنی زبان سے فریب دیتے ہیں (رومی ۳-۱۳ و ۱۴).

۳۵ (۳۵) اور جب سیڑھی تک پہونچا تو لوگوں کے ہجوم کے سبب سپاہیوں کو اُسے اُٹھانا پڑا

(اُٹھانا پڑا) قلعہ کی سیڑھی تک ہجوم تھا لاچاری سے سپاہیوں نے پولوس کو اُٹھایا کہ اُن کی بھیڑ میں سے اُسے نکال لیجاویں۔ مگر خدا نے اس حکمت سے اُسے بلند کیا کہ سب دیکھیں یہودیوں کی دشمنی پولوس کو بلندی بخشتی ہو گویا وہ سبھوں کو دکھلایا گیا اور اونچی سیڑھی پر کھڑا کیا گیا تا کہ اس بلند ممبر یا پلپٹ سے وعظ کرے اور سبھوں کے سامنے مسیح کی عجیب قدرت پر گواہی دے (ف) بہت سے عیسائی معلم دنیا میں ایسے گذرے ہیں کہ وہ نہایت لایق اشخاص تھے مگر مشکل تھا کہ ہم اُنکا نام بھی سنتے لیکن دنیا کی دشمنی نے جو اُن کے ساتھہ اہل دنیا سے ہوئی اُنہیں ایسی بلندی پر رکھا ہو کہ آج تک اُنکے فضایل دکھوں کی صلیب پر صاف چمکتے ہیں

۳۶ (۳۶) کیونکہ دنگل چلّاتا ہوا اُس کے پیچھے پڑا کہ اُسے اُٹھا ڈال

اسی طرح خداوند مسیح کے پیچھے پڑے تھے کہ اُسے اُٹھا ڈال (لوقا ۲۳-۱۸ یوحنا ۱۹-۱۵) دنیا سے مخالفت اور خدا سے حفاظت اسوقت کیسی صاف صاف ظاہر ہے

۳۷ (۳۷) اور جب پولوس کو قلعہ کے اندر لیجانے لگے اُس نے سردار کو کہا کیا مجھے اجازت ہے کہ تجھکو کچھہ کہوں اُسنے کہا کیا یونانی جانتا ہے

دیکھو پولوس کو اپنے آرام کا اسقدر شتیاق نہیں ہے بلکہ یہہ تن خدا کی خدمت کے لئے دلسے اسوقت میں بھی حاضر ہے وہ دیکھتا ہے کہ اسوقت اچھا موقع ہے کچھہ منادی کرنے کا کچھہ ضرور نہیں ہے کہ میں اُس خونخوار ہجوم سے جلدی الگ ہو جاؤں بلکہ اسوقت بھی کچھہ منادی کروں ذرا اس شخص کے اوسان کی طرف غور کرو یہہ خدا کی روح کی تاثیر تھی حاکم سے اجازت مانگتا ہے کہ تجھسے بولوں مطلب یہہ ہے کہ اس سے اجازت بولنے کی لیکر آخری نصیحت یہودیوں کو دیدوں سب حاضر ہیں اور نیچے کھڑے ہیں اوپر سے اسوقت خوب سُنا سکونگا پھر جو کچھہ ہوگا سو دیکھا جائیگا (کیا یونانی جانتا ہے) یونانی بولتا ہوا سُنکے حاکم کہتا ہے کہ کیا یونانی جانتا ہے کچھہ رعایت تو یونانی جاننے کی بھی اسوقت ہوگئی - کیونکہ حاکم وقت کی زبان تھی (ف) اسوقت بھی انگریزی بولنیوالوں کی کہیں کہیں خاصکر انگریزوں میں بڑی رعایت ہو جاتی ہے

۳۸ (۳۸) پس تو وہ مصری نہیں جو ان دنوں سے آگے فساد اُٹھاکے اُن چار ہزار ڈاکوؤں کو جنگل میں لیگیا

دیکھو اس کے گمان میں کیا گھسا ہوا تھا وہ یہی سمجھہ رہا تھا کہ میں نے ایک شکار مارا ہے کہ اُس مجرم کو پکڑا ہے جو مصری آدمی تھا اور ڈاکوؤں کا سردار تھا شاید اسی گمان سے اُسنے فوراً دو زنجیروں سے بندھوایا تھا اب کہتا ہے (تو وہ مصری نہیں) یعنے یقیناً تو وہی مصری ہے (چار ہزار ڈاکوؤں) یوسفیس یہاں اُس مصری کا ذکر کرتا ہے تو کہتا ہے کہ وہ تین ہزار آدمیوں کو لیگیا تھا لیکن اب یہاں دیکھتے ہو کہ چار ہزار لکھے ہیں - اسکا سبب یہہ ہے کہ یا تو تین ہزار وہ پہلے لیگیا اور پھر اور بھی اُسکے پاس جمع ہوکے چار ہزار ہوگئے ہونگے یا لوقا اُن ایک ہزار خونی سپاہیوں کو بھی جو اُس سے ملے تھے ملاکے چار ہزار ڈاکو بتلاتا ہے مگر یہہ بیان لوقا کا نہیں ہے سردار کہتا ہے چار ہزار ڈاکوؤں والا مصری تو ہے جس نے نبوت کا دعویٰ بھی کیا تھا پس اُس سردار سے پوچھا چاہئے کہ تین ہزار تھے یا چار ہزار لوقا تو اُس کا قول نقل کرتا ہے (ف) دیکھو یہاں کیسا اچھا نمونہ ہے اُن غلط خیالوں کا جو اہل دنیا اپنے دل کی تاریکی میں خدا کے بندوں کی طرف رکھتے ہیں ہمیں نہایت تعجب آیا کرتا ہے جب ہم اپنی نسبت ہندو مسلمان سے عجیب عجیب قسم کے گمان سُنا کرتے ہیں یہاں کچھہ اور ہی اور اُن کے خیالوں میں کچھہ اور ہے ہم جو عیسائی ہیں ہمیں پاگل دیوانہ اور عیاش اور ناخدا ترس بے نماز

لالچی آدمیوں کا دشمن جانتے ہیں اور اسی لئے ہم سے کینہ اور نفرت بھی رکھتے ہیں پر یہاں اُنکے خیالات کے سب کچھ برخلاف ہو اسی طرح مسیح خداوند گنہگاروں میں گنا گیا اُس کے شاگرد بھی بُرے لوگوں میں گنے جاتے ہیں پر یہہ معاملہ ہماری بڑی تسلی کا باعث ہو

۳۹ (۳۹) پولوس نے کہا میں یہودی آدمی ہوں کلکیہ کے مشہور شہر ترسس کا باشندہ میں تیری منت کرتا ہوں کہ مجھے لوگوں سے بولنے کی اجازت دے

یعنے میں وہ مصری نہیں ہوں میں تو یہودی ہوں علاقہ کلکیہ کے مشہور شہر ترسس کا باشندہ ہوں جو حقوق عزت سلطنت سے کلکیہ کو حاصل ہیں وہ حقوق میرے پاس بھی ہیں (ف) شہر ترسس آزاد شہر تھا اور رومی حقوق اُس شہر کے باشندوں کو دیئے گئے تھے کیونکہ شہنشاہ مارک انیٹونیس نے اُسے یہہ حقوق دیئے تھے اور شہنشاہ اُگسطس نے بھی اُسے عزت دی تھی شہر ترسس علاقہ کلکیہ کا پایہ تخت تھا (ف) اسٹریبو کہتا ہو کہ فیلسوفی کی سرگرمی کے بارہ میں یہہ شہر ترسس اتھینی اور سکندریہ سے بھی بڑھ کر تھا مگر اُسکے طالب علم دیسی باشندے تھے غیر ممالک کے طلبا وہاں کم جاتے تھے اور وہاں کے دیسی لوگ بھی غیر ممالک میں جاتے تھے کہ تربیت کو پورا کریں (۲۲-۳) لیکن روم میں بہت لوگ پڑھنے کو آتے تھے (منت کرتا ہوں) اجازت کے لئے منت کرتا ہو اسلئے کہ یہودیوں کی نجات کا مشتاق ہو (رومی ۹-۱ و ۲ و ۱۰-۱) پولوس کچھہ غصہ اور تلخی سے یہہ منت نہیں کرتا مگر یاد کرتا ہو کہ ایک وقت میں بھی ایسا اندھا تھا جیسے یہہ یہودی ہیں یہہ جانتے ہیں کہ اس طرح سے ہم خدا کی خدمت کرتے ہیں مگر خدا کی عین مخالفت کر رہے ہیں اُنپر رحم کرکے اُنہیں بتلانا چاہیئے وہ جانتا ہو کہ حاکم سے تو قلعہ میں جا کے بھی باتیں کر سکونگا مگر یہودیوں سے بات کرنے کا ابھی موقع ہو اسلئے منت کرکے اجازت بولنے کی مانگتا ہو

۴۰ (۴۰) جب اُسنے اُسے اجازت دی پولوس نے سیڑھی پر کھڑے ہو کے لوگوں کو ہاتھوں سے اشارہ کیا جب سب چپ ہوئے وہ عبرانی زبان میں باتیں کرنے اور کہنے لگا

(عبرانی زبان میں) پہلے حاکم سے یونانی میں بولا تھا اور بہت فصاحت سے بولا تھا پس وہ یونانی بھی خوب جانتا تھا اب عبرانی میں یہودیوں سے بولنے لگا یعنے صوریانی وکسدی زبان میں نہ خالص عبرانی میں کیونکہ جلا وطنی کے بعد بھی کسدی وصوریانی زبان اُن میں مروج تھی اور اسی کو عبرانی کہتے تھے (سیڑھی پر کھڑے ہو کے) اسوقت سیڑھی اُس عمدہ وعظ کے لئے پلپٹ یا ممبر تھی جہاں سے وہ انجیل سنانے لگا مگر گون وغیرہ کچھہ نہ تھی لیکن زنجیروں میں بندھا ہوا تھا اور رومی حاکم بھی پاس

کھڑا تھا تاکہ سُنے وہ کیا کہتا ہی اور اس لئے بھی کہ حضوری حاکم کے سبب کچھ فساد نہ ہووے شریعت کے دیوانے تعصب
کے بھرے ہوئے نیچے کھڑے ہیں دیکھتے اور سُنتے ہیں اور دانت پیستے ہیں کہ اُسے چباڈالیں مگر خدا نے اُسے بلندی پر کھڑا
کرکے سب یہودیوں کو اُسکی منادی خوب سنوائی (ف) دیکھو اتنے خطروں میں اور ایسی بے عزتی اور ہتک میں زنجیروں سے
بندھا ہوا پہروں میں گھرا ہوا پولوس کیسے آرام کے ساتھہ بولتا تھا خدا کا اطمینان اُسکے دل میں تھا سچائی انسان کو ہمیشہ
آرام میں رکھتی ہی اُس کے دل میں چین رہتا ہی (چپ ہوئے) حاکم کے حکم سے چپ ہوئے ورنہ وہ کب چپ کرنیوالے تھے

بائیسواں باب

(۱) ای بھائیو اور باپو میرا عذر جواب تم سے کرتا ہوں سُنو

(میرا عذر) جب بولنیوالا کسی دعوے کا جواب دیتا ہی تو اُسکو عذر کہتے ہیں انجیل کی خوشخبری پر عذر نہیں ہو سکتا ہی کیونکہ
وہ حکم الٰہی سے ہی ہر آدمی اپنے مدعیوں کے سامھنے عذر کیا کرتا ہی (جب بے دینی اور بے ایمانی سے لڑا کرتے ہیں تو اُسپر حملہ کرتے
ہیں نہ اپنے بچانے کو مگر اُسے گرانے کو (ای بھائیو) محبت سے بولتا ہی (ای باپو) اُن کی بزرگی کرکے اُنہیں عزت دیتا ہی تاکہ بھی
طرح مائل ہوں اور باتیں اُن کے دلوں میں تاثیر کریں (ف۱) جب آدمیوں کی عزت کی جاتی ہی تب وہ ہماری باتوں پر غور کرتے
ہیں اگر اُن کی بے عزتی کریں تو وہ ہم سے اور ہماری باتوں سے نفرت کرکے کچھہ فکر نہیں کرتے ہیں (ف۲) دیکھو یہہ خدا لوگونکا
کہ وہ تو میرے دشمن ہیں میں اُن کی عزت کیوں کروں باطل بات ہی یہہ لوگ پولوس کے دشمن تھے اور اُسکا خون کیا چاہتے تھے
اور موذی تھے اور بے ایمان بھی تھے تو بھی الٰہی وعدہ اُن کے ساتھہ تھا مسیح نے بھی اپنے خونیوں کے لئے دعا کی تھی پولوس
بھی اُن کی تعظیم کرتا ہی حاصل کلام یہہ ہی (کل اناءٍ یترشح بما فیہ) جس برتن میں جو کچھہ بھرا ہی وہی ٹپکتا ہی پولوس کے دل میں
خوبی بھری تھی مُنہہ سے بھی خوبی نکلتی ہی اُن کے دل میں بدی بھری تھی مُنہہ سے بھی بدی نکلتی تھی

(۲) جب اُنہوں نے سُنا کہ عبرانی زبان میں اُنسے بولتا ہی تو اور بھی چپ ہوئے سو اُس نے کہا

(عبرانی بولتا ہی) وہ عبرانی کی بڑی تعظیم کرتے تھے کیونکہ اُسی زبان میں خدا نے پیغمبروں سے باتیں کی تھیں اور وہ زبان
باپ دادوں کی تھی پہلے اُن کی امید نہ تھی کہ عبرانی میں بولیگا اِسلئے کہ اُسنے پہلے حاکم سے یونانی میں بات کی تھی بلکہ بعضوں

کو خیال تھا کہ عبرانی نہیں جانتا ہو اب دیکھا کہ وہ عبرانی بولتا ہو تو اور بھی زیادہ چپ ہوئے کیونکہ اچھی طرح سمجھنے کا موقع ملا (ف) بعض واعظوں کی منادی پر جو لوگ دھیان نہیں کرتے ہیں اسکا سبب یہہ ہو کہ اُن کے کلام میں قصور ہی چاہئے کہ ایسی طرح سے بولیں کہ اُن کے دل کھینچیں بولنیوالا سننیوالے کو اپنی طرف کلام سے کھینچے پولوس اپنے عیسائی ہونے کا سبب بتلاتا ہو اور وہی باتیں ہیں جو (۹ باب) میں لکھی ہیں اس بیان کی تفسیر ۹ باب میں دیکھنا چاہئے ہاں بعض نئی باتوں پر یہاں کچھہ اشارہ ہوگا

۳ (۳) میں یہودی ہوں کلکیہ کے شہر ترسس میں پیدا ہوا لیکن اس شہر میں پالا اور گملئیل کے قدموں پر باپ دادوں کی شریعت کی باریکیوں میں پڑھایا گیا اور خدا کے لئے ایسا غیرتمند تھا جیسے تم سب آج کے دن ہو

(ترسس) اسکا ذکر (۲۱-۲۹) کے ذیل میں دیکھو (گملئیل) دیکھو (۵-۳۴) کی ذیل کو (ف) گملئیل کے قدموں پر جو لکھا ہی اسپر ذرا فکر چاہئے کیونکہ پولوس کی طیاری وہاں ہوئی (لوقا ۱۰-۳۹) (ف) موسیٰ کی طیاری اور تربیت فرعون کے گھر میں ہوئی (ف) اگرچہ ہم مسجدوں میں مولویوں سے تعلیم پاویں تاکہ پکے مسلمان بنیں یا شوالوں میں پنڈتوں سے پڑھیں تاکہ پورے ہندو رہیں یا انگریزی مدرسوں میں جاویں یا ہندو کالج میں پہونچائے جاویں یا مشن سکول میں بھیجے جاویں - خدا اپنے برگزیدوں کی طیاری ہر کہیں کر لیتا ہو کہ اُس کی خدمت کے لائق ہو جاویں اور آدمیوں کے منصوبے خاک میں ملجاتے ہیں (باریکیوں میں) یعنے دقائق اور نکات شریعت میں تعلیم پائی فقہ اصول حدیث تفسیر وغیرہ سب کچھہ اُس بزرگ سے پڑھا - حاصل کلام آنکہ پیدائش سے اسرائیلی ہوں اور مدت سے یروشلم کا واقف ہوں اور سب سے بزرگ تر عالم کی خدمت میں رہکر تعلیم پائی ہو (ف) پولوس سادگی سے اپنا سب احوال بتاتا ہو تاکہ بتلاوے کہ میرے عیسائی ہونے کا کیا سبب ہوا سب عیسائی لوگ سادگی اور سچائی سے اپنی کیفیت یوں بیان کیا کرتے ہیں تب بہت تاثیر ہوتی ہو بہ نسبت بڑی فصاحت اور بڑے مباحثوں کے (غیرتمند تھا) خدا کے لئے غیرتمند ہونا نہایت عمدہ بات ہو اور چاہئے کہ سب غیرتمند ہو دیں یہہ سب بیغیرت ہیں جو ادھر اُدھر سست پھرتے ہیں اور پیٹ کی فکر زیادہ کرتے ہیں نسبت خداشناسی و خداپرستی کے مگر چاہئے کہ سچائی کے ساتھہ غیرتمند ہوں نہ کہ حماقت کے ساتھہ جیسے یہودی تھے اور مسلمان بھی اب تک ہیں (ف) پولوس کی غیرت خونی آدمی کی غیرت کے مانند تھی جیسے یہودی بھی اسوقت ہیں اس سے یہہ ظاہر ہو کہ اگرچہ آدمی کیسا ہی عالم کیوں نہو اور کلام کو اگرچہ ایک طور پر سمجھتا ہو ممکن ہو کہ جہالت کی غیرت رکھتا ہو پر وہ غیرت جو سچی غیرت اور مفید ہو ملایم با انصاف پر محبت صاف و سادہ خیراندیش راست گو وغیرہ عمدہ صفات کے ساتھہ ہوتی ہو اور یہہ غیرت مسیح خداوند کی حضور میں آنے سے ملتی ہو

(۴) میں نے مردوں اور عورتوں کو باندھ کے اور قید خانہ میں ڈالکے اس طریقہ کو موت تک ستایا

(طریقہ) اسکا ذکر (۹-۲) کے ذیل میں ہے (موت تک ستایا) دیکھو (۹-۱) (ف) اُسوقت اوروں کو باندھتا تھا اِسوقت آپ بندھا ہوا کھڑا ہے اب یاد آتا ہے کہ میں نے خود ایسی زنجیریں اپنے پیارے بھائیوں کے قدموں میں ڈالی تھیں (ف) یہہ کوڑے جنسے ہمیں خدا سزا دیتا ہے اکثر ہم اپنے لئے آپ بنایا کرتے ہیں (عورتوں کو) یعنے اُنپر بھی رحم نہیں کیا جو نازک برتن ہیں (ف) خداوند مسیح کا سچا گواہ اپنے گناہوں کے اقرار سے کبھی نہیں شرماتا کیونکہ اس سے مسیح کی عزت زیادہ ہوتی ہے اور بعض اوروں کی جان بھی بچ جاتی ہے (ف) اسطرح وہ عیسائی جو پہلے مسلمان وغیرہ تھے اور عیسائیوں اور منادوں کو دُکھ دیتے تھے اب کہ اُنپر فضل ہوا اپنے گناہوں کا صاف صاف بیان کرکے دوسروں کو بھی فایدہ پہونچا سکتے ہیں

(۵) چنانچہ سردار کاہن اور سب بزرگ بھی میرے گواہ ہیں جنسے میں بھائیوں کے لئے خط لیکے دمشق کو روانہ ہوا کہ جتنے وہاں ہوں اُنہیں بھی باندھکے یروشلم میں کھینچ لاؤں تاکہ سزا پاویں

(سردار کاہن) یعنے حنانیا سردار کاہن (۲۳-۲) گواہ ہے جواب تک جیتا ہے معلوم ہے کہ اُسوقت یہہ شخص سانہیڈرم کا ممبر تھا اسی نے تو پولس کو دمشق میں بھیجا تھا اور کیفاس بھی جیتا تھا ۳۶ع تک کیونکہ قیصر ولشیکیوس نے اُسے اُسکے عہدہ سے خارج کیا تھا اور اُس کے بعد یونتن حنانیا کا بیٹا مقرر ہوا تھا مگر ایک سال کے بعد وہ بھی نکالا گیا تھا تاکہ اُسکا بھائی تھیوفلس مقرر ہووے پر ۴۲ع میں شمعون سردار کاہن تھا جو بوئی تس کا بیٹا تھا پھر ۴۲ع میں متیاس ابن حنانیا مقرر ہوا تھا یہہ بیان یوسیفس کا ہے (خط لیکے گیا) یعنے دین کے حاکموں سے جو سب بزرگ سانہیڈرم کے با اختیار لوگ تھے

(۶) پر جب میں چلا جاتا اور دمشق کے نزدیک پہونچا تھا تو ایسا ہوا کہ دوپہر کے قریب یکایک بڑا نور آسمان سے میرے گرداگرد چمکا

(دوپہر کے قریب) جس وقت کچھہ دھوکا نہیں ہوسکتا کیونکہ دھوپ تھی پس سورج کی روشنی کے علاوہ ایک اور عجیب روشنی نے اُسے آگھیرا (ف) پولس جانتا ہے کہ میرا عیسائی ہونا اسی طور سے ہوا ہے کہ دین عیسائی کا ثبوت اُس سے خوب ہوتا ہے اسلئے وہ بار بار اس قصہ کے سُنانے سے باز نہیں آتا اور حقیقت میں یہہ عجیب واردات تھی جو آج تک مؤثر ہے اور سب اہل خرد اِسپر سوچتے ہیں

(۷) اور میں زمین پر گر پڑا اور آواز سُنی جو مجھے کہتی تھی کہ ای ساؤل ای ساؤل تو کیوں مجھے ستاتا ہی ۷

(پہلے گرا۔ پھر آواز سُنی) پس جو کوئی خدا کی آواز سُنا چاہتا ہی چاہئے کہ مسیح کی حضور میں پہلے سجدہ کرے پھر آواز سنیگا (ای ساؤل ای ساؤل) مکرر نام لیتا ہی جیسے ابراہیم کو کہا تھا اور صموئیل کو بھی (ف) عیسائیونکے ستانے سے خدا ستایا جاتا ہی پس سب شریر یہودی لوگ ذرا ہوشیار ہو جاویں کہ وے اُسکو ستاتے ہیں جس سے کبھی نہ بچ سکینگے جو کوئی مسیح کے اعضا کو عزت دیتا ہی وہ مسیح کو عزت دیتا ہی جو انہیں ستاتا ہی وہ اُسے ستاتا ہی (ف) مسیح خداوند سنگسار کیا گیا تھا استیفان میں اور پاتلیوں میں چمڑا اُڑایا گیا تھا اور پولکرپ میں جلایا گیا تھا اور لوانیس میں جھلسا گیا تھا پس جو ایذا عیسائی لوگوں کو دیجاتی ہی وہ اُسے دیجاتی ہی جیسے ایک شہید بی بی نے مرتے دم کہا تھا کہ کل جو دُکھ موت کا آویگا اُس کی تکلیف وہ سہیگا جس کے لئے ہی

(۸) اور میں نے جواب دیا کہ ای خداوند تو کون ہی اُسنے مجھکو کہا میں یسوع ناصری ہوں جسے تو ستاتا ہی ۸

(یسوع ناصری) نہیں کہا کہ یسوع خدا کا بیٹا ہوں اس عزت کے نام کو جو اُسکا حقیقی نام ہی نہیں لیتا تھا مگر بے عزتی کا نام جو مشہور تھا اُسی کو لیتا تھا کہ میں وہی ہوں جسے حقیر جانتے ہیں (۹-۵ و ۲۴-۵ و ۲۶-۹) کو دیکھو وہ آسمان پر سے بھی یہہ نام قبول کرتا ہی پس جبکہ وہ ایسی عزت میں بھی اس بے عزتی کے نام سے نہیں شرماتا تو ہم زمین پر کیوں شرماوینگے (ف) افسوس ہی کہ ہم لوگ ذراسی عزت دنیاوی پاکے اپنے قدیم نام سے شرمایا کرتے ہیں بلکہ عزت کا لقب چاہا کرتے ہیں پہ مسیح ایسا نہیں کرتا (ف) نئے جنم سے پیشتر کوئی آدمی مسیح کو اچھی طرح نہیں پہچانتا جب آنکھہ کھلتی ہی تب اُسے پہچانتے ہیں (ا یوحنا ۲-۴) مسلمان اُسے آج تک نہیں پہچانتے اور ہمیشہ یہہ آیت سُناتے ہیں کہ ہمیشہ کی زندگی پہچانتا ہی (یوحنا ۱۷-۳) لیکن (یوحنا ۱۶-۲ و ۳) کا ذکر کبھی نہیں کرتے جہاں لکھا ہی کہ وہ اسلئے قتل کرینگے کہ باپ کو اور مجھے نہیں جانتے پس سب گمراہی کی اصل یہی ہی کہ نہیں جانتے اور جاننا بھی نہیں چاہتے اگر چاہیں تو وہ اُنپر ظاہر ہو جاوے

(۹) اور میرے ساتھیوں نے نور تو دیکھا اور ڈر گئے لیکن اُس کی آواز جو مجھہ سے بولتا تھا نہ سُنی ۹

(نور تو دیکھا) اور پولوس اُسی سے اندھا بھی ہوا (آواز نہ سُنی) یعنے آواز اُن کی سمجھہ میں نہ آئی کیونکہ تاریکی کے فرزند اُسکی بات کو نہیں سمجھہ سکتے آج تک انجیل بے ایمانوں پر پوشیدہ ہی (ڈر گئے) جب لوگ الہی جلال کی ایک کرن بھی دیکھتے ہیں

تو ڈرجاتے ہیں اور وجب ہو کہ ڈریں کیونکہ خدا شریروں کے لئے جلانیوالی آگ بھی ہو شنوائی دو قسم کی ہو لفظوں کا سننا اور بیٹے کی آواز کا سننا یہہ دو باتیں ہیں جو کوئی بیٹے کی آواز سنتا ہو ابدی زندگی پاتا ہو اور لفظوں کو تو سب سنتے ہیں اسیطرح دیکھنا بھی ہو ایک تو ایک شی کا دیکھنا ہو جیسا مسیح کو عوام نے دیکھا مگر ایک ابن اللہ کا دیکھنا ہو وہ زندگی ہو سو ایسا کسی کسی نے دیکھا اسیطرح چھونا بھی دو قسم کا ہو ایک چیز کو چھونا یا ابن اللہ کو چھونا ایک بیمار عورت نے مسیح کو چھوا اور ہزاروں دبانیوالوں نے باوجودیکہ دبایا تو بھی نہیں چھوا (لیشعیا ۴۵-۲۲ و مرقس ۵-۳۰ و ۳۱

۱۰ (۱۰) تب میں نے کہا کہ ای خداوند میں کیا کروں اور خداوند نے مجھکو کہا اُٹھہ اور دمشق میں جا وہاں سب کچھہ جو تیرے کرنے کے لئے مقرر ہی تجھے کہا جائیگا

مسیح کا فضل اُسپر ہو گیا ممکن نہیں ہو کہ کوئی سچا عیسائی بغیر فضل کے پایا جاوے اگر آگ بغیر حرارت کے پاسکتے ہو تو عیسائی بھی بغیر فضل کے پاؤگے (جا) خدا اپنے خادموں سے کام لیتا ہو تاکہ وے نہر کی مانند ہو جاویں جن کے وسیلہ سے آب زندگی ہمارے پاس آسکتا ہو

۱۱ (۱۱) اور جب میں اُس نور کے جلال کے سبب دیکھہ نہ سکا میرے ساتھی میرا ہاتھہ پکڑ کے مجھے دمشق میں لیگئے

(یشعیا ۴۲-۱۱) جب عیسائی لوگ آسمانی راہ پر چلنا چاہتے ہیں تو خدا بچوں کی طرح ہمارے ہاتھہ پکڑ کے لیجاتا ہو (ف) یہاں خدا کی سختی اور مہربانی ہر دو ظاہر ہیں سختی نے اندھا کیا مہربانی نے دل کو روشنی بخشی گمراہی سے ہدایت پائی اور راہ پر آیا

۱۲ (۱۲) اور حنانیا نام ایک مرد جو شریعت کے موافق دیندار اور وہانکے سب رہنیوالے یہودیوں کے نزدیک نیکنام تھا

خدا اپنے سب بندوں کو پہچانتا ہو اور اُنسے خدمت بھی لیتا ہو کہ اُسکے بندے زمین پر مثل ملائکہ کے اُسکی خدمت کرتے ہیں

۱۳ (۱۳) میرے پاس آیا اور کھڑے ہو کے مجھے کہا ای بھائی ساؤل پھر بینا ہو اور اُسی گھڑی میں نے اُسپر نگاہ کی

(پھر بینا ہو) ایک ہی لفظ سے آرام پایا کیونکہ اُس لفظ میں قوت یسوع مسیح کی تھی۔ شکستہ دلوں کے لئے ایسا ایک ہی لفظ بس ہے جس سے تسلی اور آرام پاتے ہیں بلکہ آسمان میں بھی دخل حاصل کرتے ہیں (روشنی پائی اُسیوقت) یعنے جسمانی روشنی آنکھوں میں آئی اور روحانی روشنی دل میں آگئی (ف) تعجب کی بات ہے کہ ستیفان نے مسیح کو عین جلال میں دیکھا اور اندھا نہیں ہوا مگر پولس نے جلال کا ایک شمہ دیکھا اور اندھا ہوا یہہ سزا کے طور پر تھا اور اس سے کچھ سکھلایا بھی گیا تھا قیامت کے دن بھی ہم سب مردوں میں سے اُٹھینگے اور طاقت پاکے مسیح کو اُس کے جلال میں دیکھینگے (ف) پولس جب اس جلال سے اندھا ہوا تو پھر اُسی جلال والی قدرت سے کیسا جلدی بینا ہوا (بھائی ساؤل) لکھا ہے اور اُسوقت پولس الاحنانیا میں مسیح تھا پس وہ بھائی کہنے سے نہیں شرماتا (عبرانی ۲-۱۱)

۱۴ (۱۴) اور اُسنے کہا ہمارے باپ دادوں کے خدا نے تجھکو آگے سے برگزیدہ کیا کہ تو اُس کی مرضی جانے اور اُس عادل کو دیکھے اور اُس کے مُنہہ کی آواز سُنے

(باپ دادوں کے خدا نے) دیکھو عہدنامہ جدید کو عہدنامہ قدیم سے ملاتا ہے کہ ایک ہی خدا ہے دونوں عہدناموں کا انجیل تتمہ ہے شریعت کا خدا دونوں کا بانی ہے (ف) وہ لوگ جنہیں خدا دنیا میں بڑا کام دیتا ہے وہ پہلے سے آسمان میں مقرر کئے جاتے ہیں (مرضی کو جانے اور عادل کو دیکھے) (۳-۱۴ و ۷-۵۲ یعقوب ۵-۶ و ۱ یوحنا ۲-۱) (ف) پولس خدا کی مرضی کا متلاشی تھا مگر نہیں جانتا تھا اور راستبازی کا طالب تھا اور حقیقی راستبازی سے ناواقف تھا جیسے سب یہودی بھی ہیں مگر خدا نے اُس کی ہدایت کی کہ وہ جانے کہ خدا کی مرضی کیا ہے اور راستبازی کہاں سے ملتی ہے (رومی ۳-۲۶ یرمیاہ ۲۳-۱۶)

۱۵ (۱۵) کیونکہ تو اُسکے لئے سب آدمیوں کے آگے اُن باتوں کا جو تو نے دیکھیں اور سُنیں گواہ ہوگا

دیکھو کیسا منہ ہے جس سے خداوند کا جلال ظاہر ہے یہہ منہ ظاہر کرتا ہے مسیح کے اُس فضل کو جو وہ گنہگاروں کو بخشتا ہے اور کس پستی سے کس بلندی تک پہونچا دیتا ہے۔ اس سے اُس کی الٰہی قدرت ظاہر ہوتی ہے اور یہہ بھی ظاہر ہے کہ مسیح اپنے بندوں کے ساتھ کیسی مشارکت رکھتا ہے کہ غریب ستائے ہوؤں کے ساتھ آپ ستایا جاتا ہے اور کہ اُس کی نجات سب آدم زاد کے لئے ہے (ف) پولس مسیح کا گواہ مقرر ہوا ہے مگر گواہی وہ دیسکتا ہے جسنے اُسے دیکھا اور اُسکی مرضی سے واقف ہوا ہیں

یہہ منادی کرنیوالے لوگ اُسوقت اُسکے گواہ ہوسکتے ہیں کہ جب اُسے ایمان کی آنکھہ سے کلام میں خوب دیکھتے ہیں اور اُسکی مرضی سے واقف ہوجاتے ہیں پس منادی سے پہلے یہہ ضرور ہے کہ دیکھے *

۱۶ (۱۶) اور اب کیوں دیر کرتا ہے اُٹھہ کے بپتسما لے اور خداوند کا نام لیکے اپنے گناہوں کو دھو ڈال

گناہ کی معافی صرف یسوع مسیح کے ایمانسے ہوتی ہے لیکن اسکا ظاہری نشان بپتسما ہے۔ کہ وہ جو بپتسما پاتا ہے بتلاتا ہے کہ میں عیسائی ہوں (اعمال ۱۰-۴۳) (دھو ڈال) جسمانی داغ دفع ہوتے ہیں دھونے سے گویا کبھی نہ تھے اسطرح روحانی گناہ کے داغ جو خدا کی نظروں میں نفرتی ہیں دھوئے جاسکتے ہیں دیکھو (یشعیا ۱-۱۸) کو کہ قرمزی وارغوانی گناہ کہ مراد نہایت کثرت گناہ سے ہے برف واون کی مانند سفید ہوسکتے ہیں مگر یہہ یسوع مسیح کے نام پر بپتسما لینے سے اور ایمان لانے سے ہوتا ہے جسپر کل نبیوں کا اتفاق ہے۔ جہاں سچا ایمان ہے اور اُس ایمان کا اقرار بھی ہے وہاں بپتسمہ میں نجات کا وعدہ ہے (مرقس ۱۶-۱۶) اُسکا ظاہری نشان پانی ہے اور باطنی اصل ایک فضل کی تاثیر دل پر ہے (ف) یہہ پانی اگرچہ ظاہری نشان ہے گناہونکے دھو ڈالنے کا مگر حقیقت میں گناہ دھوئے جاتے ہیں یسوع مسیح کے پاک خون سے کیونکہ مسیح کے کفارہ پر ایمان لانے سے اُس خون سے ایک پاک کنندہ تاثیر دل پر اثر کرتی ہے تب گناہ بالکل مٹ جاتے ہیں پھر وہ ہمارے حساب میں نہیں رہتے ہیں ہم پاک صاف ہوجاتے ہیں پانی اُسکا ظاہری نشان ہے

(ف) دیکھو مسیح خداوند کی ساکرمینٹ اگر ایمان کے ساتھہ ادا کیجاویں تو قدرت کی تاثیر رکھتی ہیں اور وہ بمنزلہ مہر کے ہیں (خداوند کا نام لیکے) یعنے مسیح کا اقرار کرکے جو بپتسما سے پہلے ہوتا ہے وہی نام لینا ہے (ف) یہاں سے بھی ثابت ہے کہ مسیح خدا ہے کیونکہ بغیر خدا کے ایسی امید کے لئے کسی مخلوق کا نام لینا کفر ہے اور لا حاصل کلام ہے یہہ بڑی مراد کسی بشر کے نام لینے سے محال ہے کہ حاصل ہو (ف) مقدسوں کے نام لینا کلام نہیں سکھاتا مگر خدا کا نام لینا سکھلاتا ہے پر یہہ بدعت کہ مقدسوں کے نام بھی امید کے ساتھہ لئے جاتے ہیں یہہ بدعت ہے جو بعد کئی ایک صدیوں کے جاہل عیسائیوں نے نکالی ہے اس سے پرہیز چاہئے کیونکہ ایسی باتوں سے نہ گناہ مٹ جاتے ہیں بلکہ زیادہ سر پر چڑھتے ہیں

۱۷ (۱۷) اور جب میں یروشلم میں پھر آیا اور ہیکل میں دعا مانگتا تھا ایسا ہوا کہ حالت وجد میں پڑا

(یروشلم میں پھر آیا) یعنے عیسائی ہو کے جب پہلی دفعہ یروشلم میں آیا تھا (۹-۳۰) اور یہہ عیسائی ہونے کے تین برس بعد ہوا تھا (گلاتی ۱-۱۸)

(حالت وجد میں پڑا) اور یہہ معاملہ ہیکل میں گذرا جب وعا مانگتا تھا (۲ قرنتی ۱۲-۱) (ف) کوئی نہ سمجھے کہ ایسے وجد میں پڑا جیسے صوفی لوگ خانقاہوں میں وجد کرتے ہیں وہ وجد نہیں ہی بلکہ ڈھولک اور سارنگی کی آواز اور گیت کی تاثیر سے قوت جسمانی تحریک میں آجایا کرتی ہی اور وہ لوگ اُسے ضبط نہ کرکے کودنے لگ جاتے ہیں اور نعرے مارتے ہیں پر دل میں اُسیقدر اندھیرا رہتا ہی جیسا سب کے ہی اُسمیں کچھہ الہی تاثیر نہیں ہوتی ہی وہ فریب بازی کا دھوکھا ہی مگر یہہ وجد جسکا ذکر پولوس رسول کرتا ہی یہہ ایک کیفیت ہی یا انکشاف ہی جو خدا کی طرف سے ہوا اور جس میں کودنا پھاندنا کچھہ نہ تھا بلکہ صرف ایک انکشاف تھا جس میں اُس نے خدا کو دیکھا اور اُسکے منہہ سے کچھہ باتیں سُنیں اور خدا نے اُسے رسول غیر قوموں کا مقرر کیا یہہ وجد کی حالت وہی ہی جسکو رویا کہتے ہیں نہ خواب (ف) پولوس یہہ بھی دکھلاتا ہی کہ میں عیسائی ہوکے بھی ہیکل میں بندگی خدا کی کرتا تھا یہود کی مخالفت کرکے ہیکل کا دشمن نہیں ہوا تھا خدا کی ہیکل کی تعظیم کرتا تھا میں نے ہیکل کو ناچیز نہیں جانا (ف) میری بندگی بھی ہیکل میں خدا سے قبول ہوئی کیونکہ عین دعا کے وقت میں خدا نے میری طرف نظر کی اور مجھہ سے باتیں کیں اور عہدۂ رسالت بخشا (ف) مجھے عہدۂ رسالت عین ہیکل کے درمیان خدا نے دیا پس میں اُسی خدا کا بندہ ہوں جو ہیکل کا خدا ہی کسی اور خدا کی منادی نہیں کرتا اُسی باپ دادوں کے خدا کی بندگی کرتا ہوں اور شریعت و انجیل کا ایک ہی خدا ہی (ف) زندگی کا پانی جس سے دنیا سیراب ہوتی ہی اور سب زرخیزی ہو رہی ہی اسی ہیکل کے حوض کے سرچشمہ سے نکلتا ہی جیسے (یشعیا ۲-۳) میں لکھا ہی کہ شریعت صیہون سے اور خداوند کا کلام یروشلم سے نکلیگا (ذکریا ۱۴-۸) جیتا پانی یروشلم میں سے جاری ہوگا (میکہ ۴-۲) کو بھی دیکھو پس پولوس بالکل ہیکل کی تعظیم کرنیوالا تھا نہ اُسکا مخالف جیسا اُسپر الزام ہوا کہ اس مقام کے برخلاف تعلیم دیتا ہی (ف) بہت سے معلم ہیں جو حقیقی تعلیم دیتے ہیں اور کم فہم لوگ کہتے ہیں کہ وے حقیقت کے مخالف ہیں پس بھائیو جلدی نہ کرنا چاہئیے سب کی باتوں کو پرکھنا ضرور ہی

۱۸ (۱۸) اور اُس کو دیکھا جو مجھے کہتا تھا جلدی کر اور شتاب یروشلم سے نکلجا کیونکہ تیری گواہی میرے حق میں قبول نہ کرینگے

پس میں نکلا اور چلا گیا تو بھی اپنی مرضی سے نہیں گیا مگر رسالت دہندہ کی مرضی سے یروشلم کو چھوڑکر چلا گیا تھا (ف) خدا کے لوگ اپنا کام ہرگز نہیں چھوڑتے لوگوں کی دشمنی کے سبب سے جب تک کہ خدا دوسری جگہ میں نہ بلاوے۔ خدا نے کہا کہ تیری گواہی میرے حق میں نہ سینگے دوسرے منادیہاں رکھونگا تو خدا کا کلام لیکر باہر کے ملکوں میں چلا جا یاں اسوقت میں پھر روح کے اشارہ سے آیا ہوں کہ تمہارے کانوں تک بھی ان باتوں کو پہونچادوں مگر تو بھی تم نہیں سُنتے ہو جیسے مجھے پہلے کہا گیا تھا

۱۹ (۱۹) اور میں نے کہا ای خداوند وے آپ جانتے ہیں کہ میں اُنہیں جو تجھہ پر ایمان لائے قید کرتا اور عبادت خانوں میں کوڑے مارتا تھا

یعنے ای خداوند جب اُنہیں خوب معلوم ہی کہ میں عیسائیوں کا ستانیوالا تھا اب اُنکا واعظ ہو گیا ہوں تو کیا وے فکر نہ کرینگے کہ یہہ کیا ہوا اور فکر کر کے تیری طرف رجوع لاوینگے وے آپ سوچینگے کہ بغیر الہی ترغیب کے ایسا شخص عیسائی نہیں ہو سکتا تب وے قبول کرینگے (ف۱) دیکھو پولوس اپنے گناہ کا پھر اقرار کرتا ہی (ف۲) پولوس کا خیال ہی کہ مجھہ سے یہودیوں کو زیادہ فایدہ پہونچیگا کیونکہ میرا عیسائی ہونا ضرور معجزہ کے طور پر ہی تو بھی خدا پسند نہیں کرتا ہمارے منصوبے اور خیال باطل ہیں حکمت الہی جو کچھہ کہتی ہی وہ درست ہی (ف۳) کئی ایک پنڈت اور مولوی مسلمانوں اور ہندؤں میں سے حقیقت میں ایک عجیب عیسائی دین کی تاثیر کے سبب عیسائی ہوئے ہیں اور اُنکا گمان تھا کہ ہم اپنی قوم کو اچھی طرح سے ہدایت کر سکینگے مگر نہ ہوا خدا نے اُنہیں کہیں باہر کام دیا میں خود حاضر ہوں جو اس کتاب کا لکھنیوالا ہوں میں جانتا تھا کہ آگرہ کے لوگوں کو شاید میں خوب فایدہ پہونچا سکونگا کیونکہ اُن میں سے نکلا ہوں اور جب مسلمان تھا اور اُن کی جامع مسجد میں قرآن کا وعظ سناتا تھا تو وہاں میرے بہت سے دوست تھے پس میں بڑے اشتیاق کے ساتھہ بیس برس بعد اُن میں گیا مگر اُنہوں نے اتنی دشمنی دکھلائی کہ کبھی اور شہروں میں اتنی دشمنی نہ دیکھی تھی پس میں نے جانا کہ میرے لئے کام کا دروازہ خدا نے پنجاب ہی میں کھولا ہی پھر میں چلا آیا پس ہمیں چاہئے کہ اپنے منصوبوں کو چھوڑیں اور جہاں خدا تعالی ہمیں کام کرنیکو فرما دے وہیں چلے جاویں

۲۰ (۲۰) اور جب تیرے شہید استیفان کا خون بہایا گیا میں بھی وہاں کھڑا اور اُس کے قتل پر راضی تھا اور اُسکے قاتلوں کے کپڑوں کی خبرداری کرتا تھا

(تیرا شہید استیفان) پہلے اُسے گمراہ آدمی جانا اب معلوم ہوا کہ وہ اللہ کا شہید یعنے گواہ تھا اُسنے خداوند کی گواہی میں جان دی (ف) پولوس چاہتا ہی کہ جہاں مجھہ سے بڑا گناہ ہوا وہاں میں خدا کی خدمت کروں

۲۱ (۲۱) اور اُس نے مجھے کہا جا کہ میں تجھے غیر قوموں کے پاس دور بھیجونگا

اگرچہ آدمی کسقدر باتیں بناویں تو بھی خدا ہی کی بات قایم رہیگی اور فایدہ بھی اُسی میں ہی وہ چاہتا ہی کہ یہود میں منادی کروں خدا چاہتا ہی کہ غیر قوموں میں جاوے

۲۲ (۲۲) اور وے اِسی بات تک اُس کی سُنتے رہے تب اپنی آواز بلند کر کے چلّائے کہ ایسے کو زمین پر سے اُٹھا ڈال کہ اُسکا جیتا رہنا مناسب نہیں

(اسی بات تک) یعنے لفظ غیر قوم تک سُنا جب غیر قوم کی طرف جانیکا ذکر سُنا تو آگ اُنکے بدن میں لگ گئی کیونکہ وے برداشت نہیں کرسکتے تھے اس بات کی کہ غیر قوم اور یہودی برابر ہوویں وے گمراہ جانتے تھے اُسکو جو غیر قوم کو بھی خدا کے پاس بلاوے قومیت کا تعصب اسکو کہتے ہیں۔ اُنکا کچھ فکر نہیں تھا اس بات پر کہ پہلی باتیں جو پولوس نے سنائیں خواہ سچ ہوں یا جھوٹھہ مگر جب سُنا کہ خدا کا رحم غیر لوگوں پر بھی جاتا ہے اور کہ ہمارے احاطہ سے باہر نکلا ہے تو نہایت غصہ سے بھر گئے (ف) اگر اُسوقت حاکم حاضر نہ ہوتا تو پولوس کو پتھروں سے مار ڈالتے جیسے استیفان کو مار ڈالا تھا (ف) یہودی خدا کے گھر میں نہ آپ داخل ہونا چاہتے ہیں نہ لوگوں کو آنے دیتے ہیں (ف) دیکھو پولوس نے کیسا اچھا وعظ کیا مگر کچھ فایدہ اُنکو نہ ہوا بلکہ غصہ غضب دیوانگی دشمنی بھر گئی ہمیشہ وعظ سے فایدہ نہیں ہوتا ہے کبھی کبھی نقصان بھی ہوتا ہے مگر وہ بھی ایک فایدہ ہے (ف) یہ سچ ہے کہ ہم دنیا میں کوڑے اور جھاڑن کی مانند ہیں (۱ قرنتھیوں ۴-۱۳)

۲۳ (۲۳) اور جب وے چلّاتے اور اپنے کپڑے پھینکتے اور خاک اُڑاتے تھے

(چلّاتے تھے) دیوانگی چھا گئی تھی چیخیں مارنے لگے شیطان اُنکے اندر گھس کے چلّاتا تھا کہ زمین پر رہنے نہ پاوے اُٹھا ڈال اُٹھا ڈال زمین پر بھی رہیں پولوس آسمان پر چلا جاوے (کپڑے پھینکتے) تاکہ بھاگ بھاگ کر اور اُچھل اُچھل کر اُس کے پتھر ماریں اور لمبے جبّوں میں اُلجھہ کر نہ گریں جیسے استیفان کو مارا تھا (۷-۵۸) اور (خاک اُڑاتے تھے) غضب کا نشان ظاہر کرنیکو جیسے بیل یا سانڈھ غصہ کے وقت خاک اُڑایا کرتا ہے اب وے طیار ہیں کہ اُسے زمین پر سے اُٹھا ڈالیں (ف) اسوقت جو وعظ ہوا کیا سمجھتے ہو کہ اُس سے کچھ فایدہ نہیں ہوا ہاں اس بار وے سے وعظ ہوا تھا کہ سوتے ہوئے لوگ جاگ اُٹھیں مگر لوگ تو نہیں جاگے شریر شیطان جاگا اُسنے خوب سمجھا کہ اب بربادی ہوئی اسلئے اپنے شاگردوں میں گھسکے جیسے چہلتن یا میروں کھیلا کرتے ہیں شیطان اُچھلنے لگا

۲۴ (۲۴) سردار نے حکم دیا کہ اُسے قلعہ میں لیجاویں اور فرمایا کہ اُسے کوڑے مار کے آزماویں تاکہ اُسے معلوم ہو کہ وے کس سبب اُس کی ضد میں چلّائے

(قلعہ میں لیجاویں) یہہ تو مناسب کیا کہ اُسے فسادیوں کے سامہنے سے ہٹا یا (کوڑے مار کے آزماویں) کوڑے مارنے کا حکم دیا دستور کے موافق کیونکہ فساد کے وقت اکثر مقدمہ سے پہلے مارپیٹ شروع کیا کرتے ہیں پہلے مارنا پیچھے دریافت کرنا کہ کیا ہی ایسی باتیں بلوہ میں ہوتی ہیں اسی طرح اندہی دنیا کرتی ہی کہ جس کو نہیں جانتے اُسے ستاتے ہیں اور پیچھے دریافت کرتے ہیں اور عدالت سے پہلے سزا کا حکم دیتے ہیں پر جب عدالت الٰہی ہوگی تو یہہ نہ ہوگا وہاں بعد دریافت سزا ملتی ہی (تا کہ اُسے معلوم ہووے) یعنے رومی حاکم کو معلوم ہووے کہ یہہ لوگ اُس کی مخالفت میں ایسے کیوں چلاتے ہیں (ف۱) وہ حاکم عبرانی نہیں جانتا تھا اور پولوس نے عبرانی میں باتیں کی تھیں اور جب یہودی چلائے تو حاکم نے جانا کہ کوئی بڑا قصوروار یہہ شخص ہی جس کی تقریریں سنکر یہودی تمام جماعت یوں بے اضطراب چلاتی ہی۔ کوئی نہایت بُری بات ہی جو اُسنے کہی ہی اسلئے وہ اُسے قلعہ میں لا کے کوڑے مارنے کا حکم دیتا ہی تا کہ مارپیٹ کر کے اُس سے دریافت کیا جاوے کہ کیا جرم ہی جسپر ایسا فساد ہی (ف۲) دیکھو یہہ حاکم لوگ جو اپنی رعیت کی زبان سے واقف نہیں ہوتے ہیں کیسا دھوکھا کھا سکتے ہیں کہ بیجرم کو مجرم بنا ڈالنا کچھہ مشکل نہیں ہوتا ہی ضروری ہی کہ حاکم جن لوگوں میں حکومت کرتے ہیں وہاں کی زبان سے واقف ہوں

۲۵ (۲۵) جب وے اُسے تسموں سے جکڑتے تھے پولوس نے صوبہ دار کو جو پاس کھڑا تھا کہا کیا تمہیں جایز ہی کہ ایک آدمی کو جو رومی اور بیقصور ہی کوڑے مارو

(تسموں سے جکڑتے تھے) یعنے ٹکٹکی یا اُس لکڑی پر باندھتے تھے جو خم کھائے ہوئے تھی کہ مار کھانیوالیکا بدن سیدھا رہے اور وہاں بید مارتے تھے جیسے اب بھی یہاں کچہریوں میں مجرموں کو باندھ کے بید مارتے ہیں وہ لکڑی اڑھائی فیٹ اونچی ہوتی ہی (صوبہ دار کو کہا) کیونکہ ایسے وقتوں میں ہمیشہ ایک صوبہ دار حاضر ہوتا تھا اور قیدی کا بیان اور اقرار سُنتا تھا اور لکھتا تھا کیا جایز ہی (۱۶ اسے ۳) کا ذیل بھی دیکھو ذرا پولوس کی سنجیدگی اور استقامت پر بھی خیال کرنا ضرور ہی کہ کیسی ملایمت سے کہتا ہی کہ کیا تمکو جایز ہی (جو رومی اور بیقصور ہی کوڑے مارو) رومی لوگ بید کی سزا سے مستثنیٰ تھے اگر وے مجرم ہوں تو اُنکے لئے دوسری قسم کی سزائیں تھیں نہ بید کی سزا اب وہ کہتا ہی کہ میں تو رومی ہوں اور بے قصور بھی ہوں نہ رومی کو مارنا جایز ہی نہ بے قصور کو اور تم باوجود ان دونوں حقوں کے پھر بھی مجھے مارتے ہو کیا یہہ بات تمکو جایز ہی (ف۱) دیکھو بھائیو ملکی قانون کے موافق عیسائیوں کو ظلم کے وقت اپیل یا دافعہ کرنا جایز ہی گناہ نہیں ہی جو عیسائی جس ملک میں رہتا ہی اُسے ملک کے قانون سے اپنی حفاظت کے لئے کوشش کرنا چاہئے اور یہہ کچھہ ضرور نہیں ہی کہ چپ چاپ مارے جاویں اور شہید ہوویں جہانتک ہوسکے اپنی جان کو

مناسب طور سے بچانا چاہئے جب آن بنے تو خیر جو ہوتا ہی ہوئے دیکھو پولس شہید ہونا نہیں چاہتا جیسے جاہل لوگ جو ایماندار ہیں مرنے کو طیار پھرا کرتے ہیں

۲۶ (۲۶) صوبہ دار یہہ سُنکے گیا اور سردار کو خبر دی اور کہا تو کیا کیا چاہتا ہی کہ یہہ آدمی رومی ہی

(رومی ہی) دیکھو رومی حق کے سبب یہاں ایک بندہ کی جان بچگئی سزا اُٹھانے سے (کیا کیا) چاہتا ہی یہہ ڈرانے کی بات ہی کیونکہ خلاف قانون سزا دینا حاکم کے لئے الزام کا باعث ہی حکام بالا اُسکی تحقیق کرتے ہیں اور پھر حاکم کو مجرم ہونا پڑتا ہی

۲۷ (۲۷) اور سردار نے پاس آکے اُسے کہا مجھے بتا کیا تو رومی ہی اُس نے کہا ہاں

(ہاں) یہی سُنکے اُسنے خوف کھایا اور کچھہ تحقیق نہیں کیا اور بات کچھہ نہیں پوچھی اور ضرور بھی نہ تھا کہ کچھہ اَور پوچھے رومی ہونے کی بابت صرف اُسکا اقرار سُنا واجب تھا کہ پوچھیں کہ تو رومی ہی یا نہیں سو اُسنے کہا ہاں میں رومی ہوں میں نے رومی حقوق پائے ہیں

۲۸ (۲۸) اور سردار نے جواب دیا کہ میں نے بہت نقد دیکے یہہ رتبہ حاصل کیا اور پولوس نے کہا میں تو ایسا پیدا ہی ہوا

(نقد دیکے حاصل کیا) کیونکہ قیصر قلادیوس کی سلطنت سے یہہ رتبہ خرید و فروخت ہونے لگا تھا اور بڑی بڑی قیمت سے خریدا جاتا تھا اور پھر ایسا ارزاں ہوگیا کہ تھوڑی تھوڑی قیمت پر بکنے لگا تھا (ف) اگر کوئی جھوٹھا دعویٰ اِس رتبہ کا کرتا تھا تو قانون اُس کی سزا یہہ دیتا تھا کہ قتل کیا جاوے (ف) اس حاکم کا نام قلادیوس لسیاس تھا قلادیوس رومی نام تھا اور لسیاس یونانی لفظ تھا اور جب اُس نے یہہ رتبہ خریدا تھا تو اپنے نام کے اول میں رومی لفظ کو ملالیا تھا (ف) اگر رومی ہونے کا رتبہ اتنی بڑی چیز ہی کہ مار کھانے سے بچاوے اور ایسی عزت ملے تو آسمانی ہونے کا رتبہ کیسی بڑی چیز ہوگا جو عذاب جہنم سے بچاوے اور آسمانی عزت حقیقی بادشاہ کے سامھنے پاویں (افسی ۲-۱۹) مگر یہہ آسمانی ہونیکا رتبہ نقدی سے ہاتھہ نہیں آتا ہی مگر نئی پیدائش سے ابن اللہ ہوتے ہیں (پولوس کہتا ہی کہ میں ایسا پیدا ہی ہوا) پس ظاہر ہی کہ اُسکے باپ نے یہہ رتبہ کسی طرح سے پایا ہوگا یا آبا و اجداد سے چلا آتا ہوگا پس پولوس شریف النسب اور دیندار عالم تھا اور خدا کا رسول مقبول تھا سب نعمتیں خدا نے اُسے بخشی تھیں

۲۹ (۲۹) پس فی الفور وے جو اُسے آزمایا چاہتے تھے اُس سے باز آئے اور سردار بھی یہہ جانکے کہ وہ رومی ہے اور میں نے اُسے باندھا ڈر گیا

(۱۶-۲۸) کا ذیل بھی دیکھو (ف) دیکھو کیسا فایدہ ہوتا ہے اور کیا خوبی نکلتی ہے جب لکھے ہوئے قانون کے موافق کسی ملک کا انتظام ہوتا ہے نہ حکام کی مرضی کے موافق جیسے اس وقت ملک کشمیر میں اور ممالک اسلامیہ میں اور بعضے رجواڑوں اور نوابوں میں ہوتا ہے خودسر حاکموں کی جو مرضی میں آتا ہے وہ کرتے ہیں پر جہاں قانون کی پابندی ہے وہاں رعیت آرام سے رہتی ہے اور وہاں سزا بھی حق طور پر ہوتی ہے

۳۰ (۳۰) اور صبح کو اس ارادہ سے کہ حقیقت کو جانے کہ یہودی اُس پر کیا دعویٰ رکھتے ہیں اُسکی زنجیریں کھولیں اور حکم دیا کہ سردار کاہن اور اُن کی ساری عدالت جمع ہوویں پھر پولوس کو نیچے لیجا کے اُن کے بیچ میں کھڑا کیا

(ساری عدالت) یعنے سانیڈرم (ف) جیسے ملکی حکام کے سامھنے ویسے ہی دینی حکام کے سامھنے بھی پولوس اسوقت کھڑا ہوتا ہے (نیچے لیجا کے) یعنے انطونیا کے قلعہ سے نیچے لایا ہیکل کے احاطہ میں جو اُسکے نیچے تھا اُسی دالان میں جہاں سانیڈرم کی مجلس ہوتی تھی

تئیسواں باب

۱ (۱) تب پولوس نے بڑی عدالت کی طرف نظر کرکے کہا اے بھائیو میں آج تک کامل نیک نیتی سے خدا کی حضور چلا

پولوس سانیڈرم کے سامھنے آیا ہے اور سانیڈرم نے قتل کی صلاح کی تھی اسلئے وہ قیصریہ کو جاتا ہے (نظر کرکے) اُس نے جرات کے ساتھ سانیڈرم کی طرف نظر کی مگر جو خطاکار اور شریر ہیں وہ عدالت میں اکثر سامھنے آنکھ نہیں اُٹھایا کرتے ہیں وہ نیچے دیکھا کرتے ہیں (ف) یہہ عدالت صدر مجلس تھی ۲، علماء منتخب کی اور نصف دایرہ کی شکل سے بیٹھتے تھے اور قیدی

سامہنے ہوتا تھا اور پھر لوگ ہر دو طرف مقدمہ کی نقل لکھنے کو بیٹھتے تھے (ف۱) وہ جو لکھا ہی کہ جب قتل ہوتے تھے تو میں حامی بھرتا تھا (۲۶-۱۰) اُس کے یہہ معنے ہیں کہ میں ووٹ دینیوالا تھا اگر یہہ مطلب ہی تو پولوس جب عیسائی نہ تھا اس مجلس کا ایک ممبر تھا آج اسی مجلس کے سامہنے مجرم ہوا کھڑا ہی اور یہہ یسوع کے لئے ہی ۲۵ برس گذرے کہ اس عدالت کا ایک ممبر تھا اب مظلوم اور قیدی ہی پہلے استیفان قیدی تھا اور پولوس حکام میں تھا اب پولوس قیدی ہی۔ شاید بعض لوگ اُس مجلس میں اُسکے ہم مدرسہ اور ہم مکتب بھی ہونگے (خدا کے حضور چلا) یعنے تم میں سے بہت ہیں جو جانتے ہیں کہ کیسی نیک نیتی سے میں نے شریعت پر عمل کیا مت سمجھو کہ میں اب دوسرا آدمی بنگیا ہرگز نہیں ان ۲۵ برس کے عرصہ میں بھی میں نے نہایت کوشش کی کہ خدا کے حضور رہوں میری تمیز مجھے الزام نہیں دیتی ہی بلکہ میں نے آج تک خدا کو نہیں چھوڑا (۲۴-۱۶-۲ قرنتی ۱-۱۲ و ۲ تمطاؤس ۱-۳) پس میری خواہش اپنے نفع کے لئے نہ تھی میں نے جو کیا خدا کے لئے کیا (۲۲-۳ و ۲۶-۴ گلاتی ۱-۱۴) ہاں اُسوقت مسیح کی برخلافی کرنا واجب جانتا تھا (۲۶-۹) اور بہت کفر بکنیوالا تھا (۱ تمطاؤس ۱-۱۳) اور سب سے بڑا گنہگار تھا (آیت ۱۵) مگر خدا نے اُسے تمیز بخشی تھی اور اُسنے تمیز کی تحریک کو مانا (ف۲) واجب ہی کہ ہر کوئی تمیز کی تحریک کو قبول کرے اور پہچانے کہ میری تمیز نیکی کی طالب ہی یا نہیں (ف۳) یہہ تو کافی نہیں ہی کہ ہر بات میں نیک نیت رہے مگر تمیز بھی پاک ہووے کیونکہ جب تک انسان کی تمیز کلام الہی سے پاک نہیں ہوتی ہی پوری ہدایت نہیں کر سکتی ہی پس اپنے چلن اور طریقے سے الہی جلال تلاش کرنا بھی بس نہیں ہی بلکہ خدا کے احکام کا ماننا بھی نہایت ضروری بات ہی (ف۴) نیک نیتی سے ہمیشہ سلامتی نہیں ہی مگر تمیز کو اجلا دینا بھی صحیح تعلیم سے نہایت ضرور ہی۔ پس پولوس کے اس فقرہ کا مطلب یہہ ہی کہ میں واقف نہیں ہوں کہ میں نے کچھہ ایسا قصور کیا ہو جو سزا کے لایق ہوں پس یہی مطلب سمجھکر اُنہوں نے مارنے کا حکم دیا تھا

(۲) تب سردار کاہن حنانیا نے اُن کو جو اُس کے پاس کھڑے تھے حکم دیا کہ اُس کے مُنہہ پر تھپیڑا ماریں ۲

دیکھو کیا اچھی عدالت کرتے تھے یہہ کیا بات تھی جس پر مارنے کا حکم دیا جلتے ہیں یہہ سُنکر کہ وہ کہتا ہی کہ میں خدا کی حضور آجتک نیک نیتی سے چلا (مُنہہ پر ماریں) کہ مُنہہ بند کرے اور کچھہ نہ بولے اسیطرح خداوند یسوع سے کیا تھا (یوحنا ۱۸-۲۲) اسیطرح میکایا نبی کے مُنہہ پر صدقیاہ نے مارا تھا (۱ سلاطین ۲۲-۲۴) اور اسی طرح یرمیا کو مارا تھا (یرمیا ۲۰-۲) بیقصور ہونے کا دعوی اُن کے سامہنے گستاخی اور قصور میں داخل تھا یہہ عمدہ عدالت اُنکی تھی پس اُس کے مُنہہ پر طمانچہ مارا

۳ (۳) تب پولوس نے اُس کو کہا خدا تجھکو ماریگا ای سفیدی پھری دیوار کیا تو بیٹھا ہی کہ شریعت کے موافق میرا انصاف کرے اور شریعت کے برخلاف مجھے مارنے کا حکم دیتا ہی

(خدا تجھے ماریگا) تو نے خدا کے رسول کو مارا تو نے راست گوئی کے سبب بے قصور کو مارا پس خدا تجھے ماریگا (ف) یہہ پولس کی پیشگوئی یا بددعا پوری ہوئی تھی کہ کچھہ عرصہ کے بعد اسی سردار کاہن کے بیٹے نے فساد کیا تھا اور اُس فساد میں اس سردار کاہن کا گھر جلایا گیا تھا اور یہہ خود بھاگ کر محل میں پناہ لینے کو گیا تھا وہاں گھبرا گیا اور موری میں چھپنے لگا لوگوں نے وہاں سے نکالکر اُسے قتل کیا تھا یہہ شخص اسوقت چاہتا تھا کہ پولس خونیوں کے ہاتھہ سے مارا جاوے مگر خود خونیوں کے ہاتھہ سے مارا گیا تھا دیکھو پولس کی بددعا اُس کے حق میں کیسی پوری ہوئی یہہ ذکر اُس کی موت کا یوسیفس مورخ نے لکھا ہی (سفیدی پھری ہوئی دیوار) یہہ صفت ان لوگوں کی مسیح خداوند نے بیان کی تھی (متی ۲۳-۲۷) پولس نے اسوقت صاف صاف اُس کے منہہ پر اُسے سنا دی اور یہہ بھی نیک نیتی سے کیا تاکہ وہ اپنے بدباطن پر فکر کرے پر اُسنے کچھہ فکر نکیا (ف) یہہ شخص نمونہ اُن اُستادوں کا ہی جنہوں نے خدا کی زندگی نہیں پائی (ف) سردار کاہن تو تھا صورت بزرگ تھی اور ڈاڑھی سفید اور خوشنما تھی کپڑے بھی شاندار پہنے تھا مگر دل میں خونریزی اور غضب اور ناراستی اور ظلم بھرا تھا اِسلئے سفیدی پھری قبر کے مانند تھا (ف) پاک درجہ کبھی کبھی سفید چونہ کی مانند تو ہوتا ہی جو جسمانی مزاجوں کی دلی ناپاکی چھپاتا ہی مگر خدا کی حضور میں کوئی پردہ کسی کام کا نہیں ہی اور وقت آتا ہی کہ آدمیوں کے سامہنے ہی یہہ چونہ گرجاتا ہی تب سب لوگوں کو اُسکا حقیقی حال دریافت ہو جاتا ہی پس ای میرے بھائیو ہوشیار ہو جاؤ

۴ (۴) اور اُنہوں نے جو پاس کھڑے تھے کہا کیا تو خدا کے سردار کاہن کو بُرا کہتا ہی

(خدا کا سردار کاہن) دیکھو سردار کاہن کی کیسی عزت تھی جو خدا کا خاص بندہ اور خاص نوکر خیال کیا جاتا تھا اگرچہ اسوقت پولس ضرور اُس سے زیادہ مرتبہ کا شخص تھا کیونکہ رسول مقبول تھا اور اُس کی کہانت مدت ہوئی مسلوب ہو چکی تھی کیونکہ مسیح خداوند آچکا تھا جس کے نمونہ پر یہہ سب سردار کاہن ہوتے تھے پر یہودی اس بھید سے ناواقف تھے اِسلئے اُنہوں نے پولس پر اعتراض کیا کہ کیا تو خدا کے سردار کاہن کو بُرا کہتا ہی اور یہہ اعتراض درست بھی تھا

۵ (۵) پولس نے کہا ای بھائیو میں نے نہ جانا کہ سردار کاہن ہی کیونکہ لکھا ہی کہ اپنی قوم کے سردار کو بُرا مت کہہ

(نہ جانا) یعنے میں نے پہچانا نہیں میں نے ایک ممبر عدالت کا سمجھا (ف) اُسوقت بہت سے سردار کاہن تھے جیسے اوپر ذکر آچکا ہے کچھہ تعجب نہیں ہے کہ پولوس جو بڑی مدت بعد آیا ہے نہ جانا ہو کہ سردار کاہن کونسا ہے (۲۲-۵) کا ذیل بھی دیکھو یا شاید اُسوقت وہ اپنے عہدہ کا لباس پہنے نہ تھا اسلئے پہچانا نہ گیا یا اِسلئے نہ پہچانا گیا ہو کہ بڑی چوکی پر نہ بیٹھا ہو۔ یا پولوس کی نظر میں کچھہ کمزوری آگئی ہوگی چنانچہ یہہ تو خوب معلوم ہے کہ اُس کی آنکھیں کمزور تھیں اُسی جلال سے جو دمشق کی راہ میں دیکھا تھا۔ حاصل کلام آنکہ پولوس نے ضرور اُسے نہیں پہچانا (ف) راقم کا یہہ خیال ہے کہ پولوس نے اُسے ضرور نہیں پہچانا اور اسمیں کوئی ضرور حکمت الہیٰ تھی اگر وہ پہلے سے جانتا تو ایسی باتیں ادب سے کہتا پر خدا کو منظور تھا کہ اُسے ایسا کہا جائے اور ایک آخری ہدایت مع لعنت کے اُسکے سر پر ڈالی جاوے کیونکہ اُس کی بدکرداری کا پیالہ لبالب ہو چکا تھا پس خدا نے اپنے بندہ کے مُنہہ سے جو کہلایا وہ مناسب تھا۔ تو بھی پولوس اپنی غلطی مانتا ہے کیونکہ اب اُن کے کہنے سے جانگیا کہ وہ سردار کاہن ہے پس اپنی غلطی کو قبول کرتا ہے (ف) مسیح خداوند نے کبھی نہیں کہا کہ میں نہیں جانتا اور کبھی نہیں کہا کہ میری غلطی ہوئی اِسلئے کہ وہ خدا تھا سب کچھہ جانتا اور سب کچھہ درست بولتا اور کرتا تھا (یوحنا ۱۸-۲۲ و ۲۳) مسیح خداوند نے بھی سردار کاہن کو سخت جواب دیا تھا لیکن نہیں کہا کہ میری غلطی ہوئی بلکہ کہا کہ میں درست ہوں اِسلئے کہ مسیح اُسکا خالق اور مالک تھا غلطی اُس کی تھی جس نے اُسکو مارا اور سردار کاہن کا عہدہ جس کے سبب وہ عزت پایا تھا وہ حقیقی عہدہ اسی مسیح کا تھا اُسنے اپنے آقا کی گستاخی کی کوئی آدمی اپنے سایہ کو اپنی ذات سے زیادہ عزت نہیں دیتا ہے پس مسیح نے کچھہ پرواہ اُسکی نہ کی پر پولوس انسان تھا اپنی غلطی کو مانتا ہے اور غلطی کا سبب عدم شناخت بتلاتا ہے پس وہ بھی معذور ہے اس غلطی سے مبرا ہے (ف) پولوس نہیں کہتا کہ میں نے اِسلئے اُسے ایسا کہا کہ ایسی میری بے عزتی کی مگر اپنے قصور کو مانتا ہے اور اپنے لئے ایک حکم خدا کا بھی سُناتا ہے (خروج ۲۲-۲۸) کہ اس حکم کے موافق ضرور میری غلطی ہوئی پر میں نے اُسے نہیں پہچانا کوئی عام ممبر سمجھا تھا (ف) اس بیان سے آدمی کی کمزوری اور مسیح کی بزرگی ظاہر ہے اور کچھہ پولوس کی مذمت نہیں ہے انسان تھا انجانے کہا (ف) ہمارے لئے عبرت ہے کہ حکام کے حق میں کبھی بُرا نہ کہیں (۲ پطرس ۲-۱۳ و یہوداہ ۸) اگرچہ بڑے حاکموں کے چلن سے ہمارے بزرگ عہدہ کی بے عزتی ہوتی ہے تو بھی بُرا نہ کہنا چاہئے شاید کوئی حاکم طبیریاس یا نیرو کی مانند تخت پر بیٹھا ہو تو بھی اُس تخت اور اُس عہدہ کی عزت کرنا چاہئے (متی ۲۳-۲ رومی ۱۳-۱ سے ۷)

(۶) اور پولوس یہہ جانکے کہ بعضے صدوقی اور بعضے فریسی ہیں عدالت میں پکارا کہ اے بھائیو میں فریسی اور فریسی کا بیٹا ہوں اور امید اور مُردوں کی قیامت کے سبب مجھہ پر الزام ہوتا ہے ۶

(فریسی اور فریسی کا بیٹا) یعنے آباو اجداد سے فریسی ہوں (امید اور مُردوں کی قیامت کے سبب) یعنے نہ صرف اس بابت بولتا ہوں کہ آدمی کی روح فنا نہیں ہوتی مگر بدنوں کی بابت بولتا ہوں کہ خدا مُردوں کی قیامت کریگا کہ وے سب جو مر گئے ہیں بدنوں میں جی اُٹھینگے اور امید کی بابت بولتا ہوں کہ جو امید باپ دادوں کی تھی وہ امید برحق ہے خدا سے پاوینگے اس الزام میں پکڑا ہوا کھڑا ہوں پس اس بیان سے سارے فریسی اُس کی طرف ہو گئے (ف) کوئی نہ سمجھے کہ اُسنے اپنے بچاؤ کے لئے یہہ بات کہی مگر حقیقت میں اسی سبب سے پکڑا گیا تھا کیونکہ مسیح کے جی اُٹھنے پر گواہی دیتا تھا اور کہتا تھا کہ ضرور مُردے جی اُٹھینگے اور ساری انجیل کا خلاصہ یہی ہے پر اُسنے یہہ کیا کہ زیادہ تقریر کا وقت نہ دیکھکر اپنا خلاصہ مطلب سُنایا جو فریسیوں کے اعتقاد کے موافق ہے ہاں صدوقیوں کے خلاف تھا چنانچہ مسیح نے بھی اُنہیں رد کیا تھا (ف) پولوس نے یہاں بھی اُسی طرح سے کیا جیسے اتھینی میں اُنکے اعتقاد سے شروع کیا تھا (ف) اُسے معلوم ہو گیا کہ یہہ مجلس حق جوئی کی نہیں ہے نہ یہاں انصاف اور تحقیقات ہے یہہ تو بغض اور شرارت اور تعصب کے بھرے ہوئے بیٹھے ہیں مدعی آپ مدعا علیہ کے منصف ہیں اور اپنے دعوے کے برخلاف سُنکر غصہ سے مارنا چاہتے ہیں بہتر ہے کہ یہاں منادی کیجاوے اگرچہ سب کو اُس سے بھی فایدہ نہ ہوگا تو بھی خاص فرقہ فریسیوں کو فایدہ ہو جائیگا

(۷) جب اُس نے یہہ کہا فریسیوں اور صدوقیوں میں تکرار ہوئی اور مجلس میں پھوٹ پڑی۔

پہلے یہہ ہر دو فرقہ کے لوگ اُس کے دشمن تھے اب کہ یہہ سُنا تو فریسی یک لخت اُس کی طرف ہو گئے اور صدوقی مخالف ہو گئے کتے آپس میں بھی ایک دوسرے کو پھاڑنے لگے (ف) بعضے وقت بازار کی منادی میں یہاں بھی ایسا ہوتا ہے کہ ہندو مسلمان جمع ہو کر مناد پر حملہ کرتے ہیں پر جب اُس کے منہہ سے ایسی سُنتے ہیں جو اُن دونوں کی مخالفت کا باعث ہے تو مناد کو چھوڑ کر آپس میں لڑائی شروع کرتے ہیں

(۸) کیونکہ صدوقی تو کہتے ہیں کہ قیامت نہیں اور نہ فرشتہ اور نہ روح ہے پر فریسی دونوںکا اقرار کرتے ہیں

(دونوں کا) یعنے بدنوں کی قیامت کا اور روحوں اور فرشتوں کے وجود کا بھی اقرار کرتے ہیں (ف) خدا کی دانائی آج تک اُسکو سہتی تھی کہ دنیا پر بہت سے مذہب دین رہیں اگر تمام دنیا ایک ہی رائے پر ہوتی تو سچائی دنیا سے فوراً جاتی رہتی لیکن جب لوگوں میں اختلافات رہتے ہیں تب سچائی کے لئے جگہ خوب باقی رہتی ہے (ف) جب کوئی عمداً گناہ کرتا ہے اور کلام کو رد کرتا ہے تب خدا اُنہیں سے عقلی روشنی کو بھی نکالتا ہے کہ تاریکی میں رہے جیسے صدوقیوں سے ہوا اور ایسا بہت لوگوں سے ہوتا ہے ہندوستان میں اور انگلستان میں بھی پر یہہ اُنکی

سزا ہی جیسے مصریوں کی سزا ہوئی تھی جب اُنپر اندھیرا آیا اور ٹٹولتے پھرے (خروج ۱۰-۲۱) (ف) صدوقی جانتے تھے کہ فرشتہ اور روح نہیں ہو حال آنکہ وہی کتاب اُن کے ہاتھ میں بھی تھی جو فریسیوں کی تھی یہہ اپنی تاویلات کی گمرہی تھی پس خدا کے کلام میں اگر صحیح طور پر فکر نہ کیا جائے تو وہ جو ہدایت ہو اُسی سے گمراہی نکل آتی ہو

۹ (۹) اور بڑا شور ہوا اور فریسیوں کے فرقہ کے فقیہہ اُٹھے اور یوں کہکے جھگڑنے لگے کہ ہم اس آدمی میں کچھہ بُرائی نہیں پاتے ہیں پر اگر کسی روح یا فرشتے نے اُس سے کلام کیا ہو تو ہم خدا سے نہ لڑیں

صدوقی کہتے تھے فرشتہ اور روح کچھہ نہیں ہو فریسی کہتے تھے کہ اس پولوس نے جو ہیکل میں رویا کا بیان کل کیا ہو وہ درست ہو سکتا ہو کیونکہ ارواح اور ملائکہ ضرور موجود ہیں کیا تعجب ہو کہ اس سے کسی فرشتہ نے یا روح نے کلام کیا ہو اگر ایسا ہو تو ہم خدا سے نہ لڑیں یہہ آدمی ہمارے فرقہ کا ہو اور ہماری مانند اعتقاد رکھتا ہو پس ہم اس میں کچھہ بُرائی نہیں پاتے ہیں (ف) یہہ لوگ اُس سچائی کی کچھہ پرواہ نہیں رکھتے جو پولوس نے سنائی تھی مگر اسلئے اُس کی طرف ہو گئے ہیں کہ وہ اُنکی رائے کا قایل ہو (ف) ہم خدا سے نہ لڑیں اتنی عبارت بہت نسخوں میں نہیں ہو شاید گملیل کے قول سے نکالی گئی ہوگی (۵-۳۹) (بڑا شور ہوا) آپس کے جھگڑے میں جیسے سُنی شیعیہ کسی مسئلہ میں اڑ جاتے ہیں تو چلّا چلّا کر ایک دوسرے کو دبانا چاہتا ہو یہہ ناراست لوگ ہمیشہ دلیل کے ساتھہ جسمانی زور بھی لگایا کرتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ہم چلّانے سے اور شور کرنے سے اپنے مخالف کو دبا دینگے عیسائی ایسا نہیں کرتے ہیں بہت ملایمی سے باتیں کرکے ایک دوسرے کی سنتی ہیں اور یہہ جاہل لوگ بولتے وقت نہ صرف شور کرتے اور پکارہی کے بولتے ہیں مگر سب بولتے ہیں تا کہ تاکید ہو مگر شور کے سبب سب کی محنت برباد ہوتی ہو عیسائی ایک ایک کرکے بولتے ہیں اور یوں سب کی بات سمجھہ میں خوب آتی ہو

۱۰ (۱۰) اور جب بڑی تکرار ہوئی تو سردار نے اس خوف سے کہ مبادا پولوس اُنسے پھاڑا جاوے فوج کو حکم دیا کہ اُترکے اُسے اُنکے بیچ سے زبردستی نکالے اور قلعہ میں لے آوے

(بڑی تکرار) یعنے فساد ہوا یہہ وہی لفظ ہو جو (۱۹-۴۰) میں ہو ایسا معلوم ہوتا ہو کہ اسوقت سردار حاضر نہ تھا اُس نے اجازت دی تھی کہ سانیڈرم اسکا فیصلہ کرے مگر فیصلہ کے عوض وہ آپس میں جھگڑنے لگے کوئی پولوس پر حملہ کرنا چاہتا تھا کوئی اُسکی حفاظت کے درپے تھا پس جب اُسنے شور و غل کی آواز سُنی تو فوج کو بھیجا کہ اُسے وہاں سے نکال لاوے (ف)

اکثر دینی مباحثوں میں بہت تیزی ہوتی ہے کیونکہ دنیاوی مذہبوں کے خیالات اکثر آدمیوں کے مغز کا پھل ہیں اور مغز کا بچہ بدن کے بچوں سے زیادہ ترعزیز ہوتا ہے

۱۱ (۱۱) اور اُسی رات خداوند نے اُسکے پاس آکے کہا کہ پولوس خاطر جمع رکھہ کہ جیسا تو نے میری بابت یروشلم میں گواہی دی ویسا ہی تجھے روم میں بھی گواہی دینا ضرور ہے

شاید پولوس کا دل مردہ سا اور غم زدہ ہوگیا ہوگا اِسلئے کہ بہت خطروں کی پیشگوئیاں جو ہوئیں شاید اب پوری ہونگی میں پھنس گیا ہوں ضرور اب میری موت یروشلم میں ہے (خداوند نے) یعنے یسوع مسیح نے کیونکہ وہ اپنے جلال میں سے اُسکا مددگار تھا وہی خداوند جو دمشق کی راہ میں اُسپر ظاہر ہوا تھا (۹-۵) اور ہیکل میں بھی ملا تھا (۲۲-۱۷ و ۱۸) اور قرنتس میں بھی وہی ظاہر ہوا تھا (۱۸-۹) اور وہی کوہ حوریب میں الیاس کو نظر آیا تھا (۱ سلاطین ۱۹-۱۱ و ۱۲) اُسی رات ظاہر ہوا تاکہ اُسکے سپاہی کی دلیری ٹوٹ نہ جاوے (خاطر جمع رکھہ) یہہ وہی لفظ ہے جو خداوند کا محاورہ دنیا میں بھی تھا (متی ۹-۲) مسیح خداوند آج اور کل اور ابد تک یکساں مہربان ہے (اے پولوس) یہہ لفظ بعض نسخوں میں نہیں ہے (گواہی دی) یعنے پوری گواہی دی وہی لفظ ہے جو (۲۰-۲۱ و ۲۴) میں ہے (یروشلم میں گواہی دی) یعنے اس شہر میں تو نے اپنی وفاداری سے کام کیا مگر تو یہاں مرنے کا نہیں تیرا ارادہ روم کے دیکھنے کا تھا۔ تو تو وہاں بھی جاویگا (۱۹-۲۱) وہاں بھی گواہی دینا ہوگا (ف) دیکھو پولوس کا کام یروشلم میں بے فایدہ نہ تھا

اور اُسنے وہاں جو بزرگوں کے کہنے سے اُن چار شخصوں کے لئے نذر کا بندوبست کیا تھا وہ سب کام بھی درست تھا کیونکہ خداوند فرماتا ہے کہ تو نے یروشلم میں پوری گواہی دی سب کچھہ درست کیا میں اِس سے خوش ہوں اور تیری پشت پر ہوں خاطر جمع رکھہ پس اب اُسکا دل مضبوط ہوگیا اور امید قوی ہوئی اور بڑی دلیری آگئی (ف) اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایسے ایسے نازک وقتوں میں غیب سے مدد اور تسلی آتی ہے اور بعض وقت خداوند کچھہ اشارہ کرکے تسلی بخشتا ہے اور کبھی کبھی ایسے خواب بھی آتے ہیں جو بھول نہیں سکتے

۱۲ (۱۲) اور جب دن ہوا بعضے یہودیوں نے ایکا کرکے لعنت کی قسم کھائی اور کہا کہ جبتک ہم پولوس کو قتل نہ کرینگے نہ کچھہ کھائینگے نہ پیئینگے

شاید اسی لئے خداوند نے گذشتہ رات میں اُسپر جلوہ کیا وہ عالم الغیب خدا ہے اُسنے جانا کہ یہہ قسم جو یہودی صبح کو

کھائینگے پولوس سنیگا اور بہت گھبرا جائیگا پہلے سے تسلی کر دینا چاہئے دیکھو خداوند کی مہربانی اور اُسکا پیار جو اپنے بندوں کے ساتھہ ہی (لعنت کی قسم) یعنے اپنے اوپر بددعا کی اور لعنت کی یعنے اگر اُسے نہ ماریں تو لعنت ہی اُنپر (ف۱) ایسا دستور ویسے دنیا میں پایا جاتا ہی ساؤل نے بھی لعنت کی قسم کھائی تھی (۱ سموئیل ۱۴-۲۴) اور خود داؤد نے بھی ایسی قسم کھائی تھی (۲ سموئیل ۳-۳۵) یہہ پرانا دستور اچھا نہیں ہی اور اس سے بچنا چاہئے مسلمانوں اور ہندؤں میں اور اکثر تند مزاج لوگوں میں یہہ دستور دیکھا جاتا ہی عیسائیوں کو اس سے بچنا چاہئے کبھی لعنت کی قسم نہ کھانا چاہئے یہہ حکم کے برخلاف ہی اور وہ جو پولوس نے دو جگہ لعنت کی ہی اُسکا مضمون اور ہی اور وہ ہم بھی کر سکتے ہیں (گلاتی ۱-۸ و ۹ و ۱ قرنتی ۱۶-۲۲) کہ اگر کوئی اور انجیل اِس انجیل کے سوا سناوے اُسپر لعنت ہی اور حقیقت میں ایسا شخص خدا سے ملعون ہی (ف۲) دیکھو پطرس کی غلطی جب اُس نے مسیح کا انکار کیا تو اُسے یہودیوں کے دستور کے موافق اُس نے اپنے اوپر لعنت کی (مرقس ۱۴-۷۱) پولوس کے قتل پر قسم کھاتے ہیں جیسے داؤد کے اوپر قسم کھاتے تھے (۱۰۲ زبور ۸) لکھا ہی کہ بعضے یہودیوں نے قسم کھائی حالانکہ ساری قوم کا منشا اُس کے قتل کا ہو گیا تھا مگر بعض متعصب ہوئے تھے جنہوں نے اُسپر ہاتھہ ڈالنے کا ارادہ کیا تھا سب کی موافقت سے اور خاصکر اہل اختیار لوگوں کی مرضی سے یہہ مفسدے اُٹھتے تھے (ف۳) کھانے پینے پر قسم کھائی تھی جب قتل نہ کر سکے تو ضرور کھایا پیا ہوگا کیونکہ قسم تو پوری نہ ہوئی مگر سردار کاہن ایسی قسم سے آزاد کر سکتا تھا جیسے اِسوقت پاپا صاحب بھی آزاد کر سکتے ہیں اور مسلمان لوگ قسم کا فدیہ دیکر آزاد ہوتے ہیں مگر یہہ سب لغویات ہی آدمی سوچ سمجھہ کر کام کرے قسم سے کیا فایدہ ہی (ف۴) ذرا خیال کرنا چاہئے کہ جب کڑوے دانوں کے بار باندھے جائینگے تو کتنا بڑا انبار ہوگا (متی ۱۳-۴۰ سے ۴۲) دنیا کا حال دیکھتے ہو کہ چار طرف لوگوں کا کیا حال ہی

۱۳ (۱۳) اور وے جنہوں نے آپس میں یہہ قسم کھائی چالیس سے زیادہ تھے

کچھہ دو چار آدمی بھی نہ تھے اکیلے آدمی کے قتل پر چالیس آدمی آمادہ ہیں پر جب اُس کے ساتھہ خدا ہی تو سارے دنیا کے آدمی بھی اُسے ہلاک نہیں کر سکتے اسلئے بھائیو خدا سے لپٹے رہو

۱۴ (۱۴) سو اُنہوں نے سردار کاہنوں اور بزرگوں کے پاس جاکے کہا ہم نے لعنت کی قسم کھائی کہ جب تک پولوس کو قتل نہ کریں کچھہ نہ چکھینگے

(سردار کاہنوں اور بزرگوں) کے پاس جاکے اس بد منصوبے کی خبر دی اور وے متفق ہوئے نہ منع کیا نہ مجرموں کو پکڑوایا
بلکہ راضی ہوئے خونریزی کرنا یہودیوں میں ایک عام گناہ تھا اُسکی کچھہ پرواہ نکرتے تھے گویا دینی قانون ہو گیا تھا جسکی
تاثیر اب تک اہل اسلام میں ملتی ہے بات بات میں قتل کا ذکر کرتے ہیں اور صاف بولتے ہیں کہ اگر ہمارا زور ہوتا تو ہم کفار کو قتل
کرتے یہہ کیسکی روح ہے (ف) ایک بشپ صاحب کہتے ہیں کہ یہہ خدا کے رحم کے سبب سے ہوا کہ رومی حکومت کے ماتحت
آکے یہودیوں نے خونریزی سے خلاصی پائی ورنہ یہہ وبا اُن میں بہت تھی (ف) دیکھو کیا وہاں سچی دینداری تھی جہاں
سردار کاہن اور بزرگ بھی صدوقیوں کے ساتھہ خونریزی میں متفق تھے ایسے ایسے مذہب اب بھی دنیا میں ہیں جہاں خونریزی
کچھہ بات نہیں ہے اور ایسے لوگ اس بد فعلی کے لئے حیلے کیا کیا نکالتے ہیں یہہ کہ وہ مرتد ہے اُسے مارنا چاہئے اچھا صاحب وہ مرتد
ہی تو کیا تم اپنے دین کو تلوار کے زور سے تھامنا چاہتے ہو یہہ حماقت ہے آزادگی نہیں ہے پس بھائیو ایسی باتوں سے بچنا چاہئے (ف)
معلوم نہیں کہ پیچھے جب پولوس ہاتھہ نہ آیا تو اُنکا کیا حال ہوا ظاہر ایسا ہے کہ ربیوں نے فدیہ لیکر قسم سے آزاد کیا ہوگا مگر خدا کے
انصاف میں تو ضرور خونی ہو چکے اب فدیہ دیکے قسم سے نکلیں مگر خون کے جرم سے تو خلاصی نہیں ہو سکتی جب تک مسیح
کے پاس پناہ نہ لیں

۱۵ (۱۵) پس اب تم بڑی عدالت سے ملکی فوج کے سردار کو خبر دو کہ کل اُسے تمہارے پاس لاوے
گویا تم اُسکی حقیقت زیادہ دریافت کیا چاہتے ہو پر ہم طیار ہیں کہ اُسکے پہونچنے سے پہلے اُسے ہلاک کریں ۰

دیکھو عوام شریر اپنے بزرگوں کو جھوٹھہ بولنا بتلاتے ہیں اور بزرگ مانتے ہیں دیکھہ لو یہودیوں کا کیا حال تھا اسی سبب
سے وہ عیسائی نہیں ہوئے کہ شرارت کے پتلے تھے (ف) دیکھو یہہ لوگ کیسی تکلیف اُٹھاتے ہیں کہ خدا کے دین کو روکدیں
مگر نہیں رکتا خدا اس دین کے ساتھہ ہے (ف) جب شریر روکنے میں اتنی کوشش کرتے ہیں تو عیسائی لوگ پھیلانے میں اتنی کوشش
کیوں نہیں کرتے اگر کریں تو زیادہ پھیلیگا کیونکہ خدا پھیلانا چاہتا ہے (ف) یوسیفس مورخ ان لوگوں کی شرارت کا حال لوقا کی
نسبت بہت زیادہ لکھتا ہے جس سے ظاہر ہے کہ لوقا کچھہ مبالغہ نہیں کرتا ہے بلکہ کم بولتا ہے (ف) افسوس کی بات ہے سردار کاہن کے
ماتھے پر یہہ لکھا رہتا تھا (خداوند کو پاکیزگی) ایسا شخص بھی متفق شرارت کا ہو گیا (ف) دین کے خادموں کا امتحان بھی
شیطان سے ایسا ہو جاتا ہے اور وہ بھی بڑے بڑے گناہ کر ڈالتے ہیں مگر اُن کے ایسے گناہوں کا سبب یہہ ہوتا ہے کہ دینداری
کے پیرایہ میں یہہ گناہ ہوتے ہیں پس بھائیو ایسے گناہوں پر بہت فکر چاہئے جو دینداری کے لباس میں ظاہر ہوتے ہیں۔ ایسی غیرت
دینداری کی کاین کی امت میں پائی جاتی ہے کہ شریعت کے پردہ میں خونریزی کے ہتھیار چھپائے جاتے ہیں اور موقع پاکے

اپنے بھائی کا خون کر ڈالتے ہیں مگر خدا کے لوگ صلح کار ہیں نہ مفسد جس دینداری سے خونریزی ہوتی ہی وہ دینداری باطل ہی ہاں بادشاہوں کی خونریزی جو ملک گیری اور حفاظت ملکی کے لئے ہوتی ہی اُسپر اعتراض نہیں ہی مگر دینداری کے لئے خونریزی باطل ہی اور گناہ ہی پس وہ خونریزی جو موسیٰ اور یشوعہ اور داؤد وغیرہ سے ہوئی وہ اس قسم کی نہ تھی

۱۶ (۱۶) اور پولوس کا بھانجا اُنکی گھات کی سُن کے چلا اور قلعہ میں جاکے پولوس کو خبر دی

(بھانجا) بہن کا بیٹا ماموں کے پاس گیا شاید یروشلم میں رہتا تھا شاید وہ بھی یروشلم میں طالب علمی کو آیا تھا جیسے پولوس نے یروشلم میں پڑھا یا کسی اور سبب سے وہاں ہوگا (گھات کی سُنکے) اگرچہ اُنہوں نے پوشیدہ گھات لگایا تھا تو بھی چالیس آدمیوں کے درمیان بلکہ پچاس ساٹھہ آدمیوں تک یہہ راز ظاہر تھا اور کیا تعجب ہی کہ اُنسے بھی زیادہ لوگ اس بھید سے واقف ہونگے کہیں سے اس جوان نے بھی سن لیا اور یقین کیا کہ یونہیں ہی (ف) پوشیدہ باتیں اکثر ظاہر ہوجاتی ہیں جب اُن میں بہت لوگ شریک ہوتے ہیں (ف) بھانجے کے خون نے جوش مارا آخر جسمانی رشتہ کچھہ نہ کچھہ مفید تو ہوتا ہی محض حقیر چیز نہیں ہی (ف) پولوس کے کسی رشتہ جسمانی کا ذکر کلام میں نہیں ہی صرف اسی جوان کا ذکر ہی اور کیسی نیکی کے ساتھہ ذکر ہی (ف) خدا طرح طرح سے اپنے کام کرتا ہی اُسکے پاس بہت فرشتے ہیں کبھی زلزلوں سے کام لیتا ہی کبھی ایک لڑکے سے کام لیتا ہی

۱۷ (۱۷) تب پولوس نے صوبہ داروں میں سے ایک کو بُلاکے کہا اس جوان کو سردار کے پاس لیجا کہ وہ اُس سے کچھہ کہا چاہتا ہی

(پاس لیجا) دیکھو خدا نے پولوس سے سلامتی کا وعدہ کیا تھا تو بھی اُسنے سلامتی کے وسیلہ کو بیکار نہ جانا نہ کہا کہ کچھہ پرواہ نہیں ہی میں ہرگز اُن کے ہاتھہ سے نہ مرونگا دل میں تو اُسکا یقین رکھا مگر عالم اسباب میں سبب اور تدبیر حفاظت کو بھی کام میں لایا کہ اُسکو سردار کے پاس بھیجا اسیطرح اب ہمکو بھی کرنا چاہئے خدا کے وعدوں پر بھروسہ کرکے سارے اسباب اور وسیلے کام میں لانے چاہئیں

۱۸ (۱۸) پس وہ اُسے سردار پاس لیگیا اور کہا پولوس قیدی نے مجھے بُلاکے درخواست کی کہ اِس جوان کو تیرے پاس لاؤں کہ تجھہ سے کچھہ کہا چاہتا ہی

(کچھ کہا چاہتا ہی) یہاں سے ظاہر ہی کہ اس صوبہ دار کو بھی نہیں بتلایا کہ کیسی خبر ہی اور نہایت مناسب کیا راز کی بات کو افشا کرنا بھی بعض وقت موجب نقصان ہوتا ہی

۱۹ (۱۹) تب سردار نے اُسکا ہاتھہ پکڑ کے اور اُسے الگ لیجا کے پوچھا کہ وہ کیا ہی جو مجھہ سے کہا چاہتا ہی

(ہاتھہ پکڑ کے) اس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ جوان لڑکا تھا اِسلئے سردار نے الفت سے اُسکا ہاتھہ پکڑ کے پوچھا تاکہ بیخوف سب کچھہ سنا وے یہاں سے اس افسر کی مہربانی اور شفقت ظاہر ہی نیک حاکم رعیت کو والدین کی طرح پیار کیا کرتے ہیں مگر مغرور حاکم تند چہرہ بنا کر سخت آواز سے حاکمانہ بولتے ہیں ۔

۲۰ ۲۱ (۲۰ و ۲۱) اُسنے کہا یہودیوں نے ایکا کیا ہی کہ تجھہ سے درخواست کریں کہ کل پولوس کو عدالت میں لاوے گویا کہ وے اُس کے حال کی اور بھی تحقیقات کیا چاہتے ہیں (۲۱) پس تو اُنکی نہ مانیو کیونکہ اُن میں چالیس شخص سے زیادہ اُسکی گھات میں لگے ہیں جنہوں نے لعنت کی قسم کھائی ہی کہ جب تک اُسے ہلاک نہ کریں نہ کھائینگے نہ پیئنگے اور اب طیار اور تیرے وعدہ کے منتظر ہیں

دیکھو افسر سے بھی دغا کرتے ہیں کہ اُسے بھی فریب دیویں اور دھوکھا دیکے اُسکے ہاتھہ سے چھین لیں (ف) یہہ بے ایمان لوگ جو خدا سے نہیں ڈرتے حکام کے ساتھہ بھی فریب کیا کرتے ہیں اُن کی اطاعت صرف ظاہری اطاعت تلوار کے خوف سے ہوتی ہی پر وے جو خدا سے ڈرتے ہیں اُنکے سارے کام راستبازی اور دیانت کے ساتھہ ہوتے ہیں بے ایمان رعیت سے حکام کو بھی بے پرواہ نہ ہونا چاہئے (ف) اب کہ پولوس کے چھٹکارے کا وقت نزدیک آیا تو دیکھو کیسا بڑا خطرہ بھی سامنے آگیا صبح قریب آتی ہی تو زیادہ اندھیرا ہوتا ہی جب مصیبتیں بڑھہ جاتی ہیں تو خلاصی نزدیک ہوتی ہی اب کہ خوف بڑھگیا خلاصی کا وقت نزدیک تھا آدمی ایسی باتوں سے کم واقف ہوتے ہیں چاہئے کہ بڑے خطرہ میں زیادہ صبر کریں اور بڑی امید میں رہیں

۲۲ (۲۲) تب سردار نے جوان کو رخصت کیا اور حکم دیا کہ کسی کو مت کہہ کہ تو نے مجھہ پر یہہ ظاہر کیا

تاکہ کوئی اور منصوبہ نہ باندھیں اور اپنے اُسی منصوبہ میں غلطاں رہیں یہاں دوسرا کام ہو جاوے

۲۳ (۲۳) اور دو صوبہ داروں کو پاس بُلا کے کہا دو تو سپاہی اور ستر سوار اور دو سو بھالہ بردار رات کی تیسری گھڑی طیار رکھو کہ قیصریا کو جاویں

(کل آدمی ۴۷۰ ہوئے) سردار کو خوف تھا کہ شاید لوگ راہ میں حملہ کرینگے اسلئے اچھی حفاظت میں بھیجنا چاہئے (رات کی تیسری گھڑی) یعنے ۹ بجے رات کو جاویں دیکھو آیت (۱۱) کا وعدہ کیسے جلدی پورا ہوا اور جسقدر دشمنی اُنہوں نے زیادہ کی اور جسقدر قسم خورندہ زیادہ جمع ہوئے اُس سے بہت زیادہ قادر مطلق کی طرفسے حفاظت اپنے بندہ کے لئے ہوئی (ف) دیکھو مسیح خداوند مخالفوں میں بھی حکم راں ہے بت پرست بھی اُسکی مرضی بجالاتے ہیں مگر نہ اُس کی مرضی جانکے مگر اپنی تدبیر سمجھ کے نہ ایمان سے مگر اپنے ملکی قانون کی پابندی سے پس جہان کا انتظام خدا نے بڑی حکمت سے کیا ہے (ف) رومی قانون کے وسیلہ سے ایک دفعہ پولوس فلپی شہر میں بچایا گیا (۱۶-۳۷ سے ۳۹) اور قرنتس میں بھی بچایا گیا (۱۸-۱۲ سے ۱۶) ہیکل کے دالان میں بچایا گیا (۲۱-۳۱ سے ۳۵) کوڑے کھانے سے بھی بچایا گیا (۲۲-۱۵ سے ۲۹) پھاڑے جانے سے بھی بچایا گیا (۲۳-۱۰) اب (۴۷۰) آدمی اُسے راتوں رات لیکر دوڑتے ہیں تاکہ اُن کے بدمنصوبہ سے بھی بچایا جاوے پس قانون ملکی بھی بھلے لوگوں کی حفاظت کے لئے ہے پر شریروں کو اُسی قانون سے سزا ملتی ہے اور یہہ حق ہے وہ لوگ جو قانون سے ناراض ہوا کرتے ہیں اب قانون کے فایدے پر نظر کریں (ف) اسوقت پولوس ایک بڑا بزرگ عزت دار تھا جو سوار ہو کے آرام سے بڑے باڈی گارڈ کے ساتھ جاتا ہے اکیلے کو پیادہ پا بھاگنا نہیں پڑا یہہ الٰہی مدد ہے (ف) اسوقت ذرا غور کرنا اُسبات پر جو لکھی ہے (۲ سلاطین ۶-۱۷) میں کہ الیشع کے گرداگرد کا پہاڑ آتشی گھوڑوں اور گاڑیوں سے بھرا ہوا ہے

۲۴ (۲۴) اور جانور بھی حاضر کرو کہ پولوس کو سوار کر کے فیلکس حاکم کے پاس صحیح سلامت پہونچاویں

(جانور بھی) یعنے کئی ایک گھوڑے ہوں تاکہ اگر ایک تھک جاوے تو اُسے دوسرے پر سوار کریں اور اُسکا اسباب بھی ساتھ جاسکے (فیلکس حاکم) دیکھو (۲۴-۲۵) یہہ فیلکس حاکم ۵۳ء میں قلادیوس قیصر نے مقرر کیا تھا پہلے وہ غلام تھا اور فالس کا سگا بھائی تھا جو قلادیوس قیصر کا ایک دوست تھا مگر قیصر نیرو نے ۶۰ء میں خارج کیا اور سزا سے اُسے فالس نے بچالیا تھا

ٹاسطس مورخ لکھتا ہے کہ یہہ حاکم فیلکس بڑا بزدلا اور شریر آدمی تھا مگر غلامی کی روح اُس میں تھی پس اس میں ظلم

کے حاکم نے پولوس کو اِسلئے وہاں بھیجا کہ وہ بڑا حاکم تھا اُس کے پاس مقدمات اور مجرم بھیجے جاتے تھے اور اس حاکم نے پولوس کو اسلئے نہیں چھوڑ دیا کہ مبادا مجھہ پر یہودی نالش کریں کہ اسنے ہمارا دشمن بھگا یا ہی

۲۵ و ۲۶) اور اس مضمون کا خط لکھا (۲۶) کہ قلادیوس لسیاس کا فیلکس حاکم بہادر کو سلام

ایک خط بھی ساتھہ بھیجا جس کا خلاصہ مطلب یہہ ہی

(۲۷) اس مرد کو یہودیوں نے پکڑ کے چاہا کہ ہلاک کریں پر میں یہہ معلوم کر کے کہ رومی ہی فوج سمیت چڑھگیا اور اُسے چھڑا لایا

اگرچہ اس رپورٹ میں پولوس کے لئے کچھہ برا نہیں لکھا مگر ذرا اُس کی چالاکی پر غور کرنا چاہئے کہ کچھہ کا کچھہ لکھتا ہی اور جھوٹھہ بھی بولتا ہی بھلا اسے کب معلوم تھا کہ وہ رومی ہی اور اِسلئے کب اُسے چھڑا نے گیا تھا اسے تو اُسوقت معلوم ہوا کہ رومی ہی جب کوڑے مارنے چاہتا تھا ان باتوں کا ذکر کچھہ نہیں کرتا ہمیشہ یہہ مفصلات کے افسر لوگ اپنی رپوٹ میں کچھہ نہ کچھہ نمک مرچ لگایا کرتے ہیں تاکہ نیکنامی اور کچھہ شکل مقدمہ کی بنا دیں یہہ عادت قدیمی حکام کی چلی آتی ہی عیسائی افسروں کو ایسی باتوں سے بہت بچنا چاہئے

(۲۸) اور جب چاہا کہ دریافت کروں کہ اُنہوں نے کس سبب سے اُسپر نالش کی تو اُسے اُن کی عدالت میں لے گیا

(اُن کی عدالت میں لیگیا) اسلئے کہ دینی جھگڑا تھا کوئی ملکی مقدمہ نہ تھا جسمیں خود رومی قانون سے تحقیقات کرتا

(۲۹) اور دریافت کیا کہ وے اپنی شریعت کے مسئلوں کی بابت اُسپر نالش کرتے ہیں پر اُسکا کوئی قصور نہیں جو قتل یا قید کے لائق ہو

(اُسکا کچھہ قصور نہیں) یہہ حاکم کی گواہی ہی کہ پولوس بے قصور ہی کسی سزا کے لائق نہیں ہی دیکھو فستس نے بھی اُسے بے قصور پایا تھا (۲۵-۲۵) پھر اگرپا نے بھی بے قصور پایا تھا (۲۶-۳۱ و ۳۲) اسی طرح مسیح خداوند کو پیلاطوس نے بیقصور کہا تھا

(۳۰) اور جب مجھے اطلاع ہوئی کہ یہودی اس مرد کی گھات میں لگے ہیں میں نے اُسے جلد تیرے پاس بھیجدیا اور اُسکے مدعیوں کو بھی حکم دیا کہ تیرے پاس اُسپر دعوی کریں والسلام

(تیرے پاس اُسپر دعوی کریں) یہاں اسبات کی گنجایش کرگیا کہ فیلکس اُسے بغیر اُسکے مدعیوں کے سُنے چھوڑ نہیں سکتا

(۳۱) پس سپاہیوں نے حکم کے موافق پولوس کو لیکے راتوں رات انتپاترس میں پہونچایا

(انتپاترس) یہہ شہر یروشلم کے پچھم میں (۳۵) میل ہے اور یہاں سے قیصریہ (۲۶) میل رہتا ہے یہہ نام انتپاترس اس شہر کو ہیرودیس کلاں نے اپنے باپ انتپاتر کی عزت کے لئے دیا تھا (ف) کیا اب پولوس کا دل نہ کہتا ہوگا کہ خداوند کا فرشتہ اُنکے چارطرف احاطہ کرتا ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں جب ہمیں ایسی مدد خدا سے ملتی ہے تب ہم خدا کی ستایش دل سے کرتے ہیں (ف) اب یروشلم سے دور چلا گیا پھر جیتے جی وہاں نہیں آیا حجت تمام کرگیا اور اگرچہ مسیح خداوند نے اس شہر کو بُری طرح سے چھوڑ دیا تھا مگر پھر بھی اپنے رسول کو بھیجکر چاہا کہ توبہ کریں جب اُنہوں نے بالکل رد کیا تو خدا نے اُنہیں مطلق چھوڑ دیا کہ وہ ہلاک ہوں اور اُنکا شہر قیامت تک غیر قوموں سے پامال کیا جاوے اُسوقت سے لیکے اب تک وہاں غیر قوم حکومت کرتے ہیں پہلے بت پرستوں سے پامال ہوا اور اب اُنسے زیادہ تاریکی یعنے اہل اسلام سے پامال ہے جنکے قانون سخت ظلم کے ہیں اور یہہ لوگ بطور سزا کے اُنپر حکمران ہیں اور قیامت تک رہینگے آخری وقت پر وہ شہر خلصی اُنسے پاویگا اور پھر وہاں خدا کی برکت آویگی یہہ ساری لعنت دور ہوگی کیونکہ خدا کا ایسا وعدہ ہے

(۳۲) اور دوسرے دن سواروں کو اُس کے ساتھ روانہ کرکے آپ قلعہ کو پھرے

(دوسو سپاہی تھے جو پیادہ تھے) وہ واپس آئے کیونکہ خطرہ کی حد سے نکل گئے تھے اب سوار اُسے لیکر آگے جاتے ہیں سپاہی قلعہ کو واپس آتے ہیں یہودی یروشلم میں جلتے ہیں

(۳۳) اُنہوں نے قیصریہ میں پہونچ کے حاکم کو خط دیا اور پولوس کو بھی اُس کے آگے حاضر کیا

ہوئی ہو کہ جب وہ روم میں قید تھا اور دونوں وقت لوقا اُسکے ساتھہ تھا دیکھو خدا کے لوگ ہر وقت کام کرتے ہیں جب زبان سے منادی کرنے کا موقع نہ ملا تو کتابیں لکھنے لگے

۳۴ ۳۵ (۳۴ و ۳۵) اور حاکم نے خط پڑھکے پوچھا کہ وہ کس صوبہ کا ہے اور معلوم کرکے کہ وہ کلکیہ کا ہے (۳۵) کہا جب تیرے مدعی حاضر ہونگے میں تیری سنونگا اور حکم دیا کہ اُسے ہیرودیس کی بارگاہ میں قید رکھیں

(تیری سنونگا) اصل زبان میں ہے کہ تیری اچھی طرح سنونگا (ہیرودیس کی بارگاہ) اُسی قیصریہ کے قلعہ میں ایک مکان تھا مسیح نے رومی محل میں یروشلم کے درمیان گواہی دی تھی اب پولوس قیصریہ کے محل میں گواہی دیتا ہے اور اُس کے بعد روم کے محل میں گواہی دیگا (فلپی ۱-۱۳) (ف) خدا نے اب پولوس کو فرصت بخشی کہ طیاری کرے اور تقویت پاوے روم میں گواہی دینے کے لئے اور اس لئے بھی فرصت عنایت کی کہ کلیسیاؤں کو بعض خط بھی لکھے اور یوں قیامت تک غیر قوموں میں منادی کرتا رہے (ف۲) خدا تعالیٰ ہمیں ہماری مصیبتوں اور دُکھوں میں کچھہ کچھہ آرام بھی دیتا ہے تاکہ سوچیں اور دعا کریں اور بڑے کاموں کے لئے طیار ہو جائیں ہم اپنے خداوند خدا کا شکر ادا کرتے ہیں

چوبیسواں باب

۱ (۱) اور پانچ دن بعد حنانیا سردار کاہن بزرگوں اور ترطلس نام ایک وکیل کے ساتھہ وہاں آیا اور حاکم کے آگے پولوس پر نالش کی

(پانچ روز بعد) یعنے یروشلم سے نکلنے کے پانچ روز بعد (حنانیا آیا) جلا ہوا تھا کیونکہ پولوس کے مُنہہ سے کچھہ سُنا تھا (۲۳-۳) اب سانہیڈرم سے مختار منتخب ہوکے آیا اور ہمراہ اپنے کچھہ بزرگ بھی لایا (ترطلس نام ایک وکیل بھی ساتھہ لایا تاکہ عدالت میں خوب مقدمہ لڑے یہہ ترطلس ایک مشہور پلیڈر تھا جسنے روم کے ہائی کورٹ میں رہکر اس فن وکالت میں بڑی مہارت حاصل کی تھی تاکہ صوبجات میں بڑا وکیل ہوکے کام کرے (ترطلس) مخفف ہے ترطیوس کا جو رومی لفظ ہے اس سے ظاہر ہے کہ وہ رومی آدمی تھا یہ بڑی فیس لیکر آیا ہوگا جیسے انگریز وکیل نسبت دیسی وکیلوں کے زیادہ فیس لیکر مقدمہ میں ہاتھہ ڈالتے ہیں اور لوگوں کو خیال ہے کہ اب ہم نے انگریز کو وکیل کیا ہے اب ضرور مقدمہ جیتینگے خواہ سچ ہو خواہ جھوٹھہ (ف) دیکھو وکیل لوگ

جو خدا سے نہیں ڈرتے فیس کے لئے سب کچھہ کرتے ہیں خدا کے رسول پر چڑھکر آتے ہیں تاکہ اُسے پھنساویں امیروں کی طرفداری کرتے ہیں خدا کے غریب بندوں پر کمر باندھتے ہیں پر دیکھو اب کیا ہوتا ہی خدا سے فتح پانا مشکل ہی (ف) یاد رکھنا چاہئے کہ خدا کے نوشتوں میں کسی وکیل کا ذکر نہیں مگر اسی ایک ترطلس وکیل کا ذکر ہی اور بڑے عزت دار وکیل کا ذکر ہی

۲ (۲) جب وہ بُلایا گیا ترطلس فریاد کرنے اور کہنے لگا

(بلایا گیا) یعنے روبکاری کے لئے پولوس حاضر کیا گیا (ترطلس فریاد کرنے لگا) فریاد سے اپنا مطلب شروع کرتا ہی کہ حاکم کو ملایم اور اپنی طرف متوجہ کرے یہہ آدمی ڈھیلانہ تھا اپنی ہوشیاری سے کام کرتا ہی (ف) البتہ پہلے اسنے ملک کو رہزنوں سے صاف کیا تھا مگر نہایت بے انصافی کے ساتھہ کیونکہ ظالم آدمی تھا (ف) اسوقت کے دو برس بعد اُسکے اوپر قیصر کے سامہنے نالش ہوئی تھی اور قیصر نے اُسے روم میں بلایا تھا اور سب آدمیوں کو اُس سے نفرت تھی تو بھی وہ اپنے مطلب کے لئے اسوقت حاکم کے سامہنے مظلومانہ فریاد کرتا ہی چالاکی اور فصاحت سے (ف) خدا کے لوگ سادگی سے بغیر فصاحت اور آمد کے بولتے ہیں اُنکا دھیان نہ بناوٹ پر مگر دل کی سچائی اور صفائی پر رہتا ہی کیونکہ وے سچائی کے گواہ ہیں

۳ (۳) ای فیلکس بہادر یہہ کہ تیرے وسیلہ ہمیں بڑا چین اور تیری پیش بینی سے اِس قوم کو اچھے بندوبست ہیں ہم ہر وقت اور ہر جگہ کمال شکرگذاری سے اقرار کرتے ہیں

دیکھو یہہ خوشامد کی باتیں ہیں کہ اپنا مطلب نکالیں۔ یوسیفس اور طاسطس ہر دو کہتے ہیں کہ فیلکس کا کچھہ اچھا انتظام نتھا وہ بالکل بدمعاش آدمی تھا اُسنے دروسلا عورت کو بہکایا تھا کہ اپنے شوہر کو چھوڑکر اُسکے ساتھہ رہے اور وہ خونریز آدمی بھی تھا اُسنے یونتن سردار کاہن کو قتل کیا تھا اور اُسوقت یہودیوں نے اُسکی بنسبت شہنشاہ قیصر کے سامہنے نالش کی تھی لیکن اُسکے بھائی پالاس نے اُسے بچا لیا تھا مگر یہاں ترطلس اُس کی خوشامد کے سبب اُسکی تعریف کرتا ہی یہہ وکیل بڑا فصیح تو تھا مگر بدکام میں فصاحت ایسی ہی جیسے زہر سنہلی تھالی میں (ف) جب فساد اور خونریزی سے کچھہ نہوا تو اب خوشامد اور فصاحت سے کام لیتے ہیں ایسے لوگ حیلہ باز پر دغا کینہ سے بھرپور اکثر کچہریوں میں بھرے ہوتے ہیں خدا اُن کے ہاتھوں سے بچاوے

(۴ و ۵) پر اسلئے کہ تجھے زیادہ تکلیف نہ دوں میں تیری منت کرتا ہوں کہ تو اپنی مہربانی سے ہماری دو ایک باتیں سُن (۵) کہ ہم نے اس مرد کو مفسد اور تمام دنیا کے سب یہودیوں میں فتنہ انگیز اور ناصریوں کی بدعت کا سردار پایا

(مفسد) جس لفظ کا ترجمہ ہی اُسکے حقیقی معنے ہیں وبا (ف) دیکھو وہ جو زندگی اور تندرستی اور درستی کا باعث تھا اُسے وبا اور موت بتلاتا ہی جب اُنہوں نے گھر کے مالک کو باعلزبول کہا تو اُسکے نوکروں کو کتنا زیادہ نہ کہینگے (متی ۱۰-۲۵) نجات کا پیغام وبا ہی البتہ ایک طرح سے تو وبا ہی کہ شیطنت اور ساری بُرائی کو دور کرنے میں کوشش کرتا ہی پس بُرائی کے حق میں وبا ہی (فتنہ انگیز) ہی کیونکہ گنہگاروں کو خواب غفلت سے جگاتا ہی اُن کے مزہ میں خلل ڈالتا ہی تب فتنہ انگیز ہی (ف) مسیح کی منادی گویا فساد ہی خدا کی ہیکل بنانا ہیکل کو ناپاک کرنا ہی یہہ بھی سچ ہی کیونکہ اندھیرے کو روشنی سے تکلیف ہوتی ہی پس یہہ دعویٰ تو درست ہی اور یہہ کہ (ناصریوں کی بدعت) کا سردار اُسے پایا ہی یہہ بھی سچ ہی کہ وہ رسول اللہ ہی (ف) لفظ ناصری حقارت کا لفظ ہی وہ لوگ عیسائیوں کو اسی حقارت کے لفظ سے یاد کرتے تھے اُنہیں کی اطاعت سے آجتک مسلمان عیسائیوں کو نصرانی اور نصاریٰ کہتے ہیں مگر ہم خوش ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں بادشاہ ہونے میں اتنی خوبی نہیں جتنی نصاری ہونے میں ہی کیونکہ خدا یہاں ہی (ف) جھوٹھی فصاحت مکاری سے ہونٹھوں پر ہوتی ہی نہ دل میں منہہ میں شہد ہوتا ہی دل میں تلخی ہوتی ہی جھوٹھی فصاحت سفید کو کالا اور کالے کو سفید بتلاتی ہی پس بھائیو لوگوں کی تعریف کی کچھہ پرواہ نہ کی چاہئے اور نہ اُن کی شرارت سے گھبرانا کیونکہ خدا کی نظر ہمیشہ ولیسی ہی دیکھو دنیا نے سب سے ذلیل اور ناکارہ بدکاروں کو دیوتا جانا ہی اور سب سے اچھے لوگوں کو وبا بتلایا ہی یہہ دنیا کا انصاف ہی

(۶) اُسنے ہیکل کو ناپاک کرنیکا بھی قصد کیا اور ہم نے اُسے پکڑا اور چاہا کہ اپنی شریعت کے موافق اُس کی عدالت کریں

یہہ تیسرا دعویٰ بالکل جھوٹھہ ہی کہ وہ ہیکل کو ناپاک کرنا چاہتا تھا اور اُسکا ذکر تو وہ مطلق نہیں کرتا ہی کہ یہودی اُسے قتل کیا چاہتے ہیں اُن کی بدی پر مطلق پردہ ڈالدیا (۲۳-۱۲) اور رسول پر تہمت لگائی کہ ناپاک کیا چاہتا تھا

(۷) پر لسیاس سردار فوج سمیت آکے اُسے ہمارے ہاتھوں سے چھین لیگیا

یہہ بات تو ضرور سچ ہی کہ قلادیوس لسیاس اُسے بلوہ میں سے چھوڑا لایا تھا

(۸) اور اُسکے مدعیوں کو حکم دیا کہ تیرے پاس جائیں سو تو آپ تحقیق کرکے ان سب باتوں کو جنکی ہم اُسپر نالش کرتے ہیں خود اُسی سے دریافت کرسکتا ہی ۸

یہہ عبارت بعضے نسخوں میں نہیں ہی (خود اُسی سے) وہاں یوں ہی کہ تو آپ تحقیق کرسکتا ہی

(۹) اور یہودیوں نے بھی اُسکے ساتھہ دعوی کیا اور کہا کہ یہہ باتیں یوں ہیں ہیں ۹

گویا اُسکے شیریں وعظ پر سب نے آمین کہی کیونکہ یہہ منصوبے راہ میں سب باندھکر آئے تھے (ف) اہل دنیا جھوٹھہ پر جلدی متفق ہوجایا کرتے ہیں مگر سچائی کا اقرار کرنا مشکل ہی پھر اگر ہزار ہزار آدمی جھوٹھہ پر متفق ہوجاویں تو بھی جھوٹھہ جھوٹھہ ہی رہتا ہی اگرچہ تھوڑی دیر خوشیاں کرلیویں

(۱۰) پھر پولوس نے جب حاکم سے بولنے کا اشارہ پایا جواب دیا ازبس کہ میں جانتا ہوں کہ تو بہت برسوں سے اس قوم کا حاکم ہی میں بڑی خاطر جمعی سے اپنا عذر بیان کرتا ہوں ۱۰

دیکھو پہلے پولوس چپ چاپ سنتا رہا جب تک حاکم نے بولنے کا اشارہ نہ کیا یہہ قدیمی سنجیدگی عیسائیوں کی ہی (ف) اب پولوس جو بولتا ہی نہ تو حکام کو اور نہ کسی غیر کو ملامت کرتا اور نہ خوشامد کرتا ہی بلکہ مناسب طور سے حاکم کے درجہ کی عزت کرتا ہی کہ تو بہت برسوں سے حاکم اس قوم کا ہی تیرے سامھنے بولنا خاطر جمعی سے ہی پس میں مضطرب نہ اور خوف زدہ نہیں مگر اطمینان دلی سے بولتا ہوں (ف) دیکھو وہ اُسے حاکم پورا نا بتلاتا ہی اور اس لفظ سے اُسے یاد دلاتا ہی کہ انصاف کرنا تیرا واجب کام ہی (بہت برسوں سے) کیونکہ چھہ سات برس سے وہاں تھا اور جلیل میں بھی زیادہ رہا تھا پس اُسکا مطلب یہہ ہی کہ تو اپنے فرض واجب کے سبب سے اور یہودیوں کے معاملات میں واقفی کے سبب سے صحیح انصاف کریگا اِسلئے میں خاطر جمعی سے اپنا عذر تیرے سامھنے بیان کرتا ہوں

(۱۱) کیونکہ تو دریافت کرسکتا ہی کہ بارہ دن سے زیادہ نہیں ہوئے کہ میں یروشلم میں عبادت کرنے گیا ۱۱

(بارہ دن) پہلا دن جس میں پہونچا تھا (۲۱-۱۵ سے ۱۷) دوسرا دن جب یعقوب اسقف سے ملنے گیا (۲۱-۱۸) تیسرا دن

جب ندر گذرانے گیا (۲۱-۲۶) ۴ و ۵ و ۶ و ۷ دن میں منڈپ پوری کی اور اسی کے آخری دن میں قید ہوا (۲۱-۲۷) آٹھویں دن سانہیڈرم کے سامنے گیا (۲۲-۳۰ و ۲۳-۱ سے ۱۰) اُسی رات میں خداوند نے باتیں کیں (۲۳-۱۱) نویں دن اُنہوں نے قتل کا ارادہ کیا اور رات کو یروشلم سے بھیجا گیا (۲۳-۲۲) اور دسویں دن انتپاترس میں آیا (۲۳-۳۱) گیارہویں دن قیصریا میں آیا اور بارہویں دن یہہ مقدمہ پیش ہی (۲۳-۳۲ و ۳۳) اور اب جو مقدمہ پیش ہی یہہ پانچواں دن ہی یروشلم کی روانگی سے (۲۴-۱) کیونکہ یہہ لوگ بلا وقفہ پیچھے ہی پیچھے چلے ہیں پس قیاس نہیں چاہتا کہ اسقدر عرصہ میں وہ ایسا کام کر گذرے کہ فساد عظیم کا باعث ہو جاوے (عبادت کرنے کو گیا تھا) نہ ناپاک کرنے کو

(۱۲) اور اُنہوں نے ہیکل میں مجھے کسی کے ساتھہ بحث کرتے یا لوگوں میں فساد اُٹھاتے نہ پایا نہ عبادت خانوں میں نہ شہر میں

اگر وہ لوگ بحث کا نام فساد رکھیں تو مجھے بحث کرتے بھی کسی نے نہیں پایا اور نہ فساد کرتے عبادت خانوں میں تو بڑی بات ہی مگر شہر میں بھی ایسے کام کرتے نہیں دیکھا پس جب ان باتوں کا ثبوت نہیں ہی تو پھر میں کیونکر مفسد ہوں

(۱۳) اور نہ ان باتوں کو جنکی وے مجھہ پر تہمت لگاتے ہیں ثابت کر سکتے ہیں

اگر اُنکے پاس کچھہ ثبوت ہی تو پیش کریں (ف) یہہ پولوس کی تقریر ہمارے لئے نمونہ ہی کہ جب کچہریوں میں کبھی مقدمہ کرنیکا وقت آجاوے تو چاہئے کہ سادہ طور پر سارا احوال صحیح صحیح سنا دیں نہ خوشامد کریں نہ رشوت دیں نہ کڑوے ہوں نہ گھبرا دیں حاکم کی عزت کریں خدا کے حکم کے موافق اور صفائی سے دعوے کا اظہار کریں اور سبب بتلا دیں کہ کسواسطے نالش ہوئی ہی اور اگر اپنی خطا ہو تو صاف کہدیں اور خوشی سے سزا اُٹھالیں یہہ کام اُس ایمان کا ہی جو یسوع مسیح پر ہی

(۱۴) لیکن تیرے سامہنے یہہ اقرار کرتا ہوں کہ جس راہ کو وے بدعت کہتے ہیں اُسی میں اپنے باپ دادوں کے خدا کی بندگی کرتا اور سب کچھہ جو شریعت اور نبیوں میں لکھا ہی یقین جانتا

(یہہ اقرار کرتا ہوں) اسے نہیں چھپا سکتا اور اسمیں فلکس حاکم کچھہ قصور میرا نہیں پا سکتا کہ جس فرقہ کو یہہ بدعت کہتے ہیں میں اُسی فرقہ کا ہوں اُسی راہ میں چلکر اپنے آبا کے خدا کی بندگی کرتا ہوں اور سب کچھہ جو کتب انبیا و شریعت میں لکھا ہی برحق جانتا ہوں (ف) پولوس ہمیشہ اسبات کا بہت خیال کرتا تھا کہ دین عیسائی کوئی بدعت نہیں ہی جو برگشتگی سے نکلے مگر وہی آبا و اجداد کا

دین ہی جو پیغمبروں کے وسیلے سے خدا نے دیا ہی اور کہ نیا عہد نامہ پرانے عہد نامہ کی تکمیل ہی اور کہ یہوواہ کی عبادت مسیحی دین میں آنے سے ہوتی ہی اور کہ ساری کتب عہد عتیق حق ہیں ماننے اور ایمان لانے کے لایق مگر اُن کی تفسیر جدی ہی جو عیسائی دین بتلاتا ہی اسرائیل کی امید پولوس کا سب سے بڑا خزانہ تھا پس رومی قانون میں سب کو آزادی ہی کہ اپنی مرضی کے موافق عبادت کریں سو میں بھی کرتا ہوں یہہ ملانے جلتے ہیں کہ ہمارے ساتھہ کیوں نہیں چلتا پر جب میں اُنہیں صریح گمراہی میں دیکھتا ہوں تو کیونکر اُنکے ساتھہ چلوں پس میں رومی قانون سے پناہ مانگتا ہوں کہ یہودیوں سے بچاوے (ف) دیکھو پولوس کی تمہید کہ شروع ہی میں انجیل کی منادی بھی کر گیا اور جھگڑے کی کوئی بات نہیں بولا جو کچھہ کہا سو درست کہا ہمیں چاہئے کہ پولوس سے بولنا بھی سیکھیں (ف) ابھی اسکا وقت نہ تھا کہ مسیح کی باتیں صاف صاف سناوے مگر تمہید ڈالی ہی آیندہ سناویگا (ف) یہودی جوان اشاروں کو سمجھتے تھے کیسے جلتے ہونگے مگر وہ تو سب کچھہ قانون اور عقل سلیم کے موافق بولتا ہی اب کیا کریں اندر ہی اندر دانت پیستے ہونگے یہی حال ان ملانوں کا ہی جب بحث کرتے کو آتے ہیں

۱۵ (۱۵) اور خدا سے یہہ امید رکھتا ہوں جس کے وے بھی منتظر ہیں کہ مردوں کی قیامت ہوگی کیا راستوں یا ناراستوں کی

(وے بھی منتظر ہیں) اُسوقت جو مخالف حاضر تھے اُن میں اکثر فریسی تھے سانیڈرم کے وقت تھوڑی دیر اُسکی طرف مایل رہے تھے پھر برگشتہ ہوئے تھے (۲۳-۱ سے ۹) (مردوں کی قیامت ہوگی) وہ اس لفظ میں مسیح کی حقیقی آمد کی خبر دیتا تھا اور یہہ کہ وہ مردوں میں سے جی اُٹھا ہی اور یہہ کہ انجیل کوئی تعلیم نئی نہیں ہی مگر یہہ تعلیم ایک سنہلا دھاگا ہی جو تمام اگلے نوشتوں میں تنا ہوا ہی اور ہمیشہ کی زندگی تک پہونچتا ہی (ایوب ۱۹-۲۵ سے ۲۷ یشعیا ۲۶-۱۹ دانیال ۱۲-۲ وغیرہ) کوئی بات اس سے زیادہ ہولناک نہیں ہی اُسکے لئے جو بغیر اس امید کے مرتا ہی پس چاہئے کہ کوئی آدمی آرام نہ کرے جب تک کہ یہہ امید اُسکے دل میں قایم نہ ہو جائے

۱۶ (۱۶) اور میں اسی سبب سے کوشش کرتا ہوں کہ ہمیشہ خدا اور آدمیوں کے آگے میری تمیز مجھے ملامت نکرے

(میں) ہر روز ہی میں کوشش کرتا ہوں اُس ہولناک دن کی طرف دیکھہ کے یعنے میرے سب کاموں میں بھاری کام یہہ ہی کہ اُس دن کے لئے طیاری ہووے جسطرح کوئی مصور کسی تصویر کو بار بار درست کرتا ہی تا ٹھیک عین کے موافق ہو جاوے اسی طرح روزمرہ میری بھی کوشش ہی (تمیز ملامت نہ کرے) خدا اور آدمیوں کے آگے (۲۳-۱) اور ۲ قرنتی ۱-۱۲ و ۱۴

مسیح کا دین یہہ ہی کہ الٰہی طاقت نیکی کرنے کو پاویں کہ روشن ضمیر طاقت نہ کرے (ف) جو آدمی ایسی کوشش کرنیوالا ہی وہ مفسد اور بدعتی نہیں ہوسکتا اور مفسد اور بدعتی کی طاقت یہہ بھی نہیں ہی کہ ایسی باتیں بولے یا اُنکو سمجھہ بھی لیوے یہہ فکر کی بات ہی

(۱۷) اب کئی برس بعد اپنی قوم کو خیرات پہونچانے اور نذر چڑھانے آیا ہوں

(کئی برس) یعنے چار برس ہوئے اس سے پہلی ملاقات کو (۱۸-۲۲) (خیرات دینے آیا) یعنے مقدونیہ و یونان کی کلیسیاؤں سے چندہ لیکر آیا تھا یروشلم کے غریبوں کے لئے (ف) اعمال میں اس چندہ پر یہی اشارہ ہی اور کچھہ بیان نہیں ہی مگر خطوط میں بہت ذکر اس چندہ کا ہی (رومی ۱۵-۲۵و۲۶ وغیرہ) (ف) خیرات مقدسوں کے لئے تھی اور نذر ہیکل کے لئے تھی اگر ایسے کام کرنیوالا وبا ہی اور فتنہ انگیزی اور ہیکل کا ناپاک کنندہ ہی تو اُسے کیا کہوگے جو بدی میں مشغول اور اپنے وعدے توڑ ڈالتا ہی جو بپتسما کے وقت خدا سے کیا تھا

(۱۸) اسپر اسیا کے بعضے یہودیوں نے مجھے ہیکل میں طہارت کئے ہوئے پایا بغیر ہنگامہ اور فساد کے

یعنے نہ ہیکل کو ناپاک کیا نہ ہجوم کیا نہ فساد اُٹھایا قاعدہ کے موافق طہارت کئے ہوئے ہیکل میں تھا اور آسیاء کے یہودیوں نے ایسا ہی دیکھا

(۱۹) سو اُنہیں تیرے سامہنے حاضر ہونا اور اگر اُنکا مجھہ پر کچھہ دعویٰ ہو نالش کرنا واجب تھا

نہ کہ خود گرفتار کرنا اور بلوہ کرکے قتل کرنے کا منصوبہ باندھنا اور خود حاکم بن بیٹھنا پس مفسد وہ ہیں یا میں ہوں یہہ الزام اُنپر ہی یا مجھہ پر۔ اگر کچھہ دعویٰ تھا تو نالش کرکے ثابت کرتے بلوہ تو اُنہوں نے کیا

(۲۰) یا یہی خود کہیں کہ جب میں بڑی عدالت کے سامہنے کھڑا تھا مجھہ میں کیا بدی پائی

(کیا بدی پائی) کہ ناحق مارنے لگے انصاف سے کہیں کیا بدی پائی تھی (ف) پولوس اب اُن کی طرف متوجہ ہوکے کہتا ہی کہ تم نے عدالت میں کیا بدی مجھہ میں پائی تھی کہو پر وہ کیا بولیں اسکی بابت تو کچھہ سوچ کے نہیں آئے تھے یہہ تو نامعلوم سوال کیا گیا (ف) دیکھو بھائیو صاف آدمی ایسے سوال کرسکتا ہی کہ جھوٹھے کا مُنہہ بند کرے مگر وہ جو جھوٹھا ہی ایسے سوال

کی جرات نہیں رکھتا ہے کہ کیا بدی تم نے مجھہ میں پائی بتلاؤ - مسیح نے بھی فرمایا تھا کون ہے جو مجھہ میں بدی بتلا دے کہ کیا میں نے کیا چاہئے کہ سب عیسائی ایسے ہوں

۲۱ (۲۱) مگر اسی ایک بات کی بابت جو میں اُن میں کھڑے ہوکے پکارا کہ مردوں کی قیامت کے سبب آج مجھہ پر الزام ہوتا ہے ۔

پھر اشارہ کرتا ہے اُن کی طرف جنہوں نے پہلے اُس کی مدد کی تھی یہہ بدی اگر مجھہ میں پائی تو کہو کیہہ اعتقاد بدی ہے کلام پر اعتقاد رکھتے ہو خواہ نخواہ آوری میں کوشش دکھلاتے ہو پر کہو کہ یہہ بدی ہے اُن کی تمیزوں کے مُنہہ بند ہوگئے

۲۲ (۲۲) فیلکس نے جو اِس طریق کی باتیں خوب جانتا تھا یہہ سُنکے اُنہیں تاخیر میں ڈالا اور کہا جب لوسیاس فوج کا سردار آوے میں تمہارا مقدمہ فیصل کرونگا

(فیلکس نے) فیلکس کے دلی انصاف نے بھی جان لیا کہ یہہ بے قصور آدمی ہے اور اِن باتوں کو سمجھہ بھی گیا کیونکہ ۶ برس سے حاکم تھا اور اکثر عیدوں کے وقت یروشلم میں جاتا تھا اور قیصریا میں ہمیشہ رہتا تھا وہاں فیلیوس ہمیشہ موجود تھا اور کلیسیا بھی تھی (۸-۴۹ و ۲۱-۸ سے ۱۶) پطرس نے خود وہاں منادی کی تھی اور وہاں کرنیلیوس صوبہ دار کو بپتسما دیا تھا (۱۰-۱ سے ۴۸) پس وہ کیونکر اِس (طریق) کی بابت خوب نہ جانتا ہوگا یعنے دین عیسائی سے واقف تھا کیسا فرقہ ہے اور کیا وہ لوگ کرتے ہیں (ف) اختیار تھا کہ اسوقت اُسے چھوڑ دیتا اور مناسب بھی تھا اگر کوئی کہے کہ اور زیادہ تحقیق چاہتا تھا کہ لوسیاس سے کرے تو دیری کرنا مناسب تھا مگر کچھہ ذکر لوسیاس کا پھر نہیں ہے اُس سے ظاہر ہے کہ کچھہ اور تحقیقات نہ چاہتا تھا صرف حیلہ کرکے کہتا ہے کہ جب لوسیاس آوے تب فیصلہ کرونگا یہہ بہانہ تھا وہ جانگیا کہ بے قصور ہے مگر چھوڑ دینے سے یہودی شرمندہ ہوکر مجھہ سے ناراض ہونگے اسلئے نہ چھوڑا اور ٹلا دیا یہہ انصاف اور تمیز کے برخلاف کیا اسکا انصاف خدا کریگا کہ جھوٹھا عذر قایم کرکے رسول اللہ کو قید میں رکھا

۲۳ (۲۳) اور صوبہ دار کو حکم دیا کہ پولوس کی خبرداری کر اور آرام میں رکھہ اور اُس کے لوگوں میں سے کسی کو اُسکی خدمت کرنے یا اُس پاس آنے سے منع مت کر

خیر قید کی بڑی تکلیف تو ہٹ گئی اور اُسکے لوگ آنے جانے لگے مثلاً لوقا و تمطاؤس اور فیلیوس ڈیکن اور اُسکی بیٹیاں

بیٹیاں اور شاید کرنیلیوس صوبہ دار بھی وہاں ہو اور اور بھی عیسائی ہونگے جو اُس کی خدمت اور تسلی کے لئے آتے جاتے ہونگے اب بھی پولوس رومی حفاظت سے سلامتی میں رہا اور یہودی وسردار کاہن جو نالشی تھے اور ترطلس وکیل کو بڑی فیس دیکر لائے تھے سرنگوں چلے آئے ہونگے

۲۴ (۲۴) اور چند روز بعد فیلکس نے اپنی جورو درو سلا کے ساتھ جو یہودن تھی آکے پولوس کو بلا بھیجا اور اُس سے مسیح کے دین کی سنی

(درو سلا) یہہ عورت حسن میں مشہور تھی اور بدکاریمیں بھی مشہور تھی اگرپا اول یعنے اُس ہیرودیس کی تیسری بیٹی تھی جسنے یعقوب رسول کو یروشلم میں تلوار سے مار ڈالا تھا اور آپ کیڑے پڑکے مرگیا تھا (۱۲-۱) یہہ عورت دوسرے اگرپا یعنے اُس اگرپا کی جس کے سامھنے پولوس نے عذر کیا تھا بہن تھی (۲۶ باب تمام) اس کی شادی ہوئی تھی عزیزس اسا کے بادشاہ سے جو قوم تھا اور مختون ہونے کو راضی تھا تاکہ یہودن سے شادی کرے سو اُسنے اُس سے شادی کی تھی۔ مگر جب فیلکس حاکم بنا اور اُسنے اُس عورت کو دیکھا تو اُسپر عاشق ہوگیا اور ایک یہودی جادوگر مسمی شمعون کپریسی کے وسیلہ سے اس عورت کو اپنی طرف رغبت دلائی کہ اپنے شوہر کو چھوڑے اور اپنی شریعت سے تجاوز اور فیلکس کے ساتھ شادی کر لیوے یہہ بیان یوسیفس مورخ کا ہے فیلکس سے اِس نے ایک بیٹا جنا تھا اُسکا نام بھی اگرپا تھا مگر وہ لڑکا اور یہہ عورت اکٹھی جل کے مرگئے تھے سوئیس کوہ آتش کی جولانی میں جو ۷۹ء میں ہوئی تھی جس میں پمپیا اور ہرکولینیم بھی برباد ہوگئے تھے

(جو یہودن تھی) اس لفظ پر زور ہے یہہ دکھلانے کو کہ یہودن ہو کے غیر قوم بت پرست کے گھر میں تھی اِسلئے شاید فیلکس یہودیوں کو خوش کرنا بھی چاہتا ہوگا کہ جورو یہودن تھی اُسے بھی راضی رکھنا ضرور ہے اور ضرور اُسکی رضامندی یہودیونکی رضامندی ہوگی (مسیح کے دین کی سنی) بی بی کو ساتھ لیکر یہہ دیکھ کے کہ یہہ نیا فرقہ ہے یہود کے ایمان کی شاخ ہے اپنی بی بی کو خوش کرنے کے لئے ساتھ لیا اور پولوس کو بلا کے مسیحی دین کی باتیں سنیں مسیحی دین کی بابت تو وہ پہلے ہی بہت کچھ جانتا تھا اور اُسکے گمان میں کچھ بڑی بات بھی یہہ تھی مگر چونکہ پولوس ایک نامی گرامی منادا اور رسول عیسائیوں میں اور غیر لوگوں میں بھی مشہور تھا اسلئے چاہا کہ معہ بی بی کے چلکر اُسکے منہہ سے دین عیسائی کی باتیں سنے (ف) دونوں نے خوب سُن لیا مگر قبول نہ کیا کیونکہ لوگ اُسی کو قبول کرتے ہیں جو پسند ہے عیش و عشرت اور کشادہ راہ کا چلنا پسند ہے مگر انجیل تنگ راہ سے بلاتی ہے اِسلئے دل جلدی اپنی مرغوب چیز کو نہیں چھوڑتا نقد مزہ آیندہ کے لئے نہیں چھوڑتا ہے کیونکہ ایمان نہیں ہے تو بھی خدا کی حجت اس یہودن کے حق میں اور فیلکس کے حق میں تمام ہوئی اب اُنہیں خدا کے سامھنے کچھ عذر نہیں ہے (ف) اب پولوس پھر ل

کے سامہنے منادی کرتا ہی جنپر اُس کی سلامتی موقوف تھی دنیا کے گمان میں (یوحنا ۱۹-۱۰) تو بھی خدا کی ساری مرضی سُناتا ہی آسمان کا تنگ راہ بادشاہ کی خاطر سے چوڑا اور کشادہ نہیں کرتا اور نہ طرفداری اور خوشامد سے پھسلاتا ہی انجیل کی منادی کرتا ہی تو بھی شریعت پر سکوت نہیں کرتا۔ بادشاہ کے گناہوں پر بھی حملہ کرتا ہی اور قہر پادشاہی سے نہیں ڈرتا (ف) بعض واعظ چاہتے ہیں کہ سُننیوالے کو خوش کریں مگر پولوس کہتا ہی کہ میں خدا کا نوکر ہوں اپنا فایدہ تلاش نہیں کرتا ہوں

۲۵ (۲۵) پر جب وہ راستبازی اور پرہیزگاری اور آیندہ عدالت کی بابت باتیں کر رہا تھا تو فیلکس نے خوف کھا کے جواب دیا اسوقت جا فرصت پا کے تجھے پھر بلاؤنگا

(راستبازی) میں اشارہ کرتا تھا کہ رشوت لینا اور بے انصافی کرنا بڑا گناہ ہی (پرہیزگاری) میں ملامت تھی اُسکی زناکاری پر جو اُس عورت سے کرتا تھا (آیندہ عدالت) میں دکھلاتا تھا کہ تو بے انصاف گنہگار حاکم ایکدن بڑے اور حقیقی عادل حاکم کے سامہنے کھڑا ہوگا اور سب باتوں کا جواب دینا پڑیگا (ف) مگر عام طور پر بولتا تھا نہیں کہتا تھا کہ تو ہی بدکار حاکم ظالم ہی وہ جانتا تھا کہ اُس کی تمیز خود پہچانیگی کہ میں وہی ہوں۔ پولوس زخم پر پلیستر لگاتا تھا اگرچہ اُسکے درد ہوتا تھا اور شکر کے عوض خفگی دکھلاتا تھا تو بھی حکیم حاذق اُسپر مہربان تھا یہہ وقت تھا دروسلا اور فیلکس کے لئے کہ خدا کے ہاتھہ پھیلے تھے اگر نادم ہو کے توبہ کرتے تو دونوں بچ جاتے مگر کچھہ پرواہ نہ کی (خوف کھایا) وعظ کی تاثیر نے دل کو ہلا ڈالا تمیز بھی جاگی تو بھی منفاد نہ ہوا دیکھو حاکم خوف کھانے لگا ایک قیدی کے آگے بڑا حاکم کانپتا ہی ایک خیمہ دوزکے آگے اِسلئے کہ خدا کا کلام سُنتا ہی دیکھو (عبرانی ۴-۱۲ و ۱۳) خدا کا کلام زندہ اور تاثیر کرنیوالا اور دودھاری تلوار سے تیز ہی الخ (زبور ۱۱۹-۱۲۰) (ف) طاسطس کہتا ہی کہ اُس کی بے انصافی کے ساتھہ سنگدلی اور عیش و غلامی کی روح بھی ملی ہوئی تھی اپنے بھائی پالاس پر اُسکا بہت بھروسہ تھا جو نیرو قیصر کے دربار میں حاضر رہتا تھا وہ جانتا تھا کہ بھائی کی کمک سے سب کچھہ اپنی مرضی سے کرسکتا ہوں (ف) دیکھو پولوس کی طاقت کہ بادشاہ کو بھی لرزایا یہہ خدا کا جلال ہی جو انجیل کی سچائی پر گواہ ہی اگرچہ لوگ بادشاہ کیوں نہ ہوں بغیر کانپنے کے انجیل نہیں سُن سکتے (ف) کلام کہ دو دھاری تلوار ہی اُسکی ایک دھار سے فیلکس کٹ گیا مگر دوسری دھار کا تجربہ اُسنے نہیں کیا جس سے صحت آتی ہی بوسیلہ توبہ اور ایمان کے (ف) عیسائیوں کی قدرت اسمیں بڑی نظر آتی ہی کہ جب وے قیامت کی عدالت کا ذکر کرتے ہیں اور اُس کے ثبوت کامل دیکر جہان کو لرزاں کر دیتے اگرچہ سنگدل نہیں مگر بےفکری کا ہنستا ہی عادل خدا کے سامہنے جب کھڑے ہونگے اِس ہنسی کا مزہ چکھینگے (ف) یہہ موقع نجات کا ان دونوں کے لئے تھا مگر اُنہوں نے کھو دیا جیسے بہت لوگ کھو دیتے ہیں (فرصت پا کے) بلاؤنگا اسوقت

چلاجا پولوس کو نہیں بلکہ خدا کو ہنکا دیا اور پھر کبھی فرصت نہیں پائی جو کوئی خدا کی روشنی آئی ہوئی ہنکا دیتا ہے وہ پھر کبھی اُسکا منہہ
نہیں دیکھتا میں راقم اِسبات کا تجربہ کر کے مدت سے دیکھہ رہا ہوں کہ جنہوں نے جان بوجھہ کے خدا کو رد کیا خدا اُنہیں ابد تک
رد کرتا ہے (ف) اسوقت کلام اُسکے لئے بمنزلہ آئینہ کے تھا جسمیں وہ اپنے دل کی شکل سے آگاہ ہوگیا تھا مگر تو بھی اُس نے
نہ چاہا کہ اپنے دل کی سیاہی کو مسیح کے خون میں دھو کے پاک اور خوبصورت ہو جاوے مگر اُسکا دل اُنہیں اپنے بتوں پیچھے لینے
دیتا وہیں مایل رہا اور اُسکو ساہمنے سے ہٹا دیا جیسے ہیرودیس نے اگرچہ یوحنا کی باتیں سُنیں پر اُسکا دل اپنی بدخواہشوں ہی
کا غلام رہا انسان کے لئے بھی ایک وقت موجود ہے جب گذر گیا تو فضل کا وقت گذر گیا (ف) پولوس کا وعظ بیفایدہ تو نہوا
اگرچہ فیلکس نے توبہ نہ کی تو بھی اُسکی تواریخ بہتوں کے لئے عبرت ہوئی اُسکا توبہ نہ کرنا بہت لوگوں کی توبہ کرنے کا باعث ہوا
(ف) نہیں لکھا ہے کہ دروسلا بھی کانپی بے حیا بدمعاش عورت کا دل نہایت سخت تھا غیر قوم بت پرست کانپ گیا اُس یہودی
زناکار عورت کے دل پر کچھہ اثر نہ ہوا عورتیں جب بد ہو جاتی ہیں تو مردوں کی نسبت زیادہ بیحیا اور سنگدل ہو جاتی ہیں آخر
یہہ دونوں اپنے گناہوں میں مرے اور وہ عورت مع اپنے حرامزادہ بچہ کے آگ میں جلگئی اور ابدی آگ میں گئی یہاں سے عبرت
سیکھنا چاہئے

(۲۶) پر اُسکو یہہ امید بھی تھی کہ پولوس سے کچھہ نقد پاوے تاکہ اُسکو چھوڑ دے اِسلئے اُسے
اکثر بلاتا اور اُس کے ساتھہ گفتگو کرتا تھا

(امید رشوت بھی رکھتا تھا) اور یہہ بات اُسکی تقریر سے ثابت ہوئی ہوگی مگر اسمیں کچھہ شک نہیں کہ پولوس کی بیقصوری ثابت
ہے اور جس وعدہ پر اُسے نظر بند رکھا تھا کہ لوسیاس جب آویگا تب فیصلہ کرونگا اِسبات پر کچھہ جرچا نہیں ہے اور اتنی مدت تک
نہیں چھوڑتا اور اکثر بلاتا ہے اور پھر واپس کرتا ہے اِس سے غرض کیا ہے مگر یہہ کہ کچھہ دیوے تو چھوڑے وہ جانتا تھا کہ
پولوس کی بڑی عزت عیسائیوں میں ہے اور بہت لوگ اُسے پیار کرتے ہیں پس پولوس اپنے لوگوں سے کچھہ نقدی لیکر مجھے دیگا
تب میں اُسے چھوڑ دونگا اور یہی سبب تھا کہ حکم دیا تھا کہ اُس کے لوگوں کو اُسکے پاس آنے سے مت روک کہ شاید چندہ کر کے
کچھہ روپیہ لاوینگے جیسے پولوس نے خود کہا بھی تھا کہ میں چندہ کا روپیہ لیکر یروشلم میں گیا تھا اسی جگہ سے اُسے لالچ پیدا
ہوا تھا (ف) دیکھو رومی حاکم کیسے رشوت خور تھے کہ نہ صرف عام لوگ اہل عملہ مثل ہندوستان کی کچہریوں کے رشوت لینیوالے
تھے مگر بڑے بڑے افسر بھی اس مرض میں مبتلا تھے (ف) لیکن پولوس قید میں رہنا بہتر جانتا ہے اُس سے کہ کچھہ دیکے خلاصی
پاوے اور اس گناہ عظیم کا مرتکب ہووے قید میں رہنا بہتر ہے رشوت دیکر آزاد ہونے سے دُکھہ بہتر ہے گناہ کے سُکھہ سے

لوگ کہتے ہیں کہ ہم کیا کریں بغیر رشوت دینے کام نہیں چلتا ہم آپ تو نہیں لیتے مگر لاچاری سے دیتے ہیں عیسائیوں کو چاہئے کہ اگرچہ کام نہ چلے اور دکھ میں مر کیوں نہ جاویں مگر رشوت نہ دیں پولوس کا نمونہ یاد رکھیں

۲۷ (۲۷) اور جب دو برس گذرے پرکیوس فسطس فلکیس کا قایم مقام ہوا آیا اور فیلکس یہہ چاہکے کہ یہودیوں کو اپنا ممنون کرے پولوس کو قیدہی میں چھوڑ گیا

(دو برس گذرے) دیکھو لوگ جلدی تھک جاتے ہیں اور گناہ کی مخلصی تلاش کرتے ہیں مگر پولوس نے دو برس صبر کیا خدا بھی صبر کرتا ہے (لوقا ۱۳-۸و۹) کو پڑھو (ف) اس دو برس میں کلیسیاؤں کو خط لکھے اور لوقا کی انجیل لکھوانے میں مدد کی اور وہاں آنے جانے والے دوستوں کو نصیحت دی اور خلوت میں خدا سے باتیں کیں اور یہہ بھی سیکھا کہ اگرچہ میں بڑا عالم اور زبردست خادم ہوں تو بھی خدا کو میری کچھ حاجت نہیں ہے خدا جس سے چاہے کام لے سکتا ہے اب میرے سفر بند ہو گئے تو کیا ہے خدا کا کلام بند نہیں ہو سکتا اور جب یہہ بات خوب ذہن نشین ہو گئی تب پولوس کا دل کیسا فروتن ہوا ہو گا ہمارے درمیان بعضے پادری اور خادم دین یوں کہا کرتے ہیں کہ اگر میں نہ ہوں تو یہہ کام ہرگز نہیں چل سکتا یہہ مغروری کی بات ہے خدا کو کسیکی پرواہ نہیں ہے مگر خدا کی پرواہ سب کو ہے (۲ تمطاؤس ۲-۹) (ف) جب لوتھر صاحب وارٹبرگ کے قلعہ میں قید ہوا تھا تو اُسنے وہاں بیبل کا ترجمہ جرمنی زبان میں کر ڈالا تھا اور جان بنین صاحب جب بیڈفرد کے قیدخانہ میں تھے تو عیسائی مسافر کتاب کو لکھا تھا ردہ فورڈ صاحب ابادین کے قیدخانہ میں خطوط لکھتے تھے جس سے آج تک بڑے سواید نکلتے ہیں (ف) خدا کے لوگ کبھی کبھی کام سے روکے جاتے ہیں مگر وہ وہاں بھی کچھہ کرتے ہیں یوسف مصر میں قید تھا موسیٰ چالیس برس بیابان میں تھا۔ داؤد مدت تک غاروں میں تھا۔ الیاس فرات ندی پر رہا۔ یوحنا مطباغی دو برس قید رہا۔ یوحنا انجیلی جزیرہ پتمس میں رہا تو کیا کام بند ہو گیا تھا ہرگز نہیں سب جگہ کچھہ نہ کچھہ فایدہ تھا (پرکیوس فسطس) کا بہت حال معلوم نہیں ہے مگر آنکہ وہ بعد دو برس کے مرگ مفاجات سے مرگیا تھا کوئی کہتا ہے کہ اچھا آدمی تھا لوقا کچھہ اسکا ذکر نہیں کرتا نہ اُس کی بھلائی کا نہ بُرائی کا وہ دنیاوی مورخوں پر اسبات کو چھوڑتا ہے (فیلکس کا قایم مقام ہوا آیا) کیونکہ یہودیوں نے اُسکی بے انصافی پر قیصر کے سامنے نالشیں کی تھیں اسلئے فیلکس موقوف ہوا اور فسطس آیا اُسنے چلتے وقت بھی پولوس کو چھوڑا تاکہ یہودیوں کو خوش کرے سو یہودی ایسے خوش ہوئے کہ عہدہ سے نکلوایا بے ایمان لوگ ناراستی میں سے اپنے لئے نیکی تلاش کرتے ہیں پر نیکی راستبازی سے ہے نہ ناراستی میں سے (قید میں چھوڑ گیا) معلوم نہیں ہے کہ اُس دن سے کہ لوسیاس نے پولوس کو بھیجا آج کے دن تک کہ فیلکس جاتا ہے رسول زنجیروں سے باندھا تھا یا نہیں ٹھیک معلوم نہیں ہے پر خیال چاہتا ہے

جواب سادگی کے ساتھہ دیا کچھہ جوش میں آکے نہیں دیا۔ جوش ثابت کرتاہی دروغ کو سادگی سے سچائی ظاہر ہو اس پر فکر کرو

(۹) پر فسطس نے یہہ چاہکے کہ یہودیوں کو اپنا ممنون کرے پولوس کو جواب دیکے کہا کیا تو چاہتا ہی کہ یروشلم کو جائے اور وہاں میرے آگے ان باتوں کی بابت تیرا انصاف ہو

(ممنون کرے) پولوس کا حق تھا کہ اس وقت فسطس اُسے چھوڑ دیتا مگر اُس نے یہودیوں کو ممنون کرنا چاہا اور یہہ دلیر اسیر اب تک رہا مگر یہہ بھی خداوند سے ہوا کہ اُسکا کلام پورا ہوا (۲۳-۱۱) (ف) شاید وہ جانتا تھا کہ پولوس یروشلم میں جانے سے انکار کریگا تب میں یہودیوں سے کہونگا کہ میں تو اُسے وہاں لانا چاہتا تھا لیکن اُسنے منظور نہ کیا تب مجھہ پر ملامت اُن کی نہ رہیگی

(۱۰) تب پولوس نے کہا میں قیصر کے تخت عدالت کے آگے کھڑا ہوں چاہئے کہ یہیں میرا انصاف ہو یہودیوں کا میں نے کچھہ قصور نہیں کیا چنانچہ تو بھی خوب جانتا ہی

اب پولوس جانگیا کہ فسطس مجھے سانہڈرم کے سپرد کریگا اور وہ میرے قتل کے فکر میں ہیں بہتر ہی کہ میں روم میں جاؤں شاید خدا مجھے اسطرح روم میں لیجانا چاہتا ہی اسلئے کہا (میں قیصر کے تخت عدالت کے آگے کھڑا ہوں) پس اب مجھے کچھہ ضرور نہیں ہی کہ سانہڈرم کے تخت عدالت کے آگے جاؤں شہنشاہ کے تخت عدالت کے سامہنے کھڑا ہوں (ف) دیکھو وہ عیسائی جو کہتے ہیں کہ ملکی کچہری میں نالش کرنا روا نہیں وہ بیجا بولتے ہیں پولوس دنیاوی کچہری کی طرف دیکھتا ہی اپنے حق کے لئے کیونکہ دنیاوی حکومت بھی خدا سے ہی (رومی ۱۳-۱) پولوس اشارہ کرتا ہی کہ میں رومی حق کا آدمی ہوں اور قیصر کے تخت کے سامہنے ہوں پس اسی جگہ میرا انصاف ہونا چاہئے اب فسطس نہیں بھیج سکتا

(۱۱) پس اگر قصوروار ہوں یا کچھہ قتل کے لایق کیا تو مارے جانے سے انکار نہیں کرتا پر جو اُن باتوں کی جن کی وے مجھہ پر نالش کرتے ہیں کچھہ اصل نہیں تو کوئی مجھکو اُنکے حوالہ نہیں کر سکتا میں قیصر کی دہائی دیتا ہوں

یہہ ہر رومی کا حق تھا کہ جان کے لئے مقدمہ میں قانوناً قیصر کے پاس اپیل کرے اب پولوس کچھہ نہیں کر سکتا جان کے پیچھے پڑے ہیں تب اُسنے اپنے رومی حق کو تھام لیا کہ میں وہاں اپیل کرونگا اب فسطس کی بھی طاقت نہیں ہی کہ

اُسے یہودیوں کے حوالے کرے یا آپ اب مقدمہ کرے کیونکہ جو کوئی قیصر کی دھائی دیتا ہے قیصر کے حضور بھیجا جاتا ہے اگر نہ بھیجیں اور مار ڈالیں تو اُسکے لواحق قیصر کے سامنے یہہ بات پیش کر کے حاکم پر آفت لاویں (ف) یوں خدا نے پولوس کو روم میں بلایا

۱۲ (۱۲) تب فسطس نے صلاح کاروں سے مصلحت کر کے جواب دیا کہ تو نے قیصر کی دھائی دی قیصر ہی کے پاس جائیگا

لوگ جانتے ہیں کہ ہم یہہ کچھہ کرتے ہیں مگر کرنیوالا خدا ہے ہاں وہ بدی نہیں کرتا اور لوگوں کی نیت پر اُنہیں سزا دیتا ہے یا جزا پر باطن میں کوئی اور ہے جو تصرف کر رہا ہے اور گہری نظر اُسے خوب دیکھتی ہے اور یہہ ایک بڑا ثبوت عقلی ہے خدا کی ہستی پر اور کہ سب کچھہ حکمت کے ساتھہ ہے اور اس سارے کارخانہ جہان کا کچھہ انجام نکلنے والا ہے اور ضرور وہی انجام ہے جو بیبل دکھلاتی ہے جو لوگ اِس سے ناواقف ہیں بڑی غلطی اور تاریکی میں ہیں بلکہ نہ بچینگے ناظرین سطور بالا میں بہت غور کریں کہ یہہ معرفت الٰہی کا مغز ہے

۱۳ (۱۳) اور کچھہ دن بیتے اگرپا بادشاہ اور برنیکی قیصریہ میں آئے کہ فسطس کو سلام کریں

(اگرپا بادشاہ) یہہ پڑپوتا تھا ہیرودیس کلاں کا کیونکہ ہیرودیس کلاں کے بیٹے ارسٹوبلس کا بیٹا تھا ہیرودیس اگرپا اول جو کیڑوں سے کھایا گیا اُسکا بیٹا ہے یہہ اگرپا بادشاہ اُسی کی بہن تھی دروسلا جو فیلکس کی رنڈی تھی جسکا ذکر ہو چکا جب اُسکا باپ مر گیا تو یہہ روم میں (۱۷ برس) کا تھا قلادیوس قیصر نے جانا کہ اس عمر میں بادشاہت کے لائق نہیں ہے اِسلئے دوسرا حاکم اُسکے باپ کی جگہ بھیجدیا تھا بعد اُسکے ۴۸ء میں جب اُسکا چچا ہیرودیس بھی مر گیا تب قلادیوس نے اِسے کلکس کا بادشاہ بنایا اور اس کے ساتھہ ہیکل کا انتظام بھی مقرر کیا اور سردار کاہنوں کی تقرری کا حق بھی دیا اور ہیکل کا خزانہ بھی سونپا اُسکے بعد بعض اور علاقہ بھی دیئے تھے مثلاً بطانیہ الطوریہ ترکونیس ابیلینی جلیل پیریا یہہ شخص ۱۰۰ء میں بعد سلطنت (۵۱) برس کے مرا ہے۔ برنیکی اس کی بہن تھی اور اس کی شادی ہوئی تھی اپنے چچا ہیرودیس شاہ کلکس سے پھر یہہ اسی اپنے بھائی کے گھر میں رہتی تھی اور سب لوگ کہتے ہیں کہ اِس بھائی سے حرام کرتی تھی بھائی کی رنڈی تھی چنانچہ یہہ بات کتاب (جوبنیل) میں لکھی ہے۔ یہہ شخص یہودیوں کا پچھلا بادشاہ تھا اور یروشلم کی تباہی اس نے دیکھی تھی اس کی عمر (۷۳) برس کی ہوئی تھی اور اسکی بہن برنیکی کی بدمعاشی بہت مشہور ہے پہلے وہ اپنے چچا کی جورو ہوئی پھر اپنے اس بھائی کی کسبی بنی پھر پولیمو کلکیہ کے بادشاہ کی جورو ہوئی پھر قیصر وسپاسین پدر طیطس غارت کنندہ یروشلم کے پاس رہی۔ اُسکے بعد طیطس غارت کنندہ کی رنڈی رہی اور طیطس کا ارادہ تھا کہ اُسے ملکہ بنا وے لیکن رومیوں کے دباؤ سے نہ بنا سکا طاطس و ستونیس مورخ

انکا ذکر لکھتے ہیں (ف) دیکھو ہیرودیس کلاں کے خاندان پر کیسی لعنت تھی اگر مرد کا ذکر سنتے ہیں تو نفرت آتی ہی اور عورتوں کا ذکر سنتے ہیں تو نفرت کی بات سنتے ہیں اس خاندان نے بدمعاشی پر کمر باندھی تھی خون اور بدمعاشی کو اپنے ورثہ میں لیا تھا خدا کو چھوڑ دیا تھا (ف) اس کی بہن دروسلا فیلکس کی کسبی تو پولوس سے کلام الٰہی کی باتیں سن گئی اب خدا تعالیٰ ان دو بدکاروں یعنے اگرپا اور برنیقی کو انجیل سناتا ہی خدا تعالیٰ بڑے بڑے بدکاروں اور شریروں کے پاس بھی انجیل بھیج دیتا ہی اور یہہ رحم کے سبب سے ہی کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ کوئی گنہگار ہلاک ہو مگر جب گنہگار اُسے قبول نکرے تو خودکش ہو کے اپنے گناہوں میں مرتا ہی فضل کا وقت نکلجاتا ہی بھائیو جب انجیل تمہارے پاس آوے جانو کہ خدا نے رحم کرکے تمہارے بچاؤ کے لئے آخری ہدایت بھیجی ہی فروتنی سے اُسے قبول کرلو اور اپنی حالت سابقہ کو چھوڑ دو تمہارے گناہ اگرچہ تہ بہ تہہ ہوں وہ سب مٹائے جاوینگے تم پاک ہو کے فرشتوں کی مانند بن جاؤگے بشرطیکہ انجیل کو قبول کرلو اور آپ کو مسیح کے سپرد کرو کہ وہ گنہگاروں کے لئے آیا ہی تاکہ انہیں بچاوے (ف) لکھا ہی کہ سلام کرنے کو آئے تھے اِسکا مطلب ہی کہ نئی حکومت پر مبارکبادی دینے کو آئے تھے

۱۴ (۱۴) اور جب کچھ دن وہاں رہے فسطس نے پولوس کا حال بادشاہ کے پیش کیا اور کہا ایک شخص ہی جسے فیلکس قید میں چھوڑ گیا

خدا کا مطلب ہی کہ اگرپا اور برنیقی انجیل کی باتیں سُنیں مگر سبب اُٹھا ہی فسطس کی طرف سے کہ وہ پولوس کا حال بادشاہ کے سامھنے پیش کرتا ہی۔ اِسلئے بھی کہ ہیکل کا انتظام بادشاہ کے سپرد تھا گویا وہ یہودیوں کا دینی معاملہ میں افسر تھا

۱۵ (۱۵) اُسپر جب میں یروشلم میں تھا سردار کاہنوں اور یہودیوں کے بزرگوں نے نالش کی اور اُسکی سزا چاہی

(سزا چاہی) مہربانی کے طور پر نہ انصاف کے طور پر اور اسی لئے فسطس نے قبول نہ کیا

۱۶ (۱۶) اُنہیں میں نے جواب دیا کہ رومیوں کا دستور نہیں ہی کہ کسی آدمی کو ہلاکت کے لئے حوالہ کریں جب تک کہ مدعا علیہ اپنے مدعیوں کے روبرو نہو اور دعوی کا جواب نہ دینے پاوے

دیکھو یہہ ملامت ہی غیر قوم بت پرست کی طرف سے سردار کاہنوں اور بزرگوں کے لئے کہ وہ لوگ مہربانی کے طور پر

پولوس کو قتل کے لئے مانگتے تھے اور اُسنے نہیں دیا اب یہاں خلوت میں ایک بادشاہ کے سامہنے اُن کی حقارت کرکے کہتا ہی کہ وہ ایسا چاہتے تھے (ف) یاد رکھو کہ افسروں سے اور حاکموں سے ہرگز بیضابطہ درخوست نہ کیا کرو اور بے انصافی کے لئے سفارش ہرگز نہ لیجایا کرو دیکھو اُن لوگوں کی نظروں میں یہودی سردار کاہنوں کی بے رحمی اور بے انصافی کیسی ظاہر ہوئی ہوگی جُبّے پہن کر بزرگ شکل رکھنے سے کیا فایدہ ہی جب دل میں سے ایسی خواہشیں نکلتی ہیں جو ساری بزرگی کے دابرے کو جلاتی ہیں (ف) دیکھو بت پرست آدمی نے نہایت اچھا جواب دیا کہ رومیوں کا یہہ دستور نہیں کہ ظلم کریں افسوس افسوس خدا کے لوگوں کا یہہ دستور ہی اور بت پرستوں کا یہہ دستور نہیں ہی تب الہی جلال کہاں ہی دینداروں میں یا بددینوں میں ذرا سوچو (ف) رومیوں کا یہہ دستور جو فسطس نے سُنایا کیا اچھا دستور ہی چاہئیے کہ سونے کے ورقوں پر لکھہ کر ہر کچہری کے دروازہ پر لٹکایا جاوے اور چاہئیے کہ یہودی اسکو خوب پڑھیں

۱۷ (۱۷) سو جب وے یہاں باہم ہوئے میں نے کچھہ دیر نہ کی بلکہ دوسرے دن تخت پر بیٹھہ کے حکم دیا کہ اُس مرد کو لاؤ

حقیقت میں اسنے کچھہ دیر نہیں کی فیلکس نے کتنی دیر کی کہ دو برس قید میں رکھا اور بے پرواہ رہا اگرچہ ایک بندۂ خدا دُکھہ میں مبتلا ہی یا اُسے چھوڑدو یا مار ڈالو یہہ کیسی آفت ہی کہ ناحق قید میں رکھنا ایسی سزا کو غیر واجب سزا کہنا چاہیئے (ف) اسوقت بھی کچہریوں میں لوگ پکڑے ہوئے آتے ہیں بعض تو بعد تحقیقات سزا پاوینگے اور بعض رہائی پاوینگے جن کو سزا ہوگی انصاف کی تاریخ سے سزا شمار ہوگی پھر وہ جو مہینوں انصاف سے پہلے قید رہے یہہ اُنپر ظلم ہی اور وہ جو رہائی پاوینگے اگر وہ بھی قید رہے انصاف کی انتظاری میں سو یہہ بھی غیر واجب تکلیف ہی پر اس قباحت کا بانی کون ہی وہ حاکم جو ایسے مقدمونکے انفصال میں دیری کرتا ہی فسطس نے ضرور چالاکی کی کہ فوراً مقدمہ پیش منگوایا اور ایک طرح کا فیصلہ بھی ہو گیا کہ روم کو جانا ہوگا

۱۸ (۱۸) پر جب اُس کے مدعی کھڑے ہوئے اُنہوں نے اُسکے حق میں ایسا کوئی سبب پیش نکیا جس کا مجھے خیال تھا

اُسے خیال تھا کہ وہ سلطنت کے برخلاف کچھہ فساد اُٹھاتا ہی اور یہہ خیال یہودیوں نے یروشلم میں اُسکے سر میں ڈالا ہوگا کہ وہ قیصر کا مخالف ہی پر مقدمہ کے وقت ان باتوں کا کچھہ ثبوت نہیں دیا جھوٹھہ بات نکلی

۱۹ (۱۹) بلکہ اپنے دین اور کسی یسوع کی بابت جو مرگیا جسے پولوس کہتا تھا کہ زندہ ہی اُس سے بحث کرتے تھے

یہہ مقدمہ تھا جس میں حاکم کو کچھہ دخل نہیں ہی (کسی یسوع کی بابت) دیکھو فسطس نے کیسی گستاخی سے یسوع مسیح خداوند کا نام لیا ہی اور نہیں جانتا کہ اُسکے سامہنے حاضر ہو کے جواب دینا ہوگا ہر گھٹنا اُس کے سامہنے جھکیگا دنیا اسلئے تحقیر کرتی ہی کہ اُسے نہیں جانتی پر جانینگے اور اچھی طرح جانینگے اور روئینگے اور اُسوقت کچھہ فایدہ نہ ہوگا یہی فسطس والی روح بہت امیروں میں جو نخوت میں ہیں پائی جاتی ہی پر خدا اس نخوت کو دور کریگا (ف) یہہ جو ایسی بے علمی یسوع کی بابت دکھلاتا ہی محض غلط ہی اُسنے تو بہت کچھہ سُنا تھا اور جانتا بھی تھا مگر یہہ ایک امیری فقرہ ہی جو بولتا ہی پر ہر بات جو مُنہہ سے نکلتی ہی اُس کا جواب دینا ہوگا (جو مرگیا) دیکھو بت پرست آدمی گواہی دیتا ہی کہ یسوع مرگیا اور یہودی بھی مانتے ہیں کہ یسوع مرگیا اور پولوس بھی مانتا ہی کہ یسوع مرگیا تھا مگر مسلمان آج تک نہیں مانتے کہ یسوع مرگیا وہ کہتے ہیں کہ کبھی نہیں مرا یہہ ایک جداہی خیال عرب سے نکلا ہی (پولوس کہتا ہی کہ زندہ ہی) پولوس اُس کے جی اُٹھنے پر گواہی دیتا تھا پس مسیح مصلوب کا جی اُٹھنا پولوس کی منادی کا خلاصہ تھا جسپر وہ تکرار کرتے تھے دیکھو یہہ وہی دین عیسائی ہی جسکی منادی پولوس کرتا تھا کوئی بات نئی انگریزوں کی نہیں ہی (ف) مسیح کا مرنا اور جی اُٹھنا اسی پر کلیسیا قایم ہی اور ساری الہی زندگی اور خدائی طاقت اور ساری امید حال اور استقبال کی اسی جی اُٹھے ہوئے یسوع مسیح سے لوگوں میں آتی ہی جو کوئی اس بات کو نہیں مانتا وہ ساری برکتوں سے خالی ہی اور ساری عمدہ باتیں اُس کی باطل اور لاحاصل ہیں

۲۰ (۲۰) جب میں اِسطرح کی تکرار سے تنگ میں پڑا تھا اُس سے پوچھا کیا تو یروشلم جانے کو راضی ہی کہ وہاں ان باتوں کا فیصلہ ہو

یعنے میں تو رومی حاکم ہوں قانونی باتوں کا فیصلہ کرتا ہوں یہودیوں کے دین کی بات کا فیصلہ کرنیوالا نہیں ہوں کیا تو یروشلم میں یہودیوں کے سامہنے جاکے فیصلہ کرالینا چاہتا ہی

۲۱ (۲۱) پر جب پولوس نے دھائی دی کہ جناب عالی ہی کی تحقیقات کے واسطے منظور نظر رہے میں نے حکم دیا کہ جب تک اُسے قیصر کے پاس نہ بھیجدوں اُس کی نگہبانی کریں

(جناب عالی) یہہ لقب شروع میں رومی مجلس سے اگسطس قیصر کو دیا گیا تھا اور اُس کے بعد سب قیصروں میں جاری رہا (قیصر کے پاس) یعنے نیرو قیصر کے پاس کیونکہ اُسوقت نیرو قیصر تھا

۲۲ (۲۲) تب اگرپا نے فسطس کو کہا میں بھی چاہتا ہوں کہ اُس آدمی کی سنوں وہ بولا کل تو اُسکی سُنیگا

اگرپا کو پولوس کے دیکھنے کا شوق تھا اور اُس کی باتیں سُننے کا کیونکہ اُسکی بابت کچھ سُنا ہوگا (ف) کچھ تعجب کی بات نہیں ہے کہ زناکار عورت اور مرد انجیل سُنا چاہتے ہیں آج تک بہت سے سردار اور امیر لوگ جو بدی میں مستغرق ہیں کبھی کبھی کشیشوں کو بلا کے مسیح کی باتیں سُنتے ہیں اگرچہ نیکی کا ارادہ نہیں رکھتے مگر واقفی کے لئے بعضے سُنتے ہیں اور بعضے یوں ہی دو گھڑی دل لگی کے لئے پر بعضے ہیں جو اپنی جان بچانے کے لئے سُنتے ہیں بہرحال جو کوئی سُننا چاہتا ہے چاہیئے کہ اُسے خوب سُناویں (ف) اگرپا جو سُننا چاہتا ہے اِسکا سبب یہہ بھی ہے کہ دین یہودی سے خوب واقف تھا اور اس نئے فرقہ کی بابت بھی بہت کچھ سُنا تھا جیسے پولوس نے خود کہا (۲۶-۲ و ۳ و ۲۶)

۲۳ (۲۳) پس دوسرے دن جب اگرپا اور برنیقی بڑی شان و شوکت سے سرداروں اور شہر کے رئیسوں کے ساتھ دیوان خانہ میں داخل ہوئے اور وے فسطس کے حکم سے پولوس کو لائے

(بڑی شان و شوکت سے) بادشاہی لباس پہنکے اور کرو فر سے اردلی کے ساتھ آئے (ف) اندھی اور بے پرواہ دنیا کو دیکھو کہ یہہ دو تو جورو خصم اور بہن بھائی ہیں اور بڑی شان شوکت اُسی شہر میں دکھلاتے ہیں جہاں انکا باپ غضب الٰہی سے کیڑے پڑکے مرگیا تھا (سردار) بھی ساتھ تھے یعنے فوج کے سردار یوسیفس کہتا ہے کہ پانچ پلٹنیں پانچ ہزار آدمیوں کی قیصریا کی چھاونی میں رہتی تھیں اُنہیں کے سردار ساتھ ہونگے (ف) یہہ جلسہ امیروں کا تھا ایسی مجلس میں آج تک پولوس نے منادی نہیں کی تھی اب وہ پیشگوئی پوری ہوتی ہے جو (۹-۱۵) میں ہے اور پھر روم میں اُس سے بھی زیادہ پوری ہوئی (۲۷-۲۴ و ۲ تمطاؤس ۴-۱۶ و ۱۷)

۲۴ (۲۴) تب فسطس نے کہا اے اگرپا بادشاہ اور سب مردو جو ہمارے ساتھ حاضر ہو تم اسکو دیکھتے ہو جس کی بابت یہودیوں کی ساری گروہ یروشلم میں اور یہاں میرے پیچھے پڑی اور چلاتی ہے کہ اُسکا آگے کو جیتا رہنا واجب نہیں

اسی طرح مسیح کے حق میں کہا گیا تھا کہ اس مرد کو دیکھو یوحنا (۱۹-۵) وغیرہ (ف) یہودی چلاتے ہیں کہ جیتا نہ رہے دنیا سے چلا جاوے خدا ابھی جیتا رہنے دیتا ہی اگر خدا ہماری حفاظت نکرے تو دنیا کے لوگ ہمیں زمین پر ہرگز رہنے نہ دیں (ف) بد آدمی نیک آدمی کو دیکھہ نہیں سکتے اور جب دنیا میں خوب بھرپور ہو کے مغروری سے مالامال ہوتے ہیں تو یہہ بھی نہیں چاہتے کہ خدا بھی کہیں رہے کہتے ہیں کہ اُسکا بھی انکار کر کے اُسے بھی نیستی کے پردہ میں چھپاؤ تاکہ اُسکا خوف نرہے اور خوب دل کھولکر جو چاہیں سو کریں پر وقت آویگا کہ جب ٹیلوں سے کہینگے کہ ہمیں چھپاؤ ہم نرہیں

۲۵ (۲۵) پھر جب میں نے دریافت کیا کہ کچھہ قتل کے لایق نہیں کیا اور اُس نے آپ جناب عالی کی دھائی دی تو میں نے ٹھانا کہ اُسے بھیجدوں

دیکھو ہر حاکم اتنی بڑی مجلس میں بھی اُسے بیقصور بتلاتا ہی پولوس کی عزت ہوتی ہی مخالف نسے (۲۳-۲۹ و ۲۶-۳۱)

۲۶ (۲۶) اور مجھے اُس کے حق میں کسی بات کا یقین نہیں کہ اپنے خداوند کو لکھوں اسواسطے میں نے اُسے تمہارے آگے اور خاص کر تیرے حضور اے اگرپا بادشاہ حاضر کیا ہی تاکہ تحقیقات کے بعد کچھہ لکھہ سکوں

(کسی بات کا یقین نہیں) یہہ زیادہ صاف ہی کہ وہ بالکل بے قصور ہو کے دکھہ میں تھا ذرا بھی کچھہ الزام اُسپر نہ تھا مگر محض عداوت سے ستاتے تھے (اپنے خداوند کو) یعنے نیرو بادشاہ کو (ف) جہاں خداوند کا ذکر آتا ہی وہاں غلامی اور بندہ ہونیکا خیال آتا ہی اسلئے اگسطس اور طبریوس قیصروں نے ایسی بات کے بولنے سے منع کیا تھا مگر اسوقت میں کہ یہہ مقدمہ ہو رہا ہی ایسا لقب قیصروں کا ہو گیا کہ اُنہیں خداوند کہتے ہیں کیونکہ رومیوں میں بھی غلامی کی روح آگئی تھی وہ جو اپنے بادشاہوں اور حاکموں کو خداوند کہتے ہیں صاف اقرار کرتے ہیں کہ غلام اور بندہ ہیں (ف) شروع میں جب انگریزی سلطنت ہندوستان میں آئی تو یہہ عام محاورہ ہو گیا تھا کہ ہر کوئی آدمی یہاں تک کہ بڑے بڑے لوگ بھی اس ملک کے برابر ہر انگریز کو خداوند خداوند کہتے تھے اور عرضیوں میں برابر یہی الفاظ لکھنے کا ایک عام محاورہ ہو گیا تھا اور ہاتھہ باندھ کے بولتے تھے کہ خداوند کیا فرماتے ہیں مگر آہستہ آہستہ یہہ گندی عادت نکلی ہی شاید تعلیم کی تاثیر سے اور علوم کی روشنی سے معلوم ہوا ہی کہ سب آزاد ہیں کوئی غلام نہیں ہی اب بھی گنوار لوگ دیہات سے آتے ہیں اور کبھی کبھی خداوند بولتے ہیں مگر لوگ بتلا دیتے ہیں کہ پھر ایسا نہ بولو

(۲۷) کیونکہ قیدی کو بھیجنا اور نالشیں بھی جو اُسپر ہیں نہ بتانا مجھے نامناسب معلوم ہوتا ہے

اسلئے چاہتا ہوں کہ تم لوگ بھی اُسکی سنو تاکہ کچھ لکھ کے بھیجا جاوے خاصکر اگرپا جو یہود کا بادشاہ ہے راے دیوے

چھبیسواں باب

(۱) تب اگرپا نے پولوس کو کہا تجھے اپنا عذر کرنے کی اجازت ہے تب پولوس ہاتھ پھیلا کے اپنا عذر یوں بیان کرنے لگا

اب پولوس اپنا عذر کرتا ہے اگرپا کے آگے اور وہی باتیں سناتا ہے جو (۲۲ باب میں) سنائیں تھیں عیسائی ہونے کے طریقہ کا زیادہ ذکر کرتا ہے اور اپنے عہدۂ رسالت پر سند پیش کرتا ہے اور سرداروں و بادشاہوں کے آگے گواہی دیتا ہے خدا نے اُسے ایسا منہہ بولنے کو دیا ہے کہ کوئی اُس کی مخالفت نہیں کرسکتا (متی ۱۰-۱۹ و ۲۰) (ف) اس بیان میں پولوس بیان سابق کی نسبت زیادہ توضیح کرتا ہے کہ سامعین کو فایدہ ہو
(تجھے اپنا عذر کرنے کی اجازت ہے) تو بھی وہ اپنے لئے نہیں بولتا مگر مسیح کے جلال کے لئے بولتا ہے ایسے معاملات پر مسیح کے خادم اور جھوٹھے معلمان کا فرق ظاہر ہو جاتا ہے کہ اہل دنیا اپنے لئے پر اہل اللہ خدا کے لئے بولتے ہیں (ہاتھ پھیلا کے) یعنے وہ ہاتھ جسمیں زنجیر نہ تھی مگر دوسرا ہاتھ جسمیں زنجیر تھی اُسے نہیں اُٹھایا

(۲) کہ اے بادشاہ اگرپا اُن سب باتوں کی بابت جنکا یہودی مجھہ پر دعویٰ کرتے ہیں آج تیرے سامہنے عذر کرنا اپنی سعادت جانتا ہوں

(سعادت جانتا ہوں) یعنے بہت خوش ہوں نہ اِس لئے کہ بادشاہ کے سامہنے بولتا ہوں اور نہ اِس لئے کہ بادشاہ اُس کی حمایت کرکے اُس کے دشمنوں سے اُس کا انتقام لیگا مگر اسلئے کہ تو یہودی مذہب سے واقف ہے اور ان باتوں کو خوب سمجھہ سکتا ہے اور جو وعدے خدا نے آبا و اجداد سے کئے تھے اُن کی تکمیل کا بیان سمجھنے کے لایق بادشاہ ہے

(۳) خاص اِسلئے کہ تو یہودیوں کی سب رسموں اور مسئلوں سے واقف ہے اِس سبب میں تیری منت کرتا ہوں کہ تحمل سے میری سُن

اگرپا کا باپ بھی شریعت کا غیر تمند تھا اور یہہ خود بھی ہیکل کا منتظم اور سردار کاہنوں کا مقرر کرنیوالا اور شریعت سے واقف آدمی تھا اگرچہ گناہ میں پھنسا ہوا تھا تو بھی اہل تھا ان باتوں کی سمجھ کے لئے

(۴) پس میری چال کو جوانی سے کہ کسطرح شروع سے اپنی قوم کے درمیان یروشلم میں نباہتا رہا یہہ سب یہودی جانتے ہیں

(جوانی سے) یعنے سن بلوغت سے مناسب طور رہا

(۵) سو وے مجھے شروع سے جانتے اگر چاہیں تو میرے گواہ ہو سکتے ہیں کہ میں فریسی ہو کے اپنے لوگوں کے مذہب کے سبب سے پرہیزگار فرقے کے موافق زندگی کاٹتا تھا

(اگر چاہیں تو گواہ ہو سکتے ہیں) یعنے اگر اُن کی مرضی ہو تو ایمانداری سے گواہی دیں کہ میں کس چال چلن کا اور کس عقیدہ کا شخص اُن میں تھا

(۶) اور اب اُس وعدے کی امید کے سبب جو خدا نے ہمارے باپ دادوں سے کیا تھا مجرم کھڑا ہوں

(وعدے کی امید) مسیح کے حق میں پولوس کا بھاری عقیدہ یہہ تھا کہ بنی اِسرائیل کی امید ہے (۱۳-۳۲ و ۲۸-۱۰) یہہ وعدہ پورا ہوا یسوع ناصری میں جو مُردوں میں سے جی اُٹھا اور خدا کے دہنے جا بیٹھا (ف) یہودیوں کی قیامت یہہ ہے کہ آئندہ زمانہ میں مُردے جی اُٹھینگے (خروج ۳-۶ و متی ۲۲-۳۱ سے ۳۲ مرقس ۱۲-۲۵ و ۲۶ لوقا ۲۰-۳۷ و اعمال ۲۳-۹ و دانیال ۱۲-۲ و عبرانی ۱۱-۳۵ و ۳۹)

(۷) جسکی ہمارے بارہ فرقے دل و جان سے رات دن بندگی کر کے امیدوار ہیں کہ اُسکو پہونچیں اسی امید کے سبب اے بادشاہ اگرپا یہودی مجھ پر فریاد کرتے ہیں

(بارہ فرقے) یعقوب ۱-۱ (دل وجان سے) یعنے بڑی انتظاری سے جیسے (۱۲-۵) میں کلیسیا دل وجان سے دعا کرتی تھی (بندگی کرکے) یعنے شریعت کے موافق بندگی کرتے ہیں (۱۳-۲) اس میں کیا شک ہی کہ یہودی لوگ اگرچہ پراگندہ بھی ہوئے مگر اُسی آبائی وعدہ کی امید میں ہمیشہ خدا کو یاد رکھا اور اُسکی بندگی کی بلکہ یہہ قوم اُسی وعدہ کی امید پر نظر کرکے آج تک دنیا میں قایم رہی ہی اب تک آنیوالے مسیح کی امیدواری وہ کرتے ہیں جو موہوم بات ہی کہ کوئی اور آویگا ہاں آویگا مگر وہی یسوع مسیح آویگا (ف) پولوس یہہ دکھلاتا ہی کہ امید میں سب یہودی اور میں برابر متفق ہیں مگر فرق یہہ ہی کہ میری امید یسوع مسیح میں پوری ہوگئی ہی اور یہودیوں کی امید اب تک انتظاری میں ہی (یہودی مجھہ پر فریاد کرتے ہیں) جو اُنکا بھائی ہوں اور ایک ہی امید میں شریک ہوں مجھہ پر نالش کرنا تعجب کی بات ہی میں وہی ہوں اور اُنہیں کی مانند مسیح یسوع کا دشمن بھی تھا پر جب مسیح مجھے ملگیا تو میں عیسائی ہوگیا یہہ اُسے مردہ بتلاتے ہیں میں نے اُسے زندہ دیکھا وہ مجھہ سے بولا اور مجھے حکم دیا اور کام پر بھیجا اور رسول بنایا تب میں آرام اور دنیاوی عزت چھوڑکر اُسکے لئے جان پر کھیل گیا تاکہ اُسے پاؤں جیسے میں نے پہلے کہو یا اب ای بادشاہ تیرے لئے کچھہ ہی تاکہ تو اپنے خداوند کو لکھے (۲۵-۲۶ و ۲۷)

(۸) کیا یہہ تمہارے نزدیک غیر معتبر ہی کہ خدا مردوں کو جلاتا ہی ۸

یہہ عقیدہ تو عقلاً و نقلاً معتبر ہی پر میں نے اُسے زندہ دیکھا اور ناممکن ہی کہ کوئی اُس کے جی اُٹھنے کی بے نہایت دلیلوں پر شک ڈالے پس جب کہ وہ جی اُٹھا ہی تو ضرور ثابت ہی کہ وہ اپنے دعوے میں سچا تھا اسلئے وہ ضرور خدا کا بیٹا ہی

(۹) ہاں میں نے بھی سمجھا کہ یسوع ناصری کے نام کی بہت برخلافی کرنی مجھہ پر واجب ہی ۹

اب وہ اپنا عیسائی ہونا تیسری بار سناتا ہی وہ بار بار یاد کرتا ہی اُس فضل کے وقت کو جو اُسپر آیا تھا اور اس سے وہ خدا کی محبت اور طاقت کو اپنی نسبت یاد کرتا ہی اور اپنے پورانے گناہ کی حالت کو یاد کرکے افسوس کرتا ہی اور جہان کے لئے نمونہ بنجاتا ہی پس بھائیو خدا کا فضل جو تم پر ہوا ہی اُسے مت بھولو اور بار بار سنانے سے مت شرماؤ

(۱۰) سو بھی میں نے یروشلم میں کیا اور سردار کاہنوں سے اختیار پاکے بہت سے مقدسوں کو قید خانہ میں بند کیا اور جب قتل کئے جاتے تھے میں حامی بھرتا تھا ۱۰

اُن کی چال بھی چل چکا بلکہ اُنسے بڑھکر مخالفت کی (اختیار پاکے) یعنے سند لے کے نکلا کہ عیسائیوں کو ستاؤں اور یہودیوں کو سند دکھلا کے مدد لوں

۱۱ (۱۱) اور ہر عبادت خانہ میں اکثر اُنہیں سزا دلا کے زبردستی اُنسے کفر کہواتا اور اُنپر نہایت جنون کر کے غیر شہروں تک ستاتا تھا

(عبادت خانوں) میں ستایا موجب پیشگوئی مسیح کے (مرقس ۱۳-۹) اور اُن سے (کفر کہوایا) یعنے زور و زبردستی سے کفر کہوایا کرتا تھا جیسے زبردستی ختنہ بھی یہودی کرواتے تھے (گلاتی ۶-۱۲) اسوقت بھی ملا لوگ زبردستی کر کے چاہتے ہیں کہ لوگ کفر بکیں وہ کہتے ہیں کہو مسیح خداوند نہیں ہے تثلیث مبارک غلط ہے کفارہ باطل ہے اس سے زیادہ اور کفر کیا ہوگا

۱۲ (۱۲) اِس حال میں جب سردار کاہنوں سے اختیار اور اجازت پاکے دمشق کو بھی جاتا تھا

(اس حال میں) یعنے مسیح ظاہر ہوا جب عین مخالفت کی راہ میں چلا جاتا تھا ہمارے خداوند یسوع مسیح کا پیار دیکھو کہ وہ ایسی حالت میں بھی ہدایت کے لئے ظاہر ہوا پس کہاں تک اُس سے گنہگاروں کو امید رکھنا چاہئے

۱۳ (۱۳) دو پہر کو اے بادشاہ میں نے راہ میں دیکھا کہ آسمان سے ایک نور سورج سے براق میرے اور میرے ساتھیوں کے گرد چمکتا ہے

جبکہ مسیح کے ظہور کا جلال ایسا اُسوقت ہوا اور ایسی تاثیرات اُس سے ہوئیں تو کیا ہوگا جب وہ اپنے شاہانہ شوکت کے ساتھ تمام زندوں اور مردوں کی عدالت کے لئے آویگا

۱۴ (۱۴) اور جب ہم سب زمین پر گر پڑے میں نے آواز سُنی جو مجھ سے بولتی اور عبرانی زبان میں کہتی تھی کہ اے ساؤل ساؤل تو مجھے کیوں ستاتا ہے پینے کی کیل پر لات مارنا تیرے لئے مشکل ہے

(مجھے) اس لفظ میں کچھ فکر ہے مجھے کہ میں سب کا خداوند ہوں اور تیرا بھی بادشاہ ہوں مجھے جو کلیسیا کا سر ہوں (ستاتا ہے) کیونکہ انکا ستانا میرا ستانا ہے میں اُن میں ہوں وہ مجھ میں ہیں (کیل پر لات مارنا) مشکل ہے کیونکہ جو لوگ اُسکو لات مارتے ہیں وہ آخر کو اسی کیل سے مارے جائینگے اور اُن کے لئے بڑی مشکل ہوگی

(۱۵) اور میں نے کہا اے خداوند تو کون ہے وہ بولا میں یسوع ہوں جسے تو ستاتا ہے

(یسوع ہوں) جسکو ناصری کہتے ہیں اور جسکی تحقیر کرتے ہیں اور تو بھی جسکا دشمن بنا ہے جسے مردہ خیال کرتے ہیں دیکھو میں جیتا ہوں اور جلال میں ہوں اور کلیسیا کے ساتھ ہوں (ف) بھائیو جب کسی عیسائی کو پامال کرتے ہو تو اُسکا سر جو آسمانیں ہے چلاتا ہے پس ان غریبوں کو حقیر نہ جاننا (تو ستاتا ہے) کیسی غلطی بتائی جاتی ہے وہ اپنے گمان میں یہودیوں کے ساتھ متفق ہوکے نیکی کرتا تھا پر خدا کو ستاتا تھا جو کچھہ کرتے ہو سوچ سمجھہ کے کرنا چاہئے (ف) پولوس پر بڑا رحم ہوا (۱ تمطاوس ۱-۱۶) تاکہ اُن کے لئے جو ہمیشہ کی زندگی کے واسطے مسیح پر ایمان لاوینگے نمونہ بنے

(۱۶) لیکن اُٹھہ اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کیونکہ میں اسلئے تجھہ پر ظاہر ہوا کہ تجھے اُن چیزوں کا خادم اور گواہ ٹھہراؤں جنہیں تو نے دیکھا اور جو میں تجھہ پر ظاہر کرونگا

(اُٹھہ اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہو) خداوند مارتا اور پھر زندہ کرتا ہے (۱ سموئیل ۲-۶ و زبور ۱۴۶-۸) پولوس کو گرا کیا گرے ہوئے کو اُٹھایا ایسا اُٹھایا کہ زندگی بھر اُس کے حضور میں اُسی کی قدرت سے اچھا کھڑا رہا کاشکے ہم بھی ایسے اُٹھائے جاویں (خادم اور گواہ) یعنے حواریوں کے برابر ایک رسول ہو اور گواہ بھی ہو اُن باتونکا گواہ جو تو نے دیکھیں اپنی آنکھہ سے حالت بیداری میں ونکے دوپہر کے وقت چلتے ہوئے کہ میں زندہ ہوں اور میں خداوند ہوں (ف) اسیواسطے لوقا پولوس کو دیکھنیوالا بتلاتا ہے (لوقا ۱-۲) اور اُنکا بھی گواہ ہو جو میں آئندہ وقت میں وقتاً فوقتاً تجھہ پر ظاہر کرونگا دیکھو (۱۸-۹ و ۱۰) اور (۲۲-۱۷ سے ۲۱ و ۲۳-۱۱ و ۲ قرنتی ۱۲ باب تمام و گلاتی ۱-۱۲)

(۱۷) اور میں تجھے بچاونگا اس قوم اور غیر قوموں سے جنکے پاس اب تجھے بھیجتا ہوں

(قوم) یعنے یہودیوں سے (قوموں) یعنے سب غیر قوموں سے بھی اگرچہ شروع میں پولوس نے یہودیوں کے ہاتھہ سے بہت دُکھہ اُٹھایا اور اب غیر قوموں کے ہاتھہ میں آگیا ہے تو بھی وہ وعدہ جو مسیح نے کیا تھا کہ میں تجھے بچاؤنگا تھامے ہے اور اسلئے دل میں آرام ہے اُسکے وعدہ پر تکیہ کرتا ہے

اگرچہ یہہ وعدہ اور یہہ حالت ہے تو بھی پولوس اپنے بچاؤ کے لئے سب کچھہ جو مناسب ہے کرتا ہے جو انسان کا واجب ہے

(اب تجھے بھیجتا ہوں) کیونکہ میں بھیجنیوالا ہوں سب سچے رسول میرے بھیجے ہوئے ہیں میں رسالت دہندہ ہوں کیونکہ خدا

ہوں میں جو ستایا جاتا ہوں تجھہ ستانیوالے کو رسول اللہ بناتا ہوں (ف) سب خادم دین مسیح کے بھیجے ہوئے ہیں اور اُن کی سند پر تثلیث کی مہر ہے وہ خدا کے لوگ کہلاتے ہیں پاکیزگی کے سبب سے جو خدا سے اُن میں آئی ہے چوکیدار کہلاتے ہیں کیونکہ غافلین کو جگاتے ہیں سپاہی کہلاتے ہیں اسلئے کہ دلیری سے اُس کے لئے جنگ روحانی کرتے ہیں مزدور کہلاتے ہیں اسلئے محنت کرتے ہیں نگہبان کہلاتے ہیں اسلئے کہ اُس کے احکام پر اور اُنکی تعمیل پر اُس کے بندوں میں اور اپنی ذات میں نگہبانی کرتے ہیں زمیندار کہلاتے ہیں کیونکہ کلام کی تخم ریزی کرتے ہیں مچھوے کہلاتے ہیں کیونکہ روحوں کا شکار خدا کے لئے کرتے ہیں دائی کہلاتے ہیں نرمی کے سبب سے والدین کہلاتے ہیں پیار کے سبب سے مختار کہلاتے ہیں وفاداری کے سبب سے (ف) سچے پادری وہ ہیں جو خدا سے مقرر ہوتے ہیں اُنکا تقرر خدا سے ہے آدمیوں کے تقرر سے کوئی مسیح کا گواہ نہیں بن سکتا مگر خدا کے تقرر سے ہوتا ہے (ف) دیکھو مسیح خداوند نہیں کہتا کہ میں تجھے بڑا آرام دنیا میں دونگا کہ تو بڑا دولتمند اور امیر آدمی اور بڑے عہدہ کا شخص رئیس اعظم یا کرسی نشین ہوگا بلکہ وعدہ یہہ ہے کہ دکھہ مصیبت اور شہادت اور ایذاکشی کرنا ہوگا یہہ وعدہ رسالت کے ساتھہ ہے پس اب جو لوگ پادری کے عہدہ پر اسلئے بھی آتے ہیں کہ بڑی تنخواہ اور بڑی عزت اور حکومت ملیگی یہہ سب آدمیوں سے ہے نہ حقیقی رسالت کے عہدے سے پس اس کام کا اجر ابدی میراث ہے جو خدا سے ملیگی اور جو کچھہ وہ ہمیں اپنی مہربانی سے دنیا میں بھی بخشتا ہے یہہ اُس کی عنایت ہے ورنہ ہم دکھہ کی خدمت کے لئے آتے ہیں

۱۸ (۱۸) کہ تو اُن کی آنکھیں کھولدے تاکہ اندھیرے سے اُجالے اور شیطان کے اختیار سے خدا کی طرف پھریں اور گناہوں کی معافی اور مقدسوں میں میراث پاویں اُس ایمان کے وسیلہ جو مجھہ پر ہے

(کھولدے) کیونکہ اُن کی آنکھیں بند ہیں تو کھولدے کلام سنا کے اور سمجھا کے دل کی آنکھیں کھولدے (پھریں) پھرنا جب ہوتا ہے کہ آنکھیں کھولیں اور وہ کچھہ دیکھیں تب آویں (معافی پاویں) گناہ سب بخشے جاویں (میراث پاویں) مقدسوں کے ساتھہ صالحین اور انبیا اور شہدا کے ساتھہ حصہ پاویں (اُس ایمان کے وسیلہ جو مجھہ پر ہے) دیکھو اسی بات کو اُسنے جب وہ دنیا میں تھا اپنے حق میں سُنایا تھا ذرا انکا لکے دیکھو (لوقا ۴-۱۸) کو اور (یسعیا ۶۱-۱) کو بھی

(اندھیرے اور شیطان کی طاقت سے نکلیں) اندھیرے میں یعنے ناواقفی میں شیطان کا زور بہت چلتا ہے پہلے اندھیرا دور ہووے کہ شیطانی طاقت گھٹے کہ اُس کی غلامی سے چھوٹیں (ف) شیطان اندھیرے کا حاکم کہلاتا ہے (افسی ۶-۱۲ و ۲ قرنتی ۴-۴) (ف) نجات یہہ ہے کہ تاریکی سے نکل کے روشنی میں آویں اور یہہ مسیحی ایمان سے ہوتا ہے

(ف) یہہ کام اگرچہ خدا کا ہی کہ تاریکی سے روشنی میں لاوے تو بھی خداوند اپنے بندوں کے وسیلہ سے اسکا بندوبست کرتا ہی (ف) اپنی حالت سے واقف اور خدا کی طرف متوجہ ہونے سے ہنیں بچتے ہیں مگر اُس ایمان سے جو مسیح پر ہی (ف) ایمان کا پہلا نتیجہ معافی ہی اور پچھلا کام مقدسوں میں میراث پانا ہی پر وہ ایمان جس سے یہہ برکت نکلتی ہی مسیحی ایمان ہی نہ ہر ایمان (ف) آنکھیں کھولنا سنا کر یہہ کام ہمارا ہی اور پھرنا خدا کی طرف یہہ کام اُنکا ہی جنکی آنکھیں کھولی گئی ہیں اور معافی اور میراث بخشنا یہہ کام خدا کا ہی جو ضرور بخشتا ہی اُنکو جو پھرتے ہیں

(۱۹) اِسلئے اَی بادشاہ اگرپا میں اُس آسمانی رویا کا نافرمان نہ ہوا ۱۹

(نافرمان) ہنوا کیونکہ ممکن ہی کہ آدمی فضل کا نافرمان بھی ہو جاوے اُسے خدا بلاوے اور وہ نہ جاوے کیونکہ آدمی مجبور ہنیں ہیں پر میں نے آسمانی رویا کی فرمانبرداری کی اور مناسب بھی تھا کہ ایسا کرتا اب اگر میں آسمانی رویا کا نافرمان ہوں تو یہودیوں کی بات مان لوں اور ابدی ہلاکت کو قبول کروں پر یہہ خطا ہی میں نے سب کچھہ مناسب کیا

(۲۰) بلکہ پہلے اُنہیں جو دمشق اور یروشلم اور سارے ملک یہودیہ میں ہیں اور غیر قوموں کو جتایا کہ توبہ کریں اور خدا کی طرف پھریں اور توبہ کے لایق عمل کریں ۲۰

(پہلے اُنہیں) یعنے پہلے اُنہیں مقامات میں کلام سنایا جہاں میں نے پہلے بڑی مخالفت عیسائی مذہب کی تھی (ف) چاہئے کہ جہاں ہم نے گناہ کیا پہلے وہاں سے نتایج گناہ کو دور کریں (ف) بغیر توبہ کے مسیح ہمارے لئے غیر مفید ہی اور بغیر مسیح کے حقیقی توبہ محال ہی (ف) گناہ کیا ہی خدا سے پھرنا اور توبہ کیا ہی گناہ سے پھرنا خدا کی طرف پس اپنا ایمان نیک اعمال سے ثابت کرنا چاہئے (یعقوب ۲-۱۸) (ف) جو کوئی کہتا ہی کہ میں گناہ سے آزردہ ہوں اور اُسے بُرا جانتا ہوں اور تو بھی گناہ میں رہتا ہی وہ فریب خوردہ آدمی ہی جو خدا سے ٹھٹھہ کرتا ہی (ف) رسول مقبول کی خدمت میں جو ایسا عمدہ پھل لگا اسکا ایک سبب یہہ بھی تھا کہ اُسنے فورًا خدا کے حکم کی تعمیل کی اور قوت پر قوت پاتا گیا وہ لوگ جو سستی کر کے دیری کرتے ہیں اُن کی طاقت جاتی رہتی ہی

(۲۱) اِنہیں باتوں کے سبب یہودیوں نے مجھے ہیکل میں پکڑ کے میرے قتل کا قصد کیا ۲۱

جو کوئی خدا کی خدمت وفاداری سے کرنا چاہتا ہی چاہئے کہ وہ شہید ہونے کو بھی طیار رہے دیکھو اسوقت پولوس نے کیسی منادی کی اُن حکام کے خوف سے کچھہ نہیں چھپایا بلکہ توبہ اور ایمان اور نئے پیدایش کا عمدہ وعظ کیا

۲۲ (۲۲) پر خدا سے مدد پاکے آج تک کھڑا اور چھوٹے بڑے پر گواہی دیتا اور اُن باتوں کے سوا کچھہ نہیں کہتا ہوں جنکے واقع ہونے کی خبر نبیوں اور موسیٰ نے بھی دی ہی

(خدا سے مدد پاکے) یعنے اُس غیبی طاقت سے قوت حاصل کر کے کھڑا ہوں جو خدا سے نکلتی ہی (آج تک کھڑا ہوں) یعنے اُس بات پر جو مسیح نے فرمائی قایم ہوں اور کسیکا مقدور نہیں ہی کہ میری خدمت روکے - وہ کہتا ہی کہ خدا تعالیٰ معجزہ کے طور پر میری حفاظت کر رہا ہی جب تک دنیا میں ہوں کرتا بھی رہیگا اگرچہ کسی قدر حیلے اور دغا سے میرے قتل کے منصوبے باندھیں تو بھی میں جیتا رہونگا جب تک میرا دورہ پورا ہووے تاکہ سب چھوٹے بڑوں پر مسیح خداوند کی گواہی دوں اور اور کچھہ نہیں بولتا مگر وہی باتیں بولتا ہوں جو نبیوں نے اور موسیٰ نے بھی بولیں ہیں کہ نجات یسوع مسیح خداوند سے ہی

۲۳ (۲۳) کہ مسیح دکھہ اُٹھاویگا اور مردوں کے جی اُٹھنے کا پہلا ہو کے اس قوم اور غیر قوموں کو نور دکھلاویگا

یعنے وہ بات جو نبیوں نے اور موسیٰ نے بتلائی ہی یہہ ہی جسمیں تین باتوں کا ذکر ہی اول آنکہ مسیح دکھہ اُٹھاویگا سو یسوع مسیح نے ضرور دکھہ اُٹھایا دویم مر کے جی اُٹھیگا سو یہہ بھی ہوا کہ سب کے سامہنے مر گیا اور جی اُٹھنے کا اُس کے سب گواہوں میں سے ایک گواہ میں خود ہوں کیونکہ مجھے ملا تھا سویم یہود کو اور غیر اقوام کو نور دکھلاویگا سو سبکو انجیل کی منادی ہوتی ہی اور ساری قوموں کے سامہنے یہہ روشنی چلی جاتی ہی (ف) مسیح یہہ تین کام کریگا کچھہ ذکر نہیں ہی کہ یہودیوں کو جسمانی بادشاہت دیگا یا نہیں مگر مسیح کے یہہ تین کام کلام سابق میں مذکور ہیں اور وہ یسوع مسیح میں کامل طور پر پائے جاتے ہیں اسلئے وہ مسیح برحق ہی (پہلا ہو کے) مسیح پہلا شخص ہی جو مردوں میں سے قیامت کا جی اُٹھنا اُٹھا ہی اور اس سے قبر کا رحم کھل گیا ہی اب سب اپنے وقت پر اُٹھینگے پہلا بچہ والدہ کے رحم کو کھولتا ہی مسیح نے قبر کے رحم کو کھولدیا - (اقرنتی ۱۵-۲۰ متی ۲۷-۵۳)

(ف) پولوس نے یہہ شاہانہ وعظ کیا مضامین بھی اُسکے شاہانہ ہیں اور بادشاہوں کے سامہنے کیا گیا تھا وہ کوشش نہیں کرتا کہ بے قصور پایا جاوے اور خلاصی حاصل کرے مگر اپنی رسالت کا ثبوت دیکر خدمت رسالت کو دلیرانہ طور پر

اداکرتا ہی وہ گناہ پرالزام دیتا ہی اور اُنکی تمیز کو لگاتا ہی اور اُنکے خیالات اور شکوک پر حملہ کرکے رد کرتا ہی گویا لڑائی کرتا ہوا عین دشمن کے گھر میں پہونچ جاتا ہی اور پوری شکست دیتا ہی

۲۴ (۲۴) جب وہ اپنا عذر یوں کرتا تھا فسطس نے بڑی آواز سے کہا اے پولوس تو دیوانہ ہی علم کی کثرت سے تو دیوانگی کو پہونچا

(دیوانہ ہی) پولوس کی یونانی زبان کی فصاحت دیکھکے اور یہودیوں کے نوشتوں کا علم (جو قیامت سے علاقہ رکھتا ہی) اُسکے منہہ سے سُنکر اور اور عجیب اشارات جو رومی آدمی کو سمجھنا مشکل تھا سنکر اُسنے کہا کہ دیوانہ ہی (ف ا) اکثر معلم دنیاوی اُسوقت بے ایمان تھے خدا کی ہستی کے منکر تھے اور فسطس نے اُن کی صحبت حاصل کی تھی اِسلئے ایسی سرگرمی دینی بات میں پولوس کی دیکھکے دیوانہ کہنے لگا (ف ۲) آج تک یہہ پرانا حماقت کا خیال سُننے میں آتا ہی کہ بہت علم سے آدمی دیوانہ ہوجاتا ہی علم تو روشنی بخشتا ہی نہ دیوانگی ہاں احمق لوگ جب علم کی باتوں کی گہرائی کو نہیں پہونچ سکتے ہیں تو کہتے ہیں کہ بہت علم نے دیوانہ کردیا ہی (ف ۳) لوگوں نے اور پیغمبروں کو بھی دیوانہ بتلایا ہی (۲ سلاطین ۹-۱۱) خداوند مسیح کو بھی دیوانہ کہا تھا (مرقس ۳-۲۱) (ف ۴) دنیا کا عجیب حال ہی ایک کہتا ہی نیک دوسرا کہتا ہی بد ایک کے سامہنے جو دانائی ہی دوسرے کے سامہنے وہی حماقت ہی جیسے سلیمان نے کہا ہی کہ ہم لوگ حماقت کے سبب نیک آدمی کی زندگی کو دیوانگی جانتے ہیں دنیا اُنہیں ہوشیار جانتی ہی جو شریر ہیں۔ جو حقیقت میں ہوشیار ہیں دنیا اُنہیں پاگل جانتی ہی (ف) جب پولوس دیوانہ تھا (۲۶-۱۱) اور خونریزی کرتا تھا تب اُسے دیندار بتلاتے تھے جب حقیقی دانائی کو پہونچا تو لوگوں نے اُسے دیوانہ کہا (ف ۵) جب واعظ اپنا علم دکھلانے کو اگر مگر ملا کے باتیں کرتا ہی تو اُس کی تعریف کرتے ہیں کہ بڑا دانا ہی پھر جب راستی کی باتیں سناتا ہی تو دیوانہ ہی اسی طرح کہا کہ حواری نشے میں ہیں (۲ باب) اور مسیح پر دیو بتلایا (یوحنا ۱۰-۲۰) (ف) تو بھی شکر ہی کہ پولوس کے علم کی کثرت پر تو گواہی دیتا ہی اور یہہ بھی بتلاتا ہی کہ اُسکے وعظ نے اُسے حیران کردیا تھا (ف) اگر یہہ باتیں جو اوپر لکھی ہیں دیوانگی کی ہیں اور وہ خیالات جو دنیا کے ہیں ہوشیاری کے ہیں تو اب ہر کوئی آپ انصاف سے کہہ سکتا ہی کہ اُس ہوشیاری سے خدا کی پناہ ہی اس دیوانگی کے پیچھے چلنا واجب ہی کیونکہ مغز ہی کا نام لوگوں نے دیوانگی رکھا ہی

۲۵ (۲۵) پر وہ بولا اے فسطس بہادر میں دیوانہ نہیں بلکہ سچائی اور ہوشیاری کی باتیں کہتا ہوں

پولوس کو ذرا بھی غصہ نہیں آیا اور کیسی سنجیدگی سے جواب دیا جس میں وقار اور ادب اور دانائی بھی رہی (میں دیوانہ نہیں) ہاں پہلے دیوانہ تھا جب نہ جانتا تھا (سچائی اور ہوشیاری) سے بولتا ہوں جب تک سچائی نہ آوے ہوشیاری آ نہیں سکتی مجھہ میں مسیح سے سچائی آئی ہی تب ہوشیار ہوں اگر دیوانہ بھی ہوں تو خدا کے لئے ہوں (۲ قرنتی ۵-۱۳) اور یہہ عین ہوشیاری ہی کہ خدا کے لئے سب کچھہ ہونا (ف) دیکھو جسے دیوانہ کہا تھا اُس کی باتیں آج تک موثر ہیں اور بڑی دانائی بخشتی ہیں پر جس نے دیوانہ بتلایا تھا وہ آج تک عبرت ہی سب اہل خرد کے سامھنے پس دیوانہ کون تھا تمیز بتلاویگی

۲۶ (۲۶) کہ بادشاہ جس کے سامھنے اب دلیر ہوکے بولتا ہوں یہہ جانتا ہی اور مجھے یقین ہی کہ اُن باتوں میں سے کوئی اُس پر چھپی نہیں کیونکہ یہہ ماجرا تو کونے میں نہیں ہوا

دیکھو آیت ۱ سے ۳ (کونے میں نہیں ہوا) یعنے میرا عیسائی ہونا اور مسیح کا مجھہ سے ملنا کونے میں نہیں ہوا مگر سٹرک پر دوپہر کے وقت اور لوگوں کے ساتھہ اور یہودیوں کے منصوبے البتہ کونے میں ہوئے ہیں کہ مجھے قتل کرنا چاہتے تھے (۲۳-۱۱ و ۲۵-۳)

۲۷ (۲۷) ای بادشاہ اگرپا کیا تو نبیوں پر یقین لاتا ہی میں جانتا ہوں کہ تو یقین لاتا ہی

(نبیوں پر یقین لاتا ہی) کیونکہ نبیوں کی کتابوں میں مسیح کی نسبت بہت پیشگوئیاں لکھی ہیں اور وہ سب اِس یسوع میں پوری ہوئی ہیں یہہ تو بادشاہ کو خوب معلوم ہی

۲۸ (۲۸) تب اگرپا نے پولوس کو کہا تھوڑے عرصہ میں تو مجھے مسیحی ہونے کو قایل کرتا ہی

اُسکی تمیز جھد گئی تھی کیونکہ وہ مسیحی واقعات سے اور پیشگوئیوں سے واقف تھا اور اب پولوس سے جو سُنا سب کچھہ دل میں قایم ہوگیا تب بولا کہ میں قریب ہی کہ مسیحی ہوجاؤں تو مجھے قایل کرتا ہی یعنے میں اُن باتوں سے قایل ہوچکا ہوں کہ کچھہ عرصہ میں تمہاری جماعت میں شامل ہوجاؤں (ف۱) مسیحی کہتا ہی یعنے ادب سے نام لیتا ہی نہ گستاخی سے نصرانی و کرانی وغیرہ بولتا ہی مگر ادب سے نام لیتا ہی اُس تاثیر کے سبب جو دل میں اثر کر گئی (ف۲) یہاں سے ظاہر ہی کہ جماعت ایمانداروں کے لئے اب یہہ لفظ مسیحی مشہور ہوگیا تھا جو انطاکیہ سے نکلا تھا یہہ لفظ کلام میں تین بار آیا ہی ایک تو یہاں دوسرے (۱۱-۲۶) میں تیسرے (۱ پطرس ۴-۱۶) میں (ف۳) کہتا ہی کہ نزدیک ہی یہہ لفظ بھی خطرناک ہی بہت ہیں جو جانتے ہیں کہ آسمان کی

بادشاہت میں داخل ہونا ہمارا نزدیک ہے گویا آسان سمجھتے ہیں نزدیک آنے سے کچھ فایدہ نہیں ہے مگر داخل ہونے سے
فایدہ ہے (ف) فسطس انجیل کی باتیں سنکے خوف کھا گیا اور دیوانہ بتلایا دور جا پڑا اگرپا نزدیک آگیا پر دونوں داخل ہوئے
آج کل ہزارہا ہزار ہندو مسلمان ہیں جو کہتے ہیں کہ نزدیک ہے کہ ہم عیسائی ہو جاوینگے مگر نہیں ہوتے اپنے گناہوں میں مرجاتے
ہیں ہاں اگر عیسائی کو دنیا چھوڑنے کی ضرورت نہ ہوتی تو تمام دنیا اب تک عیسائی ہو جاتی پر لکھا ہے کہ بہتیرے
اُس میں داخل ہو جائینگے اور اُنہیں مقدور نہ ہوگا (لوقا ۱۳-۲۴) (ف) بہت ہیں جو عین دروازہ پر آجاتے ہیں کہ
آسمان میں داخل ہوویں توبہ کے نزدیک آجاتے ہیں روشنی کے پاس آجاتے ہیں صلح اور ایمان کے قریب آجاتے
ہیں اور دل میں اثر بھی ہو جاتا ہے اور خیالات میں ہل چل پڑ جاتی ہے بہت دور نہیں رہتے ہیں پر ایک آدہ کام باقی رہجاتا
ہے جس کے سبب سے داخل نہیں ہو سکتے ہیں کیونکہ کوئی چیز سامھنے آجاتی ہے کہ اُسے چھوڑنا نہیں چاہتے خدا سے پیاری
وہ نکلتی ہے خواہ دنیاوی عزت ہو یا قومی آرام یا خطرہ جان یا اور کوئی رکاوٹ اُسکے لئے خدا کو چھوڑنا چاہتے ہیں اور
چھوڑ دیتے ہیں اور ایسوں کی سزا برحق ہے جنہوں نے اپنے خدا کو حقیر جانا اور اپنی اُس فانی حقیر چیز کو بہتر جانا۔ تب
فضل کا وقت گذر جاتا ہے باہر اندھیرے میں رونے اور دانت پیسنے کو رہجاتے ہیں

(۲۹) پولوس بولا میں تو خدا سے چاہتا ہوں کہ کیا تھوڑے کیا بہت میں صرف تو ہی نہیں
بلکہ سب جو آج میری سنتے ہیں ایسے ہوویں جیسے میں ہوں بغیر ان زنجیروں کے

(کیا تھوڑے یا بہت میں) یعنے کہ وہ جو تھوڑی دور ہیں اور کیا وہ جو بہت دور ہیں سب مسیحی ہوویں تو خوب نزدیک ہے اور
فسطس جو دور ہے ہر دو اندر داخل ہوویں خدا کی بادشاہت کے گھر میں آجاویں یہہ میں خدا سے چاہتا ہوں (بغیر ان
زنجیروں کے) وہ اپنا جکڑا ہوا ہاتھہ اُٹھا کے دکھلاتا ہے کہ ایسی زنجیریں تم پر نہ ہوویں مگر دل ایسا ہووے جیسا میرا ہے اور
جیسا میں عیسائی ہوں ویسے سب ہوویں پر میری مانند دکھہ اُنہیں اُٹھانے نہ پڑیں (ف) جب اُسنے یہہ کہا اُسوقت
بڑی تاثیر مجلس پر ہوئی ہوگی کیونکہ آج تک اس فقرہ میں عجب تاثیر ہے جو سننے والوں کے دل چھیدتے ہیں (ف) دین میں
داخل کرنا خدا کا کام ہے ہاں دین کا دکھلانا خادم کا کام ہے میں نے تمہیں خدا کا دین دکھلایا اب تو نزدیک آگیا فسطس
دور ہے میں دونوں کے لئے دعا کرتا ہوں کہ خدا تم سب کو عیسائی کرے تمام رکاوٹ ہر دو سے جاتی رہے (ف) دیکھو
پولوس اُسکے لئے بھی دعا کرتا ہے جو شہنشاہ باز اور گنہگار اور خدا سے بہت دور ہے یعنے فسطس کے لئے بھی دعا ہے اور بادشاہ
اگرپا کے لئے بھی دعا ہے (ف) افسوس ہے کہ اگرپا نزدیک آکے بھی عیسائی نہ ہوا شاید عیش و عشرت چھوڑنا مشکل تھا

یا سمجھا ہوگا کہ عیسائی ہونے سے ہیکل کے اختیارات فوراً جاتے رہینگے اور یہودی دشمنی کرینگے اس لئے باوجودیکہ سمجھ لیا کہ دین خدا کا صرف عیسائی دین ہے۔ اور یسوع وہی مسیح ہے تو بھی نہ مانا پر خدا نے اُسے دکھلایا کہ یہہ ہیکل جس کے انتظام کے لئے عیسائی نہ ہوا اور رومیوں سے دوستی رکھنا خدا کی دوستی سے زیادہ بہتر جانا اُسی ہیکل کو اُنہیں رومیوں سے خدا نے اُس کی آنکھوں کے سامنے برباد کرایا (ف۵) کچھہ نہیں لکھا ہے کہ برنیقی پر کچھہ تاثیر ہوئی یا نہیں پر ظاہر ہے کہ ساری مجلس جان گئی تھی کہ پولوس بیقصور ہے اور کہ اُس کی باتیں نہایت زبردست ہیں

(۳۰) جب اُسنے یہہ کہا بادشاہ اور حاکم اور برنیقی اور اُن کے ہمنشین اُٹھے

(اُٹھے) کیونکہ دل میں بے چینی آگئی گناہ کا الزام اور خدا کی عدالت کا خوف اور دنیا کے مزہ کا شوق سب کچھہ اُبھرا اور دل میں گڑبڑ ہوگئی تب بے چینی ہوئی دل گھبرا گیا مزہ اُڑ گیا تب اُٹھے اور باتیں سُننے کو اب دل نہیں چاہتا جو سُنا اُسی سے دل کٹ گیا دل کے شیطان کا قلعہ برباد ہونے لگا پس مجلس برخواست کردی (ف) دیکھو برنیقی نے اگرپا کے ساتھہ اور دروسلا نے فیلکس کے ساتھہ پولوس سے خدا کا کلام سنا اور دونو عورتیں عیاش تھیں اور ملکہ ہوئی تھیں اور شان و شوکت سے اونچے تخت پر بیٹھیں تھیں اپنے امیر دوستوں کے ساتھہ اور پولوس خدا کے رسول مقبول کو قیدی بناکے نیچے کھڑا کیا تھا اور اُس کی ایسی عمدہ تعلیمات کو بھی سنکے کچھہ پرواہ نہیں بلکہ حقیر جانا تو اسوقت ہمارا حال اگرچہ اس زمانہ کے ہر انکار قوم کے سامنے کسی قدر ذلیل یا حقیر ہو تو کیا تعجب ہے پر وقت آویگا تب وہ جانینگے اسوقت نہیں جانتے ہیں

(۳۱) اور الگ جا کے ایک دوسرے سے باتیں کرنے اور کہنے لگے کہ یہہ آدمی ایسا کچھہ نہیں کرتا جو قتل یا قید کے لایق ہو

یہہ بھاری گواہی تھی پولوس کے حق میں کہ وہ بے قصور ہے۔ اُن لوگوں سے جنہوں نے اُسے دیکھا اور اُس کی سنی اور فتویٰ بھی دیا کہ وہ بیقصور ہے الزام یہودیوں پر ہے کہ اُنہوں نے بے قصور آدمی پر تہمت لگائی تھی عداوت سے یا اپنے مذہب کے تعصب سے پس لوسیاس و فیلکس و فسطس اور اگرپا یہہ سب متفق الرائے ہیں کہ وہ بیقصور تھا (ف) ان لوگوں نے بے قصور کو جانکے بھی نہ چھوڑا اور نہ اپنی شرارت سے اُس کی ستانے سے باز آئے تب خدا نے بھی اُن پر فتویٰ دیا کہ ہلاک برباد ہوویں

۳۲

(۳۲) اور اگرپا نے فسطس کو کہا اگر قیصر کی دوہائی نہ دیتا تو یہہ آدمی چھوٹ سکتا

(دوہائی نہ دیتا) جو پہلی پیشی میں دیکھا ہی تو چھوٹ سکتا تھا یعنے یہہ لوگ چھوڑ دیتے مگر یہہ بھی غلط ہی اگر دوہائی نہ دیتا تو لیکن کیسی کا یہودیوں میں بھیجا جاتا اور وہاں سانیڈرم جو دشمن تھے ایک دم میں مار ڈالتے بلکہ عدالت تک نوبت بھی نہ آتی راہ میں یہودی مار ڈالتے اور کہتے کہ وہ تو عدالت تک بھی نہیں آیا کسی نے رستہ میں مار ڈالا پس بات تمام ہوتی پولوس نے اچھا کیا جو قیصر کی دوہائی دی اور یروشلم میں جانے سے بچا اب اُسکا اور کوئی علاج نہیں ہی مگر یہہ کہ قیصر کے سامھنے جاوے اور خدا کا کلام روم میں لیجاوے اور اس رسول کی منادی بھی وہاں ہو جاوے

ستائیسواں باب

۱

(۱) اور جب مقرر ہوا کہ ہم جہاز پر اتالیہ کو جائیں اُنہوں نے پولوس اور کتنے اور قیدیوں کو یولیوس نام شہنشاہی پلٹن کے ایک صوبہ دار کے حوالہ کیا

اب پولوس روم کی طرف سفر کرتا ہی جہاز کی سواری میں سمندر کی راہ سے (ہم) لوقا کہتا ہی کہ میں بھی ساتھ تھا اس شخص نے پولوس کو نہیں چھوڑا اُسی دن سے جب سے کہ وہ اُسکے ساتھ ہوا (۲۱-۱۸) (اور قیدیوں کو) جو ملکی قیدی تھے جنکے مقدمات کا اپیل قیصر کے سامھنے تھا (یولیوس صوبہ دار) یہہ شخص پولوس کا بڑا ادب کرتا تھا (آیت ۳ و ۴۳ و ۲۸-۱۶) شاید یہہ حاضر ہوگا اُسوقت کہ جب پولوس نے اگرپا کے سامھنے معذرت کی تھی (۲۵-۲۳) پس اُسکے دلمیں بھی تاثیر ہوئی ہوگی (شہنشاہی پلٹن) یعنے خاص اُس پلٹن کا صوبہ دار تھا جو خاص بادشاہ کی حفاظت کے لئے تھی جو جلو کی پلٹن کہلاتی ہی وہ جو دنیا کے بادشاہ کی محافظ تھی اب رسول کی محافظ ہوتی ہیں اُس کو اگستس کی پلٹن کہتے تھے (ف) معلوم ہوتا ہی کہ اُس صوبہ دار کو کچھہ علاقہ ہی دینداری میں اُسی دینداری اور ایمان کے ساتھ جیسے قیصر کے محل میں ہی اور بادشاہی خاندان میں بھی آگیا تھا (فلپی ۱-۳ و ۴-۲۲) ایسی باتوں کو لوگ جھوٹھی بات جانتے ہیں مگر ایسی باتوں سے یہاں الٰہی انتظام ہو جاتے ہیں - اگرچہ ایمانداری کا طریقہ بے ایمانوں کی مرضی اور نیت پر موقوف ہی تو بھی سب بے ایمانوں کی نیت نیک کا ہونا خدا کی مرضی سے ہی - پس ایسی چھوٹی باتیں بھی جو کتب الٰہی میں مرقوم ہیں اسلئے ہیں کہ ہم معلوم کریں اور جان لیویں کہ چھوٹی باتیں بھی جو ایماندار کی سرگذشت میں دکھلائی

جاتی ہیں وہ بھی خدا کی پروردگاری سے ہیں یعنے وقت جگہ رفیق اور آب وہوا طوفان نیک سلوکی اور بدسلوکی سب کچھہ ایماندار ونکے فایدہ کے لئے طیار ہیں اور کسی نادیدنی متصرف کی حکمت سے ہیں؛ اتفاقی امور نہیں بلکہ ارادی باتیں ہیں اور جب ساری چیزیں مضطرب نظر آتی ہیں تو بھی ایماندار کی کچھہ ناامیدی نہیں ہے اُس سے بھی فایدہ کچھہ آخر کو نکلتا ہے (ف۲) اگرچہ خدا کا بندہ قیدیوں کے ساتھہ جاتا ہے تو بھی اللہ نے ایک مددگار بخشا ہے کہ صوبہ دار کو مہربان کیا ہے اور لوقا و تماؤس وارسطرخس بھی ساتھہ ہیں اور سب سے بڑا رفیق اللہ ہے (ف۳) مسیح بھی اسیطرح گنہگاروں میں شمار کیا گیا تھا اور دو چوروں کے درمیان مصلوب ہوا تھا

۲ (۲) اور ہم ادرمتینی جہاز پر جو آسیا کے کنارے جانے پر تھا چڑھکے روانہ ہوئے اور ارسطرخس مقدونی تسلونیقی ہمارے ساتھہ تھا

(ادرمتینی جہاز) ادرمتین مسیا کا ایشیا کوچک میں ایک بندر تھا شاید اُسوقت قیصریا میں اٹالیہ کا جانیوالا کوئی جہاز نہ ہوگا تب اُنہوں نے ادرمتینی جہاز پاکے سواری کی اس امید پر کہ کسی جگہ چلکر اٹالیہ کا جہاز ملیگا تب اسے چھوڑکے اُسپر سوار ہوجائینگے چنانچہ مقام مورا میں جاکے پایا بھی تھا (آیت ۶) (کنارہ کنارہ) یعنے دکھنی کنارہ سے گئے تھے (ارسطرخس) اسکا ذکر (۲۰-۴) میں ہے اور اسی کو ہجوم نے افسس میں پکڑا تھا (۱۹-۲۹) پس وہ بھی پولوس کا اسوقت ہم سفر ہوگیا اور پولوس کے دکھوں کا شریک ہوا اُسکے سارے سفروں میں آخر کو اُسکا شریک قید میں بھی تھا روم میں (کلسی ۴-۱۰ و فلیمان ۲۴) (ف) لوقا اسوقت ارسطرخس کا نام لیتا ہے اور اپنا نام نہیں لیتا مگر لفظ ہم میں آپ کو بھی ظاہر کرتا ہے وہ دنیا کی تعریف نہیں چاہتا کہ میں بھی ایسے بڑے بزرگ کے ساتھہ تھا

۳ (۳) اور دوسرے دن ہم صیدا میں پہونچے اور یولیوس نے پولوس سے خوش سلوکی کرکے اجازت دی کہ اپنے دوستوں کے پاس جاکے آرام کرے

(صیدا) قیصریا سے (۶۷) میل اُترکی طرف ہے اُسکا ذکر ہے (متی ۱۱-۲۱ و اعمال ۱۲-۲۰) میں ظاہر ہے کہ ہوا موافق تھی جو ایسے جلدی وہاں پہونچ گئے (اپنے دوستوں کے پاس) پولوس کے دوست ہر جگہ تھے کیونکہ عیسائی جہاں جاتا ہے سارے نیک لوگوں کا دوست ہے یہہ دوست مسیح خداوند کے شاگرد یعنے عیسائی تھے جو مدت سے اُسی صیدا کے کنارہ پر رہتے تھے اُسی دن سے کہ جب انجیل کی منادی وہاں ہوئی تھی (۱۱-۱۹ و ۲۱-۴)

٤ (٤) اور وہاں سے روانہ ہوکے کپرس کے نیچے نیچے گذرے اِسلئے کہ ہوا مخالف تھی

(کپرس) اسکا ذکر (١١-١٩ و ١٣-٤) میں ہے اب پولوس اُس جزیرہ کے بہت قریب آگیا ہے جہاں سے اُسنے اپنے کام کا شروع کیا تھا اور ہوا کی مخالفت کے سبب سے اُسے بائیں ہاتھ چھوڑا ہے

٥ (٥) جب ہم کلکیہ اور پمفیلیہ کے سمندر سے گذرے تھے تو مورا آمام لوقیہ کے شہر میں آئے

(کلکیہ) کا ذکر (٣١-١٣) میں ہے- ان کناروں سے پولوس طفلی سے خوب واقف تھا (مورا) لوقیہ کا شہر تھا اور بندر بھی تھا اور اُسی پطرہ کے پورب میں تھا جس کا ذکر (٢١-١) میں ہے

٦ (٦) اور وہاں صوبہ دار نے اسکندریہ کا جہاز اتالیہ کو جاتے ہوئے پا کے ہمیں اُسپر بٹھایا

(اسکندریہ کا جہاز) یعنے اسکندریہ سے اتالیہ کو جانیوالا جہاز پایا کیونکہ مصر کے ملک سے اتالیہ کے لئے گیہوں جایا کرتے تھے اور یہہ جہاز گندم سے بھرا ہوا جاتا تھا (آیت ٣٨) جو اُنہیں مقام مورا میں ملگیا (ف) یہہ جہاز نہایت بڑا جہاز تھا جسمیں کل بندے ہی تھے مصری سوداگروں کے جہاز اسوقت کے سوداگری جہازونکے برابر ہوتے تھے (ف) یہہ جہاز سمندر کی دھار میں ایشیا کوچک میں اُوتر کی طرف کو گیا تھا اُس زمانہ میں اُسطرف کو جہاز نہیں چل سکتے تھے جسطرف سے ہوا آتی تھی پس اوتر کیطرف جہاز گیا اِسلئے کہ پچھوا چلتی تھی اور اُسطرف جانا بھی سلامتی کا باعث ہوا کیونکہ خشکی پر بہت سے بندر تھے

٧ (٧) اور جب ہم بہت دن آہستہ آہستہ چلے اور مشکل سے قنیدس کے سامہنے آئے تو اِسلئے کہ ہوا ہمیں آگے بڑھنے نہیں دیتی تھی کریت کے نیچے نیچے سلمونی کے سامہنے سے گذرے

(آگے بڑھنے نہیں دیتی تھی) کیونکہ مخالف ہوا تھی (ف) ہمیشہ ہوا موافق نہیں ہوتی ہے کبھی موافق اور کبھی مخالف عیسائی کے سفر میں اکثر ہوا مخالف ہوتی ہے جب وہ دُکھ کی موجوں سے گذر کر سلامتی ابدی کے بندر میں پہونچتا ہے (قنیدس) یہہ جزیرہ کوس کا بندر کہ جو کوس کے پچھم میں ہے (٢١-١) اگر ہوا موافق ہوتی تو مورا سے قنیدس کو سیدھی راہ لے کے (١٣٠) میل کا فاصلہ ایک ہی روز میں طے کر سکتے تھے مگر پچھم کی دھار نے اُنہیں روکا کہ بہت دن آہستہ آہستہ چلے (سلمونی) وہ راس ہے جو کریت کے پورب میں ہے

(۸) اور اُسکو بمشکل چھوڑ کے کسی مقام میں جو حسن بندر کہلاتا ہی آئے لاسیا شہر اُسکے نزدیک ہی

(حسن بندر) دکھن کے کنارہ کے نزدیک ہی (لاسیا) یہہ شہر اب کھنڈہر ہی

(۹) اتنے میں جب بہت وقت گذرا اور اب جہاز کے چلنے میں خطرہ پڑا اسلیئے کہ روزے کے دن بھی گذر گئے تھے پولوس نے اُنہیں یوں کہکے جتایا

(بہت وقت گذرا) جب سے کہ قیصریا کو چھوڑا دیری بہت ہوئی کہ اتالیہ میں نہیں پہونچے اور طوفان کا وقت نزدیک آگیا کیونکہ آندھیوں کا وقت آپہونچا جسمیں سفر کرنا خطرناک ہی اسلیئے کہ (روزے کے ایام بھی گذر گئے تھے) جنکا ذکر (احبار ۱۶-ا سے ۳۴ و ۲۳-۲۶ سے ۳۰ وگنتی ۲۹-ا سے ۱۱) میں ہی یعنے بڑے کفارہ کے ایام جو مہینے طری کی دسویں تاریخ یا ستمبر کے اواخر و اکتوبر کے اوایل کے دن تھے گذر گئے اور اُسوقت تین مہینے تک سفر کرنا خطرناک بات تھی تب پولوس نے (جتایا) یعنے آگاہ کیا تاکہ اُنہیں جسمانی ہلاکت سے بھی بچادے (ف) عیسائی لوگ دنیاوی اموال اور جسمانی زندگی کے بچانیکا بھی فکر کرتے ہیں

(۱۰) ای مردو میں دیکھتا ہوں کہ اس سفر کے ساتھ تکلیف اور بہت نقصان ہوگا نہ صرف بوجھ اور جہاز کا بلکہ ہماری جانوں کا بھی

پولوس ایسی باتوں میں بھی تجربہ کار تھا اور ذہن میں بھی آسکے ہوشیاری تھی وہ دنیاوی معاملات میں بھی ہوشیار تھا - الہی روشنی دنیاوی امور میں بھی روشنی دیتی ہی کیونکہ خدا کے بندے کبوتر کی مانند بے بد اور سانپ کی مانند ہوشیار ہوتے ہیں

(۱۱) پر صوبہ دار نے مانجھی اور جہاز کے مالک کی باتوں کو پولوس کی باتوں سے زیادہ مانا

صوبہ دار جانتا تھا کہ مانجھی وغیرہ کی عقل ایسی باتوں میں پولوس سے زیادہ درست ہی اس لئے پولوس کی نہ مانی مانجھی کی مان لی (ف) جب خدا کی باتوں کو کوئی نہیں مانتا ہی تو وہ بیچارے چپ کر جاتے ہیں اور آخر کو نہ ماننے والے خرابی ہوا کرتے ہیں (ف ۲) دیکھو اللہ کے لوگ نیک نصیحت دیتے ہیں اور لوگ اُن کی نہ مان کے آپ کو خوف خطرہ کی طرف لیجاتے ہیں

۱۲ (۱۲) اور اسلئے کہ وہ بندر جاڑا کاٹنے کے لئے اچھا نہ تھا اکثروں نے صلاح کی کہ وہاں سے روانہ ہوں کہ اگر ہو سکے تو فونیکس میں پہونچ کے جاڑا کاٹیں کہ وہ کریت کا ایک بندر تھا جو دکھن پچھم اور اوتر پچھم کے رخ تھا

(اکثروں نے صلاح کی) دیکھو یہاں اکثر میں جو غلط صلاح کرتے ہیں پس ہمیشہ یہہ کہنا جایز نہیں ہے کہ یہہ بات بہت لوگ کہتے ہیں مگر بات کا تولنا بھی چاہئے کہ کیا بولتے ہیں (فونیکس) وہاں سے (۴۰) میل تھا ارادہ کیا کہ فونیکس اچھی جگہ ہے وہاں جا کر جاڑا کاٹیں تب آگے چلینگے

۱۳ (۱۳) سو جب کچھہ کچھہ دکھنیا چلنے لگی اُنہوں نے یہہ سمجھہ کے کہ اپنے مطلب کو پہونچے لنگر اُٹھایا اور کریت کا کنارہ پکڑ کے روانہ ہوئے

(دکھنیا) دکھن کے طرف کی ہوا (اپنے مطلب کو پہونچے) یعنے خوش ہو گئے اب دو تین گھنٹہ میں فونیکس میں پہونچ جاوینگے جیسے سب کی صلاح تھی پس چل دیے

۱۴ (۱۴) لیکن تھوڑی دیر بعد بڑی طوفانی ہوا جو یورقلدون کہلاتی ہے اس پر سے گری

(یورقلدون) وہ ایک طوفانی ہوا ہے یہہ لفظ دو لفظوں سے مرکب ہے یورو و آقلو یعنے اُوتر اور پورب کی ہوا یہہ ہوا بادلوں کو ملایا کرتی ہے اور ہوا کے مختلف جھوکے ایک دوسرے پر حملہ کیا کرتے ہیں پس یہہ ہوا ایک جزیرہ کی طرف سے آگئی اور اب جہاز کے لئے مشکل ہوئی

۱۵ (۱۵) اور جب جہاز چلا گیا اور ہوا کا سامہنا نہ کر سکا تو ہم نے چھوڑ دیا اور یونہیں چلے

یعنے جہاز کو چھوڑ دیا کہ جدھر چاہے جاوے یہہ لاچاری کی بات ہوئی (ف) عیسائیوں کے سفر کا جہاز جب طوفان میں ڈگمگا جاتا ہے اور مخالفتیں اور خطرے اور آزمائشیں ہجوم کر کے آتی ہیں تب توکل کر کے چپ کر جاتے ہیں کہ جو کچھہ ہوتا ہے ہونے دو حقیقی محافظ جو اللہ ہے سب کچھہ فایدہ کے لئے کریگا خواہ دکھہ ہو یا سکھہ

۲۴ (۲۴) اے پولوس مت ڈر کیونکہ ضرور ہے کہ تو قیصر کے آگے حاضر ہووے اور دیکھہ خدا نے سب کو جو تیرے ساتھہ جہاز میں ہیں تجھے بخشدیا

(مت ڈر) یہہ خدا کا پیغام ہے اپنے بندوں کے لئے کہ مت ڈرو جیسے دانیال سے کہا (دانیال ۱۰-۱۲-۱۹) اور اسطرح عورتوں سے کہا گیا تھا (متی ۲۸-۵ وغیرہ) (ف۱) اگر پولوس بے سبب بری صحبت میں جاتا تو شاید اُن کے ساتھہ ہلاک بھی ہو جاتا مگر خدا نے اُسے خود بُلایا اسلئے بچا بھی لیا (ف۲) خدا کے لوگ دنیاوی مصیبتوں سے محفوظ نہیں رہ سکتے کیونکہ اُنکا بھی اپنا اپنا حصہ ہے تو بھی خدا اُن کے دُکھہ میں اُنکا مددگار ہے کہ حقیقی نقصان نہووے (ف۳) اکثر یہہ بھی ہوتا ہے کہ تھوڑے سے نیک لوگوں کے سبب سے بہت سے گنہگار بھی بچ جاتے ہیں مگر ایک بھلا آدمی بھی بہت سے شریروں کے درمیان مشکل سے ہلاک ہوتا ہے (ف۴) ایک راستباز کے سبب سے سیکڑوں بدکار بچ جاتے ہیں دیکھو سدوم کی بربادی نہیں ہو سکتی تھی جب تک لوط وہاں رہتا تھا (پیدایش ۱۹-۲۲) (ف۵) چاہئے کہ ان حقیر عیسائیوں کو ناچیز نہ جانو کیونکہ عیسائی بڑے بڑے شہروں اور آبادیوں میں برکت کا باعث ہیں (ف۶) خدا نے ان سب جہاز والوں کو بھی پولوس کے لئے بخشدیا کہ اُس کے وسیلہ سے بچ جاویں اب کیا کہتے ہو کہ وہ سب عیسائی ہوئے ہونگے قیاس تو چاہتا ہے

۲۵ (۲۵) اسلئے اے مردو خاطر جمع رکھو کیونکہ میں خدا پر اعتقاد کرتا ہوں کہ جیسا مجھکو کہا گیا ویسا ہی ہوگا

یہاں کچھہ ذکر تقدیر کا نہیں ہے مگر خدا کی پروردگاری کا ذکر ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جب یہہ لوگ جہاز کے بچاؤ کی تدبیر میں اور ہشیاری میں تھے پولوس خدا سے دعا کرتا تھا اپنے بچاؤ کے لئے اور کلام کے پھیلانے کے لئے اور اپنے ساتھیوں کے لئے اور جب خدا کا فرشتہ اُسے جواب دیگیا تو اُسکا یقین پورا ہو گیا کہ اب ہم سب بچینگے خدا نے دعا قبول کی

۲۶ (۲۶) لیکن ہم کسی ٹاپو میں جا پڑینگے

یہہ پیشگوئی کے موافق بات ہے یا قیافہ سے کہی ہوگی واللہ اعلم

۲۷ (۲۷) جب چودھویں رات آئی کہ ہم دریائے ادریہ میں ٹکراتے پھرتے تھے آدھی رات کو ملاحوں نے اٹکل سے معلوم کیا کہ کسی ملک کے نزدیک پہونچے

(چودھویں رات) اُسوقت سے کہ جب حسن بندر چھوڑا تھا (دریائے ادریہ) یعنے وہ دریا جو یونان اور اٹلی کے دکھن میں ہے اور افریقہ کے اوتر میں ہے (معلوم کیا) لہروں کی آواز سے

۲۸ (۲۸) اور پانی کی تھاہ لیکے بیس پرسا پایا اور تھوڑا آگے بڑھکے اور پھر تھاہ لیکے پندرہ پرسا پایا

یعنے کنارہ کی طرف کو آگئے جہاں ٹکر کھانے کا خطرہ تھا (پرسا) چھہ فٹ کا ہاتھہ ہوتا ہے اور ہاتھہ کی پیمایش یوں ہے کہ جب ہاتھہ پھیلایا جاوے تو ایک ہاتھہ کی ایک اُنگلی سے دوسرے ہاتھہ کی دوسری اُنگلی تک ہوتا ہے

۲۹ (۲۹) اور اس ڈر سے کہ مبادا چٹانوں پر جا پڑیں جہاز کے پیچھے سے چار لنگر ڈالے اور صبح کی راہ دیکھتے رہے

اُن دنوں میں جہاز کے ہر دو طرف سے لنگر ڈال سکتے تھے خواہ آگے سے خواہ پیچھے سے اور طوفان کے وقت اکثر دو لنگر ڈالتے تھے مگر ایسے وقت میں چار ڈالا کرتے تھے پس یہاں سے ظاہر ہے کہ نہایت بڑا طوفان تھا (صبح کی راہ دیکھتے رہے) کہ سب کچھہ دیکھہ بھال کے کریں مبادا اندھیری میں کہیں پھنس نہ جاویں یا کسی چٹان پر نہ جا پڑیں

۳۰ (۳۰) اور جب ملاحوں نے چاہا کہ جہاز پر سے بھاگ جائیں اور اس بہانے سے کہ گلہی سے لنگر ڈالیں ڈونگے کو سمندر میں اُتارنے لگے

(اُتارنے لگے) گویا چھوٹی کشتی پر سوار ہو کے سمندر میں لنگر ڈالنا چاہتے ہیں یا لنگر کی رسیاں کھینچتے ہیں کہ جہاز تھمے اس حیلہ سے ارادہ کیا کہ بھاگ جاویں اور سب کو یہاں مرنے دیں (ف۱) اسیطرح بعضے حاکم اور واعظ بھی کرتے ہیں کہ خطرہ یا مصیبت کے وقت بھاگتے ہیں اور اپنی حفاظت کے لئے کلیسیا کی کشتی کو چھوڑ دیتے ہیں جو خدا سے اُنہیں سپرد تھی (مرقس ۱۴ - ۵۰) (ف۲) مسیح کو بھی چھوڑ کے بھاگ گئے تھے (ف۳) دیکھو دنیا کے لوگ کیسے بے ایمان ہوتے ہیں کہ اُنہیں غیب سے خبر دگئی کہ نہ مروگے اور اب زمین بھی آگئی پھر بھی بھاگتے ہیں اور ساتھیوں کو برباد کیا چاہتے ہیں

۳۱ (۳۱) پولوس نے صوبہ دار اور سپاہیوں کو کہا اگر یہہ جہاز پر نرہیں تو تم نہیں بچ سکتے

(صوبہ دار اور سپاہیوں) یہہ لوگ وفاداری کر رہے تھے اِنہیں کو کہا (ف۱) اگرچہ خدا کا وعدہ بچانے کا تھا تو بھی

ملاحوں کی حکمت اور مدد کارآمد تھی اُس وعدہ کی تکمیل کے لئے پس پولوس سلامتی کی شروط کے ادا کرنے کو خبر دیتا ہے کہ یہہ لوگ بھاگنے نہ پاویں پس ہر دو طرف سے دیکھنا چاہیئے خدا کی پروردگاری اور انسان کی کوشش ہر دو مطلوب ہیں (اصموئیل ۲۳-۹ سے ۱۳) اگرچہ خدا سب کچھہ جانتا ہے اور کرتا بھی ہے تو بھی انسان کی ذمہ داری ہے کہ اپنا واجب ادا کرے (ف) پولوس کے دل میں ایمان تھا خدا کی طرف محبت تھی آدمیوں کی طرف پس وعدہ پاکے بے پرواہی نہ چاہی بلکہ وعدہ کے سبب سے زیادہ کوشش چاہی (ف) پولوس کو یہہ دو باتیں یعنے الہی پروردگاری اور انسانی کوشش کبھی مخالف معلوم نہیں ہوئیں اور ہمیں بھی نہیں ہوتی ہیں پر وہ جو سیدھی نظر نہیں رکھتے شاید مخالف بتلاتے ہیں

۳۲ (۳۲) تب سپاہیوں نے ڈونگے کی رسیاں کاٹ کے اُسے گرنے دیا

(اُسے گرنے دیا) جو اُن کے بھاگنے کا وسیلہ تھا (رسیاں کاٹ ڈالیں) تاکہ سب کا بھروسہ خدا پر رہے نہ ڈونگے پر

۳۳ (۳۳) اور پولوس نے سب کی منت کی کہ جب تک دن نہ نکلے کچھہ کھائیں اور کہا آج چودہ دن ہوئے کہ تم راہ دیکھتے ہو اور فاقہ کیا اور کچھہ نہ کھایا

(کچھہ نہ کھایا) یعنے اچھی طرح سے بفراغت دل اطمینان کے ساتھہ کچھہ نہیں کھایا اور یوں گھبراہٹ میں جو کچھہ ملا ہوگا مُنہہ میں ڈالا ہوگا تب تو چودہ دن زندہ رہے

۳۴ (۳۴) اِسلئے تمہاری منت کرتا ہوں کہ کچھہ کھاؤ کہ اس میں تمہاری سلامتی ہے کیونکہ تم میں سے کسی کے سر کا ایک بال نہ بیکا ہوگا

(کھاویں) تاکہ طاقت پاویں اور سلامتی سے کنارہ تک پہونچیں (بال بیکا نہ ہوگا) اگرچہ بھیگو گے گر مرو گے نہیں (ف) دیکھو ایک قیدی اُنکے لئے رسول ہے جسے اُنہوں نے جکڑا تھا وہ اُنکے لئے دلسوزی سے فکرمند ہے اور اُنکو روحانی اور جسمانی سلامتی تک پہونچاتا ہے یہہ خدا کی شان ہے

۳۵ (۳۵) اور یہہ کہکے اُسنے روٹی لی اور اُن سب کے سامھنے خدا کا شکر کیا اور توڑ کے کھانے لگا

اور اسطرح خدا پر گواہی دی (شکر کیا) یہہ دکھلا کے کہ اُسکا وعدہ ہمارے بچانے کا تھا پورا ہو چکا ہم بچگئے اب شکر کرکے

کھاتے ہیں (۲ تواریخ ۲۰-۲۱ وزبور ۴۶ تمام) کھانے کا کچھ شمار ربانی نہ تھی مگر روزمرہ کا کھانا تھا وہ شکر کر کے کھاتا ہے اور دکھلاتا ہے کہ عیسائی لوگ ہر کھانا خدا کا شکر کر کے کھاتے ہیں

۳۶ (۳۶) تب وے سب خاطر جمع ہوئے اور آپ بھی کھانے لگے

یہہ پہلا وقت تھا کہ اچھی طرح کھانا کھایا جب سے کہ طوفان شروع ہوا - پولوس کی ہمت سے ناامیدی کے درمیان سب کو دلیری آئی (ف) خدا کے بندے اس اندھیری دنیا میں مثل تاروں کے چمکتے ہیں اور مصیبت کے وقت زیادہ عمدہ نظر آتے ہیں اور اُسوقت لوگوں کی نظر اُنپر ٹھہر جاتی ہے

۳۷ (۳۷) اور ہم سب جہاز میں دو سو چھہتر نفر تھے

جہاز بڑا تھا جس میں اتنی سمائی تھی اور اسباب اور اموال بھی بھر کر لانے تھے جو راہ میں پھینک دیا تھا

۳۸ (۳۸) اور اُنہوں نے کھا کے اور سیر ہو کے اناج کو سمندر میں پھینک دیا اور جہاز ہلکا کیا

یہہ تیسرا مرتبہ ہے کہ جہاز کو ہلکا کیا (پہلے بھی کچھہ سمندر میں ڈالا تھا (آیت ۱۸) اور اسباب بھی ڈالا تھا (آیت ۱۹) اب تیسری بار بھی ڈالتے ہیں پس تھوڑا تھوڑا اُٹھاتے تھے ایک دم سے کل بوجھہ نہیں پھینک دیا تھا اور یہی دستور بھی ہے (ف) سچا عیسائی اسیطرح روحانی زندگی بچانے کو اپنے دل سے سب علاقے آہستہ آہستہ پھینکتا جاتا ہے تاکہ آخرت کے کنارے پر سلامتی سے پہونچے

۳۹ (۳۹) اور جب دن ہوا اُنہوں نے اُس زمین کو نہ پہچانا پر ایک کول دیکھا جس کا اچھا کنارہ تھا اُسپر اُنہوں نے چاہا کہ اگر ہو سکے تو جہاز کو چڑھا لیجائیں

(زمین کو نہ پہچانا) کیونکہ بڑے بندر سے دور تھے اور بارش کے سبب اچھی طرح دیکھہ بھی نہ سکے ہونگے (۲۸-۲۹) پر کول دیکھا اور جہاز کو اُسطرف چڑھایا

۴۰ (۴۰) سو لنگر کاٹ کے سمندر میں چھوڑ دئے اور پتواروں کی رسیاں کھول دیں اور پال ہوا کے رخ پر چڑھا کے کنارہ کیطرف چلے

لنگر دریا میں چھوڑے اور پتواروں کی رسیاں کھولدیں یعنے وہ دو چپٹے یا پٹرے ڈانڈ ایک ایک طرف دوسرا دوسری طرف جب لنگر ڈالا گیا تھا تب باندھا گیا تھا اب کہ چلنے لگے تو لنگروں کو جہاز سے کاٹ کر پانی میں چھوڑ دیا

۴۱ (۴۱) اور ایک جگہ جس کی دونوں طرف پانی تھا پہونچکے جہاز کو زمین پر دوڑا دیا اور گلہی تو دھکا کھاکے پھنس گئی پر پچھا لہروں کے زور سے ٹوٹ گیا

یعنے جہاز کیچڑ میں دھس گیا ایک طرف سے اور دوسری طرف سے لہروں کے زور سے ٹوٹ گیا (ف) اس سے پہلے بھی پولوس جہاز کے ٹوٹ جانے میں گرفتار ہو چکا تھا (۲ قرنتی ۱۱–۲۵) یہہ تیسری بار ہی مگر اور دفعہ ایسی بلا میں پھنسنے کا مفصل ذکر ہمیں معلوم نہیں ہے پس ہم لوگ اُسکے سارے دکھوں سے اچھی طرح آگاہ نہیں ہیں اعمال کی کتاب میں اُسکا ذکر نہیں ہے پر مسیح کے دفتر میں سب کچھ لکھا ہے آخری دن سب کچھ ظاہر ہو جائیگا

۴۲ (۴۲) اور سپاہیوں کی یہہ صلاح تھی کہ قیدیوں کو مار ڈالیں نہ ہو کہ کوئی پیر کے بھاگ جائے

رومی دستور یہہ تھا کہ قیدیوں کی ذمہ داری نگہبانوں پر ایسی تھی کہ جب قیدی بھاگ جاویں تو سپاہی مارے جاتے تھے (۱۲–۱۹) اِسلئے اُنہوں نے چاہا کہ قیدیوں کو مار ڈالیں ایسا نہ ہو کہ بھاگ جاویں اور ہم سرکار میں مارے جاویں

۴۳ (۴۳) لیکن صوبہ دار نے یہہ چاہکے کہ پولوس کو بچا دے اُن کو اس ارادہ سے باز رکھا اور حکم دیا کہ جو لوگ پیر سکتے ہیں پہلے کودکے کنارہ پر جائیں

دیکھو پولوس کی باتوں سے صوبہ دار کے دل میں کتنی تاثیر تھی اور اُسکی نظر میں وہ کیسا عزیز ہو گیا تھا

۴۴ (۴۴) اور باقی بعضے تختوں پر اور بعضے جہاز کے ٹکڑوں پر اور یوں ہوا کہ سب کے سب سلامت خشکی پر پہونچے

(پہونچے) خدا کے وعدے کے موافق اور پولوس کے بیان کے موافق جہاز برباد ہوا اور آدمی سب بچ گئے۔ کچھ معجزہ تو اُسوقت نہیں ہوا جو کچھ ہوا دستور کے موافق ہوا تو بھی قدرت الٰہی سے ہوا اسی طرح الٰہی وعدے اکثر پورے ہوتے ہیں انتظام جہان کے موافق اور بعض پورے ہوتے ہیں معجزانہ طور سے مگر سب خدا کی قدرت سے معجزے ہوتے

ہیں اُسی خدا کی قدرت سے جہان کا انتظام بھی ہوتا ہی (ف) ایک دن اسی طرح مسیح کی کلیسیا کے جہاز میں سب مسافر آسمان میں چڑھینگے اور اس جہان کی ساری آلایش اسی جگہ چھوڑینگے بڑی مصیبت اور دُکھوں کے بعد آسمان میں داخل ہونگے (ف) وہ لوگ جو مصیبتوں میں گھبراتے ہیں پولوس کی مصیبتوں پر سوچیں اور اُس الہی مدد کی طرف اپنی نظر رکھیں جو سب ایمانداروں کے شامل حال ہی (ف) اس بات کے دیکھنے سے بعضے لوگ یہہ سوال کرتے ہیں کہ لوقا نے اس باب کی آیت اول سے آخر آیت تک سب بیان دنیاوی معاملات کا کیا ہی اُسنے جہاز رانی کا ذکر خوب سنایا ٹاپو اور جزیروں سمندروں اور ہواؤں چٹانوں اور لنگروں اور پتواروں اور سپاہیوں وغیرہ کی باتیں کی ہیں مگر روحانی باتیں نہایت کم ہیں یہہ کیسی بات ہی اور اس سے کیا فایدہ ہی جواب یہہ ہی کہ خدا فرق نہیں کرتا دینی اور دنیاوی معاملات میں بیبل کہتی ہی کہ سب کچھہ خدا سے ہی خواہ تواریخ میں ہو یا روزمرہ کے کاموں میں خواہ روحانی بات ہو یا جسمانی - گو اس بادشاہ کا بھی خدا نے ذکر کیا ہی (یشعیا ۴۴-۲۸) اگرچہ وہ بت پرست تھا اور موسیٰ کا بھی بیان کیا ہی (یشعیا ۶۳-۱۱) جو کلیم اللہ تھا کہ دونوں خدا کی طرف سے نگہبانی کرتے تھے اسی طرح ہم لوگوں کو کہا گیا ہی کہ سب کچھہ جلال الہی کے لئے کریں اسطرح پولوس نے بھی کیا جب خیمہ دوزی کی یا روح القدس ہاتھہ رکھہ کے دی یا جہاز کو ہلکا کیا یا لوگوں کے لئے دعا خیر کی اِن مناسب باتوں میں خدا کی خدمت کرتا تھا (۲ جواب) اس سفر کو اسلئے مفصل دکھلایا ہی تاکہ تبلاوے کہ کس مصیبت اور تکلیف سے انجیل لیکر رسول روم میں آیا اور کس قدر دُکھہ اُٹھایا اُنہیں دکھوں کا یہہ ثمرہ ہی کہ انجیل کا بوٹا خوب چارطرف پھیلتا ہی

اٹھائیسواں باب

۱ (۱) اور جب بچ نکلے تھے تب جان گئے کہ اُس ٹاپو کا نام ملیطہ ہی

(بچ نکلے) مگر جہاز ٹوٹ گیا (ملیطہ) یہہ جزیرہ سسلی سے (۶۰) میل دکھن میں ہی (۲۰) میل لمبا اور (۱۲) میل چوڑا ہی

۲ (۲) اور اُس کے جنگلی باشندوں نے ہم پر نہایت مہربانی کی کیونکہ مینہہ کی جھڑی اور جاڑے کے سبب آگ سلگا کے ہم سبھوں کو پاس بلایا

(جنگلی) یعنے وہ جو غیر زبان بولتے تھے نہ لاطینی نہ یونانی پولوس اُنکا بھی قرضدار تھا کہ رسالت کا کام اُنہیں بھی

کرے (رومی ۱۲باب ۱۳) (ف) کسی ملک اور کسی زبان اور کسی درجہ کا آدمی کیوں نہ ہو خدا کے گھر میں کچھ فرق نہیں ہے مسیح سب میں سب کچھ ہے (کلسی ۳—۱۱) (ف) یہہ دستور ہے کہ لوگ جس زبان کو نہیں جانتے اُسکے اہل کو اجنبی کہتے ہیں (۱ قرنتی ۱۴—۱۱) جس طرح یہودیوں نے غیر قوم یونانیوں کو کہا اور رومی اور یونانی لوگوں نے اور سب کو کہا اب ہندوستان ہی میں دیکھو کہ دہلی والے لوگ کوئی بیس برس گذرے ہونگے کہ باہر کے لوگوں کو جنگلی اور گنوار بتلاتے تھے پر غدر کے بعد دہلی آپ گنواروں سے بھر گئی اور وہ شایستگی پہلی اُڑ گئی ہے (نہایت مہربانی کی) یعنے اُنہوں نے کچھ نفع ہم سے حاصل کرنا نہ چاہا جیسے بعض لوگ کرتے ہیں کہ جب کسی کا جہاز ٹوٹ جاتا ہے تو اُسکا اسباب لوٹنے کو جلدی طیار ہو جاتے ہیں ان لوگوں نے پاس بلایا اور جاڑے کے سبب آگ سلگا کے سکوایا اپنے پاس مہربانی سے بلایا (ف) تجربہ کی بات ہے کہ اہل شہر کی نسبت دیہات کے لوگ مسافروں کی زیادہ خاطر کرتے ہیں اور محبت دکھلاتے ہیں (ف۲) اکثر عیسائیوں پر مہربانی ہوتی ہے اُنسے جہاں سے انتظاری نہیں ہے پر خدا ایسی مہربانی کو دیکھتا ہے اور تعریف بھی اسی رحم کی کرتا ہے سرد پانی کا ایک پیالہ بھی عبث جانے نہیں دیتا۔ مگر چاہئے کہ جب جنگلی لوگ مہربانی کرتے ہیں تو شہر کے عیسائی اُن کی نسبت زیادہ مہربانی کریں (ف۳) یہاں مقابلہ ہے اُن وحشیوں کے کام کا اُن شہری امیروں کے کام کے ساتھ جنہوں نے رسول کو یروشلم اور قیصریا میں دکھہ دیا۔ اور پولوس نے بھی فیلکس اور فسطس اور اگرپا اور یہودیہ یروشلم کے سامنے کوئی معجزہ بھی نہیں دکھلایا پر ان وحشیوں میں یہہ قدرت الٰہی ظاہر کی گئی اُسکے اہل سب کچھ دیکھتے ہیں پر نالایق لوگ سب طرح سے محروم ہیں

(۳) اور جب پولوس نے لکڑی کا گٹھا جمع کرکے آگ میں ڈالا ایک ناگ گرمی پا کے نکلا اور اُسکے ہاتھہ پر لپٹ گیا ۳

(گٹھا جمع کرکے) دیکھو پولوس نے محنت کی اور سب لوگوں کے ساتھہ کام کیا اور اُن کی مدد بھی کی قیدی کا کام بھی خوشی سے کیا اگرچہ بیقصور قیدی تھا وہ سب سے آزاد ہو کر بھی سب کا نوکر بنگیا وہ ناراض ہو کے اکیلا نہیں بیٹھا اُسنے نہیں کہا کہ میں رسول ہو کے لکڑیاں کیوں جمع کروں اگر ضرورت ہے تو ساتھی جمع کرینگے اُسنے لکڑیوں کا گٹھا جمع کرکے اُٹھایا اب تو اپنے کپڑوں کا تھیلا یا نماز کی کتاب بھی ہاتھہ میں لیکر جاتے ہوئے بعض پادریوں کو شرم آتی ہے نوکر سے اُٹھواتے ہیں یا کوئی عیسائی غریب اُٹھا کے لیجائیگا آپ بڑی نزاکت سے امیرانہ جاتے ہیں تب ہی تو برکت بھی ویسی ہے (جیسی روح ویسے فرشتے) (ناگ) یعنے بڑا کالا سانپ (گرمی پاکے) یعنے پہلے وہ سردی کے سبب سست مردہ سا پڑا تھا اور لکڑیوں میں بندھا ہوا آگیا جب لکڑیوں کو آگ میں ڈالا تو وہ گرمی پاکے جاگ اُٹھا اور پولوس جو پاس کھڑا تھا جس نے لکڑیوں کے ڈالنے کو ہاتھ بڑھا رکھے تھے

اُسکے ہاتھہ پر لپٹ گیا تھا (ف) جب خدا اپنے بندے کو غیر لوگوں میں عزت بخشتا ہی تو پہلے مصیبت بھیجتا ہی جس پر اُس کی فتح ہوتی ہی مسیح کے ایمان کے وسیلہ سے تب لوگوں کے دلوں پر اثر ہوتا ہی اُسوقت عیسائی آدمی اپنی صلیب سے لوگوں کی آنکھوں اور خیالوں کو اپنی طرف کھینچتا ہی اور جب ہم مسیح کے ایمان سے فتح پاتے ہیں تو اور اور بھی عیسائی ہونا چاہتے ہیں اس ایمان کی قوت کو دیکھہ کر (ف) جسپر فضل الہی زیادہ ہی اُس کی مصیبتوں کا ہجوم بھی زیادہ ہی ایک آفت کے بعد دوسری آفت پولس پر برابر چلی آتی رہی (ف) بہت سے سانپ ہیں جو عیسائیوں کے ہاتھہ پر لپٹتے ہیں اور کاٹتے بھی ہیں مگر عیسائی نہیں مرتے تب خدا کا جلال اُن کے وسیلہ سے نظر آتا ہی (ف) جزیرہ ملیطہ میں یہہ سانپ ملا تھا اب لوگ کہتے ہیں کہ اُس زمین میں مطلق سانپ نہیں ہی وہاں سے سانپ کا تخم ہی جاتا رہا شاید یہہ زمین کی زیادہ زرخیزی کے سبب سے ہوا جہاں عیسائی دین آتا ہی وہاں ملک کی بہتری ہوتی ہی

۴ (۴) جونہیں اُن جنگلیوں نے وہ کیڑا اُس کے ہاتھہ پر لپٹا دیکھا ایک نے دوسرے کو کہا یقیناً یہہ آدمی خونی ہی کہ اگرچہ سمندر سے بچ گیا پر الہی انتقام اُسے جینے نہیں دیتا ہی

عیسائیوں کی مصیبتوں کو دیکھہ کر فوراً تو یہہ عام لوگوں کے دل میں پیدا ہوتا ہی کہ یہہ آدمی سچا عیسائی نہیں ہی یہہ بے ایمان ہی دیکھو اس پر یہہ مصیبت آئی پر آخر کو معلوم ہوتا ہی کہ وہ مصیبت نہ تھی بلکہ برکت تھی یہاں جنگلیوں نے کہا کہ یقیناً خونی ہی مگر اب بڑے عقلمند صاحب علم اور معتبر عزت والے عیسائی بھی کہہ اُٹھتے ہیں کہ یہہ مصیبت جو اُسپر آئی تھی اِسلئے تھی کہ وہ بے ایمان ہی اس مقام پر عیسائیوں کو بہت سوچنا چاہئے (ف) پولس کے ہاتھہ پر زنجیر بندھی تھی اس سے جانا کہ قیدی ہی اور کسی جرم میں گرفتار ہی اور اُن کی دلی روشنی نے بھی گواہی دی کہ خدا راستباز منصف ہی وہ اُسے مارنا چاہتا ہی دیکھو سب کی تمیزوں پر الہی شریعت لکھی ہی مگر تھوڑے جانتے ہیں کہ اُسے کس طرح کام میں لاویں (ایک نے دوسرے سے کہا) اپنی وحشی بولی میں کہا تھا مگر پولس نے سمجھہ لیا کیونکہ خدا کی روح نے اُسے اُن کی زبان بولنے اور سمجھنے کا علم بھی بخشا تھا (۲-۴) دیکھو پولس نے لقاونیہ کی زبان کو بھی سمجھہ لیا تھا (۱۴-۱۱) یہہ مہر رسالت تھی پولس پر بھی اور سب حواریوں پر کہ وہ جو سب کی طرف بھیجا گیا سب کی زبان بولتا ہی نہ آنکہ محمد صاحب کی مانند دعوی عام نبوت کا ہو اور زبان سوائے عربی کے اور کچھہ نہ جانیں مترجم کی ہر وقت حاجت رہے (سمندر سے بچ گیا) وہ جانتے تھے کہ انتقام لینے والا ایک ہی خدا ہی اُس کی آنکھہ سب کچھہ دیکھتی ہی اور اُسکا ہاتھہ سب کچھہ کر سکتا ہی تاکہ شریعت الہی کا تجاوز کرنیوالا ہرگز نہ بچے کیونکہ بدی گنہگاروں کے پیچھے آتی ہی پس خون کرنا بڑا گناہ ہی اور یہہ آدمی خونی ہوگا اب اسے سانپ نے کھایا پس آرام

کی جگہ میں بھی پہونچکے جینے نہیں پاتا ہے (ف) دیکھو وہ جنگلی کیسے اہل فکر تھے اسی طرح اور ملکوں کے وحشی بھی اہل فکر ہیں پر بیب کے سبب بے ابر رحم دل نہیں ہیں افغان بھی ایسی باتیں سوچتے ہیں مگر تعلیم محمدی کے سبب زیادہ سنگدل ہیں (ف) دیکھو شیطان کا کتنا بغض ہے اُس کی پہلی امید تھی کہ پولوس طوفان میں مریگا اسی لئے وہ اُسپر یہہ طوفان لایا تھا کیونکہ وہ ہوا کا سردار ہے (افسی ۲-۲ و ایوب ۱-۱۲ و ۱۹) کو خوب دیکھو کہ یہہ ہوا کا سردار ایوب پر بھی آندھی لایا تھا۔ شیطان نے پہلے یروشلم میں چاہا کہ پولوس یہودیوں کے ہاتھہ سے مارا جاوے مگر وہ نہ مرا تب بت پرست حکام کے دل میں ایسی بے رحمی ڈالی کہ اگرچہ بیقصور کہتے تھے اپنی تمیز کے سبب سے مگر اُسے نہ چھوڑا اور دو برس قید رکھا یہہ اُن کی دلی تاریکی کے سبب سے تھا جو شیطان سے تھی مگر جب وہ روم کو چلا تاکہ انجیل وہاں لیجاوے تو شیطان نے بڑی کوشش کی کہ وہاں نہ جانے پاوے وہاں منادی نہ کرے اور اسلئے یہہ بڑا طوفان لایا کہ جہاز بھی برباد ہوا مگر خدا نے ہر جگہ سے اُسے بچایا اب سانپ بھی آچمٹا جو اصل روپ شیطان کا ہے پہلے وسیلوں سے کام لیا جب کام نہ چلا تو آپ آچمٹا مگر خدا نے اب بھی بچایا جیسے وعدہ تھا (مرقس ۱۶-۱۸ لوقا ۱۰-۱۹)

۵ (۵) پس اُسنے کیڑے کو آگ میں جھٹک دیا اور کچھہ ضرر نہ پایا

اُسے طاقت ملی کہ سانپ کو آگ میں پھینک دے یہہ ایک نشان بھی ہے اِس بات پر کہ اُس پرانے سانپ کے لئے کیا ہوجائیگا (مکاشفات ۱۲-۹ و ۲۰-۲) ہاں ابھی سانپ کلیسیا کو ہلاک کرنا چاہتا ہے (مکاشفات ۱۲-۱۴ و ۱۵) مگر فتویٰ اُسپر ہوچکا ہے کہ وہ آگ کی جھیل میں ڈالا جائیگا (مکاشفات ۲۰-۱۰) (ف) پہلے بیان ہوچکا ہے کہ اب ملیطہ جزیرہ میں سانپ نہیں رہا تب یقیناً یہہ نشان ہے اُس ہماری امید کا کہ جب زندگی کا سفر تمام ہوجائیگا اور دنیا کے دُکھہ سُکھہ کی موجوں سے پار اُترکر ایک نئی دنیا میں پہونچینگے تب سانپ جو دُکھہ دہندہ ہے آگ کی جھیل میں ڈالا جائیگا اور وہاں پر سانپ کا مُنہہ نہ دیکھینگے (یشعیا ۱۱-۸) (ف) اب پولوس روم کو جاتا ہے تاکہ اُسپر گواہی دے جو شیطان کا سر کچلنے والا ہے پس اسکی قوت ابھی سے نمایاں ہے (ف) اسوقت دیکھو کیا معاملہ ہے اُن لوگوں نے کیا گمان کیا تھا اور کیا ہوتا ہے پس وہ اُن کے دل کو بھی اپنی طرف اس معاملہ سے کھینچتا ہے اور خیالات کو بدلتا ہے یا تو وہ خونی سمجھا گیا تھا یا وہ اب دیوتا سمجھا جاتا ہے (ف) اعتراض کوئی کرتا ہے کہ جب پولوس نے سانپ کو آگ میں جھٹک دیا تو کیوں اپنی زنجیروں کو نہ جھٹک دیا جواب یہہ ہے کہ معجزہ خدا سے ہے نہ انسان سے پس زنجیریں خدا کے جلال کے لئے تھیں اسلئے ابھی رہتی ہیں پر سانپ شیطان کا جلال تھا وہ جھٹکا جاتا ہے مسیح بھی صلیب پر سے نہیں اُتر سکتا تھا اسلئے کہ اُس سے خدا کا جلال اور آدمیوں کا فایدہ تھا مگر سب مقدس لوگ گناہ

کو جھٹک دیتے ہیں اور وہ باتیں جو جلال کے لئے ہیں خدا رہنے دیتا ہے (ف) پولوس نے فوراً نہیں جھٹک دیا بلکہ کچھ عرصہ تک رہنے بھی دیا تھا تاکہ سب لوگ دیکھ لیں اور جانیں کہ کیا ہوتا ہے پولوس نے چیخ نہیں ماری اور ہائے سانپ سانپ بھی نہیں کہا نہ لوگوں سے مدد مانگی کہ آویں اور اس سے بچاویں اُسنے صبر کے ساتھ ذرا ہاتھ پر رکھ کے بعد دکھلانے کے آگ میں پھینک دیا یہہ بات فکر کے لایق ہے اور دلی تسلی کا اظہار کرتی ہے

۶ (۶) پر وے منتظر تھے کہ وہ سوج جائیگا یا یکایک مر کے گر پڑیگا لیکن جب دیر تک انتظار کیا اور دیکھا کہ اُسکو کچھ ضرر نہ پہونچا تو اور خیال کر کے کہا کہ یہہ ایک دیوتا ہے

وہ جانتے تھے کہ ایسے زہریلے سانپ سے کیا کیا تاثیرات ہوا کرتی ہیں مگر کچھ نہ ہوا تب حیران ہو گئے اور (دیوتا) بتلایا پہلے خونی بتلایا تھا اسیطرح لقاونیہ کے لوگوں نے پہلے قربانی چڑھائی پھر سنگسار کیا (۱۴-۱۳ و ۱۹) جب تک دنیا سچائی سے محروم ہے ڈانواں ڈول ہے کبھی حد سے زیادہ بڑھ جاتے ہیں کبھی اُس درجہ سے گرتے ہیں

۷ (۷) اور اُس جگہہ کے آس پاس پبلیوس نام اُس ٹاپو کے رئیس کی ملکیت تھی اُسنے ہمیں گھر لیجا کے تین دن تک بڑی دوستی سے مہمانی کی

پبلیوس کا باپ بھی جیتا تھا مگر بیمار تھا اور وہ حاکم شبلی کی طرف سے اُس جزیرہ میں نایب تھا اُس نے تین دن اپنے گھر میں رکھا اور مہربانی کی

۸ (۸) اور یوں ہوا کہ پبلیوس کا باپ تپ اور اتسار سے بیمار پڑا تھا پولوس نے اُس کے پاس جا کے دعا مانگی اور اُسپر ہاتھ رکھ کے اُسے چنگا کیا

(اتسار) میں خونی دست آیا کرتے ہیں لوقا جو حکیم ہے ٹھیک بیماری کو بتلاتا ہے جیسے (۱۲-۲۲ و ۲۳ و ۱۱-۱ و لوقا ۲۲-۴۴) میں بھی ہے (پولوس نے دعا مانگی اور ہاتھ رکھا) یہہ دکھلا کے کہ نہ دوا سے نہ جادو سے مگر خدا کے نام سے صحت ہوتی ہے خدا نے پولوس کو نہ صرف نقصان سے بچایا مگر اوروں کے بچانے کی بھی طاقت عنایت فرمائی پبلیوس نے مہمانی کی پولوس بھی حق خدمت کچھ دیتا ہے اور جس کے پاس جو ہے وہ دیتا ہے پس بھائیو خدا کے بندوں کی مہمانی سے نقصان نہیں ہوتا ہے

برکت آئی ہے (حت) یہاں دیکھتے ہیں کہ مسیح کی پیشگوئی خوب پوری ہوئی (مرقس ۱۶-۱۸) جہاں لکھا ہے کہ سانپ کو اٹھا لینگے اور بیماروں کو چنگا کرینگے سو ہو گیا

۹ (۹) جب یہہ مشہور ہوا تب اور لوگ جو ٹاپو میں بیمار تھے آئے اور چنگے ہوئے

(ٹاپو میں بیمار تھے) یعنے تمام شہر میں شہرت ہو گئی اور دور دور سے لوگ آئے

۱۰ (۱۰) اور اُنہوں نے ہماری بڑی عزت کی اور چلتے وقت جو کچھہ ہمیں درکار تھا لا دیا

(لا دیا) شکرگذاری کا نشان دکھلاکے نہ معجزات کا بدلا اور پولس نے بھی شکرگذاری کی نذر قبول فرمائی اور اسی سے سفر کی طیاری ہوئی کچھہ بیان نہیں ہے کہ ان تینوں مہینوں میں انجیل کی کیسی تاثیر ہوئی مگر حدیثوں میں ہے کہ ملیطہ میں کلیسیا کی بنیاد اُسیوقت ڈالی گئی تھی

۱۱ (۱۱) اور تین مہینے بعد اسکندری جہاز پر جو جاڑے بھر اُس ٹاپو میں رہا اور جس کا نشان دیوکوری تھا روانہ ہوئے

(اسکندری جہاز) دیکھو (۲۷-۶) کو یہہ جہاز اُسی جزیرہ کے بندر میں جاڑا کاٹنے کے لئے رہا تھا اور گمان ہے کہ اُسے طوفان کے سبب سے وہاں آکے رہنے کی ضرورت ہوئی ہوگی (دیوکوری) اصل میں دیوس کوری لفظ ہے یعنے زیوس دیوتا کے دو بیٹے تھے جو خاص ملاحوں کے مددگار کہلاتے تھے جیسے دریائے اٹک میں دو پیروں کی قبریں ہیں جو ملاحوں کے مددگار کہلاتے ہیں یا جیسے ہندوستان میں کوئی خواجہ خضر ہیں کنوئیں میں رہتے ہیں اور سقوں کے مددگار ہیں اسی طرح جب جہاز کے لوگ طوفان سے بچ جاتے تھے تو دیوکوری کی شکرگذاری کرتے تھے اسوقت رومن کتھولک ملاح میڈیٹرین سمندر میں مقدس انٹونی کی عزت کرتے ہیں دیوس کوری کے عوض میں پس اُس کی صورت نشان کے لئے جہازوں پر رکھتے تھے پر پولس کا حقیقی نشان صلیب تھا وہ جانتا تھا کہ دیوس کوری کچھہ بھی نہیں ہے (۱ قرنتی ۸-۴) مگر سمندر اور جو کچھہ اُس میں ہے خدا کا ہے تو بھی پولس نے کچھہ پرواہ نہیں کی کہ میں اس بت کے نشان کے جہاز میں کیوں سوار ہوں دنیا کے تمام معاملات میں روا ہے کہ عیسائی بت پرستوں سے صحبت رکھیں (۱ قرنتی ۵-۹ و ۱۰) پر بت پرستی کے دستورات سے بچیں اور ہر قسم کی بت پرستی کو نفرتی چیز جانیں (۱ قرنتی ۱۰-۲۱ و ۲ قرنتی ۶-۱۴ سے ۱۶ و افسی ۵-۱۱) پر یہہ بات کہ ایسے

جہاز میں سوار ہونگے ایسے گھر میں نہ بیٹھینگے یا ایسے آدمی سے نہ ملینگے حماقت کی بات ہے دیکھو خدا ایسا نہیں کرتا ہے وہ اسکندریہ کے دو جہازوں کو کام میں لایا (۲۷-۶ و ۲۸-۱۱) وہ اپنے کلیسیا کے پورا کرنے میں دشمن کو بھی کام میں لاتا ہے کہ انجیل کو روم تک پہونچاوے اور وہ جس کا نشان دیوتا کا ہے وہ بھی خدمت کر کے مسیح کے قدموں تلے آوے جیسے سب کچھ اُسکے قدموں تلے آتا ہے

۱۲ (۱۲) اور سیراکوس میں لگا کے تین دن رہے اور وہاں سے ریگیوم میں گھوم آئے

(سیراکوس) ایک شہر ہے سسلی کا پایہ تخت پرانا پورب میں ملیطہ سے (۸۰) میل یا دن بھر کا سفر ہے اُوتر کیطرف چلکر (تین دن رہے) شاید ہوا مخالف ہوگی ان تین دن میں ضرور پولوس کنارہ پر گیا ہوگا اور منادی کی ہوگی کیونکہ صوبہ دار نے ایسی اجازت پہلے دی تھی (۲۷-۳) اب تو زیادہ اجازت ہوئی ہوگی کیونکہ اب بہت پیار ہوگیا تھا آج تک سسلی کی کلیسیا پولوس کو اپنی کلیسیا کی بنیاد ڈالنیوالا سمجھتے ہیں (ریگیوم) اٹلی کے کنارہ پر دکھن پچھم کی طرف اور سسلی کے اوتر پورب میں ہے اور سینا کی آبنائے کے نزدیک ہے اور اس طرف کو اسلئے گھوم آئے تھے کہ ہوا اب تک موافق نہ تھی

۱۳ (۱۳) اور جب ایک روز بعد دکھنیا چلی دوسرے دن پتیولی میں آئے

(پتیولی) کو اب سپولی کہتے ہیں وہ شہر ہے خلیج نپلس کے اوتر میں اور ریگیوم سے (۱۸۰) میل ہے بسبت اوتر وہاں (۲۶) گھنٹہ میں پہونچتے تھے جب ہوا موافق ہوتی تھی (ف ۱) اگناسیوس اسقف بھی یہاں آیا تھا جب وہ روم کو پکڑا ہوا جاتا تھا تاکہ درندوں سے پھڑوایا جاوے (ف ۲) اسوقت وہ آتشی پہاڑ جسپر درسلا جلکے مری تھی پولوس کے دہنے ہاتھ پر تھا

۱۴ (۱۴) وہاں ہم بھائیوں کو پا کے اُنکے منت سے سات دن اُنکے پاس رہے اور یونہیں روم کو چلے

پتیولی سے آگے خشکی کا سفر آگیا تھا اسلئے یونہیں چلے (ف ۱) پتیولی میں بھائی ملے تھے اُنکو خبر نہ تھی کہ پولوس آتا ہے اچانک آگیا تھا (ف ۲) دیکھو ہم نہیں کہہ سکتے کہ میں اکیلا چھوڑا گیا ہوں خدا کے لوگ ہر نگر میں پوشیدہ ملتے ہیں (۱ سلاطین ۱۹-۱۴ سے ۱۸) یہہ لوگ اگرچہ پہلے ایک دوسرے سے ناواقف تھے مگر وہ یگانگت اور باطنی رشتہ داری جو مسیح کے وسیلہ سے ہے ہر ملک کے بھائیوں سے ملکر خوشی دیتی ہے اور آپس میں ایک دوسرے کی تسلی کا باعث ہے بھائی لوگ کہیں کہیں سفروں میں ایسے ملجاتے ہیں جیسے خدا کے فرشتہ ملگئے اور بڑی محبت دکھلاتے ہیں جس سے ہم خدا کا

بہت شکر کرتے ہیں (سات دن رہے) تاکہ بدنی اور روحانی آرام ہو جاوے (ف) صوبہ دار نے اسی جگہ سے اپنے پہونچنے کی خبر روم کو بھیجی تھی اور جواب کے لئے بھی اُسے وہاں ٹھہرنا تھا (ف) ضرور پولوس نے اسجگہ ارام کرکے اپنے دل کی طیاری کی ہوگی اُس امتحان اور اُس خدمت کے لئے جو روم میں اُسے پیش آنیوالی تھی جسکو وہ نہ جانتا تھا کہ کیا کیا ہوگا (ف) اگر اہل روم کو خبر ہوتی کہ کون آتا ہی تو ضرور کانپ جاتے کیونکہ وہ خدا کا سپہ سالار تھا جس کے وسیلہ سے دنیا اُلٹ پلٹ ہوتی تھی پر اہل روم ناواقف تھے کہ کون آتا ہی (ف) اب روم میں ایک نئی طاقت آتی ہی جس سے ساری بت پرستی دنیا کی اور ساری سلطنت روم کی ٹکڑے ٹکڑے ہونیوالی ہی کیونکہ مسیح کی مراد اس دین سے یہہ ہی کہ ساری دنیا اُسکی تابعداری کریگی (ف) روم کے عیسائی ضرور پولوس سے واقف تھے کیونکہ آج سے تین برس پہلے پولوس نے اپنا خط رومیوں کو لکھا تھا

۱۵ (۱۵) وہاں سے بھائی ہماری خبر سُن کے اپی فوریم اور تریتابرنے تک ہمارے استقبال کو آئے اور پولوس نے اُنہیں دیکھکر خدا کا شکر کیا اور خاطر جمع ہوا

(خبر سُن کے) اُس شخص کی زبانی جو صوبہ دار کی چٹھی لیکر روم میں گیا تھا (بھائی آئے) یہاں روم کے عیسائی بھائیوں کا پہلا ذکر ہی دیکھو بھائیوں کی محبت کو کہ رسول کی عزت کے لئے اور اسلئے کہ ہم سب جو عیسائی ہیں ایک ہی چشمہ سے بہتے ہیں اور دنیا میں اگرچہ جُدے جُدے ہیں مگر ایک وطن کے لوگ ہیں ایک ہی دیس کے مسافر ہیں ہماری اُن کی ایک ہی اُمید ہی اسلئے ایک دوسرے کو پیار کرتے ہیں پس وہ بھی استقبال کو آئے (ف) اعمال کی کتاب میں اور کلیسیاؤں کا ذکر پڑھتے ہیں کہ کیونکر وہاں عیسائی موجود ہو گئے مگر روم کے بھائیوں کی بابت کوئی صاف بیان نہیں ہی کہ کس طرح سے وہاں بھائی لوگ پیدا ہو گئے تھے لیکن خیال کہتا ہی کہ یہہ تخم ریزی وہاں کسی شُبے معلم سے ہوئی تھی جسکا حال معلوم نہیں ہی مگر اتنا جانتے ہیں کہ ضرور پنتکوست کے دن جب رومی بھی یروشلم میں تھے اُسی وقت سے وہاں دین عیسائی پہونچا تھا (۲-۱۰) اور جب پولوس نے رومیوں کے خط ۱۶ باب میں بعض بھائیوں کو سلام بھیجا تھا تو وہاں بعضے بھائی موجود تھے جو یہودیوں اور یونانیوں میں سے عیسائی ہوئے تھے مثلاً اکلا و پرسکلا (رومی ۱۶-۳) اور بعضے پولوس کے رشتہ دار بھی تھے (رومی ۱۶-۷) اور رومی کلیسیا کا ایمان بھی مشہور تھا (رومی ۱-۸) پر اسوقت کوئی رسول اُن کے لئے درکار تھا کہ وہاں کی کلیسیا ایک مستقیم کلیسیا ہو جاوے سو خداوند اب رسول مقبول کو وہاں لایا ہی (شکر کیا) دیکھو بعضی باتیں ایسی بھی ہیں جنمیں کچھہ خرچ نہیں ہوتا اور وہ نہایت مدد اور تسلی کا باعث ہیں (اپی فوریم) روم سے دکھن و پورب میں (۴۱) میل ہی ایک قافلہ عیسائیوں کا پولوس

کو وہاں ملا جو استقبال کے لئے حاضر تھا اور (تریتابرنے) روم سے (۳۰) میل ہے دوسرا قافلہ عیسائیوں کا وہاں استقبال
کو حاضر تھا (ف) اسوقت یہہ لوگ اُس بڑی سڑک پر تھے جسکا اپئین نام ہے یعنے اپایئی کی سڑک جسکو اور سڑکوں کی
ملکہ کہتے تھے کیونکہ وہ بڑی عام سڑک تھی (ف) اہل روم نے بہت سی سڑکیں بنائی تھیں تاکہ اُنکے وسیلہ سے ہر طرف
فوج کشی ہووے اور خوب آمد و رفت جاری ہو مگر یہہ سڑکیں دین عیسائی کے لئے بھی بڑی مددگار ہوئیں جیسے اسوقت
تمام ملکوں میں سڑکیں موجود ہیں اور آسانی سے اُن کے وسیلہ سے انجیل چاروں طرف پھیلتی ہے بلکہ ریل اور اگن بوٹ بھی اس
کام میں بڑی مدد کر رہے ہیں جہاں ریل بنتی ہے وہاں انجیل کے لئے بڑی امید کرنی چاہئے (دیکھو یشعیا ۴۰-۳ سے ۵
تک) کیا لکھا تھا کہ سڑکیں طیار ہوں تاکہ جلال الہی ظاہر ہووے (ف) پولوس نے شکر کیا کہ یہہ لوگ مجھے خوشی سے
قبول کرتے ہیں محبت کے نشان سے ہمیشہ پولوس کے دل میں بڑی تاثیر ہوتی تھی (رومی ۱-۹ سے ۱۲) اور پولوس
(خاطر جمع ہوا) کیونکہ جو ارادہ مدت سے دل میں تھا اب پورا ہوا (۱۹-۲۱) وہ چاہتا تھا کہ روم میں منادی کرے (۲۳-۱۱)
اور وہ ہمیشہ دوستوں کے ملنے کا مشتاق تھا (۱۸-۵ و ۲ قرنتی ۲-۱۳ و ۷-۶ و رومی ۱-۱۱ و ۱۲ و ۱۵-۳۲) خدا نے اُسکی
مراد پوری کی

(۱۶) جب ہم روم میں پہونچے صوبہ دار نے قیدیوں کو رسالہ خاص کے سردار کے حوالہ کیا
پر پولوس کو اجازت ہوئی کہ اکیلا ایک سپاہی کے ساتھ جو اُسکا نگہبان تھا رہے ۱۶

(روم میں پہونچے) اب تمام دنیا کے پایہ تخت میں آگئے تائیبر دریا کے کنارہ جو ۱۶ میل سمندر سے تھا (ف) روم
میں اُسوقت بیس لاکھہ آدمی کی آبادی تھی اور لندن میں اسوقت (۳۵) لاکھہ کی آبادی ہے (ف) اس کتاب میں اور
بھی بہت سے بڑے بڑے شہروں کا ذکر آیا ہے مثلاً یروشلم قیصریہ دمشق انطاکیہ تسلونیقیہ اتھینی قرنتس افسس
جہاں انجیل پہونچی آخر میں سب سے بڑے شہر کا ذکر بھی آیا کہ انجیل روم میں بھی جا پہونچی (ف) روم کی بڑی سلطنت
تھی پولوس نے جتنے سفر کئے سب روم کے علاقہ میں تھے کبھی اس سلطنت کے باہر نہیں گیا پس وہ لوگ جو تہمت
کے طور پر عیسائی کو کہتے ہیں کہ کیوں انگریزی سلطنت سے باہر نہیں جاتے ہو پس یہہ کچھہ بات نہیں ہے پولوس باہر نہیں
گیا ہاں باہر بھی جاتے ہیں جب خدا راہ کھولتا ہے (ف) سارے حکام جنکا ذکر اس کتاب میں ہے یا تو وہی تھے یا روم
سے اختیار پاکے حکومت پائی تھی مثلاً سرگیوس پولوس - گلیو - فسطس - فیلکس وغیرہ اور سپاہی بھی اسی طرح
تھے - کرنیلیوس - لسیاس - یولیوس (ف) یہہ وہ بڑی سلطنت ہے جسکا ذکر خدا نے بنوخذ نضر سے کیا تھا اُسکے

ظہور سے چھہ سو برس آگے دیکھو (دانیال ۲-۷-۲ سے ۴۵) اب اس بڑی سلطنت میں ایک چھوٹی سلطنت آگئی
اب چھوٹا پتھر اسمیں آگیا جو لوہے کی مانند مضبوط ہی وہ مسیح کی بادشاہت ہی جسکا سپہ سالار روم میں آگیا جو پولوس
ہی (دانیال ۷-۱۳ و ۱۴ الوقا ۱-۳۱ و ۳۳ عبرانی ۱-۸ مکاشفات ۱۱-۱۵) پر سوچو (ف) اہل روم نے ہرچند کہ کوشش کی
انجیل کے برباد کرنے میں خواہ قیصروں کے وسیلہ سے خواہ پاپا صاحب کے وسیلہ سے آخر کو شکست سب نے کھائی
اور انجیل کے تابع روم ہوگئی اسیطرح ہندوستان میں اب ہوتا ہی (ف) اسوقت پولوس کو خدا نے ایلچی بنایا اور بھیجا تاکہ
روم کے لوگ اُس کی معرفت اور مسیح کے وسیلہ سے خدا کے ساتھہ صلح کریں پس وہ بظاہر ایک قیدی تھا اور حقیقت
میں خدا کا ایلچی تھا اور خدا کے کام یونہیں ہوتے ہیں مگر دنیا کے لوگ پیچھے معلوم کرتے ہیں (رسالہ خاص) یعنے
بادشاہی باڈی گارڈ کے رسالہ کو قیدی سپرد ہوئے۔ اس رسالہ کے سردار کو شہر میں بڑا اختیار تھا اور اُس کا نام
تھا برس آفرانوس وہ پہلے شہنشاہ نیرو کا اُستاد تھا اور اسی خاندان سے بھی تھا اب دیکھو قیصر کے خاندان میں انجیل
کس طرح آئی (فلپی ۱-۱۳ و ۴-۲۲) (ف) یہہ واقعہ یعنے پولوس کا وہاں پہونچنا وغیرہ ۶۱ء کے درمیان کا ہی اور موسم
بہار کا تھا (پولوس کو اجازت ہوئی) کہ اکیلا رہے ایک سپاہی کے ساتھہ جیسے (۱۲-۶) میں پطرس رہا تھا۔ اس اجازت
کا سبب یہہ تھا کہ جن جرم ہونگا بھاری قصور نہ تھا وہ ایک سپاہی کے ساتھہ رہ سکتے تھے (ف) یہہ بات بھی معلوم ہی
کہ پولوس قیصر کے محل کے نزدیک شہر کے اندر اُس سنہلے پتھر کے پاس مقیم تھا جہاں سے (۳۱) سڑکیں تمام دنیا میں
جاتی تھیں پس پولوس کو ایسی آزادگی اسلئے ہوئی کہ یولیوس صوبہ دار نے اُس کی سفارش کی ہوگی اور فسطس کی چٹھی سے
بھی جس میں لکھا تھا کہ پولوس بیقصور ہی یہہ بھی خدا سے ہوا تھا تاکہ اپنے بندے کو کام کے لئے خلاصی دلوائے پس وہ
آزاد ہو کے رہا مگر دستور کے موافق ایک سپاہی سے بندھا ہوا حوالات کی طرح پر پھرا کرتا تھا (آیت ۲۰)

۱۷ (۱۷) اور یوں ہوا کہ تین روز بعد پولوس نے یہودیوں کے رئیسوں کو باہم بُلایا اور جب اکٹھے ہوئے
اُنکو کہا اے بھائیو ہرچند میں نے قوم کے اور باپ دادوں کے طریقوں کے خلاف کچھہ نہ کیا تو بھی قید
ہو کے یروشلم سے رومیوں کے ہاتھوں میں حوالہ کیا گیا

(رئیسوں کو بُلایا) یعنے عبادت خانہ کے سرداروں اور امیران یہود کو (بُلایا) اِسلئے کہ آپ وہاں نہیں جا سکتا تھا
(ف) روم میں یہودی بہت رہتے تھے کیونکہ پمپیوس سپہ سالار نے اُن یہودی قیدیوں کو جنہیں وہ پورب سے گرفتار
کر کے لایا تھا شہر کے ایک حصہ میں آباد کیا تھا دریا کی دوسری طرف کو اور بعض کو آزاد بھی کر دیا تھا اور چونکہ وہ شہر

بنا تھا روزگار اور تجارت کے لئے بھی وہاں آکے یہودی رہے ہونگے غرض یہودی وہاں بہت بڑھ گئے تھے اور محنتی اور ہوشیار ہو کے دولتمند ہو گئے تھے اور اکثر اُنہوں نے وہاں سے روپیہ کما کر اپنے ملک کو بھی بھیجا تھا تاکہ اپنے بھائیوں کی مدد کریں جو ہمیشہ بغاوت کیا کرتے تھے اور اسی سبب سے قلادیوس قیصر نے اُنہیں جلاوطن بھی کیا تھا (۱۸-۲) اور کچھ مدت بعد پھر آنے کی اجازت ہوئی تھی اور اب نیرو کی سلطنت میں اُن کی پوری آزادگی تھی یہہ جگہ یہودیوں کے محلہ کی روم میں آج تک کیتو نام سے مشہور ہے (ف ۲) پولوس کی محبت اپنی قوم سے بہت تھی (رومی ۱-۱۶ و ۹-۱ سے ۳ و ۱۰-۱) وہ زنجیر سے جکڑا ہوا ہو کے بھی اُنسے باتیں کرتا ہے کیونکہ وہ خدا کا ایلچی تھا اور اُس کی قید مسیح کے لئے تھی اور اُسمیں مسیح کی روح تھی جس سے لوگ اپنے دشمنوں کو بھی پیار کرتے ہیں اگرچہ اُسنے اُن کے ہاتھ سے دُکھ اُٹھایا تو بھی سب سے پہلے اُنہیں انجیل سُناتا ہے کہ بچ جاویں پس وہ اُنہیں بُلا کے پہلے اپنے حق میں باتیں کرتا ہے تاکہ وہ سمجھیں کہ وہ بے قصور ہے اور تب اُسکی باتیں بلاتعصب سُنیں اور وہی بات کہتا ہے جو اُسنے سب جگہ کہی کہ میں شریعت کا مخالف نہیں ہوں میں تو شریعت کو عزت دیتا ہوں مگر اُسکی صحیح مراد بتلاتا ہوں

۱۸ (۱۸) اُنہوں نے میرا حال دریافت کر کے چاہا کہ مجھے چھوڑ دیں کیونکہ میرے قتل کا کوئی سبب نہ تھا

(اُنہوں نے) یعنے فیلکس اور فسطس نے جن کے حوالہ یہودیوں نے مجھے بیقصور کیا تھا چھوڑنا چاہا کیونکہ میرے ذمہ کچھ قصور نہ تھا (۲۳-۲۸)

۱۹ (۱۹) پر جب یہودیوں نے مخالفت کی میں نے لاچاری سے قیصر کی دوہائی دی اسواسطے نہیں کہ اپنی قوم پر فریاد کروں

یعنے میں تم پر نالش کرنے کو یہاں نہیں آیا مگر اپنے حق میں عذر کرتا ہوں اور یہہ بھی لاچاری کے سبب کرنا پڑا (ف) اب وقت آگیا تھا کہ شمعدان یہودیوں میں سے اُٹھایا جاوے سو پولوس کے وہاں آنے سے اُٹھایا گیا تھا مگر مجازی سونے کا شمعدان طیطس کے ہاتھ سے اُٹھایا گیا تھا اور آج تک اُس شمعدان کی صورت طیطس کے طاق پر روم میں منقش ہے اُسیوقت سے عیسائی دین کا شمعدان یہودیہ سے اُٹھ کر غیر قوموں میں رکھا گیا تھا اور یہہ بھی یہودیوں سے ہوا کہ مسیح سے اور اُس کے رسولوں سے کمال بغاوت کی

(۲۰) سو اسی سبب سے میں نے تمہیں بلایا کہ تمہیں دیکھوں اور گفتگو کروں کیونکہ اسرائیل ہی کی امید کے سبب میں اس زنجیر سے بندھا ہوں

(اسرائیل کی امید) دیکھو (۲۶-۷) کی ذیل کو پس جو کچھ تمہارے دل کی امید ہے وہی میری امید ہے مگر مقدمہ تمہاری طرف سے ہے نہ میری طرف سے پر اسی مقدمہ میں وہ آبا اجداد کی امید بندھی ہوئی ہے (اس زنجیر سے بندھا ہوں) وہ اپنی زنجیر دکھلاتا ہے اپنے بھائیوں کو جنہوں نے اُسے ناحق باندھا بے عزتی اور دُکھ کے سبب سے اُس کے دل میں بڑا رنج تھا مگر امید میں خوشوقت تھا اور اُسی امید کے سبب دُکھ کی برداشت کر سکتا تھا وہ امید جان کا لنگر تھا اُن یہودیوں کا خدا کی عدالت میں کیا حال ہوگا جنہوں نے خدا کے سچے رسول کو ناحق باندھا اور وہ کس درد کے ساتھ اپنی زنجیریں اپنے بھائیوں کو دکھلاتا ہے اندھی دنیا پر افسوس ہے

(۲۱) اُنہوں نے اُسکو کہا ہم نے نہ یہودیہ سے تیرے حق میں خط پائے نہ بھائیوں میں سے کسی نے آ کے تیری کچھ خبر دی یا بدی بیان کی

یہہ تعجب کی بات ہے کہ اُنہوں نے کچھ نہیں سُنا مگر بات یہہ ہے کہ پولس نے قیصریا میں قیصر کی دوہائی جب تک نہ دی تھی کہ مقدمہ قریب تمام نہ ہو پہنچا تھا جب مقدمہ ختم ہو چکا تھا اُسوقت فسطس کے اُس فقرہ پر کہ آیا تو یروشلم کو جانا چاہتا ہے پولس نے دوہائی دی تھی پس کوئی سبب ایسا نہ تھا کہ یہودی روم کے یہودیوں کو خبر دیتے وہ جان گئے تھے کہ مقدمہ میں کچھ جان نہیں ہے اور اگرپا بادشاہ نے بھی اُسے بے قصور بتلا دیا تھا جو ہیکل کا مہتمم تھا پس یہودیوں نے پیروی چھوڑ دی تھی اور موسم بھی جہازرانی کا نکل گیا تھا

(۲۲) پر ہم تجھ سے سُنا چاہتے ہیں کہ تو کیا سمجھتا ہے کیونکہ اس بدعت کی بابت ہمکو معلوم ہے کہ سب کہیں اُسے بُرا کہتے ہیں

دیکھو وہ قول شمعون کا کیسا پورا ہوا جو اُسنے کہا تھا کہ خلاف کہنے کے لئے رکھا گیا ہے (لوقا ۲-۳۴) حقیقت میں پولس نے درست کہا کہ یہہ قوم حجتی ہے (رومی ۱۰-۲۱) سچے عیسائی کا یہہ نشان ہے کہ دنیا اُس کے خلاف بولتی ہے (بدعت کی بابت) وے اسے بدعتی فرقہ حقارت سے بتلاتے ہیں تو بھی اس کی تعلیم دنیا کی سب سے بڑی بڑی قوموں کا مذہب

ہوگیا اور اپنی ذاتی خوبی سے جہان کو گھیر لیا اور یروشلیم اور روم کی سلطنت کو بھی دبالیا اور کوئی ملت اُسکا مقابلہ نہیں کرسکتی یہہ باتیں تو بے تکلف سب پر ظاہر ہیں

۲۳

(۲۳) اور وے اُسکے لئے ایک دن ٹھہرا کے بہتیرے اُس کے ڈیرے پر آے جنہیں وہ خدا کی بادشاہت پر گواہی دے دے کے اور موسیٰ کی شریعت اور نبیوں کی کتاب سے مسیح کے حق میں دلیلیں لالا کے صبح سے شام تک تعلیم دیا کیا

(اُس کے ڈیرہ پر) یہہ کرایہ کا گھر نہ تھا شاید کسی دوست کا گھر تھا کیونکہ کرایہ کا گھر کا ذکر (آیت ۳۰) میں آتا ہے گمان ہے کہ اکلا و پرسکلا کا گھر ہو کہ وہ لوگ لوٹ کر روم میں آگئے تھے (رومی ۱۶-۳) وہ ہمیشہ عزت سمجھتے تھے کہ رسول ہمارے گھر پر رہے۔ پولوس نے بڑی تعلیم دی جسکا ذکر مفصل نہیں لکھا ہو مگر اُسکا خلاصہ کہ اُس نے خدا کی بادشاہت کا ذکر کیا جو یہودیوں کے خیال کے برخلاف ہی کیونکہ وہ جسمانی اور دنیاوی سلطنت جانتے تھے پر اُسنے بتلایا کہ خدا کی بادشاہت روحانی بادشاہت ہی۔ اور مسیح کے حق میں بھی بہت بولا کہ یہی مصلوب یسوع مسیح ہی اور بنی اسرائیل کا بادشاہ ہی اور اُسکی نبوت میں موسیٰ اور اور نبیوں کی کتابوں میں سے دلیلیں لایا۔ صبح سے شام تک سناتا رہا (ف) پولوس اگرچہ غیر قوموں کا رسول مقرر ہوا تھا تو بھی اُسنے یہودیوں کے لئے بڑی کوشش کی (ف) شاید کوئی کہے کہ وہ دلایل کیا تھے کاشکے وہاں میں بھی حاضر ہوتا تو سُنتا ایسے شخص کو چاہئے کہ پولوس کے خطوط دیکھے وہی دلایل وہاں مذکور ہیں جو مفصل سُنائے ہونگے اور وہی دلایل ہمارے پاس اُن خطوط میں موجود ہیں جنسے ہم سارے جہان کے یہودیوں کا منہہ اچھی طرح بند کرسکتے ہیں جو آدمی اُنکو پڑھکے بھی نہیں سمجھتا اُس کی عقل کو سلام ہی

۲۴

(۲۴) اور بعضے اُس کی باتوں سے قایل ہوئے اور بعضے بے ایمان رہے

یعنے بعضے مان گئے اور بعضے بے ایمان رہے کیونکہ بوتے وقت کچھہ بیج راہ کے کنارہ پر گرا کچھہ پتھریلی زمین پر کچھہ کانٹوں میں کچھہ اچھی زمین پر گرا۔ ہمیشہ انجیل کا یہی حال ہی کہ سب کو سنائی جاتی ہی کوئی مانتا ہی کوئی نہیں مانتا سب میں ایمان نہیں ہی سب بے ایمان بھی نہیں ہیں اور کلام کی تاثیر بھی اُس کے اہل میں ہوتی ہی (دانیال ۴-۲)

۲۵ (۲۵) جب وے آپس میں متفق نہ ہوئے پولوس کے یہہ کہتے ہی چلے گئے کہ روح القدس نے یشعیا نبی کی معرفت ہمارے باپ دادوں کو خوب کہا

باپ کے حق میں بھی بول چکا اُس کی بادشاہت کے ذکر میں بیٹے کے حق میں بھی بول چکا۔ یسوع مسیح کے ثبوت میں اب روح القدس کے حق میں بولا کہ وہ خدا ہی اُسنے یشعیا نبی کی معرفت خوب کہا۔ پہلے اُسنے خوب دلیلیں دیں جب اُن بیج فہموں نے قبول نہ کیا تو اُسنے چاہا کہ اب مار تول سے اُن کے دلوں کو کوٹے اور اور قسم کی دلیل لاوے کہ انجیل کا قبول نہ کرنا بھی تمہاری طرف سے انجیل کی حقیقت پر بڑی دلیل ہی بموجب اِس ارشاد کے جو روح القدس نے یشعیا نبی کی معرفت کہا ہی تب یہہ سُنتے ہی چلے گئے (ف) اچھے طبیب نے سب طرح کی دوا کھلائی نرم دوا سے جب موج کی ناپاکی کا اخراج نہ ہوا تب سخت دوا پلائی پر اُس سے بھی فایدہ نہوا تو اب موت ہی اسلئے اُٹھ گئے

۲۶ ۲۷ (۲۶ و ۲۷) کہ اس قوم کے پاس جا اور کہہ کہ تم کانوں سے سنوگے پر نہ سمجھوگے اور آنکھوں سے دیکھوگے پر دریافت نہ کروگے (۲۷) کیونکہ اس قوم کا دل موٹا ہوا اور وے اپنے کانوں سے اونچا سنتے ہیں اور اُنھوں نے اپنی آنکھیں موند لیں ایسا نہو کہ آنکھوں سے دیکھیں اور کانوں سے سُنیں اور دل سے سمجھیں اور رجوع لاویں اور میں اُنہیں چنگا کروں

یہہ مضمون یشعیا کے (۶- ۹ و ۱۰) میں لکھا ہی اسکی تفسیر دیکھو خزانۃ الاسرار (۱۳- ۱۳ سے ۱۵ تک) کے ذیل میں (ف) یہہ مضمون خدا کے کلام میں بہت مذکور ہی چنانچہ (یرمیاہ ۵-۲۱ و حزقیل ۱۲-۲ و متی ۱۳-۱۴ و ۱۵ و مرقس ۴-۱۲ و لوقا ۸-۱۰ یوحنا ۱۲-۴۰ و رومی ۱۱-۸ و اعمال ۲۸-۲۶ و ۲۷) پس ظاہر ہی کہ روح القدس اسپر زور کرتی ہی کہ یہودیوں سے یوں ہوگا تو بھی پولوس کو بڑا غم ہی اور اُن کے لئے دعا کرتا ہی کہ نجات پاویں (رومی ۹-۲ و ۱۰-۱) یہودی لوگ اپنے اوپر اندھیرا اور ہلاکت کا فتویٰ لے آتے ہیں جو سخت دل بے ایمان کا حصہ ہی کیونکہ وہ خود نجات کو رد کرتے ہیں اور اپنے اوپر وبال لاتے ہیں اور سچائی کو ناراستی سے روک دیتے ہیں

۲۸ (۲۸) پس تم کو معلوم ہووے کہ خدا کی نجات غیر قوموں کے پاس بھیجی گئی اور وے اُسے سن لینگے

(غیر قوموں کے پاس بھیجی گئی) جنکا پائے تخت یہہ روم تھہری یہی بات پولوس نے انطاکیہ میں کہی تھی (۱۳-۴۶ سے ۴۸) اور قرنتس میں بھی (۱۸-۶) اب روم میں بھی کہتا ہی (خدا کی نجات) اسلئے کہلاتی ہی کہ اسکا بانی مبانی خدا ہی یہہ راہ نجات کی خدا نے نکالی ہی اور اسکا انتظام اُسنے کیا ہی کہ لوگ یوں نجات پاویں۔ اور خدا کے بیٹے نے طیار کی ہی اور خدا کی روح نے اسے ظاہر کیا ہی اور اُس کی تاثیر خدا سے ہی۔ یہودی خدا کی طیار کی ہوئی نجات کو قبول نہیں کرتے اُسکی ضیافت میں نہیں جاتے تب دوسرے لوگ بُلائے جاتے ہیں (لوقا ۱۴-۲۱) (وے سُن لینگے) یہہ ہمارے لئے کیسی تسلی کی بات ہی کہ ہم سن لینگے خدا کو معلوم ہی کہ ہم قبول کرینگے ہمارے حق میں یہہ پیشگوئی ہی اور جب یہہ خبر دیگئی تھی اُسوقت کی نسبت اب دیکھو کہ غیر قوم کے عیسائی زمین پر کس کثرت سے ظاہر ہوئے ہیں انسے زمین بھری جاتی ہی یہہ ہمارے لئے شکر کی بات ہی

۲۹ (۲۹) جب اُس نے یہہ کہا یہودی آپس میں بحث کرتے چلے گئے

یہہ آیت بعض پرانے نسخوں میں نہیں ہی۔ مگر ضرور یوں ہی ہوا تھا کہ وہ چلے گئے تھے غیر قوم کے نام سے وہ جلتے تھے اس ذکر کی برداشت اُن کے لئے مشکل تھی

۳۰ (۳۰) اور پولوس پورے دو برس اپنے کرایہ کے گھر میں رہا اور سبکو جو اُس پاس آتے تھے قبول کیا

(تو بھی قید رہا) اور شہر فلپی کی کلیسیا نے خرچ سے اُسکی مدد کی (فلپی ۴-۱۰ سے ۱۴) اور اُسکا دروازہ کھلا رہا کہ کوئی آوے اور سنے بہت آئے اور جو آئے اُسنے سب کو قبول کیا اور خدا نے اُس کی خدمت کا دروازہ بھی عجیب طور سے کھولا گویا روم کے حکام نے اُسے یکرشکے بٹھلایا کہ وہاں انجیل پھیلاوے

۳۱ (۳۱) اور بکمال دلیری سے بنا روک ٹوک خدا کی بادشاہت کی منادی کرتا اور خداوند یسوع مسیح کی باتیں سکھاتا رہا

یہاں کتاب تمام ہوئی مگر کام تمام نہیں ہوا اُسے کام کرتا ہوا لوقا چھوڑتا ہی کیونکہ ابھی کلیسیا کی تواریخ پوری نہیں ہوئی ہی جب تک آخر نہ آوے پس لوقا کا کام یہہ تھا کہ یروشلم سے لیکر روم تک انجیل کا دورہ دکھلاوے کہ یروشلم سے روم تک انجیل یوں چلی گئی اور اب وہ دنیا کی حدوں تک جاویگی پولوس گھٹتا ہی مسیح خداوند آگے بڑھتا ہی (ف) ایک وقت آویگا کہ پھر انجیل یروشلم میں واپس آویگی جب مسیح خداوند کی آمد نزدیک ہوگی ابھی یہودیوں کا وقت تمام ہوگیا اور غیر قوموں کا وقت

آگیا ہی آخرکو غیر قوموں کا وقت بھی پورا ہوگا تب آخر ہوگا (ف) اعمال کی کتاب دکھ اور مصیبت کی تواریخ ہی تو بھی انجیل کی سب کتابوں کی مانند اُس کا خاتمہ بالخیر ہی اسی لوقا کی انجیل کا خاتمہ بھی دیکھو (لوقا ۲۴-۵۳) ہمیشہ خدا کی ہیکل میں ستایش اور تعریف کرنے رہے اور اس کتاب کا خاتمہ بھی دیکھو۔ کہ خداوند یسوع مسیح کی باتیں سکھاتا رہا اور یہہ بغیر روک ٹوک کے ہوا اگرچہ پہلے بہت روک ٹوک ہوئی مگر تو بھی انجیل پھیلتی گئی کیونکہ انجیل کے حق میں روک ٹوک ایسی ہی جیسے کوئی سورج کو چمکنے سے روکے پریشان اور خراب ہو کے خود بیٹھہ جاتا ہی وہ برابر چمکتا ہی۔ پولس تو دنیا سے چلا گیا مگر وہ جسکی بادشاہت ہی آج تک اپنے اور بندوں کے وسیلہ سے برابر کام کرتا چلا آیا اب ہر ملک میں اُسکے لوگ کام کرتے ہیں اور ہندوستان میں اسوقت خدا نے ہمیں کام کرنے کو مقرر کیا ہی سو چاہئے کہ ہم سب جو پادری اور عیسائی کہلاتے ہیں پولس کے نمونہ کو پیش نظر رکھ کے کام کرتے رہیں جب تک آخر آوے فقط

خاتمۃ الکتاب

اِس خاتمہ میں چند باتیں مفید اور یادداشت کے لایق بیان ہوتی ہیں چاہیئے کہ ناظرین غور کر کے یاد رکھیں -

(۱) پولوس اسی حالت میں قید ہو کے روم میں دو برس رہا کیونکہ اُس کے مدعی ابھی چھہ مہینے تک روم میں نہیں آئے تھے مگر جب آئے تو کیا ہو سکتا تھا کیونکہ فیلکس اور فِسطس اور اگرپا نے اُسے بیقصور ٹھہرایا تھا - شہنشاہ کی کچہری میں اکثر مقدمات کے فیصلہ میں بڑی دیری ہوا کرتی تھی اور اُنکا دستور تھا کہ مقدمات کو نمبروار طے کیا کرتے تھے یہہ وجہہ دیری کی ہوئی مگر انجیل کی خدمت کے لئے یہہ دیری ضرور مفید ہوئی تھی

(۲) لوقا نے اِس کتاب اعمال کا لکھنا روم میں آنے سے پہلے شروع کیا تھا اور روم میں آ کے لکھنا بند کر دیا اور بحالت قید ہی اُسکا ذکر چھوڑ دیا اور لوقا نے نہیں چاہا کہ فیصلہ آخری کی انتظاری تک کتاب کو ملتوی رکھے کیونکہ اگرچہ رسول قید ہوا مگر کلام خدا قید نہیں ہو سکتا ہی

(۳) وہ باتیں جو اُس کے بعد رسول پر گذریں اُن خطوط میں مرقوم ہیں جو پولوس نے روم سے اطراف میں لکھے تھے یعنے - افسیوں کا خط اور فلپیوں کا خط اور کلسیوں کا خط اور فلیمان کا خط اور دونوں خط تمطاؤس کے اور طیطس کا خط بھی

(۴) پولوس نے اس حالت میں خدا سے بڑی طاقت پائی اور ہمت باندھہ کے منادی کی جس کی تاثیر تمام شہر میں اور بادشاہی محل میں بھی بہت ہوئی اور دشمنوں کی مخالفت بہت فایدہ کا باعث ہوئی (فلپی ۱-۱۲ سے ۱۸ و ۴-۲۲) یہہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ انہیں ایام میں اُسے اور ساری کلیساؤں کی بہت فکر تھی جیسے پہلے بھی اُسے فکر رہا کرتی تھی (۲ قرنتی ۱۱-۲۸)

(۵) ان ایام میں خطوط کے وسیلہ سے اُسنے کلیساؤں کے ساتھہ کتابت کی تھی اور اور کلیساؤں کے کام میں - لوقا و تمطاؤس و مرقس اور تخِکس و ارسطرخس و اپفراس و انیسمس و دیمتیس و اپفرودتس کو بھی کام میں لایا تھا (کلسی ۴-۷ سے ۱۴ و فلیمان ۲۳ و ۲۴) کو دیکھو

(۶) آخر کو پولوس شہید ہوا مگر اسمیں کچھہ شک نہیں کہ اس مقدمہ میں بری ہو کے چھوٹ گیا تھا - پر چند سال بعد پھر وہ پکڑا گیا اور نیرو کے عہد میں اُسکا سر مبارک کاٹا گیا تھا

(۷) اُسکی شہادت کا ذکر کلیمنس رومی اسقف اور یوسیبیوس اور جروم صاحب کرتے ہیں - کلیمنس جو پولوس کا دوست تھا وہ اُس کی شہادت کے وقت زندہ تھا وہ اپنے خط میں قرنتیوں سے کہتا ہی کہ پولوس شہید ہونے سے پہلے مغرب کی

حدوں تک چلا گیا تھا اسکے معنے یہہ معلوم ہوتے ہیں کہ ہسپانیہ کو گیا ہو یا برطن کو گیا تھا۔ اُسکا ارادہ بھی تھا کہ ہسپانیہ کو جاوے (رومی ۱۵-۲۴ و ۲۸) مگر کریزاسٹم صاحب اور بعض دیگر مصنف کہتے ہیں کہ وہاں گیا تھا۔ اور یوسیبیوس اور جیروم نیرو کے ہاتھہ سے اُس کی آزادگی کا ذکر بھی کرتے ہیں اور خطوط میں ہے کہ میں افسس سے مقدونیہ کو گیا (۱ تمطاؤس ۱-۳) اور قرنت کو گیا (طیطس ۱-۵) اور نکوپلس کو گیا (طیطس ۳-۱۲) اور میلیطس کو بھی گیا جہاں ترفیمس کو بیمار چھوڑا (۲ تمطاؤس ۴-۲۰) یہہ سب کچھہ تحریر اعمال کے بعد ہوا تھا

(۸) گمان ہے کہ پہلے وہ پورب کی طرف گیا یعنے روم سے فلپی و کلسی کو گیا ہو (فلپی ۲-۲۴ فلیمان ۲۲) اور اُس کے بعد بڑا سفر کر کے ہسپانیہ میں آیا ہو اور دو برس وہاں پچھم کے ممالک میں رہا اور شاید انگلستان میں بھی آیا اِسکے بعد بسمت پورب لوٹ کے کریت اور ایشیا کوچک و مقدونیہ اور یونان میں آیا اور پہلا خط تمطاؤس کو مقدونیہ سے لکھا۔ مگر طیطس کا خط کریت و نکوپلس کے درمیان کسی جگہ سے لکھا (ف) پولوس کی آزادگی کے پانچ برس بعد عیسائی لوگ شمار میں بہت زیادہ ہوگئے تھے اور قیصر نے اُن کی کثرت دیکھی تھی اور جلا تھا اور اُنہیں ایام میں ایک بڑی آگ بھی روم میں لگی تھی اکثر مو.رخ کہتے ہیں کہ خود قیصر نیرو نے لگائی تھی پر تہمت اسکی عیسائیوں پر لگا کے اُنہیں سخت ایذا دی سیکڑوں کو صلیب دی اور بعض کو درندوں سے پھڑوایا اور بعض کو آگ میں جیتا جلایا تھا۔ طاطس کہتا ہے کہ عیسائیوں کے اوپر درندوں کا چمڑا مڑھکے اُس نے اُنہیں کتوں سے پھڑوایا تھا اور تیل ڈالکر رات کو جلایا تھا اور اس تماشے کے لئے نیرو نے اپنا بڑا باغ دیا تھا۔ ان باغات میں اب بڑے بڑے گرجے ہیں جہاں پاپا صاحب رہتے ہیں۔ یہہ آگ جو روم میں لگی تھی سولہ دن رات جلتی رہی تھی اور ۶۴ سنہ ع میں جولائی مہینے کی ۱۹ تاریخ کو یہہ آگ لگی تھی اور مطلب قیصر کا یہہ تھا کہ یہہ گھر جل جاویں تو اپنا محل بڑھاوے اور چوڑا کرے اِسلئے آگ لگوائی پر تہمت عیسایوں پر رکھہ کے اُنہیں ایسی سخت سزا دی اسکا بدلا خدا اُسے ابدی آگ میں دیگا

(۹) اسوقت پولوس روم میں نہ تھا اِسلئے بچ گیا۔ وین ہوسن صاحب جو پولوس کے مورخ میں لکھتے ہیں کہ پولوس نیکوپلس میں پھر پکڑا گیا تھا (طیطس ۳-۱۲) یا شاید افسس میں اور شاید تمطاؤس کے آنسو اسی سبب سے بہے تھے (۲ تمطاؤس ۱-۴) اور اس گرفتاری میں پولوس کا بڑا مدعی سکندر ٹھٹھیرا تھا (۲ تمطاؤس ۴-۱۴) اُسنے پولوس سے بہت بدی کی اسلئے وہ طیطس کو کہتا ہے کہ اُس سے پرہیز کرے شاید یہہ وہی سکندر ہے جسکا ذکر (اعمال ۱۹-۳۳) میں ہے اس آدمی کو پولوس نے شیطان کے سپرد کیا تھا (۱ تمطاؤس ۱-۲۰) اسنے بڑی مخالفت کی تھی اور شاید اُسپر جھوٹھی گواہی دی تھی پس وہ پھر قید ہو کے روم میں آگیا اور نیرو قیصر کے سامنے کھڑا کیا گیا۔ پہلے عذر کے وقت کوئی اُسکا ساتھی نہ تھا سب نے اُسے چھوڑ دیا تھا لیکن خداوند

اُس کے ساتھ تھا وہاں بھی اُسنے منادی کی اور سب غیر قوموں نے سُنا اور شیر کے مُنہہ سے چھوڑایا گیا (۲ تمطاؤس ۴-۱۶ و ۱۷)

(۱۰) اب وہ گنہگاروں کی مانند جکڑا ہوا قیدی تھا (۲ تمطاؤس ۲-۹) اور اُنہیں دنوں میں مرقس اُسکے لئے مقید ہوا تھا (۲ تمطاؤس ۴-۱۱ و ۲۱) اور تمطاؤس نے بھی مدد کی تھی مگر دیماس نے چھوڑ دیا تھا (آیت ۱۰) صرف لوقا ساتھ تھا (آیت ۱۱) یہودنس لانسی وکلودیا اُس کے ساتھ تھی اور اُس وقت روم کا پہلا اُسقف لینس بھی تھا یہہ بات ارنیوس ویوسیبیوس کہتے ہیں یہودنس شوہر تھا اور اُس کی بی بی کلودیا تھی (ح۲) اور تاریخ میں ہے کہ کلودیا انگلستان کی شہزادی تھی اُسکا باپ کوگی دونیس نام تھا جو سسکس علاقہ کا بادشاہ تھا

(۱۱) اسوقت پولوس اُس قیدخانہ میں ڈالا گیا تھا جس کا نام ممائین تھا وہ ایک اندھیرا کنواں تھا پتھر میں کھودا ہوا مثل بنہوری کے اور اسمیں ناپاک کیچڑ بھرا ہوا تھا اور اُس کے اوپر اور قیدخانہ بنے ہوئے تھے اب اُسکا لہو ڈھالا جاتا تھا اور کوچ کا وقت آگیا تھا اور دور تمام ہوا تھا (۲ تمطاؤس ۴-۶ و اعمال ۲۰-۲۴) اب وہ دن آگیا تھا جسکی بہت انتظاری ہوئی تھی (۲ تمطاؤس ۱-۱۲ و ۱۸) تب کلہاڑی سے اُسکا سر کاٹا گیا تھا اور سر اسلئے کاٹا گیا تھا کہ وہ رومی تھا - کیونکہ رومیوں کے لئے یہہ سزا تھی اور یہہ واقعہ اُس سڑک کے کنارہ پر ہوا تھا جو اوشتین نام سے کہلاتی تھی - وہاں ایک مینار آجتک موجود ہے اُسی خاص جگہ پر جہاں وہ شہید ہوا اور اپنا تاج اُسنے خدا سے پایا وہ جگہ اب پروٹسٹنٹوں کا قبرستان ہے

(۱۲) نیرو قیصر ۶۸ء میں مرگیا تھا پس پولوس اسکی موت سے ایک یا دو مہینے پہلے شہید ہوا تھا دین ہوسن صاحب یہہ کہتے ہیں

نتیجہ

ہم کس خیال میں ہیں اور خدا کیا کر رہا ہے - ہم عیش عشرت اور عزت دنیاوی پر کیسے متوجہ ہیں - پر خدا کیسے دکھوں کی راہ سے ملاتا ہے ہمیں ہوشیار رہنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ فریب کھا کے جان کو برباد کریں - پولوس کی اتنی محنت اتنی پرہیزگاری اتنی نیک نیتی اتنی جفاکشی پر سوچو یہہ ساری تکلیف اُسنے کیوں اُٹھائی مسیح خداوند کے لئے - ایسی ہمت اُسمیں کہاں سے آئی اُس اُمید سے جو اُس کے دل پر نقش ہو گئی تھی کلام الٰہی پر سوچنے سے اور مسیح کی ملاقات کی تاثیر سے اور اُن غیبی مددوں کی قوت سے جو اُس کے شامل حال رہیں اور اُس طاقت سے جو خدا نے اُسے بخشی تھی - وہ

ہمارے لئے نمونہ ہیں پس اپنی اپنی صلیب اُٹھا کے ہم بھی مسیح کے پیچھے ہو لو اگر وہاں جانا چاہتے ہو جہاں خداوند پہونچا ہے ہر ہر شخص کا اپنا اپنا حصہ ہے ہاں یہہ ہم جانتے ہیں کہ ؎ ہر کہ دریں بزم مقرب تر است + جام بلا بیشترش میدہند خدا ہم سب کی مدد کرے

خلاصہ تواریخات کتاب اعمال

خلاصہ واقعات	مقامات ذکر واقعات	سن واقعات
مسیح مصلوب ہوا اور عروج فرمایا اور روح القدس نازل ہوئی	اعمال ۱ و ۲ باب	سنہ ۳۳ ع
روح القدس کے نزول کے بعد رسولوں کی منادی اور جفاکشی اور کلیسیا کا احوال	اعمال ۲ سے ۶ باب تک	سنہ ۳۳ ع
استیفان کی شہادت - اور پولوس اب جوان ہے	اعمال ۷ باب	سنہ ۳۴ ع
فیلبوس کی منادی اور پطرس و یوحنا کا سامریہ میں آنا	اعمال ۸-۵ سے ۴۰	سنہ ۳۴ ع
پولس عیسائی ہوا اور عرب کو گیا	۹-۱ سے ۲۵ گلاتی ۱-۱۷	سنہ ۳۴ ع
پولس دمشق سے بھاگا اور ۱۵ یوم کے لئے یروشلم سے پہلی ملاقات کی اور پطرس و یوحنا سے ملا - پھر ترسس کو گیا	۹-۲۳ و ۲۶ و ۳۰ گلاتی ۱-۱۸	سنہ ۳۷ ع
پطرس کا سفر منادی کے لئے اور کرنیلیوس کا عیسائی ہونا	۹-۳۲ سے ۱۰-۴۸ تک	سنہ ۳۸ سے ۴۱ تک

پولس کا انطاکیہ میں جانا	۱۱-۲۵ سے ۳۰	سنہ ۴۳ ع
یعقوب رسول شہید ہوا پطرس چھوڑا گیا ہیرودیس مر گیا	۱۲-۲ سے ۲۳	سنہ ۴۴ ع
پولس دوسری بار یروشلم میں آیا پھر انطاکیہ کو واپس گیا اور برنباس مرقس کے ساتھ ہوا	۱۱-۳۰-۱۲-۲۵	سنہ ۴۴ ع
پولس رسول مقرر ہوا اور منادی کے لئے کپرس کو پرگا کو اور پسیدیہ کے انطاکیہ کو اور اکونین لسترہ و دربی کو گیا	۱۳-۱ و ۲ سے ۱۴ باب ۲۶	سنہ ۴۵ سے ۴۹ ع
پھر انطاکیہ کو جہاں مباحثہ ہوا آیا		سنہ ۴۹ ع
تیسری بار یروشلم میں آیا پھر انطاکیہ کو واپس گیا اور پطرس کو ملامت کی اور برنباس سے جدائی ہوئی	۱۵-۲ سے ۳۵ گلاتی ۲-۱۱ سے ۱۳ تک	سنہ ۵۰ و ۵۱ ع
پولس کا دوسرا بڑا سفر سیلاس و تمطاؤس کے ساتھ لودیہ کلکیہ دربی لسترہ فروگیہ گلاتیہ طرواس نیاپلس فلپی تسلونیقیہ بیریا اتھینی افسس قیصریہ کو اور پھر چوتھی ملاقات یروشلم سے پھر انطاکیہ کو واپس آیا	۱۵ باب ۴۰ سے ۱۸ باب ۲۲ تک	سنہ ۵۲ سے ۵۴ ع
پولس نے دو خط تسلونیقیوں کو کرنتھس سے لکھے ایک سردی کے دنوں میں ایک بہار کی رُت		سنہ ۵۲ و ۵۳ ع
گلاتیوں کو کرنتھس سے خط لکھا جس کا ٹھیک وقت معلوم نہیں		سنہ ۵۲ و ۵۳ کے درمیان

واقعہ	باب و آیت	سنہ
پولوس چوتھی بار انطاکیہ میں آیا	۱۸ – ۲۲	سنہ ۵۴ و ۵۵ ع
تیسرا سفر منادی کو ۔ گلاتیہ ۔ فروگیہ ۔ افسس میں دو برس رہا ۔ مقدونیہ و یونان میں ۳ ماہ پھر طرواس میں ۔ ملیطس میں آیا ۔ سور میں ۷ دن رہا ۔ تلمیس میں ایک دن قیصریا میں فیلپوس سے ملا پھر پانچویں ملاقات یروشلم سے ہوئی اور قید ہوا	۱۸ – ۲۳ سے ۲۱ – ۱۵ تک	سنہ ۵۴ سے ۵۸ ع
پہلا خط قرنت کو لکھا افسس سے سنہ ۵۷ ۔ دوسرا خط اُسی سال کے آخر میں لکھا فلپی سے ۔ رومیوں کو خط لکھا قرنتس سے یا کنکیریا سے		سنہ ۵۷ سے ۵۸ ع
دو برس قیصریا میں رہا ۔ پھر ملیطہ میں آیا پھر روم میں آیا ۔		سنہ ۵۸ سے ۶۱ ع تک
روم میں دو برس قید رہا اور افسیوں کو خط لکھا اور فلیمان اور کلسیوں کو بھی ۔ اور فلپیوں کو لکھا تھا جب آزادگی نزدیک تھی		سنہ ۶۲ ع
عبرانیوں کو خط لکھا تھا ۔ اور اعمال کی کتاب بھی تمام ہوئی تھی اور اُسی سال میں آزاد ہوا تھا		سنہ ۶۳ ع
پھر تمطاؤس کا پہلا خط لکھا تھا مقدونیہ میں جا کے بعد آزادگی کے سنہ ۶۴ میں اور اُسی سن میں طیطس کو بھی لکھا تھا دوسرا خط تمطاؤس کو پھر روم میں جا کے لکھا تھا سنہ ۶۸ ع میں اور اسی سال میں شہید بھی ہوا		سنہ ۶۴ سے ۶۸ ع

(ف) عیسائی ہونے سے شہادت تک ۳۴ برس ہوتے ہیں اور بعد عیسائی ہونے کے گیارہ برس گذرے تھے جب پہلا سفر کیا تھا پس نو مرید نہ تھا پہلے سفر میں دو برس رہا دوسرے میں تین برس تیسرے میں ۴ برس پس ۹ برس

سفر کیا۔ آن ۲۴ برس میں سے اور پہلا خط تسلونیقی کو لکھا عیسائی ہونے کے ۱۸ برس بعد اور آخری خط لکھا موت سے چند روز پہلے جو تمطاؤس کا دوسرا خط ہی

دعا

ای خداوند خدا تیرے بندوں کی کیفیت اور تیرے رسول کی سرگذشت تیرے پاک کلام سے ہم نالایق اور تیرے عاجز بندوں نے تیری ہندوستانی کلیسیا کے فایدہ کے لئے یہہ لکھی ہی اور ہم انسان ہیں ہماری بھول چوک اگر کہیں ہوئی ہو تو معاف کر دے اور ہم پر یا ہمارے دوسرے بھائیوں پر ظاہر کر دے تاکہ پوری درستی ہو جاوے اور ای خداوند ہماری نالایق محنت کو قبول کرلے کہ اِس کتاب سے بہتوں کی آنکھیں کھل جاویں اور بہت سے لوگ راہ راست پر آجاویں تاکہ تیرا جلال اور ہماری نجات ہووے یسوع مسیح ابن اللہ کے وسیلہ سے آمین +

تمت الکتاب تذکرۃ الابرار

تمت ۱۹۵۸ء

صحت نامہ تفسیر اعمال

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸	۹و۱۰	فلادیوس	قلادلوس
۱۴	۶	۳۸ و ۲۶	۳۴—۳۸
〃	۷	۳۵	۲۵
۲۳	۱۵	نتھا	تھا
۲۹	۵	اسموئیل	۲سموئیل
۳۲	۷	۴۹ و ۵۰	۵۹ و ۶۰
۳۵	۲۰	۱۰—۱۷	۱۰—۲۰ و ۲۱
۴۰	۱۳	دکھن	دکھنی
۴۷	۶	۱۴	۱۱
۶۲	۱۶	۱—۱۰	۱—۱۹
۶۹	۴	وطیرہ	وتیرہ
۷۰	۴	رعبت	رغبت
۷۹	۱۶	۲۲—۸	۲۱—۹
۸۱	۱۶	گنگال	کنگال
۸۵	۲۱	برنباس	براباس
۹۸	۴	بتخر	بتجر
۱۱۳	۱	۵—۱۵	۵—۵
۱۲۳	۸	۳—۲۸	۳—۳۹
۱۴۰	۱۹	مردکے	مردکی کے
۱۵۰	۱۱	میں	ملی
۱۵۴	۱۷	ایسے	اسے
۱۵۷	۷	اگراگرچہ	اگرچہ
۱۸۷	۸	نکوس	کموس
۲۰۲	۲۱	بہلے مردوکو	پہلے مُردونکو
۲۰۹	۳	حال	جال
۲۱۲	۱۶	اُسکی	اُنکی
۲۳۵	۳	بغچہ	بقچہ
〃	۱۸	۱۵—۱	۱۵—۸
۲۴۰	۱۹	بھول	پھول
۲۶۴	۱۵	۸—۱۳	۸—۳
۲۷۰	۱	ناپاک	پاک
۲۷۵	۶	سادی	ساری
۲۸۳	۹	۶۵	۵ و ۶
۲۸۵	۱۷	۱۷—۳۱	۱۷—۲
۲۸۷	۳	فقر	فقرہ
۲۹۱	۱۳	یایا	پاپا
۲۹۶	۱	۱—۴	۱—۵
۳۰۱	۱۳	۹—۳	۹—۲

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰۳	۸	۲۱-۱۰	۲۱-۱۱
۳۰۵	۱۷	۲۰-۳۰	۲۰-۲۲و۲۳
۳۰۶	۱۹	۲۲-۲۳	۲۲-۳۳
۳۱۶	۱۷	لئے	لے
۳۱۸	۱۱	جواں پرگی	جواں ہو گئیں
۳۲۰	۶	۱-[illegible]	۴-۱۰
۳۲۱	۱۵	۱۲-۳[illegible]	۱۲-۲۸
۳۲۸	۹	۲ قرنتی	۱ قرنتی
۳۴۰	۹	مسیح ہی	مسیح ہی کے
۳۵۵	۲	۲ قرنتی ۷	۲ قرنتی ۱۰-۷
۳۵۶	۱۶	پروسٹنٹ	پروٹسٹنٹ
۳۵۷	۸	کشریہ	سشیر
۳۶۵	۳	تمطاوس ۳۰	۲ تمطاوس ۳
״	۱۳	رسولوں	رسولوں نے
۳۶۷	۱۴	نسطر	نسطرہ
״	۲۰	۱۶-۱۴	۱۶-۹
۳۸۴	۱۷	فلپی ۱-۱	۲ قرنتی ۱-۱۹
۳۹۷	۱۸	ارڈنیشن	ارڈنیشن
۴۰۳	۱۷	ہمارے کی	[illegible]
۴۰۹	۱۰	۱۵-۱۶	۱۵-[illegible]
۴۱۹	۹	دکہشنڑان	دکہشنا
۴۱۹	۱۷	۱۵-۲۱	۵-۲۱
۴۲۰	۶	۹۰	۹
۴۲۸	۱۲	سول	رسول
۴۳۴	۱۵	وہتر	وہنر
۴۳۵	۱۰	فراتس	فرانس
۴۳۸	۱	بھولنے	پھولنے
۴۴۰	۱۶	اسفوطی	اسقوطی
۴۴۳	۱۷	۸-۴۸	۷-۴۹
۴۴۴	۱۶	۱۱-۴	۹-۴
۴۴۵	۱۴	رومی ۱۰	رومی ۱
۴۴۸	۱۶	-۲۷	و ۲۷
۴۴۹	۸	نافرنی	نافرمانی
۴۶۳	۱۱	۴-۱	۴-۱۰
۴۶۴	۱۵	یری محنت	بڑی محنت
۴۷۲	۷	کرامین	کرائیین
۴۸۰	۱۲	یروشلم	افسس
۴۸۶	۲۱	اواشیا	اوراشیا
۴۸۸	۸	۱۶-۸	۱۶-۵
۴۹۱	۱۵	ننگ نوش	بھنگ نوش
۵۰۲	۸	۱ تمطاؤس	۲ تمطاؤس
״	״	۳-۱۱	۳-۱۳

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۰۲	۱۵	تمطاؤس	۲ تمطاؤس
۵۰۴	۱۴	۱—۱۶	۲—۱۶
۵۰۶	۵	۲۱—۲۷	۲۱—۱۷
″	۱۶	۱—۷	۷—۲۰
۵۱۷	۴	۳—۲	۲—۳
۵۲۱	۱۱	التسلونیقی	۲ لتسلونیقی
۵۲۴	۱۸	اگیاپیا	اگراپیا
۵۳۲	۱۰	شمعون	شمسون
۵۳۹	۱۰	پھیلا	پہلا
۵۴۴	۵	پھوا	چھوا
۵۴۶	۸	۱۶—۶	۱۴—۱۶
۵۴۹	۱۰	اتمطاؤس	اقرنتی
۵۵۵	۱۸	۱۳	۱۰
″	۱۹	بڑہی	بُری
۵۶۴	۲	مدعی	مدعا علیہ
۵۷۴	۹	قوم	غیرقوم
۵۸۶	۸	۳۹	۳۱
۵۸۸	۱۳	۱۰—۲۸	۶—۲۶
۵۹۲	۲	تلیث	تثلیث
۵۹۷	۵	ہوجاینگے	ہوناچاہینگے
۵۹۹	۱۶	ہی	بھی
″	″	۳—۱	۱۳—۱
۶۰۲	۱۵	درمت	درست
۶۰۹	۱۷	ہر	پر
۶۱۴	۴	۲—۳	۲—۲
۶۲۸	۱۶	حل	جل
″	۲۰	اتمطاؤس	۲ تمطاؤس
۶۳۰	۱۱	۳۳	۲۵